فقہ حنفی کی عالم بنانے والی کتاب

تخریج شدہ

بہارِ شریعت

جلد دوم (2)
حصّہ 7 تا 9
(الف)

شعبہ تخریج

صدر الشریعہ بدر الطریقہ
حضرت علامہ مولانا مفتی
محمد امجد علی اعظمی
علیہ رحمۃ اللہ القوی

بہارِ شریعت
جلد دوم (2) الف
(......تسہیل وتخریج شدہ......)
صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی
پیشکش
مجلس المدینة العلمیة (دعوت اسلامی)
شعبہ تخریج
ناشر
مکتبة المدینہ باب المدینہ کراچی
www.dawateislami.net

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله

❶ اجمالی فہرست ۳
❷ بہارِ شریعت کو پڑھنے کی سترہ نیتیں ۵
❸ تعارفِ **المدينة العلمية** ۶
❹ پہلے اسے پڑھ لیجئے (پیش لفظ) ۷
❺ ایک نظر اِدھر بھی (قدیم وجدید الفاظ) ۱۰
❻ اِصطلاحات واَعلام ۱۲
❼ حل لغات ۴۴
❽ تفصیلی فہرست ۶۶
❾ مآخذ ومراجع ۱۱۷۵

اجمالی فہرست

مضامین	صفحہ
حصہ ہفتم (7)	
نکاح کا بیان	1
محرمات کا بیان	20
دودھ کے رشتہ کا بیان	36
ولی کا بیان	42
کفو کا بیان	53
نکاح کی وکالت کا بیان	57
مہر کا بیان	62
لونڈی غلام کے نکاح کا بیان	81
باری مقرر کرنے کا بیان	94
حقوق الزوجین	99
شادی کے رسوم	104
حصہ ہشتم (8)	
طلاق کا بیان	107
صریح کا بیان	116
اضافت کا بیان	120
کنایہ کا بیان	128
تعلیق کا بیان	149
استثنا کا بیان	157
رجعت کا بیان	169

عنوان	صفحہ
اِیلا کا بیان	182
خلع کا بیان	193
ظِہار کا بیان	205
کفارہ کا بیان	209
لِعان کا بیان	218
عنین کا بیان	228
عِدّت کا بیان	232
سوگ کا بیان	240
ثبوت نسب کا بیان	247
نفقہ کا بیان	258

حصہ نہم (9)

عنوان	صفحہ
آزاد کرنے کا بیان	283
قسم کا بیان	295
قسم کے کفارہ کا بیان	304
منت کا بیان	311
کھانے پینے کی قسم کا بیان	333
کلام کے متعلق قسم کا بیان	341
لباس کے متعلق قسم کا بیان	356
حدود کا بیان	362
شراب پینے کی حد کا بیان	384
حد قذف کا بیان	393
تعزیر کا بیان	402
چوری کی حد کا بیان	411
ہاتھ کاٹنے کا بیان	420
راہزنی کا بیان	422
کتاب السیر	424
غنیمت کا بیان	431
استیلائے کفار کا بیان	441
مستامن کا بیان	443
عشر و خراج کا بیان	446
جزیہ کا بیان	447
مرتد کا بیان	453

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الۡمُرۡسَلِيۡنَ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

''عالِم بنانے والی کتاب'' کے 17 حروف کی نسبت سے ''بہارِ شریعت'' کو پڑھنے کی 17 نیّتیں

از: شیخ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ. ترجمہ: ''مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔''
(المعجم الكبير للطبراني، الحديث: ٥٩٤٢، ج٦، ص١٨٥)

دومدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ (۲) جتنی اچھی نیّتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

- اِخلاص کے ساتھ مسائل سیکھ کر رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کا حقدار بنوں گا۔
- حتَّی الوسع اِس کا باوُضُو اور
- قبلہ رُو مطالَعہ کروں گا۔
- اِس کے مطالعے کے ذریعے فرض علوم سیکھوں گا۔
- اپنا وضو، غسل، نماز وغیرہ دُرُست کروں گا۔
- جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیتِ کریمہ فَسۡـَٔلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ (النحل: ۴۳) ترجمۂ کنزالایمان: '' تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں''، پرعمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کروں گا۔
- (اپنے ذاتی نسخے پر) عندالضرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا۔
- (ذاتی نسخے کے) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا۔
- جس مسئلے میں دشواری ہوگی اُس کو بار بار پڑھوں گا۔
- زندگی بھر عمل کرتا رہوں گا۔
- جو نہیں جانتے انھیں سکھاؤں گا۔
- جو علم میں برابر ہوگا اس سے مسائل میں تکرار کروں گا۔
- یہ پڑھ کر عُلمائے حقّہ سے نہیں اُلجھوں گا۔
- دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔
- (کم از کم ۱۲ عدد یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔
- اس کتاب کے مُطالَعہ کا ثواب ساری اُمت کو ایصال کروں گا۔
- کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو مطلع کروں گا۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع ومغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

عطار قادری مدینہ

٦ ربيع الغوث ١٤٢٧ھ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحُسنِ خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''المدینة العلمیة'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَ ھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۲) شعبۂ تراجمِ کتب (۳) شعبۂ درسی کُتُب

(۴) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبۂ تخریج

''المدینة العلمیة'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرَکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دِین ومِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسعَ سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''المدینة العلمیة'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری مدظلہ العالی اپنے رسالے تذکرۂ صدرالشریعہ'' کے صفحہ ۴۴ پر لکھتے ہیں: ''صدرالشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کا پاک و ہند کے مسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے ضخیم عربی کُتُب میں پھیلے ہوئے فقہی مسائل کو سِلکِ تحریر میں پِرَو کر ایک مقام پر جمع کر دیا۔ انسان کی پیدائش سے لے کر وفات تک درپیش ہونے والے ہزار ہا مسائل کا بیان بہارِ شریعت میں موجود ہے۔ ان میں بے شمار مسائل ایسے بھی ہیں جن کا سیکھنا ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن پر فرضِ عَین ہے۔'' (تذکرۂ صدرالشریعہ، ص ۴۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''بہارِ شریعت'' کے اس عظیم علمی ذخیرے کو مُفید سے مُفید تر بنانے کے لئے اس پر دعوتِ اسلامی کی مجلس، المدینۃ العلمیۃ کے مَدَنی علماء نے تَخریج وتسہیل اور کہیں کہیں حَواشی لکھنے کی سعی کا آغاز کیا اور تادمِ تحریر 6 حصوں پر مشتمل پہلی جلد، 16 واں حصہ اور 7 تا 13 الگ الگ حصے ''مکتبۃ المدینہ'' سے طبع ہوکر منظرِ عام پر آ چکے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی اِن علمی کاوشوں کی متعدد علمائے کرام دامت فیوضھم نے پذیرائی فرمائی۔ چنانچہ جگر گوشۂ صدرُ الشّریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی، حضرت علاّمہ مولانا قاری محمد رضاء المصطفٰی اعظمی مدظلہ العالی اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں: فی زمانہ اَکابرین کی بابرکت صحبتوں اور پاکیزہ برکتوں سے صفحۂ ہستی پر نمودار ہونے والی سنّتوں کا پیکرِ عشقِ رِسالت مآب صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کا مظہر عالمی تبلیغی و اِصلاحی جماعت دعوتِ اسلامی نے بہارِ شریعت کی تسہیل وتخریج کرکے اس کے حق کو ادا کر دیا۔ دعوتِ اسلامی کے شعبۂ علمی کی اس شاندار کاوش کو دیکھ کر یقیناً صدرالشریعہ بدرالطریقہ حکیم ابوالعلیٰ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی روح پرنور اعلیٰ علیین میں خوش ہورہی ہوگی، کیونکہ صدرالشریعہ علیہ الرحمۃ نے فرمایا تھا کہ ''اگر اورنگزیب عالمگیر علیہ الرحمۃ میری اس کاوش (بہارِ شریعت) کو دیکھ لیتے تو یقیناً اسے (فقہ حنفی کے مسائل پر مشتمل خزانہ جان کر) سونے میں تولتے۔'' اور آج مجلسِ علمیہ کی اس مبارک کاوش نے صدرالشریعہ کی تمنّا کو پورا کر دیا، بلکہ یوں کہیے کہ سونے میں تولنے سے بھی زیادہ اہم کارنامہ انجام دے دیا۔ میرے علم کے مُطابق اِس وقت دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام کئی شعبہ جات دینِ متین کی بھرپور خدمت میں صبح و شام مصروفِ عمل ہیں اور شبانہ روز محنت اور اَنتھک جدوجہد کے ذریعہ درسی وتبلیغی کُتب کثیرہ منصۂ شہود پر لا رہے ہیں۔ اَسلاف کی بے شمار عربی کُتب کے صحیح اُردو تراجم بھی دعوتِ اسلامی کے اَہم ترین کارناموں میں سے سنہری کارنامہ ہے، دین کی جس خدمت کا بیڑہ بھی دعوتِ اسلامی نے اُٹھایا ہے اسے کامیابی کے ساحل سے ہمکنار کرکے ہی دَم لیا ہے۔ میری نگاہوں میں دعوتِ اسلامی اعلیٰ حضرت وصدرالشریعہ علیہما الرحمۃ کے فیضان کا وہ سفینہ ہے جو الحاد و بے دینی، منکرات وبدعات کی تند وتیز موجوں کا مقابلہ مردانہ وار کر رہی ہے۔ بہارِ شریعت کی تسہیل و تخریج سے پہلے صرف عُلماء کرام ہی استفادہ کر سکتے تھے اور تسہیل وتخریج کے بعد عوام الناس بھی یقیناً اب مستفیض ہوسکیں گے۔ اس سے قبل مُشکل وقدیمی الفاظوں کو تلاش کرنے کے لیے عُلماء بھی عربی واُردو لغات اپنے پاس رکھتے تھے، اور اب سارے مشکل وقدیم الفاظوں کے معانی جلد کے اوّل میں ہی درج کر دیئے گئے ہیں۔ اور یہ دیکھ کر بھی نہایت مسرت ہوئی کہ ہر مسئلہ ایک نئی سطر سے شروع ہوتا ہے۔ اللہ ربّ العزّت دعوتِ اسلامی کی اِس علمی کاوِش کو اپنی بارگاہ میں مقبول فرمائے اور مجلسِ علمیہ کے تمام لوگوں کے ہاتھوں میں وہ پاکیزہ تاثیر پیدا فرمادے کہ ان کے کیے ہوئے تراجم وحواشی، تسہیل وتخریج، تفسیر وتعبیر اطراف واکناف اور شرق تا غرب کے مسلمانوں میں مقبول ومحبوب

ہوجائیں۔ آمین بجاہ سیّدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۷،۱۸،۱۹صفرالمظفر ۱۴۲۹ھ/۱۶،۱۷،۱۸مارچ ۲۰۰۹ءکوہونے والے ''ھند'' کی مجلس شرعی کے سولھویں فقہی سیمینار میں صدر مجلس شرعی، شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ اشرفیہ حضرت **مولٰینا محمد احمد اعظمی مصباحی** دامت برکاتہم العالیہ نے خطبہ صدارت میں دعوت اسلامی کی خدمات کوخراج تحسین پیش کرتے ہوئے بہارِشریعت کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا: ''**بہارشریعت** ہمارے یہاں عرصۂ دراز سے رائج ہے،لیکن **مکتبۃ المدینہ** نے ایک تواس کے حوالوں کی تخریج کی ہے،دوسرے اس کے ساتھ ساتھ حواشی بھی لکھے ہیں،تیسرے فقہی فوائد اور اصطلاحات شروع میں دی ہیں،اور بہت سی دوسری چیزیں شامل کی ہیں،جواس کتاب کوبہت ہی عظیم،بہت ہی وقیع اورعوام وخواص کے لیے بہت زیادہ مفید بنادیتی ہیں۔''

الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب سات حصوں (7 تا13) پرمشتمل دوسری جلد پیشِ خدمت ہے جس میں نکاح،طلاق،قسم،حدود (اسلامی سزائیں)،وقف،کاروباری شراکت،لقطہ،لقیط اورخرید وفروخت کے مسائل کاتفصیلی بیان ہے۔اس جلد میں تقریباً **127** آیات، **422** احادیث اور **4516** مسائل کاذکر ہے۔اللہ تعالٰی اس کتاب کوعوام وخواص کے لیے نفع بخش بنائے!اورہمیں اس کے بقیہ تمام حصوں کو بھی مزید بہتر انداز میں پیش کرنے کی توفیق عطافرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم

اس جلد پربھی مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کے ''**شعبہ تخریج**'' کے مَدَنی علماء نے اَنتھک کوششیں کی ہیں،جس کااندازہ ذیل میں دی گئی کام کی تفصیل سے لگایاجاسکتا ہے:

1. ...... احادیث اور مسائل فقہیہ کے حوالہ جات کی اصل عربی کتب سے مقدور بھرتخریج کی گئی ہے۔
2. ...... آیاتِ قرآنیہ کومنقش بریکٹ ﴿ ﴾،کتابوں کے نام اور دیگراہم عبارات کوInverted Commas'' '' سے واضح کیا گیا ہے۔
3. ...... مصنف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے رسم الخط کوحتَّی الاِمکان برقرار رکھنے کی کوشش کی گئی ہے،صفحہ نمبر **12,11** پر بہارشریعت جلد دوم(**2**)میں آنے والے مختلف الفاظ کے قدیم وجدید رسم الخط کوآمنے سامنے لکھ دیا گیا ہے۔
4. ...... جہاں جہاں نبی اَکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اسمِ گرامی کے ساتھ''صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم''اور **اللّٰہ** عزوجل کے نام کے ساتھ''عزوجل'' لکھاہوانہیں تھاوہاں بریکٹ میں اس انداز میں (عزوجل)،(صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔
5. ...... ہرحدیث ومسئلہ نئی سطر سے شروع کرنے کا التزام کیا گیا ہے اورعوام وخواص کی سہولت کے لئے ہرمسئلے پرنمبرلگانے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔
6. ...... پڑھنے والوں کی آسانی کے لئے اِس حصہ کے شروع میں حروف تہجی کے اعتبار سے حلِ لغت کی ایک فہرست کا اہتمام کیا گیا ہے جسے تیارکرنے کے لئے لغت کی مختلف کتب کاسہارالیا گیا ہے اوراِس بات کوپیشِ نظر رکھا گیا ہے کہ اگرلفظ کاتعلق براہِ راست قرآنِ پاک سے تھاتواس کومختلف تفاسیر کی روشنی میں حل کرنے کی کوشش کی گئی، براہِ راست حدیثِ پاک کے ساتھ تعلق ہونے کی صورت میں حتَّی الامکان احادیث کی شروحات کومدنظر رکھا گیااورفقہ کے ساتھ تعلق کی بناپرحتَّی المقدورفقہ کی کتب سے استِفادہ کیا گیا ہے۔چندمقامات پرعبارت کی تسہیل (یعنی آسانی) کے لئےمشکل الفاظ کے معانی حاشیے میں بھی لکھ دیئے گئے ہیں تاکہ صحیح مسئلہ ذِہن نشین ہوجائے اورکسی قسم کی اُلجھن باقی نہ رہے۔پھربھی اگرکوئی بات سمجھ میں نہ آئے توعلماءکرام دامَتْ فُیُوضُھُم سے **رابطہ** کیجئے۔
7. ......اس حصہ میں جہاں جہاں فقہی اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں،ان کوایک جگہ اکٹھابیان کردیا گیا ہے۔اس سلسلے میں حتَّی المقدورکوشش کی

گئی ہے کہ اگر اس اصطلاح کی وضاحت مصنف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے خود اسی جگہ یا بہارِ شریعت کے کسی دوسرے مقام پر کی ہو تو اسی کو آسان الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے اور اگر کسی اصطلاح کی تعریف بہارِ شریعت میں نہیں ملی تو دوسری معتبر کتابوں سے عام فہم اور باحوالہ اصطلاحات کی وضاحتیں ذکر کر دی گئی ہیں۔علاوہ ازیں اس حصہ میں جو مشکل اَعلام (مختلف چیزوں کے نام) مذکور ہیں لغت کی مختلف کُتب سے تلاش کر کے ان کو بھی آسان اَنداز میں اصطلاحات کے آخر میں ذکر کر دیا گیا ہے۔

8 ......علمائے کرام سے مشورے کے بعد صفحہ نمبر: 5 ، 15، 19، 22، 35، 42، 76، 95، 131، 153، 176، 181، 212، 213، 228، 259، 340، 366، 383، 386، 387، 398، 412، 416، 451، 469، 499، 523، 546، 589، 752، 760، 809، 820، 877، 890، 903، 1008، 1043، 1067 ۔پر مسائل کی تصحیح، ترجیح، توضیح اور تطبیق کی غرض سے حاشیہ بھی دیا گیا ہے اور اس کے آخر میں **عِلْمِیه** لکھ دیا گیا ہے۔

مثلاً: بہارِ شریعت جلد دوم (2)، حصہ 11 ص 760 پر ہے: دوسری جنس کی چیز بغیر اُسکی اجازت نہیں لے سکتا ہے مثلاً روپیہ قرض دیا تھا تو روپیہ یا چاندی کی کوئی چیز ملے لے سکتا ہے اور اشرفی یا سونے کی چیز نہیں لے سکتا۔

المدینۃ العلمیہ کی طرف سے اس پر یہ حاشیہ دیا گیا ہے: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ میں علامہ شامی اور طحطاوی علیہما الرحمہ کے حوالے سے امام انصب رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہوئے ذکر کرتے ہیں کہ: ''خلاف جنس سے وصول کرنے کا عدم جواز مشائخ کے زمانے میں تھا کیوں کہ وہ لوگ باہم متفق تھے آج کل فتوی اس پر ہے کہ جب اپنے حق کی وصولی پر قادر ہو چاہے کسی بھی مال سے ہو تو وصول کرنا جائز ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۷، ص۵۶۲) ۔...**عِلْمِیه**

9 ...... مصنف کے حواشی وغیرہ کو اسی صفحہ پر نقل کر دیا اور حسبِ سابق ۱۲ منہ بھی لکھ دیا ہے۔

10 ......مکرر پروف ریڈنگ کی گئی ہے، مکتبہ رضویہ آرام باغ، باب المدینہ کراچی کے مطبوعہ نسخہ کو معیار بنا کر مذکورہ خدمات سرانجام دی گئی ہیں، جو در حقیقت ہندوستان سے طبع شدہ قدیم نسخہ کا عکس ہے لیکن صرف اسی پر انحصار نہیں کیا گیا بلکہ دیگر شائع کردہ نسخوں سے بھی مدد لی گئی ہے۔

11 ......آخر میں مآخذ و مراجع کی فہرست، مصنفین و مؤلفین کے ناموں، ان کی سنِ وَفات اور مطابع کے ساتھ ذکر کر دی گئی ہے۔

اس کام میں آپ کو جو خوبیاں دکھائی دیں وہ اللہ عزوجل کی عطا، اس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نظرِ کرم، علماءِ کرام رَحِمہم اللہ تعالٰی بالخصوص شیخِ طریقت اَمیرِ اَہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری ضیائی مدظلہ العالی کے فیض سے ہیں اور جو خامیاں نظر آئیں ان میں یقیناً ہماری کوتاہی کو دخل ہے۔قارئین خصوصاً علماءِ کرام دامت فیوضہم سے گزارش ہے کہ اس کتاب کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے لیے ہمیں اپنی قیمتی آراء اور تجاویز سے تحریری طور پر مطلع فرمائیں۔

اَلحَمدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب پر شعبہ تخریج (المدینۃ العلمیہ) کے 6 اسلامی بھائیوں نے کام کرنے کی سعادت حاصل کی بالخصوص محمد آصف خان عطاری مدنی، ابوحنیف فضل الرحمٰن خان عطاری مدنی، ابنِ حبیب محمد عنایت اللّٰہ گولڑوی عطاری، ابن داؤد محمد گلفر از عطاری مدنی نے خوب کوشش کی۔

اللّٰہ تعالٰی سے دعا ہے کہ ہمیں **اپنی اصلاح** کے لئے شیخ طریقت امیر اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ **مدنی انعامات پر عمل** کرنے کی توفیق عطا فرمائے **اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش** کے لئے **3** دن، **12** دن، **30** دن اور **12** ماہ کے لئے عاشقانِ رسول کے سفر کرنے والے **مدنی قافلوں** کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول **مجلس ''المدینۃ العلمیۃ''** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ واصحابہ وبارک وسلم!

شعبہ تخریج (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

قدیم الفاظ	مستعملہ جدید الفاظ	قدیم الفاظ	مستعملہ جدید الفاظ
اِدہر	اِدھر	اودہر	اُدھر
اوتار	اُتار	اوتارا	اُتارا
اوتارے	اُتارے	اوتاریں	اتاریں
اوتنا	اُتنا	اوتنے	اُتنے
اوٹھانا	اُٹھانا	اودھار	ادھار
اوڑی	اُڑی	اوس	اُس
اوسکی	اُسکی	اوسوقت	اُسوقت
اوسی	اُسی	اوسے	اُسے
اوکھاڑ	اکھاڑ	اوکھڑوا	اکھڑوا
اوگ	اُگ	اوگا	اگا
اوگی	اُگی	اوگے	اُگے
اولٹ	الٹ	اون	اُن
اونگلی	انگلی	اونھیں	اُنہیں
آدھ	آدھا	بارہ	بارے
بڑہا	بڑھا	بڑہے	بڑھے
بندا	بند	یوہیں	یونہی
پانسو	پانچسو	پان پانسو	پانچ پانچسو
پرنالہ	پرنالا	پروس	پڑوس
پروسی	پڑوسی	پروسیوں	پڑوسیوں
پرپوتا	پڑپوتا	پڑہا	پڑھا

پڑہاؤ	پڑھاؤ	پڑہیں	پڑھیں
پودہ	پودا	پورانی	پُرانی
پھوپی	پھوپھی	پھوپیاں	پھوپھیاں
تربز	تربوز	جدہر	جِدَھر
چمپلی	چنبیلی	چورانا	چرانا
چھوڑانا	چُھڑانا	خربزہ	خربوزہ
درم	درہم	دَہنی	داہنی
رجستری	رجسٹری	زَن وشو	زن وشوہر
سپید	سفید	سمجھوال	سمجھدار
سنبوسے	سموسے	سونار	سُنار
شُبہَہ	شُبَہ	صابون	صابن
طیار	تیار	کوآری	کنواری
کوآں	کنواں	کوئیں	کنویں
کیواڑ	کواڑ	گپھا	گچھا
لنبا	لمبا	مدعیٰ علیہ	مدعاعلیہ
مونھ	منہ	نناوے	ننانوے
ورثہ	ورثا		

جلد دوم (2) کی اصطلاحات باعتبار حروف تہجی

الف

1	اجارہ	کسی شے کے نفع کا عوض کے مقابل کسی شخص کو مالک کردینا اجارہ ہے۔ (بہارشریعت، حصہ۱۴،ص۹۹)
2	اُجرتِ مثل	کسی کو کسی کام کی وہ اجرت (مزدوری) دینا جو اس کام کے کرنے والے کو عام طور پر دی جاتی ہے اجرت مثل کہلاتی ہے۔ (ردالمحتار، ج۹، ص۷۵)
3	اخیافی	ماں شریک بہن بھائی یعنی جن کی ماں ایک ہو اور باپ الگ الگ ہوں۔
4	ارکانِ بیع	بیع اگر قول سے ہو تو اس کے ارکان ایجاب وقبول ہیں، مثلاً ایک نے کہا میں نے بیچا دوسرے نے کہا میں نے خریدا بیع اگر قول سے نہ ہو بلکہ فعل سے ہو تو چیز کا لے لینا اور دے دینا اس کے ارکان ہیں اور یہ ایجاب وقبول کے قائم مقام ہیں۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۱، ص۶۱۵)
5	استبراء	یعنی پیشاب کرنے کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر قطرہ رکا ہو تو گر جائے۔ (بہارشریعت، ج۱، حصہ۲، ص۴۱۲)
6	استبراء	مالک کا اپنی (نئی) لونڈی سے شریعت کی مقرر کردہ مدت تک جماع نہ کرنا تاکہ رحم کا نطفہ سے خالی ہونا واضح ہوجائے۔ (الموسوعة الفقهية، ج۳، ص۱۶۹)
7	اِستحاضہ	بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے بیماری کی وجہ سے جو خون نکلتا ہے اسے استحاضہ کہتے ہیں۔ (بہارشریعت، ج۱، حصہ۲، ص۳۷۱)
8	استصناع	کاریگر کو فرمائش دے کر چیز بنوانا، آڈر پر چیز بنوانا۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۱، ص۸۰۷)
9	اصحابِ فرائض	دیکھیے ذوِی الفروض
10	اصیل	جس پر مطالبہ ہے یعنی مقروض اصیل ومکفول عنہ ہے۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۲، ص۸۳۶)
11	اقالہ	دو شخصوں کے مابین جو عقد ہوا اس کے اُٹھا دینے کو اقالہ کہتے ہیں، اقالہ میں دوسرے کا قبول کرنا ضروری ہے تنہا ایک شخص اقالہ نہیں کرسکتا ہے۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۱، ص۷۳۴)
12	اکراہ	دیکھیے اِکراہ شرعی۔

13	اِکراہ شرعی	اکراہ (جبر کرنا) کے شرعی معنی یہ ہیں کہ کسی کے ساتھ ناحق ایسا فعل کرنا کہ وہ شخص ایسا کام کرے جس کو وہ کرنا نہیں چاہتا اور کبھی مکرِہ (مجبور کرنے والے) کی جانب سے کوئی ایسا فعل نہیں کیا جاتا جس کی وجہ سے مکرَہ (جسے مجبور کیا جائے) اپنی مرضی کے خلاف کرے مگر مکرَہ جانتا ہے کہ یہ شخص ظالم ہے جو کچھ کہتا ہے اگر میں نے نہ کیا تو مجھے مار ڈالے گا اس صورت میں بھی اکراہ ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ۱۵، ص۳)
14	اُم ولد	وہ لونڈی جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور مولیٰ نے اقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے۔ (بہار شریعت، ج۲، حصہ۹، ص۲۹۴)
15	اَیامِ تَشْرِیق	دس ذوالحجہ کے بعد کے تین دن (۱۱و۱۲و۱۳) کو ایامِ تشریق کہتے ہیں۔ (ردالمحتار، ج۳، ص ۷۱)
16	اَیامِ مَنہیّہ	عیدالفطر، عیدالاضحیٰ اور گیارہ، بارہ، تیرہ ذی الحجہ کے دن کہ ان میں روزہ رکھنا منع ہے اسی وجہ سے انھیں ایام منہیہ کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج۱، حصہ۵، ص۹۶۷)
17	ایجاب وقبول	نکاح (عقد) کرنے والوں میں سے پہلے کا کلام ایجاب اور دوسرے کا قبول کہلاتا ہے۔ (ردالمحتار، ج ٤، ص ٧٨)
18	ایلا	شوہر کا یہ قسم کھانا کہ عورت سے قربت نہ کرے گا یا چار مہینے قربت نہ کرے گا۔ (بہار شریعت، ج۲، حصہ۸، ص۱۸۲)
19	اِیلائے مُؤبّد	ایسا ایلا جس میں چار مہینے کی قید نہ ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج۲، حصہ۸، ص۱۸۳)
20	اِیلائے موقّت	ایسا ایلا جس میں چار مہینے کی قید ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج۲، حصہ۸، ص۱۸۳)

آ

21	آئسہ	وہ عورت جو ایسی عمر کو پہنچ جائے کہ اب اسے حیض نہیں آئے گا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج۲، حصہ۸، ص۲۱۴)

ب

22	بائع	کوئی بھی چیز بیچنے والے کو بائع کہتے ہیں۔
23	بدلِ خلع	جو مال خلع کے بدلے میں دیا جائے اسے بدل خلع کہتے ہیں۔

نمبر	اصطلاح	تعریف
24	بدل کتابت	مکاتب (غلام) اپنی آزادی کے لیے مالک کی طرف سے مقرر شدہ جو مال ادا کرتا ہے اسے بدل کتابت کہتے ہیں۔
25	بِکْر	کنواری، بِکْر وہ عورت ہے جس سے نکاح کے ساتھ وطی نہ کی گئی ہو اگر چہ زنا سے یا کسی اور وجہ سے بکارت زائل ہوگئی ہو تب بھی کنواری ہی کہلائے گی۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج۲، حصہ۷، ص۵۰)
26	بوہرا	دیکھیے معتوہ۔
27	بیت المال	اسلامی حکومت کا خزانہ جو مسلمانوں کی فلاح و بہبود میں خرچ کیا جاتا ہے۔ (ماخوذ من الموسوعة الفقهية، ج۸، ص۲٤۲)
28	بَیع	اصطلاح شرع میں بیع کے معنے یہ ہیں کہ دو شخصوں کا باہم مال کو مال سے ایک مخصوص صورت کے ساتھ تبادلہ کرنا۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۱، ص۶۱۵)
29	بیعِ باطل	جس صورت میں بیع کا کوئی رکن نہ پایا جائے یا وہ چیز خرید و فروخت کے قابل ہی نہ ہو وہ بیع باطل ہے۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۱، ص۶۹۶)
30	بیع تعاطی	ایسی بیع جس میں ایجاب وقبول کے بغیر چیز لے لیتے ہیں اور قیمت دے دیتے ہیں ایسی بیع کو بیع تعاطی کہتے ہیں۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۱، ص۶۱۵)
31	بیع تَلْجِئَہ	بیع تَلْجِئَہ یہ ہے کہ دو شخص اورلوگوں یعنی دوسرے لوگوں کے سامنے بظاہر کسی چیز کو بیچنا خریدنا چاہتے ہیں مگر اُن کا ارادہ اس چیز کے بیچنے خریدنے کا نہیں ہے۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۱، ص۸۳۲)
32	بیعِ سلم	وہ بیع جس میں ثمن (قیمت) فوراً ادا کرنا ضروری ہو اور مبیع (فروخت شدہ چیز) کو بعد میں خریدار کے حوالہ کرنا بیچنے والے پر لازم ہو۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۱، ص۷۹۵)
33	بیع صرف	بیع صرف یعنی ثمن کو ثمن کے عوض بیچنا، ثمن سے مراد عام ہے چاہے ثمن خلقی ہو جیسے سونا چاندی یا غیر خلقی جیسے پیسہ، نوٹ وغیرہ۔ (الدر المختار، ج۷، ص۵۵۲) و (بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۱، ص۷۹۴، ۸۲۰)

نمبر	اصطلاح	تعریف
34	بیع عینہ	اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے مثلاً دس روپے قرض مانگے اُس نے کہا میں قرض نہیں دونگا البتہ یہ کرسکتا ہوں کہ یہ چیز تمھارے ہاتھ بارہ روپے میں بیچتا ہوں اگر تم چاہو خریدلو اسے بازار میں دس روپے کو بیچ دینا تمھیں دس روپے مل جائیں گے۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج۲، حصہ ۱۱، ص۷۷۹)
35	بیع فاسد	اگر رکنِ بیع (یعنی ایجاب وقبول یا چیز کے لینے دینے میں) یا محل بیع (یعنی مبیع) میں خرابی نہ ہو بلکہ اس کے علاوہ کوئی اور خرابی ہو تو وہ بیع فاسد ہے مثلاً مبیع (یعنی جو چیز بیچی اُس) کو خریدنے والے کے حوالے کرنے پر قدرت نہ ہو وغیرہ۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج۲، حصہ ۱۱، ص۶۹۶)
36	بیع مقایضہ	اس سے مراد وہ بیع ہے جس میں دونوں طرف عین ہو یعنی تبادلہ غیر نقود کے ساتھ ہو مثلاً غلام کو گھوڑے کے بدلے میں بیچنا۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج۲، حصہ ۱۱، ص۷۹۴، ۷۱۸)
37	بیع مکروہ	رکنِ بیع یا محل بیع (مبیع) میں خرابی نہ ہو بلکہ شرع نے کسی اور وجہ سے ممنوع قرار دیا ہو مثلاً جن لوگوں پر جمعہ (کی نماز) واجب ہے انھیں اذان جمعہ کے شروع سے ختم نماز تک بیع کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج۲، حصہ ۱۱، ص۷۲۲)
38	بیع مزابنہ	بیع مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر لگے ہوئے پھلوں کو اسی قسم کے درخت سے اتارے ہوئے پھلوں کے عوض بیچنا مثلاً کھجور پر لگی ہوئی کھجوریں پہلے سے اتاری ہوئی کھجوروں کے بدلے بیچنا۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج۲، حصہ ۱۱، ص۶۹۳)
39	بیع ملامسہ	ایسی بیع جو محض مشتری کے سامان چھونے سے نافذ کردی جائے اور اختیار بھی باقی نہ رہے۔ (الموسوعة الفقهية، ج۹، ص ۱٤۱)
40	بیع منابذہ	ایسی بیع جس میں بائع ومشتری بغیر دیکھے بھالے ایک دوسرے کی طرف سامان وثمن پھینک دیتے ہیں۔ (الموسوعة الفقهية، ج۹، ص ۱٤۲)
41	بیعُ الوفا	اس طور پر بیع کی جائے کہ بائع (بیچنے والا) جب ثمن مشتری (خریدار) کو واپس دے گا تو مشتری مبیع کو واپس کردے گا۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج۲، حصہ ۱۱، ص۸۳۴)
42	بیعانہ	بیعانہ یہ ہے کہ خریدار قیمت کا کچھ حصہ ادا کرے اور وعدہ کرے کہ وہ بقیہ رقم ادا نہ کرسکے یا خریدنا نہ چاہے تو اس کی یہ رقم بیچنے والے کی ہوجائے گی (یعنی ضبط ہوجائے گی)۔ (ماخوذ من سنن أبی داؤد، ج۳، ص ۳۹۲)

43	بیگھہ	زمین کا ایک حصہ یا ٹکڑا جس کی پیمائش عموماً تین ہزار پچیس (۳۰۲۵) گز مربع ہوتی ہے، چار کنال، ۸۰ مرلے۔

پ

44	پارسا	متقی، نیک۔ اصطلاح شرع میں پارسا اس عورت کو کہتے ہیں جس کے ساتھ وطی حرام نہ ہوئی ہو اور نہ ہی اسے اس کی تہمت لگائی گئی ہو۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج۲، حصہ۸، ص۲۲۱)

ت

45	تبویہ	ایسی لونڈی جس کا نکاح مالک نے کسی شخص سے کر کے اسی کے حوالے کر دیا ہو اور اس سے خدمت نہ لیتا ہو۔ (ردالمحتار، ج٤، ص٣٢٧)
46	تحالُف	کسی معاملہ میں مدعی و مدعیٰ علیہ دونوں کا قسم کھانا۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۳، ص۱۰۳۸)
47	تحریف	اصل الفاظ یا معانی میں تبدیلی کرنا، اگر الفاظ میں تبدیلی کی ہو تو تحریف لفظی اور اگر معنیٰ میں تبدیلی کی ہو تو تحریف معنوی کہتے ہیں۔ (ماخوذ از تفسیرنعیمی، ج۵، ص۱۱۰)
48	تحکیم	تحکیم کے معنی حَکم بنانا یعنی فریقین اپنے معاملہ میں کسی کو اس لیے مقرر کریں کہ وہ فیصلہ کرے اور نزاع کو دور کر دے اسی کو پنچ اور ثالث بھی کہتے ہیں۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۲، ص۹۱۳)
49	تخارُج	ایک وارث بالمقطع (یعنی کل حصہ کے بدلے) اپنا کچھ حصہ لے کر ترکہ (میراث) سے نکل جاتا ہے کہ اب وہ کچھ نہیں لے گا اس کو تخارج کہتے ہیں۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۳، ص۱۱۵۰)
50	ترکہ	وہ مال و جائداد جو مرنے والا دوسرے کے حق سے خالی چھوڑ کر مر جائے۔ (الموسوعة الفقهية، ج ١١، ص٢٠٦)
51	تزکیہ	قاضی کا گواہوں کے متعلق یہ تحقیق کرنا کہ وہ عادل اور معتبر ہیں یا نہیں؟ تزکیہ کہلاتا ہے۔
52	تعزیر	کسی گناہ پر بغرض تادیب جو سزا دی جاتی ہے اس کو تعزیر کہتے ہیں۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۹، ص۴۰۳)
53	تعلیق	تعلیق کے معنے یہ ہیں کہ کسی چیز کا ہونا دوسری چیز کے ہونے پر موقوف کیا جائے۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۸، ص۱۴۹)
54	تولیہ	چیز جتنی قیمت میں پڑی اتنی ہی قیمت کی بیچ دینا نفع کچھ نہ لینا۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۱، ص۷۳۹)

ث

55	ثمن	خریدار اور بیچنے والا آپس میں شے کی جو قیمت مقرر کریں اُسے ثمن کہتے ہیں۔ (ردالمحتار، ج۷، ص۱۱۷) و(ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج۱۰، ص۱۸۴)
56	ثمن خلقی	وہ ثمن ہے جو اسی لیے (یعنی ثمنیت ہی کے لیے) پیدا کیا گیا ہو چاہے اُس میں انسانی صنعت داخل ہو یا نہ ہو جیسے چاندی سونا اور ان کے سکّے اور زیورات یہ سب ثمنِ خلقی میں داخل ہیں۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج۲، حصہ ۱۱، ص۸۲۱)
57	ثمن غیر خلقی (عرفی)	ثمن غیر خلقی وہ چیزیں ہیں کہ ثمنیّت کے لیے مخلوق نہیں (یعنی اصل میں ثمن نہیں تھے) مگر لوگ ان سے ثمن کا کام لیتے ہیں ثمن کی جگہ استعمال کرتے ہیں جیسے، نوٹ، روپے وغیرہ اس کو ثمنِ اصطلاحی بھی کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج۲، حصہ ۱۱، ص۸۲۱)
58	ثیّب	جو عورت کنواری نہ ہو اسے ثیب کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج۲، حصہ ۷، ص۵۰)

ج

59	جَرح مُجَرَّد	جس سے محض گواہ کا فسق (یعنی گواہی کے قابل نہ ہونا) بیان کرنا مقصود ہو، حق اللہ یا حق العبد کا ثابت کرنا مقصود نہ ہو۔ (بہارِ شریعت، ج۲، حصہ ۱۲، ص۹۵۲)
60	جریب	جریب کی مقدار انگریزی گز سے ۳۵ گز طول (لمبائی) اور ۳۵ گز عرض (چوڑائی) ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۰، ص۲۳۹)
61	جزیہ	وہ شرعی محصول جو اسلامی حکومت کفار سے ان کی جان و مال کے تحفظ کے بدلے میں وصول کرے۔ (ماخوذ از تفسیرِ نعیمی، ج۱۰، ص۲۵۴)
62	جنون	عقل میں ایسے خلل کا ہونا جس کی وجہ سے آدمی کے اقوال وافعال معمول کے مطابق نہ رہیں، چاہے یہ خلل پیدائشی وفطری طور پر ہو یا بعد میں کسی مرض وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہو جائے۔ (التعریفات، ص۵۸ و ردالمحتار، ج٤، ص٤٣٧)
63	جنون مطبق	جنون مطبق یہ ہے کہ مسلسل ایک ماہ تک رہے۔ (بہارِ شریعت، ج۲، حصہ ۱۲، ص۱۰۱۲)

ح

64	حاجب	وہ شخص ہے جس کی موجودگی کی وجہ سے کسی وارث (میت کی میراث پانے والے) کا حصہ کم ہو جائے یا بالکل ہی ختم ہو جائے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۲۰، ص۲۶)

65	حَد	حد ایک قسم کی سزا ہے جس کی مقدار شریعت کی جانب سے مقرر ہے کہ اس میں کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۹، ص۳۶۹)
66	حدِ قذف	کسی پر زنا کی تہمت لگائی اور گواہوں سے ثابت نہ کرسکا اس وجہ سے تہمت لگانے والے کو جو شرعی سزا دی جاتی ہے۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج۲، حصہ۹، ص۳۹۴)
67	حَوالہ	دَین (قرض) کو اپنے ذمہ سے دوسرے کے ذمہ کی طرف منتقل کردینے کو حوالہ کہتے ہیں۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۲، ص۸۷۴)
68	حویل	دیکھیے محتال لہ۔
69	حیض	بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو تو اسے حیض کہتے ہیں۔ (بہارشریعت، ج۱، حصہ۲، ص۳۷۱)

70	خراج	وہ وظیفہ جو مسلمان حاکم قابل زراعت خراجی زمین پر مقرر کردیتا ہے۔ (ماخوذ من الموسوعة الفقهية، ج١٩، ص٥٢)
71	خراجِ مقاسمہ	اس سے مراد یہ ہے کہ (اسلامی مملکت کی غیر مسلم رعایا پر عشر کی جگہ زمینی) پیداوار کا نصف حصہ یا تہائی یا چوتھائی وغیرہا مقرر ہو۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج۱۰، ص۲۳۷)
72	خراجِ مؤظف	اس سے مراد یہ ہے کہ (اسلامی مملکت کی غیر مسلم رعایا پر عشر کی جگہ) ایک مقدار معیّن لازم کردی جائے خواہ روپے یا کچھ اور جیسے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقرر فرمایا تھا۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج۱۰، ص۲۳۷)
73	خلع	مال کے بدلے میں نکاح ختم کرنے کو خلع کہتے ہیں۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۸، ص۱۹۴)
74	خَلوتِ صحیحہ	میاں بیوی کا ایک مکان میں اس طرح جمع ہونا کہ کوئی چیز مانع جماع نہ ہو۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۷، ص۶۸)
75	خلوتِ فاسدہ	میاں بیوی ایک جگہ تنہائی میں جمع ہوئے مگر کوئی مانع شرعی یا طبعی یا حسّی پایا جاتا ہے تو خلوت فاسدہ ہے۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۷، ص۶۹)

76	خُنثیٰ مشکل	جس میں مرد وعورت دونوں کی علامتیں پائی جائیں اور یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت۔ (بہارِ شریعت، ج۲، حصہ۷، ص۴)
77	خِیارِ بلوغ	وہ اختیار جو نابالغ کو بالغ ہونے پر حاصل ہوتا ہے کہ وہ بلوغت سے پہلے کئے ہوئے نکاح کو فسخ کرے یا قائم رکھے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج۲، حصہ۷، ص۸۷)
78	خیارِ رؤیت	بغیر دیکھے کوئی چیز خریدنا اور دیکھنے کے بعد اس چیز کے پسند نہ آنے پر چاہے تو خریدار بیع کو فسخ (ختم) کر دے اس اختیار کو خیار رؤیت کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج۲، حصہ۱۱، ص۶۶۱)
79	خیارِ شرط	بائع اور مشتری کو یہ حق حاصل ہے کہ عقد میں یہ شرط کردیں کہ اگر منظور نہ ہوا تو بیع باقی نہ رہے گی اسے خیار شرط کہتے ہیں مگر یہ اختیار تین دن سے زیادہ کا نہیں ہوسکتا۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج۲، حصہ۱۱، ص۶۴۷، ۶۴۸)
80	خِیارِ عتق	وہ اختیار جو لونڈی کو آزاد ہونے پر حاصل ہوتا ہے کہ وہ آزاد ہونے سے پہلے کئے ہوئے نکاح کو چاہے تو فسخ کردے چاہے تو قائم رکھے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج۲، حصہ۷، ص۸۷)
81	خیارِ عیب	بائع کا مبیع کو عیب بیان کئے بغیر بیچنا یا مشتری کا ثمن میں عیب بیان کیے بغیر چیز خریدنا اور عیب پر مطلع ہونے کے بعد اس چیز کے واپس کردینے کے اختیار کو خیار عیب کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج۲، حصہ۱۱، ص۶۷۳)

د

82	دارُالاسلام	وہ ملک ہے کہ فی الحال اس میں اسلامی سلطنت ہو یا اب نہیں تو پہلے تھی اور غیر مسلم بادشاہ نے اس میں شعائرِ اسلام مثل جمعہ وعیدین واذان واقامت وجماعت باقی رکھے (تو بھی دارالاسلام ہے)۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۷، ص۳۶۷)
83	دارُالحرب	وہ دار (ملک) جہاں کبھی سلطنت اسلامی نہ ہوئی یا ہوئی اور پھر ایسی غیر قوم کا تسلُّط ہوگیا جس نے شعائرِ اسلام مثل جمعہ وعیدین واذان واقامت وجماعت یک لخت اٹھادیئے اور شعائرِ کُفر جاری کردیئے اور کوئی شخص اَمانِ اول پر باقی نہ رہا اور وہ جگہ چاروں طرف سے دارالاسلام میں گھری ہوئی نہیں تو وہ دارالحرب ہے۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج۱۷، ص۳۶۷)

84	دائن	قرض دینے والا، وہ شخص جس کا کسی پر دین ہو اُسے دائن کہتے ہیں۔
85	دِیت	دیت اس مال کو کہتے ہیں جو نفس (جان) کے بدلے میں لازم ہوتا ہے۔ (بہارشریعت،حصہ۱۸،ص۵۵)
86	دَین	جو چیز واجب فی الذمہ ہو کسی عقد مثلاً بیع یا اجارہ کی وجہ سے یا کسی چیز کے ہلاک کرنے سے اسکے ذمہ تاوان ہو یا قرض کی وجہ سے واجب ہو،ان سب کو دَین کہتے ہیں۔ (حاشیہ بہارشریعت،ج۲،حصہ۱۱،ص۷۵۲)
87	دَین مؤجل	وہ دین جس کے لیے کوئی میعاد مقرر ہو۔ (ماخوذ از بہارشریعت،ج۲،حصہ۷،ص۷۵)
88	دَینِ میعادی	دیکھیے دین مؤجل۔

ذ

89	ذِمی	ذمی اس کافر کو کہتے ہیں جس کے جان و مال کی حفاظت کا بادشاہ اسلام نے جزیہ کے بدلے ذمہ لیا ہو۔ (فتاوی فیض الرسول،ج۱،ص۵۰۱)
90	ذوی الارحام	قریبی رشتہ دار، اس سے مراد وہ رشتہ دار ہیں جو نہ تو اصحاب فرائض میں سے ہیں اور نہ ہی عصبات میں سے ہیں۔ (بہارشریعت،حصہ۲۰،ص۴۷)
91	ذَوِی الفروض	اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا میراث میں معیّن حصہ قرآن وحدیث اور اجماعِ امت کی رو سے بیان کر دیا گیا ہے ان کو اصحاب فرائض کہتے ہیں۔ (الشریفیة شرح السراجی،ص۸)

ر

92	راہن	جو شخص اپنی چیز کسی کے پاس گروی رکھتا ہے اسے راہن کہتے ہیں۔ (بہارشریعت حصہ۱۷،ص۳۱)
93	رَبُّ السَلَم	بیع سلم میں خریدار کو رب السلم کہتے ہیں۔ (ردالمحتار،ج۷،ص۴۷۹)
94	رَبُّ المال	بیع مضاربت کا سرمایہ دار۔
95	رَجعت	جس عورت کو رجعی طلاق دی ہو عدت کے اندر اسے اسی پہلے نکاح پر باقی رکھنا۔ (بہارشریعت،ج۲،حصہ۸،ص۱۷۰)
96	رَجم	زانی مرد یا زانیہ عورت (جس کے متعلق رجم کا حکم ہے اس) کو میدان میں لے جا کر اس قدر پتھر مارنا کہ مر جائے۔ (بہارشریعت،ج۲،حصہ۹،ص۳۷۴)

97	رُکن	کسی شے کا رکن وہ چیز ہوتی ہے جس سے اس شے کی تکمیل ہو اور وہ چیز اس شے میں داخل ہو جیسے نماز میں رکوع وغیرہ۔ (ماخوذ من التعریفات، ص ۸۲)
98	رہن	دوسرے کے مال کو اپنے حق میں اپنے پاس اس لیے روک رکھنا کہ اس کے ذریعے سے اپنے حق کو کلًا یا جزءاً حاصل کرنا ممکن ہو، کبھی اس چیز کو بھی رہن کہتے ہیں جو رکھی گئی ہے۔ (بہارشریعت، حصہ ۱۷، ص ۳۱)

س

99	سَعایت	(محنت کرنا کوشش کرنا) غلام کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہو اور بقیہ کی آزادی کے لئے محنت مزدوری کر کے مالک کو قیمت ادا کر رہا ہو غلام کے اس فعل کو سَعایت کہتے ہیں۔ (الموسوعة الفقهية، ج ۲۵، ص ٦)

ش

100	شبہۂ فعل یا شبہۂ اشتباہ	یعنی فعل حرام ہو لیکن وہ اس کو حلال گمان کر کے اس کا ارتکاب کر بیٹھے مثلاً اپنی عورت کو تین طلاقیں دینے کے بعد اس کے ساتھ عدت میں وطی کر لے یہ سمجھ کر کہ عدت کے اندر وطی حلال ہے۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج ۲، حصہ ۹، ص ۳۷۹)
101	شرط	وہ شے جو حقیقت شئ میں داخل نہ ہو لیکن اس کے بغیر شے موجود نہ ہو، جیسے نماز کے لیے وضو وغیرہ۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۷۸۶)
102	شرکت	شرکت ایسے معاملہ کا نام ہے جس میں دو افراد سرمایہ اور نفع میں شریک رہنا طے کریں۔ (الدرالمختار، ج ٦، ص ٤٥٩)
103	شرکتِ اختیاری	شرکتِ اختیاری یہ ہے کہ شریکین کے فعل و اختیار سے شرکت ہوئی ہو۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج ۲، حصہ ۱۰، ص ۴۸۹)
104	شرکت بالابدان	دیکھیے شرکت بالعمل۔
105	شرکت بالعمل	شرکت بالعمل یہ ہے کہ دو کاریگر لوگوں کے یہاں سے کام لائیں اور شرکت میں کام کریں اور جو کچھ مزدوری ملے آپس میں بانٹ لیں۔ اسی کو شرکت بالابدان اور شرکت تقبل و شرکتِ صنائع بھی کہتے ہیں۔ (بہارشریعت، ج ۲، حصہ ۱۰، ص ۵۰۵)
106	شرکت تقبل	دیکھیے شرکت بالعمل۔

107	شرکتِ جبری	شرکتِ جبری یہ ہے کہ دونوں کا مال بغیر ارادہ واختیار کے آپس میں ایسا مل جائے کہ ہرایک کی چیز دوسرے سے ممتاز (متفرق،جدا) نہ ہوسکے یا ہوسکے مگر نہایت دقت ودشواری کیساتھ مثلاً وراثت میں دونوں کو ترکہ ملا کہ ہرایک کا حصہ دوسرے سے ممتاز نہیں یا ایک کے پاس گندم تھی دوسرے کے پاس جواور وہ آپس میں مل گئے۔ (ماخوذ از بہارشریعت،ج۲،حصہ۱۰،ص۴۸۹)
108	شرکت صنائع	دیکھیے شرکت بالعمل۔
109	شرکتِ عقد	شرکتِ عقد یہ ہے کہ دو شخص باہم کسی چیز میں شرکت کا عقد کریں مثلاً ایک کہے میں تیرا شریک ہوں دوسرا کہے مجھے منظور ہے۔ (ماخوذ از بہارشریعت،ج۲،حصہ۱۰،ص۴۸۹)
110	شرکتِ عنان	شرکتِ عنان یہ ہے کہ دو شخص کسی خاص نوع کی تجارت، یا ہرقسم کی تجارت میں شرکت کریں مگر ہرایک دوسرے کا ضامن نہ ہو،صرف دونوں شریک آپس میں ایک دوسرے کے وکیل ہوں گے۔ (ماخوذ از بہارشریعت،ج۲،حصہ۱۰،ص۴۹۸)
111	شرکتِ مفاوضہ	شرکت مفاوضہ یہ ہے کہ ہرایک دوسرے کا وکیل وکفیل ہو یعنی ہرایک کا مطالبہ دوسرا وصول کرسکتا ہے اور ہرایک پر جو مطالبہ ہوگا دوسرا اُسکی طرف سے ضامن ہے اور شرکتِ مفاوضہ میں یہ ضرور ہے کہ دونوں کے مال برابر ہوں اور نفع میں دونوں برابر کے شریک ہوں اور تصرف و دَین میں بھی مساوات ہو،لہٰذا آزاد وغلام میں اور نابالغ و بالغ میں اور مسلمان وکافر میں اور عاقل ومجنون میں اور دو نابالغوں میں اور دو غلاموں میں شرکت مفاوضہ نہیں ہوسکتی۔ (بہارشریعت،ج۲،حصہ۱۰،ص۴۹۱)
112	شرکتِ ملک	شرکتِ ملک یہ ہے کہ چند شخص ایک چیز کے مالک ہوں اور باہم عقد شرکت نہ ہوا ہو۔ (ماخوذ از بہارشریعت،ج۲،حصہ۱۰،ص۴۸۹)
113	شرکتِ وجوہ	شرکتِ وجوہ یہ ہے کہ دونوں بغیر مال عقدِ شرکت کریں کہ اپنی وجاہت اور آبرو کی وجہ سے دُکانداروں سے اُدھار خرید لائیں گے اور مال بیچ کر اُن کے دام دیدیں گے اور جو کچھ باقی بچے گا آپس میں بانٹ لیں گے۔ (بہارشریعت،ج۲،حصہ۱۰،ص۵۰۹)
114	شُفعہ	غیرمَنْقُول جائیداد کو کسی شخص نے جتنے میں خریدا اُتنے ہی میں اس جائیداد کے مالک ہونے کا حق جو دوسرے شخص کو حاصل ہوجاتا ہے اس کو شفعہ کہتے ہیں۔ (بہارشریعت،حصہ۱۵،ص۴۷)
115	شفیع	شُفعہ کرنے والا۔
116	شہادت	کسی حق کے ثابت کرنے کے لیے مجلس قاضی میں (یعنی قاضی کے سامنے) لفظ شہادت کے ساتھ سچی خبر دینے کو شہادت یا گواہی کہتے ہیں۔ (بہارشریعت،ج۲،حصہ۱۲،ص۹۳۰)

117	شہادۃ علی الشھادۃ	اس سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص قاضی کے پاس حاضر نہ ہو سکے اور وہ دوسرے سے کہہ دے کہ میں فلاں معاملے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں، تم قاضی کے پاس میری اس گواہی کی گواہی دے دینا اسی کو فقہ کی اصطلاح میں شہادۃ علی الشھادۃ کہتے ہیں۔ (ماخوذ من الھدایۃ، ج ۲، ص ۱۲۹)

ص

118	صاع	ایک صاع 4 کلو میں سے 160 گرام کم اور نصف یعنی آدھا صاع 2 کلو میں سے 80 گرام کم کا ہوتا ہے۔
119	صحیحین	حدیث کی دو مشہور کتابیں صحیح بخاری و صحیح مسلم۔
120	صُلح	نزاع دور کرنے کے لیے جو عقد کیا جائے اُس کو صلح کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ج۲، حصہ۱۳، ص۱۱۳۲)

ط

121	طالب	جس کا مطالبہ ہے اس کو طالب و مکفول لہ (دائن) کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ج۲، حصہ۱۲، ص۸۳۶)
122	طرفین	(کسی بھی معاملے کے دو فریق) خرید و فروخت میں طرفین سے مراد بائع اور مشتری ہیں۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج۲، حصہ۱۱، ص۶۱۶)
123	طلاق	نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے اس پابندی کے اٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ج۲، حصہ۸، ص۱۱۰)
124	طلاق بائن	وہ طلاق جس کی وجہ سے عورت، مرد کے نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج۲، حصہ۸، ص۱۱۰)
125	طلاق رَجعی	وہ طلاق جس میں عورت عدت کے گزرنے پر نکاح سے باہر ہو۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج۲، حصہ۸، ص۱۱۰)

ظ

126	ظِہار	اپنی زوجہ یا اس کے کسی جزو شائع یا ایسے جز کو جو کُل سے تعبیر کیا جاتا ہو ایسی عورت سے تَشْبِیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو یا اس کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو۔ مثلاً کہا تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے یا تیرا سر یا تیری گردن یا تیرا نصف میری ماں کی پیٹھ کی مثل ہے۔ (بہارِ شریعت، ج۲، حصہ۸، ص۲۰۵)

ع

127	عاریت	دوسرے شخص کوکسی چیز کی منفعت کا بغیرعوض مالک کر دینا عاریت ہے۔ (بہارشریعت،حصہ۱۴،ص۵۱)
128	عدت	نکاح زائل ہونے یاشبہۂ نکاح کے بعدعورت کا نکاح سے ممنوع ہونااورایک زمانہ تک انتظار کرناعدت ہے۔ (بہارشریعت، ج۲،حصہ۸،ص۲۳۴)
129	عُشر	زرعی زمین کی پیداوار سے جوزکوۃ ادا کی جاتی ہے(یعنی پیداوار کا دسواں حصہ) اسے عشر کہتے ہیں۔ (الموسوعة الفقهية ، ج ۳۰،ص ۱۰۱)
130	عشری زمین	وہ زمین جس کی پیداوار سے عشرادا کیا جاتا ہے۔
131	عصبات	وہ لوگ جن کے حصے (میراث میں) مقررشدہ نہیں البتہ اصحاب فرائض سے جو بچتا ہےانھیں ملتا ہےاوراگر اصحاب فرائض نہ ہوں تو تمام مال (ترکہ) انہی میں تقسیم ہوجاتا ہے۔ (بہارشریعت،حصہ۲۰،ص۲۴)
132	عَصبہ	دیکھیے عصبات۔
133	عصبہ بنفسہٖ	اس سے مراد وہ مرد ہے کہ جب اس کی نسبت میت کی طرف کی جائے تو درمیان میں کوئی عورت نہ آئے، مثلاً بھتیجا وغیرہ۔ (بہارشریعت،حصہ۲۰،ص۲۴)
134	عقد	عاقدین (نکاح اور خرید وفروخت وغیرہ کرنے والوں) میں سے ایک کا کلام دوسرے کے ساتھ ازروئے شرع کے اس طرح متعلق ہونا کہ اس کا اثر محل (معقود علیہ) میں ظاہر ہو۔ (الفقه الا سلامی و ادلته، ج ٤،ص ۲۹۱۸)
135	عقدِ کتابت	آقا یعنی مالک اپنے غلام سے مال کی ایک مقدار مقرر کرکے یہ کہہ دے کہ اتنا مال ادا کر دے تو تُو آزاد ہے اورغلام اسے قبول بھی کرلے تو اس قول وقرار کوعقدِ کتابت کہتے ہیں۔ (بہارشریعت، ج۲،حصہ۹،ص۲۹۲)
136	عُقر	عورت کے ساتھ شبہۂ وطی سے جومہرلازم ہوتا ہے اسے عُقر کہتے ہیں۔ (ردالمحتار،ج ٤،ص ۱۲۹)
137	علاتی	باپ شریک بہن، بھائی یعنی جن کا باپ ایک ہو اور مائیں الگ الگ ہوں۔

138	عِنّین	عنین اس شخص کو کہتے ہیں کہ اس کا عضوِ مخصوص تو ہو مگر اپنی بیوی سے آگے کے مقام میں دخول نہ کر سکے۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۸، ص۲۲۸)
139	عیب	عیب وہ ہے جس سے تاجروں کی نظر میں چیز کی قیمت کم ہو جائے۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۱، ص۶۷۳)

غ

140	غاصب	غصب کرنے والے کو غاصب کہتے ہیں۔
141	غبن فاحش	سخت قسم کی خیانت، مراد ایسی قیمت سے خرید و فروخت کرنا جو قیمت لگانے والوں کے اندازہ سے باہر ہو مثلاً کوئی چیز دس روپے میں خریدی لیکن اس کی قیمت چھ، سات روپے لگائی جاتی ہے، کوئی شخص اس کی قیمت دس روپے نہیں لگاتا تو یہ غبن فاحش ہے۔ (ماخوذ من الدرالمختار و ردالمحتار، ج۷، ص۳۷۶)
142	غبن یسیر	ایسی قیمت سے خرید و فروخت کرنا جو قیمت لگانے والوں کے اندازہ سے باہر نہ ہو مثلاً کوئی چیز دس روپے میں خریدی، کوئی شخص اس کی قیمت آٹھ بتاتا ہے کوئی نو تو کوئی دس تو یہ غبن یسیر ہے۔ (ماخوذ من الدرالمختار و ردالمحتار، ج۷، ص۳۷۶)
143	غصب	مالِ متقوم، مُحتَرم، منقول یعنی ایسا مال جو شرعی لحاظ سے قابل قیمت اور محترم ہو نیز ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاسکے اس سے جائز قبضہ کو ہٹا کر ناجائز قبضہ کرنا غصب کہلاتا ہے جبکہ یہ قبضہ خفیہ نہ ہو۔ (ماخوذ از بہارشریعت، حصہ۱۵، ص۲۳)
144	غلام ماذون	وہ غلام جس کے آقا نے اسے تجارت وغیرہ کی عام اجازت دیدی ہو۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۹، ص۲۸۹ و حصہ۱۱، ص۷۳۷)
145	غلامِ مجور	ایسا غلام جسے مالک نے خرید و فروخت سے روک دیا ہو۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۲، ص۸۴۷)
146	غنیمت	وہ مال جو جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعے بزور قوت (حربی) کافروں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ (التعریفات، ص۱۱۶)
147	غیر محصَن	آزاد عاقل، بالغ شخص جس نے نکاح صحیح کے ساتھ وطی نہ کی ہو۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج۲، حصہ۹، ص۳۶۵)

ف

نمبر	اصطلاح	تعریف
148	فارّ بالطلاق	وہ شخص جو اپنی بیوی کو اس کی رضامندی کے بغیر اپنے ترکہ سے محروم کرنے کے لئے مرض الموت میں یا ایسی حالت میں جس میں موت کا قوی اندیشہ ہو طلاق بائن دے دے۔ (ماخوذ من الدرالمختار وردالمحتار، ج٥، ص٥-١٠ والعنایة ھامش علی الفتح القدیر، ج٤، ص٢)
149	فارّہ	مرض الموت میں یا ایسی حالت میں جس میں موت کا قوی اندیشہ ہو زوجہ کی جانب سے مرد و عورت میں تفریق واقع ہو، تاکہ اس کا شوہر اس کے ترکہ سے محروم ہو جائے ایسی عورت کو فارّہ کہتے ہیں۔ (ماخوذ من الدرالمختار وردالمحتار، ج٥، ص٥-١٠ والعنایة ھامش علی الفتح القدیر، ج٤، ص٣)
150	فرضِ کفایہ	فرض کفایہ وہ ہوتا ہے جو کچھ لوگوں کے ادا کرنے سے سب کی جانب سے ادا ہو جاتا ہے (یعنی سب بریٔ الذمہ ہو جاتے ہیں) اور کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گناہ گار ہوتے ہیں۔ جیسے نماز جنازہ وغیرہ۔ (ماخوذ از وقار الفتاوی، ج٢، ص٥٧)
151	فضولی	اس شخص کو کہتے ہیں جو دوسرے کے حق میں اس کی اجازت کے بغیر تصرف کرے۔ (بہارِ شریعت، ج٢، حصہ١١، ص٧٢٦)
152	فقیر	وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ ہو مگر نہ اتنا کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کی مقدار ہو تو اس کی حاجت اصلیہ میں مستغرق ہو۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج١، حصہ٥، ص٩٢٤)

نمبر	اصطلاح	تعریف
153	قتلِ عمد	کسی دھاردار آلے سے قصداً قتل کرنا قتلِ عمد کہلاتا ہے مثلاً چھری، خنجر، تیر، نیزہ وغیرہ سے کسی کو قصداً قتل کرنا۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ١٨، ص١٥)
154	قَذْف	کسی پر زنا کی تہمت لگانا۔ (بہارِ شریعت، ج٢، حصہ٩، ص٣٩٤)
155	قرض	دَین کی ایک خاص صورت کا نام قرض ہے، جس کو لوگ دستگرداں کہتے ہیں۔ (حاشیہ بہارِ شریعت، ج٢، حصہ١١، ص٧٥٢)
156	قصاص	فاعل (یعنی ظالم) کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرنا جیسا اس نے (دوسرے کے ساتھ) کیا مثلاً ہاتھ کاٹا تو اس کا بھی ہاتھ ہی کاٹا جائے۔ (التعریفات، ص١٢٤)
157	قَضا	لوگوں کے جھگڑوں اور منازعات کے فیصلہ کرنے کو قضا کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ج٢، حصہ١٢، ص٨٩٢)
158	قیمت	کسی چیز کے دام جو اس کے معیار کے مطابق ہوں اور ان میں کمی بیشی نہ کی جائے۔ (ردالمحتار، ج٧، ص١١٧)

159	قیمی	ہر وہ چیز جس کی مثل بازار میں نہ پائی جائے اور ثمن و قیمت کے لحاظ سے اس میں تفاوت ہو۔ (ماخوذ من الدرالمختار، ج۹، ص ۳۱۰، ۳۱۱)

ک

160	کفالت	ایک شخص اپنے ذمہ کو دوسرے کے ذمہ کے ساتھ مطالبہ میں ضم کردے یعنی دوسرے کے مطالبے کی ذمہ داری اپنے ذمہ لے لینا۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۲، ص۸۳۶)
161	کفالت بِالدرک	بائع کی طرف سے اس بات کی کفالت کہ اگر مبیع کا کوئی دوسرا حقدار ثابت ہوا تو ثمن کا میں ذمہ دار ہوں۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۲، ص۸۶۷)
162	کُفو	کفو کا معنی یہ ہے کہ مرد، عورت سے نسب وغیرہ میں اتنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح عورت کے اولیا(رشتداروں) کے لیے باعث ننگ وعار ہو۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۷، ص۵۳)
163	کفیل	(ضامن) وہ شخص جو دوسرے کے مطالبے کی ذمہ داری اپنے ذمہ لے لیتا ہے۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۲، ص۸۳۶)
164	کنایہ	ایسا کلام جس کا مرادی معنی چاہے حقیقی ہو یا مجازی ظاہر نہ ہوا گرچہ لغوی معنی ظاہر ہو۔ (التعریفات، ص ۱۳۱)

گ

165	گواہی	دیکھیے شہادت۔

ل

166	لقطہ	اُس مال کو کہتے ہیں جو پڑا ہوا کہیں مل جائے۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۰، ص۴۷۳)
167	لقیط	لقیط اُس بچے کو کہتے ہیں جس کو اُس کے گھر والے نے اپنی تنگدستی یا بدنامی کے خوف سے پھینک دیا ہو۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۰، ص۴۶۷)

م

نمبر	اصطلاح	تعریف
168	مالِ فے	وہ مال جو مسلمانوں کو کافروں سے لڑائی کے بغیر حاصل ہو جائے چاہے انھیں جلاوطن کر کے حاصل ہو یا صلح کے ساتھ، مالِ فے کہلاتا ہے۔ (التعریفات، ص ۱۲۰) کفار سے لڑائی کے بعد جو مال لیا جاتا ہے جیسے خراج اور جزیہ وغیرہ اسے مال فئے کہتے ہیں۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۹، ص۴۳۴)
169	مال متقوم	وہ مال جو جمع کیا جاسکتا ہو اور شرعاً اس سے نفع اٹھانا مباح ہو۔ (رد المحتار، ج۷، ص۸)
170	مبیع	فروخت شدہ چیز۔
171	مُتارکہ	مرد کا اپنی بیوی کے متعلق یہ کہنا کہ میں نے اسے چھوڑ دیا یا اس سے وطی ترک کر دی یا اس طرح کے اور الفاظ کہنا متارکہ ہے۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۸، ص۲۳۶)
172	متون	متون متن کی جمع ہے اس سے مراد وہ کتابیں ہیں جو نقل مذہب کے لیے لکھی گئیں جیسے مختصر القدوری، المختار، النقایہ، الوقایہ، کنز الدقائق وغیرہ۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ ج۴ ص۲۰۸)
173	مثلی	ہر وہ چیز جس کی مثل بازار میں پائی جائے اور عام طور پر ثمن و قیمت کے لحاظ سے اس میں تفاوت نہ سمجھا جاتا ہو۔ (الدرالمختار، ج۹، ص۳۱۰)
174	مجنوں	جس کی عقل زائل ہوگئی ہو بلا وجہ لوگوں کو مارے گالیاں دے شریعت نے اس میں کوئی اپنی اصطلاح جدید مقرر نہیں فرمائی (مجنوں) وہی ہے جسے فارسی میں دیوانہ، اردو میں پاگل کہتے ہیں۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۹، ص۶۳۵) و(ردالمحتار، ج٤، ص٤٣٧)
175	محارم	محارم محرم کی جمع ہے دیکھیے محرم۔
176	محال	دیکھیے محتال لہ۔
177	محال لہ	دیکھیے محتال لہ۔
178	محال بہ	حوالہ میں مال کو محال بہ کہتے ہیں۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۲، ص۸۷۴)
179	محالِ عادی	وہ شے جس کا پایا جانا عادت کے طور پر ناممکن ہو اسے محال عادی کہتے ہیں، مثلاً کسی ایسے شخص کا ہوا میں اڑنا جس کو اڑتے نہ دیکھا گیا ہو۔ (المعتقد المنتقد، ص۲۸۔۳۲)

180	مُحتال	دیکھیے محتال لہ۔
181	محتال علیہ	جس پر حوالہ کیا گیا اُس کو محتال علیہ اور محال علیہ کہتے ہیں۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۲، ص۸۷۴)
182	مُحتال لہ	دائن (قرض خواہ) کو محتال اور محتال لہ اور محال اور محال لہ اور حویل کہتے ہیں۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۲، ص۸۷۴)
183	مجحوب	ایسا وارث جس کا حصہ کسی دوسرے وارث کی موجودگی کی وجہ سے کم ہو جائے یا بالکل ختم ہو جائے تو اسے مجحوب کہتے ہیں۔ (بہارشریت حصہ۲۰، ص۲۶)
184	مَحدودفی القذف	وہ شخص جس پر حدِ قذف قائم کی گئی ہو (یعنی کسی پر زنا کی تہمت لگائی اور ثبوت نہیں دے سکا اس وجہ سے اس پر حد ماری گئی)۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۲، ص۹۴۳)
185	مُحرِم	وہ شخص جس نے حج یا عمرے کا احرام باندھا ہو۔
186	مَحرَم	وہ رشتہ دار جس سے نکاح کرنا قرابت، رضاعت، یا سسرالی رشتہ کی وجہ سے ہمیشہ حرام ہو۔ (الموسوعة الفقهية، ج٣٦، ص٢٠٠)
187	محروم	اس سے مراد وہ وارث ہے جو میراث سے کسی سبب کی وجہ سے شرعاً محروم ہو جاتا ہے مثلاً غلام ہونے کی وجہ سے یا مورث کا قاتل ہونے کی وجہ سے۔ (بہارشریت حصہ۲۰، ص۱۲)
188	مُحصَن	وہ شخص جو آزاد عاقل، بالغ ہو اور نکاح صحیح کے ساتھ وطی کی ہو۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۹، ص۳۷۲)
189	مُحصنہ	وہ عورت جو عاقلہ، بالغہ، آزاد ہو اور نکاح صحیح کے ساتھ اس سے وطی بھی کی گئی ہو۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج۲، حصہ۹، ص۳۷۲)
190	مُحِیل	مدیون (مقروض) کو محیل (حوالہ کرنے والا) کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۲، ص۸۷۴)
191	مُدبّر	وہ غلام جس کی نسبت مولیٰ نے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے یا ایسے الفاظ کہے ہوں جن سے مولیٰ کے مرنے کے بعد اس کا آزاد ہونا ثابت ہوتا ہو۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۹، ص۲۹۰)
192	مدبّرہ	ایسی لونڈی جسے مالک نے یہ کہا ہو کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے یا ایسے الفاظ کہے ہوں جن سے مولیٰ کے مرنے کے بعد اس کا آزاد ہونا ثابت ہوتا ہو۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج۲، حصہ۹، ص۲۹۰)
193	مُدَّعی	دعویٰ کرنے والا۔
194	مُدَّعیٰ علیہ	جس پر دعوٰی کیا جائے۔

195	مدیون	جس کے ذمے کسی کا واجب الاداحق (دین) ہو تو اُسے مدیون (مقروض) کہتے ہیں۔
196	مرابحہ	کوئی چیز خریدی اور اس پر کچھ اخراجات کیے پھر قیمت اور اخراجات کو ظاہر کر کے اس پر نفع کی ایک مقدار بڑھا کر اس کو فروخت کر دینا اسے مرابحہ کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۱، ص۷۳۹)
197	مرافق	اس سے مراد وہ اشیاء ہیں جو مبیع (خریدی ہوئی چیز) کے تابع ہوتی ہیں (یعنی مبیع کے ساتھ بیع میں ضمناً شامل ہوتی ہیں) جیسے جوتے کے ساتھ تسمہ۔ (ماخوذ من ردالمحتار، ج۷، ص۷۵)
198	مراہق	یعنی وہ لڑکا کہ ہنوز بالغ نہ ہوا، مگر اس کے ہم عمر بالغ ہو گئے ہوں، اس کی مقدار بارہ برس کی عمر ہے۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۷، ص۲۵)
199	مُرتد	وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے جو ضروریاتِ دین سے ہو یعنی زبان سے کلمۂ کفر بکے جس میں تاویل صحیح کی گنجائش نہ ہو۔ یوہیں بعض افعال بھی ایسے ہیں جن کے کرنے سے کافر ہو جاتا ہے مثلاً بت کو سجدہ کرنا، مصحف شریف کو نجاست کی جگہ پھینک دینا، (نعوذ باللہ)۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۹، ص۴۵۵)
200	مُرتَہِن	جس شخص کے پاس کوئی چیز رہن رکھی جائے وہ مرتہن کہلاتا ہے۔ (بہارشریعت، حصہ۱۷، ص۳۱)
201	مَرَضُ الْموت	کسی مرض کے مرض الموت ہونے کے لیے دو باتیں شرط ہیں۔ ایک یہ کہ اس مرض میں خوفِ ہلاک واندیشۂ موت قوت وغلبہ کے ساتھ ہو، دوم یہ کہ اس غلبۂ خوف کی حالت میں اس کے ساتھ موت متصل ہو اگرچہ اس مرض سے نہ مرے، موت کا سبب کوئی اور ہو جائے۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج۲۵، ص۴۵۷)
202	مزارعہ	کسی کو اپنی زمین اس طور پر کاشت کے لیے دینا کہ جو کچھ پیداوار ہوگی دونوں میں مثلاً نصف نصف یا ایک تہائی دو تہائیاں تقسیم ہو جائے گی اس کو مزارعت کہتے ہیں۔ (بہارشریعت، حصہ۱۵، ص۹۴)
203	مستامن	وہ شخص ہے جو دوسرے ملک میں (جس میں غیر قوم کی سلطنت ہو) امان لیکر گیا یعنی حربی دارالاسلام میں یا مسلمان دارالکفر میں امان لیکر گیا تو مستامن ہے۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۹، ص۴۴۳)
204	مُستَعِیر	عاریتاً چیز لینے والا۔
205	مستورالحال	وہ شخص جس کی عدالت اور فسق (یعنی نیک بد ہونا) لوگوں پر ظاہر نہ ہو۔ (التعریفات، ص۱٤۸)

206	مسکین	وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لیے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔ (بہارشریعت، ج۱،حصہ۵،ص۹۲۴)
207	مُسلم اِلَیہ	بیع سلم میں چیز بیچنے والے کو مسلم الیہ کہتے ہیں۔ (ماخوذمن الدرالمختار،ج۷،ص۴۷۹)
208	مُسلَّم فیہ	جس چیز پر عقد سلم ہو اس کو مسلم فیہ کہتے ہیں۔ (ماخوذمن الدرالمختار،ج۷،ص۴۷۹)
209	مشاع	اس چیز کو کہتے ہیں جس کے ایک جز وغیر معین کا یہ مالک ہو اور دوسرا بھی اس میں شریک ہو اور دونوں کے حصوں میں امتیاز نہ ہو۔ (ماخوذ ازبہارشریعت، ج۲،حصہ۱۰،ص۵۳۸)
210	مشتری	خریدار کو مشتری کہتے ہیں۔
211	مشتہاۃ	قابل شہوت لڑکی جو نو برس سے کم عمر کی نہ ہو۔ (بہارشریعت، ج۲،حصہ۷،ص۲۴)
212	مصالح علیہ	جس پر صلح ہوئی اُس کو بدل صلح اور مصالح علیہ کہتے ہیں۔ (بہارشریعت،ج۲،حصہ۱۳،ص۱۱۳۲)
213	مصالح عنہ	وہ حق جو باعث نزاع تھا اُس کو مصالح عنہ کہتے ہیں۔ (بہارشریعت،ج۲،حصہ۱۳،ص۱۱۳۲)
214	مُضارِب	مضاربت میں کام کرنے والا۔
215	مُطلّقہ رجعیہ	وہ عورت جسے رجعی طلاق دی گئی ہو
216	معتوہ	(بوہرہ، بوہرا) جس کی عقل ٹھیک نہ ہو تدبیر مختل ہو کبھی عاقلوں کی سی بات کرے کبھی پاگلوں کی (طرح) مگر مجنوں کی طرح لوگوں کو محض بے وجہ مارتا گالیاں دیتا اینٹیں پھینکتا نہ ہو۔ (فتاوی رضویہ، ج۲،ص۵۲۹) و (ردالمحتار، ج۴،ص۴۳۸)
217	مُعیر	عاریتاً چیز دینے والا۔
218	مفقود	دیکھیے مفقودالخبر۔
219	مَفقُودُالْخبر	وہ شخص جس کا کوئی پتا نہ ہو اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ زندہ ہے یا مر گیا ہے۔ (بہارشریعت، ج۲،حصہ۱۰،ص۴۸۳)

220	مقاصہ	ادلا بدلا کرنا یعنی دو شخصوں کا ایک دوسرے پر مطالبہ ہو اور وہ برابر آپس میں یہ معاملہ طے کر لیں کہ دونوں میں سے ہر ایک کا جو مطالبہ ہے وہ اس کے ذمہ سے واجب الادا مطالبہ کے بدلے میں ہو جائے گا۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۱۰، ص ۵۱۴)
221	مقذوف	جس پر زنا کی تہمت لگائی گئی ہو۔
222	مُکاتَب	آقا اپنے غلام سے مال کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہہ دے کہ اتنا ادا کر دے تو تُو آزاد ہے اور غلام اس کو قبول بھی کر لے تو ایسے غلام کو مکاتب کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۹، ص ۲۹۲)
223	مکاتبہ	ایسی لونڈی جسے مالک نے مال کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہا ہو کہ اتنا مال ادا کر دے تو تُو آزاد ہے اور لونڈی نے اسے قبول کر لیا ہو۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۹، ص ۲۹۳)
224	مکروہ تحریمی	جس کی ممانعت دلیل ظنی سے لزوماً ثابت ہو، یہ واجب کا مقابل ہے۔ (رکن دین، ص ۴، و بہارِ شریعت ج ۱، حصہ ۲، ص ۲۸۳)
225	مکفول بہ	جس چیز کی کفالت کی، وہ مکفول بہ ہے۔ (بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۱۲، ص ۸۳۶)
226	مکفول عنہ	جس پر مطالبہ ہے وہ اصیل و مکفول عنہ (مقروض) ہے۔ (بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۱۲، ص ۸۳۶)
227	مکفول لہ	جس کا مطالبہ ہے اس کو طالب و مکفول لہ (دائن) کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۱۲، ص ۸۳۶)
228	ملتقط	گری پڑی چیز یا لقیط کے اُٹھانے والے کو ملتقط کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۱۰، ص ۴۶۹)
229	مُوصی	وصیت کرنے والا یعنی جو کسی شخص کو اپنی وصیت پوری کرنے کے لئے مقرر کرے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۹، ص ۵۵)
230	موصٰی لہ	جس کے لئے مال وغیرہ دینے کی وصیت کی جائے اُس کو موصٰی لہ کہتے ہیں۔
231	مہایاۃ	مہایاۃ یعنی ایک چیز سے باری باری نفع اُٹھانا مثلاً دو افراد نے مشترکہ طور پر مکان خریدا کہ ایک سال ایک شریک رہائش رکھے اور دوسرے سال دوسرا۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۱۰، ص ۵۳۸)
232	مہرِ مثل	عورت کے خاندان کی اس جیسی عورت کا جو مہر ہو وہ اس کے لیے مہرِ مثل ہے۔ مثلاً اس کی بہن، پھوپی وغیرہا کا مہر۔ (بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۷، ص ۷۱)
233	مہرِ مُعجل	وہ مہر جو خلوت سے پہلے دینا قرار پائے۔ (بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۷، ص ۷۵)

234	مہر مؤجل	وہ مہر جس کے لیے کوئی میعاد (مدت) مقرر ہو۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۷، ص۷۵)

ن

235	نبیذ	وہ مشروب جس میں کھجوریں ڈالی جائیں جس سے پانی میٹھا ہو جائے مگر (اعضا کو) سست کرنے والا اور نشہ آور نہ ہو، نشہ آور ہو تو اس کا پینا حرام ہے (الفتاوی الخانیة، ج۱، ص۹)
236	نجش	نجش یہ ہے کہ کوئی شخص مبیع (بیچی جانے والی چیز) کی قیمت بڑھائے اور خود خریدنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ دوسرے گاہک کو رغبت پیدا ہو اور قیمت سے زیادہ دے کر خرید لے اور یہ حقیقۃً خریدار کو دھوکا دینا ہے۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۱، ص۷۲۳)
237	نذر، نذرشرعی	نذر اصطلاح شرع میں وہ عبادت مقصودہ ہے جو جنس واجب سے ہو اور وہ خود بندہ پر واجب نہ ہو، مگر بندہ نے اپنے قول سے اسے اپنے ذمہ واجب کر لیا ہو مثلاً یہ کہا کہ میرا یہ کام ہو جائے تو دس رکعت نفل ادا کروں گا اسے نذر شرعی کہتے ہیں۔ (ماخوذ از فتاوی امجدیہ، حصہ۲، ص۳۱۲)
238	نذرِعرفی، نذر لغوی	اولیاء اللہ کے نام کی جو نذر مانی جاتی ہے اسے نذرِ (عرفی اور) لغوی کہتے ہیں اس کا معنی نذرانہ ہے جیسے کوئی شاگرد اپنے استاد سے کہے کہ یہ آپ کی نذر ہے یہ بالکل جائز ہے یہ بندوں کی ہو سکتی ہے مگر اس کا پورا کرنا شرعاً واجب نہیں مثلاً گیارہویں شریف کی نذر اور فاتحہ بزرگانِ دین وغیرہ۔ (ماخوذ از جاء الحق، ص۳۱۴)
239	نفاس	وہ خون جو بالغہ عورت کے رحم سے بچہ پیدا ہونے کے بعد نکلتا ہے اسے نفاس کہتے ہیں۔ (نورالایضاح، ص٤١)
240	نفقہ	وہ اخراجات جو شوہر پر بیوی کو دینے واجب ہیں کھانا، کپڑے، رہائش وغیرہ۔ (القاموس الفقھی، ص٣٥٨)
241	نکاح شِغار	ایک شخص نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح دوسرے سے کر دیا اور دوسرے نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح اس سے کر دیا اور ہر ایک کا مہر دوسرے کا نکاح ہے۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۷، ص۶۶)
242	نکاح فاسد	ایسا نکاح جس میں نکاح صحیح کی شرطوں میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی جائے مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح کرنا۔ (ردالمحتار، ج٥، ص٤٣)
243	نکاح فضولی	وہ نکاح جو کوئی شخص کسی مرد یا عورت کا اس کی اجازت کے بغیر جبکہ وہ موجود نہ ہو کسی دوسری عورت یا مرد سے کر دے تو یہ نکاح نکاحِ فضولی ہے۔ (ماخوذ من ردالمحتار، ج٤، ص٢١٤)

و

244	ودیعت	جو مال کسی کے پاس حفاظت کے لیے رکھا جائے اسے ودیعت اور امانت کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۴، ص ۲۹)
245	وصی	وصی اس شخص کو کہتے ہیں جس کو وصیت کرنے والا (موصی) اپنی وصیت پوری کرنے کے لئے مقرر کرے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۹، ص ۵۵)
246	وصیت	وصیت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بطورِ احسان کسی کو اپنے مرنے کے بعد اپنے مال یا منفعت کا مالک بنا دینا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۹، ص ۸)
247	وَطی بالشبہہ	شبہ کے ساتھ وطی کرنا، یعنی عورت حلال نہ ہو مگر اسے حلال سمجھ کر وطی کرنا جیسے عورت طلاق مغلظہ کی عدت میں ہو اور حلال سمجھ کر اس سے وطی کرلے یہ وطی بالشبہہ ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۸، ص ۲۳۷)
248	وقف	کسی شے (چیز) کو اپنی مِلک سے خارج کر کے خالص اللہ عزوجل کی مِلک کر دینا اس طرح کہ اُس کا نفع بندگانِ خدا میں سے جس کو چاہے ملتا رہے۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۰، ص ۵۲۳)
249	وکیل بالبیع	چیز بیچنے کا وکیل۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۱، ص ۷۳۷)
250	وکیل بالشراء	چیز خریدنے کا وکیل۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۱، ص ۷۳۷)
251	ولی	ولی وہ ہے جس کا حکم دوسرے پر چلتا ہو دوسرا چاہے یا نہ چاہے۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۷، ص ۴۲)

ہ

252	ہبہ	کسی شخص کو عوض کے بغیر کسی چیز کا مالک بنا دینا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۴، ص ۶۴)
253	ہُنڈی	اس کی صورت یہ ہے کہ تاجر کو روپیہ بطورِ قرض دیتے ہیں کہ وہ اس کو دوسرے شہر میں ادا کر دے گا یا اس کے کسی دوست یا عزیز کو دوسرے شہر میں دے دے گا مثلاً اُس تاجر کی دوسرے شہر میں دوکان ہے وہاں لکھ دے گا اس کو یا اس کے عزیز کو وہاں قرض کا روپیہ وصول ہو جائے گا۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۲، ص ۸۸۳)

ی

254	یَمین	قسم، ایسا عقد جس کے ذریعے قسم کھانے والا کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرتا ہے۔ (الدرالمختار، ج۵، ص۴۸۸)
255	یمینِ غموس	کسی گذشتہ کام کے متعلق جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا مثلاً قسم کھائی کہ فلاں شخص آ گیا ہے حالانکہ وہ ابھی تک نہیں آیا۔ (ماخوذ من المختصر للقدوری، ص۳۵۳)
256	یمینِ فور	کسی خاص وجہ سے یا کسی بات کے جواب میں قسم کھائی جس سے اُس کام کا فوراً کرنا یا نہ کرنا سمجھا جاتا ہے اُس کو یمینِ فور کہتے ہیں مثلاً عورت گھر سے نکلنے کا ارادہ کر رہی تھی شوہر نے کہا اگر تو نکلی تو تجھے طلاق، اسی وقت اگر وہ نکلی تو طلاق ہوگئی، اور اگر اسوقت ٹھہر گئی کچھ دیر بعد نکلی تو نہیں۔ (بہارِ شریعت، ج۲، حصہ۹، ص۲۹۹)
257	یمینِ لغو	آدمی گزشتہ زمانے میں کسی کام کے ہونے کی قسم کھائے اور اس کا گمان یہ ہو کہ اسی طرح ہے جس طرح اس نے کہا ہے جبکہ امر اس کے خلاف ہو، یعنی اپنے گمان میں سچی قسم کھائے مگر حقیقت میں جھوٹی ہو۔ (ماخوذ من المختصر للقدوری، ص۳۵۳)
258	یمینِ مرسل	قسم میں کوئی وقت مقرر نہ کیا ہو اور قرینہ سے فوراً کرنا یا نہ کرنا نہ سمجھا جاتا ہو تو اسے یمینِ مرسل کہتے ہیں مثلاً قسم کھائی کہ زید کے گھر جاؤں گا اب زندگی میں جب بھی گیا تو قسم پوری ہوگئی اور اگر نہ گیا یہاں تک کہ مر گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (بہارِ شریعت، ج۲، حصہ۹، ص۳۰۰)
259	یمینِ منعقدہ	آنے والے زمانے میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھانا مثلاً قسم کھائی کہ میں یہ کام کروں گا۔ (ماخوذ من المختصر للقدوری، ص۳۵۳)
260	یمینِ موقت	وہ قسم جس کے لئے کوئی وقت ایک دن یا کم و بیش مقرر کر دیا ہو مثلاً قسم کھائی کہ یہ روٹی آج کھاؤں گا اور آج نہ کھائی تو قسم ٹوٹ گئی۔ (بہارِ شریعت، ج۲، حصہ۹، ص۳۰۰)

اعلام

الف

1	اَروی	ایک قسم کی ترکاری۔
2	اَسوج	بکرمی سال کا چھٹا مہینہ جو 15 ستمبر سے 15 اکتوبر تک ہوتا ہے۔
3	اَلسی	چھوٹی چھوٹی نازک پتیوں والا ایک پوداور اس کے بیج جن سے تیل نکالا جاتا ہے۔
4	امرتی	ایک مٹھائی جو ماش کے آٹے کی بنائی جاتی ہے اور شکل میں جلیبی کی طرح ہوتی ہے۔
5	انگرکھا	ایک قسم کا لمبا مردانہ لباس جس کے دو حصے ہوتے ہیں چولی اور دامن۔
6	اوپلے	جلانے کیلئے سکھایا ہوا گوبر

آ

7	آبنوس	جنوب مشرقی ایشیا میں پائے جانے والے ایک درخت کا نام جس کی لکڑی سخت، وزنی اور سیاہ ہوتی ہے۔
8	آریا	ایک قدیم قوم جس کی نسل کے لوگ پاک و ہند، ایران اور یورپ میں آباد ہیں

ب

9	بافتہ	ایک قسم کا ریشمی کپڑا، فیتہ، گوٹا، کناری۔
10	باقلا	لوبیے سے قدرے بڑے بیج اور سخت چھلکے کی ایک پھلی جس کے بیضوی بیج عموماً ترکاری کے طور پر پکا کر کھائے جاتے ہیں
11	بالوشاہی	میدے کی بنی ہوئی ایک قسم کی خستہ مٹھائی۔
12	بچھیرا	گھوڑے کا نر بچہ
13	برص	سفید کوڑھ، فسادِ خون کی ایک بیماری جس کی وجہ سے جسم پر دھبے پڑ جاتے ہیں۔

14	بلی	سال (ساکھو) کے درخت کی لمبی شاخیں جو بانس کی مانند ہوتی ہیں۔
15	بنیا	ایک ہندو قوم جو عموماً غلے کی تجارت کرتی ہے، ہندو تاجر
16	بہری	ایک شکاری پرندہ۔
17	بَہلی	دو پہیوں والی چھوٹی بیل گاڑی
18	بَہی	وہ رجسٹر جس میں حساب وغیرہ لکھتے ہیں
19	بِہی	ایک پھل کا نام جو ناشپاتی سے مشابہ ہوتا ہے
20	بَیٹھن	کپڑا، جس میں سوداگر سامان باندھ کر رکھتے ہیں۔
21	بید	ایک قسم کا درخت جس کی شاخیں نہایت لچکدار ہوتی ہیں، اس کی لکڑی سے ٹوکریاں اور فرنیچر بنایا جاتا ہے
22	بَیسن	چنے کا آٹا، یہ پہلے بطور صابن استعمال ہوتا تھا۔
23	بیلے	چنبیلی کی قسم کے پودے

بھ

24	بھادوں	بکرمی سال کا پانچواں مہینہ جو 15 اگست سے 15 ستمبر تک ہوتا ہے۔

پ

25	پاٹے	وہ پتھر جس پر دھوبی کپڑے دھوتا ہے۔
26	پاکھ	قمری مہینے کا نصف حصہ۔
27	پالان	جانوروں کی کمر کو بوجھ کی رگڑ سے بچانے کے لئے اس پر باندھی جانے والی گدی
28	پَچّیسی	ایک قسم کا کھیل جو سات کوڑیوں سے کھیلا جاتا ہے۔
29	پیال	دھان (چاول) کا سوکھا ڈنٹھل یا خشک گھاس جو سردیوں میں مساجد میں بچھاتے ہیں، بھوسا، پرالی

30	پیڑا	ایک قسم کی مٹھائی
31	پیڑھی	چھوٹی چوکی جس پر بیٹھتے ہیں۔

پھ

32	پھاگن	بکرمی سال کا گیارھواں مہینہ جو 15 فروری سے 15 مارچ تک ہوتا ہے۔

ت

33	تاشے	ایک قسم کا ڈھول جسے گلے میں ڈال کر بجاتے ہیں۔
34	تُرئی	تُوری، ایک ترکاری کا نام۔

ٹ

35	ٹسری	ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔

ج

36	جذام	کوڑھ، فسادِ خون کی ایک موذی بیماری۔
37	جَسْت	ایک مرکب دھات جو تانبے اور سیسے کو ملا کر تیار کی جاتی ہے۔
38	جوہی	چنبیلی جیسے خوشبودار پھول جو اُس سے ذرا چھوٹے ہوتے ہیں۔

جھ

39	جھاڑ	ایک قسم کا فانوس، مشعل
40	جھاؤ	ایک قسم کا پودا جو دریا کے کنارے اُگتا ہے اور اس کی شاخوں سے ٹوکریاں بھی بنائی جاتی ہیں
41	جُھنجُھنی	چھوٹے گھنگھرو جو پاؤں میں ڈالے جاتے ہیں، پازیب

چ

42	چار جامہ	چمڑے یا کپڑے کی بنی ہوئی زین کی طرح کی پوشاک جسے گھوڑے کی پیٹھ پر کس کر سواری کرتے ہیں
43	چکن	وہ کپڑا جس پر کشیدہ کاری کا کام کیا ہوتا ہے۔
44	چمیلی	چنبیلی کا پودا، ایک مشہور خوشبودار پھول جو سفید اور زرد رنگ کا ہوتا ہے
45	چوسر	ایک قسم کا کھیل جو سات پانسوں سے کھیلا جاتا ہے۔
46	چو مک	چقماق (ہلکے مٹیالے رنگ کا سخت پتھر جسے رگڑنے سے آگ نکلتی ہے)۔
47	چیت	ہندی سال کا بارھواں مہینہ جو 15 مارچ سے 15 اپریل تک ہوتا ہے۔

چھ

48	چھپّر	پھوس وغیرہ کی چھت، سائبان۔
49	چھچھوندر	ایک قسم کا چوہا جو رات کے وقت نکلتا ہے۔
50	چھینٹ	ایک قسم کا بیل بوٹے دار کپڑا، رنگین چھپا ہوا کپڑا۔

ح

51	حضرموت	ملکِ یمن میں ایک علاقے کا نام ہے۔

خ

52	خود	لوہے کی گول ٹوپی جو عموماً فوجی اور پولیس والے پہنتے ہیں

د

53	دابۃُ الارض	ایک جانور کا نام ہے جو قربِ قیامت میں نکلے گا

ڈ

54	ڈولی	پردوں والی زنانہ سواری جسے دو یا چار آدمی کندھوں پر اٹھا کر چلتے ہیں۔

ر

55	رَت جگا	شادی بیاہ کی ایک رسم جس میں ساری رات جاگتے ہیں
56	رتالو	زیرِ زمین پیدا ہونے والی ایک جڑ نما ترکاری
57	رتوند	شب کوری، آنکھ کی ایک بیماری جس کے سبب رات کو دکھائی نہیں دیتا۔

س

58	ساکھو	ایک درخت کا نام جس کی لکڑی مضبوط اور پائیدار ہوتی ہے۔
59	سائبان	بارش اور دھوپ سے بچانے کے لئے آہنی چادروں کا چھجہ، چھپر۔
60	سائیس	گھوڑے کی خدمت اور دیکھ بھال کرنے والا
61	سَتُّو	بھنے ہوئے جو، چنے وغیرہ کا آٹا۔
62	سرج	باریک روئی کے سوت کی بناوٹ کا کپڑا۔
63	سَرسام	ایک بیماری جس سے دماغ میں وَرم آجاتا ہے۔
64	سِکنجبین	سرکہ اور شہد کا پکا ہوا شربت، لیموں کے رس کا شربت
65	سلوتری	گھوڑوں کا علاج کرنے والا، جانوروں کا ڈاکٹر۔
66	سَنکھ	بڑے گھونگے (ایک قسم کے دریائی کیڑے کا خول جو ہڈی کی مانند ہوتا ہے) سے بنایا جانے والا سیپ کی شکل کا خول پایا جاتا جو قدیم زمانے سے مندروں میں پوجا پاٹ کے وقت یا اس کے اعلان کے لئے بجایا جاتا ہے۔

67	سینٹھا	نرکل (ایک قسم کی گھاس) جس سے قلم وغیرہ بناتے ہیں۔

ش

68	شطرنج	ایک قسم کا کھیل جو ۶۴ چکور خانوں کی بساط پر دو رنگ کے ۳۲ مہروں (گوٹوں) سے کھیلا جاتا ہے۔
69	شِکرم	ایک قسم کی چار پہیوں والی گاڑی
70	شیرمال	میدے کی خمیری روغنی روٹی۔
71	شیشم	ایک درخت جس کی لکڑی نہایت وزنی اور مضبوط ہوتی ہے۔

غ

72	غابہ	مدینہ منورہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔

ق

73	قلاقند	کھوئے کی مٹھائی جو قند (سفید شکر، چینی) ملا کر تیار کی جاتی ہے۔
74	قندیل	ایک قسم کا فانوس جس میں چراغ لگا کر لٹکاتے ہیں

ک

75	کاتِک	ہندی سال کا آٹھواں مہینہ جو 15 نومبر سے 15 دسمبر تک ہوتا ہے۔
76	کانسہ	ایک قسم کی مرکب دھات جو تانبے اور رنگ کی آمیزش سے بنتی ہے اور اس سے برتن بھی بنائے جاتے ہیں۔
77	کُسم	ایک قسم کا پھول جس کے بھگونے سے سرخ رنگ نکلتا ہے اور کپڑے رنگے جاتے ہیں۔
78	کشمیرہ	وادی کشمیر کا تیار کردہ گرم کپڑا۔
79	کلچے	ایک قسم کی میدے کی چھوٹی خمیری (پیڑا نما) روٹی جو تنور میں پکائی جاتی ہے۔
80	کوفتہ	قیمے کے گول کباب جو شوربے میں ڈالتے ہیں
81	کوہِ ثبیر	مزدلفہ (مکۃ المکرمہ) میں ایک پہاڑ کا نام ہے جو منٰی کی طرف جاتے ہوئے بائیں جانب پڑتا ہے

82	کیکڑا	ایک آبی کیڑا جو بچھو کے مشابہ ہوتا ہے۔

کھ

83	کھپریل	مٹی کے ٹھیکروں سے بنی ہوئی چھت۔
84	کھلی	بنولہ، تلہن یا سرسوں کا پھوک جو تیل نکالنے کے بعد بچ جاتا ہے۔

گ

85	گبرون	ایک قسم کا موٹا کپڑا۔
86	گچ	چونا یا سیمنٹ کا مَسالا جو اینٹوں کو جوڑنے یا پلستر کرنے میں استعمال ہوتا ہے۔
87	گرجا	عیسائیوں کا عبادت خانہ
88	گلبدن	ایک قسم کا دھاری دار اور پھول دار ریشمی اور سوتی کپڑا۔
89	گلگلے	ایک قسم کا میٹھا پکوان (تلی ہوئی چیز)۔
90	گنی	سونے کا ایک انگریزی سکہ
91	گوٹا	سونے، چاندی اور ریشم کے تاروں سے بنا ہوا فیتا یا زری کی تیار کی ہوئی گوٹ، یا کناری جو عموماً عورتوں کے لباس پر زینت کے لیے ٹانکی جاتی ہے۔
92	گولی	مٹی کا بڑا برتن جس میں غلہ وغیرہ رکھا جاتا ہے۔
93	گوہ	ایک رینگنے والا جانور جو چھپکلی کے مشابہ ہوتا ہے۔
94	گیرو	ایک قسم کی سیاہی مائل سرخ مٹی

گھ

95	گھونس	چوہے کی طرح کا ایک جانور جو چوہے سے ذرا بڑا ہوتا ہے۔

ل

96	لٹھا	ایک قسم کا سوتی کپڑا۔

97	لچکا	سونے اور چاندی کے تاروں کا بافتہ (فیتہ، گوٹا، کناری)۔
98	لوبان	ایک قسم کا گوند جو آگ پر رکھنے سے خوشبو دیتا ہے۔

م

99	مارکین	امریکہ کا بنا ہوا ایسا موٹا کپڑا جس کا عرض بڑا ہوتا ہے۔
100	مرغابی	ایک آبی پرندہ۔
101	مِسی	ایک سیاہ منجن یا پاوڈر جسے عورتیں سنگار کیلئے اپنے دانتوں اور ہونٹوں پر ملتی ہیں۔اس سے دانتوں کی ریخیں اور مسوڑھے سیاہ اور دانت اور ہونٹ چمک دار ہو جاتے ہیں۔
102	ململ	ایک قسم کا سوتی کپڑا۔
103	منقے	سوکھے ہوئے بڑے انگور

ن

104	ناقوس	سَنکھ جو ہندو پوجا پاٹ کے وقت بجاتے ہیں۔
105	نرکل	سرکنڈا، ایک قسم کی گھاس جس سے قلم وغیرہ بناتے ہیں۔
106	نکل	ایک قسم کی سفید دھات۔
107	نیاریے	نیاریا کی جمع سنار کی دُکان کے کوڑا کرکٹ سے سونے، چاندی کے ذرے نکالنے والے۔

و

108	وید	ہندوؤں کی مقدس کتاب کا نام۔

ہ

109	ہانڈی	لیمپ کا گلوب، لالٹین وغیرہ

ی، ے

110	یکہ	وہ گھوڑا گاڑی جس میں آگے پیچھے چھ سواریاں بیٹھ سکتی ہیں۔

الف

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اِذن	اجازت	اَندامِ نہانی	عورت کی شرمگاہ
اِغلام	لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کرنا	اِضافت	نسبت
اعانت	مدد کرنا	اصول	یعنی ماں، باپ، دادا، دادی وغیرہ
اَمر	بات، حکم، معاملہ	اِستہزا	مذاق کرنا
احوط	زیادہ محتاط	اصیل	جو اپنا معاملہ خود طے کرے، معاملے کا اصلی شخص
اعادہ کیا	دوہرایا	اُنثیین	خصیے
امور	معاملات	افاقہ	کمی، مرض میں کمی
اولیاء	ولی کی جمع سرپرست، رشتہ دار	اختیارِ فسخ	ختم کرنے کا اختیار
انزال	منی کا نکلنا	اسباب	سازوسامان
اَرزانی	سستائی	اثرِ بد	بُرا اثر
اِعزاز	عزت، مرتبہ	اَقل	سب سے کم
اندیشہ	فکر، خوف، کھٹکا، تردُّد	اِرْث	میراث
اَثاثُ البیت	گھریلو سامان	اَنکھیارا	بینا، صحیح نظر والا
اپاہج	لولا لنگڑا، چلنے پھرنے سے معذور	اَغنیا	غنی کی جمع، مالدار لوگ
اِتّصال	ملا ہوا ہونا	اَثنائے مدت	دورانِ مدت
اصطبل	گھوڑے باندھنے کی جگہ	احتیاج	حاجت، ضرورت

اینچ پینچ	مکروفریب والی باتیں	اَوسط	درمیانہ، درمیانی
اُمراء	امیرلوگ، دولت مندلوگ	اندیشناک	خطرناک
اِدراک	سمجھ بوجھ	اُم الخبائث	برائیوں کی جڑ
اعراض	روگردانی کرنا	اتہام	الزام لگانا، تہمت لگانا
انسب	زیادہ مناسب	انسداد	روک تھام
ادنیٰ درجہ	کم درجہ، کم سے کم، ہلکی	اطوار	عادتیں
املاک واموال	مال وجائداد	اکتفاء	کفایت، قناعت
اجتناب	کنارہ کشی، احتراز	انقطاع	منقطع ہونا، علیحدگی
اَکارت	ضائع	انتفاع	نفع حاصل کرنا
استبدال	باہمی تبادلہ	اثاثہ	مال واسباب
اثنائے سال	دورانِ سال	اصح	زیادہ صحیح
امورخیر	بھلائی کے کام	اصناف	اقسام
امتدادِجنون	جنون کا طویل ہونا	اشتباہ	شک وشبہ
امتیاز	فرق	اَبرا	دوہرے کپڑے کی اوپر والی تہ
اِملا	لکھوانا	اُمم سابقہ	گزشتہ اُمتیں، پہلی امتیں
ایفا کرنا	پورا کرنا	اسقاط	ساقط کرنا، برقرار نہ رکھنا
استر	دوہرے کپڑے کی نچلی تہ	انتساب	منسوب
احتکار	غلہ روکنا، ذخیرہ اندوزی کرنا	انضباط	پیوستگی
اِبرا	معاف کرنا، بری کردینا	اِستحقاق	کسی کا حق ثابت ہونا
اَزسرِنو	نئے سرے سے	اِصالۃً	بذاتِ خود، بنفسِ نفیس
اِمضا	نافذکرنا	اِنتقالِ دَین	دین (قرض) کی منتقلی

اِجتماع	اکٹھا ہونا، جمع ہونا	اَربابِ حاجت	ضرورت مند لوگ
اِحتیاط کا مقتضیٰ	احتیاط کا تقاضا	اَحد الزوجین	میاں بیوی میں سے ایک
اَٹکل پچو	اوٹ پٹانگ، بے جانے بوجھے	اَشرفی	سونے کا سکہ
اَہلِ شہادت	جو گواہی دینے کے قابل ہو	اِختیارِ تام	مکمل اختیار
امین	جس کے پاس امانت رکھی جائے	اجیر	اجرت پر کام کرنے والا ملازم، مزدور
اتلاف مال	مال ضائع کرنا		
اَملاک مرسلہ	وہ جائداد جس میں ملکیت کا دعوی کیا جائے اور ملکیت کا سبب بیان نہ کیا جائے۔		

آزادکنندہ	آزاد کرنے والا	آمادہ بفساد	لڑائی جھگڑے پر تیار ہونا
آمدورفت	آنا جانا	آتشکدہ	مجوسیوں کا عبادت خانہ
آفت سماوی	قدرتی آفت	آڑھتی	کمیشن لیکر مال بیچنے والا
آنچل	دوپٹے کا سرا، دامن کا کنارہ	آڑ	رکاوٹ، پردہ
آڑھت	ایجنسی، وہ جگہ جہاں سوداگروں کا مال کمیشن لے کر بیچا جاتا ہے	آلام	مصائب، تکالیف

بیش	زیادہ	بدخلقی	بداَخلاقی
بلاضرورت	بغیر کسی ضرورت کے	بیع وشراء	خرید وفروخت
بے ولی	ولی کے بغیر، سرپرست کے بغیر	باعث ننگ وعار	بے عزتی ورسوائی کا سبب
بلوغ	بالغ ہونا	بَیک عقد	ایک ہی عقد کے ساتھ

بدرجہا	کئی گنا، بہت زیادہ	بکارت	کنوارہ پن
بعدِ عتق	آزادی کے بعد	بربنائے احتیاط	احتیاطی طور پر
بوقتِ عقد	عقد کے وقت	بدخُلق	بُرے اخلاق والا
بنظرِ احتیاط	احتیاط کا لحاظ کرتے ہوئے	بشہوت	شہوت کے ساتھ
بت پرست	بتوں کی عبادت کرنے والا	بلائے جان	وبالِ جان، جان کے لیے مصیبت
بدون	بغیر	بھلی	اچھی، پسندیدہ
بلفظِ شہادت	گواہی کے لفظ کے ساتھ	بُٹنا لگانا	ابٹن لگانا
بَن	جنگل	بیشتر	زیادہ تر، بارہا
بالشبہہ	شک کے ساتھ	بلامعاوضہ	معاوضے کے بغیر
بلا حائل	بغیر آڑ کے	بقدرِ کفایت	جتنی مقدار کافی ہو
بُغض	نفرت، دشمنی	بدباطنی	دل کی برائی
بَندش	بندھن، گرہ	بِالقصد	ارادتاً
بلاقصد	ارادہ کے بغیر	بشارت	خوشخبری
باگ	لگام	بلادِ اسلامیہ	اسلامی ممالک
بلاخوف وخطر	بغیر کسی ڈر کے	بریُ الذمہ	سبکدوش
بے باک	بے پرواہ، بے حیا، بے خوف	بُہتیرے	بہت سے
بطیبِ خاطر	خوش دلی سے، دلی رغبت سے	بشرہ	چہرہ
بمنزلۂ غصب	غصب کے قائم مقام	باز پُرس	پوچھ گچھ
بے دست وپا	جس کے ہاتھ پاؤں نہ ہوں	بعینہٖ	بالکل اسی طرح
بدمست	بری طرح مدہوش، نشہ میں دُھت	بدون دعوٰی	دعوی کے بغیر
بلاوجہ	بغیر کسی وجہ کے	بٹوارہ	حصہ، تقسیم

بار برداری	مزدوری	بمقتضائے کفالت	کفالت کے تقاضے کے مطابق
بِلا میعاد	مدت کے بغیر	باہم	آپس میں
بیّنہ	گواہ	بھینگا	وہ شخص جسے ایک کے دونظر آئیں، ٹیڑھی آنکھوں والا
براءَت	نجات، چھٹکارا	بالا خانہ	مکان کے اوپر کی منزل
باندی	لونڈی، کنیز	بمنزلہ بیع	خرید وفروخت کے قائم مقام
بَڑھیا	عمدہ		
بیع نامہ	وہ دستاویز جس میں بیچنے والے کی طرف سے کسی چیز کے بیچنے کا اقرار لینے والے کے نام لکھا جاتا ہے۔		

پیشتر	پہلے	پوشاک	لباس
پے در پے	لگا تار، مسلسل	پارسا	متقی، نیک، پرہیز گار
پہلوتہی	کِنارہ کَشی	پنچ	حَکَم، فیصلہ کرنے والا
پَٹ	پیٹ کے بل، اوندھا	پرت	کاغذ کی تہ
پوستین	کھال کا کوٹ، چمڑے کا چغہ وغیرہ	پرستش	عبادت کرنا
پالکی	ڈولی	پیڑ	درخت
پوجاری	مندر وغیرہ کا مجاور، پنڈت	پردیس	دوسرا ملک
پالیز	خربوزہ، تربوز یا کھیرے، ککڑی کا کھیت	پتر	دھات کی چادر یا اس کا ٹکڑا
پَیر	اناج صاف کرنے، کولھو چلانے یا کنویں میں سے پانی نکالنے کے لئے بیلوں کے چلنے کی جگہ	پگھا	وہ لمبی رسی جو گلے سے جدا ہونے یا بھٹک جانے والے جانور کے پچھلے پاؤں میں باندھ کر چرنے کو چھوڑا جاتا ہے
پونڈ	سولہ اونس، آدھا کلو کچھ کم وزن	پرنالہ	بالاخانے یا چھت کی نالی
پُٹھے	جانور کی دُم کے اوپر والا حصہ	پنساری	دیسی دوائیاں، جڑی بوٹی بیچنے والا
پوت	سوراخ والا شیشے کا چھوٹا دانہ جو موتی کی طرح ہوتا ہے۔		

ت

تمَوُّل	مالداری، دولت مندی	تمتُّع	لطف اٹھانا، فائدہ حاصل کرنا
تفریق	جدائی	تغییرِ شرع	شرعی حکم کا بدلنا
تملیک	مالک بنانا	تعمیم	عام کرنا، عام ہونا
تسلط	غلبہ	تلف	ضائع
تلخ	بدمزہ، کڑوا، سخت	تحمُّل	برداشت
تحالُف	باہم قسم کھانا	تمادِی	عرصۂ دراز
تصرُّف	عمل دخل، استعمال میں لانا	تادیب	ادب سکھانا
توشک	پلنگ کا بچھونا، گدا	تکذیب	جھٹلانا
تین رُبع	چار حصوں میں سے تین حصے	تعدُّد	تعداد میں زیادہ ہونا، کثرت
تشدُّد	سختی، زیادتی	تزیُّن	بناؤ سنگھار
تفوِیض	سپرد کرنا	توکیل	وکیل بنانا
تَجھِیز و تَکفِین	میت کے کفن دفن کا بندوبست کرنا	تلن	تلی ہوئی چیزیں
تحفُّظ	حفاظت	تابع	ماتحت
تصدُّق	صدقہ دینا	ترش روئی	بدمزاجی، غضبناک ہونا
تدارُک	تلافی	تعرُّض	مزاحمت، بے جا مداخلت
تمسخر	ٹھٹا، مذاق اڑانا	تحقیر	بے حرمتی، بے ادبی، توہین
توشہ	زادِراہ، راستے کا خرچ	تزکیۂ شہود	گواہوں کی جانچ پڑتال
تمامیَّت	مکمل ہونا، اختتام ہونا	تصادُق	ایک دوسرے کی تصدیق کرنا
تخمینہ	اندازہ	تفاوت	فرق، اختلاف

تولیت	مال وقف کی نگرانی کرنا	تَطَوُّع	نفل کے طور پر
تبرُّع	احسان، بخشش، عطیہ	تشہیر	اعلان کرنا
تناقُض	تعارُض، تضاد، اختلاف	تصریح	صاف اور واضح
تعلیقی وظیفہ	ایسا وظیفہ جو کسی شرط پر معلق ہو	تملُّک	مالک بننا
تشنہ	ادھورا، نامکمل	تغیُّر	تبدیلی
ترمیم	تغیر و تبدیلی	تطبیق	مطابقت
تخیُّل	تصوُّر، قیاس	تحکیم	کسی کو حَکَم بنانا
تقرُّر	مقرر کرنا	تقاضا	مطالبہ
تونگر	مالدار، امیر	تراضی	باہمی رضامندی
تھوڑے دام	معمولی قیمت	تعدّی	زیادتی

ثُلث	تہائی، تیسرا حصہ	ثِقہ	معتبر، معتمد
ثبوتِ مِلک	ملکیت کا ثبوت	ثالث	فیصلہ کرنے والے، مُنصِف

جمگھٹا	ہجوم، کثیر مجمع	جُثّہ	جسامت، جسم
جمال	خوبصورتی	جہل	لاعلمی، ناواقفیت
جاریہ	لونڈی، کنیز	جنائی	دائی، بچہ جنانے والی
جائداد منقولہ	وہ چیزیں جن کو دوسری جگہ منتقل کیا جاسکتا ہو، مثلاً ساز و سامان وغیرہ	جائداد غیر منقولہ	وہ جائداد جس کو دوسری جگہ منتقل نہ کیا جاسکتا ہو، مثلاً زمین، مکان وغیرہ
جبراً	زبردستی، مجبور کرکے	جاروب کش	جھاڑو لگانے والا

جہت	سمت،طرف،سبب	جملہ مصارف	تمام اخراجات
جودت	خوبی،عمدگی	جنجال	مصیبت،آفت،بوجھ
جوار	پڑوس	جائداد موقوفہ	وقف کی گئی جائداد

چُندھا	کمزور بینائی والا	چلن	لینے دینے کا رواج
چِت	پیٹھ کے بل لیٹنا	چھیج	کمی،نقصان
چکی (چکتی)	دُنبے کی گول چپٹی دُم اوراس کی چربی	چننا	اکٹھے کرنا،جمع کرنا
چرسا	چمڑے کا بڑا ڈول	چھوڑانا	آزاد کروانا
چُنائی	اینٹ یا پتھر سے دیوار اُٹھانا	چونگی	ایک محصول (ٹیکس) جو دوسرے صوبے یا شہر میں مال لے جانے پر لیا جاتا ہے
چھت پاٹنا	چھت ڈالنا	چال باز	دھوکہ باز

حِرفہ	پیشہ،ہنر	حُریت	آزادی
حسب	خاندانی مقام ومرتبہ،شرف	حائل	آڑ،رکاوٹ
حرمتِ نکاح	نکاح کا حرام ہونا	حلف	قسم
حلق	گلا	حق تلفی	کسی کا حق مار لینا،بے انصافی
حرّہ	آزاد عورت جو لونڈی نہ ہو	حانث	قسم توڑنے والا
حدِ خمر	شراب پینے کی شرعی سزا	حرمتِ رضاع	دودھ کے رشتے کی وجہ سے نکاح کا حرام ہونا
حمام	غسل خانہ،نہانے کی جگہ	حق العبد	بندے کا حق
حَمّال	بوجھ لادنے والا	حفظ	حفاظت

حِراست	قید، گرفتاری	حبْس	قید، گرفتاری
حجاب	پردہ، آڑ	حَکَم	ثالث، فیصلہ کرنے والا
حضانت	پرورش	حُر	آزاد
حقنہ	کسی دوا کی بتی یا پچکاری جو رفع قبض یا کسی اور علاج کے لئے پیچھے کے مقام میں دی جائے۔		

خرافات	بیہودہ گفتگو، بکواس	خیالاتِ فاسدہ	بُرے خیالات
خوش خُلق	اچھے اخلاق والا	خیار	اختیار
خسارہ	نقصان	خفیف	ہلکا، کم، تھوڑا
خُروج	باہر نکلنا، برآمد ہونا	خُفیۃً	چھپا کر، پوشیدہ طور پر
خِلقۃً	پیدائشی طور پر	خفیفُ العقل	کم عقل
خُم	شراب کا مٹکا	خصم	مدمقابل
خِرمن	غلے کا ڈھیر جس سے بھس الگ نہ کیا گیا ہو	خسیس	بخیل، حقیر، گھٹیا
خیانت	امانت میں ناجائز تصرُّف	خصومت	جھگڑا، مقدمہ
خازن	خزانچی	خائب وخاسر	محروم اور نقصان اُٹھانے والا

دانستہ	جان بوجھ کر	دَھن	مال ودولت
دام	روپے پیسے، نقدی	دردِزہ	بچہ پیدا ہونے کا درد
دِقّت	دشواری، مشکل، تکلیف	دل بستگی	دل لگنا، جی بہلنا
دالان	برآمدہ	دارالقضا	عدالت، قاضی کی کچہری

دَین	قرض، ادھار	دنیاومافیھا	دنیااور جو کچھ اس میں ہے
دلیر	بے خوف	دینی حمیّت	دینی جوش وجذبہ، دینی غیرت
دَینِ میعادی	وہ دَین جس کی ادئیگی کا وقت معین ہو	دفعۃً	اچانک
دَھت	بری عادت، خراب عادت	دفینہ	دفن کیا ہوا مال یعنی خزانہ
دربان	محافظ، چوکیدار	دلال	کمیشن لیکر مال بیچنے والا
دناءت	کمینگی، گھٹیا پن	درکار	ضروری، مطلوب
دست بدست	ہاتھوں ہاتھ یعنی نقد	دست گرداں	ایسا قرض جو کم مدت کے لئے دیا جائے
دِیندار	نیک آدمی	دَیندار	مقروض
دِیانات	دینی معاملات	دھمک	کسی بھاری چیز کے گرنے کی آواز
دستاویز	کسی معاملہ کا تحریری ثبوت	دُخول	ہمبستری، مجامعت
دست بریدہ	ہاتھ کٹا ہوا	دوثلث	دوتہائی، تین حصوں میں سے دو حصے
دعوائے سرقہ	چوری کا دعوٰی		

ذی وجاہت	صاحبِ مرتبہ، معزز	ذی الید	قابض، قبضہ والا

ر

ربیبہ	پرورش میں لی ہوئی لڑکی، سوتیلی بیٹی	رَواداری	یکساں برتاؤ رکھنا، ایک دوسرے کا لحاظ کرنا
رذیل	گھٹیا، کمینہ	رہن	گروی
رُجحان	میلان، توجّہ	ریاضت	نفس کشی، زُہد
راہزنی	ڈکیتی	راہب	عیسائی عابد، پادری

رکاڈ (ریکارڈ)	محفوظ کی ہوئی آواز یا بات	روزنامچہ	روزانہ کے حساب لکھنے کا رجسٹر
رم	کاغذ کے بیس دستوں کا بنڈل	راہن	گروی رکھوانے والا
رُوبرو	آمنے سامنے	رقیق	غلام
ریزگاری	دھات کے بنے ہوئے سکے جو قیمت میں روپے سے کم ہوں		

ز

زدوکوب	مار پیٹ	زوجین	میاں بیوی
زری	سونے کے تار	زیادتی	اضافہ
زَن وشو	میاں بیوی	زینہ	سیڑھی
زوالِ ملک	ملکیت کا ختم ہونا	زینت	بناؤسنگار
زوج	خاوند		

س

سپیدداغ	وہ سفید دھبا جو بدن انسان پر خون کی خرابی سے پڑ جاتا ہے، برص کی بیماری	سَوت	ایک خاوند کی دو یا زیادہ بیویاں آپس میں سوت کہلاتی ہیں
سلیقہ	صلاحیت، انداز	سِن رَسیدہ	بوڑھا، بڑی عمر کا
سببِ حرمت	حرام ہونے کا سبب	ساکت	خاموش
سِن	عمر	سَفِیْہ	بیوقوف، احمق، نادان
سنجھلی	تیسرے نمبر والی	سُکنٰے (سُکنٰی)	رہنے کا مکان
سہواً	بھول کر	سکونت	رہائش، اقامت گاہ
سرایت	اثر کرنا، جذب ہونا	سکوت	خاموشی، خاموش ہونا
سب وشتم کرنا	لعن طعن کرنا، بُرا بھلا کہنا	سنہ	سال

سفلہ	کمینہ، نااہل	سَتو	بُھنے ہوئے اناج کا آٹا
سہام	حصے	سرقہ	چوری
سقایہ	پانی بھر کرلانے اور پلانے کا کام	سُوت	اُون یا روئی سے بنا دھاگہ
سردست	فی الحال، اس وقت	سبیل	راہ گیروں کیلئے مفت پانی پینے کا اہتمام
سمعی شہادت	سنی ہوئی گواہی	سماحت	حسن سلوک، درگزر
سعی	کوشش	سلوتری	گھوڑوں کا ڈاکٹر
سامان خانہ داری	گھریلو سامان		

ش

شارع عام	عام راستہ	شراب خوار	شراب پینے والا
شُبہۃً	شک کی بنا پر	شل	بے کار
شُتر	اونٹ	شکست وریخت	ٹوٹ پھوٹ، نقصان
شِکم	پیٹ	شیوہ	طور طریقہ، عادت
شورزمین	وہ زمین جو کھار یا شورے کے سبب کاشت کے قابل نہ ہو۔		

ص

صالح ولایت	ولی بننے کے قابل	صرفہ	خرچہ
صحبت	ہم بستری کرنا، جماع کرنا	صغیرسن	کم عمر، چھوٹی عمر
صراحۃً	صاف، واضح طور پر	صنعت	کاریگری
صراف	سنار، سونے کا کام کرنے والے	صورتِ مفروضہ	مثال کے طور پر بیان کی گئی صورت
صَرف	خرچ	صکاک	لکھنے والا

ضرر	نقصان	ضعیف الخلقت	پیدائشی کمزور

ط

طبل	بڑا ڈھول	طشت	بڑا برتن، بڑا تھال

ظ

ظنِ غالب	غالب گمان		

ع

عاقد	عقد کرنے والا	عزیز	رشتہ دار
عاجز	کمزور، بے بس	عِفَّت	پارسائی، پاکدامنی
عار	عیب، برائی، شرم، غیرت	عَفِیفہ	پارسا عورت، پاکدامن عورت
عبدیت	غلامی	عقود	معاملات
عتق	آزادی	علانیہ	کھلم کھلا
عجز	ناتوانی، بے بسی	عُلُوق	حمل ٹھہرنا، نطفہ ٹھہرنا
عقار	زمین، غیر منقولہ جائیداد	علٰی ھذا القِیَاس	اسی پر قیاس کرتے ہوئے
عداوت	دشمنی	عمائد وہابیہ	وہابیہ کے پیشوایان
عَرَق	رَس	عود	لوٹنا
عجمی النسل	عرب کے علاوہ کسی اور خاندان سے تعلق رکھنے والا		

غاصب	ناجائز قبضہ کرنے والا	غیر قابلِ قسمت	جو تقسیم نہ ہو سکے
غُدود	گِلٹی	غرِیم	قرض دینے والا
غیر مدخولہ	وہ عورت جس سے صحبت نہ کی گئی ہو	غسالہ	دھوون
غیر منقولہ	وہ جائداد جو دوسری جگہ منتقل نہ کی جا سکے	غصب	ناجائز قبضہ، زبردستی ہتھیا لینا
غیر موطوءَہ	وہ عورت جس سے صحبت نہ کی گئی ہو	غَیبت	غیر موجودگی

فرقت	علیحدگی، جدائی	فرج داخل	عورت کی شرمگاہ کا اندرونی حصہ
فربہ	موٹا	فسخ	ختم
فبہا	بہت خوب، بہتر	فضولیات	بیکار اور لغو باتیں یا کام
فَصد	نِشتر لگانا، رگ سے خون نکالنا	فاقہ کشی	بھوکا رہنا
فصل	جدائی، علیحدگی	فساق	فاسق کی جمع، برے لوگ
فزعِ اکبر	بڑی سختی، بڑی گھبراہٹ، یعنی قیامت	فعلِ قبیح	بُرا فعل، برا کام
فریفتہ	عاشق	فضیحت	ذلت، رسوائی
فہمائش	نصیحت	فحش	بے حیائی، بے ہودہ بات
فِرستادہ	پیغام رساں، قاصد	فُجور	گناہ
فرّاش	وہ شخص جو فرش بچھانے اور روشنی وغیرہ کرنے کی خدمت انجام دیتا ہے۔		

قضائے شہوت	شہوت کو پورا کرنا	قبل القبض	قبضہ سے پہلے

قابلِ شہادت	گواہی دینے کے لائق	قرابت	قریبی رشتہ
قرعہ	قرعہ اندازی کرنا، پرچی نکالنا	قضا	حکم، فیصلہ
قُربت	وطی، ہم بستری، مباشرت	قرض خواہ	قرض دینے والا
قریبُ البُلُوغ	بالغ ہونے کے قریب	قاذف	زنا کی تہمت لگانے والا
بے قصد	ارادہ کے بغیر	قرینِ قیاس	سمجھ میں آنے والا
قاصر	عاجز	قفل	تالا
قطعی	یقینی	قصد	ارادہ
قرشی	قبیلہ قریش سے تعلق رکھنے والا	قرضدار	مقروض
قصداً	ارادۃً، جان بوجھ کر	قابلِ انتفاع	نفع اُٹھانے کے قابل
قابلِ قسمت	تقسیم کے قابل	قضاءِ قاضی	قاضی کا فیصلہ
قابض	قبضہ کرنے والا		

کفاءت	کفو ہونا	کنبہ	خاندان
کفالت	ضمانت	کنیزِ مشترک	ایسی لونڈی جس کے مالک دو یا زیادہ ہوں
کابین نامہ	مہر نامہ، مہرِ نکاح کی تحریر	کُفو	ہم پلہ، حسب و نسب میں ہم پلہ
کُفرانِ نعمت	نعمت کی ناشکری	کوآری	بن بیاہی، بکر
کالعدم	گویا کہ ہے ہی نہیں	کیری	چھوٹا کچا آم
کارِ افتاء	فتویٰ لکھنے، فتویٰ دینے کا کام	کسب	کمائی
کبریائی	عظمت، بزرگی، بڑائی	کلماتِ دُشنام	نازیبا کلمات
کروٹ	پہلو	کمین	کمینہ، نیچ

کارندہ	کارکن	کوآں	کنواں
کونڈا	نذر و نیاز کی رسم جس میں مٹھائی حلوہ وغیرہ عموماً کونڈوں میں رکھتے ہیں	کتبہ	وہ عبارت جو کسی عمارت یا قبر پر بطور یادگار تحریر یا کندہ ہو۔
کاذب	جھوٹا	کاٹھی	لکڑی کی بنائی ہوئی نشست جو زین کے مشابہ لیکن اس سے قدرے بڑی ہوتی ہے
کھرے دام	پوری قیمت، مناسب دام	کنیز	لونڈی
کورا کپڑا	نیا کپڑا جو ابھی استعمال میں نہ لایا گیا ہو	کہگل	پلستر
کیلی	وہ چیزیں جو ماپ کر بیچی جاتی ہیں	کُبڑا	وہ شخص جس کی پیٹھ جُھکی ہوئی ہو
کوچۂ نافذہ	وہ گلی جس میں دونوں طرف راستہ ہو	کھوئے	جوش دے کر خشک کیا ہوا دودھ
کوچۂ سربستہ	وہ گلی جو ایک طرف سے بند ہو	کٹکھنا کتا	بہت زیادہ کاٹنے والا کتا، پاگل کتا
کوڑی	ایک قسم کا چھوٹا سکہ	کوڑا	چابک
کوچہ	گلی	کتمانِ علم	علم چھپانا
کچہری	وہ جگہ جہاں مقدمے کی پیروی ہو	کوتاہ	مختصر، کم،
کڑی	شہتیر	کاتب	لکھنے والا

گندہ دہنی	منہ سے بد بو آنے کی بیماری	گواہان عادل	عادل گواہ
گابھا	پودوں کے ساتھ لگا ہوا کچا، تازہ اناج	گاہے گاہے	کبھی کبھی
گھات	تاک، موقع، داؤں	گہنے	ایک قسم کے زیورات
گیہوں	گندم	گوشمالی	سزا کے طور پر کان مروڑنا، سرزنش
گھٹیا	رَدّی	گراں	مہنگا

گُدی	گردن کا پچھلا حصہ	گھاٹ	چشمہ، پانی نکلنے کی جگہ
گورکن	قبر کھودنے والا	گویّا	گانا گانے والا

لَغو	فضول، بیکار	لغویاتِ فلاسفہ	فلسفیوں کی بیہودہ اور بیکار باتیں
لُنجھا	ہاتھ پاؤں سے معذور	لگان	سرکاری محصول
لباس فاخرہ	فخریہ لباس، متکبرانہ لباس	لِواطت	لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کرنا

مُخرّبِ اخلاق	اَخلاق کو بگاڑنے والی	منجھلی	درمیانی
مُغرّق	سونا چاندی میں لپا ہوا	مولیٰ	مالک، آقا
متحقق	ثابت شدہ، تحقیق شدہ	مؤکد	تاکید کیا گیا، جس کی تاکید کی گئی ہو
مِلک	ملکیت، قبضہ	معیوب	عیب والا
مؤکل	وکیل بنانے والا	موکلہ	وکیل بنانے والی
متعین	معین کیا ہوا، مقرر کیا ہوا	مدخولہ	ایسی عورت جس سے صحبت کی گئی ہو
مُنکِر	انکار کرنے والا	متبنیٰ	منہ بولا بیٹا
مقطوع	کٹا ہوا	متقیہ	پرہیزگار عورت
مجوسیہ	آگ کی پوجا کرنے والی	مجلس عقد	وہ جگہ جہاں عقد ہو
مٹکا	مٹی کا بڑا گھڑا	مدیونہ	وہ عورت جو مقروض ہو
میعاد	مدت	مجہول	نامعلوم
محسوب	شمار کیا گیا، شمار کیا ہوا	مدار	انحصار

موئے زیرِ ناف	ناف کے نیچے کے بال	منہمک	کامل توجہ سے کسی کام میں لگا ہوا
معًا	فوراً، ساتھ ہی	مُعَنْوَن	مختص
متبادر	جلد ذہن میں آنے والا، فوراً سمجھ میں آنے والا	محاذات	ایک چیز کا دوسری چیز کے سامنے یا برابر میں ہونا
معاوضہ	بدلہ، عوض	منکوحہ	بیوی
متفرق	جدا جدا، علیحدہ علیحدہ	معروف	مشہور، معلوم، ظاہر
منفعت	فائدہ، نفع	مُتّہم	جس پر تہمت لگائی گئی ہو
مخفی	پوشیدہ	مَمْلُوک	غلام
مُنْتَسب	منسوب	مُنْتَفِی	ختم، مسترد
مَقْطُوع الذَّکَر	جس کا عضوِ مخصوص کٹا ہوا ہو	مصارف	مصرف کی جمع، خرچ کرنے کی جگہ، اخراجات
متکفّل	کفالت کرنے والا، ضامن	مسافت	دوری، فاصلہ
میکا	عورت کے والدین کا گھر	ماہ بماہ	ماہوار، ماہانہ، ہر مہینے
مُقِر	اقرار کرنے والا، تسلیم کرنے والا	مضر	نقصان دہ، نقصان دینے والا
مفلوج	فالج کی بیماری والا	مُقارِن	ملا ہونا
معبودانِ باطل	جھوٹے خدا یعنی بت	مُسْتَمِر	جاری
متجاوِز	حد سے بڑھنے والا	مسخرہ پَن	مسخرے کی طرح حرکتیں یا باتیں کرنا
موطؤہ	جس عورت کے ساتھ وطی کی گئی ہو	مُورِث	میراث چھوڑ کر مرنے والا شخص
مبغوض	قابلِ نفرت، ناپسندیدہ	مکلَّف	جس پر شرعی احکام کی پابندی لازم ہو
مرجوم	جس کو رجم (سنگسار) کیا گیا ہو	مربی	پرورش کرنے والا
متنبہ	خبردار	محاصرہ	چاروں طرف سے گھیرا ڈالنا
متعدد	کئی، بہت سے	مصائب	تکالیف، پریشانیاں

مامون	اَمن میں، محفوظ	مال ومتاع	سامان ودولت وغیرہ
مصالح	فلاح و بہبود	مزامیر	منہ سے بجائے جانے والے باجے
مجہول النسب	جس کا باپ معلوم نہ ہو	مامور	جسے حکم دیا گیا ہو، مقرر
معروف النسب	جس کا باپ معلوم ہو	مؤاخذہ	گرفت، پکڑ
مسافرت	حالتِ سفر	متاع	ساز وسامان
منقطع	ختم	ممنوع التصرف	جس کو معاملات طے کرنے سے روک دیا گیا ہو
مستغرق	ڈوبا ہوا، گھرا ہوا	موافق	مطابق
منہدم ہوگئی	گِر گئی	موضِح	وضاحت کرنے والا
مقیم	قیام کرنے والا ،ٹھہرنے والا	محاصل	آمدنی، نفع
متعارض	ایک دوسرے کے مخالف	معقول مقدار	مناسب مقدار
من وجہ	ایک وجہ سے	متصلاً	ساتھ ہی، وقفہ کے بغیر
مصرف	خرچ کرنے کی جگہ	مہار	شہد کی مکھیوں کا چھتا
مقدور التسلیم	چیز کو دوسرے کے سپرد کرنے پر قادر ہونا	مضایقہ (مضائقہ)	قَباحت، حرج
مبادلہ	باہمی تبادلہ	مسرت	خوشی
مصحف شریف	قرآن مجید	مقیَّد	قید کیا ہوا، قیدی
مستول	جہاز یا کشتی کا ستون	منجن	دانت صاف کرنے والا پاؤڈر
مرور	گزرنا	مُنشی	حساب کتاب رکھنے والا
مثانہ	جسم کے اندر پیشاب کی تھیلی	مصالحت	باہمی صلح
مُقرِض	قرض دینے والا	مُستقرِض	قرض لینے والا
مجیز	اجازت دینے والا	محل بیع	وہ چیز جس پر خرید وفروخت کا حکم لگ سکے
متفرد	اکیلا، تنہا	معقود علیہ	جس چیز پر عقد کیا جائے

محمود	تعریف کیا گیا	مُقتصِر	تھوڑے پر قناعت کرنے والا
مَوزوں	مناسب	مُحِیط	احاطہ کرنے والا، گھیرنے والا
مُعتَمَد علیہ	قابلِ اعتماد	مفلِس	نادار محتاج
مُتنازَع فیھا	جس معاملہ میں جھگڑا ہو	مقلِّد	تقلید کرنے والا
مداینات	قرض کالین دین	مُرضِعہ	دودھ پلانے والی عورت
مضمونہ	تاوان دیا ہوا	مُرافعہ	اپیل
مکتوب	لکھا ہوا	منکِر	انکار کرنے والا
موقوف علیہم	جن پر جائیداد وغیرہ وقف کی گئی ہو	مغصوب	غصب کی ہوئی چیز
میان	نیام	مسہری	چارپائی
محال	جس کا پایا جانا ممکن ہی نہ ہو	منادیٰ	جسے پکارا گیا ہو، جسے پکارا جائے
مرہون	گروی رکھی ہوئی چیز	مرسوم	عادت کے مطابق، رواج کے مطابق
مزارع	کاشتکار	متبرع	احسان کرنے والا، بھلائی کرنے والا
ملاح	کشتی چلانے والا	مُنتقِم	بدلہ لینے والا
محصل	خلاصہ، حاصل شدہ	مسمّٰی	نامزد، نام رکھا ہوا
مِلک غیر	دوسرے کی ملکیت	متناقض	مخالف، متضاد
معتدہ	عدت گزارنے والی	منازعت	جھگڑا
مُنکَر	جس کا انکار کیا گیا ہو، خلافِ شرع چیز، بُرائی	مستثنٰی	جسے مقصود سے خارج کر دیا ہو، جو مقصود میں شامل نہ ہو
متولی	انتظام کرنے والا	مستاجر	ٹھیکدار، کرایہ دار
مشتہاۃ	وہ لڑکی جو قابلِ شہوت ہو	مجوسی	آگ کی عبادت کرنے والا
مُترجم	ایک زبان کی بات دوسری زبان میں بیان کرنے والا، ترجمان		

ن

نافذ	لاگو، مؤثر، جاری	نفقۂ عدت	عدت گزارنے کا خرچ
نسب	نسل، سلسلۂ خاندان	نرخ	بھاؤ، قیمت، مول
نامی	بڑھنے والا، نشوونما پانے والا	نادار	غریب محتاج، کنگال
نگ	نگینہ، انگوٹھی پر لگا ہوا پتھر	ناطق	بولنے والا
نشست وبرخاست	اُٹھنا بیٹھنا، میل جول	نیک بخت	خوش نصیب
نیک چلن	بااخلاق اور اچھے کردار والا	ناسخ	منسوخ کرنے والا، ختم کرنے والا
نکول	قسم سے انکار کرنا	ناچار	مجبوراً، آخرکار
نصفانصف	آدھا آدھا	نائب	قائم مقام
نامسموع	ناقابل سماعت	نگہداشت	دیکھ بھال، پرورش
نام آوری	شہرت	نادہند	ادائیگی میں ٹال مٹول کرنے والا
نامُبردَہ	جس کا نام لیا جاچکا ہے	نحوست	برا اثر، بدقسمتی، مصیبت
نیابت	قائم مقامی	خواستگاری	خواہش، چاہت
نَرد	چوسر کی گوٹ یا شطرنج کا مہرہ	نامحرم	غیر محرم

وارد	آنے والا	ولی	سرپرست

وساطت	واسطہ، وسیلہ، ذریعہ	وجاہت	مرتبہ، عزت واحترام
وضعِ حمل	بچہ جننا، بچہ پیدا ہونا	وَلَدُ الزِّنا	زنا سے پیدا ہونے والا
وطی	ہم بستری، جماع، مباشرت	وُرَثہ	وارثین
وقتِ معیَّن	مقررہ وقت	وہم	گمان، خیال، وسوسہ
وقفِ موَبد	ہمیشہ کیلئے وقف	واجبی کرایہ	رائج کرایہ جو عموماً لیا جاتا ہے
وِلایت	سرپرستی	وَبا	مرگ عام، کثرت سے موت کا واقع ہونا
وکیل بالخصومۃ	مقدمہ کی پیروی کا وکیل	ودیعت	امانت

ہ

ہنوز	ابھی تک	ہدیۃً	بطور تحفہ
ہجر	جدائی، فراق	ہذیان	بیہودہ باتیں، بکواس
ہَتکِ حرمت	ذلت ورسوائی، بے عزتی	ہلاک کُنندہ	ہلاک کرنے والا
ہنود	ہندو کی جمع، ہندو لوگ		

ی

یکہ	گھوڑا گاڑی	یکساں	برابر

مضامین	صفحہ
ساتواں حصہ (۷)	
نکاح کا بیان	**1**
نکاح کے فضائل اور نیک عورت کی خوبیاں	1
نکاح کے مسائل	4
نکاح کا خطبہ	5
نکاح کے مستحبات	5
ایجاب وقبول اوران کی صورتیں	7
نکاح بذریعہ تحریر	8
نکاح کا اقرار	8
نکاح کے الفاظ	8
نکاح میں خیارِ رویت، خیارِ شرط نہیں ہوسکتا	10
نکاح کے شرائط	11
نکاح کے گواہ	11
وکیل خود نکاح پڑھائے دوسرے سے نہ پڑھوائے	15
منکوحہ کی تعیین	15
اِذن کے مسائل	15
ایجاب وقبول کا ایک مجلس میں ہونا	17
ایجاب وقبول میں مخالفت نہ ہو	18
محرمات کا بیان	**20**
نسب کی وجہ سے حرمت	22
جو عورتیں مصاہرت سے حرام ہیں	22
محارم کو جمع کرنا	27
مِلک کی وجہ سے حرمت	29
مشرکہ سے نکاح حرام ہے	31
حرہ نکاح میں ہوتے ہوئے باندی سے نکاح	32
حرمت بوجہ تعلق غیر	33
حرمت متعلق بعدد	34
دودھ کے رشتہ کا بیان	**36**
ولی کا بیان	**42**
ولی کے شرائط	42
ولایت کے اسباب	42
اِذن کے مسائل	47
بکر یعنی کنواری کس کو کہتے ہیں	50
نابالغ پر ولایتِ اجبار حاصل ہے اور خیارِ بلوغ کب ہے اور کب نہیں	51
کفو کا بیان	**53**

عنوان	صفحہ
کفائت کے معنی	53
بالغ ونابالغ میں کفائت کا فرق	53
کفائت میں کن چیزوں کا لحاظ ہے	53
نکاح کی وکالت کا بیان	**57**
ایجاب وقبول ایک مجلس میں ہونا ضروری ہے	60
پانچ صورتوں میں ایجاب ،قبول کے قائم مقام ہے	61
فضولی کے مسائل	61
مہر کا بیان	**62**
خَلوَتِ صحیحہ کس طرح ہوگی	68
خَلوَت کے احکام	68
مَہرِ مثل کا بیان	71
نکاح فاسد کے احکام	72
مَہرِ مسمّٰی کی صورتیں	73
مَہر کی ضمانت	73
مَہر کی قسمیں اور ان کے احکام	74
مَہر میں اختلاف کی صورتیں	77
شوہر نے عورت کے یہاں کوئی چیز بھیجی	78
خانہ داری کے سامان کے متعلق اختلافات	80
کافر کا مَہر	80
لونڈی غلام کے نکاح کا بیان	**81**
تَبوِیہ کے مسائل	86
خیارِ عتق اور اس میں اور خیارِ بلوغ میں فرق	87
نکاحِ کافر کا بیان	88
بچہ ماں باپ میں اس کا تابع ہے جو باعتبارِ دین بہتر ہو	92
باری مقرر کرنے کا بیان	**94**
حقوق الزّوجین	**99**
شوہر کے عورت پر حقوق	100
عورتوں کے شوہر کے ذمہ حقوق	103
شادی کے رسوم	**104**
آٹھواں حصہ (٨)	
طلاق کا بیان	**107**
طلاق کب جائز ہے اور کب ممنوع	110
طلاق کے اقسام اور ان کی تعریفیں	110
طلاق کے شرائط	111
طلاق بذریعۂ تحریر	113
صریح کا بیان	**116**
اضافت کا بیان	**120**
جزءِ طلاق پوری طلاق ہے	120
وقت یا جگہ کی طرف طلاق کی اضافت	121
طلاق بائن کے بعض الفاظ	123

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
غیر مدخولہ کی طلاق کا بیان	**125**	**طلاق مریض کا بیان**	**161**
کنایہ کا بیان	**128**	مریض کے احکام	162
کنایہ کے بعض الفاظ	129	مریض کا طلاق معلق کرنا	165
صریح کے بعد صریح یا بائن	131	**رجعت کا بیان**	**169**
طلاق سپرد کرنے کا بیان	**133**	رجعت کا مسنون طریقہ	170
تفویض طلاق کے الفاظ	134	رجعت کے الفاظ	171
طلاق دینے کے لئے وکیل کرنا	134	رجعت کب تک ہوسکتی ہے	174
تملیک وتوکیل میں فرق	135	حلالہ کے مسائل	177
مجلس بدلنے کی صورتیں	135	نکاح بشرطِ تحلیل	180
تفویض میں امر ضروری	137	**ایلا کا بیان**	**182**
تعلیق کا بیان	**149**	قسم کی دو صورتیں	182
تعلیق صحیح ہونے کے شرائط	149	ایلائے موقت ومؤبد	183
بطلانِ تعلیق کی صورتیں	150	ایلا کے شرائط	184
حروفِ شرط اوران کے اختلاف	150	ایلا کے الفاظ صریح وکنایہ	185
بچہ پیدا ہونے پر تعلیق	153	دو عورتوں سے ایلا	186
دو شرطوں پر معلق کرنا	155	مدت میں قسم توڑنے کی صورتیں	190
بغیر اجازت گھر سے نکلنے پر تعلیق	156	**خلع کا بیان**	**193**
استثنا کا بیان	**157**	خلع کے شرائط	195
مشیّت پر طلاق معلق کرنا	159	خلع کے احکام	195
کل کا استثنا صحیح نہیں	160	بدل خلع	196

عنوان	صفحہ
خلع کے الفاظ	199
ظِہار کا بیان	**205**
ظہار کے شرائط	206
ظہار کے الفاظ	206
ظہار کے احکام	208
کفارہ کا بیان	**209**
کفارہ میں غلام آزاد کرنے کے مسائل	210
کفارہ میں روزہ رکھنے کے مسائل	213
کفارہ میں مساکین کو کھانا کھلانے کے مسائل	215
لعان کا بیان	**218**
لعان کا طریقہ	219
لعان کی شرطیں	220
لعان کا حکم	223
انتفاءِ نسب کے شرائط	225
عنین کا بیان	**228**
عِدّت کا بیان	**232**
طلاق کی عدت	234
موت کی عدت	237
حاملہ کی عدت	238
سوگ کا بیان	**240**
سوگ میں کن چیزوں سے بچنا لازم ہے	242
عدت میں صراحۃً پیغام نکاح حرام ہے	244
عدت کس مکان میں پوری کی جائے گی	245
ثبوت نسب کا بیان	**247**
بچہ کی پرورش کا بیان	**252**
پرورش کا حق کس کو ہے	252
حق پرورش کب تک ہے	255
زمانۂ پرورش ختم ہونے کے بعد بچہ کس کے پاس رہے گا	255
اولاد کی تربیت وتعلیم	256
نفقہ کا بیان	**258**
نفقۂ زوجہ	260
زوجہ کو کس قسم کا نفقہ دیا جائے	265
نفقہ میں کیا چیزیں دی جائیں گی	266
عورت کو کیسا مکان دیا جائے	271
نفقۂ قرابت	273
ماں کو دودھ پلانا کب واجب ہے	275
نفقۂ قرابت میں قرابت وجزئیت کا اعتبار ہے	276
لونڈی غلام کا نفقہ	280
جانور کو چارہ دینا اور دودھ دوہنا	282

نواں حصہ (۹)		کفارہ میں روزے رکھنا	308
آزاد کرنے کا بیان	**283**	**مَنت کا بیان**	**311**
غلام آزاد کرنے کے فضائل	283	منت کے اقسام واحکام	314
آزاد کرنے کے اقسام	283	منت میں دن اور فقیر کی تخصیص بیکار ہے	316
آزاد کرنے کے شرائط	285	مسجد میں چراغ جلانے طاق بھرنے کی منت	317
اس کے الفاظ صریحہ وکنایہ	286	بعض ناجائز منتیں	318
مُعتَق البعض کے احکام	288	منت یا قسم کے ساتھ اِن شاءَ اللہ کہنا	318
غلام مشترک کے اِعتاق کے احکام	288	مکان میں جانے یا رہنے وغیرہ کی قسم	319
مدبر ومکاتب و ام ولد کا بیان	**290**	بغیر اجازت گھر سے نکلی تو طلاق	323
مدبر کی تعریف واقسام واحکام	290	فلاں محلّہ یا فلاں شہر میں نہ جاؤنگا	324
مکاتب کے احکام	292	فلاں کے مکان میں نہ جاؤنگا	325
ام ولد کے احکام	294	فلاں مکان یا فلاں محلّہ میں نہ رہونگا	328
قسم کا بیان	**295**	سوار ہونے نہ ہونے کی قسم	331
قسم کے اقسام واحکام	298	**کھانے پینے کی قسم کا بیان**	**333**
کس قسم کا پورا کرنا ضروری ہے اور کس کا نہیں	299	کھانے اور پینے اور چکھنے کے معنے	333
یمین منعقدہ کے اقسام	299	اِس درخت یا اِس جانور سے نہیں کھائے گا	335
قسم کے شرائط	300	گوشت نہ کھانے کی قسم	335
قسم کے الفاظ	301	تِل یا گیہوں کھانے کی قسم	336
قسم کے کفارہ کا بیان	**304**	فلاں کا کھانا یا فلاں کا پکایا ہوا کھانا	337
کفارہ میں غلام آزاد کرنا یا کھانا یا کپڑا دینا	305	سری۔انڈا۔میوہ۔مٹھائی کی قسم	338

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
نمک۔ مرچ۔ پیاز کھانے کی قسم	339	حد قائم کرنے کی فضیلت اور اس میں سفارش کی ممانعت	363
معیّن کھانے کی قسم	340	احادیث سے زنا کی قباحت و مذمت	366
قسم کب صحیح ہوگی	341	بوڑھے کا زنا کرنا اور پڑوسی کی عورت سے زنا کرنا	367
کلام کے متعلق قسم کا بیان	**341**	زنا سے بچنے کی فضیلت	368
خط بھیجنے، کہلا بھیجنے، اشارہ کرنے کا حکم	342	اِغلام کرنے پر لعنت اور اِس کی سزا	368
فلاں کو خط نہ بھیجوں گا یا فلاں کا خط نہ پڑھوں گا	343	حد کی تعریف اور حد کون قائم کرے	369
ایک سال یا ایک مہینہ یا ایک دن کلام نہ کروں گا	344	حد زنا کے شرائط اور اس کا ثبوت	370
طلاق یا آزاد کرنے کی یمین	347	گواہوں کا تزکیہ	371
خرید و فروخت و نکاح وغیرہ کی قسم	349	زنا کا اقرار	372
کہاں خود کرنے سے قسم ٹوٹے گی اور کہاں وکیل کے کرنے سے	349	رجم کی صورت	374
		دُرّے مارنا	375
نماز و روزہ و حج کے متعلق قسم کا بیان	**354**	کہاں پر حد واجب ہے اور کہاں پر نہیں	377
		شبہۂ محل اور شبہۂ فعل	379
لباس کے متعلق قسم کا بیان	**356**	زنا کی گواہی دیکر رجوع کرنا	381
زمین یا بچھونے یا تخت پر نہ بیٹھے گا	357	گواہوں کے بیان میں اختلاف	382
مارنے کے متعلق قسم کا بیان	**358**	**شراب پینے کی حد کا بیان**	**384**
قسم میں زندہ و مردہ کا فرق۔	358	شراب پینے پر وعیدیں	385
ادائے دین وغیرہ کے متعلق قسم کا بیان	**359**	اِکراہ یا اِضطرار میں حد نہیں ہے	389
حدود کا بیان	**362**	نشہ کی حالت میں تمام احکام جاری ہونگے صرف چند باتوں میں فرق ہے	392

حدقذف کا بیان	**393**	**کتاب السیر**	**424**
حدقذف کے شرائط	395	اسلام کی طرف دعوت وہدایت کا ثواب	424
کس صورت میں حدقذف ہے اور کس میں نہیں	396	سرحد پر اِقامت کا ثواب	426
حدقذف کا مطالبہ	398	جہاد کس پر فرض ہے اور کب فرض ہے	427
چند حدیں جمع ہوں تو کس کو مقدم کریں	399	**غنیمت کا بیان**	**431**
دو شخصوں میں ہر ایک نے دوسرے کو تہمت لگائی	400	دارالحرب کے لوگ خود بخود مسلمان ہوجائیں یا ذمہ	
محدود فی القذف کی گواہی مقبول نہیں	401	قبول کریں تو ان سے کیا لیا جائے اور غلبہ کے بعد	
تعزیر کا بیان	**402**	مسلمان ہوں تو کیا کیا جائے	434
تعزیر کا حق کس کو ہے	403	دارالحرب میں قبل تقسیم غنیمت اپنی ضرورت میں صَرف	
مسلمانوں پر لازم ہے کہ جرائم کے انسداد کے		کرسکتے ہیں وہاں سے آنے کے بعد نہیں	435
لیے سزائیں مقرر کریں	403	غنیمت کی تقسیم	**437**
گناہ ومجرم کے اعتبار سے تعزیر کی مختلف صورتیں	404	کس صورت میں خُمس ہے اور کس میں نہیں	440
قتل کی سزا بادشاہ کا کام ہے	406	نَفل (انعام) کی صورتیں	440
مسلمان کو ایذا دینے والا مستحق تعزیر ہے	407	**استیلائے کفار کا بیان**	**441**
شوہر عورت کو کہاں کہاں سزا دے سکتا ہے	410	**مستامن کا بیان**	**443**
چوری کی حد کا بیان	**411**	مسلمان دارالحرب میں جائے تو کیا کرے	443
چوری میں ہاتھ کاٹنے کے شرائط	413	دارالاسلام ہونے کی شرائط	445
کس چیز میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور کس میں نہیں	417	**عشر و خراج کا بیان**	**446**
ہاتھ کاٹنے کا بیان	**420**	**جزیہ کا بیان**	**447**
راھزنی کا بیان	**422**	جزیہ کی قسمیں اور اس کی مقدار	448

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
کس سے جزیہ نہ لیا جائے	449	مرتد کے اسلام قبول کرنے کا طریقہ	457
جزیہ وخراج کے مصارف	450	مرتدین کے احکام	457
مسلمانوں کو کس وضع میں ہونا چاہیے	451	کلماتِ کفر	461
کفار کے جلسوں میں لیکچروں میں عوام کو شریک ہونا حرام ہے	452	اللہ تعالٰی کی شان میں بے ادبی سے کافر ہوجاتا ہے	461
		انبیاء علیہم السلام کی شان میں توہین کفر ہے	463
مرتد کا بیان	453	ملائکہ کی توہین، قرآن کو عیب لگانا کفر ہے	464
کسی کلام میں چند وجوہ ہوں بعض اسلام کی طرف جاتے ہوں تو تکفیر نہ ہوگی	455	عبادات کی توہین کفر ہے	464
		شریعت کی تحقیر کفر ہے	465
اِرتداد کے شرائط	456	ہنود کے تہواروں میلوں میں شریک ہونے کا کیا حکم ہے	466
اس زمانہ میں مرتد کے ساتھ کیا کرنا چاہیے	457		

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ط

نکاح کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ فَانۡكِحُوۡا مَا طَابَ لَـكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ‌ ۚ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تَعۡدِلُوۡا فَوَاحِدَةً ﴾ [1]

نکاح کرو جو تمھیں خوش آئیں عورتوں سے دو دو اور تین تین اور چار چار۔ اور اگر یہ خوف ہو کہ انصاف نہ کرسکو گے تو ایک سے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَاَنۡكِحُوا الۡاَيَامٰى مِنۡكُمۡ وَالصّٰلِحِيۡنَ مِنۡ عِبَادِكُمۡ وَاِمَآئِكُمۡ‌ ؕ اِنۡ يَّكُوۡنُوۡا فُقَرَآءَ يُغۡنِهِمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ‌ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ۝ وَلۡيَسۡتَعۡفِفِ الَّذِيۡنَ لَا يَجِدُوۡنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغۡنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ‌ ؕ ﴾ [2]

اپنے یہاں کی بے شوہر والی عورتوں کا نکاح کردو اور اپنے نیک غلاموں اور باندیوں کا۔ اگر وہ محتاج ہوں تو اللہ (عزوجل) اپنے فضل کے سبب اُنھیں غنی کر دے گا۔ اور اللہ (عزوجل) وسعت والا علم والا ہے اور چاہیے کہ پارسائی کریں وہ کہ نکاح کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ (عزوجل) اپنے فضل سے انھیں مقدور والا کر دے۔

نکاح کے فضائل اور نیک عورت کی خوبیاں

حدیث ۱: بخاری و مسلم و ابوداود و ترمذی و نسائی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے جوانو! تم میں جو کوئی نکاح کی استطاعت رکھتا ہے وہ نکاح کرے کہ یہ اجنبی عورت کی طرف نظر کرنے سے نگاہ کو روکنے والا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جس میں نکاح کی استطاعت نہیں وہ روزے رکھے کہ روزہ قاطع شہوت [3] ہے۔'' [4]

حدیث ۲: ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو خدا سے پاک

---

1 ......پ ٤، النساء: ٣.

2 ......پ ١٨، النور: ٣٢-٣٣.

3 ......یعنی شہوت کو توڑنے والا۔

4 ......''صحیح البخاري''، کتاب النکاح، باب من لم یستطع الباءة فلیصم، الحدیث: ٥٠٦٦، ج٣، ص٤٢٢.

وصاف ہوکر ملنا چاہے، وہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے۔'' [1]

حدیث ۳ بیہقی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو میرے طریقہ کو محبوب رکھے، وہ میری سُنت پر چلے اور میری سُنت سے نکاح ہے۔'' [2]

حدیث ۴ مسلم و نسائی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: دنیا متاع ہے اور دنیا کی بہتر متاع نیک عورت۔'' [3]

حدیث ۵ ابن ماجہ میں ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے، تقوے کے بعد مؤمن کے لیے نیک بی بی سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ اگر اُسے حکم کرتا ہے تو وہ اطاعت کرتی ہے اگر اسے دیکھے تو خوش کردے اور اس پر قسم کھا بیٹھے تو قسم سچی کردے اور کہیں کو چلا جائے تو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں بھلائی کرے (خیانت و ضائع نہ کرے)۔ [4]

حدیث ۶ طبرانی کبیر و اوسط میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جسے چار چیزیں ملیں اُسے دُنیا و آخرت کی بھلائی ملی۔ ① دل شکرگزار، ② زبان یادِ خدا کرنے والی اور ③ بدن بلا پر صابر اور ④ ایسی بی بی کہ اپنے نفس اور مالِ شوہر میں گناہ کی جویاں [5] نہ ہو۔'' [6]

حدیث ۷ امام احمد و بزار و حاکم سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین چیزیں آدمی کی نیک بختی سے ہیں اور تین چیزیں بد بختی سے۔ نیک بختی کی چیزوں میں نیک عورت اور اچھا مکان (یعنی وسیع یا اس کے پروسی اچھے ہوں) اور اچھی سواری اور بد بختی کی چیزیں بد عورت، بُرا مکان، بُری سواری۔'' [7]

حدیث ۸ طبرانی و حاکم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: جسے اللہ

---

1 ......"سنن ابن ماجه"، أبواب النكاح، باب تزويج الحرائر والولود، الحديث: ١٨٦٢، ج٢، ص٤١٧.

2 ......"كنز العمال"، كتاب النكاح، الحديث: ٤٤٤٠٦، ج١٦، ص١١٦.

3 ......"صحيح مسلم"، كتاب الرضاع، باب خير متاع الدنيا... إلخ، الحديث: ١٤٦٧، ص٧٧٤.

4 ......"سنن ابن ماجه"، أبواب النكاح، باب افضل النساء، الحديث: ١٨٥٧، ص٤١٤.

5 ......یعنی خیانت نہ کرتی ہو۔

6 ......"المعجم الكبير"، الحديث: ١١٢٧٥، ج١١، ص١٠٩.

7 ......"المسند"، للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي اسحاق سعد بن أبي وقاص، الحديث: ١٤٤٥، ج١، ص٣٥٧.

(عزوجل) نے نیک بی بی نصیب کی اس کے نصف دین پر[1] اعانت[2] فرمائی تو نصف باقی میں اللہ (عزوجل) سے ڈرے (تقویٰ و پرہیزگاری کرے)۔[3]

حدیث ۹ بخاری و مسلم و ابوداود و نسائی و ابن ماجہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت سے نکاح چار باتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے (نکاح میں ان کا لحاظ ہوتا ہے)۔ ① مال و ② حسب و ③ جمال و ④ دِین اور تو دِین والی کو ترجیح دے۔''[4]

حدیث ۱۰ ترمذی و ابن حبان و حاکم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین شخصوں کی اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔ ① اللہ (عزوجل) کی راہ میں جہاد کرنے والا اور ② مکاتب کہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور ③ پارسائی کے ارادے سے نکاح کرنے والا۔''[5]

حدیث ۱۱ ابوداود و نسائی و حاکم معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی، یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! میں نے عزت و منصب و مال والی ایک عورت پائی، مگر اُس کے بچہ نہیں ہوتا کیا میں اُس سے نکاح کرلوں؟ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے منع فرمایا۔ پھر دوبارہ حاضر ہوکر عرض کی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے منع فرمایا، تیسری مرتبہ حاضر ہوکر پھر عرض کی، ارشاد فرمایا: ''ایسی عورت سے نکاح کرو، جو محبت کرنے والی، بچہ جننے والی ہو کہ میں تمھارے ساتھ اور اُمتوں پر کثرت ظاہر کرنے والا ہوں۔''[6]

حدیث ۱۲ ابن ابی حاتم ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، اُنھوں نے فرمایا کہ: اللہ (عزوجل) نے جو تمھیں نکاح کا حکم فرمایا، تم اُسکی اطاعت کرو اُس نے جو غنی کرنے کا وعدہ کیا ہے پورا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اگر وہ فقیر ہوں گے تو اللہ (عزوجل) اُنھیں اپنے فضل سے غنی کردے گا۔''[7]

حدیث ۱۳ ابو یعلی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''جب تم میں کوئی نکاح کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے

---

1 ......یعنی آدھے دِین پر۔ 2 ......مدد۔

3 ......"المعجم الأوسط"، الحدیث: ۹۷۲، ج۱، ص۲۷۹.

4 ......"صحیح البخاري"، کتاب النکاح، باب الأکفاء في الدین، الحدیث: ۵۰۹۰، ص۴۲۹.

5 ......"جامع الترمذی"، أبواب فضائل الجهاد، باب ماجاء في المجاهد...إلخ، الحدیث: ۱۶۶۱، ج۳، ص۲۴۷.

6 ......"سنن أبي داود"، کتاب النکاح، باب النهي عن تزویج من لم یلد من النساء الحدیث: ۲۰۵۰، ج۲، ص۳۱۹.

7 ......"کنزالعمال"، کتاب النکاح، الحدیث: ۴۵۵۷۶، ج۱۶، ص۲۰۳.

ہائے افسوس! ابن آدم نے مجھ سے اپنا دو تہائی دین بچالیا۔'' (1)

حدیث ۱۴: ایک روایت میں ہے، کہ فرماتے ہیں: ''جو اتنا مال رکھتا ہے کہ نکاح کرلے، پھر نکاح نہ کرے، وہ ہم میں سے نہیں۔'' (2)

مسائلِ فقہیہ

نکاح اُس عقد کو کہتے ہیں جو اِس لیے مقرر کیا گیا کہ مرد کو عورت سے جماع وغیرہ حلال ہو جائے۔

مسئلہ ۱: خنثیٰ مشکل یعنی جس میں مرد و عورت دونوں کی علامتیں پائی جائیں اور یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت، اُس سے نہ مرد کا نکاح ہوسکتا ہے نہ عورت کا۔ اگر کیا گیا تو باطل ہے، ہاں بعد نکاح اگر اُس کا عورت ہونا متعین ہو جائے اور نکاح مرد سے ہوا ہے تو صحیح ہے۔ یوہیں اگر عورت سے نکاح ہوا اور اُس کا مرد ہونا قرار پا گیا، خنثیٰ مشکل کا نکاح خنثیٰ مشکل سے بھی نہیں ہوسکتا مگر اُسی صورت میں کہ ایک کا مرد ہونا دوسرے کا عورت ہونا متحقق (3) ہو جائے۔ (4) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲: مرد کا پری سے یا عورت کا جن سے نکاح نہیں ہوسکتا۔ (5) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ بن مانس آدمی کی شکل کا ایک جانور ہوتا ہے اگر واقعی ہے تو اُس سے بھی نکاح نہیں ہوسکتا کہ وہ انسان نہیں جیسے پانی کا انسان (6) کہ دیکھنے سے بالکل انسان معلوم ہوتا ہے اور حقیقۃً وہ انسان نہیں۔

نکاح کے احکام

مسئلہ ۴: اعتدال کی حالت میں یعنی نہ شہوت کا بہت زیادہ غلبہ ہو نہ عنّین (نامرد) ہو اور مَہر و نفقہ (7) پر قدرت بھی ہو تو نکاح سُنّتِ مؤکدہ ہے کہ نکاح نہ کرنے پر اَڑا رہنا گناہ ہے اور اگر حرام سے بچنا یا اتباعِ سُنّت و تعمیلِ حکم یا اولاد حاصل ہونا مقصود

---

1 ......''کنزالعمال''، کتاب النکاح، الحدیث: ٤٤٤٤٧، ج١٦، ص١١٨.

2 ......''المصنف''، لابن أبی شیبة، کتاب النکاح، فی التزویج من کان یامر به ویحث علیه، ج٣، ص٢٧٠.

3 ......یعنی ثابت۔

4 ......''ردالمحتار''، کتاب النکاح، ج٤، ص٦٩.

5 ......''الدرالمختار'' و ''ردالمحتار''، کتاب النکاح، ج٤، ص٧٠.

6 ......پانی کا انسان یہ ایک قسم کی دریائی مخلوق ہے جس کی شکل انسان کے مشابہ ہوتی ہے فرق صرف یہ ہے کہ پانی کے انسان کی دم بھی ہوتی ہے۔ (حیاۃ الحیوان الکبری، ج۱، ص۶۹)۔...عِلمِیه

7 ......کپڑے، کھانے پینے وغیرہ کے اخراجات۔

ہے تو ثواب بھی پائے گا اور اگر محض لذّت یا قضائے شہوت[1] منظور ہو تو ثواب نہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: شہوت کا غلبہ ہے کہ نکاح نہ کرے تو معاذ اللہ اندیشۂ زنا ہے اور مہر ونفقہ کی قدرت رکھتا ہو تو نکاح واجب۔ یوہیں جبکہ اجنبی عورت کی طرف نگاہ اُٹھنے سے روک نہیں سکتا یا معاذ اللہ ہاتھ سے کام لینا پڑے گا[3] تو نکاح واجب ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: یہ یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے میں زنا واقع ہو جائے گا تو فرض ہے کہ نکاح کرے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۷: اگر یہ اندیشہ ہے کہ نکاح کرے گا تو نان نفقہ نہ دے سکے گا یا جو ضروری باتیں ہیں ان کو پورا نہ کر سکے گا تو مکروہ ہے اور ان باتوں کا یقین ہو تو نکاح کرنا حرام مگر نکاح بہر حال ہو جائے گا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۸: نکاح اور اُس کے حقوق ادا کرنے میں اور اولاد کی تربیت میں مشغول رہنا، نوافل میں مشغولی سے بہتر ہے۔[7] (ردالمحتار)

نکاح کے مستحبات

مسئلہ ۹: نکاح میں یہ امور مستحب ہیں:

① علانیہ ہونا۔ ② نکاح سے پہلے خطبہ پڑھنا، کوئی سا خطبہ ہو اور بہتر وہ ہے جو حدیث[8] میں وارد ہوا۔ ③ مسجد میں

---

1 ...... یعنی شہوت کو پورا کرنا۔

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: کثیرًا ما یتساهل في اطلاق المستحب علی السنة، ج٤، ص٧٣.

3 ...... ہاتھ سے کام لینا پڑے گا: یعنی مشت زنی کرنی پڑے گی۔ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن "فتاوی رضویہ ج٢٢ص٢٠٢" پر فرماتے ہیں: یہ فعل ناپاک حرام وناجائز ہے حدیث شریف میں ہے "ناكح اليد ملعون" "جلق لگانے والے (مشت زنی کرنے والے) پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے (کشف الخفاء، حرف النون، ج٢،ص٢٩١)۔... عِلْمِیه

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب النکاح، ج٤، ص٧٢.

5 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، ج٤، ص٧٢.

6 ...... المرجع السابق، ص٧٤.

7 ......"ردالمحتار"، کتاب النکاح، ج٤، ص٦٦.

8 ...... اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝﴾ (پ٤، النساء: ١)=

ہونا۔④ جمعہ کے دن۔⑤ گواہانِ عادل کے سامنے۔⑥ عورت عمر، حسب[1]، مال، عزّت میں مرد سے کم ہو اور⑦ چال چلن اور اخلاق وتقویٰ و جمال میں بیش[2] ہو۔[3] (درمختار) حدیث میں ہے: ''جو کسی عورت سے بوجہ اُسکی عزت کے نکاح کرے، اللہ (عزوجل) اسکی ذلّت میں زیادتی[4] کرے گا اور جو کسی عورت سے اُس کے مال کے سبب نکاح کرے گا، اللہ تعالیٰ اُسکی محتاجی ہی بڑھائے گا اور اُس کے حسب کے سبب نکاح کرے گا تو اُس کے کمینہ پن میں زیادتی فرمائے گا اور جو اس لیے نکاح کرے کہ اِدھر اُدھر نگاہ نہ اُٹھے اور پاکدامنی حاصل ہو یا صلۂ رحم کرے تو اللہ عزوجل اس مرد کے لیے اُس عورت میں برکت دے گا اور عورت کے لیے مرد میں۔''[5] (رواہ الطبرانی عن انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کذا فی الفتح).[6]

مسئلہ ۱۰: جس[^] سے نکاح کرنا ہو اُسے کسی معتبر عورت کو بھیج کر دکھوالے اور عادت واطوار وسلیقہ[7] وغیرہ کی خوب جانچ کرلے کہ آئندہ خرابیاں نہ پڑیں۔ کوآرى عورت سے اور جس سے اولاد زیادہ ہونے کی اُمید ہو نکاح کرنا بہتر ہے۔ سن رسیدہ[8] اور بدخلق[9] اور زانیہ سے نکاح نہ کرنا بہتر۔[10] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: عورت کو چاہیے کہ مرد دیندار، خوش خلق[11]، مال دار، سخی سے نکاح کرے، فاسق بدکار سے نہیں۔ اور یہ بھی نہ چاہیے کہ کوئی اپنی جوان لڑکی کا بوڑھے سے نکاح کردے۔[12] (ردالمحتار)

یہ مستحباتِ نکاح بیان ہوئے، اگر اس کے خلاف نکاح ہوگا جب بھی ہوجائے گا۔

مسئلہ ۱۲: ایجاب وقبول یعنی مثلاً ایک کہے میں نے اپنے کو تیری زوجیت میں دیا۔ دوسرا کہے میں نے قبول کیا۔ یہ نکاح کے رکن ہیں۔ پہلے جو کہے وہ ایجاب ہے اور اُس کے جواب میں دوسرے کے الفاظ کو قبول کہتے ہیں۔ یہ کچھ ضرور نہیں کہ

= ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴾ (پ٤، آل عمران: ١٠٢).
﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۞ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۞ ﴾ (پ ٢٢، الأحزاب: ٧٠-٧١). ١٢ منہ

1 ...... خاندانی شرف۔ 2 ...... یعنی زیادہ۔

3 ...... ''الدرالمختار''، کتاب النکاح، ج٤، ص٧٥.

4 ...... یعنی اضافہ۔

5 ...... ''المعجم الاوسط''، الحدیث ٢٣٤٢، ج٢، ص١٨.

6 ...... اس حدیث کو امام طبرانی علیہ رحمۃ اللہ الھادی نے حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، فتح القدیر میں یوں ہی ہے۔... عِلْمِیہ

7 ...... ہنر، کام، صلاحیت۔ 8 ...... یعنی زیادہ عمر والی۔ 9 ...... برے اخلاق والی۔

10 ...... ''ردالمحتار''، کتاب النکاح، مطلب: کثیرًا ما یتساھل في اطلاق المستحب علی السنة، ج٤، ص٧٦، وغیرہ.

11 ...... اچھے اخلاق والا۔

12 ...... ''ردالمحتار''، کتاب النکاح، مطلب: کثیرًا ما یتساھل في اطلاق المستحب علی السنة، ج٤، ص٧٧.

عورت کی طرف سے ایجاب ہو اور مرد کی طرف سے قبول بلکہ اس کا اُلٹا بھی ہوسکتا ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

ایجاب وقبول کی صورتیں

مسئلہ ۱۳: ایجاب وقبول میں ماضی کا لفظ[2] ہونا ضروری ہے، مثلاً یوں کہے کہ میں نے اپنا یا اپنی لڑکی یا اپنی موکلہ[3] کا تجھ سے نکاح کیا یا اِن کو تیرے نکاح میں دیا، وہ کہے میں نے اپنے لیے یا اپنے بیٹے یا مؤکِل[4] کے لیے قبول کیا یا ایک طرف سے امر کا صیغہ ہو[5] دوسری طرف سے ماضی کا، مثلاً یوں کہ تو مجھ سے اپنا نکاح کردے یا تو میری عورت ہوجا، اُس نے کہا میں نے قبول کیا یا زوجیت میں دیا ہوجائے گا یا ایک طرف سے حال کا صیغہ ہو[6] دوسری طرف سے ماضی کا، مثلاً کہے تُو مجھ سے اپنا نکاح کرتی ہے اُس نے کہا کیا تو ہوگیا یا یوں کہ میں تجھ سے نکاح کرتا ہوں اُس نے کہا میں نے قبول کیا تو ہوجائے گا، اِن دونوں صورتوں میں پہلے شخص کو اس کی ضرورت نہیں کہ کہے میں نے قبول کیا۔ اور اگر کہا تُو نے اپنی لڑکی کا مجھ سے نکاح کردیا اُس نے کہا کردیا یا کہا ہاں تو جب تک پہلا شخص یہ نہ کہے کہ میں نے قبول کیا نکاح نہ ہوگا اور ان لفظوں سے کہ نکاح کروں گا یا قبول کروں گا نکاح نہیں ہوسکتا۔[7] (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۱۴: بعض ایسی صورتیں بھی ہیں جن میں ایک ہی لفظ سے نکاح ہوجائے، مثلاً چچا کی نابالغہ لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہے اور ولی[8] یہی ہے تو دو گواہوں کے سامنے اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ میں نے اُس سے اپنا نکاح کیا یا لڑکا لڑکی دونوں نابالغ ہیں اور ایک ہی شخص دونوں کا ولی ہے یا مرد وعورت دونوں نے ایک شخص کو وکیل کیا۔ اُس ولی یا وکیل نے یہ کہا کہ میں نے فلاں کا فلاں کے ساتھ نکاح کردیا ہوگیا۔ اِن سب صورتوں میں قبول کی کچھ حاجت نہیں۔[9] (جوہرۂ نیرہ)

---

1 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: کثیراً ما یتساهل في اطلاق المستحب علی السنة، ج٤، ص٧٨.

2 ......یعنی ایسا لفظ جس میں زمانہ ماضی کا معنی پایا جائے۔

3 ......وکیل بنانے والی۔

4 ......وکیل بنانے والا۔

5 ......یعنی ایسا لفظ جس میں حکم کا معنی پایا جائے۔

6 ......یعنی ایسا لفظ جس میں زمانہ حال کا معنی پایا جائے۔

7 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، ج٤، ص٧٨.

و"الفتاوی الهندیة"، کتاب النکاح، الباب الثاني فیما ینعقد به النکاح ومالاینعقد، ج١، ص ٢٧٠، وغیرهما.

8 ......سرپرست، ولی وہ ہوتا ہے جس کا قول دوسرے پر نافذ ہو دوسرا چاہے یا نہ چاہے۔

9 ......"الجوهرة النیرة"، کتاب النکاح، الجزء الثاني، ص ١.

مسئلہ ۱۵ دونوں موجود ہیں ایک نے ایک پرچہ پر لکھا میں نے تجھ سے نکاح کیا، دوسرے نے بھی لکھ کر دیا یا زبان سے کہا میں نے قبول کیا نکاح نہ ہوا اور اگر ایک موجود ہے دوسرا غائب، اُس غائب نے لکھ بھیجا اس موجود نے گواہوں کے سامنے پڑھایا کہا فلاں نے ایسا لکھا میں نے اپنا نکاح اُس سے کیا تو ہو گیا اور اگر اُس کا لکھا ہوا نہ سُنایا نہ بتایا فقط اتنا کہہ دیا کہ میں نے اُس سے اپنا نکاح کر دیا تو نہ ہوا۔ ہاں اگر اُس میں امر کا لفظ تھا، مثلاً تُو مجھ سے نکاح کر تو گواہوں کو خط سُنانے یا مضمون بتانے کی حاجت نہیں اور اگر اس موجود نے اُس کے جواب میں زبان سے کچھ نہ کہا بلکہ وہ الفاظ لکھ دیے جب بھی نہ ہوا۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶ عورت نے مرد سے ایجاب کے الفاظ کہے مرد نے اُس کے جواب میں قبول کے لفظ نہ کہے اور مہر کے روپے دیدیے تو نکاح نہ ہوا۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷ یہ اقرار کہ یہ میری عورت ہے نکاح نہیں یعنی اگر پیشتر سے نکاح نہ ہوا تھا تو فقط یہ اقرار نکاح قرار نہ پائے گا، البتہ قاضی کے سامنے دونوں ایسا اقرار کریں تو وہ حکم دے دے گا کہ یہ میاں بی بی ہیں اور اگر گواہوں کے سامنے اقرار کیا، گواہوں نے کہا تم دونوں نے نکاح کیا، کہا ہاں تو ہو گیا۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸ نکاح کی اضافت[4] کُل کی طرف ہو[5] یا ایسے عضو کی طرف جسے بول کر کُل مراد لیتے ہیں مثلاً سر و گردن تو اگر یہ کہا کہ نصف سے نکاح کیا نہ ہوا۔[6] (درمختار وغیرہ)

الفاظ نکاح

مسئلہ ۱۹ الفاظِ نکاح دو قسم ہیں:

ایک صریح[7]، یہ صرف دو لفظ ہیں۔ نکاح و تزوّج، باقی کنایہ[8] ہیں۔ الفاظ کنایہ میں اُن لفظوں سے نکاح ہو سکتا ہے

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: التزوج بارسال کتاب، ج٤، ص٨٣.

2 ......"ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: کثیرًا مایتساهل في اطلاق المستحب علی السنة، ج٤، ص٨٢ .

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: التزوج بارسال کتاب، ج٤، ص٨٤.

4 ......یعنی نسبت۔

5 ......مثلاً یوں کہے، میں نے تجھ سے نکاح کیا۔

6 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، ج٤، ص٨٤، وغیرہ.

7 ......یعنی ایسا لفظ جس سے نکاح مراد ہونا ظاہر ہو۔

8 ......یعنی ایسا لفظ جس سے نکاح مراد ہونا تو ظاہر نہیں مگر قرینہ سے معنیٔ نکاح سمجھا جاتا ہو۔

جن سے خود شے مِلک میں آجاتی ہے، مثلاً ہبہ، تملیک، صدقہ، عطیہ، بیع، شرا[1] مگران میں قرینہ کی ضرورت ہے کہ گواہ اُسے نکاح سمجھیں۔[2] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: ایک نے دوسرے سے کہا میں نے اپنی یہ لونڈی تجھے ہبہ کی تو اگر یہ پتا چلتا ہے کہ نکاح ہے، مثلاً گواہوں کو بلا کر اُن کے سامنے کہنا اور مہر کا ذکر وغیرہ تو یہ نکاح ہوگیا اور اگر قرینہ نہ ہو، مگر وہ کہتا ہے میں نے نکاح مراد لیا تھا اور جسے ہبہ کی وہ اس کی تصدیق کرتا ہے جب بھی نکاح ہے اور اگر وہ تصدیق نہ کرے تو ہبہ قرار دیا جائے گا اور آزاد عورت کی نسبت یہ الفاظ کہے تو نکاح ہی ہے۔ قرینہ کی حاجت نہیں مگر جب ایسا قرینہ پایا جائے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح نہیں تو نہیں، مثلاً معاذ اللہ کسی عورت سے زنا کی درخواست کی، اُس نے کہا میں نے اپنے کو تجھے ہبہ کر دیا، اس نے کہا قبول کیا تو نکاح نہ ہوا یا لڑکی کے باپ نے کہا یہ لڑکی خدمت کے لیے میں نے تجھے ہبہ کر دی اس نے قبول کیا تو یہ نکاح نہیں، مگر جبکہ اس لفظ سے نکاح مراد لیا تو ہو جائے گا۔[3] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: عورت سے کہا تو میری ہوگئی، اُس نے کہا ہاں یا میں تیری ہوگئی یا عورت سے کہا بعوض اتنے کے تو میری عورت ہو جا، اُس نے قبول کیا یا عورت نے مرد سے کہا میں نے تجھ سے اپنی شادی کی مرد نے قبول کیا یا مرد نے عورت سے کہا تُو نے اپنے کو میری عورت کیا، اُس نے کہا کیا تو ان سب صورتوں میں نکاح ہو جائے گا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: جس عورت کو بائن طلاق دی ہے، اُس نے گواہوں کے سامنے کہا میں نے اپنے کو تیری طرف واپس کیا، مرد نے قبول کیا نکاح ہوگیا۔[5] (عالمگیری) اجنبی عورت اگر یہ لفظ کہے تو نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۳: کسی نے دوسرے سے کہا، اپنی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دے، اُس نے کہا اسے اُٹھا لے جا یا تُو جہاں

---

1 ...... مثلاً عورت نے یوں کہا کہ میں نے اپنی ذات تمہیں ہبہ کر دی یا میں نے تجھے اپنی ذات کا مالک بنا دیا، یا میں نے اپنی ذات تمہیں بطور صدقہ دے دی، یا مرد یوں کہے کہ میں نے تمہیں اس قدر روپے کے عوض خرید لیا۔

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، مطلب: التزوج بارسال کتاب، ج٤، ص٨٩۔٩١.

و"الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب الثاني فیما ینعقد به النکاح وما لاینعقد، ج١، ص ٢٧٠، ٢٧١.

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: التزوج بارسال کتاب، ج٤، ص ٩١.

و"الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب الثاني فیما ینعقد به النکاح وما لاینعقد، ج١، ص ٢٧٠، ٢٧١.

4 ...... "الفتاوی الھندیة"، المرجع السابق، ص ٢٧١.

5 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب الثاني فیماینعقد به النکاح وما لاینعقد، ج١، ص ٢٧١.

چاہے لے جا تو نکاح نہ ہوا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ ایک شخص نے منگنی کا پیغام کسی کے پاس بھیجا، ان پیغام لے جانے والوں نے وہاں جا کر کہا، تو نے اپنی لڑکی ہمیں دی، اُس نے کہا دی، نکاح نہ ہوا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵ لڑکے کے باپ نے گواہوں سے کہا، میں نے اپنے لڑکے کا نکاح فلاں کی لڑکی کے ساتھ اتنے مہر پر کر دیا تم گواہ ہو جاؤ پھر لڑکی کے باپ سے کہا گیا، کیا ایسا نہیں ہے؟ اُس نے کہا ایسا ہی ہے اور اس کے سوا کچھ نہ کہا تو بہتر یہ ہے کہ نکاح کی تجدید کی جائے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶ لڑکے کے باپ نے لڑکی کے باپ کے پاس پیغام دیا، اُس نے کہا میں نے تو اس کا فلاں سے کر دیا ہے اس نے کہا نہیں تو اُس نے کہا اگر میں نے اُس سے نکاح نہ کیا ہو تو تیرے بیٹے سے کر دیا، اس نے کہا میں نے قبول کیا بعد کو معلوم ہوا کہ اُس لڑکی کا نکاح کسی سے نہیں ہوا تھا تو یہ نکاح صحیح ہو گیا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷ عورت نے مرد سے کہا میں نے تجھ سے اپنا نکاح کیا اِس شرط پر کہ مجھے اختیار ہے جب چاہوں اپنے کو طلاق دے لوں، مرد نے قبول کیا تو نکاح ہو گیا اور عورت کو اختیار رہا جب چاہے اپنے کو طلاق دے لے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸ نکاح میں خیار رویت خیار عیب خیار شرط مطلقاً نہیں، خواہ مرد کو خیار[6] ہو یا عورت کے لیے یا دونوں کے لیے۔ تین دِن کا خیار ہو یا کم یا زائد کا مثلاً اندھے، لُنجھے[7]، اپاہج[8] نہ ہونے کی شرط لگائی یا یہ شرط کی کہ خوبصورت ہو اور اس کے خلاف نکلا یا مرد نے شرط لگائی کہ کوآری ہو اور ہے اِس کے خلاف تو نکاح ہو جائے گا اور شرط باطل۔ یوہیں عورت نے شرط لگائی کہ مرد شہری ہو نکلا دیہاتی تو اگر کفو ہے نکاح ہو جائے گا اور عورت کو کچھ اختیار نہیں یا اس شرط پر نکاح ہوا کہ باپ کو اختیار ہے تو نکاح ہو گیا اور اُسے اختیار نہیں۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹ نکاح میں مہر کا ذکر ہو تو ایجاب پورا جب ہو گا کہ مہر بھی ذکر کر لے، مثلاً یہ کہتا تھا کہ فلاں عورت تیرے

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب الثاني فیما ینعقد به النکاح وما لا ینعقد، ج۱، ص۲۷۲.

2 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب الثاني فیما ینعقد به النکاح وما لا ینعقد، ج۱، ص۲۷۲.

3 ......المرجع السابق.　4 ......المرجع السابق، ص۲۷۳.

5 ......المرجع السابق، ص۲۷۳.

6 ......اختیار۔　7 ......جس کے ہاتھ یا پاؤں شَل (بے کار) ہوں۔　8 ......ہاتھ پاؤں سے معذور۔

9 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب الثاني فیما ینعقد به النکاح وما لا ینعقد، ج۱، ص۲۷۳.

نکاح میں دی بعوض ہزار روپے کے اور مہر کے ذکر سے پیشتر اُس نے کہا میں نے قبول کی، نکاح نہ ہوا کہ ابھی ایجاب پورا نہ ہوا تھا اور اگر مہر کا ذکر نہ ہوتا تو ہو جاتا۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: کسی نے لڑکی کے باپ سے کہا، میں تیرے پاس اس لیے آیا کہ تُو اپنی لڑکی کا نکاح مجھ سے کر دے۔ اس نے کہا میں نے اس کو تیرے نکاح میں دیا نکاح ہوگیا، قبول کی بھی حاجت نہیں بلکہ اُسے اب یہ اختیار نہیں کہ نہ قبول کرے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: کسی نے کہا تو نے لڑکی مجھے دی، اُس نے کہا دی، اگر نکاح کی مجلس ہے تو نکاح ہے اور منگنی کی ہے تو منگنی۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: عورت کو اپنی دُلھن یا بی بی کہہ کر پکارا، اُس نے جواب دیا تو اس سے نکاح نہیں ہوتا۔[4] (ردالمحتار)

نکاح کے شرائط

نکاح کے لیے چند شرطیں ہیں:

① عاقل ہونا۔ مجنوں یا ناسمجھ بچہ نے نکاح کیا تو منعقد ہی نہ ہوا۔

② بلوغ۔ نابالغ اگر سمجھ وال ہے تو منعقد ہو جائے گا مگر ولی کی اجازت پر موقوف رہے گا۔

③ گواہ ہونا۔ یعنی ایجاب و قبول دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کے سامنے ہوں۔ گواہ آزاد، عاقل، بالغ ہوں اور سب نے ایک ساتھ نکاح کے الفاظ سُنے۔ بچوں اور پاگلوں کی گواہی سے نکاح نہیں ہوسکتا، نہ غلام کی گواہی سے اگرچہ مدبّر یا مکاتب ہو۔

مسلمان مرد کا نکاح مسلمان عورت کے ساتھ ہے تو گواہوں کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے، لہٰذا مسلمان مرد و عورت کا نکاح کافر کی شہادت سے نہیں ہوسکتا اور اگر کتابیہ[5] سے مسلمان مرد کا نکاح ہو تو اس نکاح کے گواہ ذمّی کافر بھی ہو سکتے ہیں، اگرچہ عورت کے مذہب کے خلاف گواہوں کا مذہب ہو، مثلاً عورت نصرانیہ[6] ہے اور گواہ یہودی یا بالعکس۔[7] یوہیں اگر کافر و کافرہ

---

1 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: التزوج بارسال کتاب، ج ٤، ص ٨٥.

2 ......"ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: کثیراً مایتساهل في اطلاق المستحب علی السنة، ج ٤، ص ٨٢.

3 ......المرجع السابق.

4 ......المرجع السابق.

5 ......یہودی یا عیسائی عورت۔

6 ......عیسائی۔

7 ......یعنی عورت یہودی ہے اور گواہ نصرانی ہیں۔

کا نکاح ہو تو اس نکاح کے گواہ کافر بھی ہوسکتے ہیں اگرچہ دوسرے مذہب کے ہوں۔

مسئلہ ۳۳ سمجھ وال بچے یا غلام کے سامنے نکاح ہوا اور مجلس نکاح میں وہ لوگ بھی تھے جو نکاح کے گواہ ہو سکتے ہیں پھر وہ بچہ بالغ ہو کر یا غلام آزاد ہونے کے بعد اُس نکاح کی گواہی دیں کہ ہمارے سامنے نکاح ہوا اور اُس وقت ہمارے سوا نکاح میں اور لوگ بھی موجود تھے، جن کی گواہی سے نکاح ہوا تو اُن کی گواہی مان لی جائے گی۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴ مسلمان کا نکاح ذمیّہ سے ہوا اور گواہ ذمّی تھے، اب اگر مسلمان نے نکاح سے انکار کر دیا تو ان کی گواہی سے نکاح ثابت نہ ہوگا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳۵ صرف عورتوں یا خنثے کی گواہی سے نکاح نہیں ہوسکتا، جب تک ان میں کے دو کے ساتھ ایک مرد نہ ہو۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۳۶ سوتے ہوؤں کے سامنے ایجاب وقبول ہوا تو نکاح نہ ہوا۔ یوہیں اگر دونوں گواہ بہرے ہوں کہ اُنھوں نے الفاظِ نکاح نہ سُنے تو نکاح نہ ہوا۔[4] (خانیہ)

مسئلہ ۳۷ ایک گواہ سُنتا ہوا ہے اور ایک بہرا، بہرے نے نہیں سُنا اور اُس سُننے والے یا کسی اور نے چلّا کر اُس کے کان میں کہا نکاح نہ ہوا، جب تک دونوں گواہ ایک ساتھ عاقدین[5] سے نہ سُنیں۔[6] (خانیہ)

مسئلہ ۳۸ ایک گواہ نے سُنا دوسرے نے نہیں پھر لفظ کا اعادہ کیا[7]، اب دوسرے نے سُنا پہلے نے نہیں تو نکاح نہ ہوا۔[8] (خانیہ)

مسئلہ ۳۹ گونگے گواہ نہیں ہو سکتے کہ جو گونگا ہوتا ہے بہرا بھی ہوتا ہے، ہاں اگر گونگا ہو اور بہرا نہ ہو تو

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: الخصاف کبیر في العلم یجوز الاقتداء به، ج ٤، ص ٩٩.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، ج ٤، ص ١٠١.

3 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب النکاح، فصل في شرائط النکاح، ج ١، ص ١٥٦.

4 ......المرجع السابق.

5 ......یعنی نکاح کے دونوں فریق دولہا و وکیل یا دولہا اور دلہن۔

6 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب النکاح، فصل في شرائط النکاح، ج ١، ص ١٥٦.

7 ......یعنی اس لفظ کو دہرایا۔

8 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب النکاح، فصل في شرائط النکاح، ج ١، ص ١٥٦.

ہوسکتا ہے۔[1] (ہندیہ)

مسئلہ ۴۰ عاقدین گونگے ہوں تو نکاح اشارے سے ہوگا، لہٰذا اِس نکاح کا گواہ گونگا ہوسکتا ہے اور بہرا بھی۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱ گواہ دوسرے ملک کے ہیں کہ یہاں کی زبان نہیں سمجھتے، تو اگر یہ سمجھ رہے ہیں کہ نکاح ہورہا ہے اور الفاظ بھی سُنے اور سمجھے یعنی وہ الفاظ زبان سے ادا کرسکتے ہیں اگرچہ اُن کے معنی نہیں سمجھتے نکاح ہوگیا۔[3] (خانیہ، عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲ نکاح کے گواہ فاسق ہوں یا اندھے یا اُن پر تہمت کی حد[4] لگائی گئی ہو تو ان کی گواہی سے نکاح منعقد ہو جائے گا، مگر عاقدین میں سے اگر کوئی انکار کر بیٹھے تو ان کی شہادت سے نکاح ثابت نہ ہوگا۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۳ عورت یا مرد یا دونوں کے بیٹے گواہ ہوئے نکاح ہوجائے گا مگر میاں بی بی میں سے اگر کسی نے نکاح سے انکار کردیا، تو ان لڑکوں کی گواہی اپنے باپ یا ماں کے حق میں مفید نہیں، مثلاً مرد کے بیٹے گواہ تھے اور عورت نکاح سے انکار کرتی ہے، اب شوہر نے اپنے بیٹوں کو گواہی کے لیے پیش کیا، تو ان کی گواہی اپنے باپ کے لیے نہیں مانی جائے گی اور اگر وہ دونوں گواہ دونوں کے بیٹے ہوں یا ایک ایک کا، دوسرا دوسرے کا تو ان کی گواہی کسی کے لیے نہیں مانی جائے گی۔[6] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴۴ کسی نے اپنی بالغہ لڑکی کا نکاح اُس کی اجازت سے کردیا اور اپنے بیٹوں کو گواہ بنایا، اب لڑکی کہتی ہے کہ میں نے اذن نہیں دیا اور اس کا باپ کہتا ہے دیا تو لڑکوں کی گواہی کہ اذن دیا تھا مقبول نہیں۔[7] (خانیہ)

مسئلہ ۴۵ ایک شخص نے کسی سے کہا کہ میری نابالغہ لڑکی کا نکاح فلاں سے کردے، اس نے ایک گواہ کے سامنے کر دیا تو اگر لڑکی کا باپ وقتِ نکاح موجود تھا تو نکاح ہوگیا کہ وہ دونوں گواہ ہوجائیں گے اور باپ عاقد[8] اور موجود نہ تھا

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب الأول في تفسيره شرعًا وصفة...إلخ، ج ١، ص ٢٦٨.

2 ......"ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب: الخصاف كبير في العلم...إلخ، ج ٤، ص ٩٩.

3 ......"ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب: الخصاف كبير في العلم... إلخ، ج ٤، ص ١٠٠.

و"الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب الأول في تفسيره شرعًا وصفة...إلخ، ج ١، ص ٢٦٨.

4 ......تہمتِ زنا کی شرعی سزا۔

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب: الخصاف كبير في العلم...إلخ، ج ٤، ص ١٠٠.

6 ......"الدرالمختار"، كتاب النكاح، ج ٤، ص ١٠١، وغيره.

7 ......"الفتاوی الخانية"، كتاب النكاح، فصل في شرائط النكاح، ج ١، ص ١٨٦.

8 ......نکاح کرنے والا، عقد کرنے والا۔

تو نہ ہوا۔ یوہیں اگر بالغہ کا نکاح اُس کی اجازت سے باپ نے ایک شخص کے سامنے پڑھایا، اگرلڑکی وقت عقد[1] موجود تھی ہوگیا ورنہ نہیں۔ یوہیں اگر عورت نے کسی کو اپنے نکاح کا وکیل کیا، اُس نے ایک شخص کے سامنے پڑھا دیا تو اگر موکلہ موجود ہے ہوگیا ورنہ نہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ موکل اگر بوقتِ عقد موجود ہے تو اگر چہ وکیل عقد کررہا ہے مگر موکل عاقد قرار پائے گا اور وکیل گواہ مگر یہ ضرور ہے کہ گواہی دیتے وقت اگر وکیل نے کہا، میں نے پڑھایا ہے تو شہادت نامقبول ہے کہ یہ خود اپنے فعل کی شہادت ہوئی۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلۃ ۴۶ مولیٰ[3] نے اپنی باندی[4] یا غلام کا ایک شخص کے سامنے نکاح کیا، تو اگر چہ وہ موجود ہو نکاح نہ ہوا اور اگر اُسے نکاح کی اجازت دے دی پھر اُس کی موجودگی میں ایک شخص کے سامنے نکاح کیا تو ہوجائے گا۔[5] (درمختار)

مسئلۃ ۴۷ گواہوں کا ایجاب وقبول کے وقت ہونا شرط ہے، فلہذا اگر نکاح اجازت پر موقوف ہے اور ایجاب و قبول گواہوں کے سامنے ہوئے اور اجازت کے وقت نہ تھے ہوگیا اور اس کا عکس ہوا تو نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلۃ ۴۸ گواہ اُسی کو نہیں کہتے جو دو شخص مجلسِ عقد میں مقرر کرلیے جاتے ہیں، بلکہ وہ تمام حاضرین گواہ ہیں جنھوں نے ایجاب وقبول سُنا اگر قابلِ شہادت[7] ہوں۔

مسئلۃ ۴۹ ایک گھر میں نکاح ہوا اور یہاں گواہ نہیں، دوسرے مکان میں کچھ لوگ ہیں جن کو اُنھوں نے گواہ نہیں بنایا مگر وہ وہاں سے سُن رہے ہیں، اگر وہ لوگ اُنھیں دیکھ بھی رہے ہوں تو اُن کی گواہی مقبول ہے ورنہ نہیں۔[8] (عالمگیری)

مسئلۃ ۵۰ عورت سے اذن لیتے وقت گواہوں کی ضرورت نہیں یعنی اُس وقت اگر گواہ نہ بھی ہوں اور نکاح پڑھاتے وقت ہوں تو نکاح ہوگیا، البتہ اذن کے لیے گواہوں کی یوں حاجت ہے کہ اگر اُس نے انکار کردیا اور یہ کہا کہ میں نے اذن نہیں دیا تھا تو اب گواہوں سے اس کا اذن دینا ثابت ہوجائے گا۔[9] (عالمگیری، ردالمحتار وغیرہما)

---

1 ...... یعنی نکاح کے وقت۔

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، ج ٤، ص ١٠٢، وغیرہ.

3 ...... آقا، مالک۔ 4 ...... لونڈی۔

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، ج ٤، ص ١٠٣.

6 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب الأول في تفسیرہ شرعًا وصفة... إلخ، ج ١، ص ٢٦٩.

7 ...... گواہی دینے کے اہل۔

8 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب الأول في تفسیرہ شرعًا وصفة... إلخ، ج ١، ص ٢٦٨.

9 ...... المرجع السابق، ص ٢٦٩.

و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: ھل ینعقد النکاح بالالفاظ المصحفة... إلخ، ج ٤، ص ٩٨، وغیرھما.

نکاح کا وکیل خود نکاح پڑھائے دوسرے سے نہ پڑھوائے

مسئلہ ۵۱ یہ جو تمام ہندوستان میں عام طور پر رواج پڑا ہوا ہے کہ عورت سے ایک شخص اذن [1] لے کر آتا ہے جسے وکیل کہتے ہیں، وہ نکاح پڑھانے والے سے کہہ دیتا ہے میں فلاں کا وکیل ہوں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ نکاح پڑھا دیجیے۔ یہ طریقہ محض غلط ہے۔ وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ اُس کام کے لیے دوسرے کو وکیل بنا دے، اگر ایسا کیا تو نکاح فضولی ہوا اجازت پر موقوف ہے، اجازت سے پہلے مرد و عورت ہر ایک کو توڑ دینے کا اختیار حاصل ہے بلکہ یوں چاہیے کہ جو پڑھائے وہ عورت یا اُس کے ولی کا وکیل بنے [2] خواہ یہ خود اُس کے پاس جا کر وکالت حاصل کرے یا دوسرا اس کی وکالت کے لیے اذن لائے کہ فلاں بن فلاں بن فلاں کو تُو نے وکیل کیا کہ وہ تیرا نکاح فلاں بن فلاں بن فلاں سے کر دے۔ عورت کہے ہاں۔

منکوحہ کی تعیین

مسئلہ ۵۲ یہ امر بھی ضروری ہے کہ منکوحہ گواہوں کو معلوم ہو جائے یعنی یہ کہ فلاں عورت سے نکاح ہوتا ہے، اس کے دو طریقے ہیں۔ ایک یہ کہ اگر وہ مجلسِ عقد میں موجود ہے تو اس کی طرف نکاح پڑھانے والا اشارہ کر کے کہے کہ میں نے اِس کو تیرے نکاح میں دیا اگرچہ عورت کے مونھ پر نقاب پڑا ہو، [3] بس اشارہ کافی ہے اور اس صورت میں اگر اُس کے یا اُس کے باپ دادا کے نام میں غلطی بھی ہو جائے تو کچھ حرج نہیں، کہ اشارہ کے بعد اب کسی نام وغیرہ کی ضرورت نہیں اور اشارے کی تعیین کے مقابل کوئی تعیین نہیں۔

دوسری صورت معلوم کرنے کی یہ ہے کہ عورت اور اُس کے باپ اور دادا کے نام لیے جائیں کہ فلانہ بنت فلاں بن فلاں اور اگر صرف اُسی کے نام لینے سے گواہوں کو معلوم ہو جائے کہ فلانی عورت سے نکاح ہوا تو باپ دادا کے نام لینے کی ضرورت نہیں پھر بھی احتیاط اِس میں ہے کہ اُن کے نام بھی لیے جائیں اور اس کی اصلاً ضرورت نہیں کہ اُسے پہچانتے ہوں بلکہ یہ جاننا کافی ہے کہ فلانی اور فلاں کی بیٹی فلاں کی پوتی ہے اور اِس صورت میں اگر اُس کے یا اُس کے باپ دادا کے نام میں غلطی ہوئی تو نکاح نہ ہوا اور ہماری غرض نام لینے سے یہ نہیں کہ ضرور اُس کا نام ہی لیا جائے، بلکہ مقصود یہ ہے کہ تعیین ہو جائے، خواہ نام

---

1. ......یعنی اجازت۔
2. ......یا پھر عورت کا وکیل اس بات کی بھی اجازت حاصل کرے کہ وہ نکاح پڑھانے کے لیے دوسرے کو وکیل بنا سکتا ہے۔
3. ......اعلیٰ حضرت، امامِ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ''فتاویٰ رضویہ'' جلد 11 صفحہ 112 پر فرماتے ہیں: احوط یہ ہے کہ وہ چہرہ کھلا رکھے... عِلْمِیہ

کے ذریعہ سے یا یوں کہ فلاں بن فلاں کی لڑکی اور اگر اُس کی چند لڑکیاں ہوں تو بڑی یا منجھلی[1] یا سنجھلی[2] یا چھوٹی غرض معین ہو جانا ضرور ہے اور چونکہ ہندوستان میں عورتوں کا نام مجمع میں ذکر کرنا معیوب ہے[3]، لہٰذا یہی پچھلا طریقہ یہاں کے حال کے مناسب ہے۔[4] (ردالمحتار وغیرہ)

تنبیہ: بعض نکاح خواں کو دیکھا گیا ہے کہ رواج کی وجہ سے نام نہیں لیتے اور نام لینے کو ضروری بھی سمجھتے ہیں، لہٰذا دولھا کے کان میں چپکے سے لڑکی کا نام ذکر کر دیتے ہیں پھر اُن لفظوں سے ایجاب کرتے ہیں کہ فلاں کی لڑکی جس کا نام تجھے معلوم ہے، میں نے اپنی وکالت سے تیرے نکاح میں دی۔ اِس صورت میں اگر اُس کی اور لڑکیاں بھی ہیں تو گواہوں کے سامنے تعیین نہ ہوئی، یہاں تک کہ اگر یوں کہا کہ میں نے اپنی موکلہ تیرے نکاح میں دی یا جس عورت نے اپنا اختیار مجھے دے دیا ہے، اُسے تیرے نکاح میں دیا تو فتویٰ اس پر ہے کہ نکاح نہ ہوا۔

مسئلہ ۵۳: ایک شخص کی دو لڑکیاں ہیں اور نکاح پڑھانے والے نے کہا کہ فلاں کی لڑکی تیرے نکاح میں دی، تو اُن میں اگر ایک کا نکاح ہو چکا ہے تو ہو گیا کہ وہ جو باقی ہے وہی مراد ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۴: وکیل نے موکلہ کے باپ کے نام میں غلطی کی اور موکلہ کی طرف اشارہ بھی نہ ہو تو نکاح نہیں ہوا۔ یوہیں اگر لڑکی کے نام میں غلطی کرے جب بھی نہ ہوا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۵۵: کسی کی دو لڑکیاں ہیں، بڑی کا نکاح کرنا چاہتا ہے اور نام لے دیا چھوٹی کا تو چھوٹی کا نکاح ہوا اور اگر کہا بڑی لڑکی جس کا نام یہ ہے اور نام لیا چھوٹی کا تو کسی کا نہ ہوا۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۶: لڑکی کے باپ نے لڑکے کے باپ سے صرف اتنے لفظ کہے، کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا، لڑکے کے باپ نے کہا میں نے قبول کیا تو یہ نکاح لڑکے کے باپ سے ہوا اگرچہ پیشتر[8] سے خود لڑکے کی نسبت[9] وغیرہ ہو چکی ہو اور اگر یوں کہا، میں نے اپنی لڑکی کا نکاح تیرے لڑکے سے کیا، اُس نے کہا، میں نے قبول کیا تو اب لڑکے سے ہوا، اگرچہ اُس نے یہ نہ

---

1 ...... یعنی درمیانی۔ 2 ...... یعنی تیسری۔ 3 ...... یعنی بُرا سمجھا جاتا ہے۔

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: الخصاف کبیر في العلم... إلخ، ج ٤، ص ٩٨، ١٠٤، وغیره.

5 ...... "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: التزوج بارسال کتاب، ج ٤، ص ٨٧.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، ج ٤، ص ١٠٤.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: في عطف الخاص علی العام، ج ٤، ص ١٠٤.

8 ...... پہلے۔ 9 ...... یعنی منگنی۔

کہا کہ میں نے اپنے لڑکے کے لیے قبول کی اور اگر پہلی صورت میں یہ کہتا کہ میں نے اپنے لڑکے کے لیے قبول کی تو لڑکے ہی کا ہوتا۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۷: لڑکے کے باپ نے کہا تو اپنی لڑکی کا نکاح میرے لڑکے سے کردے، اُس نے کہا میں نے تیرے نکاح میں دی، اس نے کہا میں نے قبول کی تو اسی کا نکاح ہوا، اس کے لڑکے کا نہ ہوا اور ایسا بھی اب نہیں ہوسکتا کہ باپ طلاق دے کر لڑکے سے نکاح کردے کہ وہ تو ہمیشہ کے لیے لڑکے پر حرام ہوگئی۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۸: عورت سے اجازت لیں تو اس میں بھی زوج[3] اور اُس کے باپ، دادا کے نام ذکر کردیں کہ جہالت[4] باقی نہ رہے۔

مسئلہ ۵۹: عورت نے اذن دیا اگر اُس کو دیکھ رہا ہے اور پہچانتا ہے تو اُس کے اذن کا گواہ ہوسکتا ہے۔ یوہیں اگر مکان کے اندر سے آواز آئی اور اس گھر میں وہ تنہا ہے تو بھی شہادت دے سکتا ہے اور اگر تنہا نہیں اور اذن دینے کی آواز آئی تو اگر بعد میں عورت نے کہا کہ میں نے اذن نہیں دیا تھا تو یہ گواہی نہیں دے سکتا کہ اُسی نے اذن دیا تھا مگر واقعی اگر اُس نے اذن دے دیا تھا جب تو پوری طرح سے نکاح ہوگیا، ورنہ نکاح فضولی ہوگا کہ اُس کی اجازت پر موقوف رہے گا۔[5] (ردالمحتار وغیرہ) سُنا گیا ہے کہ بعض لڑکیاں اذن دیتے وقت کچھ نہیں بولتیں، دوسری عورتیں ہوں کردیا کرتی ہیں یہ نہیں چاہیے۔

ایجاب وقبول کا ایک مجلس میں ھونا

④ ایجاب وقبول دونوں کا ایک مجلس میں ہونا۔ تو اگر دونوں ایک مجلس میں موجود تھے ایک نے ایجاب کیا، دوسرا قبول سے پہلے اُٹھ کھڑا ہوا یا کوئی ایسا کام شروع کردیا، جس سے مجلس بدل جاتی ہے[6] تو ایجاب باطل ہوگیا، اب قبول کرنا بیکار ہے پھر سے ہونا چاہیے۔[7] (عالمگیری)

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب في عطف الخاص علی العام، ج ٤، ص ١٠٤.

2 ......المرجع السابق، ص ١٠٥.

3 ......خاوند۔

4 ......یعنی لاعلمی۔

5 ......"ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: الخصاف کبیر في العلم... إلخ، ج ٤، ص ٩٨، وغیرہ.

6 ......مثلاً تین لقمے کھانے، تین گھونٹ پینے، تین کلمے بولنے، تین قدم میدان میں چلنے، نکاح یا خرید وفروخت کرنے، لیٹ کر سو جانے سے مجلس بدل جاتی ہے۔

7 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب النکاح، الباب الأول في تفسیره شرعًا وصفة... إلخ، ج ١، ص ٢٦٩.

مسئلہ ۶۰ مرد نے کہا میں نے فلانی سے نکاح کیا اور وہ وہاں موجود نہ تھی، اُسے خبر پہنچی تو کہا میں نے قبول کیا یا عورت نے کہا میں نے اپنے کوفلاں کی زوجیت میں دیا اور وہ غائب تھا، جب خبر پہنچی تو کہا میں نے قبول کیا تو دونوں صورتوں میں نکاح نہ ہوا۔ اگرچہ جن گواہوں کے سامنے ایجاب ہوا، اُنھیں کے سامنے قبول بھی ہوا ہو۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۱ اگر ایجاب کے الفاظ خط میں لکھ کر بھیجے اور جس مجلس میں خط اُس کے پاس پہنچا، اُس میں قبول نہ کیا بلکہ دوسری مجلس میں گواہوں کو بُلا کر قبول کیا تو ہو جائے گا جب کہ وہ شرطیں پائی جائیں جو اوپر مذکور ہوئیں، جس کے ہاتھ خط بھیجا مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غیر آزاد، بالغ ہو یا نابالغ، صالح ہو یا فاسق۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۲ کسی کی معرفت ایجاب کے الفاظ کہلا کر بھیجے، اس پیغام پہنچانے والے نے جس مجلس میں پیغام پہنچایا، اس میں قبول نہ کیا پھر دوسری مجلس میں قاصد نے تقاضا کیا اب قبول کیا تو نکاح نہ ہوا۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۳ چلتے ہوئے یا جانور پر سوار جا رہے تھے اور ایجاب وقبول ہوا نکاح نہ ہوا۔ کشتی پر جا رہے تھے اور اس حالت میں ہوا تو ہو گیا۔[4] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۶۴ ایجاب کے بعد فوراً قبول کرنا شرط نہیں جب کہ مجلس نہ بدلی ہو، لہٰذا اگر نکاح پڑھانے والے نے ایجاب کے الفاظ کہے اور دولہا نے سکوت کیا پھر کسی کے کہنے پر قبول کیا تو ہو گیا۔[5] (ردالمحتار وغیرہ)

ایجاب وقبول میں مخالفت نہ ہو

⑤ قبول ایجاب کے مخالف نہ ہو، مثلاً اس نے کہا ہزار روپے مہر پر تیرے نکاح میں دی، اُس نے کہا نکاح تو قبول کیا اور مہر قبول نہیں تو نکاح نہ ہوا۔ اور اگر نکاح قبول کیا اور مہر کی نسبت کچھ نہ کہا تو ہزار پر نکاح ہو گیا۔[6] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۵ اگر کہا ہزار پر تیرے نکاح میں دی، اُس نے کہا دو ہزار پر میں نے قبول کی یا مرد نے عورت سے کہا ہزار

---

1 ……"الفتاوی الهندية"،كتاب النكاح،الباب الأول في تفسيره شرعًاوصفة...إلخ،ج١، ص٢٦٩.

2 ……المرجع السابق.

3 ……"ردالمحتار"،كتاب النكاح، مطلب: التزوج بإرسال كتاب، ج٤، ص٨٦.

4 ……المرجع السابق، وغيره.

5 ……المرجع السابق،وغيره.

6 ……"الفتاوی الهندية"،كتاب النكاح،الباب الأول في تفسيره شرعًاوصفة...إلخ،ج١، ص٢٦٩.
و"ردالمحتار"،كتاب النكاح، مطلب: التزوج بإرسال كتاب، ج٤، ص٨٧.

روپے مہر پر میں نے تجھ سے نکاح کیا، عورت نے کہا پانسو مہر پر میں نے قبول کیا تو نکاح ہوگیا مگر پہلی صورت میں اگر عورت نے بھی اُسی مجلس میں دو ہزار قبول کیے تو مَہر دو ہزار ورنہ ایک ہزار اور دوسری صورت میں مطلقاً پانسو مہر ہے۔ اگر عورت نے ہزار کو کہا، مرد نے پانسو پر قبول کیا تو ظاہر یہ ہے کہ نہیں ہوا، اِس لیے کہ ایجاب کے مخالف ہے۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ٦٦ غلام نے بغیر اجازتِ مولیٰ اپنا نکاح کسی عورت سے کیا اور مہر خود اپنے کو کیا اُس کے مولیٰ نے نکاح تو جائز کیا مگر غلام کے مَہر میں ہونے کی اجازت نہ دی تو نکاح ہوگیا اور مہر کی نسبت یہ حکم ہے کہ مہر مثل و قیمت غلام دونوں میں جو کم ہے وہ مَہر ہے غلام بیچ کر مہر ادا کیا جائے۔[2] (عالمگیری)

⑥ لڑکی بالغہ ہے تو اُس کا راضی ہونا شرط ہے،[3] ولی کو یہ اختیار نہیں کہ بغیر اُس کی رضا کے نکاح کر دے۔

⑦ کسی زمانۂ آئندہ کی طرف نسبت نہ کی ہو، نہ کسی شرط نامعلوم پر معلّق کیا ہو، مثلاً میں نے تجھ سے آئندہ روز میں نکاح کیا یا میں نے نکاح کیا اگر زید آئے ان صورتوں میں نکاح نہ ہوا۔

مسئلہ ٦٧ جب کہ صریح الفاظ[4] نکاح میں استعمال کیے جائیں تو عاقدین اور گواہوں کا ان کے معنی جاننا شرط نہیں۔[5] (درمختار)

⑧ نکاح کی اضافت[6] کُل کی طرف ہو یا اُن اعضا کی طرف جن کو بول کر کُل مراد لیتے ہیں تو اگر یہ کہا، فلاں کے ہاتھ یا پاؤں یا نصف سے نکاح کیا صحیح نہ ہوا۔[7] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب الأول في تفسيره شرعًا وصفة...إلخ، ج١، ص٢٦٩.

و"ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب: التزوج بإرسال كتاب، ج٤، ص٨٧.

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب الأول في تفسيره شرعًا وصفة...إلخ، ج١، ص٢٦٩.

3 ......اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن "فتاویٰ رضویہ" جلد 11 صفحہ 203 پر فرماتے ہیں: یعنی اس کی اجازت قول، فعل صریح یا دلالت سے ہوجاتی ہے اگر چہ بطور جبر ہو۔... عِلْمِیه

4 ......صریح صرف دو لفظ ہیں (۱) نکاح (۲) تزوج۔ مثلاً عربی میں کہا: زَوَّجْتُ نَفْسِيْ یا اردو میں کہا: میں نے اپنے کو تیری زوجیت یا تیرے نکاح میں دیا۔... عِلْمِیه

5 ......"الدرالمختار"، كتاب النكاح، ج٤، ص٨٨.

6 ......نکاح کی نسبت۔

7 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب الأول في تفسيره شرعًا وصفة...إلخ، ج١، ص٢٦٩.

محرمات کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِیْلًا ﴿۲۲﴾ حُرِّمَتْ عَلَیْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآىٕكُمْ وَرَبَآىٕبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآىٕكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ؗ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ ؗ وَحَلَآىٕلُ اَبْنَآىٕكُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۲۳﴾ۙ وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ ؕ ﴾ (1)

اُن عورتوں سے نکاح نہ کرو، جن سے تمھارے باپ دادا نے نکاح کیا ہو مگر جو گزر چکا، بیشک یہ بے حیائی اور غضب کا کام ہے اور بہت بُری راہ۔ تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمھاری وہ مائیں جنھوں نے تمھیں دودھ پلایا اور دُودھ کی بہنیں اور تمھاری عورتوں کی مائیں اور اُن کی بیٹیاں جو تمھاری گود میں ہیں، اُن بیبیوں سے جن سے تم جماع کر چکے ہو اور اگر تم نے اُن سے جماع نہ کیا ہو تو اُن کی بیٹیوں میں گناہ نہیں اور تمھارے نسلی بیٹوں کی بیبیاں اور دو بہنوں کو اکٹھا کرنا مگر جو ہو چکا۔ بیشک اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے اور حرام ہیں شوہر والی عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمھاری مِلک میں آجائیں، یہ اللہ (عزوجل) کا نوشتہ ہے اور ان کے سوا جو رہیں وہ تم پر حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو پارسائی چاہتے، نہ زنا کرتے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى یُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِیْنَ حَتّٰى یُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓىٕكَ یَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ یَدْعُوْۤا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَیُبَیِّنُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ ﴾ (2)

مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک ایمان نہ لائیں، بیشک مسلمان باندی مشرکہ سے بہتر ہے اگرچہ تمھیں یہ بھلی

---

(1) ......پ ٤، ٥، النساء: ٢٢۔٢٤.

(2) ......پ ٢، البقرة: ٢٢١.

معلوم ہوتی ہو اور مشرکوں سے نکاح نہ کرو جب تک ایمان نہ لائیں، بیشک مسلمان غلام مشرک سے بہتر ہے، اگرچہ تمھیں یہ اچھا معلوم ہوتا ہو، یہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ (عزوجل) بلاتا ہے جنت و مغفرت کی طرف اپنے حکم سے اور لوگوں کے لیے اپنی نشانیاں ظاہر فرماتا ہے تاکہ لوگ نصیحت مانیں۔

حدیث ۱ صحیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''عورت اور اُس کی پھوپی کو جمع نہ کیا جائے اور نہ عورت اور اُس کی خالہ کو۔'' [1]

حدیث ۲ ابوداود و ترمذی و دارمی و نسائی کی روایت اُنھیں سے ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اِس سے منع فرمایا کہ پھوپی کے نکاح میں ہوتے اُس کی بھتیجی سے نکاح کیا جائے یا بھتیجی کے ہوتے اُس کی پھوپی سے یا خالہ کے ہوتے اُس کی بھانجی سے یا بھانجی کے ہوتے اُس کی خالہ سے۔'' [2]

حدیث ۳ امام بخاری عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو عورتیں ولادت (نسب) سے حرام ہیں، وہ رضاعت سے حرام ہیں۔'' [3]

حدیث ۴ صحیح مسلم میں مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے اُنھیں حرام کر دیا جنھیں نسب سے حرام فرمایا۔'' [4]

مسائلِ فقهيه

محرمات وہ عورتیں ہیں جن سے نکاح حرام ہے اور حرام ہونے کے چند سبب ہیں، لہٰذا اس بیان کو نو قسم پر منقسم [5] کیا جاتا ہے:

قسم اوّل نسب: اس قسم میں سات عورتیں ہیں:

① ماں، ② بیٹی، ③ بہن، ④ پھوپی، ⑤ خالہ، ⑥ بھتیجی، ⑦ بھانجی۔

---

1 ......''صحیح مسلم''، کتاب النكاح، باب تحريم الجمع بين المرأة...إلخ، الحديث: ۳۳۔(۱۴۰۸)، ص ۷۳۱.

2 ......''جامع الترمذی''، أبواب النكاح، باب ماجاء لاتنكح المرأة على عمتها...إلخ، الحديث: ۱۱۲۹، ج۲، ص ۳۶۷.

3 ......''صحيح البخاري''، كتاب النكاح، باب مايحل من الدخول والنظر الى النساء في الرضاع، الحديث: ۵۲۳۹، ج۳، ص ۴۶۴.

4 ......''صحیح مسلم''، كتاب الرضاع، باب تحريم ابنة الأخ من الرضاعة، الحديث: ۱۱ و ۱۳۔(۱۴۴۶)، ص ۷۶۱.
و ''مشكاة المصابيح''، كتاب النكاح، باب المحرمات، الحديث ۳۱۶۳، ج۲، ص ۲۱۷.

5 ......یعنی تقسیم۔

حرمتِ نسب

مسئلہ ۱: دادی، نانی، پردادی، پرنانی اگرچہ کتنی ہی اوپر کی ہوں سب حرام ہیں اور یہ سب ماں میں داخل ہیں کہ یہ باپ یاماں یادادا، دادی، نانا، نانی کی مائیں ہیں کہ ماں سے مراد وہ عورت ہے، جس کی اولاد میں یہ ہے بلاواسطہ یابواسطہ۔

مسئلہ ۲: بیٹی سے مراد وہ عورتیں ہیں جو اس کی اولاد ہیں۔ لہٰذا پوتی، پرپوتی، نواسی، پرنواسی اگرچہ درمیان میں کتنی ہی پشتوں کا فاصلہ ہو سب حرام ہیں۔

مسئلہ ۳: بہن خواہ حقیقی ہو یعنی ایک ماں باپ سے یا سوتیلی کہ باپ دونوں کا ایک ہے اور مائیں دو یا ماں ایک ہے اور باپ دو سب حرام ہیں۔

مسئلہ ۴: باپ، ماں، دادا، دادی، نانا، نانی، وغیرہم اصول کی پھوپیاں یا خالائیں اپنی پھوپی اور خالہ کے حکم میں ہیں۔ خواہ یہ حقیقی ہوں یا سوتیلی۔ یوہیں حقیقی یا علاتی پھوپی کی پھوپی یا حقیقی یا اخیافی خالہ کی خالہ۔

مسئلہ ۵: بھتیجی، بھانجی سے بھائی، بہن کی اولادیں مراد ہیں، ان کی پوتیاں، نواسیاں بھی اسی میں شمار ہیں۔

مسئلہ ۶: زنا سے بیٹی، پوتی، بہن، بھتیجی، بھانجی بھی محرمات میں ہیں۔

مسئلہ ۷: جس عورت سے اس کے شوہر نے لعان کیا اگرچہ اس کی لڑکی اپنی ماں کی طرف منسوب ہوگی مگر پھر بھی اس شخص پر وہ لڑکی حرام ہے۔[1] (ردالمحتار)

حرمتِ مصاہرت

قسم دوم مصاہرت: ① زوجۂ موطوءہ[2] کی لڑکیاں، ② زوجہ کی ماں، دادیاں، نانیاں، ③ باپ، دادا وغیرہما اصول کی بیبیاں، ④ بیٹے پوتے وغیرہما فروع کی بیبیاں۔

مسئلہ ۸: جس عورت سے نکاح کیا اور وطی نہ کی تھی کہ جدائی ہوگئی اُس کی لڑکی اس پر حرام نہیں، نیز حرمت اس صورت میں ہے کہ وہ عورت مشتہاۃ[3] ہو، اس لڑکی کا اس کی پرورش میں ہونا ضروری نہیں اور خلوتِ صحیحہ[4] بھی وطی ہی کے حکم

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١٠٩.

2 ......یعنی وہ بیوی جس سے صحبت کی گئی ہو۔

3 ......قابل شہوت ہو یعنی نو برس سے کم عمر کی نہ ہو۔

4 ......خلوت صحیحہ: یعنی میاں بیوی کا اس طرح تنہا ہونا کہ جماع سے کوئی مانع شرعی یا طبعی یا حسی نہ ہو۔ مانع حسی سے مراد زوجین سے کوئی ایسی بیماری میں ہو کہ صحبت نہیں کرسکتا ہو۔ مانع طبعی شوہر اور عورت کے درمیان کسی تیسرے کا ہونا۔ اور مانع شرعی کی مثال عورت کا حیض یا نفاس کی حالت میں ہونا یا نماز فرض میں ہونا۔ (اس کی تفصیل آگے آرہی ہے)۔... عِلْمِیه

میں ہے یعنی اگر خلوتِ صحیحہ عورت کے ساتھ ہوگئی، اس کی لڑکی حرام ہوگئی اگرچہ وطی نہ کی ہو۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹: نکاح فاسد سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی، جب تک وطی نہ ہو لہٰذا اگر کسی عورت سے نکاح فاسد کیا تو عورت کی ماں اس پر حرام نہیں اور جب وطی ہوئی تو حرمت ثابت ہوگئی کہ وطی سے مطلقاً حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔ خواہ وطی حلال ہو یا شبہہ وزنا سے، مثلاً بیع فاسد سے خریدی ہوئی کنیز سے یا کنیزِ مشترک[2] یا مکاتبہ یا جس عورت سے ظہار کیا یا مجوسیہ باندی یا اپنی زوجہ سے، حیض و نفاس میں یا احرام و روزہ میں غرض کسی طور پر وطی ہو، حرمت مصاہرت ثابت ہوگئی لہٰذا جس عورت سے زنا کیا، اس کی ماں اور لڑکیاں اس پر حرام ہیں۔ یوہیں وہ عورت زانیہ اس شخص کے باپ، دادا اور بیٹوں پر حرام ہو جاتی ہے۔[3] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: حرمت مصاہرت جس طرح وطی سے ہوتی ہے، یوہیں بشہوت[4] چھونے اور بوسہ لینے اور فرج داخل[5] کی طرف نظر کرنے اور گلے لگانے اور دانت سے کاٹنے اور مباشرت، یہاں تک کہ سر پر جو بال ہوں اُنھیں چھونے سے بھی حرمت ہو جاتی ہے اگرچہ کوئی کپڑا بھی حائل ہو[6] مگر جب اتنا موٹا کپڑا حائل ہو کہ گرمی محسوس نہ ہو۔ یوہیں بوسہ لینے میں بھی اگر باریک نقاب حائل ہو تو حرمت ثابت ہو جائے گی۔ خواہ یہ باتیں جائز طور پر ہوں، مثلاً منکوحہ کنیز ہے یا ناجائز طور پر۔ جو بال سر سے لٹک رہے ہوں انھیں بشہوت چھوا تو حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوئی۔[7] (عالمگیری، ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۱۱: فرجِ داخل کی طرف نظر کرنے کی صورت میں اگر شیشہ درمیان میں ہو یا عورت پانی میں تھی اس کی نظر وہاں تک پہنچی جب بھی حرمت ثابت ہوگئی، البتہ آئینہ یا پانی میں عکس دکھائی دیا تو حرمت مصاہرت نہیں۔[8] (درمختار، عالمگیری)

---

1 ..."ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١١٠.

2 ...ایسی کنیز جس کے مالک دو یا زیادہ ہوں۔

3 ..."الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب الثالث في المحرمات، القسم الثاني، ج١، ص٢٧٤.

و"ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١١٣.

4 ...شہوت کے ساتھ۔ 5 ...عورت کی شرمگاہ کا اندرونی حصہ۔ 6 ...درمیان میں آڑ ہو۔

7 ..."الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب الثالث في المحرمات، القسم الثاني، ج١، ص٢٧٤.

و"ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١١٤، وغیرہ.

8 ..."الدرالمختار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١١٤.

و"الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب الثالث في بیان المحرمات، القسم الثاني، ج١، ص٢٧٤.

مسئلہ ۱۲ چھونے اور نظر کے وقت شہوت نہ تھی بعد کو پیدا ہوئی یعنی جب ہاتھ لگا یا اُس وقت نہ تھی، ہاتھ جدا کرنے کے بعد ہوئی تو اس سے حرمت نہیں ثابت ہوتی۔ اس مقام پر شہوت کے معنی یہ ہیں کہ اس کی وجہ سے انتشار آلہ ہوجائے اور اگر پہلے سے انتشار موجود تھا تو اب زیادہ ہوجائے یہ جوان کے لیے ہے۔ بوڑھے اور عورت کے لیے شہوت کی حد یہ ہے کہ دل میں حرکت پیدا ہو اور پہلے سے ہو تو زیادہ ہوجائے، محض میلان نفس کا نام شہوت نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۳ نظر اور چھونے میں حرمت جب ثابت ہوگی کہ انزال[2] نہ ہو اور انزال ہوگیا تو حرمت مصاہرت نہ ہوگی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۴ عورت نے شہوت کے ساتھ مرد کو چھوا یا بوسہ لیا یا اس کے آلہ کی طرف نظر کی تو اس سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہوگئی۔[4] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ حرمت مصاہرت کے لیے شرط یہ ہے کہ عورت مشتہاۃ ہو یعنی نو برس سے کم عمر کی نہ ہو، نیز یہ کہ زندہ ہو تو اگر نو برس سے کم عمر کی لڑکی یا مردہ عورت کو بشہوت چھوا یا بوسہ لیا تو حرمت ثابت نہ ہوئی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۶ عورت سے جماع کیا مگر دخول نہ ہوا تو حرمت ثابت نہ ہوئی، ہاں اگر اس کو حمل رہ جائے تو حرمت مصاہرت ہوگئی۔[6] (عالمگیری) بوڑھیا عورت کے ساتھ یہ افعال واقع ہوئے یا اس نے کیے تو مصاہرت ہوگئی، اس کی لڑکی اس شخص پر حرام ہوگئی نیز وہ اس کے باپ، دادا پر۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۷ وطی سے مصاہرت میں یہ شرط ہے کہ آگے کے مقام میں ہو، اگر پیچھے میں ہوئی مصاہرت نہ

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١١٥.

2 ...... یعنی منی کا نکلنا۔

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١١٥.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١١٤.

و"الفتاوى الهندية"، کتاب النکاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، القسم الثاني، ج١، ص٢٧٤.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١١٧.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب النکاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، القسم الثاني، ج١، ص٢٧٤.

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١١٧.

ہوگی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۸ اغلام[2] سے مصاہرت نہیں ثابت ہوتی۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹ مراہق یعنی وہ لڑکا کہ ہنوز[4] بالغ نہ ہوا مگر اس کے ہم عمر بالغ ہوگئے ہوں، اس کی مقدار بارہ برس کی عمر ہے، اس نے اگر وطی کی یا شہوت کے ساتھ چھوا یا بوسہ لیا تو مصاہرت ہوگئی۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰ یہ افعال قصداً[6] ہوں یا بھول کر یا غلطی سے یا مجبوراً بہرحال مصاہرت ثابت ہو جائے گی، مثلاً اندھیری رات میں مرد نے اپنی عورت کو جماع کے لیے اٹھانا چاہا، غلطی سے شہوت کے ساتھ مشتہاۃ لڑکی[7] پر ہاتھ پڑ گیا، اس کی ماں ہمیشہ کے لیے اُس پر حرام ہوگئی۔ یوہیں اگر عورت نے شوہر کو اٹھانا چاہا اور شہوت کے ساتھ ہاتھ لڑکے پر پڑ گیا، جو مراہق تھا ہمیشہ کو اپنے اس شوہر پر حرام ہوگئی۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۲۱ مونھ[9] کا بوسہ لیا تو مطلقاً حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی اگرچہ کہتا ہو کہ شہوت سے نہ تھا۔ یوہیں اگر انتشار آلہ تھا تو مطلقاً کسی جگہ کا بوسہ لیا حرمت ہو جائے گی اور اگر انتشار نہ تھا اور رخسار یا ٹھوڑی یا پیشانی یا مونھ کے علاوہ کسی اور جگہ کا بوسہ لیا اور کہتا ہے کہ شہوت نہ تھی تو اس کا قول مان لیا جائے گا۔ یوہیں انتشار کی حالت میں گلے لگانا بھی حرمت ثابت کرتا ہے اگرچہ شہوت کا انکار کرے۔[10] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲ چٹکی لینے[11]، دانت کاٹنے کا بھی یہی حکم ہے کہ شہوت سے ہوں تو حرمت ثابت ہو جائے گی۔

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١١٧.

2 ......پیچھے کے مقام میں وطی کرنا۔

3 ......"ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١١٧.

4 ......یعنی ابھی تک۔

5 ......"ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١١٨.

6 ......یعنی جان بوجھ کر۔

7 ......قابلِ شہوت لڑکی یعنی جس کی عمر نو ۹ سال سے کم نہ ہو۔

8 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١١٨.

9 ......منہ یعنی لب۔

10 ......"ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١١٨.

11 ......ہاتھ کے انگوٹھے اور اس کے برابر کی انگلی سے دبانا یا نوچ لینے۔

عورت کی شرمگاہ کو چھوا یا پستان کو اور کہتا ہے کہ شہوت نہ تھی تو اس کا قول معتبر نہیں۔[1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۳ نظر سے حرمت ثابت ہونے کے لیے نظر کرنے والے میں شہوت پائی جانا ضرور ہے اور بوسہ لینے، گلے لگانے، چھونے وغیرہ میں ان دونوں میں سے ایک کو شہوت ہو جانا کافی ہے اگرچہ دوسرے کو نہ ہو۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴ مجنون اور نشہ والے سے یہ افعال ہوئے یا ان کے ساتھ کیے گئے، جب بھی وہی حکم ہے کہ اور شرطیں پائی جائیں تو حرمت ہو جائے گی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۵ کسی سے پوچھا گیا تو نے اپنی ساس کے ساتھ کیا کیا؟ اس نے کہا، جماع کیا۔ حرمت مصاہرت ثابت ہوگئی، اب اگر کہے میں نے جھوٹ کہہ دیا تھا نہیں مانا جائے گا بلکہ اگرچہ مذاق میں کہہ دیا ہو جب بھی یہی حکم ہے۔[4] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۶ حرمت مصاہرت مثلاً شہوت سے بوسہ لینے یا چھونے یا نظر کرنے کا اقرار کیا، تو حرمت ثابت ہوگئی اور اگر یہ کہے کہ اس عورت کے ساتھ نکاح سے پہلے اس کی ماں سے جماع کیا تھا جب بھی یہی حکم رہے گا۔ مگر عورت کا مہر اس سے باطل نہ ہوگا وہ بدستور واجب۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷ کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کے لڑکے نے عورت کی لڑکی سے کیا، جو دوسرے شوہر سے ہے تو حرج نہیں۔ یوہیں اگر لڑکے نے عورت کی ماں سے نکاح کیا جب بھی یہی حکم ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸ عورت نے دعویٰ کیا کہ مرد نے اس کے اصول یا فروع کو بشہوت چھوا یا بوسہ لیا یا کوئی اور بات کی ہے، جس سے حرمت ثابت ہوتی ہے اور مرد نے انکار کیا تو قول مرد کا لیا جائے گا یعنی جبکہ عورت گواہ نہ پیش

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب الثالث في بیان المحرمات، القسم الثاني، ج۱، ص۲۷٦.
و"الدرالمختار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص۱۱۹۔۱۲۱.

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص۱۲۰.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص۱۲۰.

4 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب الثالث في بیان المحرمات، القسم الثاني، ج۱، ص۲۷٦، وغیرہ.

5 ......"ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص۱۲۲.

6 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب الثالث في بیان المحرمات، القسم الثاني، ج۱، ص۲۷۷.

کر سکے۔[1] (درمختار)

قسم سوم: جمع بین المحارم۔

مسئلہ ۲۹ وہ دو عورتیں کہ اُن میں جس ایک کو مرد فرض کریں، دوسری اس کے لیے حرام ہو (مثلاً دو بہنیں کہ ایک کو مرد فرض کرو تو بھائی، بہن کا رشتہ ہوا یا پھوپی، بھتیجی کہ پھوپی کو مرد فرض کرو تو چچا، بھتیجی کا رشتہ ہوا اور بھتیجی کو مرد فرض کرو تو پھوپی، بھتیجے کا رشتہ ہوا یا خالہ، بھانجی کہ خالہ کو مرد فرض کرو تو ماموں، بھانجی کا رشتہ ہوا اور بھانجی کو مرد فرض کرو تو بھانجے، خالہ کا رشتہ ہوا) ایسی دو ۲ عورتوں کو نکاح میں جمع نہیں کرسکتا بلکہ اگر طلاق دے دی ہو اگرچہ تین طلاقیں تو جب تک عدّت نہ گزر لے، دوسری سے نکاح نہیں کرسکتا بلکہ اگر ایک باندی ہے اور اُس سے وطی کی تو دوسری سے نکاح نہیں کرسکتا۔ یو ہیں اگر دونوں باندیاں ہیں اور ایک سے وطی کرلی تو دوسری سے وطی نہیں کرسکتا۔[2] (عامہ کتب)

مسئلہ ۳۰ ایسی دو عورتیں جن میں اس قسم کا رشتہ ہو جو اوپر مذکور ہوا وہ نسب کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ دودھ کے ایسے رشتے ہوں جب بھی دونوں کا جمع کرنا حرام ہے، مثلاً عورت اور اس کی رضاعی بہن یا خالہ یا پھوپی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱ دو عورتوں میں اگر ایسا رشتہ پایا جائے کہ ایک کو مرد فرض کریں تو دوسری اس کے لیے حرام ہو اور دوسری کو مرد فرض کریں تو پہلی حرام نہ ہو تو ایسی دو ۲ عورتوں کے جمع کرنے میں حرج نہیں، مثلاً عورت اور اس کے شوہر کی لڑکی کہ اس لڑکی کو مرد فرض کریں تو وہ عورت اس پر حرام ہوگی، کہ اس کی سوتیلی ماں ہوئی اور عورت کو مرد فرض کریں تو لڑکی سے کوئی رشتہ پیدا نہ ہوگا یو ہیں عورت اور اس کی بہو۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۲ باندی سے وطی کی پھر اس کی بہن سے نکاح کیا، تو یہ نکاح صحیح ہو گیا مگر اب دونوں میں سے کسی سے وطی نہیں کرسکتا، جب تک ایک کو اپنے اوپر کسی ذریعہ سے حرام نہ کرلے، مثلاً منکوحہ کو طلاق دیدے یا وہ خلع کرالے اور دونوں صورتوں میں عدّت گزر جائے یا باندی کو بیچ ڈالے یا آزاد کردے، خواہ پوری بیچی یا آزاد کی یا اُس کا کوئی حصہ نصف وغیرہ یا اس کو ہبہ کردے اور قبضہ بھی دلا دے یا اُسے مکاتبہ کردے یا اُس کا کسی سے نکاح صحیح کردے اور اگر نکاح فاسد کردیا تو اس کی بہن یعنی منکوحہ سے وطی نہیں ہوسکتی مگر جبکہ نکاحِ فاسد میں اس کے شوہر نے وطی بھی کرلی تو چونکہ اب اس کی عدّت واجب ہوگی،

---

1 ......"الدرالمختار"، كتاب النكاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص ١٢١.

2 ......المرجع السابق، ص ١٢٢.

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، القسم الثالث، ج١، ص ٢٧٧.

4 ......"الدرالمختار"، كتاب النكاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص ١٢٤.

لہٰذا مالک کے لیے حرام ہوگئی اور منکوحہ سے وطی جائز ہوگئی اور بیع[1] وغیرہ کی صورت میں اگر وہ پھر اس کی مِلک میں واپس آئی، مثلاً بیع فسخ ہوگئی یا اس نے پھر خرید لی تو اب پھر بدستور دونوں سے وطی حرام ہو جائے گی، جب تک پھر سبب حرمت[2] نہ پایا جائے۔ باندی کے احرام و روزہ و حیض و نفاس و رہن و اجارہ سے منکوحہ حلال نہ ہوگی اور اگر باندی سے وطی نہ کی ہو تو اس منکوحہ سے مطلقاً وطی جائز ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳: مقدمات وطی مثلاً شہوت کے ساتھ بوسہ لیا یا چھوا یا اس باندی نے اپنے مولیٰ کو شہوت کے ساتھ چھوا یا بوسہ لیا تو یہ بھی وطی کے حکم میں ہیں، کہ ان افعال کے بعد اگر اس کی بہن سے نکاح کیا تو کسی سے جماع جائز نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۴: ایسی دو عورتیں جن کو جمع کرنا حرام ہے اگر دونوں سے بیک عقد[5] نکاح کیا تو کسی سے نکاح نہ ہوا، فرض ہے کہ دونوں کو فوراً جدا کر دے اور دخول نہ ہوا ہو تو مہر بھی واجب نہ ہوا اور دخول ہوا ہو تو مہر مثل اور بندھے ہوئے مہر میں جو کم ہو وہ دیا جائے، اگر دونوں کے ساتھ دخول کیا تو دونوں کو دیا جائے اور ایک کے ساتھ کیا تو ایک کو۔[6] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۵: اگر دونوں سے دو عقد کے ساتھ نکاح کیا تو پہلی سے نکاح ہوا اور دوسری کا نکاح باطل، لہٰذا پہلی سے وطی جائز ہے مگر جبکہ دوسری سے وطی کر لی تو اب جب تک اس کی عدّت نہ گزر جائے پہلی سے بھی وطی حرام ہے۔ پھر اس صورت میں اگر یہ یاد نہ رہا کہ پہلے کس سے ہوا تو شوہر پر فرض ہے کہ دونوں کو جدا کر دے اور اگر وہ خود جدا نہ کرے تو قاضی پر فرض ہے کہ تفریق[7] کر دے اور یہ تفریق طلاق شمار کی جائے گی پھر اگر دخول سے پیشتر تفریق ہوئی تو نصف مہر میں دونوں برابر بانٹ لیں، اگر دونوں کا برابر برابر مقرر ہوا اور اگر دونوں کے مہر برابر نہ ہوں اور معلوم ہے کہ فلانی کا اتنا تھا اور فلانی کا اتنا تو ہر ایک کو اس کے مہر کی چوتھائی ملے گی۔ اور اگر یہ معلوم ہے کہ ایک کا اِتنا ہے اور ایک کا اُتنا مگر یہ معلوم نہیں کہ کس کا اِتنا ہے اور کس کا اُتنا تو جو کم ہے، اس کے نصف میں دونوں برابر برابر تقسیم کر لیں اور اگر مہر مقرر ہی نہ ہوا تھا تو ایک متعہ[8] واجب ہوگا، جس میں دونوں بانٹ لیں اور اگر

---

1. ......خرید و فروخت۔
2. ......حرام ہونے کا سبب۔
3. ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج ٤، ص ١٢٥.
4. ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج ٤، ص ١٢٦.
5. ......یعنی ایک ہی ایجاب وقبول کے ساتھ۔
6. ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج ٤، ص ١٢٦.
و "الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب الثالث في بیان المحرمات، القسم الثالث، ج ١، ص ٢٧٧.
7. ......جدائی۔
8. ......متعہ کے معنی مہر کے بیان میں آئیں گے۔ ۱۲ منہ

دخول کے بعد تفریق ہوئی تو ہر ایک کو اس کا پورا مہر واجب ہوگا۔ یوہیں اگر ایک سے دخول ہوا تو اس کا پورا مہر واجب ہوگا اور دوسری کو چوتھائی۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶: ایسی دو۲ عورتوں سے ایک عقد کے ساتھ نکاح کیا تھا پھر دخول سے قبل تفریق ہوگئی، اب اگر ان میں سے ایک کے ساتھ نکاح کرنا چاہے تو کرسکتا ہے اور دخول کے بعد تفریق ہوئی تو جب تک عدّت نہ گزر جائے نکاح نہیں کرسکتا اور اگر ایک کی عدّت پوری ہوچکی دوسری کی نہیں تو دوسری سے کرسکتا ہے اور پہلی سے نہیں کرسکتا، جب تک دوسری کی عدّت نہ گزر لے اور اگر ایک سے دخول کیا ہے تو اس سے نکاح کرسکتا ہے اور دوسری سے نکاح نہیں کرسکتا جب تک مدخولہ[2] کی عدّت نہ گزر لے اور اس کی عدّت گزرنے کے بعد جس ایک سے چاہے نکاح کرلے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: ایسی دو عورتوں نے کسی شخص سے ایک ساتھ کہا، کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا، اس نے ایک کا نکاح قبول کیا تو اس کا نکاح ہوگیا اور اگر مرد نے ایسی دو عورتوں سے کہا، کہ میں نے تم دونوں سے نکاح کیا اور ایک نے قبول کیا، دوسری نے انکار کیا، تو جس نے قبول کیا اس کا نکاح بھی نہ ہوا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: ایسی دو عورتوں سے نکاح کیا اور ان میں سے ایک عدّت میں تھی تو جو خالی ہے[5]، اس کا نکاح صحیح ہوگیا اور اگر وہ اسی کی عدّت میں تھی تو دوسری سے بھی صحیح نہ ہوا۔[6] (عالمگیری)

حرمت بالملک

قسم چہارم: حرمت بالملک۔

مسئلہ ۳۹: عورت اپنے غلام سے نکاح نہیں کرسکتی، خواہ وہ تنہا اسی کی مِلک میں ہو یا کوئی اور بھی اس میں شریک ہو۔[7] (عالمگیری، درمختار)

---

1 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١٢٦۔١٣١.

2 ......ایسی عورت جس سے صحبت کی گئی ہو۔

3 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب النکاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، القسم الثالث، ج١، ص٢٧٨.

4 ......المرجع السابق، ص٢٧٨۔٢٧٩.

5 ......یعنی جو عورت عدت میں نہیں ہے۔

6 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب النکاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج١، ص٢٧٩.

7 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب النکاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، القسم الرابع، ج١، ص٢٨٢.

و "الدرالمختار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١٣١.

مسئلہ ۴۰: مولیٰ[1] اپنی باندی سے نکاح نہیں کرسکتا، اگرچہ وہ ام ولد یا مکاتبہ یا مدبرہ ہو یا اُس میں کوئی دوسرا بھی شریک ہو، مگر بنظرِ احتیاط[2] متاخرین نے باندی سے نکاح کرنا مستحسن بتایا ہے۔[3] (عالمگیری) مگر یہ نکاح صرف بر بنائے احتیاط ہے کہ اگر واقع میں کنیز[4] نہیں جب بھی جماع جائز ہے، ولہٰذا ثمراتِ نکاح اس نکاح پر مترتب نہیں، نہ مہر واجب ہوگا، نہ طلاق ہوسکے گی، نہ دیگر احکامِ نکاح جاری ہوں گے۔

مسئلہ ۴۱: اگر زن وشو[5] میں سے ایک دوسرے کا یا اس کے کسی جز کا مالک ہوگیا تو نکاح باطل ہو جائے گا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲: ماذون[7] یا مدبر یا مکاتب نے اپنی زوجہ کو خریدا تو نکاح فاسد نہ ہوا۔ یوہیں اگر کسی نے اپنی زوجہ کو خریدا اور بیع میں اختیار رکھا کہ اگر چاہے گا تو واپس کردے گا تو نکاح فاسد نہ ہوگا۔ یوہیں جس غلام کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہے وہ اگر اپنی منکوحہ کو خریدے تو نکاح فاسد نہ ہوا۔[8] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۳: مکاتب یا ماذون کی کنیز سے مولیٰ نکاح نہیں کرسکتا۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴: مکاتب نے اپنی مالکہ سے نکاح کیا پھر آزاد ہوگیا تو وہ نکاح اب بھی صحیح نہ ہوا۔ ہاں اگر اب جدید نکاح کرے تو کرسکتا ہے۔[10] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵: غلام نے اپنے مولیٰ کی لڑکی سے اس کی اجازت سے نکاح کیا، تو نکاح صحیح ہوگیا مگر مولیٰ کے مرنے سے یہ نکاح جاتا رہے گا اور اگر مکاتب نے مولیٰ کی لڑکی سے نکاح کیا تھا تو مولیٰ کے مرنے سے فاسد نہ ہوگا۔ اگر بدلِ کتابت ادا

---

1 ...... آقا، مالک۔
2 ...... یعنی احتیاط کرتے ہوئے۔
3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، القسم الثامن، ج ١، ص ٢٨٢.
4 ...... لونڈی۔
5 ...... یعنی میاں بیوی۔
6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، القسم الثامن، ج ١، ص ٢٨٢.
7 ...... وہ غلام جسے آقا نے تجارت وغیرہ کی عام اجازت دیدی ہو۔
8 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، القسم الثامن، ج ١، ص ٢٨٢.
و"ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب مهم: في وطء السراري.. إلخ، ج ٤، ص ١٣١.
9 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، القسم الثامن، ج ١، ص ٢٨٢.
10 ...... المرجع السابق.

کردے گا تو نکاح برقرار رہے گا اور اگر ادا نہ کرسکا اور پھر غلام ہوگیا تو اب نکاح فاسد ہوگیا۔[1] (عالمگیری)

حرمت بِالشرک

قسم پنجم: حرمت بالشرک۔

مسئلہ ۴۶: مسلمان کا نکاح مجوسیہ[2]، بت پرست، آفتاب پرست[3]، ستارہ پرست عورت سے نہیں ہوسکتا خواہ یہ عورتیں حرّہ ہوں یا باندیاں، غرض کتابیہ کے سوا کسی کافرہ عورت سے نکاح نہیں ہوسکتا۔[4] (فتح وغیرہ)

مسئلہ ۴۷: مرتد و مرتدہ کا نکاح کسی سے نہیں ہوسکتا، اگرچہ مرد و عورت دونوں ایک ہی مذہب کے ہوں۔[5] (خانیہ وغیرہا)

مسئلہ ۴۸: یہودیہ اور نصرانیہ سے مسلمان کا نکاح ہوسکتا ہے مگر چاہیے نہیں کہ اس میں بہت سے مفاسد کا[6] دروازہ کھلتا ہے۔[7] (عالمگیری وغیرہ) مگر یہ جواز اُسی وقت تک ہے جب کہ اپنے اُسی مذہبِ یہودیت یا نصرانیت پر ہوں اور اگر صرف نام کی یہودی نصرانی ہوں اور حقیقۃً نیچری اور دہریہ مذہب رکھتی ہوں، جیسے آجکل کے عموماً نصاریٰ کا کوئی مذہب ہی نہیں تو اُن سے نکاح نہیں ہوسکتا، نہ ان کا ذبیحہ جائز بلکہ ان کے یہاں تو ذبیحہ ہوتا بھی نہیں۔

مسئلہ ۴۹: کتابیہ سے نکاح کیا تو اُسے گرجا[8] جانے اور گھر میں شراب بنانے سے روک سکتا ہے۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۰: کتابیہ سے دارالحرب میں نکاح کر کے دارالاسلام میں لایا، تو نکاح باقی رہے گا اور خود چلا آیا اسے وہیں چھوڑ دیا تو نکاح ٹوٹ گیا۔[10] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، القسم الثامن، ج١، ص٢٨٢.

2 ......یعنی آگ کی پوجا کرنے والی۔

3 ......یعنی سورج کی پوجا کرنے والی۔

4 ......"فتح القدير"، كتاب النكاح، فصل في بيان المحرمات، ج٣، ص١٣٦-١٣٨، وغيره.

5 ......"الفتاوى الخانية"، كتاب النكاح، فصل فى بيان المحرمات، ج١، ص١٦٩، وغيرها.

6 ......یعنی بہت سی خرابیوں کا۔

7 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج١، ص٢٨١، وغيره.

8 ......عیسائیوں کا عبادت خانہ۔

9 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج١، ص٢٨١.

10 ......المرجع السابق.

مسئلہ ۵۱ مسلمان نے کتابیہ سے نکاح کیا تھا، پھر وہ مجوسیہ ہوگئی تو نکاح فسخ ہوگیا اور مرد پر حرام ہوگئی اور اگر یہودیہ تھی اب نصرانیہ ہوگئی یا نصرانیہ تھی، یہودیہ ہوگئی تو نکاح باطل نہ ہوا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۲ کتابی مرد کا نکاح مرتدہ کے سوا ہر کافرہ سے ہوسکتا ہے اور اولاد کتابی کے حکم میں ہے۔ مسلمان و کتابیہ سے اولاد ہوئی تو اولاد مسلمان کہلائے گی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳ مرد و عورت کافر تھے دونوں مسلمان ہوئے تو وہی نکاح سابق[3] باقی ہے جدید نکاح کی حاجت نہیں اور اگر صرف مرد مسلمان ہوا تو عورت پر اسلام پیش کریں، اگر مسلمان ہوگئی فبہا[4] ورنہ تفریق کردیں۔ یوہیں اگر عورت پہلے مسلمان ہوئی تو مرد پر اسلام پیش کریں، اگر تین حیض آنے سے پہلے مسلمان ہوگیا تو نکاح باقی ہے، ورنہ بعد کو جس سے چاہے نکاح کرلے کوئی اسے منع نہیں کرسکتا۔

مسئلہ ۵۴ مسلمان عورت کا نکاح مسلمان مرد کے سوا کسی مذہب والے سے نہیں ہوسکتا اور مسلمان کے نکاح میں کتابیہ ہے، اس کے بعد مسلمان عورت سے نکاح کیا یا مسلمان عورت نکاح میں تھی، اس کے ہوتے ہوئے کتابیہ سے نکاح صحیح ہے۔[5] (عالمگیری)

حُرّہ نکاح میں ہوتے ہوئے باندی سے نکاح

قسم ششم: حرّہ[6] نکاح میں ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کرنا۔

مسئلہ ۵۵ آزاد عورت نکاح میں ہے اور باندی سے نکاح کیا صحیح نہ ہوا۔ یوہیں ایک عقد میں دونوں سے نکاح کیا، حرّہ کا صحیح ہوا، باندی سے نہ ہوا۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶ ایک عقد میں آزاد عورت اور باندی سے نکاح کیا اور کسی وجہ سے آزاد عورت کا نکاح صحیح نہ ہوا تو باندی سے نکاح ہوجائے گا۔[8] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج۱، ص۲۸۱.

2 ...... المرجع السابق، ص۲۸۲.

3 ...... یعنی پہلا نکاح۔

4 ...... یعنی اگر وہ عورت مسلمان ہوگئی تو وہی پہلا نکاح باقی رہے گا۔

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، القسم الثامن، ج۱، ص۲۸۲.

6 ...... یعنی آزاد عورت جو کسی کی لونڈی نہ ہو۔

7 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج۱، القسم الخامس، ص۲۷۹.

8 ...... المرجع السابق.

مسئلہ ۵۷ پہلے باندی سے نکاح کیا پھر آزاد سے تو دونوں نکاح ہوگئے اور اگر باندی سے بلا اجازتِ مالک نکاح کیا اور دخول[1] نہ کیا تھا پھر آزاد عورت سے نکاح کیا، اب اس کے مالک نے اجازت دی تو نکاح صحیح نہ ہوا۔ یوہیں اگر غلام نے بغیر اجازتِ مولیٰ حرّہ سے نکاح کیا اور دخول کیا پھر باندی سے نکاح کیا، اب مولیٰ نے دونوں نکاح کی اجازت دی تو باندی سے نکاح نہ ہوا۔[2] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۸ آزاد عورت کو طلاق دے دی تو جب تک وہ عدّت میں ہے، باندی سے نکاح نہیں کرسکتا اگرچہ تین طلاقیں دے دی ہوں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۹ اگر حرّہ نکاح میں نہ ہو تو باندی سے نکاح جائز ہے اگرچہ اتنی استطاعت ہے کہ آزاد عورت سے نکاح کرلے۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶۰ باندی نکاح میں تھی اسے طلاق رجعی دے کر آزاد سے نکاح کیا، پھر رجعت کرلی تو وہ باندی بدستور زوجہ ہوگئی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۶۱ اگر چار باندیوں اور پانچ آزاد عورتوں سے ایک عقد میں نکاح کیا تو باندیوں کا ہوگیا اور آزاد عورتوں کا نہ ہوا اور دونوں چار چار تھیں تو آزاد عورتوں کا ہوا، باندیوں کا نہ ہوا۔[6] (درمختار)

حرمت بوجہ حقِ غیر

قسم ہفتم: حرمت بوجہ تعلق حقِ غیر۔

مسئلہ ۶۲ دوسرے کی منکوحہ سے نکاح نہیں ہوسکتا بلکہ اگر دوسرے کی عدّت میں ہو جب بھی نہیں ہوسکتا۔ عدّت طلاق کی ہو یا موت کی یا شبہ نکاح یا نکاح فاسد میں دخول کی وجہ سے۔[7] (عامہ کتب)

---

1 ...... جماع۔

2 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب النكاح،الباب الثالث في بيان المحرمات،ج١،ص٢٧٩۔٢٨٠.
و"ردالمحتار"، كتاب النكاح،مطلب:مهم في وطء السراری...إلخ،ج٤،ص١٣٦.

3 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب النكاح،الباب الثالث في بيان المحرمات،القسم الخامس، ج١، ص٢٧٩.

4 ......"الدرالمختار"،كتاب النكاح،ج٤،ص١٣٥،وغيره.

5 ......المرجع السابق،ص١٣٧.

6 ......المرجع السابق.

7 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب النكاح،الباب الثالث في بيان المحرمات،القسم السادس،ج١، ص٢٨٠.

مسئلہ ۶۳: دوسرے کی منکوحہ سے نکاح کیا اور یہ معلوم نہ تھا کہ منکوحہ ہے تو عدّت واجب ہے اور معلوم تھا تو عدّت واجب نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۴: جس عورت کو زنا کا حمل ہے اس سے نکاح ہوسکتا ہے، پھر اگر اسی کا وہ حمل ہے تو وطی[2] بھی کرسکتا ہے اور اگر دوسرے کا ہے تو جب تک بچہ نہ پیدا ہولے وطی جائز نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۶۵: جس عورت کا حمل ثابت النسب ہے اُس سے نکاح نہیں ہوسکتا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۶: کسی نے اپنی ام ولد حاملہ کا نکاح دوسرے سے کردیا تو صحیح نہ ہوا اور حمل نہ تھا تو صحیح ہوگیا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۷: جس باندی سے وطی کرتا تھا اس کا نکاح کسی سے کردیا نکاح ہوگیا مگر مالک پر استبرا واجب ہے یعنی جب اس کا نکاح کرنا چاہے تو وطی چھوڑ دے یہاں تک کہ اُسے ایک حیض آجائے بعدِ حیض نکاح کردے اور شوہر کے ذمہ استبرا نہیں، لہٰذا اگر استبرا سے پہلے شوہر نے وطی کرلی تو جائز ہے مگر نہ چاہیے اور اگر مالک بیچنا چاہتا ہے تو استبرا مستحب ہے واجب نہیں۔ زانیہ سے نکاح کیا تو استبرا کی حاجت نہیں۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۶۸: باپ اپنے بیٹے کی کنیزِ شرعی سے نکاح کرسکتا ہے۔[7] (عالمگیری)

حرمت متعلق بہ عدد

قسم ہشتم: متعلق بہ عدد۔

مسئلہ ۶۹: آزاد شخص کو ایک وقت میں چار عورتوں اور غلام کو دو سے زیادہ نکاح کرنے کی اجازت نہیں اور آزاد مرد کو کنیز کا اختیار ہے اس کے لیے کوئی حد نہیں۔[8] (درمختار)

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج١، ص٢٨٠.

2 ......جماع، ہمبستری۔

3 ......"الدرالمختار"، كتاب النكاح، ج٤، ص١٣٨.

4 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج١، ص٢٨٠.

5 ......المرجع السابق.

6 ......"الدرالمختار"، كتاب النكاح، ج٤، ص١٤٠.

7 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج١، ص٢٨١.

8 ......"الدرالمختار"، كتاب النكاح، ج٤، ص١٣٧.

مسئلہ ۷۰ غلام کو کنیز رکھنے کی اجازت نہیں اگرچہ اس کے مولیٰ نے اجازت دے دی ہو۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۷۱ پانچ عورتوں سے ایک عقد کے ساتھ نکاح کیا، کسی سے نکاح نہ ہوا اور اگر ہر ایک سے علیحدہ علیحدہ عقد کیا تو پانچویں کا نکاح باطل ہے، باقیوں کا صحیح۔ یوہیں غلام نے تین عورتوں سے نکاح کیا تو اس میں بھی وہی دو صورتیں ہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۲ کافر حربی نے پانچ عورتوں سے نکاح کیا، پھر سب مسلمان ہوئے اگر آگے پیچھے نکاح ہوا تو چار پہلی باقی رکھی جائیں اور پانچویں کو جدا کر دے اور ایک عقد تھا تو سب کو علیحدہ کر دے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۳ دو عورتوں سے ایک عقد میں نکاح کیا اور ان میں ایک ایسی ہے جس سے نکاح نہیں ہوسکتا تو دوسری کا ہوگیا اور جو مہر مذکور ہوا وہ سب اسی کو ملے گا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۷۴ متعہ حرام ہے[5]۔ یوہیں اگر کسی خاص وقت تک کے لیے نکاح کیا تو یہ نکاح بھی نہ ہوا اگرچہ دو سو برس کے لیے کرے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۷۵ کسی عورت سے نکاح کیا کہ اتنے دنوں کے بعد طلاق دے دے گا، تو یہ نکاح صحیح ہے یا اپنے ذہن میں کوئی مدّت ٹھہرالی ہو کہ اتنے دنوں کے لیے نکاح کرتا ہوں مگر زبان سے کچھ نہ کہا تو یہ نکاح بھی ہوگیا۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۷۶ حالتِ احرام میں نکاح کرسکتا ہے مگر نہ چاہیے۔ یوہیں محرم[8] اُس لڑکی کا بھی نکاح کرسکتا ہے جو اس کی ولایت[9] میں ہے۔[10] (عالمگیری)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، ج ٤، ص ١٣٨.

2 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب النکاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج ١، ص ٢٧٧.

3 ......المرجع السابق.

4 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، ج ٤، ص ١٤٢.

5 ......اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن "فتاویٰ رضویہ"، ج ١١، ص ٢٣٦ پر فرماتے ہیں: "متعہ کی حرمت صحیح حدیثوں سے ثابت ہے امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ارشادوں سے ثابت ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال شریفہ سے ثابت ہے، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآن عظیم سے ثابت ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ ...الخ﴾" (پ ١٨، المؤمنون: ٥ تا ٧)۔...عِلْمِیہ

6 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، ج ٤، ص ١٤٣.

7 ......المرجع السابق.

8 ......یعنی جو حالت احرام میں ہو۔

9 ......یعنی جس کا یہ ولی ہے۔

10 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب النکاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج ١، ص ٢٨٣.

قسم نہم: رضاعت اس کا بیان مفصل آئے گا۔

دودھ کے رشتہ کا بیان

مسئلہ ۱: بچہ کو دو برس تک دودھ پلایا جائے، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔ دودھ پینے والا لڑکا ہو یا لڑکی اور یہ جو بعض عوام میں مشہور ہے کہ لڑکی کو دو برس تک اور لڑکے کو ڈھائی برس تک پلا سکتے ہیں یہ صحیح نہیں۔ یہ حکم دودھ پلانے کا ہے اور نکاح حرام ہونے کے لیے ڈھائی برس کا زمانہ ہے یعنی دو۲ برس کے بعد اگرچہ دودھ پلانا حرام ہے مگر ڈھائی برس کے اندر اگر دودھ پلا دے گی، حرمت نکاح[1] ثابت ہو جائے گی اور اس کے بعد اگر پیا، تو حرمت نکاح نہیں اگرچہ پلانا جائز نہیں۔

مسئلہ ۲: مدّت پوری ہونے کے بعد بطور علاج بھی دودھ پینا یا پلانا جائز نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳: رضاع (یعنی دودھ کا رشتہ) عورت کا دودھ پینے سے ثابت ہوتا ہے، مرد یا جانور کا دودھ پینے سے ثابت نہیں اور دودھ پینے سے مراد یہی معروف طریقہ نہیں بلکہ اگر حلق[3] یا ناک میں ٹپکایا گیا جب بھی یہی حکم ہے اور تھوڑا پیا یا زیادہ بہرحال حرمت ثابت ہوگی، جبکہ اندر پہنچ جانا معلوم ہو اور اگر چھاتی مونھ میں لی مگر یہ نہیں معلوم کہ دودھ پیا تو حرمت ثابت نہیں۔[4] (ہدایہ، جوہرہ وغیرہما)

مسئلہ ۴: عورت کا دودھ اگر حقنہ سے[5] اندر پہنچایا گیا یا کان میں ٹپکایا گیا یا پیشاب کے مقام سے پہنچایا گیا یا پیٹ یا دماغ میں زخم تھا اس میں ڈالا کہ اندر پہنچ گیا تو ان صورتوں میں رضاع نہیں۔[6] (جوہرہ)

مسئلہ ۵: کوآری یا بڑھیا کا دودھ پیا بلکہ مردہ عورت کا دودھ پیا، جب بھی رضاعت ثابت ہے۔[7] (درمختار)

---

1 ......نکاح کا حرام ہونا۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج٤، ص٣٨٩ .

3 ......گلا۔

4 ......"الهداية"، کتاب الرضاع، ج١، ص٢١٧ .

و"الجوهرة النيرة"، کتاب الرضاع، الجزء الثانی، ص٣٤، وغيرهما.

5 ......یعنی پیچھے کے مقام سے بطور علاج۔

6 ......"الجوهرة النيرة"، کتاب الرضاع، الجزء الثانی، ص٣٤ .

7 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج٤، ص٣٩٩ .

مگر نو برس سے چھوٹی لڑکی کا دودھ پیا تو رضاع نہیں۔[1] (جوہرہ)

مسئلہ ٦ عورت نے بچہ کے مونھ میں چھاتی دی اور یہ بات لوگوں کو معلوم ہے مگر اب کہتی ہے کہ اس وقت میرے دودھ نہ تھا اور کسی اور ذریعہ سے بھی معلوم نہیں ہوسکتا کہ دودھ تھا یا نہیں تو اس کا کہنا مان لیا جائے گا۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ٧ بچہ کو دودھ پینا چھڑا دیا گیا ہے مگر اُس کو کسی عورت نے دودھ پلا دیا، اگر ڈھائی برس کے اندر ہے تو رضاع ثابت ورنہ نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ٨ عورت کو طلاق دے دی اس نے اپنے بچہ کو دو۲ برس کے بعد تک دودھ پلایا تو دو۲ برس کے بعد کی اُجرت کا مطالبہ نہیں کرسکتی یعنی لڑکے کا باپ اُجرت دینے پر مجبور نہیں کیا جائے گا اور دو۲ برس تک کی اُجرت اس سے جبراً لی جاسکتی ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ٩ دو۲ برس کے اندر بچہ کا باپ اس کی ماں کو دودھ چھڑانے پر مجبور نہیں کرسکتا اور اس کے بعد کرسکتا ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ١٠ عورتوں کو چاہیے کہ بلاضرورت ہر بچہ کو دودھ نہ پلا دیا کریں اور پلائیں تو خود بھی یاد رکھیں اور لوگوں سے یہ بات کہہ بھی دیں، عورت کو بغیر اجازت شوہر کسی بچہ کو دودھ پلانا مکروہ ہے، البتہ اگر اس کے ہلاک کا اندیشہ ہے تو کراہت نہیں۔[6] (ردالمحتار) مگر میعاد کے اندر رضاعت بہر صورت ثابت۔[7]

مسئلہ ١١ بچہ نے جس عورت کا دودھ پیا وہ اس بچہ کی ماں ہو جائے گی اور اس کا شوہر (جس کا یہ دودھ ہے یعنی اُس کی وطی سے بچہ پیدا ہوا جس سے عورت کو دودھ اترا) اس دودھ پینے والے بچہ کا باپ ہو جائے گا اور اس عورت کی تمام اولادیں اس کے بھائی بہن خواہ اسی شوہر سے ہوں یا دوسرے شوہر سے، اس کے دودھ پینے سے پہلے کی ہیں یا بعد کی یا ساتھ

---

1 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب الرضاع، الجزء الثاني، ص٣٧.

2 ......"ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب الرضاع، ج٤، ص٣٩٢.

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الرضاع، ج١، ص٣٤٢-٣٤٣.

4 ......المرجع السابق، ص٣٤٣.

5 ......"ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب الرضاع، ج٤، ص٣٩١.

6 ......المرجع السابق، ص٣٩٢.

7 ......یعنی ڈھائی سال یا اس سے کم عمر کے بچے کو دودھ پلایا تو حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی۔

کی اور عورت کے بھائی، ماموں اور اس کی بہن خالہ۔ یوہیں اس شوہر کی اولادیں اس کے بھائی بہن اور اُس کے بھائی اس کے چچا اور اُس کی بہنیں، اس کی پھوپیاں خواہ شوہر کی یہ اولادیں اسی عورت سے ہوں یا دوسری سے۔ یوہیں ہر ایک کے باپ، ماں اس کے دادا دادی، نانا، نانی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ مرد نے عورت سے جماع کیا اور اس سے اولاد نہیں ہوئی مگر دودھ اتر آیا تو جو بچہ یہ دودھ پیے گا، عورت اس کی ماں ہو جائے گی مگر شوہر اس کا باپ نہیں، لہٰذا شوہر کی اولاد جو دوسری بی بی سے ہے اس سے اس کا نکاح ہوسکتا ہے۔[2] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۳ پہلے شوہر سے عورت کی اولاد ہوئی اور دودھ موجود تھا کہ دوسرے سے نکاح ہوا اور کسی بچہ نے دودھ پیا، تو پہلا شوہر اس کا باپ ہوگا دوسرا نہیں اور جب دوسرے شوہر سے اولاد ہوگئی تو اب پہلے شوہر کا دودھ نہیں بلکہ دوسرے کا ہے اور جب تک دوسرے سے اولاد نہ ہوئی اگرچہ حمل ہو پہلے ہی شوہر کا دودھ ہے دوسرے کا نہیں۔[3] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۴ مولیٰ نے کنیز سے وطی کی اور اولاد پیدا ہوئی، تو جو بچہ اس کنیز کا دودھ پیے گا یہ اس کی ماں ہوگی اور مولیٰ اس کا باپ۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۵ جو نسب میں حرام ہے رضاع[5] میں بھی حرام مگر بھائی یا بہن کی ماں کہ یہ نسب میں حرام ہے کہ وہ یا اس کی ماں ہوگی یا باپ کی موطؤہ[6] اور دونوں حرام اور رضاع میں حرمت کی کوئی وجہ نہیں، لہٰذا حرام نہیں اور اس کی تین صورتیں ہیں۔ رضاعی بھائی کی رضاعی ماں یا رضاعی بھائی کی حقیقی ماں یا حقیقی بھائی کی رضاعی ماں۔ یوہیں بیٹے یا بیٹی کی بہن یا دادی کہ نسب میں پہلی صورت میں بیٹی ہوگی یا ربیبہ[7] اور دوسری صورت میں ماں ہوگی یا باپ کی موطؤہ۔ یوہیں چچا یا پھوپی کی ماں یا ماموں یا خالہ کی ماں کہ نسب میں دادی نانی ہوگی اور رضاع میں حرام نہیں اور ان میں بھی وہی تین صورتیں ہیں۔[8] (عالمگیری، درمختار)

---

1. ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الرضاع، ج ١، ص ٣٤٣.
2. ......"الجوهرة النيرة"، کتاب الرضاع، الجزء الثاني، ص ٣٥.
3. ......المرجع السابق.
4. ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج ٤، ص ٤٠٥.
5. ......دودھ کا رشتہ۔
6. ......یعنی وہ عورت جس سے باپ نے صحبت کی ہو۔
7. ......سوتیلی بیٹی۔
8. ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الرضاع، ج ١، ص ٣٤٣.
و"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج ٤، ص ٣٩٣-٣٩٦.

مسئلہ ۱۶ حقیقی بھائی کی رضاعی بہن یا رضاعی بھائی کی حقیقی بہن یا رضاعی بھائی کی رضاعی بہن سے نکاح جائز ہے اور بھائی کی بہن سے نسب میں بھی ایک صورت جواز کی ہے، یعنی سوتیلے بھائی کی بہن جو دوسرے باپ سے ہو۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۷ ایک عورت کا دو بچوں نے دودھ پیا اوران میں ایک لڑکا، ایک لڑکی ہے تو یہ بھائی بہن ہیں اور نکاح حرام اگرچہ دونوں نے ایک وقت میں نہ پیا ہو بلکہ دونوں میں برسوں کا فاصلہ ہو اگرچہ ایک کے وقت میں ایک شوہر کا دودھ تھا اور دوسرے کے وقت میں دوسرے کا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۸ دودھ پینے والی لڑکی کا نکاح پلانے والی کے بیٹوں، پوتوں سے نہیں ہوسکتا، کہ یہ ان کی بہن یا پھوپی ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۹ جس عورت سے زنا کیا اور بچہ پیدا ہوا، اس عورت کا دودھ جس لڑکی نے پیا وہ زانی پر حرام ہے۔[4] (جوہرہ)

مسئلہ ۲۰ پانی یا دوا میں عورت کا دودھ ملا کر پلایا تو اگر دودھ غالب ہے یا برابر تو رضاع ہے مغلوب ہے تو نہیں۔ یوہیں اگر بکری وغیرہ کسی جانور کے دودھ میں ملا کر دیا تو اگر یہ دودھ غالب ہے تو رضاع نہیں ورنہ ہے اور دو عورتوں کا دودھ ملا کر پلایا تو جس کا زیادہ ہے اس سے رضاع ثابت ہے اور دونوں برابر ہوں تو دونوں سے۔ اور ایک روایت یہ ہے کہ بہر حال دونوں سے رضاع ثابت ہے۔[5] (جوہرہ)

مسئلہ ۲۱ کھانے میں عورت کا دودھ ملا کر دیا، اگر وہ پتلی چیز پینے کے قابل ہے اور دودھ غالب یا برابر ہے تو رضاع ثابت، ورنہ نہیں اور اگر پتلی چیز نہیں ہے تو مطلقاً ثابت نہیں۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲ دودھ کا پنیر یا کھویا بنا کر بچہ کو کھلایا تو رضاع نہیں۔[7] (درمختار)

---

1. ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج٤، ص٣٩٨.
2. ......المرجع السابق.
3. ......المرجع السابق، ص٣٩٩.
4. ......"الجوھرة النیرة"، کتاب الرضاع، الجزء الثانی، ص٣٥.
5. ......المرجع السابق، ص٣٦، ٣٧.
6. ......"ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج٤، ص٤٠١.
7. ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج٤، ص٤٠١.

مسئلہ ۲۳ خنثیٰ مشکل کو دودھ اترا اُسے بچہ کو پلایا، تو اگر اُس کا عورت ہونا معلوم ہوا تو رضاع ہے اور مرد ہونا معلوم ہوا تو نہیں اور کچھ معلوم نہ ہوا تو اگر عورتیں کہیں اس کا دودھ مثلِ عورت کے دودھ کے ہے تو رضاع ہے ورنہ نہیں۔[1] (جوہرہ)

مسئلہ ۲۴ کسی کی دو عورتیں ہیں بڑی نے چھوٹی کو جو شیر خوار[2] ہے دودھ پلا دیا تو دونوں اس پر ہمیشہ کو حرام ہوگئیں بشرطیکہ بڑی کے ساتھ وطی کر چکا ہو اور وطی نہ کی ہو تو دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ بڑی کو طلاق دے دی ہے اور طلاق کے بعد اس نے دودھ پلایا تو بڑی ہمیشہ کو حرام ہوگئی اور چھوٹی بدستور نکاح میں ہے۔ دوم یہ کہ طلاق نہیں دی ہے اور دودھ پلا دیا تو دونوں کا نکاح فسخ ہوگیا مگر چھوٹی سے دوبارہ نکاح کرسکتا ہے اور بڑی سے وطی کی ہو تو پورا مہر پائے گی اور وطی نہ کی ہو تو کچھ نہ ملے گا مگر جب کہ دودھ پلانے پر مجبور کی گئی یا سوتی تھی سوتے میں چھوٹی نے دودھ پی لیا یا مجنونہ تھی حالتِ جنون میں دودھ پلا دیا یا اس کا دودھ کسی اور نے چھوٹی کے حلق میں ٹپکا دیا تو ان صورتوں میں نصف مہر بڑی بھی پائے گی اور چھوٹی کو نصف مہر ملے گا پھر اگر بڑی نے نکاح فسخ کرنے کے ارادہ سے پلایا تو شوہر یہ نصف مہر کہ چھوٹی کو دے گا، بڑی سے وصول کرسکتا ہے۔

یوہیں اُس سے وصول کرسکتا ہے جس نے چھوٹی کے حلق میں دودھ ٹپکا دیا بلکہ اُس سے تو چھوٹی اور بڑی دونوں کا نصف نصف مہر وصول کرسکتا ہے جب کہ اُس کا مقصد نکاح فاسد کر دینا ہو اور اگر نکاح فاسد کرنا مقصود نہ ہو تو کسی صورت میں کسی سے نہیں لے سکتا اور اگر یہ خیال کر کے دودھ پلایا ہے، کہ بھوکی ہے ہلاک ہو جائے گی تو اس صورت میں بھی رجوع نہیں۔ عورت کہتی ہے کہ فاسد کرنے کے ارادہ سے نہ پلایا تھا تو حلف[3] کے ساتھ اس کا قول مان لیا جائے۔[4] (جوہرہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵ بڑی نے چھوٹی کو بھوکی جان کر دودھ پلا دیا بعد کو معلوم ہوا کہ بھوکی نہ تھی، تو یہ نہ کہا جائے گا کہ فاسد کرنے کے ارادہ سے پلایا۔[5] (جوہرہ)

مسئلہ ۲۶ رضاع کے ثبوت کے لیے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں عادل گواہ ہوں اگرچہ وہ عورت خود دودھ پلانے والی ہو، فقط عورتوں کی شہادت سے ثبوت نہ ہوگا مگر بہتر یہ ہے کہ عورتوں کے کہنے سے بھی جدائی کرلے۔[6] (جوہرہ)

---

1 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب الرضاع، الجزء الثاني، ص ٣٧.

2 ......دودھ پیتی۔　3 ......قسم۔

4 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب الرضاع، الجزء الثاني، ص ٣٧، ٣٨.

و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب الرضاع، ج ٤، ص ٤٠٢ـ ٤٠٥.

5 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب الرضاع، الجزء الثاني، ص ٣٨.

6 ......المرجع السابق.

مسئلہ ۲۷ رضاع کے ثبوت کے لیے عورت کے دعویٰ کرنے کی کچھ ضرورت نہیں مگر تفریق قاضی کے حکم سے ہوگی یا متارکہ سے مدخولہ میں کہنے کی ضرورت ہے، مثلاً یہ کہے کہ میں نے تجھے جدا کیا یا چھوڑا اور غیر مدخولہ میں محض اس سے علیحدہ ہو جانا کافی ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸ کسی عورت سے نکاح کیا اور ایک عورت نے آکر کہا، میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اگر شوہر یا دونوں اس کے کہنے کو سچ سمجھتے ہوں تو نکاح فاسد ہے اور وطی نہ کی ہو تو مہر کچھ نہیں اور اگر دونوں اس کی بات جھوٹی سمجھتے ہوں تو بہتر جدائی ہے اگر وہ عورت عادلہ ہے، پھر اگر وطی نہ ہوئی ہو تو مرد کو افضل یہ ہے کہ نصف مہر دے اور عورت کو افضل یہ ہے کہ نہ لے اور وطی ہوئی ہو تو افضل یہ ہے کہ پورا مہر دے اور نان نفقہ بھی اور عورت کو افضل یہ ہے کہ مہر مثل اور مہر مقرر شدہ میں جو کم ہے وہ لے اور اگر عورت کو جدا نہ کرے جب بھی حرج نہیں۔ یوہیں تصدیق کی اور شوہر نے تکذیب تو نکاح فاسد نہیں مگر زوجہ شوہر سے حلف لے سکتی ہے اگر قسم کھانے سے انکار کرے تو تفریق کر دی جائے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹ عورت کے پاس دو عادل نے شہادت دی اور شوہر منکر ہے[3] مگر قاضی کے پاس شہادت نہیں گزری، پھر یہ گواہ مر گئے یا غائب ہو گئے تو عورت کو اس کے پاس رہنا جائز نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۰ صرف دو عورتوں نے قاضی کے پاس رضاع کی شہادت دی اور قاضی نے تفریق کا حکم دے دیا تو یہ حکم نافذ نہ ہوگا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳۱ کسی عورت کی نسبت کہا کہ یہ میری دودھ شریک بہن ہے پھر اس اقرار سے پھر گیا[6] اس کا کہنا مان لیا جائے اور اگر اقرار کے ساتھ یہ بھی کہا کہ یہ بات ٹھیک ہے، سچی ہے، صحیح ہے، حق وہی ہے جو میں نے کہہ دیا تو اب اقرار سے پھر نہیں سکتا اور اگر اس عورت سے نکاح کر چکا تھا، اب اس قسم کا اقرار کرتا ہے تو جدائی کر دی جائے اور اگر عورت اقرار کر کے پھر گئی اگرچہ اقرار پر اصرار کیا اور ثابت رہی ہو تو اس کا قول بھی مان لیا جائے۔ دونوں اقرار کر کے پھر گئے جب بھی یہی

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج ٤، ص ٤١٠.

2 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الرضاع، ج ١، ص ٣٤٧.

3 ......انکار کرتا ہے۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج ٤، ص ٤١٠.

5 ......المرجع السابق، ص ٤١١.

6 ......یعنی مکر گیا۔

احکام ہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳۲ مرد نے اپنی عورت کی چھاتی چوسی[2] تو نکاح میں کوئی نقصان نہ آیا اگرچہ دودھ مونھ میں آگیا بلکہ حلق سے اتر گیا۔[3] (درمختار)

ولی کا بیان

امام احمد و مسلم ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''ثیب ولی سے زیادہ اپنے نفس کی حقدار ہے اور بکر (کوآری) سے اجازت لی جائے اور چپ رہنا بھی اس کا اذن ہے۔''[4]

ابوداود انھیں سے راوی، کہ ایک جوان لڑکی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی، کہ اس کے باپ نے نکاح کر دیا اور وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی ہے۔ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے اسے اختیار دیا۔[5] یعنی چاہے تو اس نکاح کو جائز کر دے یا رد کر دے۔

مسائلِ فقهيه

ولی وہ ہے جس کا قول دوسرے پر نافذ ہو دوسرا چاہے یا نہ چاہے۔ ولی کا عاقل بالغ ہونا شرط ہے، بچہ اور مجنون ولی نہیں ہوسکتا۔ مسلمان کے ولی کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے کہ کافر کو مسلمان پر کوئی اختیار نہیں، متقی ہونا شرط نہیں۔ فاسق بھی ولی ہوسکتا ہے۔ ولایت کے اسباب چار ہیں:

قرابت۱[6]، مِلک۲، وِلا۳، امامت۴۔[7] (درمختار وغیرہ)

---

1 ......"الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب الرضاع، ج٤، ص٤٠٦۔٤٠٨.

2 ......اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ''فتاوی رضویہ'' ج ۲۳ ص ۳۷۷ پر فرماتے ہیں: ''اگر عورت شیر دار (دودھ والی) ہو تو ایسا چوسنا نہ چاہیے جس سے دودھ حلق میں چلا جائے اور اگر منہ میں آجائے اور حلق میں نہ جانے دے تو مضائقہ (حرج) نہیں کہ شیرِ زن (عورت کا دودھ پینا) حرام ہے''۔... عِلْمِیه

3 ......"الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب الرضاع، ج٤، ص٤١١.

4 ......"صحيح مسلم"، كتاب النكاح، باب استئذان الثيب في النكاح بالنطق...إلخ، الحديث:۔٦٧(١٤٢١)، ص٧٣٨.

5 ......"سنن أبي داود"، كتاب النكاح، باب في البكر يزوّجها ابوها...إلخ، الحديث:٢٠٩٦، ج٢، ص٣٣٨.

6 ......یعنی قریبی رشتہ۔

7 ......"الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب الولي، ج٤، ص١٤٧۔١٤٩، وغيره.

مسئلہ ۱ قرابت کی وجہ سے ولایت عصبہ بنفسہٖ کے لیے ہے یعنی وہ مرد جس کو اس سے قرابت کسی عورت کی وساطت سے نہ ہو یا یوں سمجھو کہ وہ وارث کہ ذوی الفروض کے بعد جو کچھ بچے سب لے لے اور اگر ذوی الفروض نہ ہوں تو سارا مال یہی لے۔ ایسی قرابت والا ولی ہے اور یہاں بھی وہی ترتیب ملحوظ ہے جو وراثت میں معتبر ہے یعنی سب میں مقدّم بیٹا، پھر پوتا، پھر پرپوتا اگرچہ کئی پشت کا فاصلہ ہو، یہ نہ ہوں تو باپ، پھر دادا، پھر پردادا، وغیرہم اصول اگرچہ کئی پشت اوپر کا ہو، پھر حقیقی بھائی، پھر سوتیلا بھائی، پھر حقیقی بھائی کا بیٹا، پھر سوتیلے بھائی کا بیٹا، پھر حقیقی چچا، پھر سوتیلا چچا، پھر حقیقی چچا کا بیٹا، پھر سوتیلے چچا کا بیٹا، پھر باپ کا حقیقی چچا، پھر سوتیلا چچا، پھر باپ کے حقیقی چچا کا بیٹا، پھر سوتیلے چچا کا بیٹا، پھر دادا کا حقیقی چچا، پھر سوتیلا چچا، پھر دادا کے حقیقی چچا کا بیٹا، پھر سوتیلے چچا کا بیٹا۔

خلاصہ یہ کہ اُس خاندان میں سب سے زیادہ قریب کا رشتہ دار جو مرد ہو، وہ ولی ہے اگر بیٹا نہ ہو تو جو حکم بیٹے کا ہے وہی پوتے کا ہے، وہ نہ ہو تو پرپوتے کا اور عصبہ کے ولی ہونے میں اُس کا آزاد ہونا شرط ہے اگر غلام ہے تو اس کو ولایت نہیں بلکہ اس صورت میں ولی وہ ہوگا جو اُس کے بعد ولی ہوسکتا ہے۔[1] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۲ کسی پاگل عورت کے باپ اور بیٹا یا دادا اور بیٹا ہیں تو بیٹا ولی ہے باپ اور دادا نہیں مگر اس عورت کا نکاح کرنا چاہیں تو بہتر یہ ہے کہ باپ اس کے بیٹے (یعنی اپنے نواسے) کو نکاح کر دینے کا حکم کر دے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ عصبہ نہ ہوں تو ماں ولی ہے، پھر دادی، پھر نانی، پھر بیٹی، پھر پوتی، پھر نواسی، پھر پرپوتی، پھر نواسی کی بیٹی، پھر نانا، پھر حقیقی بہن، پھر سوتیلی بہن، پھر اخیافی بھائی بہن یہ دونوں ایک درجے کے ہیں، ان کے بعد بہن وغیرہا کی اولاد اسی ترتیب سے پھر پھوپی، پھر ماموں، پھر خالہ، پھر چچازاد بہن، پھر اسی ترتیب سے ان کی اولاد۔[3] (خانیہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴ جب رشتہ دار موجود نہ ہوں تو ولی مولی الموالاۃ ہے یعنی وہ جس کے ہاتھ پر اس کا باپ مشرف باسلام ہوا اور یہ عہد کیا کہ اس کے بعد یہ اس کا وارث ہوگا یا دونوں نے ایک دوسرے کا وارث ہونا ٹھہرا لیا ہو۔[4] (خانیہ، ردالمحتار)

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الرابع في الأولياء، ج١، ص٢٨٣.
و"الدرالمختار"، كتاب الفرائض، فصل في العصبات، ج١٠، ص٥٥٠، وغيرهما.

2 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الرابع في الأولياء، ج١، ص٢٨٣.

3 ......"الفتاوى الخانية"، كتاب النكاح، فصل في الأولياء، ج١، ص١٦٥.
و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب: لايصح تولية الصغير شيخاً على خيرات، ج٤، ص١٨٤.

4 ......"الفتاوى الخانية"، كتاب النكاح، فصل في الأولياء، ج١، ص١٦٥.
و"ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب: لايصح تولية الصغير شيخاً على خيرات، ج٤، ص١٨٥.

مسئلہ ۵　ان سب کے بعد بادشاہِ اسلام ولی ہے پھر قاضی جب کہ سلطان کی طرف سے اسے نابالغوں کے نکاح کا اختیار دیا گیا ہو اور اگر اس کے متعلق یہ کام نہ ہو اور نکاح کر دیا پھر سلطان کی طرف سے یہ خدمت بھی اسے سپرد ہوئی اور قاضی نے اس نکاح کو جائز کر دیا تو جائز ہو گیا۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۶　قاضی نے اگر کسی نابالغہ لڑکی سے اپنا نکاح کرلیا تو یہ نکاح بغیر ولی کے ہوا یعنی اس صورت میں قاضی ولی نہیں۔ یوہیں بادشاہ نے اگر ایسا کیا تو یہ بھی بے ولی کے[2] نکاح ہوا اور اگر قاضی نے نابالغہ لڑکی کا نکاح اپنے باپ یا لڑکے کے سے کر دیا تو یہ بھی جائز نہیں۔[3] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۷　قاضی کے بعد قاضی کا نائب ہے جب کہ بادشاہ اسلام نے قاضی کو یہ اختیار دیا ہو اور قاضی نے اس نائب کو اجازت دی ہو یا تمام امور میں اس کو نائب کیا ہو۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸　وصی کو یہ اختیار نہیں کہ یتیم کا نکاح کر دے اگرچہ اس یتیم کے باپ دادا نے یہ وصیت بھی کی ہو کہ میرے بعد تم اس کا نکاح کر دینا، البتہ اگر وہ قریب کا رشتہ دار یا حاکم ہے تو کر سکتا ہے کہ اب وہ ولی بھی ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۹　نابالغ بچے کی کسی نے پرورش کی، مثلاً اسے متبنے کیا[6] یا لاوارث بچہ کہیں پڑا ملا، اُسے پال لیا تو یہ شخص اس کے نکاح کا ولی نہیں۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰　لونڈی، غلام کے نکاح کا ولی ان کا مولیٰ ہے، اس کے سوا کسی کو ولایت نہیں اگر کسی اور نے یا اس نے خود نکاح کرلیا تو وہ نکاح مولیٰ کی اجازت پر موقوف رہے گا جائز کر دے گا جائز ہو جائے گا، رد کر دے گا باطل ہو جائے گا اور اگر غلام دو شخص میں مشترک ہے تو ایک شخص تنہا اس کا نکاح نہیں کر سکتا۔[8] (خانیہ)

مسئلہ ۱۱　مسلمان شخص کافرہ کے نکاح کا ولی نہیں مگر کافرہ باندی کا ولی اس کا مولیٰ ہے۔ یوہیں بادشاہِ اسلام اور قاضی

1 ......"الفتاوی الخانية"، كتاب النكاح، فصل في الأولياء، ج١، ص١٦٥.

2 ......ولی کے بغیر۔

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب الرابع في الاولياء، ج١، ص٢٨٣.
و"الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب الولي، ج٤، ص١٨٧.

4 ......"ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب: لايصح تولية الصغير شيخاً على خيرات، ج٤، ص١٨٥.

5 ......"الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب الولي، ج٤، ص١٨٦.

6 ......منہ بولا بیٹا بنایا۔

7 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب الرابع في الاولياء، ج١، ص٢٨٤.

8 ......"الفتاوی الخانية"، كتاب النكاح، فصل في الاولياء، ج١، ص١٦٥.

بھی کافرہ کے ولی ہیں کہ ان کو اُس کا نکاح کرنے کی اجازت ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ لونڈی، غلام ولی نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ مکاتب اپنے لڑکے کا ولی نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ کافر اصلی، کافر اصلی کا ولی ہے اور مرتد کسی کا بھی ولی نہیں، نہ مسلم کا، نہ کافر کا یہاں تک کہ مرتد مرتد کا بھی ولی نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ ولی اگر پاگل ہوگیا تو اس کی ولایت جاتی رہی اور اگر اس قسم کا پاگل ہے کہ کبھی پاگل رہتا ہے اور کبھی ہوش میں تو ولایت باقی ہے، افاقہ کی حالت میں جو کچھ تصرفات کرے گا نافذ ہوں گے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ لڑکا معتوہ یا مجنون ہے اور اسی حالت میں بالغ ہوا تو باپ کی ولایت اب بھی بدستور باقی ہے اور اگر بلوغ کے وقت عاقل تھا پھر مجنون یا معتوہ ہوگیا تو باپ کی ولایت پھر عود کر آئے گی[5] اور کسی کا باپ مجنون ہوگیا تو اُس کا بیٹا ولی ہے اپنے باپ کا نکاح کرسکتا ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ اپنے بالغ لڑکے کا نکاح کر دیا اور ابھی لڑکے نے جائز نہ کیا تھا کہ پاگل ہوگیا، اب اس کے باپ نے نکاح جائز کر دیا تو جائز ہوگیا۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ نابالغ نے اپنا نکاح خود کیا اور نہ اس کا ولی ہے، نہ وہاں حاکم تو یہ نکاح موقوف ہے بالغ ہو کر اگر جائز کر دے گا ہو جائے گا اور اگر نابالغ نے بالغ عورت سے نکاح کیا پھر غائب ہوگیا پھر عورت نے دوسرا نکاح کیا اور نابالغ نے بلوغ کے وقت نکاح جائز کر دیا تھا اگر دوسرا نکاح اجازت سے پہلے کیا تو دوسرا ہوگیا اور بعد میں تو نہیں اور اب پہلا ہوگیا۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸ دو برابر کے ولی نے نکاح کر دیا۔ مثلاً اس کے دو۲ حقیقی بھائی ہیں دونوں نے نکاح کر دیا، تو جس نے پہلے کیا وہ صحیح ہے اور اگر دونوں نے ایک ساتھ کیا ہو یا معلوم نہ ہو کہ کون پیچھے ہے، کون پہلے تو دونوں باطل۔[9] (درمختار)

---

1 ......"الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب الولي، ج ٤، ص ١٨٣.

2 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الرابع في الاولياء، ج ١، ص ٢٨٤.

3 ......المرجع السابق. 4 ......المرجع السابق.

5 ......یعنی لوٹ آئے گی۔

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الرابع في الاولياء، ج ١، ص ٢٨٤.

7 ......المرجع السابق.

8 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب: لايصح تولية الصغير شيخاً على خيرات، ج ٤، ص ١٨٧.

9 ......"الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب الولي، ج ٤، ص ١٨٨.

مسئلہ ۱۹ ولی اقرب غائب ہے اس وقت دُوروالے ولی نے نکاح کردیا تو صحیح ہے اور اگر اس کی موجودگی میں نکاح کیا تو اس کی اجازت پر موقوف ہے محض اس کا سکوت کافی نہیں بلکہ صراحۃً یا دلالۃً اجازت کی ضرورت ہے، یہاں تک کہ اگر ولی اقرب مجلس میں موجود ہو تو یہ بھی اجازت نہیں اور اگر اس ولی اقرب نے نہ اجازت دی تھی، نہ رد کیا اور مر گیا یا غائب ہوگیا کہ اب ولایت اسی دُوروالے ولی کو پہنچی تو وہ قبل میں اس کا نکاح کر دینا اجازت نہیں بلکہ اب اس کی جدید اجازت درکار ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰ ولی کے غائب ہونے سے مراد یہ ہے کہ اگر اس کا انتظار کیا جائے تو وہ جس نے پیغام دیا ہے اور کفو بھی ہے، ہاتھ سے جاتا رہے گا اگرچہ ولی قریب مفقودالخبر ہو یا کہیں دورہ کرتا ہو کہ اس کا پتا معلوم نہ ہو یا وہ ولی اُسی شہر میں چھپا ہوا ہے مگر لوگوں کو اس کا حال معلوم نہیں اور ولی ابعد نے نکاح کر دیا اور وہ اب ظاہر ہوا تو نکاح صحیح ہوگیا۔[2] (خانیہ وغیرہا)

مسئلہ ۲۱ ولی اقرب صالح ولایت نہیں، مثلاً بچہ ہے یا مجنون تو ولی ابعد ہی نکاح کا ولی ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ مولیٰ اگر غائب بھی ہو جائے اور اس کا پتا بھی نہ چلے، جب بھی لونڈی، غلام کے نکاح کی ولایت اسی کو ہے اس کے رشتہ دار ولی نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ لونڈی آزاد ہوگئی اور اس کا عصبہ کوئی نہ ہو تو وہ عصبہ ہے، جس نے اسے آزاد کیا اور اسی کی اجازت سے نکاح ہوگا، وہ مرد ہو یا عورت اور ذوی الارحام پر آزادکنندہ[5] مقدم ہے۔[6] (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ ۲۴ کفو نے پیغام دیا اور وہ مہر مثل بھی دینے پر تیار ہے مگر ولی اقرب لڑکی کا نکاح اس سے نہیں کرتا بلکہ بلاوجہ انکار کرتا ہے تو ولی ابعد نکاح کرسکتا ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۲۵ نابالغ اور مجنون اور لونڈی غلام کے نکاح کے لیے ولی شرط ہے، بغیر ولی ان کا نکاح نہیں ہوسکتا اور حرہ بالغہ عاقلہ نے بغیر ولی کفو سے نکاح کیا تو نکاح صحیح ہوگیا اور غیر کفو سے کیا تو نہ ہوا اگرچہ نکاح کے بعد راضی ہوگیا۔ البتہ اگر ولی نے

1 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: لایصح تولیۃ الصغیر شیخاً علی خیرات، ج٤، ص١٨٩.

2 ......"الفتاوی الخانیۃ"، کتاب النکاح، فصل في الاولیاء، ج١، ص١٦٦، وغیرھا.

3 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب النکاح، الباب الرابع في الاولیاء، ج١، ص٢٨٥.

4 ......المرجع السابق.

5 ......آزاد کرنے والا۔

6 ......"الجوھرۃ النیرۃ"، کتاب النکاح، الجزء الثانی، ص١٣.

7 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، ج٤، ص١٩١.

سکوت کیا اور کچھ جواب نہ دیا اور عورت کے بچہ بھی پیدا ہوگیا تو اب نکاح صحیح مانا جائے گا۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: جس عورت کا کوئی عصبہ نہ ہو، وہ اگر اپنا نکاح جان بوجھ کر غیر کفو سے کرے تو نکاح ہو جائے گا۔[2] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۲۷: جس عورت کو اس کے شوہر نے تین طلاقیں دے دیں بعد عدت اس نے جان بوجھ کر غیر کفو سے نکاح کر لیا اور ولی راضی نہیں یا ولی کو اس کا غیر کفو ہونا معلوم نہیں تو یہ عورت شوہر اوّل کے لیے حلال نہ ہوئی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۸: ایک درجہ کے چند ولی ہوں۔ بعض کا راضی ہو جانا کافی ہے اور اگر مختلف درجے کے ہوں تو اقرب کا راضی ہونا ضروری ہے کہ حقیقۃً یہی ولی ہے اور جس ولی کی رضا سے نکاح ہوا جب اس سے کہا گیا تو یہ کہتا ہے کہ یہ شخص کفو ہے تو اب اس کی رضا بے کار ہے اس کی رضا سے بقیہ ورثہ کا حق ساقط نہ ہوگا۔[4] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۲۹: راضی ہونا دو طرح ہے۔ ایک یہ کہ صراحۃً کہہ دے کہ میں راضی ہوں۔ دوسرے یہ کہ کوئی ایسا فعل پایا جائے جس سے راضی ہونا سمجھا جاتا ہو، مثلاً مہر پر قبضہ کرنا یا مہر کا مطالبہ یا دعویٰ کر دینا یا عورت کو رخصت کر دینا کہ یہ سب افعال راضی ہونے کی دلیل ہیں، اس کو دلالۃً رضا کہتے ہیں اور ولی کا سکوت رضا نہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳۰: شافعیہ[6] عورت بالغہ کو آری نے حنفی[7] سے نکاح کیا اور اس کا باپ راضی نہیں تو نکاح صحیح ہوگیا۔ یوہیں اس کا عکس۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: عورت بالغہ عاقلہ کا نکاح بغیر اس کی اجازت کے کوئی نہیں کرسکتا۔ نہ اس کا باپ نہ بادشاہِ اسلام، کوآری ہو یا ثیب۔ یوہیں مرد بالغ آزاد اور مکاتب و مکاتبہ کا عقد نکاح بلا[9] ان کی مرضی کے کوئی نہیں کرسکتا۔[10] (عالمگیری، درمختار)

---

1. ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج٤، ص١٤٩۔١٥١.
2. ......"ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج٤، ص١٥٣، وغیرہ.
3. ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج٤، ص١٥٢.
4. ......"ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج٤، ص١٥٣، وغیرہ .
5. ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج٤، ص١٥٤.
6. ......امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی پیروکار۔
7. ......امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا پیروکار۔
8. ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب النکاح، الباب الرابع في الاولیاء، ج١، ص٢٨٧.
9. ......بغیر۔
10. ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب النکاح، الباب الرابع في الاولیاء، ج١، ص٢٨٧.
و"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج٤، ص١٥٥.

مسئلہ ۳۲ کوآری عورت سے اُس کے ولی یا ولی کے وکیل یا قاصد نے اذن مانگا یا ولی نے بلا اجازت لیے نکاح کر دیا۔ اب اس کے قاصد نے یا کسی فضولی عادل نے خبر دی اور عورت نے سکوت کیا یا ہنسی یا مسکرائی یا بغیر آواز کے روئی تو ان سب صورتوں میں اذن سمجھا جائے گا کہ پہلی صورت میں نکاح کر دینے کی اجازت ہے، دوسری میں نکاح کیا ہوا منظور ہے اور اگر اذن طلب کرتے وقت یا جس وقت نکاح ہو جانے کی خبر دی گئی، اس نے سُن کر کچھ جواب نہ دیا بلکہ کسی اور سے کلام کرنا شروع کیا مگر نکاح کو رد نہ کیا تو یہ بھی اذن ہے اور اگر چپ رہنا اس وجہ سے ہوا کہ اسے کھانسی یا چھینک آگئی تو یہ رضا نہیں اس کے بعد رد کر سکتی ہے۔ یوہیں اگر کسی نے اس کا مونھ بند کر دیا کہ بول نہ سکی تو رضا نہیں۔ اور ہنسنا اگر بطورِ استہزا کے [1] ہو یا رونا آواز سے ہو تو اذن نہیں۔ [2] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۳ ایک درجہ کے دو ولی نے بیک وقت دو شخصوں سے نکاح کر دیا اور دونوں کی خبر ایک ساتھ پہنچی عورت نے سکوت کیا [3]، تو دونوں موقوف ہیں اپنے قول یا فعل سے جس ایک کو جائز کرے جائز ہے اور دوسرا باطل اور دونوں کو جائز کیا تو دونوں باطل اور دونوں نے اذن مانگا اور عورت نے سکوت کیا تو جو پہلے نکاح کر دے وہ ہوگا۔ [4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴ ولی نے نکاح کر دیا عورت کو خبر پہنچی اس نے سکوت کیا مگر اس وقت شوہر مر چکا تھا تو یہ اذن نہیں اور اگر شوہر کے مر جانے کے بعد کہتی ہے کہ میرے اذن سے میرے باپ نے اس سے نکاح کیا۔ اور شوہر کے ورثہ انکار کریں تو عورت کا قول مانا جائے گا لہٰذا وارث ہوگی اور عدّت واجب۔ اور اگر عورت نے یہ بیان کیا کہ میرے اذن کے بغیر نکاح ہوا مگر جب نکاح کی خبر پہنچی میں نے نکاح کو جائز کیا تو اب ورثہ کا قول معتبر ہے اب نہ مہر پائے گی نہ میراث۔ رہا یہ کہ عدّت گزارے گی یا نہیں اگر واقع میں سچی ہے تو عدّت گزارے ورنہ نہیں مگر نکاح کرنا چاہے تو عدّت تک روکی جائے گی کہ جب اس نے اپنا نکاح ہونا بیان کیا تو اب بغیر عدّت کیونکر نکاح کرے گی۔ [5] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۵ عورت سے اذن [6] لینے گئے اس نے کہا کسی اور سے ہوتا تو بہتر تھا تو یہ انکار ہے اور اگر نکاح کے بعد

---

1 ...... مذاق کے طور پر۔

2 ......"الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب الولي، ج٤، ص١٥٥ .
و"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الرابع في الاولياء، ج١، ص٢٨٧، ٢٨٨.

3 ...... یعنی خاموش رہی۔

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب الولي، ج٤، ص١٥٦ .

5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الرابع في الاولياء، ج١، ص٢٨٩ .
و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب الولي، ج٤، ص١٥٧ .

6 ...... اجازت۔

خبر دی گئی اور عورت نے وہی لفظ کہے تو قبول سمجھا جائے گا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳۶ ولی اس عورت سے خود اپنا نکاح کرنا چاہتا ہے اور اجازت لینے گیا اس نے سکوت کیا تو یہ رضا ہے اور اگر نکاح اپنے سے کرلیا اب خبر دی اور سکوت کیا تو یہ رد ہے رضا نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳۷ کسی خاص کی نسبت عورت سے اذن مانگا اس نے انکار کردیا مگر ولی نے اسی سے نکاح کر دیا۔ اب خبر پہنچی اور ساکت رہی تو یہ اذن ہوگیا اور اگر کہا کہ میں تو پہلے ہی سے اُس سے نکاح نہیں چاہتی ہوں تو یہ رد ہے اور اگر جس وقت خبر پہنچی انکار کیا پھر بعد کو رضا ظاہر کی تو یہ نکاح جائز نہ ہوا۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸ اذن لینے میں یہ بھی ضروری ہے کہ جس سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اس کا نام اس طرح لیا جائے جس کو وہ عورت جان سکے۔ اگر یوں کہا کہ ایک مرد سے تیرا نکاح کردوں یا یوں کہ فلاں قوم کے ایک شخص سے نکاح کردوں تو یوں اذن نہیں ہوسکتا۔ اور اگر یوں کہا کہ فلاں یا فلاں سے تیرا نکاح کردوں اور عورت نے سکوت کیا تو اذن ہوگیا۔ ان دونوں میں جس ایک سے چاہے کردے یا یوں کہا کہ پڑوس والوں میں سے کسی سے نکاح کردوں یا یوں کہا کہ چچازاد بھائیوں میں کسی سے نکاح کردوں اور سکوت کیا اور ان دونوں صورتوں میں ان سب کو جانتی بھی ہو تو اذن ہوگیا۔ ان میں جس ایک سے کرے گا ہو جائے گا اور سب کو جانتی نہ ہو تو اذن نہیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۹ عورت نے اذنِ عام دے دیا، مثلاً ولی نے کہا کہ بہت سے لوگوں نے پیغام بھیجا ہے، عورت نے کہا جو تو کرے مجھے منظور ہے یا جس سے تو چاہے نکاح کردے تو یہ اذنِ عام ہے جس سے چاہے نکاح کردے مگر اس صورت میں بھی اگر کسی خاص شخص کی نسبت عورت پیشتر انکار کرچکی ہے تو اس کے بارے میں اذن نہ سمجھا جائے گا۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰ اذن لینے میں مہر کا ذکر شرط نہیں اور بعض مشائخ نے شرط بتایا لہٰذا ذکر ہو جانا چاہیے کہ اختلاف سے بچنا ہے اور اگر ذکر نہ کیا تو ضرور ہے کہ جو مہر باندھا جائے وہ مہرِ مثل سے کم نہ ہو اور کم ہو تو بغیر عورت کے راضی ہوئے عقد صحیح نہ ہوگا۔ اور اگر زیادہ کمی ہو تو اگرچہ عورت راضی ہو اولیا کو اعتراض کا حق حاصل ہے یعنی جب کہ کسی غیر ولی نے نکاح کیا ہو اور ولی نے خود ایسا کیا تو اب کون اعتراض کرے۔[6] (ردالمحتار)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج٤، ص١٥٧ .

2 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج٤، ص١٥٨ .

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج٤، ص١٥٨ .

4 ......المرجع السابق، ص١٥٨ .　5 ......المرجع السابق، ص١٥٩ .

6 ......"ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج٤، ص١٥٩ .

مسئلہ ۴۱ ولی نے عورت بالغہ کا نکاح اس کے سامنے کر دیا اور اُسے اس کا علم بھی ہوا اور سکوت کیا تو یہ رضا ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۴۲ یہ احکام جو مذکور ہوئے ولی اقرب کے ہیں، اگر ولی بعید یا اجنبی نے نکاح کا اذن طلب کیا تو سکوت اذن نہیں بلکہ اگر عورت کوآری ہے تو صراحۃً اذن کے الفاظ کہے یا کوئی ایسا فعل کرے جو قول کے حکم میں ہو، مثلاً مہر یا نفقہ طلب کرنا، خوشی سے ہنسنا، خلوت پر راضی ہونا، مہر یا نفقہ قبول کرنا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴۳ ولی نے عورت سے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ فلاں سے تیرا نکاح کر دوں۔ اس نے کہا ٹھیک ہے، جب چلا گیا تو کہنے لگی میں راضی نہیں اور ولی کو اس کا علم نہ ہوا اور نکاح کر دیا تو صحیح ہو گیا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴ بکر (کوآری) وہ عورت ہے جس سے نکاح کے ساتھ وطی نہ کی گئی ہو، لہٰذا اگر زینہ[4] پر چڑھنے یا اترنے یا کودنے یا حیض یا زخم یا بلا نکاح زیادہ عمر ہو جانے یا زنا کی وجہ سے بکارت[5] زائل ہو گئی جب بھی وہ کوآری ہی کہلائے گی۔ یوہیں اگر اس کا نکاح ہوا مگر شوہر نامرد ہے یا اس کا عضو تناسل مقطوع[6] ہے اس وجہ سے تفریق ہو گئی بلکہ اگر شوہر نے وطی سے پہلے طلاق دے دی یا مر گیا اگرچہ ان سب صورتوں میں خلوت ہو چکی ہو جب بھی بکر ہے مگر جب چند بار اس نے زنا کیا کہ لوگوں کو اس کا حال معلوم ہو گیا یا اُس پر حد زنا قائم کی گئی اگرچہ ایک ہی بار واقع ہوا ہو تو اب وہ عورت بکر نہیں قرار دی جائے گی اور جو عورت کوآری نہ ہو اس کو ثیب کہتے ہیں۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۴۵ لڑکی کا نکاح نابالغہ سمجھ کر اس کے باپ نے کر دیا وہ کہتی ہے میں بالغہ ہوں میرا نکاح صحیح نہ ہوا اور اس کا باپ یا شوہر کہتا ہے نابالغہ ہے اور نکاح صحیح ہے تو اگر اس کی عمر نو برس کی ہو اور مراہقہ ہو تو لڑکی کا قول مانا جائے گا اور اگر دونوں نے اپنے اپنے دعوے پر گواہ پیش کیے تو بلوغ کے گواہ کو ترجیح ہے۔ یوہیں اگر لڑکے مراہق[8] نے اپنے بلوغ کا دعویٰ کیا تو اسی کا قول معتبر ہے، مثلاً اس کے باپ نے اس کی کوئی چیز بیچ ڈالی، یہ کہتا ہے میں بالغ ہوں اور بیع صحیح نہ ہوئی اس کا باپ یا خریدار کہتا ہے نابالغ ہے تو بالغ ہونا قرار پائے گا جب کہ اس کی عمر اس قابل ہو۔[9] (درمختار)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الولي، ج٤، ص١٦٠.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الولي، ج٤، ص١٦٠.

3 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب الرابع في الاولیاء، ج١، ص٢٨٨، ٢٨٩.

4 ......سیڑھی۔ 5 ......یعنی کنوارپن۔ 6 ......کٹا ہوا۔

7 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الولي، ج٤، ص١٦١۔١٦٣.

8 ......یعنی وہ لڑکا کہ ہنوز بالغ نہ ہوا مگر اس کے ہم عمر بالغ ہو گئے ہوں، اس کی مقدار بارہ برس کی عمر ہے۔

9 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الولي، ج٤، ص١٦٥.

مسئلہ ۴۶ نابالغ لڑکا اور لڑکی اگرچہ ثیب ہو اور مجنون و معتوہ کے نکاح پر ولی کو ولایت اجبار حاصل ہے یعنی اگرچہ یہ لوگ نہ چاہیں ولی نے جب نکاح کر دیا ہوگیا۔ پھر اگر باپ دادا یا بیٹے نے نکاح کر دیا ہے تو اگرچہ مہرِ مثل سے بہت کم یا زیادہ پر نکاح کیا یا غیر کفو سے کیا جب بھی ہو جائے گا بلکہ لازم ہو جائے گا کہ ان کو بالغ ہونے کے بعد یا مجنون کو ہوش آنے کے بعد اُس نکاح کے توڑنے کا اختیار نہیں۔ یوہیں مولیٰ کا نکاح کیا ہوا بھی فسخ نہیں ہوسکتا، ہاں اگر باپ، دادا یا لڑکے کا سوءِ اختیار معلوم ہو چکا ہو مثلاً اس سے پیشتر اس نے اپنی لڑکی کا نکاح کسی غیر کفو فاسق وغیرہ سے کر دیا اور اب یہ دوسرا نکاح غیر کفو سے کرے گا تو صحیح نہ ہوگا۔

یوہیں اگر نشہ کی حالت میں غیر کفو سے یا مہر مثل میں زیادہ کمی کے ساتھ نکاح کیا تو صحیح نہ ہوا اور اگر باپ، دادا یا بیٹے کے سوا کسی اور نے کیا ہے اور غیر کفو یا مہر مثل میں زیادہ کمی بیشی کے ساتھ ہوا تو مطلقاً صحیح نہیں اور اگر کفو سے مہر مثل کے ساتھ کیا ہے تو صحیح ہے مگر بالغ ہونے کے بعد اور مجنون کو افاقہ کے بعد اور معتوہ کو عاقل ہونے کے بعد فسخ کا اختیار ہوگا اگرچہ خلوت [1] بلکہ وطی ہو چکی ہو یعنی اگر نکاح ہونا پہلے سے معلوم ہے تو بکر بالغ ہوتے ہی فوراً اور اگر معلوم نہ تھا تو جس وقت معلوم ہوا اسی وقت فوراً فسخ کر سکتی ہے اگر کچھ بھی وقفہ ہوا تو اختیار فسخ جاتا رہا۔ یہ نہ ہوگا کہ آخر مجلس تک اختیار باقی رہے مگر نکاح فسخ اس وقت ہوگا جب قاضی فسخ کا حکم بھی دیدے لہٰذا اسی اثنا میں قبل حکمِ قاضی اگر ایک کا انتقال ہوگیا تو دوسرا وارث ہوگا اور پورا مہر لازم ہوگا۔ [2] (درمختار، خانیہ، جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ ۴۷ عورت کو خیار بلوغ حاصل تھا جس وقت بالغ ہوئی، اسی وقت اسے یہ خبر بھی ملی کہ فلاں جائداد فروخت ہوئی جس کا شفعہ یہ کرسکتی ہے، ایسی حالت میں اگر شفعہ کرنا ظاہر کرتی ہے تو خیار بلوغ جاتا ہے اور اپنے نفس کو اختیار کرتی ہے تو شفعہ جاتا ہے اور چاہتی یہ ہے کہ دونوں حاصل ہوں لہٰذا اس کا طریقہ یہ ہے کہ کہے میں دونوں حق طلب کرتی ہوں، پھر تفصیل میں پہلے خیار بلوغ کو ذکر کرے اور ثیب کو ایسا معاملہ پیش آئے تو شفعہ کو مقدم کرے اور اس کی وجہ سے خیار بلوغ باطل نہ ہوگا۔ [3] (درمختار)

مسئلہ ۴۸ عورت جس وقت بالغہ ہوئی اسی وقت کسی کو گواہ بنائے کہ میں ابھی بالغ ہوئی اور اپنے نفس کو اختیار کرتی ہوں اور رات میں اگر اسے حیض آیا تو اسی وقت اپنے نفس کو اختیار کرے اور صبح کو گواہوں کے سامنے اپنا بالغ ہونا اور اختیار کرنا

---

1. یعنی خلوت صحیحہ۔
2. "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الولي، ج٤، ص١٦٦۔١٧١.
و"الفتاوى الخانية"، كتاب النكاح، فصل في الخيارات التي تتعلق بالنكاح، ج١، ص١٩٠.
و"الجوهرة النيرة"، كتاب النكاح، الجزء الثاني، ص١٠، ١١، وغيرها.
3. "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب الولي، ج٤، ص١٧٨.

بیان کرے مگر یہ نہ کہے کہ رات میں بالغ ہوئی بلکہ یہ کہ میں اس وقت بالغ ہوئی اور اپنے نفس کو اختیار کیا اور اس لفظ سے یہ مراد لے کہ میں اس وقت بالغ ہوں تاکہ جھوٹ نہ ہو۔[1] (بزازیہ وغیرہا)

مسئلہ ۴۹ عورت کو یہ معلوم نہ تھا کہ اسے خیارِ بلوغ حاصل ہے اس بنا پر اس نے اس پر عملدرآمد بھی نہ کیا، اب اسے یہ مسئلہ معلوم ہوا تو اب کچھ نہیں کرسکتی کہ اس کے لیے جہل عذر نہیں اور لونڈی کسی کے نکاح میں ہے اب آزاد ہوئی تو اسے خیارِ عتق حاصل ہے کہ بعد آزادی چاہے اس نکاح پر باقی رہے یا فسخ کرالے۔ اس کے لیے جہل عذر ہے کہ باندیوں کو مسائل سیکھنے کا موقع نہیں ملتا اور حرّہ کو ہر وقت حاصل ہے اور نہ سیکھنا خود اسی کا قصور ہے لہٰذا قابلِ معذوری نہیں۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵۰ لڑکا یا ثیب بالغ ہوئے تو سکوت سے خیارِ بلوغ باطل نہ ہوگا، جب تک صاف طور پر اپنی رضا یا کوئی ایسا فعل جو رضا پر دلالت کرے (مثلاً بوسہ لینا، چھونا، مہر لینا دینا، وطی پر راضی ہونا) نہ پایا جائے، مجلس سے اٹھ جانا بھی خیار کو باطل نہیں کرتا کہ اس کا وقت محدود نہیں عمر بھر اس کا وقت ہے۔[3] (خانیہ) رہا یہ امر کہ فسخِ نکاح سے مہر لازم آئے گا یا نہیں اگر اُس سے وطی نہ ہوئی تو مہر بھی نہیں اگرچہ فرقت جانب زوج سے ہو اور وطی ہوچکی ہے تو مہر لازم ہوگا اگرچہ فرقت جانب زوجہ سے ہو۔[4] (جوہرہ)

مسئلہ ۵۱ اگر وطی ہوچکی ہے تو فسخ کے بعد عورت کے لیے عدّت بھی ہے ورنہ نہیں اور اس زمانۂ عدّت میں اگر شوہر اسے طلاق دے تو واقع نہ ہوگی اور یہ فسخ طلاق نہیں، لہٰذا اگر پھر انھیں دونوں کا باہم نکاح ہو تو شوہر تین طلاق کا مالک ہو گا۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۲ ثیب کا نکاح ہوا اس کے بعد شوہر کے یہاں سے کچھ تحفہ آیا، اس نے لے لیا رضا ثابت نہ ہوئی۔ یوہیں اگر اس کے یہاں کھانا کھایا یا اس کی خدمت کی اور پہلے بھی خدمت کرتی تھی تو رضا نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳ نابالغ غلام کا نکاح نابالغہ لونڈی سے ان کے مولیٰ نے کردیا پھر ان کو آزاد کردیا۔ اب بالغ ہوئے تو ان کو خیارِ بلوغ حاصل نہیں اور اگر لونڈی کو آزاد کرنے کے بعد نکاح کیا تو بالغہ ہونے کے بعد اسے خیار حاصل ہے۔[7] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی البزازیة" هامش علی "الفتاوی الهندیة"، کتاب النکاح، نوع في خیارالبلوغ، ج٤، ص١٢٥، وغیرها.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الولي، ج٤، ص١٧٠، وغیره.

3 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب النکاح، فصل في الاولیاء، ج١، ص١٦٦.

4 ......"الجوهرة النیرة"، کتاب النکاح، الجزء الثاني، ص٢٩.

5 ......"ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الولي، ج٤، ص١٧٢.

6 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب النکاح، الباب الرابع في الاولیاء، ج١، ص٢٨٩-٢٩٠.

7 ......المرجع السابق، ص٢٨٦.

کفو کا بیان

حدیث ۱: ترمذی و حاکم و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب ایسا شخص پیغام بھیجے، جس کے خُلق و دین کو پسند کرتے ہو تو نکاح کردو، اگر نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور فسادِ عظیم ہوگا۔'' [1]

حدیث ۲: ترمذی شریف میں مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے علی! تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو۔ ① نماز کا جب وقت آجائے، ② جنازہ جب موجود ہو، ③ بے شوہر والی کا جب کفو ملے۔'' [2]

کفو کے یہ معنی ہیں کہ مرد عورت سے نسب وغیرہ میں اتنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح عورت کے اولیا کے لیے باعثِ ننگ و عار [3] ہو، کفاءت [4] صرف مرد کی جانب سے معتبر ہے عورت اگرچہ کم درجہ کی ہو اس کا اعتبار نہیں۔ [5] (عامہ کتب)

مسئلہ ۱: باپ، دادا کے سوا کسی اور ولی نے نابالغ لڑکے کا نکاح غیر کفو سے کردیا تو نکاح صحیح نہیں اور بالغ اپنا خود نکاح کرنا چاہے تو غیر کفو عورت سے کرسکتا ہے کہ عورت کی جانب سے اس صورت میں کفاءت معتبر نہیں اور نابالغ میں دونوں طرف سے کفاءت کا اعتبار ہے۔ [6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲: کفاءت میں چھ چیزوں کا اعتبار ہے:

① نسب، ② اسلام، ③ حرفہ، [7] ④ حریت، [8] ⑤ دیانت، ⑥ مال۔

قریش میں جتنے خاندان ہیں وہ سب باہم کفو ہیں، یہاں تک کہ قرشی غیر ہاشمی، ہاشمی کا کفو ہے اور کوئی غیر قرشی قریش کا کفو نہیں۔ قریش کے علاوہ عرب کی تمام قومیں ایک دوسرے کی کفو ہیں، انصار و مہاجرین سب اس میں برابر ہیں، عجمی النسل عربی کا کفو نہیں مگر عالمِ دین کہ اس کی شرافت نسب کی شرافت پر فوقیت رکھتی ہے۔ [9] (خانیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۳: جو خود مسلمان ہوا یعنی اس کے باپ، دادا مسلمان نہ تھے وہ اس کا کفو نہیں جس کا باپ مسلمان ہو اور جس کا

---

1 ...... ''جامع الترمذی''،أبواب النکاح،باب ماجاء کم من ترضون دینه...إلخ،الحدیث:۱۰۸٦،ج۲،ص۳٤٤.

2 ...... ''جامع الترمذی''، أبواب الجنائز،باب ماجاء فی تعجیل الجنازة،الحدیث:۱۰۷۷،ج۲،ص۳۳۹.

3 ...... بے عزتی و رسوائی کا سبب۔

4 ...... حسب و نسب میں ہم پلہ ہونا۔

5 ...... ''الدرالمختار''و''ردالمحتار''،کتاب النکاح،باب الکفاءة،ج٤،ص۱۹٤.

6 ...... ''ردالمحتار''،کتاب النکاح،باب الکفاءة،ج٤،ص۱۹۵.

7 ...... یعنی پیشہ۔

8 ...... آزاد ہونا۔

9 ...... ''الفتاوی الخانیة''،کتاب النکاح،فصل في الاکفاء،ج۱،ص۱٦۳.

و''الفتاوی الهندیة''،کتاب النکاح،الباب الخامس في الاکفاء،ج۱،ص۲۹۰،۲۹۱.

صرف باپ مسلمان ہو اس کا کفو نہیں جس کا دادا بھی مسلمان ہو اور باپ دادا دو پشت سے اسلام ہو تو اب دوسری طرف اگرچہ زیادہ پشتوں سے اسلام ہو کفو ہیں مگر باپ دادا کے اسلام کا اعتبار غیر عرب میں ہے، عربی کے لیے خود مسلمان ہوا یا باپ، دادا سے اسلام چلا آتا ہو سب برابر ہیں۔[1] (خانیہ، درمختار)

مسئلہ ۴ مرتد اگر اسلام لایا تو وہ اس مسلمان کا کفو ہے جو مرتد نہ ہوا تھا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۵ غلام، حرّہ کا کفو نہیں، نہ وہ جو آزاد کیا گیا حرّہ اصلیہ[3] کا کفو ہے اور جس کا باپ آزاد کیا گیا، وہ اس کا کفو نہیں جس کا دادا آزاد کیا گیا اور جس کا دادا آزاد کیا گیا وہ اس کا کفو ہے جس کی آزادی کئی پشت سے ہے۔[4] (خانیہ)

مسئلہ ۶ جس لونڈی کے آزاد کرنے والے اشراف ہوں، اس کا کفو وہ نہیں جس کے آزاد کرنے والے غیر اشراف ہوں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ فاسق شخص متقی کی لڑکی کا کفو نہیں اگرچہ وہ لڑکی خود متقیہ نہ ہو۔[6] (درمختار وغیرہ) اور ظاہر کہ فسق اعتقادی[7] فسق عملی[8] سے بدرجہا بدتر، لہٰذا سُنّی عورت کا کفو وہ بدمذہب نہیں ہوسکتا جس کی بدمذہبی حدِ کفر کو نہ پہنچی ہو اور جو بدمذہب ایسے ہیں کہ ان کی بدمذہبی کفر کو پہنچی ہو، ان سے تو نکاح ہی نہیں ہوسکتا کہ وہ مسلمان ہی نہیں، کفو ہونا تو بڑی بات ہے جیسے روافض ووہابیۂ زمانہ کہ ان کے عقائد واقوال کا بیان حصہ اوّل میں ہو چکا ہے۔

مسئلہ ۸ مال میں کفاءت کے یہ معنی ہیں کہ مرد کے پاس اتنا مال ہو کہ مہر معجّل اور نفقہ[9] دینے پر قادر ہو۔ اگر پیشہ نہ کرتا ہو تو ایک ماہ کا نفقہ دینے پر قادر ہو، ورنہ روز کی مزدوری اتنی ہو کہ عورت کے روز کے ضروری مصارف[10] روز دے سکے۔ اس کی ضرورت نہیں کہ مال میں یہ اس کے برابر ہو۔[11] (خانیہ، درمختار)

---

1 ......"الفتاوی الخانية"،كتاب النكاح، فصل في الاكفاء، ج۱،ص۱٦٣.
و"الدرالمختار"،كتاب النكاح،باب الكفاءة،ج٤،ص١٩٨.

2 ......"الدرالمختار"،كتاب النكاح،باب الكفاءة،ج٤،ص٢٠٠.

3 ......یعنی جو کبھی لونڈی نہ بنی ہو۔

4 ......"الفتاوی الخانية"،كتاب النكاح، فصل في الاكفاء،ج۱،ص۱٦٣.

5 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب النكاح،الباب الخامس في الاكفاء،ج۱،ص۲۹۰،۲۹۱.

6 ......"الدرالمختار"،كتاب النكاح،باب الكفاءة،ج٤،ص٢٠١،وغيره.

7 ......عقیدے کا برا ہونا، فاسق ہونا۔

8 ......عمل کے لحاظ سے برا ہونا، فاسق ہونا۔

9 ......کپڑے، کھانے پینے وغیرہ کے اخراجات۔

10 ......یعنی ضروری اخراجات۔

11 ......"الفتاوی الخانية"،كتاب النكاح، فصل في الاكفاء،ج۱،ص۱٦٣.
و"الدرالمختار"،كتاب النكاح، باب الكفاءة،ج٤،ص٢٠٢.

مسئلہ ۹: مرد کے پاس مال ہے مگر جتنا مہر ہے اتنا ہی اس پر قرض بھی ہے اور مال اتنا ہے کہ قرض ادا کردے یا دَینِ مہر تو کفو ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: عورت محتاج ہے اور اس کے باپ، دادا بھی ایسے ہی ہیں تو اس کا کفو بحیثیت مال وہی ہوگا کہ مہر معجّل اور نفقہ دینے پر قادر ہو۔[2] (خانیہ)

مسئلہ ۱۱: مالدار شخص کا نابالغ لڑکا اگرچہ وہ خود مال کا مالک نہیں مگر مالدار قرار دیا جائے گا کہ چھوٹے بچے، باپ، دادا کے تموّل [3] سے غنی کہلاتے ہیں۔[4] (خانیہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۲: محتاج نے نکاح کیا اور عورت نے مہر معاف کردیا تو وہ کفو نہیں ہوجائے گا، کہ کفاءت کا اعتبار وقتِ عقد ہے اور عقد کے وقت وہ کفو نہ تھا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: نفقہ پر قدرت کفو ہونے میں اس وقت ضروری ہے کہ عورت قابلِ جماع ہو، ورنہ جب تک اس قابل نہ ہو شوہر پر اس کا نفقہ واجب نہیں، لہٰذا اُس پر قدرت بھی ضروری نہیں، صرف مہر معجّل پر قدرت کافی ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: جن لوگوں کے پیشے ذلیل سمجھے جاتے ہوں وہ اچھے پیشہ والوں کے کفو نہیں، مثلاً جوتا بنانے والے، چمڑا پکانے والے، سائیس[7]، چرواہے یہ ان کے کفو نہیں جو کپڑا بیچتے، عطر فروشی کرتے، تجارت کرتے ہیں اور اگر خود جوتا نہ بناتا ہو بلکہ کارخانہ دار ہے کہ اس کے یہاں لوگ نوکر ہیں یہ کام کرتے ہیں یا دکاندار ہے کہ بنے ہوئے جوتے لیتا اور بیچتا ہے تو تاجر وغیرہ کا کفو ہے۔ یوہیں اور کاموں میں۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵: ناجائز محکموں کی نوکری کرنے والے یا وہ نوکریاں جن میں ظالموں کا اتباع کرنا ہوتا ہے، اگرچہ یہ سب پیشوں سے رذیل[9] پیشہ ہے اور علمائے متقدمین نے اس بارہ میں یہی فتویٰ دیا تھا کہ اگرچہ یہ کتنے ہی مالدار ہوں، تاجر وغیرہ

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الکفاءة، ج٤، ص٢٠٢.

2 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب النکاح، فصل في الاکفاء، ج١، ص١٦٣.

3 ......یعنی مالداری، دولت مندی۔

4 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب النکاح، فصل في الاکفاء، ج١، ص١٦٣، وغیرها.

5 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب النکاح، الباب الخامس في الاکفاء، ج١، ص٢٩١.

6 ......المرجع السابق.

7 ......گھوڑوں کی دیکھ بھال کرنے والا شخص۔

8 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الکفاءة، ج٤، ص٢٠٣.

9 ......گھٹیا۔

کے کفو نہیں مگر چونکہ کفاءت کا مدار [1] عرف دنیوی پر ہے اور اس زمانہ میں تقویٰ و دیانت پر عزت کا مدار نہیں بلکہ اب تو دنیوی وجاہت [2] دیکھی جاتی ہے اور یہ لوگ چونکہ عرف میں وجاہت والے کہے جاتے ہیں، لہٰذا علمائے متاخرین نے ان کے کفو ہونے کا فتویٰ دیا جب کہ ان کی نوکریاں عرف میں ذلیل نہ ہوں۔ [3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶ اوقاف کی نوکری بھی منجملہ پیشہ کے ہے، اگر ذلیل کام پر نہ ہو تو تاجر وغیرہ کا کفو ہوسکتا ہے۔ یوہیں علم دین پڑھانے والے تاجر وغیرہ کے کفو ہیں، بلکہ علمی فضیلت تو تمام فضیلتوں پر غالب ہے کہ تاجر وغیرہ عالم کے کفو نہیں۔ [4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷ نکاح کے وقت کفو تھا، بعد میں کفاءت جاتی رہی تو نکاح فسخ نہیں کیا جائے گا اور اگر پہلے کسی کا پیشہ کم درجہ کا تھا جس کی وجہ سے کفو نہ تھا اور اس نے اس کام کو چھوڑ دیا اگر عار باقی ہے [5] تو اب بھی کفو نہیں ورنہ ہے۔ [6] (درمختار)

مسئلہ ۱۸ کفاءت میں شہری اور دیہاتی ہونا معتبر نہیں جبکہ شرائط مذکورہ پائے جائیں۔ [7] (درمختار)

مسئلہ ۱۹ حسن و جمال کا اعتبار نہیں مگر اولیا کو چاہیے کہ اس کا بھی خیال کر لیں، کہ بعد میں کوئی خرابی نہ واقع ہو۔ [8] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ امراض وعیوب مثلاً جذام، جنون، برص، گندہ دہنی [9] وغیرہا کا اعتبار نہیں۔ [10] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱ کسی نے اپنا نسب چھپایا اور دوسرا نسب بتا دیا بعد کو معلوم ہوا تو اگر اتنا کم درجہ ہے کہ کفو نہیں تو عورت اور اس کے اولیا کو حق فسخ حاصل ہے اور اگر اتنا کم نہیں کہ کفو نہ ہو تو اولیا کو حق نہیں ہے عورت کو ہے اور اگر اس کا نسب اس سے بڑھ کر ہے جو بتایا تو کسی کو نہیں۔ [11] (عالمگیری)

---

1 ......انحصار۔

2 ......دنیوی عزت، دنیوی مقام ومرتبہ۔

3 ......"ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الکفاءة، ج٤، ص٢٠٤.

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الکفاءة، ج٤، ص٢٠٥.

5 ......یعنی ابھی تک اس کام کی وجہ سے ذلت ورسوائی ہورہی ہے۔

6 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الکفاءة، ج٤، ص٢٠٥.

7 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الکفاءة، ج٤، ص٢٠٧.

8 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب النکاح، الباب الخامس في الاکفاء، ج١، ص٢٩٢.

9 ......یعنی منہ سے بدبو آنے کی بیماری۔

10 ......"ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الکفاءة، ج٤، ص٢٠٨.

11 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب النکاح، الباب الخامس في الاکفاء، ج١، ص٢٩٣.

مسئلہ ۲۲ عورت نے شوہر کو دھوکا دیا اور اپنا نسب دوسرا بتایا تو شوہر کو حق فسخ نہیں، چاہے رکھے یا طلاق دیدے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ اگر غیر کفو سے عورت نے خود یا اس کے ولی نے نکاح کر دیا مگر اس کا غیر کفو ہونا معلوم نہ تھا اور کفو ہونا اس نے ظاہر بھی نہ کیا تھا تو فسخ کا اختیار نہیں۔ پہلی صورت میں عورت کو نہیں، دوسری میں کسی کو نہیں۔[2] (خانیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ عورت مجہولۃ النسب[3] سے کسی غیر شریف نے نکاح کیا، بعد میں کسی قرشی نے دعویٰ کیا کہ یہ میری لڑکی ہے اور قاضی نے اس کی بیٹی ہونے کا حکم دے دیا تو اُس شخص کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے۔[4] (عالمگیری)

نکاح کی وکالت کا بیان

مسئلہ ۱ نکاح کی وکالت میں گواہ شرط نہیں۔[5] (عالمگیری) بغیر گواہوں کے وکیل کیا اور اُس نے نکاح پڑھا دیا ہوگیا۔ گواہ کی یوں ضرورت ہے کہ اگر انکار کر دیا کہ میں نے تجھ کو وکیل نہیں بنایا تھا تو اب وکالت ثابت کرنے کے لیے گواہوں کی حاجت ہے۔

مسئلہ ۲ عورت نے کسی کو وکیل بنایا کہ تو جس سے چاہے میرا نکاح کر دے تو وکیل خود اپنے نکاح میں اسے نہیں لاسکتا۔ یوہیں مرد نے عورت کو وکیل بنایا تو وہ عورت اپنا نکاح اس سے نہیں کرسکتی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ مرد نے عورت کو وکیل کیا کہ تو اپنے ساتھ میرا نکاح کر دے یا عورت نے مرد کو وکیل کیا کہ میرا نکاح اپنے ساتھ کرلے، اُس نے کہا میں نے فلاں مرد (موکل کا نام لے کر) یا فلانی عورت (موکلہ کا نام لے کر) سے اپنا نکاح کیا، ہوگیا قبول کی بھی حاجت نہیں۔[7] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب الخامس في الاکفاء، ج ۱، ص ۲۹۳.

2 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب النکاح، فصل في الاکفاء، ج ۱، ص ۱٦٤.

و"الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب الخامس في الاکفاء، ج ۱، ص ۲۹۲، ۲۹۳.

3 ......یعنی وہ عورت جس کا نسب معلوم نہ ہو۔

4 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب الخامس في الاکفاء، ج ۱، ص ۲۹۳.

5 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب السادس في الوکالة بالنکاح وغیرھا، ج ۱، ص ۲۹٤.

6 ......المرجع السابق، ص ۲۹٤، ۲۹٥. 7 ......المرجع السابق، ص ۲۹٥.

مسئلہ ۴ کسی کو وکیل کیا کہ فلانی عورت سے اتنے مہر پر میرا نکاح کردے۔ وکیل نے اس مہر پر اپنا نکاح اس عورت سے کرلیا تو اسی وکیل کا نکاح ہوا، پھر وکیل نے اسے مہینے بھر رکھ کر دخول کے بعد اُسے طلاق دے دی اور عدّت گزرنے پر مؤکل سے نکاح کر دیا تو مؤکل کا نکاح جائز ہوگیا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ وکیل سے کہا کسی عورت سے میرا نکاح کر دے، اس نے باندی سے کیا صحیح نہ ہوا۔ یوہیں اپنی بالغہ یا نابالغہ لڑکی یا نابالغہ بہن یا بھتیجی سے کر دیا، جس کا یہ ولی ہے تو نکاح صحیح نہ ہوا اور اگر بالغہ بہن یا بھتیجی سے کیا تو صحیح ہے۔ یوہیں عورت کے وکیل نے اس کا نکاح اپنے باپ یا بیٹے سے کر دیا تو صحیح نہ ہوا۔[2] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۶ عورت نے اپنے کاموں میں تصرفات کا کسی کو وکیل کیا۔ اس نے اس وکالت کی بنا پر اپنا نکاح اس سے کرلیا، عورت کہتی ہے میں نے تو خرید و فروخت کے لیے وکیل بنایا تھا، نکاح کا وکیل نہیں کیا تھا تو یہ نکاح صحیح نہ ہوا کہ اگر نکاح کا وکیل ہوتا بھی تو اسے کب اختیار تھا کہ اپنے ساتھ نکاح کر لے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ وکیل سے کہا فلاں عورت سے میرا نکاح کر دے، اس نے دوسری سے کر دیا یا حرّہ سے کرنے کو کہا تھا باندی سے کیا، یا باندی سے کرنے کو کہا تھا آزاد عورت سے کیا، یا جتنا مہر بتا دیا تھا اس سے زیادہ باندھا، یا عورت نے نکاح کا وکیل کر دیا تھا اس نے غیر کفو سے نکاح کر دیا، ان سب صورتوں میں نکاح صحیح نہ ہوا۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸ عورت کے وکیل نے اس کا نکاح کفو سے کیا، مگر وہ اندھا یا اپاہج یا بچہ یا معتوہ ہے تو ہوگیا۔ یوہیں مرد کے وکیل نے اندھی یا لُنجھی[5] یا مجنونہ یا نابالغہ سے نکاح کر دیا صحیح ہوگیا اور اگر خوبصورت عورت سے نکاح کرنے کو کہا تھا، اس نے کالی حبشن سے کر دیا یا اس کا عکس، تو نہ ہوا اور اندھی سے نکاح کرنے کے لیے کہا تھا، وکیل نے آنکھ والی سے کر دیا تو صحیح ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ وکیل سے کہا کسی عورت سے میرا نکاح کر دے، اُس نے اُس عورت سے کیا جس کی نسبت مؤکل کہہ چکا

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب السادس في الوكالة بالنكاح وغيرها، ج١، ص٢٩٥،٢٩٦.

2 ......المرجع السابق.

و"الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب الكفاءة، ج٤، ص٢١٠.

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب السادس في الوكالة بالنكاح وغيرها، ج١، ص٢٩٥.

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب الكفاءة، مطلب: في الوكيل والفضولي في النكاح، ج٤، ص٢١١.

5 ......وہ عورت جس کے ہاتھ پاؤں شل (بے کار) ہوگئے ہوں۔

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب السادس في الوكالة بالنكاح وغيرها، ج١، ص٢٩٥.

تھا کہ اس سے نکاح کروں تو اسے طلاق ہے تو نکاح ہوگیا اور طلاق پڑگئی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ وکیل سے کہا کسی عورت سے نکاح کردے، وکیل نے اُس عورت سے کیا جس کو موکل توکیل سے پہلے چھوڑ چکا ہے، اگر موکل نے اسکی بدخلقی[2] وغیرہ کی شکایت وکیل سے نہ کی ہو تو نکاح ہوجائے گا اور اگر جس سے نکاح کیا اسے وکیل بنانے کے بعد چھوڑا ہے تو نہ ہوا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ وکیل سے کہا فلانی یا فلانی سے کردے تو جس ایک سے کرے گا ہوجائے گا اور اگر دونوں سے ایک عقد میں کیا[4] تو کسی سے نہ ہوا۔[5] (خانیہ)

مسئلہ ۱۲ وکیل سے کہا ایک عورت سے نکاح کردے، اس نے دو سے ایک عقد میں کیا تو کسی سے نافذ نہ ہوا پھر اگر موکل ان میں سے ایک کو جائز کردے تو جائز ہوجائے گا اور دونوں کو تو دونوں، اور اگر دو عقد میں دونوں سے نکاح کیا تو پہلا لازم ہوجائے گا اور دوسرا موکل کی اجازت پر موقوف رہے گا اور اگر دو عورتوں سے ایک عقد کے ساتھ نکاح کرنے کو کہا تھا، اس نے ایک سے کیا یا دو سے دو عقدوں میں کیا تو جائز ہوگیا اور اگر کہا تھا فلانی سے کردے، وکیل نے اس کے ساتھ ایک عورت ملا کر دونوں سے ایک عقد میں کیا تو جس کو بتا دیا تھا اس کا ہوگیا۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳ وکیل سے کہا اس سے میرا نکاح کردے، بعد کو معلوم ہوا کہ وہ شوہر والی ہے پھر اس عورت کا شوہر مر گیا یا اس نے طلاق دے دی اور عدّت بھی گزر گئی، اب وکیل نے اس سے نکاح کردیا تو ہوگیا۔[7] (خانیہ)

مسئلہ ۱۴ وکیل سے کہا میری قوم کی عورت سے نکاح کردے، اس نے دوسری قوم کی عورت سے کیا، جائز نہ ہوا۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ وکیل سے کہا اتنے مہر پر نکاح کردے اور اس میں اتنا معجّل ہو، وکیل نے مہر تو وہی رکھا مگر معجّل کی

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح،الباب السادس في الوكالة بالنكاح وغيرها،ج ١، ص ٢٩٥.

2 ......بداخلاقی۔

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح،الباب السادس في الوكالة بالنكاح وغيرها،ج ١، ص ٢٩٥.

4 ......یعنی دونوں عورتوں سے ایک ساتھ نکاح کیا۔

5 ......"الفتاوی الخانية"، كتاب النكاح، فصل في الوكالة، ج ١، ص ١٦٢.

6 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب النكاح،باب الكفاءة،مطلب:في الوكيل والفضولي في النكاح،ج ٤،ص ٢١٢.

7 ......"الفتاوی الخانية"، كتاب النكاح،فصل في الوكالة،ج ١،ص ١٦٢.

8 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح،الباب السادس في الوكالة بالنكاح وغيرها،ج ١، ص ٢٩٦.

مقدار بڑھادی تو نکاح شوہر کی اجازت پر موقوف رہا اور اگر شوہر کو علم ہوگیا اور عورت سے وطی کی تو اجازت ہوگئی اور لاعلمی میں کی تو نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ کسی کو بھیجا کہ فلانی سے میری منگنی کر آ۔ وکیل نے جا کر اس سے نکاح کر دیا ہوگیا اور اگر وکیل سے کہا فلاں کی لڑکی سے میری منگنی کر دے، اس نے لڑکی کے باپ سے کہا اپنی لڑکی مجھے دے، اس نے کہا دی، اب وکیل کہتا ہے میں نے اس لفظ سے اپنے موکل کا نکاح مراد لیا تھا تو اگر وکیل کا لفظ منگنی کے طور پر تھا اور لڑکی کے باپ کا جواب بھی عقد کے طور پر نہ تھا تو نکاح نہ ہوا اور اگر جواب عقد کے طور پر تھا تو نکاح ہوگیا مگر وکیل سے ہوا موکل سے نہ ہوا اور اگر وکیل اور لڑکی کے باپ میں موکل سے نکاح کے متعلق بات چیت ہو چکنے کے بعد لڑکی کے باپ نے کہا میں نے اپنی لڑکی کا نکاح اتنے مہر پر کر دیا، یہ نہ کہا کہ کس سے وکیل سے یا موکل سے، وکیل نے کہا میں نے قبول کی تو لڑکی کا نکاح اس وکیل سے ہوگیا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ یہ بات تو پہلے بتا دی گئی ہے کہ نکاح کے وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ وہ دوسرے سے نکاح پڑھوا دے۔ ہاں اگر عورت نے وکیل سے کہہ دیا کہ تو جو کچھ کرے منظور ہے تو اب وکیل دوسرے کو وکیل کر سکتا ہے یعنی دوسرے سے پڑھوا سکتا ہے اور اگر دو شخصوں کو مرد یا عورت نے وکیل بنایا، ان میں ایک نے نکاح کر دیا جائز نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ عورت نے نکاح کا کسی کو وکیل بنایا پھر اُس نے بطورِ خود نکاح کر لیا تو وکیل کی وکالت جاتی رہی، وکیل کو اس کا علم ہوا یا نہ ہوا اور اگر اس نے وکالت سے معزول کیا تو جب تک وکیل کو اس کا علم نہ ہو معزول نہ ہوگا، یہاں تک کہ معزول کرنے کے بعد وکیل کو علم نہ ہوا تھا، اس نے نکاح کر دیا ہوگیا اور اگر مرد نے کسی خاص عورت سے نکاح کا وکیل کیا تھا پھر موکل نے اس عورت کی ماں یا بیٹی سے نکاح کر لیا تو وکالت ختم ہوگئی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ جس کے نکاح میں چار عورتیں موجود ہیں اُس نے نکاح کا وکیل کیا تو یہ وکالت معطل رہے گی، جب ان میں سے کوئی بائن ہو جائے، اس وقت وکیل اپنی وکالت سے کام لے سکتا ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ کسی کی زبان بند ہوگئی اس سے کسی نے پوچھا، تیری لڑکی کے نکاح کا وکیل ہو جاؤں، اس نے کہا ہاں ہاں، اس کے سوا کچھ نہ کہا اور وکیل نے نکاح کر دیا صحیح نہ ہوا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ جس مجلس میں ایجاب ہوا اگر اُسی میں قبول نہ ہوا تو وہ ایجاب باطل ہوگیا، بعد مجلس قبول کرنا بے کار ہے

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب السادس في الوكالة بالنكاح وغيرها، ج١، ص٢٩٦.

2 ......المرجع السابق، ص٢٩٧-٢٩٨. 3 ......المرجع السابق، ص٢٩٨.

4 ......المرجع السابق، ص٢٩٨. 5 ......المرجع السابق. 6 ......المرجع السابق.

اور یہ حکم نکاح کے ساتھ خاص نہیں بلکہ بیع وغیرہ تمام عقود[1] کا یہی حکم ہے، مثلاً مرد نے لوگوں سے کہا، گواہ ہو جاؤ میں نے فلانی عورت سے نکاح کیا اور عورت کو خبر پہنچی اس نے جائز کر دیا تو نکاح نہ ہوا، یا عورت نے کہا، گواہ ہو جاؤ کہ میں نے فلاں شخص سے جو موجود نہیں ہے نکاح کیا اور اسے جب خبر پہنچی تو جائز کر دیا نکاح نہ ہوا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۲ پانچ صورتوں میں ایک شخص کا ایجاب قائم مقام قبول کے بھی ہوگا:

① دونوں کا ولی ہو مثلاً یہ کہے میں نے اپنے بیٹے کا نکاح اپنی بھتیجی سے کر دیا یا پوتے کا نکاح پوتی سے کر دیا۔

② دونوں کا وکیل ہو، مثلاً میں نے اپنے موکل کا نکاح اپنی موکلہ سے کر دیا اور اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ جو دو گواہ مرد کے وکیل کرنے کے ہوں، وہی عورت کے وکیل بنانے کے ہوں اور وہی نکاح کے بھی گواہ ہوں۔

③ ایک طرف سے اصیل[3]، دوسری طرف سے وکیل، مثلاً عورت نے اسے وکیل بنایا کہ میرا نکاح تو اپنے ساتھ کر لے اس نے کہا میں نے اپنی موکلہ کا نکاح اپنے ساتھ کیا۔

④ ایک طرف سے اصیل ہو دوسری طرف سے ولی، مثلاً چچازاد بہن نابالغہ سے اپنا نکاح کرے اور اس لڑکی کا یہی ولی اقرب بھی ہے اور اگر بالغہ ہو اور بغیر اجازت اس سے نکاح کیا تو اگرچہ جائز کر دے نکاح باطل ہے۔

⑤ ایک طرف سے ولی ہو دوسری طرف سے وکیل، مثلاً اپنی لڑکی کا نکاح اپنے موکل سے کرے۔

اور[۱] اگر ایک شخص دونوں طرف سے فضولی ہو یا ایک[۲] طرف سے فضولی ہو، دوسری طرف سے وکیل یا ایک[۳] طرف سے فضولی ہو، دوسری طرف سے ولی یا ایک[۴] طرف سے فضولی ہو، دوسری طرف سے اصیل تو ان چاروں صورتوں میں ایجاب و قبول دونوں نہیں کر سکتا اگر کیا تو نکاح نہ ہوا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۳ فضولی نے ایجاب کیا اور قبول کرنے والا کوئی دوسرا ہے، جس نے قبول کیا خواہ وہ اصیل ہو یا وکیل یا ولی یا فضولی تو یہ عقد اجازت پر موقوف رہا، جس کی طرف سے فضولی نے ایجاب یا قبول کیا اس نے جائز کر دیا، جائز ہو گیا اور رد کر دیا، باطل ہو گیا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ فضولی نے جو نکاح کیا اُس کی اجازت قول و فعل دونوں سے ہو سکتی ہے، مثلاً کہا تم نے اچھا کیا یا اللہ

1 ......یعنی معاملات۔

2 ......"الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب الكفاءة، ج٤، ص٢١٣.

3 ......یعنی جو اپنا معاملہ خود طے کرے۔

4 ......"الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب الكفاءة، ج٤، ص٢١٣.

5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب السادس في الوكالة بالنكاح وغيرها، ج١، ص٢٩٩.

(عزوجل) ہمارے لیے مبارک کرے یا تو نے ٹھیک کیا اور اگر اُس کے کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ اجازت کے الفاظ استہزا کے طور پر کہے تو اجازت نہیں۔ اجازتِ فعلی مثلاً مہر بھیج دینا، اُس کے ساتھ خلوت کرنا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵ فضولی نے نکاح کیا اور مر گیا، اس کے مرنے کے بعد جس کی اجازت پر موقوف تھا، اس نے اجازت دی صحیح ہو گیا اگرچہ دونوں طرف سے دو فضولیوں نے ایجاب وقبول کیا ہو اور فضولی نے بیع کی ہو تو اس کے مرنے کے بعد جائز نہیں کرسکتا۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶ فضولی اپنے کیے ہوئے نکاح کو فسخ کرنا چاہے تو نہیں کرسکتا، نہ قول سے فسخ کرسکتا ہے مثلاً کہے میں نے فسخ کر دیا، نہ فعل سے مثلاً اُسی شخص کا نکاح اس عورت کی بہن سے کر دیا تو پہلا فسخ نہ ہوگا اور اگر فضولی نے مرد کی بغیر اجازت نکاح کر دیا، اس کے بعد اسی شخص نے اس فضولی کو وکیل کیا کہ میرا کسی عورت سے نکاح کر دے، اس نے اس پہلی عورت کی بہن سے نکاح کیا تو پہلا فسخ ہو گیا اور کہتا کہ میں نے فسخ کیا تو فسخ نہ ہوتا۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۲۷ فضولی نے چار عورتوں سے ایک عقد میں کسی کا نکاح کر دیا، اُس نے ان میں سے ایک کو طلاق دیدی تو باقیوں کے نکاح کی اجازت ہوگئی اور پانچ عورتوں سے متفرق عقد کے ساتھ نکاح کیا تو شوہر کو اختیار ہے کہ ان میں سے چار کو اختیار کرلے اور ایک کو چھوڑ دے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸ غلام اور باندی کا نکاح مولیٰ کی اجازت پر موقوف رہتا ہے، وہ جائز کرے تو جائز، رد کرے تو باطل۔ خواہ مدبر ہوں یا مکاتب یا ام ولد یا وہ غلام جس میں کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا اور باندی کو جو مہر ملے گا اُس کا مالک مولیٰ ہے مگر مکاتبہ اور جس باندی کا بعض آزاد ہوا ہے ان کو جو مہر ملے گا انھیں کا ہوگا۔[5] (خانیہ)

مہر کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِیْضَةً ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا تَرٰضَیْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب السادس في الوكالة بالنكاح وغيرها، ج١، ص٢٩٩.

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب الكفاءة، مطلب: في الوكيل والفضولي في النكاح، ج٤، ص٢١٨.

3 ......"الفتاوی الخانية"، كتاب النكاح، فصل في فسخ عقد الفضولي، ج١، ص١٦١.

4 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب السادس في الوكالة بالنكاح وغيرها، ج١، ص٢٩٩.

5 ......"الفتاوی الخانية"، كتاب النكاح، فصل في نكاح المماليك، ج١، ص١٦٠، ١٦١.

الْفَرِيضَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٢٤﴾ [1]

جن عورتوں سے نکاح کرنا چاہو، ان کے مہر مقرر شدہ اُنھیں دو اور قرارداد کے بعد تمھارے آپس میں جو رضا مندی ہو جائے، اس میں کچھ گناہ نہیں۔ بیشک اللہ (عزوجل) علم و حکمت والا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً ۚ فَإِن طِبْنَ لَكُمْ عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا ﴿٤﴾ ﴾ [2]

عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو پھر اگر وہ خوشی دل سے اس میں سے کچھ تمھیں دے دیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا۔

اور فرماتا ہے:

﴿ لَّا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ﴿٢٣٦﴾ وَإِن طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَن يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَأَن تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ وَلَا تَنسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٣٧﴾ ﴾ [3]

تم پر کچھ مطالبہ نہیں اگر تم عورتوں کو طلاق دو، جب تک تم نے ان کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا مہر نہ مقرر کیا ہو اور ان کو کچھ برتنے کو دو، مالدار پر اس کے لائق اور تنگ دست پر اس کے لائق حسبِ دستور برتنے کی چیز واجب ہے، بھلائی والوں پر اور اگر تم نے عورتوں کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دیدی اور ان کے لیے مہر مقرر کر چکے تھے تو جتنا مقرر کیا اس کا نصف واجب ہے مگر یہ کہ عورتیں معاف کردیں یا وہ زیادہ دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔ اور اے مردو! تمھارا زیادہ دینا پرہیزگاری سے زیادہ نزدیک ہے اور آپس میں احسان کرنا نہ بھولو، بے شک اللہ (عزوجل) تمھارے کام دیکھ رہا ہے۔

حدیث ۱ صحیح مسلم شریف میں ہے ابوسلمہ کہتے ہیں، میں نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مہر کتنا تھا؟ فرمایا: حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا مہر ازواجِ مطہرات کے لیے ساڑھے بارہ اوقیہ تھا''۔ [4] یعنی پانسو درم۔

---

1 ......پ ٥، النسآء: ٢٤.

2 ......پ ٤، النسآء: ٤.

3 ......پ ٢، البقرة: ٢٣٦۔٢٣٧.

4 ......"صحيح مسلم"، كتاب النكاح، باب الصداق... إلخ، الحديث: ٧٨۔(١٤٢٦)، ص ٧٤٠.

حدیث ۲ ابوداود ونسائی ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، کہ نجاشی نے ان کا نکاح نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ کیا اور چار ہزار مہر کے حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی طرف سے خود ادا کیے اور شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ہمراہ انھیں حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی خدمت میں بھیج دیا۔ (1)

حدیث ۳ ابوداود وترمذی ونسائی ودارمی راوی، کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے نکاح کیا اور مہر کچھ نہیں بندھا اور دخول سے پہلے اس کا انتقال ہوگیا۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: عورت کو مہرِ مثل ملے گا، نہ کم نہ زیادہ اور اس پر عدّت ہے اور اُسے میراث ملے گی۔ معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ بروع بنت واشق کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم فرمایا تھا۔ یہ سن کر ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ خوش ہوئے۔ (2)

حدیث ۴ حاکم وبیہقی عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''بہتر وہ مہر ہے جو آسان ہو۔'' (3)

حدیث ۵ ابویعلی وطبرانی صہیب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو شخص نکاح کرے اور نیت یہ ہو کہ عورت کو مہر میں سے کچھ نہ دے گا، تو جس روز مرے گا زانی مرے گا اور جو کسی سے کوئی شے خریدے اور یہ نیت ہو کہ قیمت میں سے اُسے کچھ نہ دے گا تو جس دن مرے گا، خائن مرے گا اور خائن نار میں ہے۔'' (4)

مسائل فقهيه

مہر کم سے کم دس۱۰ درم (5) ہے اس سے کم نہیں ہوسکتا، جس کی مقدار آج کل کے حساب سے ۲ ۱۲/۹ ۳/۵ پائی ہے خواہ سکّہ ہو یا ویسی ہی چاندی یا اُس قیمت کا کوئی سامان، اگر درہم کے سوا کوئی اور چیز مہر ٹھہری تو اُس کی قیمت عقد کے وقت دس۱۰ درہم سے کم نہ ہو اور اگر اُس وقت تو اسی قیمت کی تھی مگر بعد میں قیمت کم ہوگئی تو عورت وہی پائے گی پھیرنے کا اُسے حق نہیں اور اگر اس وقت دس۱۰ درہم سے کم قیمت کی تھی اور جس دن قبضہ کیا قیمت بڑھ گئی تو عقد کے دن جو کمی تھی وہ لے گی، مثلاً اُس روز اس کی قیمت آٹھ درہم تھی اور آج دس۱۰ درہم ہے تو عورت وہ چیز لے گی اور دو درہم اور اگر اُس چیز میں کوئی نقصان آگیا تو عورت کو اختیار

---

1 ......"سنن النسائی"، كتاب النكاح، باب القسط فی الأصدقة، الحديث: ٣٣٤٧، ص ٥٤٥.

2 ......"جامع الترمذی"، أبواب النكاح، باب ماجاء فی الرجل يتزوج المرأة... إلخ، الحديث: ١١٤٨، ج ٢، ص ٣٧٧.

3 ......"المستدرك"، للحاكم كتاب النكاح، خير الصداق ايسره، الحديث: ٢٧٩٦، ج ٢، ص ٥٣٧.

4 ......"المعجم الكبير"، باب الصاد، الحديث: ٧٣٠٢، ج ٨، ص ٣٥.

5 ......یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ (30.618 گرام) چاندی یا اُس کی قیمت۔

ہے کہ دس درہم لے یا وہ چیز۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱ نکاح میں دس درہم یا اس سے کم مہر باندھا گیا، تو دس درہم واجب اور زیادہ باندھا ہو تو جو مقرر ہوا واجب۔[2] (متون)

مسئلہ ۲ وطی یا خلوت صحیحہ یا دونوں میں سے کسی کی موت ہو ان سب سے مہر مؤکد[3] ہو جاتا ہے کہ جو مہر ہے اب اس میں کمی نہیں ہو سکتی۔ یوہیں اگر عورت کو طلاق بائن دی تھی اور عدّت کے اندر اس سے پھر نکاح کر لیا تو یہ مہر بغیر دخول وغیرہ کے مؤکد ہو جائیگا۔ ہاں اگر صاحبِ حق نے کل یا جز معاف کر دیا تو معاف ہو جائے گا اور اگر مہر مؤکد نہ ہوا تھا اور شوہر نے طلاق دے دی تو نصف واجب ہوگا اور اگر طلاق سے پہلے پورا مہر ادا کر چکا تھا تو نصف تو عورت کا ہوا ہی اور نصف شوہر کو واپس ملے گا مگر اس کی واپسی میں شرط یہ ہے کہ یا عورت اپنی خوشی سے پھیر دے یا قاضی نے واپسی کا حکم دے دیا ہو اور یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو شوہر کا کوئی تصرف اس میں نافذ نہ ہوگا، مثلاً اس کو بیچنا، ہبہ کرنا[4]، تصدّق کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا۔

اور اگر وہ مہر غلام ہے تو شوہر اس کو آزاد نہیں کر سکتا اور قاضی کے حکم سے پیشتر[5] عورت اس میں ہر قسم کا تصرف کر سکتی ہے مگر بعد حکم قاضی اس کی آدھی قیمت دینی ہوگی اور اگر مہر میں زیادتی ہو، مثلاً گائے، بھینس وغیرہ کوئی جانور مہر میں تھا، اس کے بچہ ہوا یا درخت تھا، اس میں پھل آئے یا کپڑا تھا، رنگا گیا یا مکان تھا، اس میں کچھ نئی تعمیر ہوئی یا غلام تھا، اس نے کچھ کمایا تو اگر زوجہ کے قبضہ سے پیشتر اس مہر میں زیادتی[6] متولد ہے، اس کے نصف کی عورت مالک ہے اور نصف کا شوہر ورنہ کل زیادتی کی بھی عورت ہی مالک ہے۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳ جو چیز مال متقوم نہیں وہ مَہر نہیں ہو سکتی اور مہر مثل واجب ہوگا، مثلاً مہر یہ ٹھہرا کہ آزاد شوہر عورت کی سال بھر تک خدمت کرے گا یا یہ کہ اسے قرآن مجید یا علمِ دین پڑھا دے گا یا حج وعمرہ کرا دے گا یا مسلمان مرد کا نکاح مسلمان عورت

---

1 ...."الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل الاول، ج۱، ص۳۰۳، وغيره.

2 ...."الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٤، ص۲۲۲.

3 ....یعنی لازم۔ 4 ....تحفہ دینا۔ 5 ....پہلے۔

6 ....زیادت دو قسم ہے متولدہ اور غیر متولدہ اور ہر ایک کی دو قسم متصلہ ومنفصلہ، متولدہ متصلہ مثلاً درخت کے پھل جبکہ درخت میں لگے ہوں۔ متولدہ منفصلہ مثلا جانور کا بچہ یا ٹوٹے ہوئے پھل۔ غیر متولدہ متصلہ جیسے کپڑے کو رنگنا یا مکان میں تعمیر۔ غیر متولدہ منفصلہ جیسے غلام نے کچھ کمایا اور ہر ایک عورت کے قبضہ سے پیشتر ہے یا بعد تو یہ سب آٹھ قسمیں ہوئیں اور تنصیف صرف زیادت متولدہ قبل القبض کی ہے باقی کی نہیں (ردالمحتار) ۱۲منہ

("ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٤، ص۲۲۷.)

7 ...."الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٤، ص۲۲۳۔۲۲۷.

سے ہوا اور مہر میں خون یا شراب یا خنزیر کا ذکر آیا یا یہ کہ شوہر اپنی پہلی بی بی کو طلاق دے دے تو ان سب صورتوں میں مہرِ مثل واجب ہوگا۔[1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۴: اگر شوہر غلام ہے اور ایک مدّت معینہ تک عورت کی خدمت کرنا مہر ٹھہرا اور مالک نے اس کی اجازت بھی دے دی ہو تو صحیح ہے ورنہ عقد صحیح نہیں۔ آزاد شخص عورت کے مولیٰ یا ولی کی خدمت کرے گا یا شوہر کا غلام یا اس کی باندی عورت کی خدمت کرے گی تو یہ مہر صحیح ہے۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵: اگر مہر میں کسی دوسرے آزاد شخص کا خدمت کرنا ٹھہرا تو اگر نہ اُس کی اجازت سے ایسا ہوا، نہ اس نے جائز رکھا تو اس خدمت کی قیمت مہر ہے اور اگر اُس کے حکم سے ہوا اور خدمت وہ ہے جس میں عورت کے پاس رہنا سہنا ہوتا ہے تو واجب ہے کہ خدمت نہ لے بلکہ اس کی قیمت لے اور اگر وہ خدمت ایسی نہیں تو خدمت لے سکتی ہے اور اگر خدمت کی نوعیت معین نہیں تو اگر اُس قسم کی لے گی تو وہ حکم ہے اور اس قسم کی تو یہ۔[3] (فتح القدیر)

مسئلہ ۶: شغار یعنی ایک شخص نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح دوسرے سے کر دیا اور دوسرے نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح اس سے کر دیا اور ہر ایک کا مہر دوسرا نکاح ہے تو ایسا کرنا گناہ و منع ہے اور مہرِ مثل واجب ہوگا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۷: کسی شخص کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ میں نے نکاح کیا بعوض اس غلام کے، حالانکہ وہ آزاد تھا یا مٹکے کی طرف اشارہ کرکے کہا بعوض اس سرکہ کے اور وہ شراب ہے تو مہرِ مثل واجب ہے۔ یوہیں اگر کپڑے یا جانور یا مکان کے عوض کہا اور جنس نہیں بیان کی یعنی یہ نہیں کہا کہ فلاں قسم کا کپڑا یا فلاں جانور تو مہرِ مثل واجب ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۸: نکاح میں مہر کا ذکر ہی نہ ہوا یا مہر کی نفی کر دی کہ بلا مہر نکاح کیا تو نکاح ہو جائے گا اور اگر خلوتِ صحیحہ ہوگئی یا دونوں سے کوئی مر گیا تو مہرِ مثل واجب ہے بشرطیکہ بعد عقد آپس میں کوئی مہر طے نہ پا گیا ہو اور اگر طے ہو چکا تو وہی طے شدہ ہے۔ یوہیں اگر قاضی نے مقرر کر دیا تو جو مقرر کر دیا وہ ہے اور ان دونوں صورتوں میں مہر جس چیز سے مؤکد ہوتا ہے، مؤکد ہو جائے گا اور مؤکد نہ ہوا بلکہ خلوتِ صحیحہ سے پہلے طلاق ہوگئی، تو ان دونوں صورتوں میں بھی ایک جوڑا کپڑا واجب ہے یعنی کرتہ،

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل الاول، ج١، ص٣٠٢، ٣٠٣.
و"الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٤، ص٢٢٩-٢٣٢.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٤، ص٢٢٩، وغيره.

3 ......"فتح القدير"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٣، ص٢٢٣، ٢٢٤.

4 ......"الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٤، ص٢٢٨.

5 ......المرجع السابق، ص٢٣٣.

پاجامہ، دوپٹا جس کی قیمت نصف مہر مثل سے زیادہ نہ ہو اور زیادہ ہو تو مہر مثل کا نصف دیا جائے اگر شوہر مالدار ہو اور ایسا جوڑا بھی نہ ہو جو پانچ درہم سے کم قیمت کا ہو اگر شوہر محتاج ہو اگر مرد و عورت دونوں مالدار ہوں تو جوڑا اعلیٰ درجہ کا ہو اور دونوں محتاج ہوں تو معمولی اور ایک مالدار ہو ایک محتاج تو درمیانی۔[1] (جوہرہ نیرہ، درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۹: جوڑا دینا اس وقت واجب ہے جب فرقت[2] زوج کی جانب سے ہو، مثلاً طلاق، ایلا، لعان، نامرد ہونا، شوہر کا مرتد ہونا، عورت کی ماں یا لڑکی کو شہوت کے ساتھ بوسہ دینا اور اگر فرقت جانب زوجہ سے ہو تو واجب نہیں، مثلاً عورت کا مرتد ہوجانا یا شوہر کے لڑکے کو بشہوت بوسہ دینا، سوت[3] کو دودھ پلا دینا، بلوغ یا آزادی کے بعد اپنے نفس کو اختیار کرنا۔ یوہیں اگر زوجہ کنیز تھی، شوہر نے یا اس کے وکیل نے مولیٰ سے خریدلی تو اب وہ جوڑا ساقط ہوگیا اور اگر مولیٰ نے کسی اور کے ہاتھ بیچی، اُس سے خریدی تو واجب ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: جوڑے کی جگہ اگر قیمت دیدے، تو یہ بھی ہوسکتا ہے اور عورت قبول کرنے پر مجبور کی جائے گی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: جس عورت کا مہر معین ہے اور خلوت سے پہلے اسے طلاق دے دی گئی، اُسے جوڑا دینا مستحب بھی نہیں اور دخول کے بعد طلاق ہوئی تو مہر معین ہو یا نہ ہو جوڑا دینا مستحب ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۲: مہر مقرر ہو چکا تھا، بعد میں شوہر یا اس کے ولی نے کچھ مقدار بڑھا دی، تو یہ مقدار بھی شوہر پر واجب ہوگئی بشرطیکہ اسی مجلس میں عورت نے یا نابالغہ ہو تو اس کے ولی نے قبول کرلی ہو اور زیادتی کی مقدار معلوم ہو اور اگر زیادتی کی مقدار معین نہ کی ہو تو کچھ نہیں، مثلاً کہا میں نے تیرے مہر میں زیادتی کردی اور یہ نہ بتایا کہ کتنی، اس کے صحیح ہونے کے لیے گواہوں کی بھی حاجت نہیں۔ ہاں اگر شوہر انکار کردے تو ثبوت کے لیے گواہ درکار ہوں گے اگر عورت نے مہر معاف کردیا یا ہبہ کردیا ہے جب بھی زیادتی ہوسکتی ہے۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: پہلے خفیہ نکاح ہوا اور ایک ہزار کا مہر باندھا پھر اعلانیہ ایک ہزار پر نکاح ہوا تو دو ہزار واجب ہوگئے اور اگر

---

1 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب النكاح، الجزء الثاني، ص١٧.
و"الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٤، ص٢٣٢.
و"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع فى المهر، الفصل الثانى، ج١، ص٣٠٤.

2 ......جدائی۔ 3 ......سوتن، سوکن۔

4 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل الثاني، ج١، ص٣٠٤.

5 ......المرجع السابق.

6 ......"الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٤، ص٢٣٦.

7 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب المهر، مطلب: في أحكام المتعة، ج٤، ص٢٣٧.

محض احتیاطاً تجدید نکاح کی تو دوبارہ نکاح کا مہر واجب نہ ہوا اور اگر مہر ادا کر چکا تھا پھر عورت نے ہبہ کر دیا پھر اس کے بعد شوہر نے اقرار کیا کہ اس کا مجھ پر اتنا ہے تو یہ مقدار لازم ہوگئی، خواہ یہ اقرار بقصدِ زیادتی ہو یا نہیں۔[1] (درمختار، خانیہ)

مسئلہ ۱۴: مہر مقرر شدہ پر شوہر نے اضافہ کیا مگر خلوتِ صحیحہ سے پہلے طلاق دی، تو اصل مہر کا نصف عورت پائے گی اس اضافہ کا بھی نصف لینا چاہے تو نہیں ملے گا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۵: عورت کل مہر یا جز معاف کرے تو معاف ہو جائے گا بشرطیکہ شوہر نے انکار نہ کر دیا ہو۔[3] (درمختار) اور اگر وہ عورت نابالغہ ہے اور اس کا باپ معاف کرنا چاہتا ہے تو نہیں کرسکتا اور بالغہ ہے تو اس کی اجازت پر معافی موقوف ہے۔[4] (ردالمحتار)

خلوتِ صحیحہ کس طرح ہوگی

مسئلہ ۱۶: خلوتِ صحیحہ یہ ہے کہ زوج زوجہ ایک مکان میں جمع ہوں اور کوئی چیز مانع جماع نہ ہو[5]۔ یہ خلوت جماع ہی کے حکم میں ہے اور موانع تین ہیں:

حسّی[۱]، شرعی[۲]، طبعی[۳]۔

مانع حسّی جیسے مرض کہ شوہر بیمار ہے تو مطلقاً خلوت صحیحہ نہ ہوگی اور زوجہ بیمار ہو تو اس حد کی بیمار ہو کہ وطی سے ضرر[6] کا اندیشہ صحیح ہو اور ایسی بیماری نہ ہو تو خلوتِ صحیحہ ہو جائے گی۔

مانع طبعی جیسے وہاں کسی تیسرے کا ہونا، اگرچہ وہ سوتا ہو یا نابینا ہو، یا اس کی دوسری بی بی ہو یا دونوں میں کسی کی باندی ہو، ہاں اگر اتنا چھوٹا بچہ ہو کہ کسی کے سامنے بیان نہ کر سکے گا تو اس کا ہونا مانع نہیں یعنی خلوتِ صحیحہ ہو جائے گی۔ مجنون ومعتوہ بچہ کے حکم میں ہیں اگر عقل کچھ رکھتے ہیں تو خلوت نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی اور اگر وہ شخص بے ہوشی میں ہے تو خلوت ہو جائے گی۔ اگر وہاں عورت کا کُتّا ہے تو خلوتِ صحیحہ نہ ہوگی اور اگر مرد کا ہے اور کٹکھنا[7] ہے جب بھی نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی۔

مانع شرعی مثلاً عورت حیض یا نفاس میں ہے یا دونوں میں کوئی مُحرِم ہو[8]، احرام فرض کا ہو یا نفل کا، حج کا ہو یا عمرہ کا، یا ان میں کسی کا رمضان کا روزہ ادا ہو یا نمازِ فرض میں ہو، ان سب صورتوں میں خلوتِ صحیحہ نہ ہوگی اور اگر نفل یا نذر یا کفارہ یا قضا کا

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب المهر، ج٤، ص٢٣٨.
و"الفتاوی الخانية"، کتاب النکاح، باب في ذکر مسائل المهر، ج١، ص١٧٥.
2 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب المهر، ج٤، ص٢٣٩.
3 ......المرجع السابق.
4 ......"ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: فی حطّ المهر والابراء منه، ج٤، ص٢٣٩.
5 ......یعنی جماع کرنے سے کوئی چیز رکاوٹ نہ ہو۔
6 ......تکلیف۔
7 ......کاٹنے والا۔
8 ......یعنی حالت احرام میں ہو۔

روزہ ہو یا نفلی نماز ہو تو یہ چیزیں خلوتِ صحیحہ سے مانع نہیں اور اگر دونوں ایک جگہ تنہائی میں جمع ہوئے مگر کوئی مانع شرعی یا طبعی یا حسّی پایا جاتا ہے تو خلوت فاسدہ ہے۔[1] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۷: عورت مرد کے پاس تنہائی میں گئی مرد نے اسے نہ پہچانا، تھوڑی دیر ٹھہر کر چلی آئی یا مرد عورت کے پاس گیا اور اسے نہیں پہچانا، چلا آیا تو خلوتِ صحیحہ نہ ہوئی، لہٰذا اگر عورت خلوتِ صحیحہ کا دعویٰ کرے اور مرد یہ عذر پیش کرے تو مان لیا جائے گا اور اگر مرد نے پہچان لیا اور عورت نے نہ پہچانا تو خلوتِ صحیحہ ہوگئی۔[2] (جوہرہ، تبیین)

مسئلہ ۱۸: لڑکا جو اس قابل نہیں کہ صحبت کر سکے مگر اپنی عورت کے ساتھ تنہائی میں رہا یا زوجہ اتنی چھوٹی لڑکی ہے کہ اس قابل نہیں اس کے ساتھ اس کا شوہر رہا تو دونوں صورتوں میں خلوتِ صحیحہ نہ ہوئی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: عورت کے اندام نہانی[4] میں کوئی ایسی چیز پیدا ہوگئی جس کی وجہ سے وطی نہیں ہوسکتی، مثلاً وہاں گوشت آ گیا یا مقام جُڑ گیا یا ہڈی پیدا ہوگئی یا غدود[5] ہوگیا تو ان صورتوں میں خلوتِ صحیحہ نہیں ہوسکتی۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲۰: جس جگہ اجتماع ہوا[7] وہ جگہ اس قابل نہیں کہ وہاں وطی کی جائے تو خلوتِ صحیحہ نہ ہوگی، مثلاً مسجد اگرچہ اندر سے بند ہو اور راستہ اور میدان اور حمام میں جب کہ اس میں کوئی ہو یا اس کا دروازہ کھلا ہو اور اگر بند ہو تو ہو جائے گی اور جس چھت پر پردہ کی دیوار نہ ہو یا ٹاٹ وغیرہ موٹی چیز کا پردہ نہ ہو یا ہے مگر اتنا نیچا ہے کہ اگر کوئی کھڑا ہو تو ان دونوں کو دیکھ لے تو اس پر بھی نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی اور اگر مکان ایسا ہے جس کا دروازہ کھلا ہوا ہے کہ اگر کوئی باہر کھڑا ہو تو ان دونوں کو دیکھ سکے یا یہ اندیشہ ہے کہ کوئی آ جائے تو خلوتِ صحیحہ نہ ہوگی۔[8] (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۲۱: خیمہ میں ہو جائے گی۔ یوہیں باغ میں اگر دروازہ ہے اور وہ بند ہے تو ہو جائے گی، ورنہ نہیں اور محل اگر اس

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل الثاني، ج١، ص٣٠٤، ٣٠٥.
و"الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٤، ص٢٤٠ـ٢٤٥، وغيرهما.

2 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب النكاح، الجزء الثاني، ص١٩.
و"تبيين الحقائق"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٢، ص٥٤٩.

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل الثاني، ج١، ص٣٠٥.

4 ......شرمگاہ۔

5 ......گلٹی۔

6 ......"الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٤، ص٢٤١.

7 ......یعنی جس جگہ میاں اور بیوی جمع ہوئے۔

8 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب النكاح، الجزء الثانی، ص١٩.
و"الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٤، ص٢٤٣.

قابل ہے کہ اس میں صحبت ہوسکے تو ہوجائے گی ورنہ نہیں۔[1] (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: شوہر کا عضوتناسل کٹا ہوا ہے یا انثیین[2] نکال لیے گئے ہیں یا عنین[3] ہے یا خنثیٰ ہے اور اس کا مرد ہونا ظاہر ہوچکا تو ان سب میں خلوتِ صحیحہ ہوجائے گی۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۳: خلوتِ صحیحہ کے بعد عورت کو طلاق دی تو مہر پورا واجب ہوگا، جبکہ نکاح بھی صحیح ہو اور اگر نکاح فاسد ہے یعنی نکاح کی کوئی شرط مفقود ہے، مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح ہوا یا دو بہنوں سے ایک ساتھ نکاح کیا یا عورت کی عدّت میں اس کی بہن سے نکاح کیا یا جو عورت کسی کی عدّت میں ہے اس سے نکاح کیا یا چوتھی کی عدت میں پانچویں سے نکاح کیا یا حرّہ نکاح میں ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کیا تو ان سب صورتوں میں فقط خلوت سے واجب نہیں بلکہ اگر وطی ہوئی تو مہر مثل واجب ہوگا اور مہر مقرر نہ تھا تو خلوتِ صحیحہ سے نکاحِ صحیح میں مہر مثل مؤکد ہوجائے گا۔

خلوتِ صحیحہ کے یہ احکام بھی ہیں:

طلاق۱ دی تو عورت پر عدّت واجب، بلکہ عدّت میں نان ونفقہ اور رہنے کو مکان دینا بھی واجب ہے۔ بلکہ نکاحِ صحیح میں عدّت تو مطلقاً خلوت سے واجب ہوتی ہے صحیحہ ہو یا فاسدہ البتہ نکاحِ فاسد ہو تو بغیر وطی کے عدّت واجب نہیں۔ خلوت۲ کا یہ حکم بھی ہے کہ جب تک عدت میں ہے اس کی بہن سے نکاح نہیں کرسکتا۔ اور۳ اس کے علاوہ چار عورتیں نکاح میں نہیں ہوسکتیں۔ اگر۴ وہ آزاد ہے تو اس کی عدّت میں باندی سے نکاح نہیں کرسکتا۔ اور۵ اس عورت کو جس سے خلوتِ صحیحہ ہوئی اس زمانہ میں طلاق دے جو موطوء ہ کے طلاق کا زمانہ ہے۔ اور۶ عدّت میں اسے طلاق بائن دے سکتا ہے مگر اس سے رجعت نہیں کرسکتا، نہ طلاق رجعی دینے کے بعد فقط خلوتِ صحیحہ سے رجعت ہوسکتی ہے۔ اور۷ اس کی عدّت کے زمانہ میں شوہر مرگیا تو وارث نہ ہوگی۔ خلوت۸ سے جب مہر موکد ہوچکا تو اب ساقط نہ ہوگا اگرچہ جدائی عورت کی جانب سے ہو۔[5] (جوہرہ، عالمگیری، درمختار وغیرہا)

مسئلہ ۲۴: اگر میاں بی بی میں تفریق ہوگئی، مرد کہتا ہے کہ خلوتِ صحیحہ نہ ہوئی، عورت کہتی ہے ہوگئی تو عورت کا قول معتبر ہے

---

1 ...."الجوهرة النيرة"، كتاب النكاح، الجزء الثاني، ص ١٩.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، ج ١، ص ٣٠٥.

2 ....خصیے (فوطے)۔　3 ....یعنی نامرد۔

4 ...."الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج ٤، ص ٢٤٦ .

5 ...."الجوهرة النيرة"، كتاب النكاح، ص ١٩.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، ج ١، ص ٣٠٦.

و "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج ٤، ص ٢٦٦، وغيرها .

اور اگر خلوت ہوئی مگر عورت مرد کے قابو میں نہ آئی اگر کوآری ہے مہر پورا واجب ہو جائے گا اور ثیب ہے تو مہر مؤکد نہ ہوا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۵ جو رقم مہر کی مقرر ہوئی وہ شوہر نے عورت کو دے دی، عورت نے قبضہ کرنے کے بعد شوہر کو ہبہ کر دی اور قبل وطی کے طلاق ہوئی تو شوہر نصف اس رقم کا عورت سے اور وصول کرے گا اور اگر بغیر قبضہ کیے کُل کو ہبہ کر دیا یا صرف نصف پر قبضہ کیا اور کُل کو ہبہ کر دیا یا نصف باقی کو تو اب کچھ نہیں لے سکتا۔ یوہیں اگر مہر اسباب[2] تھا قبضہ کرنے کے بعد یا بغیر قبضہ ہبہ کر دے تو بہر صورت کچھ نہیں لے سکتا۔ ہاں اگر قبضہ کرنے کے بعد اسے عیب دار کر دیا اور عیب بھی بہت ہے اس کے بعد ہبہ کیا، تو جس دن قبضہ کیا اس دن اس چیز کی جو قیمت تھی اس کا نصف شوہر وصول کرے گا اور اگر عورت نے شوہر کے ہاتھ وہ چیز بیچ ڈالی جب بھی نصف قیمت لے گا۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶ خلوت سے پہلے زن و شوہر میں ایک نے دوسرے کو یا کسی دوسرے نے ان میں سے کسی کو مار ڈالا یا شوہر نے خودکشی کر لی یا زوجہ حرّہ نے خودکشی کر لی تو مہر پورا واجب ہوگا اور اگر زوجہ باندی تھی، اس نے خودکشی کر لی تو نہیں۔ یوہیں اگر اس کے مولیٰ نے جو عاقل بالغ ہے اس کنیز کو مار ڈالا تو مہر ساقط ہو جائے گا اور اگر نابالغ یا مجنون تھا تو ساقط نہ ہوا۔[4] (عالمگیری)

مَہرِ مثل کا بیان

مسئلہ ۲۷ عورت کے خاندان کی اس جیسی عورت کا جو مہر ہو، وہ اس کے لیے مہرِ مثل ہے، مثلاً اس کی بہن، پھوپی، چچا کی بیٹی وغیرہا کا مہر۔ اس کی ماں کا مہر اس کے لیے مہرِ مثل نہیں جبکہ وہ دوسرے گھرانے کی ہو اور اگر اس کی ماں اسی خاندان کی ہو، مثلاً اس کے باپ کی چچا زاد بہن ہے تو اس کا مہر اس کے لیے مہرِ مثل ہے اور وہ عورت جس کا مہر اس کے لیے مہرِ مثل ہے وہ کن امور میں اس جیسی ہو ان کی تفصیل یہ ہے:

عمر[۱]، جمال[۲]، مال[۳] میں مشابہ ہو، دونوں[۴] ایک شہر میں ہوں، ایک[۵] زمانہ ہو، عقل[۶] و تمیز[۷] و دیانت[۸] و پارسائی[۹] و علم[۱۰] و ادب[۱۱] میں یکساں ہوں، دونوں[۱۲] کوآری ہوں یا دونوں ثیب، اولاد[۱۳] ہونے نہ ہونے میں ایک سی ہوں کہ ان چیزوں کے اختلاف سے مہر میں اختلاف ہوتا ہے۔ شوہر کا حال بھی ملحوظ ہوتا ہے، مثلاً جوان اور بوڑھے کے مہر میں اختلاف ہوتا ہے۔ عقد کے وقت ان امور میں یکساں ہونے کا اعتبار ہے، بعد میں کسی بات کی کمی بیشی ہوئی تو اس کا اعتبار نہیں، مثلاً ایک کا جب نکاح ہوا تھا

---

1. ……"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب المھر، ج٤، ص٢٥١.
2. ……یعنی ساز و سامان۔
3. ……"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب المھر، مطلب في أحکام الخلوۃ، ج٤، ص٢٥٤.
4. ……"الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب السابع في المھر، الفصل الثاني، ج١، ص٣٠٦.

اس وقت جس حیثیت کی تھی، دوسری بھی اپنے نکاح کے وقت اسی حیثیت کی ہے مگر پہلی میں بعد کو کمی ہوگئی اور دوسری میں زیادتی یا برعکس ہوا تو اس کا اعتبار نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۸ اگر اس خاندان میں کوئی ایسی عورت نہ ہو، جس کا مہر اس کے لیے مہرِ مثل ہو سکے تو کوئی دوسرا خاندان جو اس کے خاندان کے مثل ہے اس میں کوئی عورت اس جیسی ہو، اُس کا مہر اس کے لیے مہرِ مثل ہوگا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹ مہرِ مثل کے ثبوت کے لیے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہانِ عادل چاہیے، جو بلفظ شہادت بیان کریں اور گواہ نہ ہوں تو زوج کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰ ہزار روپے کا مہر باندھا گیا اس شرط پر کہ اس شہر سے عورت کو نہیں لے جائے گا یا اس کے ہوتے ہوئے دوسرا نکاح نہ کرے گا تو اگر شرط پوری کی تو وہ ہزار مہر کے ہیں اور اگر پوری نہ کی بلکہ اسے یہاں سے لے گیا یا اس کی موجودگی میں دوسرا نکاح کرلیا تو مہرِ مثل ہے اور اگر یہ شرط ہے کہ یہاں رکھے تو ایک ہزار مہر اور باہر لے جائے تو دو ہزار اور یہیں رکھا تو وہی ایک ہزار ہیں اور باہر لے گیا تو مہرِ مثل واجب مگر مہرِ مثل اگر دو ہزار سے زیادہ ہے تو دو ہی ہزار پائے گی زیادہ نہیں اور اگر مہرِ مثل ایک ہزار سے کم ہے تو پورے ایک ہزار لے گی کم نہیں اور اگر دخول سے پہلے طلاق ہوئی تو بہرصورت جو مقرر ہوا اس کا نصف لے گی یعنی یہاں رکھا تو پانسو اور باہر لے گیا تو ایک ہزار۔

یوہیں اگر کوآری اور ثیب میں دو ہزار اور ایک ہزار کی تفریق تھی تو ثیب میں ایک ہزار مہر رہے گا اور کوآری ثابت ہوئی تو مہرِ مثل۔ یہ شرط ہے کہ خوبصورت ہے تو دو ہزار اور بدصورت ہے تو ایک ہزار تو اگر خوبصورت ہے، دو ہزار لے گی اور بدصورت ہے تو ایک ہزار اس صورت میں مہرِ مثل نہیں۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۱ نکاح فاسد میں جب تک وطی نہ ہو مہر لازم نہیں یعنی خلوتِ صحیحہ کافی نہیں اور وطی ہوگئی تو مہرِ مثل واجب ہے، جو مہر مقرر سے زائد نہ ہو اور اگر اس سے زیادہ ہے تو جو مقرر ہوا وہی دیں گے اور نکاحِ فاسد کا حکم یہ ہے کہ اُن میں ہر ایک پر فسخ کر دینا واجب ہے۔ اس کی بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے کے سامنے فسخ کرے اور اگر خود فسخ نہ کریں تو قاضی پر واجب ہے کہ تفریق کر دے اور تفریق ہوگئی یا شوہر مر گیا تو عورت پر عدّت واجب ہے جبکہ وطی ہو چکی ہو مگر موت میں بھی عدّت وہی تین حیض ہے، چار مہینے دس دن نہیں۔[5] (درمختار)

---

1. ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب المھر، ج ٤، ص ٢٧٣۔٢٧٦.
2. ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب السابع في المھر، الفصل الثاني، ج ١، ص ٣٠٦ .
3. ......المرجع السابق، ص ٣٠٦.
4. ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب المھر، ج ٤، ص ٢٥٥۔٢٥٧، وغیرہ.
5. ......المرجع السابق، ص ٢٦٦۔٢٦٨.

مسئلہ ۳۲: نکاح فاسد میں تفریق یا متارکہ کے وقت سے عدّت ہے، اگرچہ عورت کو اس کی خبر نہ ہو۔ متارکہ یہ ہے کہ اسے چھوڑ دے، مثلاً یہ کہے میں نے اسے چھوڑا، یا چلی جا، یا نکاح کر لے یا کوئی اور لفظ اسی کے مثل کہے اور فقط جانا، آنا، چھوڑنے سے متارکہ نہ ہوگا، جب تک زبان سے نہ کہے اور لفظ طلاق سے بھی متارکہ ہوجائے گا مگر اس طلاق سے یہ نہ ہوگا کہ اگر پھر اس سے نکاح صحیح کرے، تو تین طلاق کا مالک نہ رہے بلکہ نکاح صحیح کرنے کے بعد تین طلاق کا اسے اختیار رہے گا۔ نکاح سے انکار کر بیٹھا متارکہ نہیں اور اگرچہ تفریق وغیرہ میں اس کا وہاں ہونا ضرور نہیں مگر کسی کا جاننا ضروری ہے اگر کسی نے نہ جانا تو عدّت پوری نہ ہوگی۔[1] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳: نکاح فاسد میں نفقہ واجب نہیں، اگر نفقہ پر مصالحت ہوئی جب بھی نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: آزاد مرد نے کنیز سے نکاح کرکے پھر اپنی عورت کو خرید لیا تو نکاح فاسد ہوگیا اور غلام ماذون نے اپنی زوجہ کو خریدا تو نہیں۔[3] (عالمگیری)

مَہرِ مُسَمّٰی کی صورتیں

مسئلہ ۳۵: مہرِ مسمّٰی تین قسم کا ہے:

اوّل: مجہول الجنس والوصف، مثلاً کپڑا یا چوپایہ یا مکان یا باندی کے پیٹ میں جو بچہ ہے یا بکری کے پیٹ میں جو بچہ ہے یا اس سال باغ میں جتنے پھل آئیں گے، ان سب میں مہرِ مثل واجب ہے۔

دوم: معلوم الجنس مجہول الوصف، مثلاً غلام یا گھوڑا یا گائے یا بکری ان سب میں متوسط درجہ کا واجب ہے یا اس کی قیمت۔

سوم: جنس، وصف دونوں معلوم ہوں تو جو کہا وہی واجب ہے۔[4] (عالمگیری وغیرہ)

مَہر کی ضمانت

مسئلہ ۳۶: عورت کا ولی اس کے مہر کا ضامن ہوسکتا ہے، اگرچہ نابالغہ ہو اگرچہ خود ولی نے نکاح پڑھوایا ہو مگر شرط یہ ہے کہ وہ ولی مرض الموت میں مبتلا نہ ہو۔ اگر مرض الموت میں ہے تو دو صورتیں ہیں، وہ عورت اس کی وارث ہے تو کفالت صحیح نہیں اور اگر وارث نہ ہو تو اپنے تہائی مال میں کفالت کرسکتا ہے۔ یوہیں شوہر کا ولی بھی مہر کا ضامن ہوسکتا ہے اور اس میں بھی وہی

1 ……"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثامن في النكاح الفاسد وأحكامه، ج ١، ص ٣٣٠.
و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب المهر، مطلب: في النكاح الفاسد، ج ٤، ص ٢٦٩.

2 ……"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثامن في النكاح الفاسد وأحكامه، ج ١، ص ٣٣٠.

3 ……المرجع السابق.

4 ……"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل الخامس، ج ١، ص ٣٠٩، وغيره.

شرط ہے اور وہی صورتیں ہیں اور یہ بھی شرط ہے کہ عورت یا اس کا ولی یا فضولی اُسی مجلس میں قبول بھی کرلے، ورنہ کفالت صحیح نہ ہوگی اور عورت بالغہ ہو تو جس سے چاہے مطالبہ کرے شوہر سے یا ضامن سے، اگر ضامن سے مطالبہ کیا اور اس نے دیدیا تو ضامن شوہر سے وصول کرے اگر اُس کے حکم سے ضمانت کی ہو اور اگر بطورِ خود ضامن ہوگیا تو نہیں لے سکتا اور اگر شوہر نابالغ ہے تو جب تک بالغ نہ ہو اس سے مطالبہ نہیں کرسکتی اور اگر شوہر نابالغ کے باپ نے کفالت کی اور مہر دے دیا تو بیٹے سے نہیں وصول کرسکتا۔ ہاں اگر ضامن ہونے کے وقت یہ شرط لگادی تھی کہ وصول کرلے گا تو اب لے سکتا ہے۔[1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۷ زید نے اپنی لڑکی کا نکاح عمرو سے دو ہزار مہر پر کیا۔ یوں کہ ہزار میں دوں گا اور ہزار عمرو پر اور عمرو نے قبول بھی کرلیا تو دونوں ہزار عمرو پر ہیں اور زید ہزار کا ضامن قرار دیا جائے گا۔ اگر عورت نے اپنے باپ زید سے لے لیے تو زید عمرو سے وصول کرلے اور اگر عورت نے زید کے مرنے کے بعد اس کے ترکہ میں سے ہزار لے لیے تو زید کے ورثہ عمرو سے وصول کریں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸ شوہر کے باپ کے کہنے سے کسی اجنبی نے ضمانت کرلی پھر ادا کرنے سے پہلے باپ مرگیا تو عورت کو اختیار ہے شوہر سے لے یا اس کے باپ کے ترکہ سے، اگر ترکہ سے لیا تو باقی ورثہ شوہر سے وصول کریں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹ نکاح کے وکیل نے مہر کی ضمانت کرلی، اگر شوہر کے حکم سے ہے تو واپس لے سکتا ہے ورنہ نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰ شوہر نابالغ محتاج ہے تو اس کے باپ سے مہر کا مطالبہ نہیں ہوسکتا اور اگر مالدار ہے تو یہ مطالبہ ہوسکتا ہے کہ لڑکے کے مال سے مہر ادا کردے، یہ نہیں کہ اپنے مال سے ادا کرے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۴۱ باپ نے بیٹے کا مہر ادا کردیا اور ضامن نہ تھا تو اگر دیتے وقت گواہ بنالیے کہ واپس لے لے گا تو لے سکتا ہے، ورنہ نہیں۔[6] (ردالمحتار)

مَہر کی قسمیں

مسئلہ ۴۲ مہر تین قسم ہے:

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل الرابع عشر، ج١، ص٣٢٦.
و"الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٤، ص٢٧٩.

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل الرابع عشر، ج١، ص٣٢٦.

3 ......المرجع السابق، ص٣٢٦.

4 ......المرجع السابق، ص٣٢٧.

5 ......"الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٤، ص٢٨٠.

6 ......"ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب المهر، مطلب: في ضمان الولي المهر، ج٤، ص٢٨١.

① معجّل کہ خلوت سے پہلے مہر دینا قرار پایا ہے۔ اور ② مؤجل جس کے لیے کوئی میعاد مقرر ہو۔ اور ③ مطلق جس میں نہ وہ ہو، نہ یہ[1] اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کچھ حصہ معجّل ہو، کچھ مؤجل یا مطلق یا کچھ مؤجل ہو، کچھ مطلق یا کچھ معجّل اور کچھ مؤجل اور کچھ مطلق۔

مہرِ معجّل وصول کرنے کے لیے عورت اپنے کو شوہر سے روک سکتی ہے یعنی یہ اختیار ہے کہ وطی و مقدمات وطی[2] سے باز رکھے، خواہ کل معجّل ہو یا بعض اور شوہر کو حلال نہیں کہ عورت کو مجبور کرے، اگرچہ اس کے پیشتر عورت کی رضامندی سے وطی وخلوت ہوچکی ہو یعنی یہ حق عورت کو ہمیشہ حاصل ہے، جب تک وصول نہ کرلے۔ یوہیں اگر شوہر سفر میں لے جانا چاہتا ہے تو مہرِ معجّل وصول کرنے کے لیے جانے سے انکار کرسکتی ہے۔

یوہیں اگر مہرِ مطلق ہو اور وہاں کا عرف ہے کہ ایسے مہر میں کچھ قبل خلوت ادا کیا جاتا ہے تو اس کے خاندان میں جتنا پیشتر ادا کرنے کا رواج ہے، اس کا حکم مہرِ معجّل کا ہے یعنی اس کے وصول کرنے کے لیے وطی وسفر سے منع کرسکتی ہے۔

اور اگر مہرِ مؤجل یعنی میعادی ہے اور میعاد مجہول ہے، جب بھی فوراً دینا واجب ہے۔ ہاں اگر مؤجل ہے اور میعاد یہ ٹھہری کہ موت یا طلاق پر وصول کرنے کا حق ہے تو جب تک طلاق یا موت واقع نہ ہو وصول نہیں کرسکتی،[3] جیسے عموماً ہندوستان میں یہی رائج ہے کہ مہرِ مؤجل سے یہی سمجھتے ہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۴۳: زوجہ نابالغہ ہے تو اس کے باپ یا دادا کو اختیار ہے کہ مہرِ معجّل لینے کے لیے رخصت نہ کریں اور زوجہ خود اپنے کو شوہر کے قبضہ میں نہیں دے سکتی اور نابالغہ کا مہرِ معجّل لینے سے پہلے صرف باپ یا دادا رخصت کرسکتے ہیں، ان کے سوا اور کسی ولی کو اختیار نہیں کہ رخصت کردے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۴: عورت نے جب مہرِ معجّل پالیا تو اب شوہر اسے پردیس کو بھی لے جاسکتا ہے، عورت کو اب انکار کا حق نہیں اور اگر مہرِ معجّل میں ایک روپیہ بھی باقی ہے تو وطی وسفر سے باز رہ سکتی ہے۔ یوہیں اگر عورت کا باپ مع اہل وعیال پردیس کو جانا چاہتا ہے اور اپنے ساتھ اپنی جوان لڑکی کو لے جانا چاہتا ہے جس کی شادی ہوچکی ہے اور شوہر نے مہرِ معجّل ادا نہیں کیا ہے تو لے جاسکتا ہے اور مہر وصول ہوچکا ہے تو بغیر اجازت شوہر نہیں لے جاسکتا۔ اگر مہرِ معجّل کُل ادا ہوچکا ہے صرف ایک درہم باقی

---

1 ......یعنی نہ خلوت سے پہلے دینا قرار پایا ہو، نہ ہی اس کے لئے کوئی مدت مقرر ہو۔　2 ......وطی سے پہلے بوس وکنار وغیرہ۔

3 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج٤، ص٢٨٣.

و"الفتاوی الهندية"، کتاب النکاح، الباب السابع في المهر، الفصل الحادي عشر، ج١، ص٣١٧-٣١٨.

4 ......"ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب المہر، مطلب: في منع الزوجة نفسها لقبض المہر، ج٤، ص٢٨٣.

ہے تو لے جاسکتا ہے اور شوہر یہ چاہے کہ جو دیا ہے واپس کرلے، تو واپس نہیں لے سکتا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵ نابالغہ کی رخصت ہوچکی مگر مہرِ معجّل وصول نہیں ہوا ہے، تو اس کا ولی روک سکتا ہے اور شوہر کچھ نہیں کرسکتا جب تک مہرِ معجّل ادا نہ کرلے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۶ باپ اگر لڑکی کا مہر شوہر سے وصول کرنا چاہے تو اس کی ضرورت نہیں کہ لڑکی بھی وہاں حاضر ہو، پھر اگر شوہر لڑکی کے باپ سے رخصت کے لیے کہے اور لڑکی اپنے باپ کے گھر موجود ہو تو رخصت کردے اور اگر وہاں نہ ہو اور بھیجنے پر بھی قدرت نہ ہو تو مہر پر قبضہ کرنے کا بھی اسے حق نہیں، اگر شوہر مہر دینے پر تیار ہے مگر یہ کہتا ہے کہ لڑکی کا باپ لڑکی کو نہیں دے گا خود لے لے گا تو قاضی حکم دے گا کہ لڑکی کا باپ ضامن دے کہ مہر لڑکی کے پاس پہنچ جائے گا اور شوہر کو حکم دے گا مہر ادا کردے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷ مہرِ مؤجل یعنی میعادی تھا اور میعاد پوری ہوگئی تو عورت اپنے کو روک سکتی ہے یا بعض معجّل تھا، بعض میعادی اور میعاد پوری ہوگئی تو عورت اپنے کو روک سکتی ہے۔[4] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۴۸ اگر مہر مؤجل (جس کی میعاد موت یا طلاق تھی) یا مطلق تھا اور طلاق یا موت واقع ہوئی تو اب یہ بھی معجّل ہوجائے گا یعنی فی الحال مطالبہ کرسکتی ہے اگرچہ طلاقِ رجعی ہو مگر رجعی میں رجوع کے بعد پھر مؤجل ہوگیا[5] اور اگر مہر منجم ہے یعنی قسط بقسط وصول کرے گی اور طلاق ہوئی تو اب بھی قسط ہی کے ساتھ لے گی۔[6] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۹ مہر معجّل لینے کے لیے عورت اگر وطی سے انکار کرے تو اس کی وجہ سے نفقہ ساقط نہ ہوگا اور اس صورت میں بلا اجازت شوہر کے گھر سے باہر بلکہ سفر میں بھی جاسکتی ہے جبکہ ضرورت سے ہو اور اپنے میکے والوں سے ملنے کے لیے بھی بلا اجازت جاسکتی ہے اور جب مہر وصول کرلیا تو اب بلا اجازت نہیں جاسکتی مگر صرف ماں باپ کی ملاقات کو ہر ہفتہ میں ایک بار دن بھر کے لیے جاسکتی ہے اور محارم[7] کے یہاں سال بھر میں ایک بار اور محارم کے سوا اور رشتہ داروں یا غیروں کے

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل الحادي عشر، ج١، ص٣١٧.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق، ص٣١٧، ٣١٨.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل الحادي عشر، ج١، ص٣١٨.
و"الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٤، ص٢٨٣.

5 ...... بہارِ شریعت کے تمام نسخوں میں یہاں عبارت ایسے ہی مذکور ہے، غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے کیونکہ عالمگیری اور ردالمحتار میں ہے کہ "رجوع کے بعد پھر مؤجل نہیں ہوگا"۔...عِلْمِیہ

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل الحادي عشر، ج١، ص٣١٨.
و"ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب المهر، مطلب: في منع الزوجة نفسها لقبض المهر، ج٤، ص٢٨٤.

7 ...... وہ رشتہ دار جن سے نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہو۔

یہاں غمی یا شادی کی کسی تقریب میں نہیں جاسکتی، نہ شوہران موقعوں پر جانے کی اجازت دے، اگر اجازت دی تو دونوں گنہگار ہوئے۔[1] (درمختار)

مَہر میں اختلاف کی صورتیں

مسئلہ ۵۰: مہر میں اختلاف ہو تو اس کی چند صورتیں ہیں:

ایک یہ کہ نفس مہر میں اختلاف ہوا، ایک کہتا ہے مہر بندھا تھا، دوسرا کہتا ہے نکاح کے وقت مہر کا ذکر ہی نہ آیا تو جو کہتا ہے بندھا تھا، گواہ پیش کرے، نہ پیش کر سکے تو انکار کرنے والے کو حلف دیا جائے اگر حلف[2] اٹھانے سے انکار کرے تو مدعی[3] کا دعویٰ ثابت اور حلف اٹھالے تو مہرِ مثل واجب ہوگا یعنی جبکہ نکاح باقی ہو یا خلوت کے بعد طلاق ہوئی ہو اور اگر خلوت سے پہلے طلاق ہوئی تو کپڑے کا جوڑا واجب ہوگا۔ اس کا حکم پیشتر بیان ہو چکا۔

دوسری صورت یہ کہ مقدار میں اختلاف ہو تو اگر مہرِ مثل اتنا ہے جتنا عورت بتاتی ہے یا زائد تو عورت کی بات قسم کے ساتھ مانی جائے اور اگر مہرِ مثل شوہر کے کہنے کے مطابق ہے یا کم تو قسم کے ساتھ شوہر کی بات مانی جائے اور اگر کسی نے گواہ پیش کیے تو اس کا قول مانا جائے، مہرِ مثل کچھ بھی ہو تو اگر دونوں نے پیش کیے تو جس کا قول مہرِ مثل کے خلاف ہے، اس کے گواہ مقبول ہیں اور اگر مہرِ مثل دونوں دعووں کے درمیان ہے، مثلاً زوج کا دعویٰ ایک ہزار کا ہے اور عورت کا دو۲ ہزار کا اور مہرِ مثل ڈیڑھ ہزار ہے تو دونوں کو قسم دیں گے جو قسم کھا جائے، اس کا قول معتبر ہے یا جو گواہ پیش کرے، اس کا قول مانا جائے اور اگر دونوں قسم کھا جائیں یا دونوں گواہ پیش کریں تو مہرِ مثل پر فیصلہ ہوگا۔

یہ تفصیل اس وقت ہے کہ نکاح باقی ہو دخول ہوا ہو یا نہیں یا دونوں میں ایک مر چکا ہو۔ یو ہیں اس صورت میں کہ دخول کے بعد طلاق دے دی ہو اور اگر قبل دخول طلاق دی ہو تو متعہ مثل (یعنی جوڑا) جس کے قول کے موافق ہو قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہے اور اگر متعہ مثل دونوں کے درمیان ہو تو دونوں پر حلف رکھیں جو حلف اٹھالے اس کی بات معتبر ہے اور دونوں اٹھالیں تو متعہ مثل دیں گے اور اگر کوئی گواہ پیش کرے تو اس کا قول معتبر ہے اور دونوں نے پیش کیے تو جس کا قول متعہ مثل کے خلاف ہے وہ معتبر ہے اور اگر دونوں کا انتقال ہو چکا اور دونوں کے ورثہ میں اختلاف ہو تو مقدار میں زوج کے ورثہ کا قول مانا جائے اور نفس مہر میں اختلاف ہوا کہ مقرر ہوا تھا یا نہیں تو مہرِ مثل پر فیصلہ کریں گے۔[4] (درمختار وغیرہ)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب المهر، ج٤، ص٢٨٦.

2 ......قسم۔ 3 ......دعویٰ کرنے والا۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب المهر، ج٤، ص٢٩٠۔٢٩٥، وغیرہ.

مسئلہ ۵۱: شوہر اگر کابین نامہ[1] لکھنے سے انکار کرے تو مجبور نہ کیا جائے اور اگر مہر روپے کا باندھا گیا اور کابین نامہ میں اشرفیاں لکھی گئیں تو شوہر پر روپے واجب ہیں مگر قاضی اشرفیاں دلوائے گا، جبکہ اسے علم نہ ہو کہ روپے کا مہر بندھا تھا۔[2] (عالمگیری)

شوہر کا عورت کے یہاں کچھ بھیجنا

مسئلہ ۵۲: شوہر نے کوئی چیز عورت کے یہاں بھیجی اگر یہ کہہ دیا کہ ہدیہ ہے تو اب نہیں کہہ سکتا کہ وہ مہر میں تھی اور اگر کچھ نہ کہا تھا اور اب کہتا ہے کہ مہر میں بھیجی اور عورت کہتی ہے کہ ہدیہ ہے اور وہ چیز کھانے کی قسم سے ہے، مثلاً روٹی، گوشت، حلوا، مٹھائی وغیرہ تو عورت سے قسم لے کر اس کا قول مانا جائے اور اگر کھانے کی قسم سے نہیں یعنی باقی رہنے والی چیز ہو، مثلاً کپڑے، بکری، گھی، شہد وغیرہا تو شوہر کو حلف دیا جائے، قسم کھالے تو اس کی بات مانیں اور عورت کو اختیار ہوگا کہ اگر وہ چیز از قسم مہر نہیں اور باقی ہے تو واپس دے اور اپنا مہر وصول کرے۔[3] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۵۳: شوہر نے عورت کے یہاں کوئی چیز بھیجی اور عورت کے باپ نے شوہر کے یہاں کچھ بھیجا، شوہر کہتا ہے وہ چیز میں نے مہر میں بھیجی تھی تو قسم کے ساتھ اس کا قول مان لیا جائے گا اور عورت کو اختیار ہوگا کہ وہ شے واپس کرے یا مہر میں محسوب[4] کرے اور عورت کے باپ نے جو بھیجا تھا، اگر وہ شے ہلاک ہوگئی تو کچھ واپس نہیں لے سکتا اور موجود ہے تو واپس لے سکتا ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴: جس لڑکی سے منگنی ہوئی اس کے پاس لڑکے کے یہاں سے شکر اور میوے وغیرہ آئے، پھر کسی وجہ سے نکاح نہ ہوا تو اگر وہ چیزیں تقسیم ہوگئیں اور بھیجنے والے نے تقسیم کی اجازت بھی دے دی تھی تو واپس نہیں لے سکتا، ورنہ واپس لے سکتا ہے۔[6] (عالمگیری) تقسیم کی اجازت صراحۃً ہو یا عرفاً، مثلاً ہندوستان میں اس موقع پر ایسی چیزیں اسی لیے بھیجتے ہیں کہ لڑکی والا اپنے کنبہ اور رشتہ داروں میں بانٹے گا یہ چیزیں اس لیے نہیں ہوتیں کہ رکھ لے گا یا خود کھا جائے گا۔

مسئلہ ۵۵: شوہر نے عورت کے یہاں عیدی بھیجی، پھر یہ کہتا ہے کہ وہ روپے مہر میں بھیجے تھے، اس کا قول نہیں مانا جائے گا۔[7] (عالمگیری)

---

1 ...... مہر نامہ، مہر کی تحریر۔

2 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب السابع في المھر، الفصل الثاني عشر، ج ۱، ص ۳۲۲.

3 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب السابع في المھر، الفصل الثاني عشر، ج ۱، ص ۳۲۲.
و"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب المھر، ج ٤، ص ۲۹۷ ـ ۳۰۰.

4 ...... شمار۔

5 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب السابع في المھر، الفصل الثاني عشر، ج ۱، ص ۳۲۲.

6 ...... المرجع السابق.   7 ...... المرجع السابق، ص ۳۲۳.

مسئلہ ۵۶: عورت مرگئی، شوہر نے گائے، بکری وغیرہ کوئی جانور بھیجا کہ ذبح کرکے تیجہ میں کھلایا جائے اور اس کی قیمت نہیں بتائی تھی تو نہیں لے سکتا اور قیمت بتادی تھی تو لے سکتا ہے اور اگر اختلاف ہو وہ کہتا ہے کہ بتادی تھی اور لڑکی والا کہتا ہے کہ نہیں بتائی تھی تو اگر لڑکی والا قسم کھالے تو اس کی بات مان لی جائے گی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷: کوئی عورت عدّت میں تھی اسے خرچ دیتا رہا، اس امید پر کہ بعد عدّت اس سے نکاح کرے گا اگر نکاح ہوگیا تو جو کچھ خرچ کیا ہے، واپس نہیں لے سکتا اور عورت نے نکاح سے انکار کر دیا تو جو اسے بطور تملیک دیا ہے، واپس لے سکتا ہے اور جو بطورِ اباحت دیا ہے، مثلاً اس کے یہاں کھانا کھاتی رہی تو یہ واپس نہیں لے سکتا۔[2] (تنویر)

مسئلہ ۵۸: لڑکی کو جو کچھ جہیز میں دیا ہے، وہ واپس نہیں لے سکتا اور ورثہ کو بھی اختیار نہیں جبکہ مرض الموت میں نہ دیا ہو۔ یوہیں جو کچھ سامان نابالغہ لڑکی کے لیے خریدا اگرچہ ابھی نہ دیا ہو یا مرض الموت میں دیا، اس کی مالک بھی تنہا لڑکی ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۵۹: لڑکی والوں نے نکاح یا رخصت کے وقت شوہر سے کچھ لیا ہو یعنی بغیر لیے نکاح یا رخصت سے انکار کرتے ہوں اور شوہر نے دے کر نکاح یا رخصت کرائی تو شوہر اس چیز کو واپس لے سکتا ہے اور وہ نہ رہی تو اس کی قیمت لے سکتا ہے کہ یہ رشوت ہے۔[4] (بحر وغیرہ) رخصت کے وقت جو کپڑے بھیجے اگر بطورِ تملیک ہیں، جیسے ہندوستان میں عموماً رواج ہے کہ ڈال بری[5] میں جوڑے بھیجے جاتے ہیں اور عرف یہی ہے کہ لڑکی کو مالک کر دیتے ہیں تو انھیں واپس نہیں لے سکتا اور تملیک[6] نہ ہو تو لے سکتا ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰: لڑکی کو جہیز دیا پھر یہ کہتا ہے کہ میں نے بطورِ عاریت[8] دیا ہے اور لڑکی یا اُس کے مرنے کے بعد شوہر کہتا ہے کہ بطورِ تملیک دیا ہے تو اگر وہ چیز ایسی ہے کہ عموماً لوگ اسے جہیز میں دیا کرتے ہیں تو لڑکی یا اس کے شوہر کا قول مانا جائے اور اگر عموماً یہ بات نہ ہو بلکہ عاریت وتملیک دونوں طرح دی جاتی ہو تو اس کے باپ یا ورثہ کا قول معتبر ہے۔[9] (درمختار)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح،الباب السابع في المهر،الفصل الثاني عشر،ج١،ص٣٢٣.

2 ......"تنوير الأبصار"، كتاب النكاح،باب المهر،ج٤،ص٣٠٢۔٣٠٤.

3 ......"الدرالمختار"، كتاب النكاح،باب المهر،ج٤،ص٣٠٤.

4 ......"البحرالرائق"، كتاب النكاح،باب المهر،ج٣،ص٣٢٥،وغيره.

5 ......شادی بیاہ کی ایک رسم۔ 6 ......مالک بنانا۔

7 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح،الباب السابع في المهر،الفصل السادس عشر،ج١،ص٣٢٧.

8 ......یعنی عارضی طور پر۔

9 ......"الدرالمختار"، كتاب النكاح،باب المهر،ج٤،ص٣٠٥.

مسئلہ ٦١ جس صورت میں لڑکی کا قول معتبر ہے اگر اس کے باپ نے گواہ پیش کیے، جو اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ دیتے وقت اس نے کہہ دیا تھا کہ عاریت ہے تو گواہ مان لیے جائیں گے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ٦٢ بالغہ لڑکی کا نکاح کر دیا اور جہیز کے اسباب بھی معین کر دیے مگر ابھی دیے نہیں اور وہ عقد فسخ ہو گیا پھر دوسرے سے نکاح ہوا تو لڑکی اُس جہیز کا باپ سے مطالبہ نہیں کرسکتی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ٦٣ لڑکی نے ماں باپ کے مال اور اپنی دستکاری سے کوئی چیز جہیز کے لیے تیار کی اور اس کی ماں مرگئی، باپ نے وہ چیز جہیز میں دے دی تو اُس کے بھائیوں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس چیز میں ماں کی طرف سے میراث کا دعویٰ کریں۔ یوہیں اس کا باپ جو کپڑے لاتا رہا اس میں سے یہ اپنے جہیز کے لیے بنا کر رکھتی رہی اور بہت کچھ جمع کر لیا اور باپ مرگیا تو یہ اسباب سب لڑکی کا ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ٦٤ ماں نے بیٹی کے لیے اس کے باپ کے مال سے جہیز تیار کیا یا اس کا کچھ اسباب جہیز میں دے دیا اور اسے علم ہوا اور خاموش رہا اور لڑکی رخصت کر دی گئی تو اب باپ اس جہیز کو لڑکی سے واپس نہیں لے سکتا۔[4] (تنویرالابصار)

مسئلہ ٦٥ جس گھر میں زن وشو رہتے ہیں اس میں کچھ اسباب ہے، جس کا ہر ایک مدعی ہے تو اگر وہ ایسی شے ہے جو عورتیں برتتی ہیں، مثلاً دوپٹہ، سنگاردان، خاص عورتوں کے پہننے کے کپڑے تو ایسی چیز عورت کو دی جائے گی۔ ہاں اگر شوہر ثبوت دے کہ یہ چیز اس کی ہے تو اسے دیدیں گے اور اگر وہ خاص مردوں کے برتنے کی ہے، مثلاً ٹوپی، عمامہ، انگرکھا[5] اور ہتھیار وغیرہ تو ایسی چیز مرد کو دیں گے مگر جب عورت گواہ سے اپنی ملک ثابت کرے تو اسے دیں گے اور اگر دونوں کے کام کی وہ چیز ہو، مثلاً بچھونا تو یہ بھی مرد ہی کو دیں مگر جب عورت گواہ پیش کرے تو اُسے دیدیں اور اگر ان دونوں میں ایک کا انتقال ہو چکا ہے اس کے ورثہ اور اس میں اختلاف ہوا جب بھی وہی تفصیل ہے مگر جو چیز دونوں کے برتنے کی ہو وہ اسے دیں جو زندہ ہے وارث کو نہیں اور اگر مکان میں مال تجارت ہے اور مشہور ہے کہ وہ شخص اس چیز کی تجارت کرتا تھا تو مرد کو دیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ٦٦ جو چیز مسلمان کے نکاح میں مہر ہو سکتی ہے، وہ کافر کے نکاح میں بھی ہو سکتی ہے اور جو مسلمان کے

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل السادس عشر، ج١، ص٣٢٧.

2 ......المرجع السابق.

3 ......المرجع السابق، ص٣٢٨.

4 ......"تنوير الأبصار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٤، ص٣٠٧.

5 ......ایک قسم کا مردانہ لباس۔

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل السادس عشر، ج١، ص٣٢٩.

نکاح میں مہر نہیں ہوسکتی، کافر کے نکاح میں بھی نہیں ہوسکتی سوا شراب وخنزیر کے کہ یہ کافر کے مہر میں ہوسکتے ہیں، مسلمان کے نہیں۔[1] (عامہ کتب)

مسئلہ ۶۷ کافر کا نکاح بغیر مہر کے ہوا یعنی مہر کا ذکر نہ آیا یا کہا کہ مہر نہیں دیا جائے گا یا مردار کا مہر باندھا اور یہ ان کے مذہب میں جائز بھی ہو یعنی ان صورتوں میں ان کے یہاں مہرِ مثل کا حکم نہ دیا جاتا ہو تو ان صورتوں میں عورت کو مہر نہ ملے گا اگرچہ وطی ہوچکی ہو یا قبل وطی طلاق ہوگئی ہو یا شوہر مرگیا ہو اگرچہ وہ دونوں اب مسلمان ہوگئے یا مسلمانوں کے پاس اس کا مقدمہ پیش کیا ہو، ہاں باقی احکام نکاح ثابت ہوں گے، مثلاً وجوب نفقہ، وقوع طلاق، عدّت، نسب، خیار بلوغ وغیرہ وغیرہ۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۶۸ نابالغ نے بغیر اجازت ولی نکاح کیا اور وطی بھی کرلی پھر ولی نے رد کردیا تو مہر لازم نہیں۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۶۹ نابالغہ کے باپ کو حق ہے کہ اپنی لڑکی کا مہرِ معجّل شوہر سے طلب کرے اور اگر لڑکی قابلِ جماع ہے تو شوہر رخصت کراسکتا ہے اور اس کے لیے کسی سِن[4] کی تخصیص نہیں اور اگر اس قابل نہیں اگرچہ بالغہ ہو تو رخصت پر جبر نہیں کیا جاسکتا۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

لونڈی غلام کے نکاح کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾[6]

اور تم میں قدرت نہ ہونے کے سبب جس کے نکاح میں آزاد عورتیں مسلمان نہ ہوں تو اس سے نکاح کرے، جس کو

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب السابع في المھر، الفصل الخامس عشر، ج۱، ص۳۲۷.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب المھر، ج٤، ص۳۰۹.

3 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب النکاح، فصل في النکاح علی الشرط، ج۱، ص۱٦۰.

4 ......عمر۔

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب المھر، مطلب: في لابی الصغیرة المطالبة بالمھر، ج٤، ص۳۱۲.

6 ......پ ٥، النسآء: ۲٥.

تمھارے ہاتھ مالک ہیں، ایمان والی باندیاں اور اللہ (عزوجل) تمھارے ایمان کو خوب جانتا ہے، تم میں ایک دوسرے سے ہے تو اُن سے نکاح کرو ان کے مالکوں کی اجازت سے اور حسب دستور ان کے مہر انھیں دو۔

حدیث ۱ امام احمد و ابوداود و ترمذی و حاکم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو غلام بغیر مولیٰ کی اجازت کے نکاح کرے، وہ زانی ہے۔'' [1]

حدیث ۲ ابوداود ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جب غلام نے بغیر اجازت مولیٰ کے نکاح کیا، تو اس کا نکاح باطل ہے۔'' [2]

حدیث ۳ امام شافعی و بیہقی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، انھوں نے فرمایا: ''غلام دو عورتوں سے نکاح کرسکتا ہے، زیادہ نہیں۔'' [3]

مسئلہ ۱ لونڈی غلام نے اگر خود نکاح کرلیا یا ان کا نکاح کسی اور نے کردیا تو یہ نکاح مولیٰ کی اجازت پر موقوف ہے جائز کردے گا نافذ ہو جائے گا، رد کردے گا باطل ہو جائے گا، پھر اگر وطی بھی ہو چکی اور مولیٰ نے رد کردیا تو جب تک آزاد نہ ہو لونڈی اپنا مہر طلب نہیں کرسکتی، نہ غلام سے مطالبہ ہوسکتا ہے اور اگر وطی نہ ہوئی جب تو مہر واجب ہی نہ ہوا۔[4] (درمختار، ردالمحتار) یہاں مولیٰ سے مراد وہ ہے جسے اس کے نکاح کی ولایت حاصل ہو، مثلاً مالک نابالغ ہو تو اس کا باپ یا دادا یا قاضی یا وصی اور لونڈی، غلام سے مراد عام ہیں، مدبّر، مکاتب، ماذون، ام ولد یا وہ جس کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا سب کو شامل ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲ مکاتب اپنی لونڈی کا نکاح اپنے اذن سے کرسکتا ہے اور اپنا یا اپنے غلام کا نہیں کرسکتا اور ماذون غلام، لونڈی کا بھی نہیں کرسکتا۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳ مولیٰ کی اجازت سے غلام نے نکاح کیا تو مہر و نفقہ خود غلام پر واجب ہے، مولیٰ پر نہیں اور مرگیا تو مہر و نفقہ

---

1 ......''جامع الترمذی''،أبواب النکاح،باب ماجاء في نکاح العبد...إلخ،الحدیث:۱۱۱۳،ج۲،ص۳۵۹.

2 ......''سنن أبي داود''،کتاب النکاح،باب فی نکاح العبد...إلخ،الحدیث:۲۰۷۹،ج۲،ص۳۳۱.

3 ......''السنن الکبری''،للبیهقي،کتاب النکاح،باب نکاح العبد...إلخ،الحدیث:۱۳۸۹۷،ج۷،ص۲۵۶.

4 ......''الدرالمختار''و''ردالمحتار''،کتاب النکاح،باب نکاح الرقیق،ج٤،ص۳۱٦.

5 ......''الدرالمختار''و''ردالمحتار''،کتاب النکاح،باب نکاح الرقیق،ج٤،ص۳۱٦.

6 ......''ردالمحتار''،کتاب النکاح،باب نکاح الرقیق،ج٤،ص۳۱٦.

دونوں ساقط اور غلام خالص مہر ونفقہ کے سبب بیچ ڈالا جائے گا اور مدبر مکاتب نہ بیچے جائیں بلکہ انھیں حکم دیا جائے کہ کما کر ادا کرتے رہیں۔ ہاں مکاتب اگر بدل کتابت سے عاجز ہو تو اب مکاتب نہ رہے گا اور مہر ونفقہ میں بیچا جائے گا اور غلام کی بیع اُس کا مولیٰ کرے، اگر وہ انکار کرے تو اس کے سامنے قاضی بیع کردے گا اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جن داموں کو فروخت ہورہا ہے، مولیٰ اپنے پاس سے اتنے دام دیدے اور فروخت نہ ہونے دے۔[1] (درمختار، ردالمختار)

مسئلہ ۴ مہر میں فروخت ہوا مگر وہ دام ادائے مہر کے لیے کافی نہ ہوں تو اب دوبارہ فروخت نہ کیا جائے بلکہ بقیہ مہر بعد آزادی طلب کرسکتی ہے اور اگر خود اسی عورت کے ہاتھ بیچا گیا تو بقیہ مہر ساقط ہوگیا اور نفقہ میں بیچا گیا اور اُن داموں سے نفقہ ادا نہ ہوا تو باقی بعد عتق[2] لے سکتی ہے اور بیع کے بعد پھر اور نفقہ[3] واجب ہوا تو دوبارہ بیع ہو، اس میں بھی اگر کچھ باقی رہا تو بعد آزادی۔ یوہیں ہر جدید نفقہ میں بیع ہوسکتی ہے اور بقیہ میں نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۵ کسی نے اپنے غلام کا نکاح اپنی لونڈی سے کردیا تو اصح یہ ہے کہ مہر واجب ہی نہ ہوا یعنی جب کنیز ماذونہ[5]، مدیونہ[6] نہ ہو، ورنہ مہر میں بیچا جائے گا۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۶ غلام کا نکاح اس کے مولیٰ نے کردیا پھر فروخت کرڈالا، تو مہر غلام کی گردن سے وابستہ ہے یعنی عورت جب چاہے اسے فروخت کرا کر مہر وصول کرے اور عورت کو یہ بھی اختیار ہے کہ پہلی بیع فسخ کرادے۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۷ مولیٰ کو اپنے غلام اور لونڈی پر جبری ولایت ہے یعنی جس سے چاہے نکاح کردے، ان کو منع کا کوئی حق نہیں مگر مکاتب ومکاتبہ کا نکاح بغیر اجازت نہیں کرسکتا اگرچہ نابالغ ہوں کردے گا تو ان کی اجازت پر موقوف رہے گا اور اگر نابالغ مکاتب ومکاتبہ نے بدل کتابت ادا کردیا اور آزاد ہوگئے تو اب مولیٰ کی اجازت پر موقوف ہے جبکہ اور کوئی عصبہ نہ ہو کہ یہ بوجہ نابالغی اجازت کے اہل نہیں اور اگر بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز ہوئے تو مکاتب غلام کا نکاح اجازت مولیٰ پر موقوف ہے اور مکاتبہ کا باطل۔[9] (عالمگیری)

---

1 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"،كتاب النكاح،باب نكاح الرقيق،ج٤،ص٣١٧ .

2 ......یعنی آزادی کے بعد۔ 3 ......کھانے، پینے وغیرہ کے اخراجات۔

4 ......"الدرالمختار"،كتاب النكاح،باب نكاح الرقيق،ج٤،ص٣١٨۔٣٢٠ .

5 ......خرید وفروخت کے معاملے میں اجازت یافتہ۔ 6 ......مقروض۔

7 ......"الدرالمختار"،كتاب النكاح،باب نكاح الرقيق،ج٤،ص٣١٩ .

8 ......المرجع السابق،ص٣٢٠ .

9 ......"الفتاوى الهندية"،كتاب النكاح،الباب التاسع في نكاح الرقيق،ج١،ص٣٣١،٣٣٢ .

مسئلہ ۸ غلام نے بغیر اذن مولیٰ نکاح کیا، اب مولیٰ سے اجازت مانگی اس نے کہا طلاق رجعی دیدے تو اجازت ہوگئی اور پہلا نکاح صحیح ہوگیا اور کہا طلاق دیدے یا اُسے علیحدہ کردے تو یہ اجازت نہیں بلکہ پہلا نکاح رد ہوگیا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۹ مولیٰ سے نکاح کی اجازت لی اور نکاح فاسد کیا تو اجازت ختم ہوگئی یعنی پھر نکاح صحیح کرنا چاہے تو دوبارہ اجازت لینی ہوگی اور نکاح فاسد میں وطی کرلی ہے تو مہر غلام پر واجب یعنی غلام مہر میں بیچا جاسکتا ہے اور اگر اجازت دینے میں مولیٰ نے نکاحِ صحیح کی نیت کی تھی تو اس کی نیت کا اعتبار ہوگا اور نکاحِ فاسد کی اجازت دی تو یہی نکاحِ صحیح کی بھی اجازت ہے بخلاف وکیل کہ اس نے اگر پہلی صورت میں نکاح فاسد کردیا، تو ابھی وکالت ختم نہ ہوئی دوبارہ صحیح نکاح کرسکتا ہے اور اگر اسے نکاحِ فاسد کا وکیل بنایا ہے تو نکاحِ صحیح کا وکیل نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۰ غلام کو نکاح کی اجازت دی تھی، اس نے ایک عقد میں دو۲ عورتوں سے نکاح کیا تو کسی کا نہ ہوا۔ ہاں اگر اجازت ایسے لفظوں سے دی جن سے تعمیم[3] سمجھی جاتی ہے تو ہوجائے گا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ کسی نے اپنی لڑکی کا نکاح اپنے مکاتب سے کردیا پھر مرگیا تو نکاح فاسد نہ ہوگا۔ ہاں اگر مکاتب بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز آیا تو اب فاسد ہوجائے گا کہ لڑکی اسکی مالکہ ہوگئی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ مکاتب یا مکاتبہ نے نکاح کیا اور مولیٰ مرگیا تو وارث کی اجازت سے صحیح ہوجائے گا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ لونڈی کا نکاح ہوا تو جو کچھ مہر ہے مولیٰ کو ملے گا، خواہ عقد سے مہر واجب ہوا ہو یا دخول سے، مثلاً نکاحِ فاسد کہ اس میں نفسِ نکاح سے مہر واجب نہیں ہوتا مگر مکاتبہ یا جس کا کچھ حصہ آزاد ہوچکا ہے، کہ ان کا مہر انھیں کو ملے گا مولیٰ کو نہیں۔ کنیز کا نکاح کردیا تھا پھر آزاد کردیا اب اُس کے شوہر نے مہر میں کچھ اضافہ کیا تو یہ بھی مولیٰ ہی کو ملے گا۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ بغیر اجازت مولیٰ نکاح کیا اور اجازت سے پہلے طلاق دے دی تو اگرچہ یہ طلاق نہیں مگر اب مولیٰ کی اجازت سے بھی جائز نہ ہوگا۔[8] (عالمگیری)

---

1 ......"الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ج٤، ص٣٢١.

2 ......المرجع السابق، ص٣٢٣۔٣٢٥.

3 ......یعنی عام اجازت۔

4 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب التاسع في نكاح الرقيق، ج١، ص٣٣٢.

5 ......"الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ج٤، ص٣٢٦ .

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب التاسع في نكاح الرقيق، ج١، ص٣٣٣.

7 ......المرجع السابق، ص٣٣٢.

8 ......المرجع السابق، ص٣٣٢.

مسئلہ ۱۵ کنیز نے بغیر اِذن[1] نکاح کیا تھا اور مولیٰ[2] نے اسے بیچ ڈالا اور وطی ہو چکی ہے تو مشتری[3] کی اجازت سے صحیح ہو جائے گا، ورنہ نہیں اور اگر مشتری ایسا شخص ہو کہ اُس کنیز سے وطی اس کے لیے حلال نہ ہو تو اگرچہ وطی نہ ہوئی ہو اجازت دے سکتا ہے۔ یوہیں غلام نے بغیر اذن نکاح کیا تھا، مولیٰ نے اسے بیچ ڈالا اور مشتری نے جائز کر دیا یا مولیٰ مر گیا اور وارث نے جائز کر دیا ہو گیا اور آزاد کر دیا گیا تو خود صحیح ہو گیا، اجازت کی حاجت ہی نہ رہی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ لونڈی نے بغیر اجازت نکاح کیا تھا اور مولیٰ نے اجازت دے دی، تو مہر مولیٰ کو ملے گا اگرچہ اجازت کے بعد آزاد کر دیا ہو اگرچہ آزادی کے بعد صحبت ہوئی ہو اور اگر مولیٰ نے اجازت سے پہلے آزاد کر دیا اور وہ بالغہ ہے تو نکاح جائز ہو گیا پھر اگر آزادی سے پہلے وطی ہو چکی ہے تو مہر مولیٰ کو ملے گا ورنہ لونڈی کو اور اگر نابالغہ ہے تو آزادی کے بعد بھی اجازت مولیٰ پر موقوف ہے، جبکہ کوئی اور عصبہ نہ ہو، ورنہ اس کی اجازت پر۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ بغیر گواہوں کے نکاح ہوا اور مولیٰ نے گواہوں کے سامنے جائز کیا تو نکاح صحیح نہ ہوا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ باپ یا وصی نے نابالغ کی کنیز کا نکاح اس کے غلام سے کیا تو صحیح نہ ہوا۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ لونڈی نے بغیر اجازت مولیٰ نکاح کیا، اس کے بعد مولیٰ نے وطی کی یا شہوت سے بوسہ لیا تو نکاح فسخ ہو گیا، مولیٰ کو نکاح کا علم ہو یا نہ ہو۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ کنیز خریدی اور قبضہ سے پہلے اس کا نکاح کر دیا، تو اگر بیع تمام ہو گئی نکاح ہو گیا اور بیع فسخ ہو گئی تو نکاح بھی باطل۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ باپ کی کنیز کا بیٹے نے نکاح کر دیا پھر باپ مر گیا تو اب یہ نکاح بیٹے کی اجازت پر موقوف ہے، رد کر دے گا تو رد ہو جائے گا اور اگر بیٹے نے باپ کے مرنے کے بعد اپنا نکاح اس کی کنیز سے کیا تو صحیح نہ ہوا۔[10] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ مکاتب نے اپنی زوجہ کو خریدا تو نکاح فاسد نہ ہوا اور اگر طلاق بائن دیدی پھر نکاح کرنا چاہے تو بغیر اجازت نہیں کر سکتا۔[11] (عالمگیری)

---

1 ...... یعنی اجازت کے بغیر۔ 2 ...... آقا، مالک۔ 3 ...... خریدار۔

4 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب النكاح، الباب التاسع في نكاح الرقيق، ج ١، ص ٣٣٣.

5 ...... المرجع السابق، ص ٣٣٥. 6 ...... المرجع السابق، ص ٣٣٣.

7 ...... المرجع السابق. 8 ...... المرجع السابق، ص ٣٣٤.

9 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب النكاح، الباب التاسع في نكاح الرقيق، ج ١، ص ٣٣٤.

10 ...... المرجع السابق. 11 ...... المرجع السابق، ص ٣٣٤.

مسئلہ ۲۳ لونڈی کا نکاح کر دیا تو مولیٰ پر یہ واجب نہیں کہ اسے شوہر کے حوالے کر دے اور خدمت نہ لے (اور اس کو تَبْوِیَہ کہتے ہیں۔) ہاں اگر شوہر کے پاس آتی جاتی ہے اور مولیٰ کی خدمت بھی کرتی ہے تو یوں کر سکتی ہے اور شوہر کو موقع ملے تو وطی کر سکتا ہے اور اگر شوہر نے مہر ادا کر دیا ہے تو مولیٰ پر یہ ضرور ہے کہ اتنا کہہ دے اگر تجھے موقع ملے تو وطی کر سکتا ہے اور اگر عقد میں تبویہ کی شرط تھی جب بھی مولیٰ پر واجب نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۴ اگر کنیز کو اس کے شوہر کے حوالے کر دیا جب بھی مولیٰ کو اختیار ہے، جب چاہے اس سے خدمت لے اور زمانۂ بتویہ میں نفقہ اور رہنے کو مکان شوہر کے ذمہ ہے اور اگر مولیٰ واپس لے تو مولیٰ پر ہے، شوہر سے ساقط ہو گیا اور اگر خود کسی وقت اپنے آقا کا کام کر جاتی ہے، مولیٰ نے حکم نہیں دیا ہے تو نفقہ وغیرہ شوہر ہی پر ہے۔ یو ہیں اگر مولیٰ دن میں کام لیتا ہے مگر رات کو شوہر کے مکان پر بھیج دیتا ہے جب بھی نفقہ شوہر پر ہے۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۵ زمانۂ تَبْوِیَہ میں طلاق بائن دی تو نفقہ وغیرہ شوہر کے ذمہ ہے اور واپس لینے کے بعد دی تو مولیٰ پر۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶ جس کنیز کا نکاح کر دیا اسے سفر میں لے جانا چاہتا ہے، تو مطلقاً اسے اختیار ہے اگرچہ شوہر منع کرے بلکہ اگرچہ شوہر نے پورا مہر دے دیا ہو۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷ جس کنیز سے وطی کرتا ہے اب اس کا نکاح کرنا چاہتا ہے تو استبرا واجب ہے، اگر نکاح کر دیا اور چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا ہوا تو بچہ مولیٰ کا قرار دیا جائے گا یعنی جبکہ وہ کنیز ام ولد ہو اور مولیٰ نے انکار نہ کیا ہو اور ام ولد نہ ہو تو وہ بچہ مولیٰ کا اس وقت ہے جب اس نے دعویٰ کیا ہو اور اگر لاعلمی میں نکاح کیا تو بہر صورت نکاح فاسد ہے۔ شوہر نے وطی کی ہے تو مہر واجب ہے، ورنہ نہیں اور دانستہ[5] نکاح کر دیا تو نکاح ہو جائے گا۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸ کنیز کا نکاح کر دیا تو اس سے جو بچہ پیدا ہوگا، وہ آزاد نہیں مگر جبکہ نکاح میں آزادی کی شرط لگا دی ہو تو اس

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ج٤، ص٣٢٧۔٣٢٩.

2 ......المرجع السابق، ص٣٢٩، وغیرہ.

3 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب التاسع في نکاح الرقیق، ج١، ص٣٣٥.

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، مطلب: في الفرق بین الاذن والاجازة، ج٤، ص٣٢٩.

5 ......جان بوجھ کر۔

6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، مطلب: في الفرق بین الاذن والاجازة، ج٤، ص٣٣٠.

نکاح سے جتنی اولادیں پیدا ہوئیں آزاد ہیں اور اگر طلاق دے کر پھر نکاح کیا تو اس نکاحِ ثانی کی اولاد آزاد نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۹ کنیز کا نکاح کر دیا اور وطی سے پہلے مولیٰ نے اس کو مار ڈالا، اگرچہ خطاً قتل واقع ہوا تو مہر ساقط ہو گیا جبکہ وہ مولیٰ عاقل بالغ ہو اور اگر لونڈی نے خودکشی کی یا مرتدہ ہو گئی یا اس نے اپنے شوہر کے بیٹے کا بشہوت بوسہ لیا یا شوہر کی وطی کے بعد مولیٰ نے قتل کیا تو ان صورتوں میں مہر ساقط نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳۰ وطی کرنے میں اگر انزال باہر کرنا چاہتا ہے تو اس میں اجازت کی ضرورت ہے، اگر عورت حرّہ یا مکاتبہ ہے تو خود اسکی اجازت سے اور کنیز بالغہ ہے تو مولیٰ کی اجازت سے اور اپنی کنیز سے وطی کی تو اصلاً اجازت کی حاجت نہیں۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۱ کنیز جو کسی کے نکاح میں ہے اگرچہ اس کا شوہر آزاد ہو جب وہ آزاد ہوگی، تو اسے اختیار ہے چاہے اپنے نفس کو اختیار کرے تو نکاح فسخ ہو جائے گا اور وطی نہ ہوئی ہو تو مہر بھی نہیں اور چاہے شوہر کو اختیار کرے تو نکاح برقرار رہے گا اور نابالغہ ہے تو وقتِ بلوغ اسے یہ اختیار ہوگا کہ اپنے نفس کو اختیار کرے یا شوہر کو۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۲ خیارِ عتق سے نکاح فسخ ہونا حکمِ قاضی پر موقوف نہیں اور اگر آزادی کی خبر سن کر ساکت رہی تو خیار[5] باطل نہ ہوگا، جب تک کوئی فعل ایسا نہ پایا جاوے جس سے نکاح کا اختیار کرنا سمجھا جائے اور مجلس سے اٹھ کھڑی ہوئی تو اب اختیار نہ رہا اور اگر اب یہ کہتی ہے کہ مجھے یہ مسئلہ معلوم نہ تھا کہ آزادی کے بعد اختیار ملتا ہے تو اس کا یہ جہل عذر قرار دیا جائے گا، لہٰذا مسئلہ معلوم ہونے کے بعد اپنے نفس کو اختیار کیا نکاح فسخ ہو گیا اور یہ اختیار صرف باندی کے لیے ہے، غلام کو نہیں اور خیارِ بلوغ یعنی نابالغ کا نکاح اگر اس کے باپ یا دادا کے سوا کسی اور ولی نے کیا ہو تو وقتِ بلوغ اسے فسخِ نکاح کا اختیار ملتا ہے مگر خیارِ بلوغ سے نکاح فسخ ہونا حکمِ قاضی پر موقوف ہے اور بالغ ہوتے وقت اگر سکوت کیا تو خیار جاتا رہا، جبکہ نکاح کا علم ہو اور یہ آخر مجلس تک نہیں رہتا بلکہ فوراً فسخ کرے تو فسخ ہوگا ورنہ نہیں اور اس میں جہل عذر نہیں اور خیارِ بلوغ عورت و مرد دونوں کے لیے حاصل۔[6] (خانیہ وغیرہ)

مسئلہ ۳۳ نکاح کنیز کی خوشی سے ہوا تھا، جب بھی خیارِ عتق اسے حاصل ہے اور اگر بغیر اجازت مولیٰ نکاح کیا تھا

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ج٤، ص٣٢٧.

2 ......المرجع السابق، ص٣٣٢.

3 ......المرجع السابق، ص٣٣٣۔٣٣٥، وغیرہ.

4 ......المرجع السابق، ص٣٢٦ .

5 ......اختیار۔

6 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب النکاح، فصل في الأولیاء، ج١، ص٣٥٧، وغیرہ.

اور مولیٰ نے نہ اجازت دی، نہ رد کیا اور آزاد کر دیا تو نکاح صحیح ہو گیا اور خیارِ عتق نہیں ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳۴: بیٹے کی کنیز سے نکاح کیا اور اس سے اولاد ہوئی تو یہ اولاد اپنے بھائی کی طرف سے آزاد ہے مگر وہ کنیز ام ولد نہ ہوئی۔ یوہیں اگر باپ کی کنیز سے نکاح کیا تو اولاد باپ کی طرف سے آزاد ہو گی اور کنیز ام ولد نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: بیٹے کی باندی سے وطی کی اور اولاد نہ ہوئی تو عقر واجب ہے اور وطی حرام ہے اور عقر یہ ہے کہ صرف باعتبارِ جمال جو اس کی مثل کا مہر ہونا چاہیے، وہ دینا ہوگا اور اولاد ہوئی اور باپ نے اس کا دعویٰ بھی کیا اور وہ باپ حُرّ، مسلم، عاقل ہو تو نسب ثابت ہو جائے گا بشرطیکہ وقتِ وطی سے وقتِ دعویٰ تک لڑکا اس کنیز کا مالک رہے اور کنیز باپ کی ام ولد ہو جائے گی اور اولاد آزاد اور باپ کنیز کی قیمت لڑکے کو دے، عقر اور اولاد کی قیمت نہیں اور اگر اس درمیان میں لڑکے نے اس کنیز کو اپنے بھائی کے ہاتھ بیچ ڈالا، جب بھی نسب ثابت ہوگا اور یہی احکام ہوں گے۔ لڑکے نے اپنی ام ولد کی اولاد کی نفی کر دی یعنی یہ کہ یہ میری نہیں اور باپ نے دعویٰ کیا کہ یہ میری اولاد ہے یا لڑکے کی مدبرہ یا مکاتبہ کی اولاد کا باپ نے دعویٰ کیا تو ان سب صورتوں میں محض باپ کے دعویٰ کرنے سے نسب ثابت نہ ہوگا جب تک لڑکا باپ کی تصدیق نہ کرے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶: دادا باپ کے حکم میں ہے جبکہ باپ مر چکا ہو یا کافر یا مجنون یا غلام ہو بشرطیکہ وقتِ علوق سے[4] وقتِ دعویٰ تک دادا کو ولایت حاصل ہو۔[5] (درمختار)

نکاح کافر کا بیان

زہری نے مرسلاً روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے زمانہ میں کچھ عورتیں اسلام لائیں اور ان کے شوہر کافر تھے پھر جب شوہر بھی مسلمان ہو گئے، تو اسی پہلے نکاح کے ساتھ یہ عورتیں ان کو واپس کی گئیں۔[6] یعنی جدید نکاح نہ کیا گیا۔

مسئلہ ۱: جس قسم کا نکاح مسلمانوں میں جائز ہے اگر اُس طرح کافر نکاح کریں تو ان کا نکاح بھی صحیح ہے مگر بعض اس قسم کے نکاح ہیں جو مسلمان کے لیے ناجائز اور کافر کرلے تو ہو جائے گا۔ اس کی صورت یہ ہے کہ نکاح کی کوئی شرط مفقود ہو،

---

1. ……"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ج٤، ص٣٣٩.
2. ……"الفتاوی الهندية"، کتاب النکاح، الباب التاسع في نکاح الرقيق، ج١، ص٣٣٦.
3. ……"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، مطلب: في حکم اسقاط الحمل، ج٤، ص٣٤٠۔٣٤٣.
4. ……یعنی حاملہ ہونے کے وقت سے۔
5. ……"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ج٤، ص٣٤٣.
6. ……"کنز العمال"، کتاب النکاح، الحدیث: ٤٥٨٤٢، ج١٦، ص٢٣٠.

مثلاً بغیر گواہ نکاح ہوا یا عورت کافر کی عدّت میں تھی، اس سے نکاح کیا مگر شرط یہ ہے کہ کفار ایسے نکاح کے جائز ہونے کے معتقد ہوں۔ پھر ایسے نکاح کے بعد اگر دونوں مسلمان ہوگئے تو اسی نکاحِ سابق پر باقی رکھے جائیں [1] جدید نکاح کی حاجت نہیں۔ یوہیں اگر قاضی کے پاس مقدمہ دائر کیا تو قاضی تفریق نہ کرے گا۔ [2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲ کافر نے محارم سے نکاح کیا، اگر ایسا نکاح ان لوگوں میں جائز ہو تو نکاح کے لوازم نفقہ وغیرہ ثابت ہو جائیں گے مگر ایک دوسرے کا وارث نہ ہوگا اور اگر دونوں اسلام لائے یا ایک تو تفریق کر دی جائے گی۔ یوہیں اگر قاضی یا کسی مسلمان کے پاس دونوں نے اس کا مقدمہ پیش کیا تو تفریق کر دے گا اور ایک نے کیا تو نہیں۔ [3] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۳ دو بہنوں کے ساتھ ایک عقد میں نکاح کیا، پھر ایک کو جدا کر دیا پھر مسلمان ہوا تو جو باقی ہے اس کا نکاح صحیح ہے، اُسی نکاح پر برقرار رکھے جائیں اور جدا نہ کیا ہو تو دونوں باطل اور اگر دو عقد کے ساتھ نکاح ہوا تو پہلی کا صحیح ہے، دوسری کا باطل۔ [4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ کافر نے عورت کو تین طلاقیں دیدیں، پھر اس کے ساتھ بدستور رہتا رہا نہ اس سے دوسرے نے نکاح کیا، نہ اس نے دوبارہ نکاح کیا یا عورت نے خلع کرایا اور بعد خلع بغیر تجدید نکاح بدستور رہا کیا تو ان دونوں صورتوں میں قاضی تفریق کر دے گا اگرچہ نہ مسلمان ہوا، نہ قاضی کے پاس مقدمہ آیا اور اگر تین طلاقیں دینے کے بعد عورت کا دوسرے سے نکاح نہ ہوا مگر اس شوہر نے تجدید نکاح کی تو تفریق نہ کی جائے۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ کتابیہ سے مسلمان نے نکاح کیا تھا اور طلاق دے دی، ہنوز [6] عدّت ختم نہ ہوئی تھی کہ اس سے کسی کافر نے نکاح کیا تو تفریق [7] کر دی جائے۔ [8] (درمختار)

مسئلہ ۶ زوج و زوجہ دونوں کافر غیر کتابی تھے، ان میں سے ایک مسلمان ہوا تو قاضی دوسرے پر اسلام پیش کرے اگر مسلمان ہوگیا فبہا [9] اور انکار یا سکوت کیا تو تفریق کر دے، سکوت کی صورت میں احتیاط یہ ہے کہ تین بار پیش کرے۔ یوہیں

---

1 ...... یعنی اسی پہلے نکاح پر باقی رکھے جائیں۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ٤، ص ٣٤٧۔٣٥١، وغیرہ.

3 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب العاشر في نکاح الکفار، ج ١، ص ٣٣٧، وغیرہ.

4 ......المرجع السابق.

5 ......المرجع السابق.

6 ......ابھی۔

7 ......جدائی۔

8 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ٤، ص ٣٥٢.

9 ......یعنی نکاح سابق پر باقی رکھے جائیں نئے نکاح کی ضرورت نہیں۔

اگر کتابی کی عورت مسلمان ہوگئی تو مرد پر اسلام پیش کیا جائے، اسلام قبول نہ کیا تو تفریق کر دی جائے اور اگر دونوں کتابی ہیں اور مرد مسلمان ہوا تو عورت بدستور اس کی زوجہ ہے۔[1] (عامہ کتب)

مسئلہ ۷ نابالغ لڑکا یا لڑکی سمجھ دار ہوں تو ان کا بھی وہی حکم ہے اور ناسمجھ ہوں تو انتظار کیا جائے، جب تمیز آ جائے تو اسلام پیش کیا جائے اور اگر شوہر مجنون ہے تو اس کا انتظار نہ کیا جائے کہ ہوش میں آئے تو اس پر اسلام پیش کریں بلکہ اس کے باپ ماں پر اسلام پیش کریں ان میں جو کوئی مسلمان ہو جائے وہ مجنون اس کا تابع ہے اور مسلمان قرار دیا جائے گا۔ اور اگر کوئی مسلمان نہ ہوا تو تفریق کر دیں اور اگر اس کے والدین نہ ہوں تو قاضی کسی کو اس کے باپ کا وصی قرار دے کر تفریق کر دے۔ یہ سب تفصیل جنون اصلی[2] میں ہے اور اگر وہ پہلے مسلمان تھا تو وہ مسلمان ہی ہے اگرچہ اس کے ماں باپ کافر ہوں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸ شوہر مسلمان ہوگیا اور عورت مجوسیہ تھی اور یہودیہ یا نصرانیہ ہوگئی تو تفریق نہیں۔ یوہیں اگر یہودیہ تھی اب نصرانیہ ہوگئی یا بالعکس تو بدستور زوجہ ہے۔ یوہیں اگر مسلمان کی عورت نصرانیہ تھی، یہودیہ ہوگئی یا یہودیہ تھی، نصرانیہ ہوگئی تو بدستور اس کی عورت ہے۔ یوہیں اگر نصرانی کی عورت مجوسیہ ہوگئی تو وہ اس کی عورت ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹ یہ تمام صورتیں اس وقت ہیں کہ دارالاسلام میں اسلام قبول کیا ہو اور اگر دارالحرب میں مسلمان ہوا تو عورت تین حیض گزرنے پر نکاح سے خارج ہوگئی اور حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے گزرنے پر۔ کم عمر ہونے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو یا بڑھیا ہوگئی کہ حیض بند ہوگیا اور حاملہ ہو تو وضع حمل سے نکاح جاتا رہا اور یہ تین حیض یا تین مہینے عدت کے نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ جو جگہ ایسی ہو کہ نہ دارالاسلام ہو، نہ دارالحرب وہ دارالحرب کے حکم میں ہے۔[6] (درمختار) اور اگر وہ جگہ دارالاسلام ہو مگر کافر کا تسلط ہو جیسے آج کل ہندوستان تو اس معاملہ میں یہ بھی دارالحرب کے حکم میں ہے، یعنی تین حیض یا تین مہینے گزرنے پر نکاح سے باہر ہوگی۔

مسئلہ ۱۱ ایک دارالاسلام میں آ کر رہنے لگا، دوسرا دارالحرب میں رہا جب بھی عورت نکاح سے باہر ہو جائے گی، مثلاً

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج٤، ص٣٥٤، ٣٥٥، ٣٦٠.

2 ......وہ جنون جو بالغ ہونے سے پہلے لاحق ہوا اور بالغ ہونے کے وقت بھی موجود رہا ہو۔

3 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج٤، ص٣٥٤.

4 ......"ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، مطلب: في الکلام علی ابوی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم... إلخ، ج٤، ص٣٥٤.

5 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، مطلب: الصبی والمجنون لیسا باھل... إلخ، ج٤، ص٣٥٨.

6 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج٤، ص٣٥٩.

مسلمان ہوکر یا ذمی بن کر دارالاسلام میں آیا یا یہاں آ کر مسلمان یا ذمی ہوا یا قید کر کے دارالحرب سے دارالاسلام میں لایا گیا تو نکاح سے باہر ہوگئی اور اگر دونوں ایک ساتھ قید کر کے لائے گئے یا دونوں ایک ساتھ مسلمان یا ذمی بن کر وہاں سے آئے یا یہاں آ کر مسلمان ہوئے یا ذمہ قبول کیا تو نکاح سے باہر نہ ہوئی یا حربی امن لے کر دارالاسلام میں آیا یا مسلمان یا ذمی دارالحرب کو امان لے کر گیا تو عورت نکاح سے باہر نہ ہوگی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ باغی کی حکومت سے نکل کر امامِ برحق کی حکومت میں آیا یا بالعکس تو نکاح پر کوئی اثر نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ مسلمان یا ذمی نے دارالحرب میں حربیہ کتابیہ سے نکاح کیا تھا۔ وہ وہاں سے قید کر کے لائی گئی تو نکاح سے خارج نہ ہوئی۔ یوہیں اگر وہ شوہر سے پہلے خود آئی، جب بھی نکاح باقی ہے اور اگر شوہر پہلے آیا اور عورت بعد میں تو نکاح جاتا رہا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ ہجرت کر کے دارالاسلام میں آئی، مسلمان ہوکر یا ذمی بن کر یا یہاں آ کر مسلمان یا ذمیہ ہوئی تو اگر حاملہ نہ ہو، فوراً نکاح کر سکتی ہے اور حاملہ ہو تو بعد وضع حمل مگر یہ وضع حمل اس کے لیے عدّت نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۵ کافر نے عورت اور اس کی لڑکی دونوں سے نکاح کیا، اب مسلمان ہوا، اگر ایک عقد میں نکاح ہوا تو دونوں کا باطل اور علیحدہ علیحدہ نکاح کیا اور دخول کسی سے نہ ہوا تو پہلا نکاح صحیح ہے دوسرا باطل اور دونوں سے وطی کر لی ہے تو دونوں باطل اور اگر پہلے ایک سے نکاح ہوا اور دخول بھی ہوگیا، اس کے بعد دوسری سے نکاح کیا تو پہلا جائز دوسرا باطل اور اگر پہلی سے صحبت نہ کی، مگر دوسری سے کی تو دونوں باطل، مگر جبکہ پہلی عورت ماں ہو اور دوسری اسکی بیٹی اور فقط اس دوسری سے وطی کی تو اس لڑکی سے پھر نکاح کر سکتا ہے اور اس کی ماں سے نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ عورت مسلمان ہوئی اور شوہر پر اسلام پیش کیا گیا، اس نے اسلام لانے سے انکار یا سکوت کیا تو تفریق کی جائے گی اور یہ تفریق طلاق قرار دی جائے، یعنی اگر بعد میں مسلمان ہوا اور اسی عورت سے نکاح کیا تو اب دو ہی طلاق کا مالک رہے گا، کہ منجملہ تین طلاقوں کے ایک پہلے ہو چکی ہے اور یہ طلاق بائن ہے اگرچہ دخول ہو چکا ہو یعنی اگر مسلمان ہوکر

1 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج٤، ص٣٥٨.

2 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب العاشر في نکاح الکفار، ج١، ص٣٣٨.

3 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب العاشر في نکاح الکفار، ج١، ص٣٣٨.

4 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج٤، ص٣٦١.

5 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب العاشر في نکاح الکفار، ج١، ص٣٣٩.

رجعت کرنا چاہے تو نہیں کرسکتا، بلکہ جدید نکاح کرنا ہوگا اور دخول ہو چکا ہو تو عورت پر عدّت واجب ہے اور عدّت کا نفقہ شوہر سے لے گی اور پورا مہر شوہر سے لے سکتی ہے اور قبل دخول ہو تو نصف مہر واجب ہوا اور عدّت نہیں اور اگر شوہر مسلمان ہوا اور عورت نے انکار کیا تو تفریق فسخ نکاح ہے، کہ عورت کی جانب سے طلاق نہیں ہوسکتی ہے پھر اگر وطی ہوچکی ہے تو پورا مہر لے سکتی ہے ورنہ کچھ نہیں۔[1] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۱۷: زن وشو میں سے کوئی معاذ اللہ مرتد ہوگیا تو نکاح فوراً ٹوٹ گیا اور یہ فسخ ہے طلاق نہیں، عورت موطوءَہ[2] ہے تو مہر بہر حال پورا لے سکتی ہے اور غیر موطوءَہ ہے تو اگر عورت مرتد ہوئی کچھ نہ پائے گی اور شوہر مرتد ہوا تو نصف مہر لے سکتی ہے اور عورت مرتدہ ہوئی اور زمانۂ عدّت میں مرگئی اور شوہر مسلمان ہے تو ترکہ پائے گا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۸: دونوں ایک ساتھ مرتد ہوگئے پھر مسلمان ہوئے تو پہلا نکاح باقی رہا اور اگر دونوں میں ایک پہلے مسلمان ہوا پھر دوسرا تو نکاح جاتا رہا اور اگر یہ معلوم نہ ہو کہ پہلے کون مرتد ہوا تو دونوں کا مرتد ہونا ایک ساتھ قرار دیا جائے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: عورت مرتدہ ہوگئی تو اسلام لانے پر مجبور کی جائے یعنی اسے قید میں رکھیں، یہاں تک کہ مر جائے یا اسلام لائے اور جدید نکاح ہو تو مہر بہت تھوڑا رکھا جائے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۲۰: عورت نے زبان سے کلمۂ کفر جاری کیا تا کہ شوہر سے پیچھا چھوٹے یا اس لیے کہ دوسرا نکاح ہوگا تو اس کا مہر بھی وصول کرے گی تو ہر قاضی کو اختیار ہے کہ کم سے کم مہر پر اسی شوہر کے ساتھ نکاح کردے، عورت راضی ہو یا ناراض اور عورت کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ دوسرے سے نکاح کرلے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: مسلمان کے نکاح میں کتابیہ عورت تھی اور مرتد ہوگیا، یہ عورت بھی اس کے نکاح سے باہر ہوگئی۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: بچہ اپنے باپ ماں میں اس کا تابع ہوگا جس کا دین بہتر ہو، مثلاً اگر کوئی مسلمان ہوا تو اولاد مسلمان ہے،

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج٤، ص٣٥٤.
و"البحر الرائق"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج٣، ص٣٦٧-٣٧٠.
2 ......ایسی عورت جس سے صحبت کی گئی ہو۔
3 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج٤، ص٣٦٢.
4 ......"الفتاوى الهندية"، کتاب النکاح، الباب العاشر في نکاح الکفار، ج١، ص٣٣٩.
5 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج٤، ص٣٦٣.
6 ......"الفتاوى الهندية"، کتاب النکاح، الباب العاشر في نکاح الکفار، ج١، ص٣٣٩.
7 ......المرجع السابق.

ہاں اگر بچہ دارالحرب میں ہے اوراس کا باپ دارالاسلام میں مسلمان ہوا تو اس صورت میں اس کا تابع نہ ہوگا اور اگر ایک کتابی ہے، دوسرا مجوسی یا بت پرست تو بچہ کتابی قرار دیا جائے۔[1] (عامہ کتب)

مسئلہ ۲۳ مسلمان کا کسی لڑکی سے نکاح ہوا اور اس لڑکی کے والدین مسلمان تھے، پھر مرتد ہو گئے تو وہ لڑکی نکاح سے باہر نہ ہوئی اور اگر لڑکی کے والدین مرتد ہوکر لڑکی کو لے کر دارالحرب کو چلے گئے تو اب باہر ہوگئی اور اگر اس کے والدین میں سے کوئی حالتِ اسلام میں مر چکا ہے یا مرتد ہونے کی حالت میں مرا پھر دوسرا مرتد ہوکر لڑکی کو دارالحرب میں لے گیا تو باہر نہ ہوئی۔ خلاصہ یہ کہ والدین کے مرتد ہونے سے چھوٹے بچے مرتد نہ ہوں گے، جب تک دونوں مرتد ہوکر اسے دارالحرب کو نہ لے جائیں۔ نیز یہ کہ ایک مرگیا تو دوسرے کے تابع نہ ہوں گے اگرچہ یہ مرتد ہوکر دارالحرب کو لے جائے اور تابع ہونے میں یہ شرط ہے کہ خود وہ بچہ اس قابل نہ ہو کہ اسلام وکفر میں تمیز کر سکے اور سمجھ وال ہے تو اسلام وکفر میں کسی کا تابع نہیں۔

مجنون بھی بچہ ہی کے حکم میں ہے کہ وہ تابع قرار دیا جائے گا، جبکہ جنون اصلی ہو اور بلوغ سے پہلے یا بعد بلوغ مسلمان تھا پھر مجنون ہوگیا تو کسی کا تابع نہیں، بلکہ یہ مسلمان ہے۔ بوہرے کا بھی یہی حکم ہے، کہ اصلی ہے تو تابع اور عارضی ہے تو نہیں۔[2] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۲۴ بالغ ہو اور سمجھ بھی رکھتا ہو مگر اسلام سے واقف نہیں تو مسلمان نہیں یعنی جبکہ ایمان اجمالی بھی نہ ہو۔

مسئلہ ۲۵ مرتد ومرتدہ کا نکاح کسی سے نہیں ہوسکتا، نہ مسلمان سے، نہ کافر سے، نہ مرتدہ و مرتد سے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۶ زبان سے کلمۂ کفر نکلا، اس نے تجدید اسلام وتجدید نکاح کی، اگر معاذ اللہ کئی بار یوہیں ہوا جب بھی اسے حلالہ کی اجازت نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷ نشہ والا جس کی عقل جاتی رہی اور زبان سے کلمۂ کفر نکلا تو عورت نکاح سے باہر نہ ہوئی۔[5] (عالمگیری) مگر تجدیدِ نکاح کیجائے۔

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج٤، ص٣٦٧۔٣٦٩.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج٤، ص٣٧١.

و"الفتاوی الهندیة"، کتاب النکاح، الباب العاشر في نکاح الکفار، ج١، ص٣٣٩۔٣٤٠، وغیرهما.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج٤، ص٣٧٢.

4 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب النکاح، الباب العاشر في نکاح الکفار، ج١، ص٣٤٠.

5 ......المرجع السابق.

باری مقرر کرنے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَعُوْلُوْاؕ(۳) ﴾ [1]

اگر تمھیں خوف ہو کہ عدل نہ کرو گے تو ایک ہی سے نکاح کرو یا وہ باندیاں جن کے تم مالک ہو، یہ زیادہ قریب ہے اس سے کہ تم سے ظلم نہ ہو۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ لَنْ تَسْتَطِیْعُوْۤا اَنْ تَعْدِلُوْا بَیْنَ النِّسَآءِ وَ لَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِیْلُوْا كُلَّ الْمَیْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِؕ وَ اِنْ تُصْلِحُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا(۱۲۹) ﴾ [2]

تم سے ہرگز نہ ہو سکے گا کہ عورتوں کو برابر رکھو، اگرچہ حرص کرو تو یہ تو نہ ہو کہ ایک طرف پورا جھک جاؤ اور دوسری کو لٹکتی چھوڑ دو اور اگر نیکی اور پرہیز گاری کرو تو بے شک اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے۔

حدیث ۱: امام احمد و ابوداود و نسائی و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کی دو عورتیں ہوں، ان میں ایک کی طرف مائل ہو تو قیامت کے دن اس طرح حاضر ہوگا کہ اس کا آدھا دھڑ مائل ہوگا۔'' [3]

ترمذی اور حاکم کی روایت ہے، کہ ''اگر دونوں میں عدل نہ کرے گا تو قیامت کے دن حاضر ہوگا، اس طرح پر کہ آدھا دھڑ ساقط (بیکار) ہوگا۔'' [4]

حدیث ۲: ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و ابن حبان نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باری میں عدل فرماتے اور کہتے: ''الٰہی! میں جس کا مالک ہوں، اس میں میں نے یہ تقسیم کر دی اور جس کا مالک تو ہے میں مالک نہیں (یعنی محبتِ قلب) اس میں ملامت نہ فرما۔'' [5]

---

1 ...... پ ٤، النساء: ٣. 2 ...... پ ٥، النساء: ١٢٩.

3 ...... "سنن أبي داود"، كتاب النكاح، باب فی القسم بین النساء، الحدیث: ٢١٣٣، ج ٢، ص ٣٥٢.

4 ...... "جامع الترمذی"، أبواب النكاح، باب ماجاء فی التسوية بین الضرائر، الحدیث: ١١٤٤، ج ٢، ص ٣٧٥.

5 ...... "سنن أبي داود"، كتاب النكاح، باب فی القسم بین النساء، الحدیث: ٢١٣٤، ج ٢، ص ٣٥٣.

حدیث ۳ صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمرو[1] رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیشک عدل کرنے والے اللہ (عزوجل) کے نزدیک رحمٰن کی دہنی طرف نور کے منبر پر ہوں گے اور اس کے دونوں ہاتھ دہنے ہیں، وہ لوگ جو حکم کرتے اور اپنے گھر والوں میں عدل کرتے ہیں۔''[2]

حدیث ۴ صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو ازواجِ مطہرات میں قرعہ ڈالتے، جن کا قرعہ نکلتا انھیں اپنے ساتھ لے جاتے۔''[3]

مسائلِ فقہیہ

جس کی دو یا تین یا چار عورتیں ہوں اس پر عدل فرض ہے، یعنی جو چیزیں اختیاری ہوں، اُن میں سب عورتوں کا یکساں لحاظ کرے یعنی ہر ایک کو اس کا پورا حق ادا کرے۔ پوشاک[4] اور نان نفقہ اور رہنے سہنے میں سب کے حقوق پورے ادا کرے اور جو بات اس کے اختیار کی نہیں اس میں مجبور و معذور ہے، مثلاً ایک کی زیادہ محبت ہے، دوسری کی کم۔ یو ہیں جماع سب کے ساتھ برابر ہونا بھی ضروری نہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱ ایک مرتبہ جماع قضاءً واجب ہے اور دیانۃً یہ حکم ہے کہ گاہے گاہے[6] کرتا رہے اور اس کے لیے کوئی حد مقرر نہیں مگر اتنا تو ہو کہ عورت کی نظر اوروں کی طرف نہ اُٹھے اور اتنی کثرت بھی جائز نہیں کہ عورت کو ضرر پہنچے اور یہ اس کے جُثّہ[7] اور قوت کے اعتبار سے مختلف ہے۔[8] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲ ایک ہی بی بی ہے مگر مرد اس کے پاس نہیں رہتا بلکہ نماز روزہ میں مشغول رہتا ہے، تو عورت شوہر سے مطالبہ

---

1 ...... بہارِ شریعت کے نسخوں میں اس مقام پر'' عبد اللّٰه بن عمر''، رضی اللہ تعالٰی عنہما لکھا ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ یہ حدیث پاک ''صحیح مسلم'' میں حضرت سیدنا ''عبداللّٰه بن عَمْرو'' رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے اسی وجہ سے ہم نے اس کی تصحیح کر دی۔... عِلْمِیه

2 ......''صحیح مسلم''، کتاب الامارۃ، باب فضیلۃ الامیر العادل... إلخ، الحدیث:۱۸۔(۱۸۲۷)، ص۱۰۱۵.

3 ......''صحیح البخاري''، کتاب الشهادات، باب القرعة في المشکلات، الحدیث:۲۶۸۸، ج۲، ص۲۰۸.

4 ......لباس۔

5 ......''الدرالمختار''، کتاب النکاح، باب القسم، ج٤، ص۳۷۵.

6 ......یعنی کبھی کبھی۔

7 ......جسم، جسامت۔

8 ......''الدرالمختار''، کتاب النکاح، باب القسم، ج٤، ص۳۷٦، وغیرہ.

کرسکتی ہے اور اسے حکم دیا جائے گا کہ عورت کے پاس بھی رہا کرے، کہ حدیث میں فرمایا: ((وَاِنَّ لِزَوْجِکَ عَلَیْکَ حَقًّا))[1] ''تیری بی بی کا تجھ پر حق ہے۔'' روزمرّہ شب بیداری اور روزے رکھنے میں اس کا حق تلف ہوتا ہے۔ رہا یہ کہ اس کے پاس رہنے کی کیا میعاد ہے اس کے متعلق ایک روایت یہ ہے، کہ چار دن میں ایک دن اس کے لیے اور تین دن عبادت کے لیے۔ اور صحیح یہ ہے کہ اسے حکم دیا جائے کہ عورت کا بھی لحاظ رکھے، اس کے لیے بھی کچھ وقت دے اور اس کی مقدار شوہر کے متعلق ہے۔[2] (جوہرہ، خانیہ)

مسئلہ ۳ نئی اور پرانی، کوآری اور ثیب، تندرست اور بیمار، حاملہ اور غیر حاملہ اور وہ نابالغہ جو قابلِ وطی ہو، حیض ونفاس والی اور جس سے ایلا یا ظہار کیا ہو اور جس کو طلاق رجعی دی اور رجعت کا ارادہ ہو اور احرام والی اور وہ مجنونہ جس سے ایذا کا خوف نہ ہو، مسلمہ اور کتابیہ سب برابر ہیں، سب کی باریاں برابر ہوں گی۔ یوہیں مرد عنین[3] ہو یا خصّی[4]، مریض ہو یا تندرست، بالغ ہو یا نابالغ قابلِ وطی ان سب کا ایک حکم ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ ایک زوجہ کنیز ہے دوسری حرّہ تو آزاد کے لیے دو دن اور دو راتیں اور کنیز کے لیے ایک دن رات اور اگر اس عورت کے پاس جو کنیز ہے، ایک دن رات رہ چکا تھا کہ آزاد ہوگئی تو حرّہ کے پاس چلا جائے۔ یوہیں حرّہ کے پاس ایک دن رات رہ چکا تھا اب کنیز آزاد ہوگئی، تو کنیز کے پاس چلا جائے کہ اب اس کے یہاں دو دن رہنے کی کوئی وجہ نہیں، جو کنیز اس کی مِلک میں ہے اس کے لیے باری نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ باری میں رات کا اعتبار ہے لہٰذا ایک کی رات میں دوسری کے یہاں بلاضرورت نہیں جاسکتا۔ دن میں کسی حاجت کے لیے جاسکتا ہے اور دوسری بیمار ہے تو اس کے پوچھنے کو رات میں بھی جاسکتا ہے اور مرض شدید ہے تو اس کے یہاں رہ بھی سکتا ہے یعنی جب اس کے یہاں کوئی ایسا نہ ہو جس سے اس کا جی بہلے اور تیمارداری کرے۔ ایک کی باری میں دوسری سے دن میں بھی جماع نہیں کرسکتا۔[7] (جوہرہ نیرہ)

---

1 ......"صحیح البخاري"، کتاب النکاح،باب لزوجك علیك حق،الحدیث:۵۱۹۹،ج۳،ص۴۶۳.

2 ......"الجوھرۃ النیرۃ"، کتاب النکاح،الجزء الثاني،ص۳۳.

و"الفتاوی الخانیة"، کتاب النکاح،فصل في القسم،ج۱،ص۲۰۱.

3 ......یعنی نامرد۔

4 ......وہ شخص جس کے خصیے نکال دیئے گئے ہوں۔

5 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح،الباب الحادی عشر في القسم،ج۱،ص۳۴۰.

6 ......المرجع السابق.

7 ......"الجوھرۃ النیرۃ"، کتاب النکاح،الجزء الثاني،ص۳۲.

مسئلہ ۶ رات میں کام کرتا ہے مثلاً پہرہ دینے پر نوکر ہے تو باریاں دن کی مقرر کرے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۷ ایک عورت کے یہاں آفتاب کے غروب کے بعد آیا۔ دوسری کے یہاں بعد عشا تو باری کے خلاف ہوا۔ یعنی رات کا حصہ دونوں کے پاس برابر صرف کرنا چاہیے۔ رہا دن اس میں برابری ضروری نہیں ایک کے پاس دن کا زیادہ حصہ گزرا، دوسری کے پاس کم تو اس میں حرج نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸ شوہر بیمار ہوا اور عورتوں کے مکانات سکونت کے علاوہ بھی اس کا کوئی مکان ہے۔ اور اسی گھر میں ہے تو ہر ایک کو اس کی باری پر اس مکان میں بلائے اور اگر ان میں سے کسی کے مکان میں ہے تو دوسری کی باری میں اس کے مکان پر چلا جائے۔ اور اگر اتنی طاقت نہیں کہ دوسری کے یہاں جائے تو صحت کے بعد دوسری کے یہاں اتنے ہی دن ٹھہرے جتنے دن بیماری میں اس کے یہاں تھا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۹ یہ اختیار شوہر کو ہے کہ ایک ایک دن کی باری مقرر کرے یا تین تین دن کی بلکہ ایک ایک ہفتہ کی بھی مقرر کر سکتا ہے اور یہ بھی شوہر ہی کو اختیار ہے کہ شروع کس کے پاس سے کرے ایک ہفتہ سے زیادہ نہ رہے۔ اور اگر ایک کے پاس جو مقرر کیا ہے اس سے زیادہ رہا تو دوسری کے پاس بھی اتنے ہی دنوں رہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ جب سب عورتوں کی باریاں پوری ہوگئیں تو کچھ دنوں ان میں کسی کے پاس نہ رہنے بلکہ کسی کنیز کے پاس رہنے یا تنہا رہنے کا شوہر کو اختیار ہے یعنی یہ ضرور نہیں کہ ہمیشہ کسی نہ کسی کے یہاں رہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ ایک عورت کے پاس مہینے بھر رہا اور دوسری کے پاس نہ رہا۔ اس نے دعویٰ کیا تو آئندہ کے لیے قاضی حکم دے گا کہ دونوں کے پاس برابر برابر رہے اور پہلے جو ایک مہینہ رہ چکا ہے اس کا معاوضہ نہیں اگرچہ عدل نہ کرنے سے گنہگار ہوا اور قاضی کے منع کرنے پر بھی نہ مانے تو سزا کا مستحق ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ سفر کو جانے میں باری نہیں بلکہ شوہر کو اختیار ہے جسے چاہے اپنے ساتھ لے جائے اور بہتر یہ ہے کہ قرعہ

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب القسم، ج ٤، ص ٣٨٥.

2 ......"ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب القسم، ج ٤، ص ٣٨٣.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب القسم، ج ٤، ص ٣٨٣.

4 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب القسم، ج ٤، ص ٣٨٣.

5 ......"ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب القسم، ج ٤، ص ٣٨٥.

6 ......"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب القسم، ج ٤، ص ٣٨٠.

ڈالے جس کے نام کا قرعہ نکلے اسے لے جائے اور سفر سے واپسی کے بعد اور عورتوں کو یہ حق نہیں کہ اس کا مطالبہ کریں کہ جتنے دن سفر میں رہا۔ اُتنے ہی اُتنے دنوں ان باقیوں کے پاس رہے بلکہ اب سے باری مقرر ہوگی۔ [1] (جوہرہ) سفر سے مراد شرعی سفر ہے جس کا بیان نماز میں گزرا۔ عرف میں پردیس میں رہنے کو بھی سفر کہتے ہیں یہ مراد نہیں۔

مسئلہ ۱۳ عورت کو اختیار ہے کہ اپنی باری سَوت [2] کو ہبہ کردے اور ہبہ کرنے کے بعد واپس لینا چاہے تو واپس لے سکتی ہے۔ [3] (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۴ دو عورتوں سے نکاح کیا اس شرط پر کہ ایک کے یہاں زیادہ رہے گا یا عورت نے کچھ مال دیا یا مہر میں سے کچھ کم کردیا کہ اس کے پاس زیادہ رہے یا شوہر نے ایک کو مال دیا کہ وہ اپنی باری سَوت کو دے دے یا ایک عورت نے دوسری کو مال دیا کہ یہ اپنی باری اسے دے دے یہ سب صورتیں باطل ہیں اور جو مال دیا ہے واپس ہوگا۔ [4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ وطی و بوسہ ہر قسم کے تمتع سب عورتوں کے ساتھ یکساں کرنا مستحب ہے واجب نہیں۔ [5] (فتح القدیر)

مسئلہ ۱۶ ایک مکان میں دو یا چند عورتوں کو اکٹھا نہ کرے اور اگر عورتیں ایک مکان میں رہنے پر خود راضی ہوں تو رہ سکتی ہیں مگر ایک کے سامنے دوسری سے وطی نہ کرے اگر ایسے موقع پر عورت نے انکار کردیا، تو نافرمان نہیں قرار دی جائے گی۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ عورت کو جنابت وحیض و نفاس کے بعد نہانے پر مجبور کرسکتا ہے مگر عورت کتابیہ ہو تو جبر نہیں۔ خوشبو استعمال کرنے اور موئے زیرِ ناف [7] صاف کرنے پر بھی مجبور کرسکتا ہے اور جس چیز کی بُو سے اسے نفرت ہے مثلاً کچا لہسن، کچی پیاز، مولی وغیرہ کھانے، تمبا کو کھانے حقّہ پینے کو منع کرسکتا ہے بلکہ ہر مباح چیز جس سے شوہر منع کرے عورت کو اس کا ماننا واجب۔ [8] (عالمگیری، ردالمحتار)

---

1 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب النكاح، الجزء الثاني، ص۳۳.

2 ......سوتن، سوکن۔

3 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب النكاح، الجزء الثاني، ص۳۳، وغيرها.

4 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الحادى عشر في القسم، ج۱، ص۳٤۱.

5 ......"فتح القدير"، كتاب النكاح، باب القسم، ج۳، ص۳۰۲.

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الحادى عشر في القسم، ج۱، ص۳٤۱.

7 ......یعنی ناف کے نیچے کے بال۔

8 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الحادى عشر في القسم، ج۱، ص۳٤۱.
و"ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب القسم، ج٤، ص۳۸۵.

مسئلہ ۱۸ شوہر بناؤ سنگار کو کہتا ہے یہ نہیں کرتی یا وہ اپنے پاس بُلاتا ہے اور یہ نہیں آتی اس صورت میں شوہر کو مارنے کا بھی حق ہے اور نماز نہیں پڑھتی تو طلاق دینی جائز ہے اگرچہ مہر ادا کرنے پر قادر نہ ہو۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ عورت کو مسئلہ پوچھنے کی ضرورت ہو، تو اگر شوہر عالم ہو تو اس سے پوچھ لے اور عالم نہیں تو اس سے کہے وہ پوچھ آئے[2] اور ان صورتوں میں اسے خود عالم کے یہاں جانے کی اجازت نہیں اور یہ صورتیں نہ ہوں تو جاسکتی ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ عورت کا باپ اپاہج ہو اور اس کا کوئی نگران نہیں تو عورت اس کی خدمت کے لیے جاسکتی ہے اگرچہ شوہر منع کرتا ہو۔[4] (عالمگیری)

حقوق الزّوجین

آج کل عام شکایت ہے کہ زن و شو[5] میں نااتفاقی ہے۔ مرد کو عورت کی شکایت ہے تو عورت کو مرد کی، ہر ایک دوسرے کے لیے بلائے جان[6] ہے اور جب اتفاق نہ ہو تو زندگی تلخ[7] اور نتائج نہایت خراب۔ آپس کی نااتفاقی علاوہ دنیا کی خرابی کے دِین بھی برباد کرنے والی ہوتی ہے اور اس نااتفاقی کا اثرِ بد[8] اِنھیں تک محدود نہیں رہتا بلکہ اولاد پر بھی اثر پڑتا ہے اولاد کے دل میں نہ باپ کا ادب رہتا ہے نہ ماں کی عزت اس نااتفاقی کا بڑا سبب یہ ہے کہ طرفین[9] میں ہر ایک دوسرے کے حقوق کا لحاظ نہیں رکھتے اور باہم رواداری سے کام نہیں لیتے مرد چاہتا ہے کہ عورت کو باندی سے بدتر کرکے رکھے اور عورت چاہتی

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الحادى عشر في القسم، ج١، ص٣٤١.

2 ......امیرِ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس** عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے فیضان سے **دعوتِ اسلامی** کے 80 سے زائد شعبہ جات میں سے ایک شعبہ **"دارالافتاء اہلسنت"** بھی ہے، پورے پاکستان میں اس کی کئی شاخیں ہیں جہاں بالمشافہ اور ٹیلیفون کے ذریعے نیز بذریعہ ڈاک مسلمانوں کے مسائل حل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ اپنے قریبی دارالافتا سے اپنے شرعی مسائل کے حل کے لئے رابطہ فرمائیں۔

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الحادى عشر في القسم، ج١، ص٣٤١.

4 ......المرجع السابق، ص٣٤١-٣٤٢.

5 ......میاں بیوی۔

6 ......یعنی مصیبت۔

7 ......مشکل، تکلیف دہ۔

8 ......برا اثر۔

9 ......میاں بیوی۔

ہے کہ مرد میرا غلام رہے جو میں چاہوں وہ ہو، چاہے کچھ ہو جائے مگر بات میں فرق نہ آئے جب ایسے خیالاتِ فاسدہ طرفین میں پیدا ہوں گے تو کیونکر نبھ سکے۔ دن رات کی لڑائی اور ہر ایک کے اخلاق و عادات میں برائی اور گھر کی بربادی اسی کا نتیجہ ہے۔

قرآن مجید میں جس طرح یہ حکم آیا کہ: ﴿ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ ﴾ [1] جس سے مردوں کی بڑائی ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی فرمایا کہ: ﴿ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ ﴾ [2] جس کا صاف یہ مطلب ہے کہ عورتوں کے ساتھ اچھی معاشرت کرو۔

اس موقع پر ہم بعض حدیثیں ذکر کریں جن سے ہر ایک کے حقوق کی معرفت حاصل ہو مگر مرد کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس کے ذمہ عورت کے کیا حقوق ہیں انھیں ادا کرے اور عورت شوہر کے حقوق دیکھے اور پورے کرے، یہ نہ ہو کہ ہر ایک اپنے حقوق کا مطالبہ کرے اور دوسرے کے حقوق سے سروکار نہ رکھے اور یہی فساد کی جڑ ہے اور یہ بہت ضرور ہے کہ ہر ایک دوسرے کی بیجا باتوں کا تحمل کرے [3] اور اگر کسی موقع پر دوسری طرف سے زیادتی ہو تو آمادہ بفساد [4] نہ ہو کہ ایسی جگہ ضد پیدا ہو جاتی ہے اور سُلجھی ہوئی بات اُلجھ جاتی ہے۔

حدیث ۱ حاکم نے امّ المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت پر سب آدمیوں سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے اور مرد پر اس کی ماں کا۔'' [5]

حدیث ۲ تا ۵ نسائی ابو ہریرہ سے اور امام احمد معاذ سے اور حاکم بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں کسی شخص کو کسی مخلوق کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔'' [6] اسی کے مثل ابو داود اور حاکم کی روایت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، اس میں سجدہ کی وجہ بھی بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کا حق عورتوں کے ذمہ کر دیا ہے۔ [7]

---

1 ......پ ٥، النساء: ٣٤.
2 ......پ ٤، النساء: ١٩.
3 ......یعنی ان باتوں کو برداشت کرے۔
4 ......یعنی لڑائی جھگڑے کے لئے تیار۔
5 ......"المستدرك"، للحاکم، کتاب البر والصلة، باب اعظم الناس حقا...إلخ، الحدیث: ٧٤١٨، ج٥، ص ٢٤٤.
و"کنز العمال"، کتاب النکاح، الحدیث: ٤٤٧٦٤، ج١٦، ص ١٤١.
6 ......"المستدرك"، للحاکم، کتاب البر والصلة، باب حق الزوجة، الحدیث: ٧٤٠٦، ج٥، ص ٢٤٠.
7 ......"سنن أبي داود"، کتاب النکاح، باب فی حق الزوج علی المرأة، الحدیث: ٢١٤٠، ج٢، ص ٣٣٥.

حدیث ۶ امام احمد و ابن ماجہ و ابن حبان عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ غیر خدا کے لیے سجدہ کرے تو حکم دیتا کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے، قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جان ہے! عورت اپنے پروردگار کا حق ادا نہ کرے گی جب تک شوہر کے کُل حق ادا نہ کرے۔ [1]

حدیث ۷ امام احمد انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اگر آدمی کا آدمی کے لیے سجدہ کرنا درست ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اس کا اس کے ذمہ بہت بڑا حق ہے قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر قدم سے سر تک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں جن سے پیپ اور کچ لہو [2] بہتا ہو پھر عورت اسے چاٹے تو حقِ شوہر ادا نہ کیا۔ [3]

حدیث ۸ صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''شوہر نے عورت کو بلایا اس نے انکار کر دیا اور غصہ میں اس نے رات گزاری تو صبح تک اس عورت پر فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔'' [4] اور دوسری روایت میں ہے کہ: ''جب تک شوہر اس سے راضی نہ ہو، اللہ عزوجل اُس عورت سے ناراض رہتا ہے۔'' [5]

حدیث ۹ امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب عورت اپنے شوہر کو دنیا میں ایذا دیتی ہے تو حورِ عین کہتی ہیں خدا تجھے قتل کرے، اِسے ایذا نہ دے یہ تو تیرے پاس مہمان ہے، عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے گا۔'' [6]

حدیث ۱۰ طبرانی معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت ایمان کا مزہ نہ پائے گی جب تک حقِ شوہر ادا نہ کرے۔'' [7]

حدیث ۱۱ طبرانی میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرمایا: ''جو عورت خدا کی اطاعت کرے اور شوہر کا حق ادا کرے

---

1 ......"سنن ابن ماجه"، أبواب النكاح،باب حق الزوج على المرأة،الحديث:١٨٥٣، ج٢، ص٤١١.

2 ...... پیپ ملا ہوا خون۔

3 ......"المسند"،للإمام أحمد بن حنبل،مسند أنس بن مالك،الحديث:١٢٦١٤، ج٤، ص٣١٧.

4 ......"صحيح البخاري"، كتاب بدء الخلق،باب اذا قال احدكم آمين...إلخ،الحديث:٣٢٣٧، ج٢، ص٣٨٨.

5 ......"صحيح مسلم"، كتاب النكاح،باب تحريم امتناعها من فراش زوجها،الحديث:١٢١(١٤٣٦)،١٢٢(١٤٣٦)،ص٧٥٣.

6 ......"جامع الترمذى"،أبواب الرضاع،الحديث:١١٧٧، ج٢، ص٣٩٢.

7 ......"المعجم الكبير"،الحديث:٩٠، ج٢٠، ص٥٢.

اور اسے نیک کام کی یاد دلائے اور اپنی عصمت اور اس کے مال میں خیانت نہ کرے تو اس کے اور شہیدوں کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا، پھر اس کا شوہر باایمان نیک خو ہے تو جنت میں وہ اس کی بی بی ہے، ورنہ شہدا میں سے کوئی اس کا شوہر ہوگا۔'' (1)

حدیث ۱۲ ابوداود وطیالسی وابن عسا کر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اپنے نفس کو اس سے نہ روکے اور سوا فرض کے کسی دن بغیر اس کی اجازت کے روزہ نہ رکھے اگر ایسا کیا یعنی بغیر اجازت روزہ رکھ لیا تو گنہگار ہوئی اور بدون اجازت (2) اس کا کوئی عمل مقبول نہیں اگر عورت نے کرلیا تو شوہر کو ثواب ہے اور عورت پر گناہ اور بغیر اجازت اس کے گھر سے نہ جائے، اگر ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے اللہ (عزوجل) اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ عرض کی گئی اگرچہ شوہر ظالم ہو۔ فرمایا: اگرچہ ظالم ہو۔'' (3)

حدیث ۱۳ طبرانی تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت پر شوہر کا حق یہ ہے کہ اس کے بچھونے کو نہ چھوڑے اور اسکی قسم کو سچا کرے اور بغیر اس کی اجازت کے باہر نہ جائے اور ایسے شخص کو مکان میں آنے نہ دے جس کا آنا شوہر کو پسند نہ ہو۔'' (4)

حدیث ۱۴ ابونعیم علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرمایا: ''اے عورتو! خدا سے ڈرو اور شوہر کی رضامندی کی تلاش میں رہو، اس لیے کہ عورت کو اگر معلوم ہوتا کہ شوہر کا کیا حق ہے تو جب تک اس کے پاس کھانا حاضر رہتا یہ کھڑی رہتی۔'' (5)

حدیث ۱۵ ابونعیم حلیہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور ماہِ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عفّت کی محافظت کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔'' (6)

حدیث ۱۶ ترمذی ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جو عورت اس حال میں مری کہ شوہر راضی تھا، وہ جنت میں داخل ہوگی۔'' (7)

---

1 ...... ''المعجم الکبیر''، الحدیث: ۲۸، ج ۲٤، ص ۱٦.

2 ...... بغیر اجازت۔

3 ...... ''کنزالعمال''، کتاب النکاح، رقم: ٤٤٨٠١، ج ۱٦، ص ۱٤٤.

4 ...... ''المعجم الکبیر''، باب التاء، الحدیث: ۱۲٥٨، ج ۲، ص ٥۲.

5 ...... ''کنزالعمال''، کتاب النکاح، رقم: ٤٤٨٠٩، ج ۱٦، ص ۱٤٥.

6 ...... ''حلیۃ الاولیاء''، الحدیث: ٨٨٣٠، ج ٦، ص ٣٣٦.

7 ...... ''جامع الترمذی''، أبواب الرضاع، باب ماجاء فی حق الزوج علی المرأۃ، الحدیث: ۱۱٦٤، ج ۲، ص ٣٨٦.

حدیث ۱۷ بیہقی شعب الایمان میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور ان کی کوئی نیکی بلند نہیں ہوتی: (۱) بھاگا ہوا غلام جب تک اپنے آقاؤں کے پاس لوٹ نہ آئے اور اپنے کو ان کے قابو میں نہ دے دے۔ اور (۲) وہ عورت جس کا شوہر اس پر ناراض ہے اور (۳) نشہ والا جب تک ہوش میں نہ آئے۔'' (1)

یہ چند حدیثیں حقوقِ شوہر کی ذکر کی گئیں عورتوں پر لازم ہے کہ حقوقِ شوہر کا تحفظ کریں اور شوہر کو ناراض کر کے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا وبال اپنے سر نہ لیں کہ اس میں دنیا وآخرت دونوں کی بربادی ہے نہ دنیا میں چین نہ آخرت میں راحت۔

اب بعض وہ احادیث ذکر کی جاتی ہیں کہ مردوں کو عورتوں کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیے، مردوں پر ضرور ہے کہ ان کا لحاظ کریں اور ان ارشاداتِ عالیہ کی پابندی کریں۔

حدیث ۱۸ بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورتوں کے بارے میں بھلائی کرنے کی وصیت فرماتا ہوں تم میری اس وصیت کو قبول کرو۔ وہ پسلی سے پیدا کی گئیں اور پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھی اوپر والی ہے اگر تو اسے سیدھا کرنے چلے تو توڑ دے گا اور اگر ویسی ہی رہنے دے تو ٹیڑھی باقی رہے گی۔'' (2)

اور مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے، کہ ''عورت پسلی سے پیدا کی گئی، وہ تیرے لیے کبھی سیدھی نہیں ہوسکتی اگر تو اسے برتنا چاہے تو اسی حالت میں برت سکتا ہے اور سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ دے گا اور توڑنا طلاق دینا ہے۔'' (3)

حدیث ۱۹ صحیح مسلم میں انھیں سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان مرد عورت مومنہ کو مبغوض نہ رکھے اگر اس کی ایک عادت بُری معلوم ہوتی ہے دوسری پسند ہوگی۔'' (4) یعنی تمام عادتیں خراب نہیں ہوں گی جب کہ اچھی بُری ہر قسم کی باتیں ہوں گی تو مرد کو یہ نہ چاہیے کہ خراب ہی عادت کو دیکھتا رہے بلکہ بُری عادت سے چشم پوشی کرے اور اچھی عادت کی طرف نظر کرے۔

حدیث ۲۰ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش آئیں''۔ (5)

---

1 ......"شعب الایمان"،باب فی حقوق الاولاد والأهلین،الحدیث:٨٧٢٧،ج٦،ص٤١٧.

2 ......"صحیح البخاري"،کتاب النکاح،باب الوصاة بالنساء،الحدیث:٥١٨٦،ج٣،ص٤٥٧.

3 ......"صحیح مسلم"،کتاب الرضاع،باب الوصیة بالنساء،الحدیث:٦١-(١٤٦٨)،ص٧٧٥.

4 ......المرجع السابق،الحدیث:٦٣-(١٤٦٩)،ص٧٧٥.

5 ......"سنن ابن ماجه"،أبواب النکاح،باب حسن معاشرة النساء،الحدیث:١٩٧٨،ج٢،ص٤٧٨.

حدیث ۲۱ صحیحین میں عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص اپنی عورت کو نہ مارے جیسے غلام کو مارتا ہے پھر دوسرے وقت اس سے مجامعت کرے گا۔'' [1]

دوسری روایت میں ہے، ''عورت کو غلام کی طرح مارنے کا قصد کرتا ہے (یعنی ایسا نہ کرے) کہ شاید دوسرے وقت اسے اپنا ہم خواب کرے۔'' [2] یعنی زوجیت کے تعلقات اس قسم کے ہیں کہ ہر ایک کو دوسرے کی حاجت اور باہم ایسے مراسم کہ ان کو چھوڑ نا دشوار لہٰذا جوان باتوں کا خیال کرے گا مارنے کا ہرگز قصد نہ کرے گا۔

شادی کے رسوم

شادیوں میں طرح طرح کی رسمیں برتی جاتی ہیں، ہر ملک میں نئی رسوم ہر قوم وخاندان کے رواج اور طریقے جداگانہ جو رسمیں ہمارے ملک میں جاری ہیں ان میں بعض کا ذکر کیا جاتا ہے۔ رسوم کی بنا عرف پر ہے یہ کوئی نہیں سمجھتا کہ شرعاً واجب یا سنت یا مستحب ہیں لہٰذا جب تک کسی رسم کی ممانعت شریعت سے ثابت نہ ہو اُس وقت تک اُسے حرام و ناجائز نہیں کہہ سکتے کھینچ تان کر ممنوع قرار دینا زیادتی ہے، مگر یہ ضرور ہے کہ رسوم کی پابندی اسی حد تک کرسکتا ہے کہ کسی فعل حرام میں مبتلا نہ ہو۔

بعض لوگ اِس قدر پابندی کرتے ہیں کہ ناجائز فعل کرنا پڑے تو پڑے مگر رسم کا چھوڑنا گوارا نہیں، مثلاً لڑکی جوان ہے اور رسوم ادا کرنے کو روپیہ نہیں تو یہ نہ ہوگا کہ رسوم چھوڑ دیں اور نکاح کر دیں کہ سبکدوش ہوں [3] اور فتنہ کا دروازہ بند ہو۔ اب رسوم کے پورا کرنے کو بھیک مانگنے طرح طرح کی فکریں کرتے، اس خیال میں کہ کہیں سے مل جائے تو شادی کریں برسیں [4] گزار دیتے ہیں اور بہت سی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بعض لوگ قرض لے کر رسوم کو انجام دیتے ہیں، یہ ظاہر کہ مفلس کو قرض دے کون پھر جب یوں قرض نہ ملا تو بنیوں [5] کے پاس گئے اور سودی قرض کی نوبت آئی سود لینا جس طرح حرام اسی طرح دینا بھی حرام حدیث میں دونوں پر لعنت آئی اللہ (عزوجل) ورسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی لعنت کے مستحق ہوتے اور شریعت کی مخالفت کرتے ہیں مگر رسم چھوڑنا گوارا نہیں کرتے۔ پھر اگر باپ دادا کی کمائی ہوئی کچھ جائداد ہے تو اُسے سودی قرض میں مکفول کیا ورنہ رہنے کا جھونپڑا ہی گروی رکھا تھوڑے دنوں میں سود کا سیلاب سب کو بہا لے گیا۔ جائداد نیلام ہوگئی مکان بنیے کے قبضہ میں گیا دربدر مارے مارے پھرتے ہیں نہ کھانے کا ٹھکانہ، نہ رہنے کی جگہ اسکی مثالیں ہر جگہ بکثرت ملیں گی کہ ایسے ہی غیر ضروری

---

1 ......''صحيح البخاري''، كتاب النكاح، باب مايكره من ضرب النساء، الحديث: ٥٢٠٤، ج٣، ص٤٦٥.

2 ......''صحيح البخاري''، كتاب التفسير، سورة (والشمس وضحها)، الحديث: ٤٩٤٢، ج٣، ص٣٧٨.

3 ......یعنی بری الذمہ۔ 4 ......یعنی کئی سال۔ 5 ......یعنی ہندو تاجروں۔

مصارف کی وجہ سے مسلمانوں کی بیشتر جائدادیں سود کی نذر ہوگئیں، پھر قرضخواہ کے تقاضے اور اُسکے تشدد آمیز[1] لہجہ سے رہی سہی عزت پر بھی پانی پڑ جاتا ہے۔ یہ ساری تباہی بربادی آنکھوں دیکھ رہے ہیں مگر اب بھی عبرت نہیں ہوتی اور مسلمان اپنی فضول خرچیوں سے باز نہیں آتے، یہی نہیں کہ اسی پر بس ہو اس کی خرابیاں اسی زندگی دنیا ہی تک محدود ہوں بلکہ آخرت کا وبال الگ ہے۔ بموجب حدیث صحیح لعنت کا استحقاق والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اکثر جاہلوں میں رواج ہے کہ محلّہ یا رشتہ کی عورتیں جمع ہوتی ہیں اور گاتی بجاتی ہیں یہ حرام ہے کہ اولاً ڈھول بجانا ہی حرام پھر عورتوں کا گانا مزید براں عورت کی آواز نامحرموں کو پہنچنا اور وہ بھی گانے کی اور وہ بھی عشق و ہجر و وصال کے اشعار یا گیت۔ جو عورتیں اپنے گھروں میں چلّا کر بات کرنا پسند نہیں کرتیں گھر سے باہر آواز جانے کو معیوب جانتی ہیں ایسے موقعوں پر وہ بھی شریک ہوجاتی ہیں گویا ان کے نزدیک گانا کوئی عیب ہی نہیں کتنی ہی دُور تک آواز جائے کوئی حرج نہیں نیز ایسے گانے میں جوان جوان کوآری لڑکیاں بھی ہوتی ہیں ان کا ایسے اشعار پڑھنا یا سننا کس حد تک ان کے دبے ہوئے جوش کو ابھارے گا اور کیسے کیسے ولولے پیدا کرے گا اور اخلاق و عادات پر اس کا کہاں تک اثر پڑے گا۔ یہ باتیں ایسی نہیں جن کے سمجھانے کی ضرورت ہو ثبوت پیش کرنے کی حاجت ہو۔

نیز اسی ضمن میں رت جگا[2] بھی ہے کہ رات بھر گاتی ہیں اور گلگلے پکتے ہیں، صبح کو مسجد میں طاق بھرنے جاتی ہیں۔ یہ بہت سی خرافات پر مشتمل ہے۔ نیاز گھر میں بھی ہوسکتی ہے اور اگر مسجد ہی میں ہو تو مرد لے جاسکتے ہیں عورتوں کی کیا ضرورت، پھر اگر اس رسم کی ادا کے لیے عورت ہی ہونا ضرور ہو تو اس جمگھٹے[3] کی کیا حاجت، پھر جوانوں اور کنواریوں کی اس میں شرکت اور نامحرم کے سامنے جانے کی جرأت کس قدر حماقت ہے، پھر بعض جگہ یہ بھی دیکھا گیا کہ اس رسم کے ادا کرنے کے لیے چلتی ہیں تو وہی گانا بجانا ساتھ ہوتا ہے اسی شان سے مسجد تک پہنچتی ہیں ہاتھ میں ایک چومک ہوتا ہے یہ سب ناجائز جب صبح ہوگئی چراغ کی کیا ضرورت اور اگر چراغ کی حاجت تو مٹی کا کافی ہے آٹے کا چراغ بنانا اور تیل کی جگہ گھی جلانا فضول خرچی ہے۔

دولھا، دلھن کو بٹنا لگانا[4]، مائیوں بٹھانا، جائز ہے ان میں کوئی حرج نہیں۔ دولھا کو مہندی لگانا، ناجائز ہے۔ یوہیں کنگنا باندھنا، ڈال بَری کی رسم کہ کپڑے وغیرہ بھیجے جاتے ہیں جائز۔ دولھا کو ریشمی کپڑے پہنانا حرام۔ یوہیں مغرق جوتے[5] بھی ناجائز اور خالص پھولوں کا سہرا جائز بلاوجہ ممنوع نہیں کہا جاسکتا۔

---

1 ...... سخت۔　2 ...... ایک رسم جس میں رات بھر جاگتے ہیں۔　3 ...... ہجوم، ٹولی۔

4 ...... شادی بیاہ کی ایک رسم جس میں ایک خوشبودار مسالہ دولہا اور دلہن کے جسم کو صاف اور ملائم کرنے کے لیے مَلا جاتا ہے، ابٹن لگانا۔

5 ...... وہ جوتے جس پر مکمل سونے چاندی کا کام کیا ہوا ہو۔

ناچ باجے آتش بازی حرام ہیں۔ کون اس کی حرمت سے واقف نہیں مگر بعض لوگ ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ یہ نہ ہوں تو گویا شادی ہی نہ ہوئی، بلکہ بعض تو اتنے بے باک ہوتے ہیں کہ اگر شادی میں یہ محرمات [1] نہ ہوں تو اُسے غمی اور جنازہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ خیال نہیں کرتے کہ ایک تو گناہ اور شریعت کی مخالفت ہے، دوسرے مال ضائع کرنا ہے، تیسرے تمام تماشائیوں کے گناہ کا یہی سبب ہے اور سب کے مجموعہ کے برابر اس پر گناہ کا بوجھ۔ آتش بازی میں کبھی کپڑے جلتے کبھی کسی کے مکان یا چھپر میں آگ لگ جاتی ہے کوئی جل جاتا ہے۔

ناچ میں جن فواحش و بدکاریوں اور مخرب اخلاق [2] باتوں کا اجتماع ہے ان کے بیان کی حاجت نہیں، ایسی ہی مجلسوں سے اکثر نوجوان آوارہ ہوجاتے ہیں، دھن دولت برباد کر بیٹھتے ہیں، بازاریوں سے تعلق اور گھر والی سے نفرت پیدا ہوجاتی ہے۔ کیسے بُرے بُرے نتائج رونما ہوتے ہیں اور اگر ان بیہودہ کاریوں سے کوئی محفوظ رہا تو اتنا ضرور ہوتا ہے کہ حیاو غیرت اٹھا کر طاق پر رکھ دیتا ہے۔ بعضوں کو یہاں تک سنا گیا ہے کہ خود بھی دیکھتے ہیں اور ساتھ ساتھ جوان بیٹوں کو دکھاتے ہیں۔ ایسی بدتہذیبی کے مجمع میں باپ بیٹے کا ساتھ ہونا کہاں تک حیاو غیرت کا پتا دیتا ہے۔

شادی میں ناچ باجے کا ہونا بعض کے نزدیک اتنا ضروری امر ہے کہ نسبت [3] کے وقت طے کر لیتے ہیں کہ ناچ لانا ہوگا ورنہ ہم شادی نہ کریں گے۔ لڑکی والا یہ نہیں خیال کرتا کہ بیجا صرف نہ ہو تو اُسی کی اولاد کے کام آئے گا۔ ایک وقتی خوشی میں یہ سب کچھ کرلیا مگر یہ نہ سمجھا کہ لڑکی جہاں بیاہ کرگئی وہاں تو اب اُس کے بیٹھنے کا بھی ٹھکانا نہ رہا۔ ایک مکان تھا وہ بھی سود میں گیا اب تکلیف ہوئی تو میاں بی بی میں لڑائی ٹھنی اور اس کا سلسلہ دراز ہوا تو اچھی خاصی جنگ قائم ہوگئی، یہ شادی ہوئی یا اعلانِ جنگ۔ ہم نے مانا کہ یہ خوشی کا موقع ہے اور مدت کی آرزو کے بعد یہ دن دیکھنے نصیب ہوئے بے شک خوشی کرو مگر حد سے گزرنا اور حدودِ شرع سے باہر ہوجانا کسی عاقل کا کام نہیں۔

ولیمہ سنت ہے بنیت اتباعِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولیمہ کرو خویش و اقارب اور دوسرے مسلمانوں کو کھانا کھلاؤ۔ بالجملہ مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے ہر کام کو شریعت کے موافق کرے، اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی مخالفت سے بچے اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔

وَهُوَ حَسْبِيْ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ وَ عَلَيْهِ التُّكْلَان.

---

1 ...... ممنوعات شرعیہ۔

2 ...... اخلاق بگاڑنے والی۔

3 ...... یعنی منگنی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ط

طلاق کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمۡسَاکٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِیۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ ؕ ﴾[1]

طلاق (جس کے بعد رجعت ہو سکے) دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی[2] کے ساتھ چھوڑ دینا۔

اور فرماتا ہے:

﴿ فَاِنۡ طَلَّقَہَا فَلَا تَحِلُّ لَہٗ مِنۡۢ بَعۡدُ حَتّٰی تَنۡکِحَ زَوۡجًا غَیۡرَہٗ ؕ فَاِنۡ طَلَّقَہَا فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡہِمَاۤ اَنۡ یَّتَرَاجَعَاۤ اِنۡ ظَنَّاۤ اَنۡ یُّقِیۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰہِ ؕ وَ تِلۡکَ حُدُوۡدُ اللّٰہِ یُبَیِّنُہَا لِقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۳۰﴾ ﴾[3]

پھر اگر تیسری طلاق دی تو اس کے بعد وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے۔ پھر اگر دوسرے شوہر نے طلاق دے دی تو اُن دونوں پر گناہ نہیں کہ دونوں آپس میں نکاح کرلیں۔ اگر یہ گمان ہو کہ اللہ (عزوجل) کے حدود کو قائم رکھیں گے اور یہ اللہ (عزوجل) کی حدیں ہیں، اُن لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے جو سمجھ دار ہیں۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ اِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغۡنَ اَجَلَہُنَّ فَاَمۡسِکُوۡہُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ سَرِّحُوۡہُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ ۪ وَّ لَا تُمۡسِکُوۡہُنَّ ضِرَارًا لِّتَعۡتَدُوۡا ۚ وَ مَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ فَقَدۡ ظَلَمَ نَفۡسَہٗ ؕ وَ لَا تَتَّخِذُوۡۤا اٰیٰتِ اللّٰہِ ہُزُوًا ۫ وَّ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ وَ مَاۤ اَنۡزَلَ عَلَیۡکُمۡ مِّنَ الۡکِتٰبِ وَ الۡحِکۡمَۃِ یَعِظُکُمۡ بِہٖ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۲۳۱﴾ ﴾[4]

---

1 ...... پ ۲، البقرة: ۲۲۹.

2 ...... بھلائی، اچھائی، عمدگی۔

3 ...... پ ۲، البقرة: ۲۳۰.

4 ...... پ ۲، البقرة: ۲۳۱.

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور اُن کی میعاد پوری ہونے لگے تو اُنہیں بھلائی کے ساتھ روک لو یا خوبی کے ساتھ چھوڑ دو اور اُنہیں ضرر دینے کے لیے نہ روکو کہ حد سے گزر جاؤ اور جو ایسا کرے گا اُس نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اللہ (عزوجل) کی آیتوں کو ٹھٹانہ بناؤ اور اللہ (عزوجل) کی نعمت جو تم پر ہے اُسے یاد کرو اور وہ جو اُس نے کتاب و حکمت تم پر اُتاری تمہیں نصیحت دینے کو اور اللہ (عزوجل) سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ (عزوجل) ہر شے کو جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۲۳۲ ﴾ [1]

اور جب عورتوں کو طلاق دو اور اُن کی میعاد پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو! اُنہیں شوہروں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ آپس میں موافق شرع رضا مند ہو جائیں۔ یہ اُس کو نصیحت کی جاتی ہے جو تم میں سے اللہ (عزوجل) اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ یہ تمہارے لیے زیادہ سُتھرا اور پاکیزہ ہے اور اللہ (عزوجل) جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

احادیث

حدیث ۱ دار قطنی معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے معاذ! کوئی چیز اللہ (عزوجل) نے غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ روئے زمین پر پیدا نہیں کی اور کوئی شے روئے زمین پر طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ پیدا نہ کی۔'' [2]

حدیث ۲ ابو داود نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: کہ ''تمام حلال چیزوں میں خدا کے نزدیک زیادہ ناپسندیدہ طلاق ہے۔'' [3]

حدیث ۳ امام احمد جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا کہ ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے اور اپنے لشکر کو بھیجتا ہے اور سب سے زیادہ مرتبہ والا اُس کے نزدیک وہ ہے جس کا فتنہ بڑا ہوتا ہے۔ اُن میں ایک آکر کہتا ہے

---

1 ......پ ۲، البقرة: ۲۳۲.

2 ......"سنن الدار قطني"، کتاب الطلاق، الحديث: ۳۹۳۹، ج ٤، ص ٤٠.

3 ......"سنن أبي داود"، کتاب الطلاق، باب کراهية الطلاق، الحديث: ۲۱۷۸، ج ۲، ص ۳۷۰.

میں نے یہ کیا، یہ کیا۔ ابلیس کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا۔ دوسرا آتا ہے اور کہتا ہے میں نے مرد اور عورت میں جُدائی ڈال دی۔ اسے اپنے قریب کرلیتا ہے اور کہتا ہے، ہاں تو ہے۔[1]

حدیث ۴: ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا کہ ہر طلاق واقع ہے مگر معتوہ[2] (یعنی بوہرے) کی اور اُس کی جس کی عقل جاتی رہی یعنی مجنون کی۔[3]

حدیث ۵: امام احمد و ترمذی و ابوداود و ابن ماجہ و دارمی ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت بغیر کسی حرج کے شوہر سے طلاق کا سوال کرے اُس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔[4]

حدیث ۶: بخاری و مسلم عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اُنھوں نے اپنی زوجہ کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اس واقعہ کو ذکر کیا حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے اس پر غضب فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ اُس سے رجعت کرلے اور روکے رکھے یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر حیض آئے اور پاک ہو جائے۔ اس کے بعد اگر طلاق دینا چاہے تو طہارت کی حالت میں جماع سے پہلے طلاق دے۔[5]

حدیث ۷: نسائی نے محمود بن لبید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاقیں ایک ساتھ دے دیں اس کو سُن کر غصہ میں کھڑے ہوگئے اور یہ فرمایا کہ کتاب اللہ سے کھیل کرتا ہے حالانکہ میں تمہارے اندر ابھی موجود ہوں۔[6]

حدیث ۸: امام مالک مؤطا میں روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے کہا

---

1 ...... "المسند"، للإمام أحمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد الله، الحديث: ١٤٣٨٤، ج٥، ص٥٢.

2 ...... اصل کتاب میں یہ حدیث ان الفاظ سے مروی ہے " كل طلاق جائز الا طلاق المعتوه المغلوب على عقله "ترجمہ: ہر طلاق واقع ہے مگر معتوہ جس کی عقل مغلوب ہوچکی ہو (جامع الترمذی، کتاب الطلاق، باب ماجاء فی طلاق المعتوہ، الحدیث ١١٩٥ ، ج ٢، ص ٤٠٤) جب کہ مشکاۃ میں اس طرح مروی ہے " كل طلاق جائز إلا طلاق المعتوه و المغلوب على عقله "ترجمہ ہر طلاق واقع ہے مگر معتوہ (یعنی بوہرے) کی اور اُس کی جس کی عقل جاتی رہی یعنی مجنون کی، (مشکاۃ برقم ٣٢٨٦، ج ١، ص ٦٠٢) اس کی شرح میں صاحب مرقاۃ لکھتے ہیں کہ یہاں غالباً مغلوب العقل معتوہ کی تفسیر ہے اور یہ عطف تفسیری ہے جس کی تائید بغیر "واؤ" والی روایت ہے اور ہوسکتا ہے کہ معتوہ سے مراد وہ ہو جس کی عقل میں فتور ہو اور مغلوب العقل سے مراد بالکل دیوانہ ہو (ماخوذ از المرقاۃ، ج ٦، ص ٤٢٩)۔... عِلْمِیه

3 ......"جامع الترمذي"، أبواب الطلاق...إلخ، باب ماجاء في طلاق المعتوه، الحديث: ١١٩٥، ج٢ ص٤٠٤.

4 ......"جامع الترمذي"، أبواب الطلاق...إلخ، باب ماجاء في المختلعات، الحديث: ١١٩٠، ج٢ ص٤٠٢.

5 ......"صحيح البخاري"، كتاب التفسير، سورة الطلاق، الحديث: ٤٩٠٨، ج٣ ص٣٥٧.

6 ...... "سنن النسائي"، كتاب الطلاق، الثلاث المجموعة ومافيه من التغليظ، الحديث: ٣٣٩٨، ص٥٥٤.

میں نے اپنی عورت کو ننانوے طلاقیں دے دیں آپ کیا حکم دیتے ہیں فرمایا کہ تیری عورت تین طلاقوں سے بائن ہوگئی اور ستانوے طلاق کے ساتھ تو نے اللہ (عزوجل) کی آیتوں سے ٹھٹا کیا۔ [1]

احکام فقہیّہ

نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہوجاتی ہے۔اس پابندی کے اُٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں اور اس کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں جن کا بیان آگے آئے گا۔اس کی دو۲ صورتیں ہیں ایک یہ کہ اسی وقت نکاح سے باہر ہوجائے اسے بائن کہتے ہیں۔دوم یہ کہ عدّت گزرنے پر باہر ہوگی،اسے رجعی کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱: طلاق دینا جائز ہے مگر بے وجہ شرعی ممنوع ہے [2] اور وجہ شرعی ہو تو مباح [3] بلکہ بعض صورتوں میں مستحب مثلاً عورت اس کو یا اوروں کو ایذا دیتی یا نماز نہیں پڑھتی ہے۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے نمازی عورت کو طلاق دے دوں اور اُس کا مہر میرے ذمہ باقی ہو،اس حالت کے ساتھ دربارِ خدا میں میری پیشی ہو تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ اُس کے ساتھ زندگی بسر کروں۔اور بعض صورتوں میں طلاق دینا واجب ہے مثلاً شوہر نامرد یا ہیجڑا ہے یا اس پر کسی نے جادو یا عمل کر دیا ہے کہ جماع کرنے پر قادر نہیں اور اس کے ازالہ کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ ان صورتوں میں طلاق نہ دینا سخت تکلیف پہنچانا ہے۔ [4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲: طلاق کی تین قسمیں ہیں: (۱) حَسن۔(۲) اَحسن۔(۳) بِدعی۔جس طہر میں [5] وطی نہ کی ہو اُس میں ایک طلاق رجعی دے اور چھوڑے رہے یہاں تک کہ عدّت گزر جائے،یہ احسن ہے۔

اور غیر موطوءہ کو طلاق دی اگرچہ حیض کے دنوں میں دی ہو یا موطوءہ [6] کو تین طہر میں تین طلاقیں دیں۔بشرطیکہ نہ ان طہروں میں وطی کی ہو نہ حیض میں یا تین مہینے میں تین طلاقیں اُس عورت کو دیں جسے حیض نہیں آتا مثلاً نابالغہ یا حمل والی ہے یا ایاس کی عمر کو پہنچ گئی تو یہ سب صورتیں طلاق حسن کی ہیں۔حمل والی یا سن ایاس [7] والی کو وطی کے بعد طلاق دینے میں کراہت نہیں۔یوہیں اگر اُس کی عمر نو سال سے کم کی ہو تو کراہت نہیں اور نو برس یا زیادہ کی عمر ہے مگر ابھی حیض نہیں آیا ہے تو افضل یہ ہے کہ وطی و طلاق میں ایک مہینے کا فاصلہ ہو۔

---

1 ...... "الموطأ" لإمام مالك، كتاب الطلاق، باب ماجاء في البتة، الحديث: ١١٩٢، ج٢، ص٩٨.

2 ...... یعنی جب تک کوئی شرعی وجہ نہ ہو تو طلاق دینا منع ہے۔　3 ...... جائز۔

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، ج٤، ص٤١٤ ـ ٤١٧، وغيره.

5 ...... پاکی کے ایام میں۔　6 ...... ایسی عورت جس سے صحبت کی گئی ہو۔　7 ...... ایسی عمر جس میں حیض آنا بند ہوجائے۔

بدعی یہ کہ ایک طہر میں دو یا تین طلاق دیدے، تین دفعہ میں یا دو۲ دفعہ یا ایک ہی دفعہ میں خواہ تین بار لفظ کہے یا یوں کہہ دیا کہ تجھے تین طلاقیں یا ایک ہی طلاق دی مگر اُس طہر میں وطی کر چکا ہے یا موطؤہ کو حیض میں طلاق دی یا طہر ہی میں طلاق دی مگر اُس سے پہلے جو حیض آیا تھا اُس میں وطی کی تھی یا اُس حیض میں طلاق دی تھی یا یہ سب باتیں نہیں مگر طہر میں طلاق بائن دی۔ [1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳: حیض میں طلاق دی تو رجعت [2] واجب ہے کہ اس حالت میں طلاق دینا گناہ تھا اگر طلاق دینا ہی ہے تو اس حیض کے بعد طہر گزر جائے پھر حیض آ کر پاک ہو اب دے سکتا ہے۔ یہ اُس وقت ہے کہ جماع سے رجعت کی ہو اور اگر قول یا بوسہ لینے یا چُھونے سے رجعت کی ہو تو اس حیض کے بعد جو طہر ہے اس میں بھی طلاق دے سکتا ہے۔ اس کے بعد دوسرے طہر کے انتظار کی حاجت نہیں۔ [3] (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ ۴: موطؤہ سے کہا تجھے سنت کے موافق دو یا تین طلاقیں۔ اگر اُسے حیض آتا ہے تو ہر طہر میں ایک واقع ہوگی پہلی اُس طہر میں پڑے گی جس میں وطی نہ کی ہو اور اگر یہ کلام اُس وقت کہا کہ پاک تھی اور اس طہر میں وطی بھی نہیں کی ہے تو ایک فوراً واقع ہوگی۔ اور اگر اس وقت اُسے حیض ہے یا پاک ہے مگر اس طُہر میں وطی کر چکا ہے تو اب حیض کے بعد پاک ہونے پر پہلی طلاق واقع ہوگی اور غیر موطؤہ ہے یا اُسے حیض نہیں آتا تو ایک فوراً واقع ہوگی، اگرچہ غیر موطؤہ کو اس وقت حیض ہو پھر اگر غیر موطؤہ ہے تو باقی اُس وقت واقع ہوگی کہ اُس سے نکاح کرے کیونکہ پہلی ہی طلاق سے بائن ہوگئی اور نکاح سے نکل گئی دوسری کے لیے محل نہ رہی اور اگر موطؤہ ہے مگر حیض نہیں آتا تو دوسرے مہینے میں دوسری اور تیسرے مہینے میں تیسری واقع ہوگی اور اگر اس کلام سے یہ نیت کی کہ تینوں ابھی پڑ جائیں یا ہر مہینے کے شروع میں ایک واقع ہو تو یہ نیت بھی صحیح ہے۔ [4] (درمختار) مگر غیر موطؤہ میں یہ نیت کہ ہر ماہ کے شروع میں ایک واقع ہو، بیکار ہے کہ وہ پہلی ہی سے بائن ہو جائے گی [5] اور محل نہ رہے گی [6]۔

مسئلہ ۵: طلاق کے لیے شرط یہ ہے کہ شوہر عاقل بالغ ہو، نابالغ یا مجنون نہ خود طلاق دے سکتا ہے، نہ اُس کی طرف سے اُس کا ولی۔ مگر نشہ والے نے طلاق دی تو واقع ہو جائے گی کہ یہ عاقل کے حکم میں ہے اور نشہ خواہ شراب پینے سے ہو یا بنگ وغیرہ کسی اور چیز سے۔ افیون کی پینک میں طلاق دے دی جب بھی واقع ہو جائے گی طلاق میں عورت کی جانب سے کوئی شرط

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، ج٤، ص٤١٩ ـ ٤٢٤، وغیرہ.

2 ......رجوع کرنا۔

3 ......"الجوهرة النيرة"، کتاب الطلاق، الجزء الثاني، ص٤١، وغيرها.

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، ج٤، ص٤٢٦.

5 ......یعنی نکاح سے نکل جائے گی۔

6 ......یعنی طلاق کا محل نہ رہے گی۔

نہیں نابالغہ ہو یا مجنونہ، بہرحال طلاق واقع ہوگی۔[1] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۶ کسی نے مجبور کر کے اسے نشہ پلا دیا یا حالت اضطرار میں پیا (مثلاً پیاس سے مر رہا تھا اور پانی نہ تھا) اور نشہ میں طلاق دے دی تو صحیح یہ ہے کہ واقع نہ ہوگی۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷ یہ شرط نہیں کہ مرد آزاد ہو غلام بھی اپنی زوجہ کو طلاق دے سکتا ہے اور مولیٰ اُس کی زوجہ کو طلاق نہیں دے سکتا۔ اور یہ بھی شرط نہیں کہ خوشی سے طلاق دی جائے بلکہ اکراہ شرعی[3] کی صورت میں بھی طلاق واقع ہو جائے گی۔[4] (جوہرۂ نیرہ)

مسئلہ ۸ الفاظ طلاق بطور ہزل کہے یعنی اُن سے دوسرے معنی کا ارادہ کیا جو نہیں بن سکتے جب بھی طلاق ہوگئی۔ یوہیں خفیف العقل[5] کی طلاق بھی واقع ہے اور بوہرا مجنون کے حکم میں ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹ گونگے نے اشارہ سے طلاق دی ہوگئی جبکہ لکھنا نہ جانتا ہو، اور لکھنا جانتا ہو تو اشارہ سے نہ ہوگی بلکہ لکھنے سے ہوگی۔[7] (فتح القدیر)

مسئلہ ۱۰ کوئی اور لفظ کہنا چاہتا ہے، زبان سے لفظ طلاق نکل گیا یا لفظ طلاق بولا مگر اس کے معنی نہیں جانتا یا سہواً[8] یا غفلت میں کہا ان سب صورتوں میں طلاق واقع ہوگئی۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۱۱ مریض جس کا مرض اس حد کو نہ پہنچا ہو کہ عقل جاتی رہے اُس کی طلاق واقع ہے۔ کافر کی طلاق واقع ہے

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، ج ٤، ص ٤٢٧ ـ ٤٣٨.

و "الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الاول، فصل فيمن يقع طلاقه، ج ١، ص ٣٥٣.

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، مطلب: في الحشيشة والأفيون والبنج، ج ٤، ص ٤٣٣.

3 ...... یعنی کوئی شخص کسی کو صحیح دھمکی دے کہ اگر تو نے طلاق نہ دی تو میں تجھے مار ڈالوں گا یا ہاتھ پاؤں توڑ دوں گا یا ناک، کان وغیرہ کوئی عضو کاٹ ڈالوں گا یا سخت مار ماروں گا اور یہ سمجھتا ہو کہ یہ کہنے والا جو کچھ کہتا ہے کر گزرے گا۔

4 ...... "الجوهرة النيرة" کتاب الطلاق، الجزء الثاني، ص ٤١.

5 ...... کم عقل۔

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، مطلب: في المسائل التي تصح مع الاکراه، ج ٤، ص ٤٣١ ـ ٤٣٨.

7 ...... "فتح القدير"، کتاب الطلاق، فصل، ج ٣، ص ٣٤٨.

8 ...... بھول کر۔

9 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، ج ٤، ص ٤٣٥.

یعنی جب کہ مسلمان کے پاس مقدمہ پیش ہو تو طلاق کا حکم دے گا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ مجنون نے ہوش کے زمانہ میں کسی شرط پر طلاق معلق کی تھی اور وہ شرط زمانہ جنون میں پائی گئی تو طلاق ہو گئی۔ مثلاً یہ کہا تھا کہ اگر میں اس گھر میں جاؤں تو تجھے طلاق ہے اور اب جنون کی حالت میں اُس گھر میں گیا تو طلاق ہوگئی ہاں اگر ہوش کے زمانہ میں یہ کہا تھا کہ میں مجنون ہو جاؤں تو تجھے طلاق ہے تو مجنون ہونے سے طلاق نہ ہوگی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۳ مجنون نامرد ہے یا اُس کا عضوتناسل کٹا ہوا ہے یا عورت مسلمان ہوگئی اور مجنون کے والدین اسلام سے منکر ہیں تو ان صورتوں میں قاضی تفریق[3] کر دے گا اور یہ تفریق طلاق ہوگی۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۴ سرسام و برسام[5] یا کسی اور بیماری میں جس میں عقل جاتی رہی یا غشی کی حالت میں یا سوتے میں طلاق دے دی تو واقع نہ ہوگی۔ یوہیں اگر غصہ اس حد کا ہو کہ عقل جاتی رہے تو واقع نہ ہوگی۔[6] (درمختار، ردالمحتار) آج کل اکثر لوگ طلاق دے بیٹھتے ہیں بعد کو افسوس کرتے اور طرح طرح کے حیلہ سے یہ فتویٰ لیا چاہتے ہیں کہ طلاق واقع نہ ہو۔ ایک عذر اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ غصہ میں طلاق دی تھی۔ مفتی کو چاہیے یہ امر ملحوظ رکھے کہ مطلقاً غصہ کا اعتبار نہیں۔ معمولی غصہ میں طلاق ہو جاتی ہے۔ وہ صورت کہ عقل غصہ سے جاتی رہے بہت نادر ہے، لہٰذا جب تک اس کا ثبوت نہ ہو محض سائل کے کہہ دینے پر اعتماد نہ کرے۔

مسئلہ ۱۵ عدد طلاق میں عورت کا لحاظ کیا جائے گا یعنی عورت آزاد ہو تو تین طلاقیں ہو سکتی ہیں اگرچہ اُس کا شوہر غلام ہو اور باندی ہو تو اُسے دو ہی طلاقیں دی جا سکتی ہیں اگرچہ شوہر آزاد ہو۔[7] (عامہ کتب)

مسئلہ ۱۶ نابالغ کی عورت مسلمان ہوگئی اور شوہر پر قاضی نے اسلام پیش کیا۔ اگر وہ سمجھ وال[8] ہے اور اسلام سے انکار کرے تو طلاق ہوگئی۔[9] (ردالمحتار)

مسائل طلاق بذریعۂ تحریر

مسئلہ ۱۷ زبان سے الفاظ طلاق نہ کہے مگر کسی ایسی چیز پر لکھے کہ حروف ممتاز[10] نہ ہوتے ہوں مثلاً پانی یا ہوا پر تو

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، ج٤، ص٤٣٦.
2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، مطلب: في الحشیشة والأفیون والبنج، ج٤، ص٤٣٧.
3 ......علیحدہ، جدا۔
4 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، ج٤، ص٤٣٧.
5 ......بیماریوں کے نام۔
6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، مطلب: في طلاق المدهوش، ج٤، ص٤٣٨.
7 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الاول، فصل فیمن یقع طلاقه...إلخ، ج١، ص٣٥٤.
8 ......سمجھدار۔
9 ......"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، مطلب: في الحشیشة والأفیون والبنج، ج٤، ص٤٣٨.
10 ......نمایاں۔

طلاق نہ ہوگی اور اگر ایسی چیز پر لکھے کہ حروف ممتاز ہوتے ہوں مثلاً کاغذ یا تختہ وغیرہ پر اور طلاق کی نیت سے لکھے تو ہو جائے گی اور اگر لکھ کر بھیجا یعنی اُس طرح لکھا جس طرح خطوط لکھے جاتے ہیں کہ معمولی القاب وآداب کے بعد اپنا مطلب لکھتے ہیں جب بھی ہوگئی بلکہ اگر نہ بھی بھیجے جب بھی اس صورت میں ہو جائے گی۔ اور یہ طلاق لکھتے وقت پڑے گی اور اُسی وقت سے عدّت شمار ہوگی۔ اور اگر یوں لکھا کہ میرا یہ خط جب تجھے پہنچے تجھے طلاق ہے تو عورت کو جب تحریر پہنچے گی اُس وقت طلاق ہوگی عورت چاہے پڑھے یا نہ پڑھے اور فرض کیجئے کہ عورت کو تحریر پہنچی ہی نہیں مثلاً اُس نے نہ بھیجی یا راستہ میں گُم ہوگئی تو طلاق نہ ہوگی اور اگر یہ تحریر عورت کے باپ کو ملی اُس نے چاک کر دی[1] لڑکی کو نہ دی تو اگر لڑکی کے تمام کاموں میں یہ تصرف کرتا ہے اور وہ تحریر اُس شہر میں اُسکو ملی جہاں لڑکی رہتی ہے تو طلاق ہوگئی ورنہ نہیں مگر جب کہ تحریر آنے کی لڑکی کو خبر دی اور وہ پھٹی ہوئی تحریر بھی اُسے دی اور وہ پڑھنے میں آتی ہے تو واقع ہو جائے گی۔[2] (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۱۸ کسی پرچہ پر طلاق لکھی اور کہتا ہے کہ میں نے مشق کے طور پر لکھی ہے تو قضاءً اس کا قول معتبر نہیں۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹ دو پرچوں پر یہ لکھا کہ جب میری یہ تحریر تجھے پہنچے تجھے طلاق ہے اور عورت کو دونوں پرچے پہنچے تو قاضی دو۲ طلاقوں کا حکم دے گا۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰ دوسرے سے طلاق لکھوا کر بھیجی تو طلاق ہو جائے گی۔ لکھنے والے سے کہا میری عورت کو طلاق لکھ دے تو یہ اقرار طلاق ہے یعنی طلاق ہو جائے گی اگرچہ وہ نہ لکھے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱ عورت کو بذریعہ تحریر طلاق سنت دینا چاہتا ہے تو اگر ایک طلاق دینی ہے۔ یوں لکھے کہ جب میری یہ تحریر تجھے پہنچے اس کے بعد حیض سے پاک ہونے پر تجھے طلاق ہے۔ اور تین دینی ہوں تو یوں لکھے میری تحریر پہنچنے کے بعد جب تو حیض سے پاک ہو تجھے طلاق پھر جب حیض سے پاک ہو تو طلاق پھر جب حیض سے پاک ہو تو طلاق یا یوں لکھ دے میری تحریر پہنچنے پر تجھے سنت کے موافق تین طلاقیں تو یہ بھی اُسی ترتیب سے واقع ہوں گی یعنی ہر حیض سے پاک ہونے پر ایک ایک طلاق پڑے گی اور

---

1 ...... پھاڑ دی۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، ج٤، ص٤٤٢.

و"الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الثاني، الفصل السادس في الطلاق بالكتابة، ج١، ص٣٧٨، وغيرهما.

3 ......"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، مطلب: في الطلاق بالكتابة، ج٤، ص٤٤٢.

4 ......المرجع السابق.

5 ......المرجع السابق، ص٤٤٣.

اگر عورت کو حیض نہ آتا ہو تو لکھ دے جب چاند ہو جائے تجھے طلاق پھر دوسرے مہینے میں طلاق پھر تیسرے مہینے میں طلاق یا وہی لفظ لکھ دے کہ سنت کے موافق تین طلاقیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: شوہر نے عورت کو خط لکھا اُس میں ضرورت کی جو باتیں لکھنی تھیں لکھیں آخر میں یہ لکھ دیا کہ جب میرا یہ خط تجھے پہنچے تجھے طلاق پھر یہ طلاق کا جملہ مٹا کر خط بھیج دیا تو عورت کو خط پہنچتے ہی طلاق ہوگئی اور اگر خط کا تمام مضمون مٹا دیا اور طلاق کا جملہ باقی رکھا اور بھیج دیا تو طلاق نہ ہوئی اور اگر پہلے یہ لکھا کہ جب میرا یہ خط پہنچے تجھے طلاق اور اُس کے بعد اور مطلب کی باتیں لکھیں تو حکم بالعکس ہے یعنی الفاظ طلاق مٹا دیے تو طلاق نہ ہوئی اور باقی رکھے تو ہوگئی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: خط میں طلاق لکھی اور اُس کے بعد متصلاً[3] ان شاء اللہ تعالیٰ لکھا تو طلاق نہ ہوئی اور اگر فصل کے ساتھ لکھا[4] تو ہوگئی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: تحریر سے طلاق کے ثبوت میں یہ ضرور ہے کہ شوہر اقرار کرے کہ میں نے لکھی یا لکھوائی یا عورت اس پر گواہ پیش کرے محض اُس کے خط سے مشابہ ہونا یا اُس کے سے دستخط ہونا یا اُس کی سی مُہر ہونا کافی نہیں۔ ہاں اگر عورت کو اطمینان اور غالب گمان ہے کہ یہ تحریر اُسی کی ہے تو اس پر عمل کرنے کی عورت کو اجازت ہے مگر جب شوہر انکار کرے تو بغیر شہادت چارہ نہیں۔[6] (خانیہ وغیرہا)

مسئلہ ۲۵: کسی نے شوہر کو طلاق نامہ لکھنے پر مجبور کیا اُس نے لکھ دیا، مگر نہ دل میں ارادہ ہے، نہ زبان سے طلاق کا لفظ کہا تو طلاق نہ ہوگی۔ مجبوری سے مراد شرعی مجبوری ہے محض کسی کے اصرار کرنے پر لکھ دینا یا بڑا ہے اُس کی بات کیسے ٹالی جائے، یہ مجبوری نہیں۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: طلاق دو۲ قسم ہے صریح و کنایہ۔ صریح وہ جس سے طلاق مراد ہونا ظاہر ہو، اکثر طلاق میں اس کا استعمال ہو، اگرچہ وہ کسی زبان کا لفظ ہو۔[8] (جوہرہ وغیرہا)

---

1. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الاول في تفسير وركنه... إلخ، ج١، ص٣٥٢.
2. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثاني، الفصل السادس في الطلاق بالكتابة، ج١، ص٣٧٨.
3. ......فوراً، ساتھ ہی۔
4. ......یعنی اگر کچھ دیر کے بعد یا فاصلہ کے بعد لکھا۔
5. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثاني، الفصل السادس في الطلاق بالكتابة، ج١، ص٣٧٨.
6. ......"الفتاوی الخانية"، كتاب الحظر والاباحة، باب مايكره من الثياب...الخ، ج٤، ص٣٧٦، وغيرها.
7. ......"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، مطلب: في الاكراه على التوكيل... إلخ، ج٤، ص٤٢٨.
8. ......"الجوهرة النيرة"، كتاب الطلاق، الجزء الثاني، ص٤٢، وغيرها.

صریح کا بیان

مسئلہ ۱ لفظ صریح مثلاً (۱) میں نے تجھے طلاق دی، (۲) تجھے طلاق ہے، (۳) تو مطلقہ ہے، (۴) تو طالق ہے، (۵) میں تجھے طلاق دیتا ہوں، (۶) اے مطلقہ۔ ان سب الفاظ کا حکم یہ ہے کہ ایک طلاق رجعی واقع ہوگی اگرچہ کچھ نیت نہ کی ہو یا بائن کی نیت کی یا ایک سے زیادہ کی نیت ہو یا کہے میں نہیں جانتا تھا کہ طلاق کیا چیز ہے مگر اس صورت میں کہ وہ طلاق کو نہ جانتا تھا دیانۃً واقع نہ ہوگی۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲ (۷) طلاغ، (۸) تلاغ، (۹) طلاک، (۱۰) تلاک، (۱۱) تلاکھ، (۱۲) تلّاکھ، (۱۳) تلاخ، (۱۴) تلاح، (۱۵) تلاق، (۱۶) طِلاق۔ بلکہ توتلے کی زبان سے، (۱۷) تلات۔ یہ سب صریح کے الفاظ ہیں، ان سب سے ایک طلاق رجعی ہوگی اگرچہ نیت نہ ہو یا نیت کچھ اور ہو۔ (۱۸) ط ل اق، (۱۹) طا لام الف قاف کہا اور نیت طلاق ہو تو ایک رجعی ہوگی۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳ اردو میں یہ لفظ کہ (۲۰) میں نے تجھے چھوڑا، صریح ہے اس سے ایک رجعی ہوگی، کچھ نیت ہو یا نہ ہو۔ یوہیں یہ لفظ کہ (۲۱) میں نے فارغ خطی یا (۲۲) فارخطی یا (۲۳) فارکھتی دی، صریح ہے۔[3]

مسئلہ ۴ لفظ طلاق غلط طور پر ادا کرنے میں عالم وجاہل برابر ہیں۔ بہرحال طلاق ہوجائے گی اگرچہ وہ کہے میں نے دھمکانے کے لیے غلط طور پر ادا کیا طلاق مقصود نہ تھی ورنہ صحیح طور پر بولتا۔ ہاں اگر لوگوں سے پہلے کہہ دیا تھا کہ میں دھمکانے کے لیے غلط لفظ بولوں گا طلاق مقصود نہ ہوگی تو اب اس کا کہا مان لیا جائیگا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۵ کسی نے پوچھا تو نے اپنی عورت کو طلاق دے دی اس نے کہا ہاں یا کیوں نہیں تو طلاق ہوگئی اگرچہ طلاق دینے کی نیت سے نہ کہا ہو۔[5] (درمختار) مگر جبکہ ایسی سخت آواز اور ایسے لہجہ سے کہا جس سے انکار سمجھا جاتا ہو تو

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٤٣ ـ ٤٤٨، وغیرہ.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٤٤ـ٤٤٨، وغیرہ.

3 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج١٢، ص٥٥٩ـ ٥٦٠، وغیرہ.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٤٦ .

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٤٦ .

نہیں۔[1] (خانیہ) کسی نے کہا تیری عورت پر طلاق نہیں کہا کیوں نہیں یا کہا کیوں تو طلاق ہوگئی اور اگر کہا نہیں یا ہاں تو نہیں۔[2] (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۶ عورت کو طلاق نہیں دی ہے مگر لوگوں سے کہتا ہے میں طلاق دے آیا تو قضاءً ہوجائے گی اور دیانۃً نہیں اور اگر ایک طلاق دی ہے اور لوگوں سے کہتا ہے تین دی ہیں تو دیانۃً ایک ہوگی قضاءً تین، اگرچہ کہے کہ میں نے جھوٹ کہا تھا۔[3] (فتاویٰ خیریہ)

مسئلہ ۷ عورت سے کہا اے مطلقہ، (۲۴) اے طلاق دی گئی، (۲۵) اے طالقن، (۲۶) اے طلاق شدہ، (۲۷) اے طلاق یافتہ، (۲۸) اے طلاق کردہ۔ طلاق ہوگئی اگرچہ کہے میرا مقصود گالی دینا تھا طلاق دینا نہ تھا۔ اور اگر یہ کہے کہ میرا مقصود یہ تھا کہ وہ پہلے شوہر کی مطلقہ ہے اور حقیقت میں وہ ایسی ہی ہے یعنی شوہر اول کی مطلقہ ہے تو دیانۃً اس کا قول مان لیا جائیگا اور اگر وہ عورت پہلے کسی کی منکوحہ تھی ہی نہیں یا تھی مگر اُس نے طلاق نہ دی تھی بلکہ مرگیا ہو تو یہ تاویل نہیں مانی جائیگی۔ یوہیں اگر کہا (۲۹) تیرے شوہر نے تجھے طلاق دی تو بھی وہی حکم ہے۔[4] (ردالمحتار عالمگیری)

مسئلہ ۸ عورت سے کہا تجھے طلاق دیتا ہوں یا کہا (۳۰) تو مطلقہ ہوجا تو طلاق ہوگئی[5] (ردالمحتار) مگر یہ لفظ کہ طلاق دیتا ہوں یا چھوڑتا ہوں اس کے یہ معنے لیے کہ طلاق دینا چاہتا ہوں یا چھوڑنا چاہتا ہوں تو دیانۃً نہ ہوگی قضاءً ہوجائیگی۔ اور اگر یہ لفظ کہا کہ چھوڑے دیتا ہوں تو طلاق نہ ہوئی کہ یہ لفظ قصد وارادہ کے لیے ہے۔

مسئلہ ۹ (۳۱) تجھ پر طلاق (۳۲) تجھے طلاق (۳۳) طلاق ہوجا (۳۴) تو طلاق ہے (۳۵) تو طلاق ہوگئی (۳۶) طلاق لے، باہر جاتی تھی کہا (۳۷) طلاق لے جا (۳۸) اپنی طلاق اوڑھ اور روانہ ہو (۳۹) میں نے تیری طلاق تیرے آنچل میں باندھ دی (۴۰) جا تجھ پر طلاق۔ ان سب میں ایک طلاق رجعی ہوگی اور اگر فقط جا، بہ نیت طلاق کہتا تو بائن

---

1 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الطلاق، ج ۱، ص ۲۰۷.

2 ......"الفتاوی الرضویة"، ج ۱۲، ص ۵۳۸.

3 ......"الفتاوی الخیریة"، کتاب الطلاق، ص ۳۸.

4 ......"ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: في قول البحر انّ الصریح یحتاج... إلخ، ج ٤، ص ٤٤٩.

و"الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثاني في ایقاع الطلاق، الفصل الاول، ج ۱، ص ۳۵۵.

5 ......"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، مطلب: ((سن بوش)) یقع به الرجعی، ج ٤، ص ٤٤٥.

ہوتی۔[1] (خانیہ عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۱۰ (۴۱) تجھے مسلمانوں کے چاروں مذہب یا (۴۲) مسلمانوں کے تمام مذہب پر طلاق یا (۴۳) تجھے یہود ونصاریٰ کے مذہب پر طلاق اس سے ایک طلاق رجعی ہوگی۔ یوہیں اگر کہا (۴۴) جا تجھے طلاق ہے سوئروں یا یہودیوں کو حلال اور مجھ پر حرام ہو تو رجعی ہوگی یعنی جبکہ اس لفظ سے (کہ مجھ پر حرام ہو) طلاق کی نیت نہ کی ہو ورنہ دو۲ بائن واقع ہونگی۔[2] (خیریہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ (۴۵) تو مطلقہ اور بائنہ یا (۴۶) مطلقہ پھر بائنہ ہے اس سے ایک رجعی ہوگی اور اگر لفظ بائنہ سے جُدا طلاق کی نیت کی تو دو۲ بائن اور تین کی تو تین۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲ عورت کے بچہ کو دیکھ کر کہا (۴۷) اے مُطلقہ کے بچے یا (۴۸) اے مُطلقہ کے جنے تو طلاق رجعی ہوئی[4] (عالمگیری) ہاں اگر یہ نیت ہو کہ وہ پہلے شوہر کی مطلقہ ہے تو دیانۃً مان لیا جائیگا جبکہ پہلے شوہر نے طلاق دی ہو۔

مسئلہ ۱۳ عورت کی نسبت کہا (۴۹) اُسے اُس کی طلاق کی خبر دے یا (۵۰) طلاق کی خوشخبری سُنا دے یا (۵۱) اُس کی طلاق کی خبر اُس کے پاس لے جا یا (۵۲) اُسے لکھ بھیج یا (۵۳) اُس سے کہہ کہ وہ مطلقہ ہے یا (۵۴) اُس کے لیے اُس کی طلاق کی سند یا یادداشت لکھدے تو طلاق ابھی پڑگئی اگرچہ اُس نے اُس سے کہا نہ لکھا اور اگر یوں کہا کہ (۵۵) اُس سے کہہ کہ تو مطلقہ ہے یا (۵۶) اُسے طلاق دے آ تو جب جا کر کہے گا طلاق ہوگی ورنہ نہیں۔[5] (خانیہ)

مسئلہ ۱۴ (۵۷) تو فلانی سے زیادہ مُطلقہ ہے طلاق پڑگئی اگرچہ وہ فلانی مُطلقہ نہ بھی ہو۔[6] (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۵ (۵۸) اے مطلقہ (بسکون طا) (۵۹) میں نے تیری طلاق چھوڑ دی (۶۰) میں نے تیری طلاق روانہ کردی (۶۱) میں نے تیری طلاق کا راستہ چھوڑ دیا (۶۲) میں نے تیری طلاق تجھے ہبہ کردی (۶۳) قرض دی

---

1 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الطلاق، ج۲، ص۲۰۷.

و"الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الأول في إیقاع الطلاق، الفصل الأول، ج۱، ص۳۵۵، وغیرهما.

2 ......"الفتاوی الخیریة"، کتاب الطلاق، ص۴۶ ـ ۵۰.

و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، مطلب: فیما لو قال امرأته طالق ... إلخ، ج۴، ص۵۱۱.

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، مطلب: في قول الاما م ایماني ... إلخ، ج۴، ص۴۸۵ ـ ۴۸۸.

4 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثاني في ایقاع الطلاق، ج۱، ۳۵۵.

5 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الطلاق، ج۲، ص۲۱۰.

6 ......"الفتاوی الرضویة"، ج۱۲، ص۵۴۸.

(٦۴) تیرے پاس گروی کی[1] (٦۵) امانت رکھی (٦٦) میں نے تیری طلاق چاہی (٦٧) تیرے لیے طلاق ہے (٦٨) اللہ (عزوجل) نے تیری طلاق چاہی (٦٩) اللہ (عزوجل) نے تیری طلاق مقدر کردی، اِن سب الفاظ سے اگر نیت طلاق ہو رجعی واقع ہوگی۔[2] (درمختار، ردالمحتار، بحر)

مسئلہ ١٦ (٧٠) میں نے تیری طلاق تیرے ہاتھ بیچی عورت نے کہا میں نے خریدی اور کسی مال کے بدلے میں ہونا مذکور نہ ہوا تو رجعی ہوگی اور مال کے بدلے میں ہونا مذکور ہو تو بائن اور اگر یوں کہا (٧١) میں نے اس عوض پر طلاق دی کہ تو اپنا مطالبہ اتنے دنوں کے لیے ہٹا دے جب بھی رجعی ہوگی۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ١٧ عورت کو کہا میں نے تجھے چھوڑا اور کہتا ہے میرا مقصود یہ تھا کہ بندھی ہوئی تھی اُس کی بندش کھولدی یا مقید تھی اب چھوڑ دی تو یہ تاویل سُنی نہ جائیگی ہاں اگر تصریح کر دی کہ تجھے قید یا بندش سے چھوڑا تو قول مان لیا جائیگا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ١٨ اپنی عورت سے کہا (٧٢) تو مجھ پر حرام ہے تو ایک بائن طلاق ہوگی اگرچہ نیت نہ کی ہو اور اگر وہ اُس کی عورت نہ ہو تو یمین[5] ہے حانث ہونے پر[6] کفارہ واجب۔ یوہیں اگر یہ کہا (٧٣) میں تجھ پر حرام ہوں اور طلاق کی نیت کی تو واقع ہوگی اور اگر صرف یہ کہا کہ میں حرام ہوں تو واقع نہ ہوگی۔[7] (درمختار)

مسئلہ ١٩ عورت سے کہا (٧۴) تیری طلاق مجھ پر واجب ہے تو بعض کے نزدیک طلاق ہو جائیگی اور اسی پر فتویٰ ہے۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ٢٠ اگر کہا تجھے خدا طلاق دے تو واقع نہ ہوگی اور یوں کہا کہ (٧۵) تجھے خدا نے طلاق دی تو ہو گئی۔[9] (ردالمحتار)

---

1 ...... یعنی گروی رکھی۔

2 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، مطلب: الاعتبار بالاعراب هنا، ج٤، ص٤٥٥، ٥٢٣.
و"البحرالرائق"، کتاب الطلاق، باب الطلاق، ج٣، ص٤٣٨، ٥٢١.

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الکنایات، مطلب: الاعتبار بالاعراب هنا، ج٤، ص٥٢٤.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٤٩.

5 ...... قسم۔

6 ...... قسم توڑنے پر۔

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٥٠، ٤٥٢.

8 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، مطلب في قوله: علی الطلاق من ذراعی، ج٤، ص٤٥٤.

9 ...... المرجع السابق.

مسئلہ ۲۱ اگر کہا تجھے طاق تو واقع نہ ہوگی، اگرچہ طلاق کی نیت ہو۔[1] (ردالمحتار)

اضافت کا بیان

مسئلہ ۲۲ طلاق میں اضافت ضرور ہونی چاہیے بغیر اضافت طلاق واقع نہ ہوگی خواہ حاضر کے صیغہ سے بیان کرے مثلاً تجھے طلاق ہے یا اشارہ کے ساتھ مثلاً اسے یا اُسے یا نام لے کر کہے کہ فلانی کو طلاق ہے یا اُس کے جسم و بدن یا روح کی طرف نسبت کرے یا اُس کے کسی ایسے عضو کی طرف نسبت کرے جو کل کے قائم مقام تصور کیا جاتا ہو مثلاً گردن یا سر یا شرمگاہ یا جزو شائع کی طرف نسبت کرے مثلاً نصف تہائی چوتھائی وغیرہ یہاں تک کہ اگر کہا تیرے ہزار حصوں میں سے ایک حصہ کو طلاق ہے تو طلاق ہو جائیگی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۳ اگر سر یا گردن پر ہاتھ رکھ کر کہا تیرے اس سر یا اس گردن کو طلاق تو واقع نہ ہوگی اور اگر ہاتھ نہ رکھا اور یوں کہا اِس سر کو طلاق اور عورت کے سر کی طرف اشارہ کیا تو واقع ہو جائے گی۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۴ ہاتھ یا اُنگلی یا ناخن یا پاؤں یا بال یا ناک یا پنڈلی یا ران یا پیٹھ یا پیٹ یا زبان یا کان یا مونھ یا ٹھوڑی یا دانت یا سینہ یا پستان کو کہا کہ اسے طلاق تو واقع نہ ہوگی۔[4] (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۲۵ جزو طلاق بھی پوری طلاق ہے اگرچہ ایک طلاق کا ہزارواں حصہ ہو مثلاً کہا تجھے آدھی یا چوتھائی طلاق ہے تو پوری ایک طلاق پڑے گی کہ طلاق کے حصے نہیں ہو سکتے۔ اگر چند اجزا ذکر کیے جن کا مجموعہ ایک سے زیادہ نہ ہو تو ایک ہوگی اور ایک سے زیادہ ہو تو دوسری بھی پڑ جائے گی مثلاً کہا ایک طلاق کا نصف اور اُس کی تہائی اور چوتھائی کہ نصف اور تہائی اور چوتھائی کا مجموعہ ایک سے زیادہ ہے لہٰذا دو۲ واقع ہوئیں اور اگر اجزا کا مجموعہ دو سے زیادہ ہے تو تین ہونگی۔ یوہیں ڈیڑھ میں دو۲ اور ڈھائی میں تین اور اگر دو۲ طلاق کے تین نصف کہے تو تین ہونگی اور ایک طلاق کے تین نصف میں دو۲ اور اگر کہا ایک سے دو۲ تک تو ایک، اور ایک سے تین تک تو دو۔[5] (درمختار وغیرہ)

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، مطلب: في قوله : علی الطلاق من ذراعی، ج٤، ص ٤٥٥.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٥٦، ٤٦١.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٥٩، وغیرہ.

4 ......"الجوهرة النيرة"، کتاب الطلاق، الجزء الثانی، ص٤٨.

و"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٦٠.

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٦١، ٤٦٣، وغیرہ.

مسئلہ ۲۶ اگر کہا (۷۶) تجھے طلاق ہے یہاں سے ملک شام تک تو ایک رجعی ہوگی۔ ہاں اگر یوں کہا کہ (۷۷) اتنی بڑی یا اتنی لمبی کہ یہاں سے ملک شام تک تو بائن ہوگی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۷ اگر کہا (۷۸) تجھے مکہ میں طلاق ہے یا (۷۹) گھر میں یا (۸۰) سایہ میں یا (۸۱) دھوپ میں تو فوراً پڑ جائے گی، یہ نہیں کہ مکہ کو جائے جب پڑے ہاں اگر یہ کہے میرا مطلب یہ تھا کہ جب مکہ کو جائے طلاق ہے تو دیانۃً یہ قول معتبر ہے قضاءً نہیں اور اگر کہا تجھے قیامت کے دن طلاق ہے تو کچھ نہیں بلکہ یہ کلام لغو ہے اور اگر کہا (۸۲) قیامت سے پہلے تو ابھی پڑ جائے گی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۸ اگر کہا (۸۳) تجھے کل طلاق ہے تو دوسرے دن صبح چمکتے ہی طلاق ہو جائے گی۔ یوہیں اگر کہا (۸۴) شعبان میں طلاق ہے تو جس دن رجب کا مہینہ ختم ہوگا، اُس دن آفتاب ڈوبتے ہی طلاق ہوگی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۹ اگر کہا تجھے میری پیدائش سے یا تیری پیدائش سے پہلے طلاق یا کہا میں نے اپنے بچپن میں یا جب سوتا تھا یا جب مجنون تھا تجھے طلاق دیدی تھی اور اس کا مجنون ہونا معلوم ہو تو طلاق نہ ہوگی بلکہ یہ کلام لغو ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۰ کہا کہ (۸۵) تجھے میرے مرنے سے دو۲ مہینے پہلے طلاق ہے اور دو۲ مہینے گزرنے نہ پائے کہ مر گیا تو طلاق واقع نہ ہوئی اور اس کے بعد مرا تو ہوگئی اور اُسی وقت سے مُطلقہ قرار پائے گی جب اُس نے کہا تھا۔[5] (تنویرالابصار)

مسئلہ ۳۱ اگر کہا میرے نکاح سے پہلے تجھے طلاق یا کہا کل گزشتہ میں حالانکہ اُس سے نکاح آج کیا ہے تو دونوں صورتوں میں کلام لغو ہے اور اگر دوسری صورت میں کل یا کل سے پہلے نکاح کر چکا ہے تو اس وقت طلاق ہوگئی۔[6] (فتح وغیرہ) یوہیں اگر کہا (۸۶) تجھے دو۲ مہینے سے طلاق ہے اور واقع میں نہیں دی تھی تو اس وقت پڑ یگی بشرطیکہ نکاح کو دو۲ مہینے سے کم نہ ہوئے ہوں ورنہ کچھ نہیں اور اگر جھوٹی خبر کی نیت سے کہا تو عنداللہ نہ ہوگی مگر قضاءً ہوگی۔

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٦٥ .

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٦٥ ـ ٤٦٧ .

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٦٨ .

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٧١ .

5 ...... "تنویر الابصار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٧٢ .

6 ...... "فتح القدیر"، کتاب الطلاق، فصل فی اضافة الطلاق... الخ، ج٣، ص٣٧١، ٣٧٢، وغیرہ.

مسئلہ ۳۲ اگر کہا (۸۷) زید کے آنے سے ایک ماہ پہلے تجھے طلاق ہے اور زید ایک مہینے کے بعد آیا تو اس وقت طلاق ہوگی اس سے پہلے نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳۳ یہ کہا کہ (۸۸) جب کبھی تجھے طلاق نہ دوں تو طلاق ہے یا (۸۹) جب تجھے طلاق نہ دوں تو طلاق ہے تو چُپ ہوتے ہی طلاق پڑ جائے گی۔ اور یہ کہا کہ (۹۰) اگر تجھے طلاق نہ دوں تو طلاق ہے تو مرنے سے کچھ پہلے طلاق ہوگی۔[2] (عامہ کتب)

مسئلہ ۳۴ یہ کہا کہ (۹۱) اگر آج تجھے تین طلاقیں نہ دوں تو تجھے تین طلاقیں تو دیگا جب بھی ہونگی اور نہ دیگا جب بھی اور بچنے کی یہ صورت ہے کہ عورت کو ہزار روپے کے بدلے میں طلاق دیدے اور عورت کو چاہیے کہ قبول نہ کرے اب اگر دن گزر گیا تو طلاق واقع نہ ہوگی۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۳۵ کسی عورت سے کہا (۹۲) تجھے طلاق ہے جس دن تجھ سے نکاح کروں اور رات میں نکاح کیا تو طلاق ہوگئی۔[4] (تنویر)

مسئلہ ۳۶ کسی عورت سے کہا (۹۳) اگر تجھ سے نکاح کروں یا (۹۴) جب، یا (۹۵) جس وقت تجھ سے نکاح کروں تو تجھے طلاق ہے تو نکاح ہوتے ہی طلاق ہوجائے گی۔ یوہیں اگر خاص عورت کو معین نہ کیا بلکہ کہا اگر یا جب یا جس وقت میں نکاح کروں تو اُسے طلاق ہے تو نکاح کرتے ہی طلاق ہوجائیگی مگر اسکے بعد دوسری عورت سے نکاح کریگا تو اُسے طلاق نہ ہوگی۔ ہاں اگر کہا (۹۶) جب کبھی میں کسی عورت سے نکاح کروں اُسے طلاق ہے تو جب کبھی نکاح کریگا طلاق ہوجائیگی۔ ان صورتوں میں اگر چاہے کہ نکاح ہوجائے اور طلاق نہ پڑے تو اسکی صورت یہ ہے کہ فضولی (یعنی جسے اس نے نکاح کا وکیل نہ کیا ہو) بغیر اس کے حکم کے اُس عورت یا کسی عورت سے نکاح کردے اور جب اسے خبر پہنچے تو زبان سے نکاح کو نافذ نہ کرے بلکہ کوئی ایسا فعل کرے جس سے اجازت ہوجائے مثلاً مہر کا کچھ حصہ یا کل اُس کے پاس بھیج دے یا اُس کے ساتھ جماع کرے یا شہوت کے ساتھ ہاتھ لگائے یا بوسہ لے یا لوگ مبارکباد دیں تو خاموش رہے انکار نہ کرے تو اِس صورت میں نکاح ہوجائے گا اور

---

1 ...... " الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٧٤.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٧٦.

3 ...... " الفتاوی الخانیة"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ١، ص ٢٢١، ٢٢٢.

4 ......"تنویرالابصار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٧٨.

طلاق نہ پڑیگی اور اگر کوئی خود نہیں کر دیتا اسے کہنے کی ضرورت پڑے تو کسی کو حکم نہ دے بلکہ تذکرہ کرے کہ کاش کوئی میرا نکاح کردے یا کاش تو میرا نکاح کردے یا کیا اچھا ہوتا کہ میرا نکاح ہو جاتا اب اگر کوئی نکاح کر دیگا تو نکاح فضولی ہوگا اور اس کے بعد وہی طریقہ برتے جو اوپر مذکور ہوا۔[1] (بحر، ردالمحتار، خیریہ)

مسئلہ ۳۷ اس کی عورت کسی کی باندی ہے اس نے اُس سے کہا (۹۷) کل کا دن آئے تو تجھ کو دو۲ طلاقیں اور مولیٰ نے کہا کل کا دن آئے تو تُو آزاد ہے تو دو۲ طلاقیں ہو جائیں گی اور شوہر رجعت نہیں کرسکتا مگر اس کی عدّت تین حیض ہے اور شوہر مریض تھا تو یہ وارث نہ ہوگی۔[2] (تنویر)

مسئلہ ۳۸ (۹۸) اُنگلیوں سے اشارہ کرکے کہا تجھے اتنی طلاقیں تو ایک دو تین جتنی اُنگلیوں سے اشارہ کیا اُتنی طلاقیں ہوئیں یعنی جتنی اُنگلیاں اشارہ کے وقت کُھلی ہوں اُنکا اعتبار ہے بند کا اعتبار نہیں اور اگر وہ کہتا ہے میری مراد بند اُنگلیاں یا ہتھیلی تھی تو یہ قول دیانۃً معتبر ہوگا، قضاءً معتبر نہیں۔ اور (۹۹) اگر تین اُنگلیوں سے اشارہ کرکے کہا تجھے اسکی مثل طلاق اور نیت تین کی ہو تو تین ورنہ ایک بائن اور (۱۰۰) اگر اشارہ کرکے کہا تجھے اتنی اور نیت طلاق ہے اور لفظ طلاق نہ بولا جب بھی طلاق ہو جائیگی۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۹ طلاق کے ساتھ کوئی صفت ذکر کی جس سے شدت سمجھی جائے تو بائن ہوگی مثلاً (۱۰۱) بائن یا (۱۰۲) البتہ (۱۰۳) فحش طلاق (۱۰۴) طلاقِ شیطان (۱۰۵) طلاق بدعت (۱۰۶) بدتر طلاق (۱۰۷) پہاڑ برابر (۱۰۸) ہزار کی مثل (۱۰۹) ایسی کہ گھر بھر جائے۔ (۱۱۰) سخت (۱۱۱) لنبی (۱۱۲) چوڑی (۱۱۳) کھرکھری (۱۱۴) سب سے بُری (۱۱۵) سب سے کرّی (۱۱۶) سب سے گندی (۱۱۷) سب سے ناپاک (۱۱۸) سب سے کڑوی (۱۱۹) سب سے بڑی (۱۲۰) سب سے چوڑی (۱۲۱) سب سے لنبی (۱۲۲) سب سے موٹی پھر اگر تین کی نیت کی تو تین ہونگی ورنہ ایک اور اگر عورت باندی ہے تو دو۲ کی نیت صحیح ہے۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴۰ اگر کہا (۱۲۳) تجھے ایسی طلاق جس سے تو اپنے نفس کی مالک ہو جائے یا کہا (۱۲۴) تجھے ایسی طلاق

---

1 ......"البحرالرائق"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ٤، ص ١١.
و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، مطلب: التعلیق المرادبه... إلخ، ج ٤، ص ٥٨٣.
و "الفتاوی الخیریة"، کتاب النکاح، فصل في نکاح الفضولی، الجزء الأول، ص ٢٧.

2 ......"تنویر الابصار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ٤، ص ٤٨٢.

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، مطلب في قولهم: الیوم... إلخ، ج ٤، ص ٤٨٢-٤٨٥.

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ٤، ص ٤٨٥-٤٨٧، وغیره.

جس میں میرے لیے رجعت[1] نہیں تو بائن ہوگی اور اگر کہا (۱۲۵) تجھے طلاق ہے اور میرے لیے رجعت نہیں تو رجعی ہوگی۔ یوہیں اگر کہا (۱۲۶) تجھے طلاق ہے کوئی قاضی یا حاکم یا عالم تجھے واپس نہ کرے جب بھی رجعی ہوگی۔[2] (درمختار، ردالمحتار) اور اگر کہا (۱۲۷) تجھے طلاق ہے اِس شرط پر کہ اُس کے بعد رجعت نہیں یا یوں کہا، (۱۲۸) تجھ پر وہ طلاق ہے جس کے بعد رجعت نہیں یا کہا (۱۲۹) تجھ پر وہ طلاق ہے جس کے بعد رجعت نہ ہوگی تو ان سب صورتوں میں رجعی ہو جانا چاہیے۔[3] (فتاویٰ رضویہ) اور اگر کہا (۱۳۰) تجھ پر وہ طلاق ہے جس کے بعد رجعت نہیں ہوتی تو بائن ہونا چاہیے۔

مسئلہ ۴۱ عورت سے کہا (۱۳۱) اگر میں تجھے ایک طلاق دوں تو وہ بائن ہوگی یا کہا وہ تین ہوگی پھر اُسے طلاق دی تو نہ بائن ہوگی نہ تین بلکہ ایک رجعی ہوگی۔ یا کہا تھا کہ (۱۳۲) اگر تو گھر میں جائیگی تو تجھے طلاق ہے پھر مکان میں جانے سے پہلے کہا کہ اُسے میں نے بائن یا تین کر دیا جب بھی ایک رجعی ہوگی اور یہ کہنا بے کار ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۴۲ کہا (۱۳۳) تجھے ہزاروں طلاق یا (۱۳۴) چند بار طلاق تو تین واقع ہونگی اور اگر کہا (۱۳۵) تجھے طلاق نہ کم نہ زیادہ تو ظاہر الروایۃ میں تین ہونگی اور امام ابوجعفر ہندوانی و امام قاضی خاں اس کو ترجیح دیتے ہیں کہ دو واقع ہوں اور اگر کہا (۱۳۶) کمتر طلاق تو ایک رجعی ہوگی۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۳ اگر کہا (۱۳۷) تجھے طلاق ہے پوری طلاق تو ایک ہوگی اور کہا کہ (۱۳۸) کُل طلاقیں تو تین۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۴۴ اگر طلاق کے عدد میں وہ چیز ذکر کی جس میں تعدد نہ ہو جیسے کہا (۱۳۹) بعدد خاک[7] یا معلوم نہ ہو کہ اس میں تعدد ہے یا نہیں مثلاً کہا (۱۴۰) ابلیس کے بال کی گنتی برابر تو دونوں صورتوں میں ایک واقع ہوگی اور اِن دونوں مثالوں میں وہ بائن ہوگی۔ اور اگر معلوم ہے کہ اُس میں تعدد ہے تو اُس کی تعداد کے موافق ہوگی مگر تعداد تین سے زیادہ ہو تو تین ہی ہونگی باقی لغو مثلاً کہا (۱۴۱) اتنی جتنے میری پنڈلی یا کلائی میں بال ہیں یا اُتنی جتنی اس تالاب میں مچھلیاں ہیں اور اگر تالاب میں کوئی مچھلی نہ ہو

---

1 ......عدت کے اندر رجوع کرنے کا حق۔

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، مطلب: في قول الامام... إلخ، ج٤، ص٤٨٨، ٤٩١.

3 ......"الفتاوی الرضویة"، ج١٢، ص٥٢٩.

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٨٩.

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، مطلب: في قول الامام ... إلخ، ج٤، ص٤٩١.

6 ......"الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ص٤٩٣.

7 ......خاک کی تعداد کے برابر۔

جب بھی ایک واقع ہوگی اور پنڈلی یا کلائی کے بال اُڑا دیے ہوں اُس وقت کوئی بال نہ ہو تو طلاق نہ ہوگی اور اگر یہ کہا کہ (۱۴۲) جتنے میری ہتھیلی میں بال ہیں اور بال نہ ہو تو ایک ہوگی۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۵ اس میں شک ہے کہ طلاق دی ہے یا نہیں تو کچھ نہیں اور اگر اس میں شک ہے کہ ایک دی ہے یا زیادہ تو قضاءً ایک ہے دیانۃً زیادہ۔ اور اگر کسی طرف غالب گمان ہے تو اُسی کا اعتبار ہے اور اگر اس کے خیال میں زیادہ ہے مگر اُس مجلس میں جو لوگ تھے وہ کہتے ہیں کہ ایک دی تھی اگر یہ لوگ عادل ہوں اور اِس بات میں اُنھیں سچا جانتا ہو تو اعتبار کرلے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۶ جس عورت سے نکاح فاسد کیا پھر اُس کو تین طلاقیں دیں تو بغیر حلالہ نکاح کرسکتا ہے کہ یہ حقیقۃً طلاق نہیں بلکہ متارکہ[3] ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

غیر مدخولہ کی طلاق کا بیان

مسئلہ ۱ غیر مدخولہ کو کہا تجھے تین طلاقیں تو تین ہونگی اور اگر کہا تجھے طلاق تجھے طلاق تجھے طلاق یا کہا تجھے طلاق طلاق طلاق یا کہا تجھے طلاق ہے ایک اور ایک اور ایک تو ان صورتوں میں ایک بائن واقع ہوگی باقی لغو و بیکار ہیں یعنی چند لفظوں سے واقع کرنے میں صرف پہلے لفظ سے واقع ہوگی اور باقی کے لیے محل نہ رہے گی اور موطؤہ میں بہرحال تین واقع ہونگی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۲ کہا تجھے تین طلاقیں الگ الگ تو ایک ہوگی۔ یوہیں اگر کہا تجھے دو طلاقیں اُس طلاق کے ساتھ جو میں تجھے دوں پھر ایک طلاق دی تو ایک ہی ہوگی۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۳ اگر کہا ڈیڑھ طلاق تو دو۲ ہونگی اور اگر کہا آدھی اور ایک تو ایک۔ یوہیں ڈھائی کہا تو تین اور دو اور آدھی کہا تو دو۲۔[7] (درمختار)

---

1 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الصريح، ج٤، ص٤٩٤.

2 ......"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الصريح، مطلب: في قول الامام ايمانى...إلخ، ج٤، ص٤٩٦.

3 ......عورت کو چھوڑ دینا۔

4 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الصريح، مطلب: في قول الامام ايمانى...إلخ، ج٤، ص٤٩٦.

5 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب طلاق غير المدخول بها، ج٤، ص٤٩٦-٤٩٩.

6 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب طلاق غير المدخول بها، ج٤، ص٤٩٩.

7 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب طلاق غير المدخول بها، ج٤، ص٤٩٩.

مسئلہ ۴ جب طلاق کے ساتھ کوئی عدد یا وصف مذکور ہو تو اُس عدد یا وصف کے ذکر کرنے کے بعد واقع ہوگی صرف طلاق سے واقع نہ ہوگی مثلاً لفظ طلاق کہا اور عدد یا وصف کے بولنے سے پہلے عورت مرگئی تو طلاق نہ ہوئی اور اگر عدد یا وصف بولنے سے پہلے شوہر مرگیا یا کسی نے اُس کا مونھ بند کردیا تو ایک واقع ہوگی کہ جب شوہر مرگیا تو ذکر نہ پایا گیا صرف ارادہ پایا گیا اور صرف ارادہ ناکافی ہے اور مونھ بند کردینے کی صورت میں اگر ہاتھ ہٹاتے ہی اُسنے فوراً عدد یا وصف کو ذکر کردیا تو اسکے موافق ہوگی ورنہ وہی ایک۔[1] (عامہ کتب)

مسئلہ ۵ غیر مدخولہ سے کہا تجھے ایک طلاق ہے، ایک کے بعد یا اسکے پہلے ایک یا اس کے ساتھ ایک تو دو۲ ہونگی۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶ تجھے ایک طلاق ہے اور ایک اگر گھر میں گئی تو گھر میں جانے پر دو۲ ہونگی اور اگر یوں کہا کہ اگر تو گھر میں گئی تو تجھے ایک طلاق ہے اور ایک تو ایک ہوگی اور موطوءہ میں بہرحال دو ہونگی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۷ کسی کی دو۲ یا تین عورتیں ہیں اُس نے کہا میری عورت کو طلاق تو اُن میں سے ایک پر پڑے گی اور یہ اُسے اختیار ہے کہ اُن میں سے جسے چاہے طلاق کے لیے معین کرلے اور ایک کو مخاطب کر کے کہا تجھ کو طلاق ہے یا تو مجھ پر حرام ہے تو صرف اُسی کو ہوگی جس سے کہا۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸ چار عورتیں ہیں اور یہ کہا کہ تم سب کے درمیان ایک طلاق تو چاروں پر ایک ایک ہوگی۔ یوہیں دو یا تین یا چار طلاقیں کہیں جب بھی ایک ایک ہوگی مگر اُن صورتوں میں اگر یہ نیت ہے کہ ہر ایک طلاق چاروں پر تقسیم ہو تو دو میں ہر ایک پر دو (۲) ہونگی اور تین یا چار میں ہر ایک پر تین، اور پانچ، چھ، سات، آٹھ میں ہر ایک پر دو اور تقسیم کی نیت ہے تو ہر ایک پر تین نو، دس وغیرہ میں بہرحال ہر ایک پر تین واقع ہونگی۔ یوہیں اگر کہا میں نے تم سب کو ایک طلاق میں شریک کردیا تو ہر ایک پر ایک وعلی ہٰذا القیاس۔[5] (خانیہ، فتح، بحر وغیرہا)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بها، مطلب: الطلاق یقع ...إلخ، ج٤، ص٥٠٠.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بها، ج٤، ص٥٠٢ وغیره.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بها، ج٤، ص٥٠٣.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بها، مطلب: فیما لو ... إلخ، ج٤، ص٥٠٦.

5 ...... "فتح القدیر"، کتاب الطلاق، باب ایقاع الطلاق، ج٣، ص٣٦٣.

و"الفتاوی الخانیة"، کتاب الطلاق، ج١، ص٢٠٩. و"البحرالرائق"، کتاب الطلاق، باب الطلاق، ج٣، ص٤٥٨ وغیرها.

مسئلہ ۹ دو۲ عورتیں ہیں اور دونوں غیر موطوءہ [1] اس نے کہا میری عورت کو طلاق میری عورت کو طلاق تو دونوں مطلقہ ہوگئیں اگرچہ وہ کہے کہ ایک ہی عورت کو میں نے دونوں بار کہا تھا اور اگر دونوں مدخولہ ہوں اور کہتا ہے کہ دونوں بار ایک ہی کی نسبت کہا تھا تو اُسکا قول مان لیا جائیگا۔ یوہیں اگر ایک مدخولہ ہو دوسری غیر مدخولہ اور مدخولہ کی نسبت دونوں مرتبہ کہا تو اُسی کو دو۲ طلاقیں ہونگی اور غیر مدخولہ کی نسبت بیان کرے تو ہر ایک کو ایک ایک۔ [2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ کہا میری عورت کو طلاق ہے اور اُسکا نام نہ لیا اور اُس کی ایک ہی عورت ہے جس کو لوگ جانتے ہیں تو اسی پر طلاق پڑے گی اگرچہ کہتا ہو کہ میری ایک عورت دوسری بھی ہے میں نے اُسے مراد لیا ہاں اگر گواہوں سے دوسری عورت ہونا ثابت کردے تو اُسکا قول مان لیں گے اور دو۲ عورتیں ہوں اور دونوں کو لوگ جانتے ہوں تو اسے اختیار ہے جسے چاہے مراد لے یا معین کرے۔ یوہیں اگر دونوں غیر معروف ہوں تو اختیار ہے۔ [3] (خانیہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ مدخولہ کو کہا تجھے طلاق ہے تجھے طلاق ہے یا میں نے تجھے طلاق دی میں نے تجھے طلاق دی تو دو۲ طلاق کا حکم دیا جائے گا اگرچہ کہتا ہو کہ دوسرے لفظ سے تاکید کی نیت تھی طلاق دینا مقصود نہ تھا ہاں دیانۃً اُس کا قول مان لیا جائیگا۔ [4] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ اپنی عورت کو کہا اس کُتیا کو طلاق یا انکھیاری [5] ہے اُس کو کہا اس اندھی کو طلاق تو طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر کسی دوسری عورت کو دیکھا اور سمجھا کہ میری عورت ہے اور اپنی عورت کا نام لیکر کہا اے فلانی تجھے طلاق ہے بعد کو معلوم ہوا کہ یہ اُس کی عورت نہ تھی تو طلاق ہوگئی مگر جبکہ اُسکی طرف اشارہ کرکے کہا تو نہ ہوگی۔ [6] (خانیہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۳ اگر کہا دُنیا کی تمام عورتوں کو طلاق تو اس کی عورت کو طلاق نہ ہوئی اور اگر کہا کہ اس محلّہ یا اس گھر کی عورتوں کو تو ہوگئی۔ [7] (درمختار)

---

1 ...... یعنی دونوں میں سے کسی سے صحبت نہیں کی۔

2 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیرالمدخول بھا، مطلب: فیما لو... إلخ، ج٤، ص٥٠٩.

3 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الطلاق، ج٢، ص٢٠٧.

و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بھا، مطلب: فیما لو ... إلخ، ج٤، ص٥٠٩.

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بھا، ج٤، ص٥٠٩.

5 ...... بینا، درست آنکھوں والی۔

6 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الطلاق، ج٢، ص٢٠٨، وغیرھا.

7 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بھا، ج٤، ص٥١١.

مسئلہ ۱۴ عورت نے خاوند سے کہا مجھے تین طلاقیں دیدے اس نے کہا دی تو تین واقع ہوئیں اور اگر جواب میں کہا تجھے طلاق ہے تو ایک واقع ہوگی اگرچہ تین کی نیت کرے۔[1] (خانیہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۵ عورت نے کہا مجھے طلاق دیدے مجھے طلاق دیدے مجھے طلاق دیدے اس نے کہا دیدی تو ایک ہوئی اور تین کی نیت کی تو تین۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۶ عورت نے کہا میں نے اپنے کو طلاق دے دی شوہر نے جائز کردی تو ہوگئی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۷ کسی نے کہا تو اپنی عورت کو طلاق دیدے اس نے کہا ہاں ہاں طلاق واقع نہ ہوئی اگرچہ بہ نیت طلاق کہا کہ یہ ایک وعدہ ہے۔[4] (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۸ کسی نے کہا جس کی عورت اُس پر حرام ہے وہ یہ کام کرے اُن میں سے ایک نے وہ کام کیا تو عورت حرام ہونے کا اقرار ہے۔ یوہیں اگر کہا جس کی عورت مُطلقہ ہو وہ تالی بجائے اور سب نے بجائی تو سب کی عورتیں مُطلقہ ہوجائیں گی۔ کسی نے کہا اب جو بات کرے اُس کی عورت کو طلاق ہے پھر خود اسی نے کوئی بات کہی تو اس کی عورت کو طلاق ہوگئی اور اوروں نے بات کی تو کچھ نہیں۔ یوہیں اگر آپس میں ایک دوسرے کو چپت[5] مارتا تھا اور کسی نے کہا جواب چپت مارے اُس کی عورت کو طلاق ہے اور خود اسی نے چپت ماری تو اس کی عورت کو طلاق ہوگئی۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

کنایہ کا بیان

کنایۂ طلاق وہ الفاظ ہیں جن سے طلاق مراد ہونا ظاہر نہ ہو طلاق کے علاوہ اور معنوں میں بھی اُن کا استعمال ہوتا ہو۔

مسئلہ ۱ کنایہ سے طلاق واقع ہونے میں یہ شرط ہے کہ نیت طلاق ہو یا حالت بتاتی ہو کہ طلاق مراد ہے یعنی پیشتر

---

1 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب الطلاق، الفصل الأول في صريح الطلاق، ج١، ص٢٠٧ وغيرها.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب طلاق غير المدخول بها، ج٤، ص٥١٢.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب طلاق غير المدخول بها، ج٤، ص٥١٢.

4 ......"الفتاوى الرضوية"، كتاب الطلاق، ج١٢، ص٣٧٩.

5 ......طمانچہ، تھپڑ۔

6 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب طلاق غير المدخول بها، مطلب: فيما لو ... إلخ، ج٤، ص٥١٣.

طلاق کا ذکر تھا یا غصہ میں کہا۔ کنایہ کے الفاظ تین طرح کے ہیں۔ بعض میں سوال رد کرنے کا احتمال ہے، بعض میں گالی کا احتمال ہے اور بعض میں نہ یہ ہے نہ وہ، [1] بلکہ جواب کے لیے متعین ہیں۔ اگر رد کا احتمال ہے تو مطلقاً ہر حال میں نیت کی حاجت ہے بغیر نیت طلاق نہیں اور جن میں گالی کا احتمال ہے اُن سے طلاق ہونا خوشی اور غضب میں نیت پر موقوف ہے اور طلاق کا ذکر تھا تو نیت کی ضرورت نہیں اور تیسری صورت یعنی جو فقط جواب ہو تو خوشی میں نیت ضروری ہے اور غضب و مذاکرہ کے وقت بغیر نیت بھی طلاق واقع ہے۔ [2] (درمختار وغیرہ)

کنایہ کے بعض الفاظ یہ ھیں

(۱) جا (۲) نکل (۳) چل (۴) روانہ ہو (۵) اوٹھ (۶) کھڑی ہو (۷) پردہ کر (۸) دوپٹہ اوڑھ (۹) نقاب ڈال (۱۰) ہٹ سرک (۱۱) جگہ چھوڑ (۱۲) گھر خالی کر (۱۳) دُور ہو (۱۴) چل دُور (۱۵) اے خالی (۱۶) اے بَری (۱۷) اے جُدا (۱۸) تو جُدا ہے (۱۹) تو مجھ سے جُدا ہے (۲۰) میں نے تجھے بے قید کیا (۲۱) میں نے تجھ سے مفارقت [3] کی (۲۲) رستہ ناپ (۲۳) اپنی راہ لے (۲۴) کالا منھ کر (۲۵) چال دکھا (۲۶) چلتی بن (۲۷) چلتی نظر آ (۲۸) دفع ہو (۲۹) دال فے عین ہو (۳۰) رفو چکر ہو (۳۱) پنجرا خالی کر (۳۲) ہٹ کے سڑ (۳۳) اپنی صورت گما (۳۴) بستر اُٹھا (۳۵) اپنا سوجھتا دیکھ (۳۶) اپنی گٹھری باندھ (۳۷) اپنی نجاست الگ پھیلا (۳۸) تشریف لیجائیے (۳۹) تشریف کا ٹوکرا لیجائیے (۴۰) جہاں سینگ سمائے جا (۴۱) اپنا مانگ کھا (۴۲) بہت ہو چکی اب مہربانی فرمائیے (۴۳) اے بے علاقہ (۴۴) مونھ چھپا (۴۵) جہنم میں جا (۴۶) چولھے میں جا (۴۷) بھاڑ میں پڑ (۴۸) میرے پاس سے چل (۴۹) اپنی مُراد پر فتح مند ہو (۵۰) میں نے نکاح فسخ کیا (۵۱) تو مجھ پر مثل مُردار (۵۲) یا سوئر یا (۵۳) شراب کے ہے۔ (نہ مثل بنگ۔ یا افیون یا مال فلاں یا زوجۂ فلاں کے) (۵۴) تو مثل میری ماں یا بہن یا بیٹی کے ہے (اور یوں کہا کہ تو ماں بہن بیٹی ہے تو گناہ کے سوا کچھ نہیں) (۵۵) تو خلاص ہے (۵۶) تیری گلو خلاصی ہوئی (۵۷) تو خالص ہوئی (۵۸) حلال خدا یا (۵۹) حلال مسلمانان یا (۶۰) ہر حلال مجھ پر حرام (۶۱) تو میرے ساتھ حرام میں ہے (۶۲) میں نے تجھے تیرے ہاتھ بیچا اگرچہ کسی عوض کا ذکر نہ آئے اگرچہ عورت نے یہ نہ کہا کہ میں نے خریدا (۶۳) میں تجھ سے باز آیا (۶۴) میں تجھ سے درگزرا (۶۵) تو میرے کام کی نہیں (۶۶) میرے مطلب کی نہیں (۶۷)

---

1. ......یعنی نہ گالی کا احتمال ہے نہ سوال رد کرنے کا احتمال۔
2. ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الکنایات، ج٤، ص٥١٦ ـ ٥٢٢ وغیرہ.
3. ......جدائی۔

میرے مصرف کی نہیں (۶۸) مجھے تجھ پر کوئی راہ نہیں (۶۹) کچھ قابو نہیں (۷۰) مِلک نہیں (۷۱) میں نے تیری راہ خالی کردی (۷۲) تو میری مِلک [1] سے نکل گئی (۷۳) میں نے تجھ سے خلع کیا (۷۴) اپنے میکے بیٹھ (۷۵) تیری باگ ڈھیلی کی (۷۶) تیری رسّی چھوڑ دی (۷۷) تیری لگام اُتار لی (۷۸) اپنے رفیقوں سے جامل (۷۹) مجھے تجھ پر کچھ اختیار نہیں (۸۰) میں تجھ سے لادعویٰ ہوتا ہوں (۸۱) میرا تجھ پر کچھ دعویٰ نہیں (۸۲) خاوند تلاش کر (۸۳) میں تجھ سے جُدا ہوں یا ہوا (فقط میں جُدا ہوں یا ہوا کافی نہیں اگر چہ بہ نیت طلاق کہا) (۸۴) میں نے تجھے جُدا کردیا (۸۵) میں نے تجھ سے جُدائی کی (۸۶) تو خود مختار ہے (۸۷) تو آزاد ہے (۸۸) مجھ میں تجھ میں نکاح نہیں (۸۹) مجھ میں تجھ میں نکاح باقی نہ رہا (۹۰) میں نے تجھے تیرے گھر والوں یا (۹۱) باپ یا (۹۲) ماں یا (۹۳) خاوندوں کو دیا یا (۹۴) خود تجھ کو دیا (اور تیرے بھائی یا ماموں یا چچا یا کسی اجنبی کو دینا کہا تو کچھ نہیں) (۹۵) مجھ میں تجھ میں کچھ معاملہ نہ رہا یا نہیں (۹۶) میں تیرے نکاح سے بیزار ہوں (۹۷) بَری ہوں (۹۸) مجھ سے دُور ہو (۹۹) مجھے صورت نہ دکھا (۱۰۰) کنارے ہو (۱۰۱) تو نے مجھ سے نجات پائی (۱۰۲) الگ ہو (۱۰۳) میں نے تیرا پاؤں کھولدیا (۱۰۴) میں نے تجھے آزاد کیا (۱۰۵) آزاد ہو جا (۱۰۶) تیری بندکٹی (۱۰۷) تو بے قید ہے (۱۰۸) میں تجھ سے بَری ہوں (۱۰۹) اپنا نکاح کر (۱۱۰) جس سے چاہے نکاح کرلے (۱۱۱) میں تجھ سے بیزار ہوا (۱۱۲) میرے لیے تجھ پر نکاح نہیں (۱۱۳) میں نے تیرا نکاح فسخ کیا (۱۱۴) چاروں راہیں تجھ پر کھولدیں (اور اگر یوں کہا کہ چاروں راہیں تجھ پر کُھلی ہیں تو کچھ نہیں جب تک یہ نہ کہے کہ (۱۱۵) جو راستہ چاہے اختیار کر) (۱۱۶) میں تجھ سے دست بردار ہوا (۱۱۷) میں نے تجھے تیرے گھر والوں یا باپ یا ماں کو واپس دیا (۱۱۸) تو میری عصمت سے نکل گئی (۱۱۹) میں نے تیری مِلک سے شرعی طور پر اپنا نام اُتار دیا (۱۲۰) تو قیامت تک یا عمر بھر میرے لائق نہیں (۱۲۱) تو مجھ سے ایسی دور ہے جیسے مکہ معظّمہ مدینہ طیّبہ سے یا دلّی لکھنؤ سے۔[2] (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱: ان الفاظ سے طلاق نہ ہوگی اگر چہ نیت کرے، مجھے تیری حاجت نہیں۔ مجھے تجھ سے سروکار نہیں۔ تجھ سے مجھے کام نہیں۔ غرض نہیں۔ مطلب نہیں۔ تو مجھے درکار نہیں۔ تجھ سے مجھے رغبت نہیں۔ میں تجھے نہیں چاہتا۔[3] (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۲: کنایہ کے اِن الفاظ سے ایک بائن طلاق ہوگی اگر بہ نیت طلاق بولے گئے اگر چہ بائن کی نیت نہ ہو اور دوٓ کی نیت کی جب بھی وہی ایک واقع ہوگی مگر جبکہ زوجہ باندی ہو تو دوٓ کی نیت صحیح ہے اور تین کی نیت کی تو تین واقع

---

1 ......ملکیت۔

2 ...... "الفتاوی الرضویة"، کتاب الطلاق، باب الکنایة، ج۱۲، ص ۵۱۵ ـ ۵۲۷.

3 ...... "الفتاوی الرضویة"، کتاب الطلاق، باب الکنایة، ج۱۲، ص ۵۲۰.

ہونگی۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: مدخولہ[2] کو ایک طلاق دی تھی پھر عدّت میں کہا کہ میں نے اُسے بائن کر دیا یا تین تو بائن یا تین واقع ہو جائیں گی اور اگر عدّت یا رجعت کے بعد ایسا کہا تو کچھ نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۴: صریح صریح کو لاحق ہوتی ہے یعنی پہلے صریح لفظوں سے طلاق دی پھر عدّت کے اندر دوسری مرتبہ طلاق کے صریح لفظ کہے تو اس سے دوسری واقع ہوگی۔ یوہیں بائن کے بعد بھی صریح لفظ سے واقع کر سکتا ہے جبکہ عورت عدّت میں ہو اور صریح سے مراد یہاں وہ ہے جس میں نیت کی ضرورت نہ ہو اگرچہ اُس سے طلاق بائن پڑے اور عدّت میں صریح کے بعد بائن طلاق دے سکتا ہے۔ اور بائن بائن کو لاحق نہیں ہوتی جبکہ یہ ممکن ہو کہ دوسری کو پہلی کی خبر دینا کہہ سکیں مثلاً پہلے کہا تھا کہ تو بائن ہے اس کے بعد پھر یہی لفظ کہا تو اس سے دوسری واقع نہ ہوگی کہ یہ پہلی طلاق کی خبر ہے یا دوبارہ کہا میں نے تجھے بائن کر دیا اور اگر دوسری کو پہلی سے خبر دینا نہ کہہ سکیں مثلاً پہلے طلاق بائن دی پھر کہا میں نے دوسری بائن دی تو اب دوسری پڑے گی۔[4] یوہیں پہلی صورت میں بھی دو۲ واقع ہونگی جبکہ دوسری سے دوسری طلاق کی نیت ہو۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: بائن کو کسی شرط پر معلق کیا یا کسی وقت کی طرف مضاف کیا اور اُس شرط یا وقت کے پائے جانے سے پہلے طلاق بائن دیدی مثلاً یہ کہا اگر تو آج گھر میں گئی تو بائن ہے یا کل تجھے طلاق بائن ہے پھر گھر میں جانے اور کل آنے سے پہلے ہی طلاق بائن دیدی تو طلاق ہوگئی پھر عدّت کے اندر شرط پائی جانے اور کل آنے سے ایک طلاق اور پڑے گی۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۶: اگر عورت کو طلاق بائن دی یا اُس سے خلع کیا اسکے بعد کہا تو گھر میں گئی تو بائن ہے تو اب طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر دو شرطوں پر طلاق بائن معلق کی مثلاً کہا اگر تو گھر میں جائے تو بائن ہے اور اگر میں فلاں سے کلام کروں تو تُو بائن ہے اِن دونوں باتوں کے کہنے کے بعد اب وہ گھر میں گئی تو ایک طلاق پڑی پھر اگر اُس شخص سے عدّت میں شوہر نے کلام کیا تو دوسری پڑی۔ یوہیں اگر پہلے کلام کیا پھر گھر میں گئی جب بھی دو واقع ہونگی اور اگر پہلے ایک شرط پر معلق کی پھر اس کے پائے جانے

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الکنایات، مطلب: لا اعتبار بالاعراب هنا، ج٤، ص٥٢٤ .

2 ...... جس سے جماع کیا گیا ہو۔

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الکنایات، ج٤، ص٥٢٨ .

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الکنایات، مطلب: الصریح یلحق...إلخ، ج٤، ص٥٢٨ ـ ٥٣٣ .

5 ...... بشرطیکہ اس نیت پر دلالت کرنے والا کوئی لفظ بھی مذکور ہو... عِلمِیه، انظر "منحة الخالق"، ج٣، ص٥٣٢ .
و "الفتاوی الرضویة"، ج ١٢ ص٥٧٨، ٥٨٢، ٥٨٥ .

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الکنایات، ج٤، ص٥٣٤ .

کے بعد دوسری شرط پر معلق کی دوسری کے پائے جانے پر طلاق نہ ہوگی۔[1] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۷: قسم کھائی کہ عورت کے پاس نہ جائے گا پھر چار مہینے گزرنے سے پہلے بہ نیت طلاق اُسے بائن کہا یا اُس سے خلع کیا تو طلاق واقع ہوگئی پھر قسم کھانے سے چار مہینے تک اُسکے پاس نہ گیا تو یہ دوسری طلاق ہوئی اور اگر پہلے خلع کیا پھر کہا تو بائن ہے تو واقع نہ ہوگی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: یہ کہا کہ میری ہر عورت کو طلاق ہے یا اگر یہ کام کروں تو میری عورت کو طلاق ہے تو جس عورت سے خلع کیا ہے یا جو طلاق بائن کی عدّت میں ہے ان لفظوں سے اُسے طلاق نہ ہوگی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۹: جو فرقت[4] ہمیشہ کے لیے ہو یعنی جس کی وجہ سے اُس سے کبھی نکاح نہ ہوسکتا ہو جیسے حرمتِ مصاہرت[5] و حرمتِ رضاع[6] تو اس عورت پر عدّت میں بھی طلاق نہیں ہوسکتی۔ یوہیں اگر اس کی عورت کنیز تھی اُس کو خرید لیا تو اب اُسے طلاق نہیں دے سکتا کہ وہ نکاح سے بالکل نکل گئی۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: زن و شوہر[8] میں سے کوئی معاذ اللہ مرتد ہوا مگر دارالاسلام میں رہا تو طلاق ہوسکتی ہے اور اگر دارالحرب کو چلا گیا تو اب طلاق نہیں ہوسکتی اور مرد مرتد ہو کر دارالحرب کو چلا گیا تھا پھر مسلمان ہو کر واپس آیا اور عورت ابھی عدّت میں ہے تو طلاق دے سکتا ہے اور عورت اگرچہ واپس آجائے طلاق نہیں ہوسکتی۔[9] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: خیار بلوغ یعنی بالغ ہوتے ہی نکاح سے ناراضی ظاہر کی اور خیار عتق کہ آزاد ہو کر تفریق چاہی ان دونوں کے بعد طلاق نہیں ہوسکتی۔[10] (درمختار)

---

1 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق،باب الکنایات،مطلب:الصریح یلحق الصریح والبائن،ج٤،ص٥٣٥.
و"الفتاوی الھندیة"، کتاب الطلاق،الباب الثاني في إیقاع الطلاق،الفصل الخامس،ج١، ص٣٧٧.

2 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الطلاق،الباب الثاني في إیقاع الطلاق،الفصل الخامس،ج١، ص٣٧٧.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق،باب الکنایات،ج٤،ص٥٣٦.

4 ......جدائی۔ 5 ......سسرالی رشتوں کی وجہ سے نکاح کا حرام ہونا۔ 6 ......دودھ کے رشتے کی وجہ سے نکاح کا حرام ہونا۔

7 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الطلاق،الباب الثاني في إیقاع الطلاق،الفصل الخامس،ج١،ص٣٧٨.

8 ......میاں بیوی۔

9 ......"ردالمحتار"، کتاب الطلاق،باب الکنایات،مطلب:المختلعة والمبانة...إلخ،ج٤،ص٥٣٧.

10 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق،باب الکنایات،ج٤،ص٥٣٨.

طلاق سپرد کرنے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ﴾[1]

اے نبی! اپنی بی بیوں سے فرمادو کہ اگرتُم دنیا کی زندگی اور اُس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمھیں مال دوں اور تم کو اچھی طرح چھوڑ دوں اور اگر اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو اللہ (عزوجل) نے تم میں نیکی والوں کے لیے بڑا اجر طیار کر رکھا ہے۔

حدیث ۱ صحیح مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ جب یہ آیت نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: ''اے عائشہ میں تجھ پر ایک بات پیش کرتا ہوں، اُس میں جلدی نہ کرنا جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ کرلینا جواب نہ دینا (اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو معلوم تھا کہ ان کے والدین جدائی کے لیے مشورہ نہ دینگے)۔ اُم المومنین نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) وہ کیا بات ہے؟ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اس آیت کی تلاوت کی۔ ام المومنین نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بارے میں مجھے والدین سے مشورہ کی کیا حاجت ہے، بلکہ میں اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور آخرت کے گھر کو اختیار کرتی ہوں اور میں یہ چاہتی ہوں کہ ازواج مطہرات میں سے کسی کو میرے جواب کی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) خبر نہ دیں۔ ارشاد فرمایا: ''جو مجھ سے پوچھے گی کہ عائشہ نے کیا جواب دیا ہے، میں اُسے خبر کردونگا اللہ (عزوجل) نے مجھے مشقّت میں ڈالنے والا اور مشقّت میں پڑنے والا بنا کر نہیں بھیجا ہے، اُس نے مجھے معلم اور آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔''[2]

حدیث ۲ صحیح بخاری شریف میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، فرماتی ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا ہم نے اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو اختیار کیا اور اس کو کچھ (یعنی طلاق) نہیں شمار کیا۔ اُسی میں ہے، مسروق کہتے ہیں مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ اُس کو ایک دفعہ اختیار دوں یا سو دفعہ جب کہ وہ مجھے اختیار کرے یعنی اس صورت میں طلاق نہیں ہوتی۔[3]

1 ...... پ ۲۱، الأحزاب: ۲۸، ۲۹.

2 ...... "صحیح مسلم"، کتاب الطلاق، باب بیان ان تخییره امراته... إلخ، الحدیث: ۱٤۷۸، ص ۷۸۳.

3 ......"صحیح البخاري"، کتاب الطلاق، باب من خیّر نساءه... إلخ، الحدیث: ۵۲٦۲، ۵۲٦۳، ج۳، ص ٤۸۲.

احکام فقہیّہ

مسئلہ ۱ عورت سے کہا تجھے اختیار ہے یا تیرا معاملہ تیرے ہاتھ ہے اور اس سے مقصود طلاق کا اختیار دینا ہے تو عورت اُس مجلس میں اپنے کو طلاق دے سکتی ہے اگرچہ وہ مجلس کتنی ہی طویل ہو اور مجلس بدلنے کے بعد کچھ نہیں کرسکتی اور اگر عورت وہاں موجود نہ تھی یا موجود تھی مگر سُنا نہیں اور اُسے اختیار اُنھیں لفظوں سے دیا تو جس مجلس میں اُسے اسکا علم ہوا اُس کا اعتبار ہے۔ ہاں اگر شوہر نے کوئی وقت مقرر کردیا تھا مثلاً آج اُسے اختیار ہے اور وقت گزرنے کے بعد اُسے علم ہوا تو اب کچھ نہیں کرسکتی اور اگر ان لفظوں سے شوہر نے طلاق کی نیت ہی نہ کی تو کچھ نہیں کہ یہ کنایہ ہیں اور کنایہ میں بے نیت طلاق نہیں ہاں اگر غضب کی حالت میں کہا یا اُس وقت طلاق کی بات چیت تھی تو اب نیت نہیں دیکھی جائے گی۔ اور اگر عورت نے ابھی کچھ نہ کہا تھا کہ شوہر نے اپنے کلام کو واپس لیا تو مجلس کے اندر واپس نہ ہوگا یعنی بعد واپسی شوہر بھی عورت اپنے کو طلاق دے سکتی ہے اور شوہر اُسے منع بھی نہیں کرسکتا۔ اور اگر شوہر نے یہ لفظ کہے کہ تو اپنے کو طلاق دیدے یا تجھے اپنی طلاق کا اختیار ہے جب بھی یہی سب احکام ہیں مگر اِس صورت میں عورت نے طلاق دیدی تو رجعی پڑیگی ہاں اس صورت میں عورت نے تین طلاقیں دیں اور مرد نے تین کی نیت بھی کرلی ہے تو تین ہوں گی اور مرد کہتا ہے میں نے ایک کی نیت کی تھی تو ایک بھی واقع نہ ہوگی اور اگر شوہر نے تین کی نیت کی یا یہ کہا کہ تو اپنے کو تین طلاقیں دے لے اور عورت نے ایک دی تو ایک پڑے گی اور اگر کہا تو اگر چاہے تو اپنے کو تین طلاقیں دے عورت نے ایک دی یا کہا تو اگر چاہے تو اپنے کو ایک طلاق دے عورت نے تین دیں تو دونوں صورتوں میں کچھ نہیں مگر پہلی صورت میں اگر عورت نے کہا میں نے اپنے کو طلاق دی ایک اور ایک اور ایک تو تین پڑیں گی۔[1] (جوہرہ، درمختار، عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ ۲ اِن الفاظ مذکورہ کے ساتھ یہ بھی کہا کہ تو جب چاہے یا جس وقت چاہے تو اب مجلس بدلنے سے اختیار باطل نہ ہوگا اور شوہر کو کلام واپس لینے کا اب بھی اختیار نہ ہوگا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳ اگر عورت سے کہا تو اپنی سوت[3] کو طلاق دیدے یا کسی اور شخص سے کہا تو میری عورت کو طلاق دیدے تو

1 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب الطلاق، الجزء الثاني، ص٥٨.
و"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب تفويض الطلاق، ج٤، ص٥٤١.
و"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق... إلخ، الفصل الاول، ج١، ص٣٨٧-٣٨٩، وغيرها.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب تفويض الطلاق، ج٤، ص٥٤٣.

3 ......ایک خاوند کی دو یا زیادہ بیویاں آپس میں ایک دوسرے کی سوت کہلاتی ہیں۔

مجلس کے ساتھ مقید نہیں بعد مجلس بھی طلاق ہوسکتی ہے اور اس میں رجوع کرسکتا ہے کہ یہ وکیل ہے اور مؤکل کو اختیار ہے کہ وکیل کو معزول کردے مگر جبکہ مشیت[1] پر معلق کردیا ہو یعنی کہہ دیا ہو کہ اگر تو چاہے تو طلاق دیدے تو اب توکیل[2] نہیں بلکہ تملیک[3] ہے لہٰذا مجلس کے ساتھ خاص ہے اور رجوع نہ کرسکے گا اور اگر عورت سے کہا تو اپنے کو اور اپنی سوت کو طلاق دیدے تو خود اُس کے حق میں تملیک ہے اور سَوت کے حق میں توکیل اور ہر ایک کا حکم وہ ہے جو اوپر مذکور ہوا یعنی اپنے کو مجلس بعد نہیں دے سکتی اور سَوت کو دے سکتی ہے۔[4] (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۴: تملیک و توکیل میں چند باتوں کا فرق ہے تملیک میں رجوع نہیں کرسکتا۔ معزول نہیں کرسکتا بعد تملیک کے شوہر مجنون ہوجائے تو باطل نہ ہوگی۔ جس کو مالک بنایا اُسکا عاقل ہونا ضروری نہیں اور مجلس کے ساتھ مقیّد ہے اور توکیل میں اِن سب کا عکس ہے اگر بالکل ناسمجھ بچے سے کہا تو میری عورت کو اگر چاہے طلاق دیدے اور وہ بول سکتا ہے اُس نے طلاق دیدی واقع ہوگئی۔ یوہیں اگر مجنون کو مالک کردیا اور اُس نے دیدی تو ہوگئی اور وکیل بنایا تو نہیں اور مالک کرنے کی صورت میں اگر اچھا تھا اُس کے بعد مجنون ہوگیا تو واقع نہ ہوگی۔[5] (درمختار)

مجلس بدلنے کی صورتیں

مسئلہ ۵: بیٹھی تھی کھڑی ہوگئی یا ایک کام کررہی تھی اُسے چھوڑ کر دوسرا کام کرنے لگی مثلاً کھانا منگوایا یا سوگئی یا غسل کرنے لگی یا مہندی لگانے لگی یا کسی سے خرید و فروخت کی بات کی یا کھڑی تھی جانور پر سوار ہوگئی یا سوار تھی اتر گئی یا ایک سواری سے اتر کر دوسری پر سوار ہوئی یا سوار تھی مگر جانور کھڑا تھا چلنے لگا تو اِن سب صورتوں میں مجلس بدل گئی اور اب طلاق کا اختیار نہ رہا اور اگر کھڑی تھی بیٹھ گئی یا کھڑی تھی اور مکان میں ٹہلنے لگی یا بیٹھی ہوئی تھی تکیہ لگالیا یا تکیہ لگائے ہوئے تھی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی یا اپنے باپ وغیرہ کسی کو مشورہ کے لیے بُلایا یا گواہوں کو بُلانے گئی کہ اُن کے سامنے طلاق دے بشرطیکہ وہاں کوئی ایسا نہیں جو بُلا دے یا سواری پر جارہی تھی اُسے روک دیا یا پانی پیا یا کھانا وہاں موجود تھا کچھ تھوڑا سا کھا لیا، ان سب صورتوں میں مجلس نہیں بدلی۔[6] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

---

1 ...... مرضی، ارادہ۔ 2 ...... وکیل بنانا۔ 3 ...... مالک بنانا۔

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج٤، ص٥٤٤.
و "الجوھرۃالنیرۃ"، کتاب الطلاق، الجزء الثاني، ص٦٠.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج٤، ص٥٤٤.

6 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث، الفصل الاول، ج١، ص٣٨٧.
و "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج٤، ص٥٤٥، وغیرھما.

مسئلہ ۶: کشتی گھر کے حکم میں ہے کہ کشتی کے چلنے سے مجلس نہ بدلے گی اور جانور پر سوار ہے اور جانور چل رہا ہے تو مجلس بدل رہی ہے، ہاں اگر شوہر کے سکوت کرتے ہی فوراً اُسی قدم میں جواب دیا تو طلاق ہوگئی اور اگر محمل[1] میں دونوں سوار ہیں جسے کوئی کھینچے لیے جاتا ہے تو مجلس نہیں بدلی کہ یہ کشتی کے حکم میں ہے۔[2] (درمختار) گاڑی پالکی[3] کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۷: بیٹھی ہوئی تھی لیٹ گئی اگر تکیہ وغیرہ لگا کر اُس طرح لیٹی جیسے سونے کے لیے لیٹتے ہیں تو اختیار جاتا رہا۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: دو زانو بیٹھی تھی چار زانو بیٹھ گئی یا عکس کیا یا بیٹھی سوگئی تو مجلس نہیں بدلی۔[5] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: شوہر نے اُسے مجبور کرکے کھڑا کیا یا جماع کیا تو اختیار نہ رہا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۰: شوہر کے اختیار دینے کے بعد عورت نے نماز شروع کر دی اختیار جاتا رہا نماز فرض ہو یا واجب یا نفل۔ اور اگر عورت نماز پڑھ رہی تھی اُسی حالت میں اختیار دیا تو اگر وہ نماز فرض یا واجب یا سنت مؤکدہ ہے تو پوری کرکے جواب دے اختیار باطل نہ ہوگا اور اگر نفل نماز ہے تو دو رکعت پڑھکر جواب دے اور اگر تیسری رکعت کے لیے کھڑی ہوئی تو اختیار جاتا رہا اگرچہ سلام نہ پھیرا ہو۔ اور اگر سُبْحٰنَ اللهِ کہا یا کچھ تھوڑا سا قرآن پڑھا تو باطل نہ ہوا اور زیادہ پڑھا تو باطل ہوگیا۔[7] (جوہرہ) اور اگر عورت نے جواب میں کہا تُو اپنی زبان سے کیوں طلاق نہیں دیتا تو اس کہنے سے اختیار باطل نہ ہوگا اور اگر یہ کہا اگر تُو مجھے طلاق دیتا ہے تو اتنا مجھے دیدے تو اختیار باطل ہوگیا۔[8] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: اگر یک وقت اس کی اور شفعہ کی خبر پہنچی اور عورت دونوں کو اختیار کرنا چاہتی ہے تو یہ کہنا چاہیے کہ میں نے دونوں کو اختیار کیا ورنہ جس ایک کو اختیار کرے گی دوسرا جاتا رہے گا۔[9] (عالمگیری)

---

1. یعنی کجاوہ۔
2. "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج٤، ص٥٤٦.
3. ڈولی۔
4. "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج٤، ص٥٤٦.
5. "الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الثالث، الفصل الاول، ج١، ص٣٨٧، ٣٨٨. و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج٤، ص٥٤٥.
6. "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج٤، ص٥٤٦.
7. "الجوهرة النيرة"، کتاب الطلاق، الجزء الثاني، ص٥٨.
8. "الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الثالث، الفصل الأول، ج١، ص٣٨٨. و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج٤، ص٥٤٦.
9. "الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الثالث، الفصل الاول، ج١، ص٣٨٨.

مسئلہ ۱۲ مرد نے اپنی عورت سے کہا تو اپنے نفس کو اختیار کر عورت نے کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا کہا میں نے اختیار کیا یا اختیار کرتی ہوں تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی اور تین کی نیت صحیح نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۳ تفویضِ طلاق[2] میں یہ ضرور ہے کہ زن وشو[3] دونوں میں سے ایک کے کلام میں لفظ نفس یا طلاق کا ذکر ہو اگر شوہر نے کہا تجھے اختیار ہے عورت نے کہا میں نے اختیار کیا طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر جواب میں کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا شوہر نے کہا تھا تو اپنے نفس کو اختیار کر عورت نے کہا میں نے اختیار کیا یا کہا میں نے کیا تو اگر نیت طلاق تھی تو ہوگئی اور یہ بھی ضرور ہے کہ لفظ نفس کو متصلاً[4] ذکر کرے اور اگر اِس لفظ کو کچھ دیر بعد کہا اور مجلس بدلی نہ ہو تو متصل ہی کے حکم میں ہے یعنی طلاق واقع ہوگی اور مجلس بدلنے کے بعد کہا تو بیکار ہے۔[5] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۴ شوہر نے دوبار کہا اختیار کر اختیار کر یا کہا اپنی ماں کو اختیار کر تو اب لفظ نفس ذکر کرنے کی حاجت نہیں یہ اُس کے قائم مقام ہوگیا۔ یوہیں عورت کا کہنا کہ میں نے اپنے باپ یا ماں یا اہل یا ازواج کو اختیار کیا لفظ نفس کے قائم مقام ہے اور اگر عورت نے کہا میں نے اپنی قوم یا کنبہ والوں یا رشتہ داروں کو اختیار کیا تو یہ اسکے قائم مقام نہیں اور اگر عورت کے ماں باپ نہ ہوں تو یہ کہنا بھی کہ میں نے اپنے بھائی کو اختیار کیا کافی ہے اور ماں باپ نہ ہونے کی صورت میں اُس نے ماں باپ کو اختیار کیا جب بھی طلاق ہوجائے گی۔ عورت سے کہا تین کو اختیار کر عورت نے کہا میں نے اختیار کیا تو تین طلاقیں پڑ جائیں گی۔[6] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۱۵ عورت نے جواب میں کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا نہیں بلکہ اپنے شوہر کو تو واقع ہوجائے گی اور یوں کہا کہ میں نے اپنے شوہر کو اختیار کیا نہیں بلکہ اپنے نفس کو تو واقع نہ ہوگی اور اگر کہا میں نے اپنے نفس یا شوہر کو اختیار کیا تو واقع نہ ہوگی اور اگر کہا اپنے نفس اور شوہر کو تو واقع ہوگی اور اگر کہا شوہر اور نفس کو تو نہیں۔[7] (فتح القدیر)

مسئلہ ۱۶ مرد نے عورت کو اختیار دیا تھا عورت نے ابھی جواب نہ دیا تھا کہ شوہر نے کہا اگر تو اپنے کو اختیار کرلے تو ایک ہزار دونگا عورت نے اپنے کو اختیار کیا تو نہ طلاق ہوئی نہ مال دینا واجب آیا۔[8] (فتح القدیر)

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج٤، ص٥٤٦.

2 ......طلاق کا سپرد کرنا۔ 3 ......میاں بیوی۔ 4 ......ساتھ ہی۔

5 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تفویض الطلاق...إلخ، الفصل الاول، ج١، ص٣٨٨۔٣٨٩ وغیرہ.

6 ......"الدرالمختار" و"رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج٤، ص٥٤٨، وغیرھما.

7 ......"فتح القدیر"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج٣، ص٤١٤.

8 ......"فتح القدیر"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج٣، ص٤١٤.

مسئلہ ۱۷: شوہر نے اختیار دیا عورت نے جواب میں کہا میں نے اپنے کو بائن کیا یا حرام کردیا یا طلاق دی تو جواب ہوگیا اور ایک بائن طلاق پڑگئی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: شوہر نے تین بار کہا تجھے اپنے نفس کا اختیار ہے عورت نے کہا میں نے اختیار کیا یا کہا پہلے کو اختیار کیا یا بیچ والے کو یا پچھلے کو یا ایک کو بہر حال تین طلاقیں واقع ہوں گی۔ اور اگر اس کے جواب میں کہا کہ میں نے اپنے نفس کو طلاق دی یا میں نے اپنے نفس کو ایک طلاق کے ساتھ اختیار کیا یا میں نے پہلی طلاق اختیار کی تو ایک بائن واقع ہوگی۔[2] (تنویرالابصار)

مسئلہ ۱۹: شوہر نے تین مرتبہ کہا مگر عورت نے پہلی ہی بار کے جواب میں کہہ دیا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو بعد والے الفاظ باطل ہوگئے۔ یوہیں اگر عورت نے کہا میں نے ایک کو باطل کردیا تو سب باطل ہوگئے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: شوہر نے کہا تجھے اپنے نفس کا اختیار ہے کہ تو طلاق دیدے عورت نے طلاق دی تو بائن واقع ہوئی۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۱: عورت سے کہا تین طلاقوں میں سے جو تو چاہے تجھے اختیار ہے تو ایک یا دو کا اختیار ہے تین کا نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: عورت کو اختیار دیا اُس نے جواب میں کہا میں تجھے نہیں اختیار کرتی یا تجھے نہیں چاہتی یا مجھے تیری حاجت نہیں تو یہ سب کچھ نہیں اور اگر کہا میں نے یہ اختیار کیا کہ تیری عورت نہ ہوں تو بائن ہوگئی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: کسی سے کہا تو میری عورت کو اختیار دیدے تو جب تک یہ شخص اُسے اختیار نہ دے گا عورت کو اختیار حاصل نہیں اور اگر اُس شخص سے کہا تو عورت کو اختیار کی خبر دے تو عورت کو اختیار حاصل ہوگیا اگرچہ خبر نہ کرے۔[7] (درمختار)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث فی تفويض الطلاق... إلخ، الفصل الاول، ج١، ص٣٨٩.

2 ......"تنوير الأبصار"، كتاب الطلاق، باب تفويض الطلاق، ج٤، ص٥٥٠-٥٥٢.

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث فی تفويض الطلاق... إلخ، الفصل الاول، ج١، ص٣٨٩.

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب تفويض الطلاق، ج٤، ص٥٥٢.

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث فی تفويض الطلاق... إلخ، الفصل الاول، ج١، ص٣٩٠.

6 ......المرجع السابق.

7 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب تفويض الطلاق، ج٤، ص٥٥٢.

مسئلہ ۲۴: کہا تجھے اس سال یا اس مہینے یا آج دن میں اختیار ہے تو جب تک وقت باقی ہے اختیار ہے اگرچہ مجلس بدل گئی ہو۔ اور اگر ایک دن کہا تو چوبیس گھنٹے اور ایک ماہ کہا تو تیس دن تک اختیار ہے اور چاند جس وقت دکھائی دیا اُس وقت ایک مہینے کا اختیار دیا تو تیس دن ضرور نہیں بلکہ دوسرے ہلال[1] تک ہے۔[2] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۵: نکاح سے پیشتر[3] تفویضِ طلاق کی مثلاً عورت سے کہا اگر میں دوسری عورت سے نکاح کروں تو تجھے اپنے نفس کو طلاق دینے کا اختیار ہے تو یہ تفویض نہ ہوئی کہ اضافت ملک کی طرف نہیں۔ یوہیں اگر ایجاب وقبول میں شرط کی اور ایجاب شوہر کی طرف سے ہو مثلاً کہا میں تجھے اس شرط پر نکاح میں لایا عورت نے کہا میں نے قبول کیا جب بھی تفویض نہ ہوئی۔ اور اگر عقد میں شرط کی اور ایجاب عورت یا اُس کے وکیل نے کیا مثلاً میں نے اپنے نفس کو یا اپنی فلاں موکلہ[4] کو اس شرط پر تیرے نکاح میں دیا مرد نے کہا میں نے اس شرط پر قبول کیا تو تفویض طلاق ہوگئی شرط پائی جائے تو عورت کو جس مجلس میں علم ہوا اپنے کو طلاق دینے کا اختیار ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: مرد نے عورت سے کہا تیرا امر[6] تیرے ہاتھ ہے تو اس میں بھی وہی شرائط واحکام ہیں جو اختیار کے ہیں کہ نیت طلاق سے کہا ہو اور نفس کا ذکر ہو اور جس مجلس میں کہا یا جس مجلس میں علم ہوا اُسی میں عورت نے طلاق دی ہو تو واقع ہو جائے گی اور شوہر رجوع نہیں کرسکتا صرف ایک بات میں فرق ہے وہاں تین کی نیت صحیح نہیں اور اس میں اگر تین طلاق کی نیت کی تو تین واقع ہونگی اگرچہ عورت نے اپنے کو ایک طلاق دی یا کہا میں نے اپنے نفس کو قبول کیا یا اپنے امر کو اختیار کیا یا تو مجھ پر حرام ہے یا مجھ سے جُدا ہے یا میں تجھ سے جُدا ہوں یا مجھے طلاق ہے۔ اور اگر مرد نے دو۲ کی نیت کی یا ایک کی یا نیت میں کوئی عدد نہ ہو تو ایک ہوگی۔[7] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۷: زوجہ نابالغہ ہے اُس سے یہ کہا کہ تیرا امر تیرے ہاتھ ہے اُس نے اپنے کو طلاق دیدی ہوگئی اور اگر عورت کے باپ سے کہا کہ اُس کا امر تیرے ہاتھ ہے اس نے کہا میں نے قبول کیا یا کوئی اور لفظ طلاق کا کہا طلاق ہوگئی۔[8] (ردالمحتار)

---

1 ...... چاند۔

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج٤، ص٥٥٣.

و "الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الاول، ج١، ص٣٩٠.

3 ...... پہلے۔ 4 ...... وکیل بنانے والی۔

5 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، مطلب: في الحشيشة...الخ، ج٤، ص٤٣٧.

6 ...... یعنی معاملہ۔

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الامر باليد، ج٤، ص٥٥٤، وغيره.

8 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الامر باليد، ج٤، ص٥٥٥.

مسئلہ ۲۸ عورت کے لیے یہ لفظ کہا مگر اُسے اس کا علم نہ ہوا اور طلاق دے لی واقع نہ ہوئی۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۲۹ شوہر نے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے اس کے جواب میں عورت نے کہا میرا امر میرے ہاتھ ہے تو یہ جواب نہ ہوا یعنی طلاق نہ ہوئی بلکہ جواب میں وہ لفظ ہونا چاہیے جس کی نسبت عورت کی طرف اگر زوج[2] کرتا تو طلاق ہوتی۔[3] (درمختار) مثلاً کہے میں نے اپنے نفس کو حرام کیا، بائن کیا، طلاق دی، وغیرہا۔ یوہیں اگر جواب میں کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا کہا قبول کیا یا عورت کے باپ نے قبول کیا جب بھی طلاق ہوگئی۔ یوہیں اگر جواب میں کہا تو مجھ پر حرام ہے یا میں تجھ پر حرام ہوئی یا تو مجھ سے جدا ہے یا میں تجھ سے جدا ہوں یا کہا میں حرام ہوں یا میں جدا ہوں تو ان سب صورتوں میں طلاق ہے اور اگر کہا تو حرام ہے اور یہ نہ کہا کہ مجھ پر یا تو جدا ہے اور یہ نہ کہا کہ مجھ سے تو باطل ہے طلاق نہ ہوئی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰ اس کے جواب میں اگرچہ رجعی کا لفظ ہو طلاق بائن پڑے گی ہاں اگر شوہر نے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے طلاق دینے میں تو رجعی ہوگی یا شوہر نے کہا تین طلاق کا امر تیرے ہاتھ ہے اور عورت نے ایک یا دو دی تو رجعی ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱ کہا تیرا امر تیری ہتھیلی میں ہے یا دہنے ہاتھ یا بائیں ہاتھ میں یا تیرا امر تیرے ہاتھ میں کر دیا یا تیرے ہاتھ کو سپُرد کر دیا یا تیرے مونھ میں ہے یا زبان میں، جب بھی وہی حکم ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲ اگر ان الفاظ کو بہ نیت طلاق نہ کہا تو کچھ نہیں مگر حالت غضب یا مذاکرۂ طلاق[7] میں کہا تو نیت نہیں دیکھی جائے گی بلکہ حکم طلاق دیدیں گے۔ اور اگر مرد کو حالت غضب یا مذاکرۂ طلاق سے انکار ہے تو عورت سے گواہ لیے جائیں گواہ نہ پیش کر سکے تو قسم لیکر شوہر کا قول مانا جائے۔ اور نیت طلاق پر اگر عورت گواہ پیش کرے تو مقبول نہیں ہاں اگر مرد نے نیت کا اقرار کیا ہوا اور اقرار کے گواہ عورت پیش کرے تو مقبول ہیں۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳ شوہر نے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے، آج اور پرسوں تو دونوں راتیں درمیان کی داخل نہیں اور یہ دو

1 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الطلاق، فصل فی الطلاق الذی یکون من الوکیل...الخ، ج٢، ص ٢٥١.

2 ......شوہر۔

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الامر بالید، ج٤، ص ٥٥٤ـ٥٥٦.

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثالث في تفویض الطلاق، الفصل الثاني، ج١، ص ٣٩٠،٣٩١.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثالث في تفویض الطلاق، الفصل الثاني، ج١، ص ٣٩١.

7 ......یعنی طلاق کے متعلق گفتگو۔

8 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثالث في تفویض الطلاق، الفصل الثاني، ج١، ص ٣٩١.

تفویضیں جُدا جُدا ہیں، لہٰذا اگر آج رد کر دیا تو پرسوں عورت کو اختیار رہے گا اور رات میں طلاق دیگی تو واقع نہ ہوگی اور ایک دن میں ایک ہی بار طلاق دے سکتی ہے اور اگر کہا آج اور کل تو رات داخل ہے اور آج رد کر دیگی تو کل کے لیے بھی اختیار نہ رہا کہ یہ ایک تفویض ہے اور اگر یوں کہا آج تیرا امر تیرے ہاتھ ہے اور کل تیرا امر تیرے ہاتھ ہے تو رات داخل نہیں اور جُدا جُدا دو تفویضیں ہیں اور اگر کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے آج اور کل اور پرسوں تو ایک تفویض ہے اور راتیں داخل ہیں اور جہاں دو تفویضیں ہیں، اگر آج اُس نے طلاق دے لی پھر کل آنے سے پہلے اُسی سے نکاح کر لیا تو کل پھر اُسے طلاق دینے کا اختیار حاصل ہے۔[1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۴ عورت نے یہ دعویٰ کیا کہ شوہر نے میرا امر میرے ہاتھ میں دیا تو یہ دعویٰ نہ سُنا جائے کہ بیکار ہے۔ ہاں عورت نے اس امر کے سبب اپنے کو طلاق دے دی پھر طلاق ہونے اور مہر لینے کے لیے دعویٰ کیا تو اب سُنا جائیگا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵ اگر یہ کہا کہ تیرا امر تیرے ہاتھ ہے جس دن فلاں آئے تو صرف دن کے لیے ہے اگر رات میں آیا تو طلاق نہیں دے سکتی اور اگر وہ دن میں آیا مگر عورت کو اُس کے آنے کا علم نہ ہوا یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا تو اب اختیار نہ رہا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶ اگر کوئی وقت معین نہ کیا تو مجلس بدلنے سے اختیار جاتا رہے گا جیسا اوپر مذکور ہوا اور اگر وقت معین کر دیا ہو مثلاً آج یا کل یا اس مہینے یا اس سال میں تو اُس پورے وقت میں اختیار حاصل ہے۔

مسئلہ ۳۷ کاتب سے کہا تو لکھ دے اگر میں اپنی عورت کی بغیر اجازت سفر کو جاؤں تو وہ جب چاہے اپنے کو ایک طلاق دے لے، عورت نے کہا میں ایک طلاق نہیں چاہتی تین طلاقیں لکھوا مگر شوہر نے انکار کر دیا اور لکھنے کی نوبت نہ آئی تو عورت کو ایک طلاق کا اختیار حاصل رہا۔[4] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الثاني، ج١،ص٣٩١،٣٩٢.
و"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الامر باليد، ج٤، ص٥٥٧.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الثاني، ج١، ص٣٩١.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الثاني، ج١، ص٣٩٢.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الثاني، ج١، ص٣٩٣.

مسئلہ ۳۸ اجنبی شخص سے کہا کہ میری عورت کا امر تیرے ہاتھ ہے تو اُس کو طلاق دینے کا اختیار حاصل ہے اور وہی احکام ہیں جو خود عورت کے ہاتھ میں اختیار دینے کے ہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹ دو شخصوں کے ہاتھ میں دیا تو تنہا ایک کچھ نہیں کرسکتا اور اگر کہا میرے ہاتھ میں ہے اور تیرے اور مخاطب نے طلاق دے دی تو جب تک شوہر اُس طلاق کو جائز نہ کریگا نہ ہوگی اور اگر کہا اللہ (عزوجل) کے ہاتھ میں ہے اور تیرے ہاتھ میں اور مخاطب نے طلاق دیدی تو ہوگئی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰ عورت کے اولیا[3] نے طلاق لینی چاہی شوہر عورت کے باپ سے یہ کہہ کر چلا گیا کہ تم جو چاہو کرو اور والدِ زوجہ نے طلاق دیدی تو اگر شوہر نے تفویض کے ارادہ سے نہ کہا ہو طلاق نہ ہوگی۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۴۱ عورت سے کہا اگر تیرے ہوتے ساتے[5] نکاح کروں تو اُسکا امر تیرے ہاتھ میں ہے پھر کسی فضولی[6] نے اس کا نکاح کردیا اور اس نے کوئی کام ایسا کیا جس سے وہ نکاح جائز ہوگیا مثلاً مہر بھیج دیا یا وطی کی۔ زبان سے کہہ کر جائز نہ کیا تو پہلی عورت کو اختیار نہیں کہ اُسے طلاق دیدے۔ اور اگر اس کے وکیل نے نکاح کردیا یا فضولی کے نکاح کو زبان سے جائز کیا یا کہا تھا کہ میرے نکاح میں اگر کوئی عورت آئے تو ایسا ہے تو ان سب صورتوں میں عورت کو اختیار ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۴۲ اپنی دو۲ عورتوں سے کہا کہ تمھارا امر تمھارے ہاتھ ہے تو اگر دونوں اپنے کو طلاق دیں تو ہوگی، ورنہ نہیں۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳ اپنی عورت سے کہا کہ میری عورتوں کا امر تیرے ہاتھ میں ہے یا تو میری جس عورت کو چاہے طلاق دیدے تو خود اپنے کو وہ طلاق نہیں دے سکتی۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴ فضولی نے کسی کی عورت سے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے عورت نے کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الثاني ، ج ١، ص ٣٩٣ .

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الثاني ، ج ١، ص ٣٩٣ .

3 ...... سرپرستوں۔

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الامر باليد، ج ٤، ص ٥٦٢ .

5 ...... یعنی تیرے ہوتے ہوئے۔

6 ...... وہ شخص جو دوسرے کے حق میں اس کی اجازت کے بغیر تصرف (عمل دخل) کرے۔

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الامر باليد، ج ٤، ص ٥٦٢ .

8 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الثاني ، ج ١، ص ٣٩٤ .

9 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الثاني ، ج ١، ص ٣٩٤ .

یہ خبر شوہر کو پہنچی اُس نے جائز کر دیا تو طلاق واقع نہ ہوئی مگر جس مجلس میں عورت کو اجازتِ شوہر کا علم ہوا اُسے اختیار حاصل ہو گیا یعنی اب چاہے تو طلاق دے سکتی ہے۔ یوہیں اگر عورت نے خود ہی کہا میں نے اپنا امر اپنے ہاتھ میں کیا پھر کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور شوہر نے جائز کر دیا تو طلاق نہ ہوئی مگر اختیار طلاق حاصل ہو گیا۔ اور اگر عورت نے یہ کہا کہ میں نے اپنا امر اپنے ہاتھ میں کیا اور اپنے کو میں نے طلاق دی شوہر نے جائز کر دیا تو ایک طلاق رجعی ہو گئی اور عورت کو اختیار بھی حاصل ہو گیا یعنی اب اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے تو دوسری بائن طلاق واقع ہو گی۔ عورت نے کہا میں نے اپنے کو بائن کر دیا شوہر نے جائز کیا اور شوہر کی نیت طلاق کی ہے تو طلاق بائن ہو گئی۔ اور عورت نے طلاق دینا کہا تو اجازت شوہر کے وقت اگر شوہر کی نیت نہ بھی ہو طلاق ہو جائیگی اور تین کی نیت صحیح نہیں۔ اور عورت نے کہا میں نے اپنے کو تجھ پر حرام کر دیا شوہر نے جائز کر دیا طلاق ہو گئی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵ شوہر سے کسی نے کہا فلاں شخص نے تیری عورت کو طلاق دیدی اُس نے جواب میں کہا اچھا کیا تو طلاق ہو گئی اور اگر کہا بُرا کیا تو نہ ہوئی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۶ اپنی عورت سے کہا جب تک تو میرے نکاح میں ہے اگر میں کسی عورت سے نکاح کروں تو اُس کا امر تیرے ہاتھ میں ہے پھر اس عورت سے خلع کیا[3] یا طلاق بائن یا تین طلاقیں دیں اب دوسری عورت سے نکاح کیا تو پہلی عورت کو کچھ اختیار نہیں اور اگر یہ کہا تھا کہ کسی عورت سے نکاح کروں تو اُس کا امر تیرے ہاتھ ہے تو خلع وغیرہ کے بعد بھی اس کو اختیار ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷ عورت سے کہا تو اپنے کو طلاق دیدے اور نیت کچھ نہ ہو یا ایک یا دو ۲ کی نیت ہو اور عورت آزاد ہو تو عورت کے طلاق دینے سے ایک رجعی واقع ہو گی اور تین کی نیت کی ہو تو تین پڑیں گی اور عورت باندی ہو تو دو ۲ کی نیت بھی صحیح ہے۔ اور اگر عورت نے جواب میں کہا کہ میں نے اپنے کو بائن کیا یا جُدا کیا یا میں حرام ہوں یا بَری ہوں جب بھی ایک رجعی واقع ہو گی۔ اور اگر کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو کچھ نہیں اگرچہ شوہر نے جائز کر دیا ہو۔[5] (درمختار) کسی اور سے کہا تو میری عورت کو رجعی طلاق دے اُس نے بائن دی جب بھی رجعی ہو گی اور اگر وکیل نے طلاق کا لفظ نہ کہا بلکہ کہا میں نے اُسے بائن کر

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الثاني، ج ١، ص ٣٩٤.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الثاني، ج ١، ص ٣٩٤.

3 ......یعنی مال کے بدلے نکاح سے آزاد کیا۔

4 ...... "الفتاوی الهندية"، المرجع السابق، ص ٣٩٦، ٣٩٧.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، فصل في المشيئة، ج ٤، ص ٥٦٣ ـ ٥٦٥.

دیا یا جُدا کر دیا تو کچھ نہیں۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۸: عورت سے کہا اگر تو چاہے تو اپنے کو دس طلاقیں دے عورت نے تین دیں یا کہا اگر چاہے تو ایک طلاق دے عورت نے آدھی دی تو دونوں صورتوں میں ایک بھی واقع نہیں۔[2] (خانیہ)

مسئلہ ۴۹: شوہر نے کہا تو اپنے کو رجعی طلاق دے عورت نے بائن دی یا شوہر نے کہا بائن طلاق دے عورت نے رجعی دی تو جو شوہر نے کہا وہ واقع ہوگی عورت نے جیسی دی وہ نہیں اور اگر شوہر نے اُس کے ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ تو اگر چاہے اور عورت نے اُس کے حکم کے خلاف بائن یا رجعی دی تو کچھ نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۵۰: کسی کی دو عورتیں ہیں اور دونوں مدخولہ ہیں اُس نے دونوں کو مخاطب کر کے کہا تم دونوں اپنے کو یعنی خود کو اور دوسری کو تین طلاقیں دو ہر ایک نے اپنے کو اور سَوت کو آگے پیچھے تین طلاقیں دیں تو پہلی ہی کے طلاق دینے سے دونوں مُطلّقہ ہوگئیں اور اگر پہلے سَوت کو طلاق دی پھر اپنے کو تو سَوت کو پڑ گئی اسے نہیں کہ اختیار ساقط[4] ہو چکا لہٰذا دوسری نے اگر اسے طلاق دی تو یہ بھی مُطلّقہ ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ اور اگر شوہر نے اس طرح اختیار دینے کے بعد منع کر دیا کہ طلاق نہ دو تو جب تک مجلس باقی ہے ہر ایک اپنے کو طلاق دے سکتی ہے سَوت کو نہیں کہ دوسری کے حق میں وکیل ہے اور منع کر دینے سے وکالت باطل ہوگئی۔ اور اگر اُس لفظ کے ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ اگر تم چاہو تو فقط ایک کے طلاق دینے سے طلاق نہ ہوگی جب تک دونوں اُسی مجلس میں اپنے کو اور دوسری کو طلاق نہ دیں طلاق نہ ہوگی اور مجلس کے بعد کچھ نہیں ہوسکتا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۱: کسی سے کہا اگر تو چاہے عورت کو طلاق دیدے اُس نے کہا میں نے چاہا تو طلاق نہ ہوئی اور اگر کہا اُس کو طلاق ہے اگر تو چاہے اُس نے کہا میں نے چاہا تو ہوگئی۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۲: عورت سے کہا تو اگر چاہے تو اپنے کو طلاق دیدے عورت نے جواب میں کہا میں نے چاہا کہ اپنے کو طلاق دیدوں تو کچھ نہیں۔ اگر کہا تو چاہے تو اپنے کو تین طلاقیں دیدے عورت نے کہا مُجھے طلاق ہے تو طلاق نہ ہوئی جب تک یہ

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، فصل فی المشیئۃ، ج٤، ص٥٦٩.

2 ...... "الفتاوی الخانیۃ"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج٢، ص٢٤١.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، فصل في المشیئۃ، ج٤، ص٥٦٩.

4 ...... ختم۔

5 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث في تفویض الطلاق، الفصل الثالث، ج١، ص٤٠٣.

6 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، فصل في المشیئۃ، ج٤، ص٥٦٧.

نہ کہے کہ مُجھے تین طلاقیں ہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳ عورت سے کہا اپنے کو تو طلاق دیدے جیسی تو چاہے تو عورت کو اختیار ہے بائن دے یا رجعی ایک دے یا دو یا تین مگر مجلس بدلنے کے بعد اختیار نہ رہے گا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴ اگر کہا تو چاہے تو اپنے کو طلاق دیدے اور تو چاہے تو میری فلاں بی بی کو طلاق دیدے تو پہلے اپنے کو طلاق دے یا اُس کو دونوں مُطلقہ ہو جائیں گی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۵ عورت سے کہا تو جب چاہے اپنے کو ایک طلاق بائن دیدے پھر کہا تو جب چاہے اپنے کو ایک وہ طلاق دے جس میں رجعت کا میں مالک رہوں عورت نے کچھ دنوں بعد اپنے کو طلاق دی تو رجعی ہوگی اور شوہر کے پچھلے کلام کا جواب سمجھا جائیگا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶ عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے اگر تو ارادہ کرے یا پسند کرے یا خواہش کرے یا محبوب رکھے جواب میں کہا میں نے چاہا یا ارادہ کیا ہوگئی۔ یوہیں اگر کہا تجھے موافق آئے جواب میں کہا میں نے چاہا ہوگئی اور جواب میں کہا میں نے محبوب رکھا تو نہ ہوئی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷ عورت سے کہا اگر تو چاہے تو تجھ کو طلاق ہے جواب میں کہا ہاں یا میں نے قبول کیا یا میں راضی ہوئی واقع نہ ہوئی اور اگر کہا تو اگر قبول کرے تو تجھ کو طلاق ہے جواب میں کہا میں نے چاہی تو ہوگئی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۸ عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے اگر تو چاہے، جواب میں کہا میں نے چاہا اگر تو چاہے، مرد نے بہ نیتِ طلاق کہا میں نے چاہا، تو واقع نہ ہوئی اور اگر مرد نے آخر میں کہا میں نے تیری طلاق چاہی تو ہوگئی جبکہ نیت بھی ہو۔[7] (ہدایہ) اگر عورت نے جواب میں کہا میں نے چاہا اگر فلاں بات ہوئی ہو کسی ایسی چیز کے لیے جو ہو چکی ہو یا اُس وقت موجود ہو مثلاً اگر

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الثالث، ج١، ص٤٠٣.

2 ...... المرجع السابق، ص٤٠٣.

3 ...... المرجع السابق، ص٤٠٣.

4 ...... المرجع السابق، ص٤٠٣.

5 ...... المرجع السابق، ص٤٠٤.

6 ...... المرجع السابق، ص٤٠٤.

7 ...... "الهداية"، كتاب الطلاق، فصل في المشيئة، ج١، ص٢٤٢.

فلاں شخص آیا ہو یا میرا باپ گھر میں ہو اور واقع میں وہ آچکا ہے یا وہ گھر میں ہے تو طلاق واقع ہوگئی اور اگر وہ ایسی چیز ہے جواب تک نہ ہوئی ہو اگرچہ اُس کا ہونا یقینی ہو مثلاً کہا میں نے چاہا اگر رات آئے یا اُس کا ہونا محتمل ہو مثلاً اگر میرا باپ چاہے تو طلاق نہ ہوئی اگرچہ اُس کے باپ نے کہہ دیا کہ میں نے چاہا۔[1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۵۹: عورت سے کہا تجھ کو ایک طلاق ہے اگر تو چاہے، تجھ کو دو۲ طلاقیں ہیں اگر تو چاہے، جواب میں کہا میں نے ایک چاہی میں نے دو چاہی اگر دونوں جملے متصل ہوں تو تین طلاقیں ہوگئیں۔ یوہیں اگر کہا تجھ کو طلاق ہے اگر تو چاہے ایک اور اگر تو چاہے دو اُس نے جواب میں کہا میں نے چاہی تو تین طلاقیں ہوگئیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰: شوہر نے کہا اگر تو چاہے اور نہ چاہے تو تجھ کو طلاق ہے۔ یا تجھ کو طلاق ہے اگر تو چاہے اور نہ چاہے تو طلاق نہیں ہوسکتی چاہے یا نہ چاہے۔ اور اگر کہا تجھ کو طلاق ہے اگر تو چاہے اور اگر تو نہ چاہے تو بہرحال طلاق ہے چاہے یا نہ چاہے۔ اگر عورت سے کہا تو طلاق کو محبوب رکھتی ہے تو تجھ کو طلاق اور اگر تو اُس کو مبغوض رکھتی ہے[3] تو تجھ کو طلاق اگر عورت کہے میں محبوب رکھتی ہو یا بُرا جانتی ہوں تو طلاق ہو جائے گی اور اگر کچھ نہ کہے یا کہے میں نہ محبوب رکھتی ہوں نہ بُرا جانتی تو نہ ہوگی۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۱: اپنی دو عورتوں سے کہا تم دونوں میں سے جسے طلاق کی زیادہ خواہش ہے اُس کو طلاق، دونوں نے اپنی خواہش دوسری سے زیادہ بتائی اگر شوہر دونوں کی تصدیق کرے تو دونوں مُطلقہ ہوگئیں ورنہ کوئی نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۲: عورت سے کہا اگر تو مجھ سے محبت یا عداوت رکھتی ہے تو تجھ پر طلاق، عورت نے اُسی مجلس میں محبت یا عداوت[6] ظاہر کی طلاق ہوگئی اگرچہ اُسکے دل میں جو کچھ ہے اُس کے خلاف ظاہر کیا ہو اور اگر شوہر نے کہا اگر دِل سے تو مجھ سے محبت رکھتی ہے تو تجھ پر طلاق، عورت نے جواب میں کہا میں تجھے محبوب رکھتی ہوں طلاق ہوجائیگی اگرچہ جھوٹی ہو۔[7] (عالمگیری)

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الثالث، ج١، ص٤٠٤.
و"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، فصل في المشيئة، ج٤، ص٥٧٠.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الثالث، ج١، ص٤٠٤.

3 ...... یعنی بُرا سمجھتی ہے۔

4 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، فصل في المشيئة، مطلب: أنت طالق ان شئت...الخ، ج٤، ص٥٧٦.

5 ...... "الدرالمختار" و"رد المحتار"، كتاب الطلاق، مطلب: انت طالق... الخ، ج٤، ص٥٧٧.

6 ...... دشمنی۔

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الثالث، ج١، ص٤٠٥.

مسئلہ ۶۳: عورت سے کہا تجھ پر ایک طلاق اور اگر تجھے ناگوار[1] ہو تو دو، عورت نے ناگواری ظاہر کی تو تین طلاقیں ہوئیں اور چپ رہی تو ایک۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۴: تجھ کو طلاق ہے جب تو چاہے یا جس وقت چاہے یا جس زمانہ میں چاہے، عورت نے رد کردیا یعنی کہا میں نہیں چاہتی، تو رد نہ ہوا بلکہ آئندہ جس وقت چاہے طلاق دے سکتی ہے مگر ایک ہی دے سکتی ہے زیادہ نہیں۔ اور اگر یہ کہا کہ جب کبھی تو چاہے تو تین طلاقیں بھی دے سکتی ہے مگر دو ایک ساتھ یا تینوں ایک ساتھ نہیں دے سکتی بلکہ متفرق طور پر اگرچہ ایک ہی مجلس میں تین بار میں تین طلاقیں دیں اور اس لفظ میں اگر دو یا تین اکھٹا دیں تو ایک بھی نہ ہوئی۔ اور اگر عورت نے متفرق طور پر اپنے کو تین طلاقیں دیکر دوسرے سے نکاح کیا اس کے بعد پھر شوہر اول سے نکاح کیا تو اب عورت کو طلاق دینے کا اختیار نہ رہا۔ اور اگر خود طلاق نہ دی یا ایک یا دو دے کر بعد عدّت دوسرے سے نکاح کیا پھر شوہر اول کے نکاح میں آئی تو اب پھر اُسے تین طلاقیں متفرق طور پر دینے کا اختیار ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۵: تو طالق ہے جس جگہ چاہے تو اُسی مجلس تک اختیار ہے بعد مجلس چاہا کرے کچھ نہیں ہوسکتا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۶۶: اگر کہا جتنی تو چاہے یا جس قدر یا جو تو چاہے تو عورت کو اختیار ہے اُس مجلس میں جتنی طلاقیں چاہے دے اگرچہ شوہر کی کچھ نیت ہو اور بعد مجلس کچھ اختیار نہیں۔ اور اگر کہا تین میں سے جو چاہے یا جس قدر یا جتنی تو ایک اور دو کا اختیار ہے تین کا نہیں اور ان صورتوں میں تین یا دو طلاقیں دینا یا حالت حیض میں طلاق دینا بدعت نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۷: شوہر نے کسی شخص سے کہا میں نے تجھے اپنے تمام کاموں میں وکیل بنایا۔ وکیل نے اُس کی عورت کو طلاق دے دی واقع نہ ہوئی اور اگر کہا تمام امور[6] میں وکیل کیا جن میں وکیل بنانا جائز ہے تو تمام باتوں میں وکیل بن گیا۔[7] (خانیہ) یعنی اُس کی عورت کو طلاق بھی دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۶۸: ایک طلاق دینے کے لیے وکیل کیا، وکیل نے دو دیدیں تو واقع نہ ہوئی اور بائن کے لیے وکیل کیا وکیل

---

1 ...... ناپسند۔

2 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثالث في تفویض الطلاق، الفصل الثالث، ج۱، ص۴۰۵.

3 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، فصل في المشیئة، ج۴، ص۵۷۰ ـ ۵۷۳.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، فصل في المشیئة، ج۴، ص۵۷۳.

5 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، فصل في المشیئة، مطلب: في مسألة الھدم، ج۴، ص۵۷۵.

6 ...... معاملات۔

7 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الطلاق، فصل في الطلاق الذی یکون من الوکیل أومن المرأة، ج۱، ص۲۵۳.

نے رجعی دی تو بائن ہوگی اور رجعی کے لیے وکیل سے کہا اُس نے بائن دی تو رجعی ہوئی۔ اور اگر ایسے کو وکیل کیا جو غائب ہے اور اُسے ابھی تک وکالت کی خبر نہیں اور موکل کی عورت کو طلاق دیدی تو واقع نہ ہوئی کہ ابھی تک وکیل ہی نہیں۔ اور اگر کسی سے کہا میں تجھے اپنی عورت کو طلاق دینے سے منع نہیں کرتا تو اس کہنے سے وکیل نہ ہوا یا اس کے سامنے اسکی عورت کو کسی نے طلاق دی اور اس نے اُسے منع نہ کیا جب بھی وہ وکیل نہ ہوا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۹ طلاق دینے کے لیے وکیل کیا اور وکیل کے طلاق دینے سے پہلے خود موکل نے عورت کو طلاق بائن یا رجعی دے دی تو جب تک عورت عدّت میں ہے وکیل طلاق دے سکتا ہے۔ اور اگر وکیل نے طلاق نہیں دی اور موکل نے خود طلاق دیکر عدّت کے اندر اُس عورت سے نکاح کر لیا تو وکیل اب بھی طلاق دے سکتا ہے اور عدّت گزرنے کے بعد اگر نکاح کیا تو نہیں۔ اور اگر میاں بی بی میں کوئی معاذ اللہ مرتد ہوگیا جب بھی عدّت کے اندر وکیل طلاق دے سکتا ہے ہاں اگر مرتد ہو کر دارالحرب کو چلا گیا اور قاضی نے حکم بھی دیدیا تو اب وکالت باطل ہوگئی۔ یوہیں اگر وکیل معاذ اللہ مرتد ہوجائے تو وکالت باطل نہ ہوگی ہاں اگر دارالحرب کو چلا گیا اور قاضی نے حکم بھی دیدیا تو باطل۔[2] (خانیہ)

مسئلہ ۷۰ طلاق کے وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ دوسرے کو وکیل بنادے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۱ کسی کو وکیل بنایا اور وکیل نے منظور نہ کیا تو وکیل نہ ہوا اور اگر چُپ رہا پھر طلاق دیدی ہوگئی۔ سمجھ وال بچہ اور غلام کو بھی وکیل بنا سکتا ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۲ وکیل سے کہا تو میری عورت کو کل طلاق دیدینا اُس نے آج ہی کہہ دیا تجھ پر کل طلاق ہے تو واقع نہ ہوئی۔ یوہیں اگر وکیل سے کہا طلاق دے دے اُس نے طلاق کو کسی شرط پر معلق کیا مثلاً کہا اگر تو گھر میں جائے تو تجھ پر طلاق ہے اور عورت گھر میں گئی طلاق نہ ہوئی۔ یوہیں وکیل سے تین طلاق کے لیے کہا وکیل نے ہزار طلاقیں دیدیں یا آدھی کے لیے کہا وکیل نے ایک طلاق دی تو واقع نہ ہوئی۔[5] (بحرالرائق)

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الثالث، ج ١، ص ٤٠٨.

2 ...... "الفتاوی الخانية"، كتاب الطلاق، فصل في الطلاق الذی يكون من الوكيل أومن المرأة، ج ١، ص ٢٥٣.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الثالث، ج ١، ص ٤٠٩.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "البحرالرائق"، كتاب الطلاق، فصل في المشيئة، ج ٣، ص ٥٧٧.

تعلیق کا بیان

تعلیق کے معنے یہ ہیں کہ کسی چیز کا ہونا دوسری چیز کے ہونے پر موقوف کیا جائے یہ دوسری چیز جس پر پہلی موقوف ہے اس کو شرط کہتے ہیں۔ تعلیق صحیح ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ ''شرط'' فی الحال معدوم ہو[1] مگر عادۃً ہوسکتی ہو لہٰذا اگر شرط معدوم نہ ہو مثلاً یہ کہے کہ اگر آسمان ہمارے اوپر ہو تو تجھ کو طلاق ہے یہ تعلیق نہیں بلکہ فوراً طلاق واقع ہو جائیگی اور اگر شرط عادۃً محال ہو مثلاً یہ کہ اگر سوئی کے ناکے میں اونٹ چلا جائے تو تجھ کو طلاق ہے یہ کلام لغو[2] ہے اس سے کچھ نہ ہوگا۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ ''شرط'' متصلاً[3] بولی جائے اور یہ کہ سزا دینا مقصود نہ ہو مثلاً عورت نے شوہر کو کمینہ کہا شوہر نے کہا اگر میں کمینہ ہوں تو تجھ پر طلاق ہے تو طلاق ہوگئی اگرچہ کمینہ نہ ہو کہ ایسے کلام سے تعلیق مقصود نہیں ہوتی بلکہ عورت کو ایذا[4] دینا، اور یہ بھی ضروری ہے کہ وہ فعل ذکر کیا جائے جسے شرط ٹھہرایا، لہٰذا اگر یوں کہا تجھے طلاق ہے اگر، اور اس کے بعد کچھ نہ کہا تو یہ کلام لغو ہے طلاق نہ واقع ہوئی نہ ہوگی۔ تعلیق کے لیے شرط یہ ہے کہ عورت تعلیق کے وقت اُس کے نکاح میں ہو مثلاً اپنی منکوحہ سے یا جو عورت اُس کی عدّت میں ہے کہا اگر تو فلاں کام کرے یا فلاں کے گھر جائے تو تجھ پر طلاق ہے یا نکاح کی طرف اضافت ہو مثلاً کہا اگر میں کسی عورت سے نکاح کروں تو اُس پر طلاق ہے یا اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھ پر طلاق ہے یا جس عورت سے نکاح کروں اُسے طلاق ہے اور کسی اجنبیہ سے کہا اگر تو فلاں کے گھر گئی تو تجھ پر طلاق، پھر اُس سے نکاح کیا اور وہ عورت اُس کے یہاں گئی طلاق نہ ہوئی یا کہا جو عورت میرے ساتھ سوئے اُسے طلاق ہے پھر نکاح کیا اور ساتھ سوئی طلاق نہ ہوئی۔ یوہیں اگر والدین سے کہا اگر تم میرا نکاح کروگے تو اُسے طلاق پھر والدین نے اس کے بے کہے نکاح کر دیا طلاق واقع نہ ہوگی۔ یوہیں اگر طلاق ثبوت ملک[5] یا زوال ملک[6] کے مقارن[7] ہو تو کلام لغو ہے طلاق نہ ہوگی، مثلاً تجھ پر طلاق ہے تیرے نکاح کے ساتھ یا میری یا تیری موت کے ساتھ۔[8] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۱: طلاق کسی شرط پر معلق کی تھی اور شرط پائی جانے سے پہلے تین طلاقیں دیدیں تو تعلیق باطل ہوگئی یعنی وہ عورت پھر اس کے نکاح میں آئے اور اب شرط پائی جائے تو طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر تعلیق کے بعد تین سے کم طلاقیں دیں تو تعلیق باطل نہ ہوئی لہٰذا اب اگر عورت اس کے نکاح میں آئے اور شرط پائی جائے تو جتنی طلاقیں معلّق کی تھیں سب واقع ہو جائیں گی یہ اُس صورت میں ہے کہ دوسرے شوہر کے بعد اس کے نکاح میں آئی۔ اور اگر دو ایک طلاق دیدی پھر بغیر دوسرے کے نکاح کے خود نکاح کرلیا تو اب تین میں جو باقی ہے واقع ہوگی اگرچہ بائن طلاق دی ہو یا رجعی کی عدّت ختم ہوگئی ہو کہ بعد عدّت

1 ...... یعنی موجود نہ ہو۔ 2 ...... بیکار، فضول۔ 3 ...... یعنی ساتھ ہی۔ 4 ...... تکلیف۔
5 ...... ملکیت کا ثابت ہونا۔ 6 ...... ملکیت کا ختم ہونا۔ 7 ...... متصل، ملی ہوئی۔

8 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، مطلب: فیما لو حلف لایحلف فعلق، ج٤، ص٥٧٨۔ ٥٨٦، وغیرهما.

رجعی میں بھی عورت نکاح سے نکل جاتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ ملک نکاح جانے سے تعلیق باطل نہیں ہوتی۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲ شوہر مرتد ہوکر دارالحرب کو چلا گیا تو تعلیق باطل ہوگئی یعنی اب اگر مسلمان ہوا اور اُس عورت سے نکاح کیا پھر شرط پائی گئی تو طلاق واقع نہ ہوگی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳ شرط کا محل جاتا رہا تعلیق باطل ہوگئی مثلاً کہا اگر فلاں سے بات کرے تو تجھ پر طلاق اب وہ شخص مرگیا تو تعلیق باطل ہوگئی لہٰذا اگر کسی ولی کی کرامت سے جی گیا[3] اب کلام کیا طلاق واقع نہ ہوگی یا کہا اگر تو اس گھر میں گئی تو تجھ پر طلاق اور وہ مکان منہدم ہوکر[4] کھیت یا باغ بن گیا تعلیق جاتی رہی اگرچہ پھر دوبارہ اُس جگہ مکان بنایا گیا ہو۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴ یہ کہا اگر تو اس گلاس میں کا پانی پیے گی تو تجھ پر طلاق ہے اور گلاس میں اُس وقت پانی نہ تھا تو تعلیق باطل ہے اور اگر پانی اُس وقت موجود تھا پھر گرا دیا گیا تو تعلیق صحیح ہے۔

مسئلہ ۵ زوجہ کنیز[6] ہے اُس سے کہا اگر تو اس گھر میں گئی تو تجھ پر تین طلاقیں پھر اُس کے مالک نے اُسے آزاد کر دیا اب گھر میں گئی تو دو طلاقیں پڑیں اور شوہر کو رجعت کا حق حاصل ہے کہ بوقت تعلیق تین طلاق کی اُس میں صلاحیت نہ تھی لہٰذا دو ہی کی تعلیق ہوگی اور اب کہ آزاد ہوگئی تین کی صلاحیت اُس میں ہے مگر اُس تعلیق کے سبب دو ہی واقع ہونگی کہ ایک طلاق کا اختیار شوہر کو اب جدید حاصل ہوا۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۶ حروف شرط اُردو زبان میں یہ ہیں۔ اگر، جب، جس وقت، ہر وقت، جو، ہر، جس، جب کبھی، ہر بار۔

مسئلہ ۷ ایک مرتبہ شرط پائی جانے سے تعلیق ختم ہوجاتی ہے یعنی دوبارہ شرط پائی جانے سے طلاق نہ ہوگی مثلاً عورت سے کہا اگر تو فلاں کے گھر میں گئی یا تو نے فلاں سے بات کی تو تجھ کو طلاق ہے عورت اُس کے گھر گئی تو طلاق ہوگئی دوبارہ پھر گئی تو اب واقع نہ ہوگی کہ اب تعلیق کا حکم باقی نہیں مگر جب کبھی یا جب جب یا ہر بار کے لفظ سے تعلیق کی ہے تو ایک دو بار پر تعلیق ختم نہ ہوگی بلکہ تین بار میں تین طلاقیں واقع ہونگی کہ یہ **کُلَّما** کا ترجمہ ہے اور یہ لفظ عموم افعال کے واسطے آتا ہے مثلاً عورت سے

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٥٨٩، وغيره.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٥٩٠.

3 ...... یعنی زندہ ہوگیا۔

4 ...... گر کر۔

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، مطلب في معنى قولهم: ليس للمقلد... إلخ، ج٤، ص٥٩٠.

6 ...... لونڈی۔

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٥٩١.

کہا جب کبھی تو فلاں کے گھر جائے یا فلاں سے بات کرے تو تجھ کو طلاق ہے تو اگر اُس کے گھر تین بار گئی تین طلاقیں ہوگئیں اب تعلیق کا حکم ختم ہوگیا یعنی اگر وہ عورت بعد حلالہ پھر اُس کے نکاح میں آئی اب پھر اُس کے گھر گئی تو طلاق واقع نہ ہوگی ہاں اگر یوں کہا ہے کہ جب کبھی میں اُس سے نکاح کروں تو اُسے طلاق ہے تو تین پر بس نہیں بلکہ سو بار بھی نکاح کرے تو ہر بار طلاق واقع ہوگی۔[1] (عامہ کتب) یوہیں اگر یہ کہا کہ جس جس شخص سے تو کلام کرے تجھ کو طلاق ہے یا ہر اُس عورت سے کہ میں نکاح کروں اُسے طلاق ہے یا جس جس وقت تو یہ کام کرے تجھ پر طلاق ہے کہ یہ الفاظ بھی عموم کے واسطے ہیں، لہٰذا ایک بار میں تعلیق ختم نہ ہوگی۔

مسئلہ ۸ عورت سے کہا جب کبھی میں تجھے طلاق دوں تو تجھے طلاق ہے اور عورت کو ایک طلاق دی تو دو واقع ہوئیں ایک طلاق تو خود اب اُس نے دی اور ایک اُس تعلیق کے سبب اور اگر یوں کہا کہ جب کبھی تجھے طلاق ہو تو تجھ کو طلاق ہے اور ایک طلاق دی تو تین ہوئیں ایک تو خود اس نے دی اور ایک تعلیق کے سبب اور دوسری طلاق واقع ہونے سے طلاق ہونا پایا گیا لہٰذا ایک اور پڑیگی کہ یہ لفظ عموم کے لیے ہے مگر بہر صورت تین سے متجاوز[2] نہیں ہوسکتی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۹ شرط پائی جانے سے تعلیق ختم ہو جاتی ہے اگرچہ شرط اُس وقت پائی گئی کہ عورت نکاح سے نکل گئی ہو البتہ اگر عورت نکاح میں نہ رہی تو طلاق واقع نہ ہوگی مثلاً عورت سے کہا تھا اگر تو فلاں کے گھر جائے تو تجھ کو طلاق ہے، اس کے بعد عورت کو طلاق دیدی اور عدّت گزر گئی اب عورت اُس کے گھر گئی پھر شوہر نے اُس سے نکاح کرلیا اب پھر گئی تو طلاق واقع نہ ہوگی کہ تعلیق ختم ہوچکی ہے لہٰذا اگر کسی نے یہ کہا ہو کہ اگر تو فلاں کے گھر جائے تو تجھ پر تین طلاقیں اور چاہتا ہو کہ اُس کے گھر آمد و رفت شروع ہو جائے تو اُس کا حیلہ یہ ہے کہ عورت کو ایک طلاق دیدے پھر عدّت کے بعد عورت اُس کے گھر جائے پھر نکاح کرلے اب جایا آیا کرے طلاق واقع نہ ہوگی مگر عموم کے الفاظ استعمال کیے ہوں تو یہ حیلہ کام نہیں دیگا۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ یہ کہا کہ ہر اُس عورت سے کہ میں نکاح کروں اُسے طلاق ہے تو جتنی عورتوں سے نکاح کریگا سب کو طلاق ہوجائے گی اور اگر ایک ہی عورت سے دوبار نکاح کیا تو صرف پہلی بار طلاق پڑیگی دوبارہ نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ یہ کہا کہ جب کبھی میں فلاں کے گھر جاؤں تو میری عورت کو طلاق ہے اور اُس شخص کی چار عورتیں ہیں اور

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط...الخ، الفصل الاول، ج۱، ص٤١٥.

2 ...... زیادہ۔

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٥٩٧ - ٦٠١.

4 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، مطلب مهم: الاضافة للتعريف...الخ، ج٤، ص٦٠٠.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الاول، ج۱، ص٤١٥.

چار مرتبہ اُس کے گھر گیا تو ہر بار میں ایک طلاق واقع ہوئی لہٰذا اگر عورت کو معیّن نہ کیا ہو تو اب اختیار ہے کہ چاہے تو سب طلاقیں ایک پر کردے یا ایک ایک، ایک ایک پر[1]۔ اور اگر دو شخصوں سے یہ کہا جب کبھی میں تم دونوں کے یہاں کھانا کھاؤں تو میری عورت کو طلاق ہے اور ایک دن ایک کے یہاں کھانا کھایا دوسرے دن دوسرے کے یہاں، تو عورت کو تین طلاقیں پڑ گئیں یعنی جبکہ تین لقمے یا زیادہ کھایا ہو۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: یہ کہا کہ جب کبھی میں کوئی اچھا کلام زبان سے نکالوں تو تجھ پر طلاق ہے، اس کے بعد کہا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ تو ایک طلاق واقع ہوگی اور اگر بغیر واو کے سُبْحٰنَ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا تو تین۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: یہ کہا کہ جب کبھی میں اِس مکان میں جاؤں اور فلاں سے کلام کروں تو میری عورت کو طلاق ہے، اُس کے بعد اُس گھر میں کئی مرتبہ گیا مگر اُس سے کلام نہ کیا تو عورت کو طلاق نہ ہوئی اور اگر جانا کئی بار ہوا اور کلام ایک بار تو ایک طلاق ہوئی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: شوہر نے دروازہ کی کنڈی بجائی کہ کھول دیا جائے اور کھولا نہ گیا اُس نے کہا اگر آج رات میں تُو دروازہ نہ کھولے تو تجھ کو طلاق ہے اور گھر میں کوئی تھا ہی نہیں کہ دروازہ کھولتا، یوہیں رات گزر گئی تو طلاق نہ ہوئی۔ یوہیں اگر جیب میں روپیہ تھا مگر ملا نہیں اس پر کہا اگر وہ روپیہ کہ تو نے میری جیب سے لیا ہے واپس نہ کرے تو تجھ کو طلاق ہے پھر دیکھا تو روپیہ جیب ہی میں تھا تو طلاق واقع نہ ہوئی۔[5] (خانیہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۵: عورت کو حیض ہے اور کہا اگر تو حائض ہو تو تجھ کو طلاق، یا عورت بیمار ہے اور کہا اگر تو بیمار ہو تو تجھ کو طلاق، تو اس سے وہ حیض یا مرض مراد ہے کہ زمانہ آئندہ میں ہو اور اگر اس موجود کی نیت کی تو صحیح ہے اور اگر کہا کہ کل اگر تو حائض ہو تو تجھ کو طلاق اور اُسے علم ہے کہ حیض سے ہے تو یہی حیض مراد ہے، لہٰذا اگر صبح چمکتے وقت حیض رہا تو طلاق ہوگئی جبکہ اُس وقت تین دن پورے یا اس سے زائد ہوں۔ اور اگر اُسے اس حیض کا علم نہیں تو جدید حیض مراد ہوگا لہٰذا طلاق نہ ہوگی اور اگر کھڑے ہونے، بیٹھنے، سوار ہونے، مکان میں رہنے پر تعلیق کی اور کہتے وقت وہ بات موجود تھی تو اس کہنے کے کچھ بعد تک اگر عورت اُسی حالت پر

---

1 ......یعنی ایک ایک طلاق ایک ایک عورت پر کردے۔

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثاني، ج١، ص٤١٦.

3 ...... المرجع السابق.　4 ...... المرجع السابق، ص٤١٧.

5 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٢، ص٢٣٢، وغيرها.

رہی تو طلاق ہوگئی اور مکان میں داخل ہونے یا مکان سے نکلنے پر تعلیق کی تو آئندہ کا جانا اور نکلنا مراد ہے اور مارنے اور کھانے سے مراد وہ ہے جواب کہنے کے بعد ہوگا اور روزہ رکھنے پر معلق کیا اور تھوڑی دیر بھی روزہ کی نیت سے رہی تو طلاق ہوگئی اور اگر یہ کہا کہ ایک دن اگر تو روزہ رکھے تو اُس وقت طلاق ہوگی کہ اُس دن کا آفتاب ڈوب جائے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ یہ کہا اگر تجھے حیض آئے تو طلاق ہے، تو عورت کو خون آتے ہی طلاق کا حکم نہ دینگے جب تک تین دن رات تک مُستمِر[2] نہ ہو، اور جب یہ مدت پوری ہوگی تو اُسی وقت سے طلاق کا حکم دینگے جب سے خون دیکھا ہے اور یہ طلاق بدعی ہوگی کہ حیض میں واقع ہوئی۔ اور یہ کہا کہ اگر تجھے پورا حیض آئے یا آدھا یا تہائی یا چوتھائی تو ان سب صورتوں میں حیض ختم ہونے پر طلاق ہوگی پھر اگر دس دن پر حیض ختم ہو تو ختم ہوتے ہی اور کم میں منقطع[3] ہو تو نہانے یا نماز کا وقت گزر جانے پر ہوگی۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۷ حیض اور احتلام وغیرہ مخفی[5] چیزیں عورت کے کہنے پر مان لی جائینگی مگر دوسرے پر اس کا کچھ اثر نہیں مثلاً عورت سے کہا اگر تجھے حیض آئے تو تجھ کو اور فلانی کو طلاق ہے، اور عورت نے اپنا حائض[6] ہونا بتایا تو خود اس کو طلاق ہوگئی دوسری کو نہیں ہاں اگر شوہر نے اُس کے کہنے کی تصدیق کی یا اُس کا حائض ہونا یقین کے ساتھ معلوم ہوا تو دوسری کو بھی طلاق ہوگی۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۸ کسی کی دو عورتیں ہیں دونوں سے کہا جب تم دونوں کو حیض آئے تو دونوں کو طلاق ہے، دونوں نے کہا ہمیں حیض آیا اور شوہر نے دونوں کی تصدیق کی تو دونوں مطلقہ ہوگئیں اور دونوں کی تکذیب کی تو کسی کو نہیں اور ایک کی تصدیق کی اور ایک کی تکذیب، تو جس کی تصدیق کی ہے اُسے طلاق ہوئی اور جس کی تکذیب کی اُس کو نہیں۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ یہ کہا کہ تو لڑکا جنے تو ایک طلاق اور لڑکی جنے تو دو۲، اور لڑکا لڑکی دونوں پیدا ہوئے تو جو پہلے پیدا ہوا اُسی کے بموجب طلاق واقع ہوگی اور معلوم نہ ہو کہ پہلے کیا پیدا ہوا تو قاضی ایک طلاق کا حکم دیگا اور احتیاط یہ ہے کہ شوہر دو طلاقیں

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ج١، ص ٤٢١ .

2 ...... جاری۔ 3 ...... ختم۔

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٦٠٧ ـ ٦٠٩ .

5 ...... پوشیدہ۔ 6 ...... حیض والی۔

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٦٠٤ ـ ٦٠٧ .

8 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث ، ج١، ص٤٢٢ .

"جس کی تصدیق کی ہے اُسے طلاق ہوئی اور جس کی تکذیب کی اُس کو نہیں"۔ غالبًا یہاں کتابت کی غلطی ہے، اصل کتاب میں مسئلہ اس طرح ہے "جس کی تکذیب کی ہے اسے طلاق ہوئی اور جس کی تصدیق کی ہے اس کو نہیں"۔...عِلْمِیه

سمجھے اور عدّت بھی دوسرے بچے کے پیدا ہونے سے پوری ہوگئی لہٰذا اب رجعت بھی نہیں کرسکتا اور دونوں ایک ساتھ پیدا ہوں تو تین طلاقیں ہوں گی اور عدّت حیض سے پوری کرے اور خنثیٰ[1] پیدا ہوا تو ایک ابھی واقع مانی جائے گی اور دوسری کا حکم اُس وقت تک موقوف رہیگا جب تک اُس کا حال نہ کھلے اور اگر ایک لڑکا اور دو لڑکیاں ہوئیں تو قاضی دو کا حکم دیگا اور احتیاط یہ ہے کہ تین سمجھے اور اگر دو لڑکے اور ایک لڑکی ہوئی تو قاضی ایک کا حکم دیگا اور احتیاطاً تین سمجھے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰ یہ کہا کہ جو کچھ تیرے شکم[3] میں ہے اگر لڑکا ہے تو تجھ کو ایک طلاق اور لڑکی ہے تو دو، اور لڑکا لڑکی دونوں پیدا ہوئے تو کچھ نہیں۔ یوہیں اگر کہا کہ بوری میں جو کچھ ہے اگر گیہوں ہیں تو تجھے طلاق یا آٹا ہے تو تجھے طلاق، اور بوری میں گیہوں اور آٹا دونوں ہیں تو کچھ نہیں اور یوں کہا کہ اگر تیرے پیٹ میں لڑکا ہے تو ایک طلاق اور لڑکی تو دو اور دونوں ہوئے تو تین طلاقیں ہوئیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۱ عورت سے کہا اگر تیرے بچہ پیدا ہو تو تجھ کو طلاق، اب عورت کہتی ہے میرے بچہ پیدا ہوا اور شوہر تکذیب کرتا ہے[5] اور حمل ظاہر نہ تھا نہ شوہر نے حمل کا اقرار کیا تھا تو صرف جنائی[6] کی شہادت پر حکم طلاق نہ دینگے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ یہ کہا کہ اگر تو بچہ جنے تو طلاق ہے اور مُردہ بچہ پیدا ہوا طلاق ہوگئی اور کچا بچہ جنی اور بعض اعضا بن چکے تھے جب بھی طلاق ہوگئی ورنہ نہیں۔[8] (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ ۲۳ عورت سے کہا اگر تو بچہ جنے تو تجھ کو طلاق، پھر کہا اگر تو اُسے لڑکا جنے تو دو طلاقیں، اور لڑکا ہوا تو تین واقع ہوگئیں۔[9] (ردالمحتار) اور اگر یوں کہا کہ تو اگر بچہ جنے تو تجھ کو دو طلاقیں، پھر کہا وہ بچہ کہ تیرے شکم میں ہے لڑکا ہو تو تجھ کو طلاق، اور لڑکا ہوا تو ایک ہی طلاق ہوگی اور بچہ پیدا ہوتے ہی عدّت بھی گزر جائے گی۔[10] (عالمگیری)

---

1 ...... ہیجڑا۔

2 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب التعليق، مطلب: اختلاف الزوجين في وجود الشرط، ج٤، ص٦١٠.

3 ...... پیٹ۔

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٦١١.

5 ...... یعنی جھٹلاتا ہے۔

6 ...... دائی، بچہ جنانے والی۔

7 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ج١، ص٤٢٤.

8 ...... "الجوهرة النيرة"، کتاب الطلاق، الجزء الثاني، ص٥٤، وغيرها.

9 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب التعليق، مطلب: اختلاف الزوجين في وجود الشرط، ج٤، ص٦١١.

10 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ج١، ص٤٢٤، ٤٢٥.

مسئلہ ۲۴: حمل پر طلاق معلق کی ہو تو مستحب یہ ہے کہ استبرا یعنی حیض کے بعد وطی کرے کہ شاید حمل ہو۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: اگر دو شرطوں پر طلاق معلق کی مثلاً جب زید آئے اور جب عمرو آئے یا جب زید وعمرو آئیں تو تجھ کو طلاق ہے تو طلاق اُس وقت واقع ہوگی کہ پچھلی شرط اس کی مِلک[2] میں پائی جائے اگرچہ پہلی اُس وقت پائی گئی کہ عورت ملک میں نہ تھی مثلاً اُسے طلاق دیدی تھی اور عدّت گزر چکی تھی اب زید آیا پھر اُس سے نکاح کیا اب عمرو آیا تو طلاق واقع ہوگئی اور دوسری شرط ملک میں نہ ہو تو پہلی اگرچہ ملک میں پائی گئی طلاق نہ ہوئی۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۶: وطی پر تین طلاقیں معلق کی تھیں تو حشفہ[4] داخل ہونے سے طلاق ہو جائے گی، اور واجب ہے کہ فوراً جُدا ہو جائے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۲۷: اپنی عورت سے کہا جب تک تو میرے نکاح میں ہے اگر میں کسی عورت سے نکاح کروں تو اُسے طلاق پھر عورت کو طلاق بائن دی اور عدّت کے اندر دوسری عورت سے نکاح کیا تو طلاق نہ ہوئی اور رجعی کی عدّت میں تھی تو ہوگئی۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲۸: کسی کی تین عورتیں ہیں، ایک سے کہا اگر میں تجھے طلاق دوں تو اُن دونوں کو بھی طلاق ہے، پھر دوسری اور تیسری سے بھی یوہیں کہا، پھر پہلی کو ایک طلاق دی، تو اُن دونوں کو بھی ایک ایک ہوئی اور اگر دوسری کو ایک طلاق دی تو پہلی کو ایک ہوئی اور دوسری اور تیسری پر دو دو، اور اگر تیسری عورت کو ایک طلاق دی تو اس پر تین ہوئیں اور دوسری پر دو، اور پہلی پر ایک۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: یہ کہا کہ اگر اس شب میں تو میرے پاس نہ آئی تو تجھے طلاق، عورت دروازہ تک آئی اندر نہ گئی، طلاق ہوگئی اور اگر اندر گئی مگر شوہر سو رہا تھا تو نہ ہوئی اور پاس آنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی قریب آجائے کہ شوہر ہاتھ بڑھائے تو عورت تک پہنچ جائے۔ مرد نے عورت کو بلایا اُس نے انکار کیا اس پر کہا اگر تو نہ آئی تو تجھ کو طلاق ہے، پھر شوہر خود زبردستی اُسے لے آیا

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ج١، ص٤٢٥.

2 ...... ملکیت۔

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٦١٣، وغيره.

4 ...... مرد کے آلۂ تناسل کی سپاری۔

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٦١٤.

6 ...... المرجع السابق، ص٦١٥.

7 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ج١، ص٤٢٦.

طلاق نہ ہوئی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰ کوئی شخص مکان میں ہے لوگ اُسے نکلنے نہیں دیتے، اُس نے کہا اگر میں یہاں سوؤں تو میری عورت کو طلاق ہے اُسکا مقصد خاص وہ جگہ ہے جہاں بیٹھا یا کھڑا ہے پھر اُسی مکان میں سویا مگر اُس جگہ سے ہٹ کر تو قضاءً طلاق ہو جائے گی دیانۃً نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱ عورت سے کہا اگر تو اپنے بھائی سے میری شکایت کریگی تو تجھ کو طلاق ہے، اُس کا بھائی آیا عورت نے کسی بچہ کو مخاطب کر کے کہا میرے شوہر نے ایسا کیا ایسا کیا اور اُسکا بھائی سب سُن رہا ہے طلاق نہ ہوگی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲ آپس میں جھگڑ رہے تھے مرد نے کہا اگر تو چُپ نہ رہے گی تو تجھ کو طلاق ہے، عورت نے کہا نہیں چُپ ہوں گی اِس کے بعد خاموش ہوگئی طلاق نہ ہوئی۔ یوہیں اگر کہا کہ تو چیخے گی تو تجھ کو طلاق ہے عورت نے کہا چیخوں گی تو مگر پھر چُپ ہوگئی طلاق نہ ہوئی۔ یوہیں اگر کہا کہ فلاں کا ذکر کرے گی تو ایسا ہے عورت نے کہا میں اُس کا ذکر نہ کروں گی یا کہا جب تو منع کرتا ہے تو اُس کا ذکر نہ کروں گی طلاق نہ ہوگی کہ اتنی بات مستثنےٰ ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳ عورت نے فاقہ کشی کی شکایت کی، شوہر نے کہا اگر میرے گھر تو بھوکی رہے تو تجھے طلاق ہے، تو علاوہ روزے کے بھوکی رہنے پر طلاق ہوگی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴ اگر تو فلاں کے گھر جائے تو تجھ کو طلاق ہے اور وہ شخص مرگیا اور مکان ترکہ میں چھوڑا اب وہاں جانے سے طلاق نہ ہوگی۔ یوہیں اگر بیع یا ہبہ[6] یا کسی اور وجہ سے اُس کی مِلک میں مکان نہ رہا جب بھی طلاق نہ ہوگی۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵ عورت سے کہا اگر تو بغیر میری اجازت کے گھر سے نکلی تو تجھ پر طلاق پھر سائل نے دروازہ پر سوال کیا شوہر نے عورت سے کہا اُسے روٹی کا ٹکڑا دے آ اگر سائل دروازہ سے اتنے فاصلہ پر ہے کہ بغیر باہر نکلے نہیں دے سکتی تو باہر نکلنے سے طلاق نہ ہوگی اور اگر بغیر باہر نکلے دے سکتی تھی مگر نکلی تو طلاق ہوگئی اور اگر جس وقت شوہر نے عورت کو بھیجا تھا اُس وقت سائل دروازہ سے قریب تھا اور جب عورت وہاں لے کر پہنچی تو ہٹ گیا تھا کہ عورت کو نکل کر دینا پڑا جب بھی طلاق ہوگئی۔ اور اگر عربی

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ج ١، ص ٤٣٠.

2 ......المرجع السابق، ص ٤٣١.

3 ......المرجع السابق، ص ٤٣٢.

4 ......المرجع السابق، ص ٤٣٢.

5 ......المرجع السابق، ص ٤٣٢.

6 ......تحفہ۔

7 ......"الفتاوى الهندية"، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ج ١، ص ٤٣٤.

میں اجازت دی اور عورت عربی نہ جانتی ہو تو اجازت نہ ہوئی لہٰذا اگر نکلے گی طلاق ہو جائے گی۔ یوہیں سوتی تھی یا موجود نہ تھی یا اُس نے سُنا نہیں تو یہ اجازت ناکافی ہے یہاں تک کہ شوہر نے اگر لوگوں کے سامنے کہا کہ میں نے اُسے نکلنے کی اجازت دی مگر یہ نہ کہا کہ اُس سے کہہ دو یا خبر پہنچا دو اور لوگوں نے بطور خود عورت سے جا کر کہا کہ اُس نے اجازت دیدی اور اُن کے کہنے سے عورت نکلی طلاق ہوگئی۔ اگر عورت نے میکے جانے کی اجازت مانگی شوہر نے اجازت دی مگر عورت اُس وقت نہ گئی کسی اور وقت گئی تو طلاق ہوگئی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶ اس بچہ کو اگر گھر سے باہر نکلنے دیا تو تجھ کو طلاق ہے، عورت غافل ہوگئی یا نماز پڑھنے لگی اور بچہ نکل بھاگا تو طلاق نہ ہوگی۔ اگر تو اس گھر کے دروازہ سے نکلی تو تجھ پر طلاق، عورت چھت پر سے پڑوس کے مکان میں گئی طلاق نہ ہوئی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷ تجھ پر طلاق ہے یا میں مرد نہیں، تو طلاق ہوگئی اور اگر کہا تجھ پر طلاق ہے یا میں مرد ہوں تو نہ ہوئی۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۳۸ اپنی عورت سے کہا اگر تو میری عورت ہے تو تجھے تین طلاقیں اور اُس کے متصل ہی[4] اگر ایک طلاق بائن دیدی، تو یہی ایک پڑے گی ورنہ تین۔[5] (خانیہ)

استثنا کا بیان

استثنا کے لیے شرط یہ ہے کہ کلام کے ساتھ متصل ہو یعنی بلا وجہ نہ سکوت کیا ہو نہ کوئی بیکار بات درمیان میں کہی ہو، اور یہ بھی شرط ہے کہ اتنی آواز سے کہے کہ اگر شوروغل وغیرہ کوئی مانع[6] نہ ہو تو خود سُن سکے بہرے کا استثنا صحیح ہے۔[7]

مسئلہ ۱ عورت نے طلاق کے الفاظ سُنے مگر استثنا نہ سُنا تو جس طرح ممکن ہو شوہر سے علیحدہ ہو جائے اُسے جماع نہ

---

1 ...."الفتاوی الھندیة"، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ج۱، ص۴۳۸،۴۳۹.

2 .... المرجع السابق، ص۴۴۱.

3 ...."الفتاوی الخانیة"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج۲، ص۲۲٤.

4 .... فوراً ہی یعنی درمیان میں کوئی اور کلام وغیرہ نہ کیا۔

5 .... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج۲، ص۲۲٦.

6 .... یعنی رکاوٹ۔

7 ...."الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، مطلب: الاستثناء یطلق علی الشرط لغة واستعمالا، ج٤، ص٦١٧ ـ ٦١٩.
و"الفتاوی الخانیة"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج۲، ص۲٤۲.

کرنے دے۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۲: سانس یا چھینک یا کھانسی یا ڈکار یا جماہی یا زبان کی گرانی[2] کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ کسی نے اس کا مونھ بند کر دیا اگر وقفہ ہوا تو اتصال[3] کے منافی نہیں۔ یوہیں اگر درمیان میں کوئی مفید بات کہی تو اتصال کے منافی نہیں مثلاً تاکید کی نیت سے لفظ طلاق دوبار کہہ کر استثنا کا لفظ بولا۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳: درمیان میں کوئی غیر مفید بات کہی پھر استثنا کیا تو صحیح نہیں مثلاً تجھ کو طلاق رجعی ہے ان شاء اللہ تو طلاق ہوگئی اور اگر کہا تجھ کو طلاق بائن ہے ان شاء اللہ تو واقع نہ ہوئی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۴: لفظ ان شاء اللہ اگرچہ بظاہر شرط معلوم ہوتا ہے مگر اس کا شمار استثنا میں ہے مگر اُنھیں چیزوں میں جن کا وجود بولنے پر موقوف ہے مثلاً طلاق وحلف وغیرہما اور جن چیزوں کو تلفظ سے خصوصیت نہیں وہاں استثنا کے معنی نہیں مثلاً یہ کہا نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَداً اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی[6] کہ یہاں نہ استثنا ہے نہ نیت روزہ پر اسکا اثر بلکہ یہ لفظ ایسے مقام پر برکت وطلب توفیق کے لیے ہوتا ہے۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے ان شاء اللہ تعالیٰ طلاق واقع نہ ہوئی اگرچہ ان شاء اللہ کہنے سے پہلے مرگئی اور اگر شوہر اتنا لفظ کہہ کر کہ تجھ کو طلاق ہے مرگیا ان شاء اللہ کہنے کی نوبت نہ آئی مگر اُس کا ارادہ اس کے کہنے کا بھی تھا تو طلاق ہوگئی رہا یہ کہ کیونکر معلوم ہوا کہ اُس کا ارادہ ایسا تھا یہ یوں معلوم ہوا کہ پہلے سے اُس نے کہہ دیا تھا کہ میں اپنی عورت کو طلاق دے کر استثنا کروں گا۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: استثنا میں یہ شرط نہیں کہ بالقصد[9] کہا ہو بلکہ بلاقصد[10] زبان سے نکل گیا جب بھی طلاق واقع نہ ہوگی، بلکہ اگر اُس کے معنے بھی نہ جانتا ہو جب بھی واقع نہ ہوگی اور یہ بھی شرط نہیں کہ لفظ طلاق واستثنا دونوں بولے، بلکہ اگر زبان سے طلاق کا لفظ کہا اور فوراً لفظ ان شاء اللہ لکھ دیا یا طلاق لکھی اور زبان سے ان شاء اللہ کہہ دیا جب بھی طلاق واقع نہ ہوئی یا

---

1 ...... "الفتاوی الخانیة".

2 ...... یعنی لُکنت۔

3 ...... یعنی ملا ہوا ہونا۔

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج٤، ص٦١٧ وغیرہ.

5 ...... المرجع السابق، ص٦١٧.

6 ...... ترجمہ: میں نیت کرتا ہوں کہ کل روزہ رکھوں گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

7 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، مطلب: مسائل الاستثناء، ومطلب: الاستثناء یثبت حکمه...الخ، ج٤، ص٦١٦.

8 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، مطلب: قال: انت طالق وسکت...الخ، ج٤، ص٦١٦، ٦١٩.

9 ...... ارادتاً۔

10 ...... ارادہ کے بغیر۔

دونوں کو لکھا پھر لفظ استثنا مٹا دیا طلاق واقع نہ ہوئی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۷ دو شخصوں نے شہادت دی کہ تو نے ان شاء اللہ کہا تھا مگر اسے یاد نہیں تو اگر اُس وقت غصہ زیادہ تھا اور لڑائی جھگڑے کی وجہ سے یہ احتمال ہے کہ بوجہ مشغولی یاد نہ ہوگا تو اُن کی بات پر عمل کرسکتا ہے اور اگر اتنی مشغولی نہ تھی کہ بھول جاتا تو اُن کا قول نہ مانے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸ تجھ کو طلاق ہے مگر یہ کہ خدا چاہے یا اگر خدا نہ چاہے یا جو اللہ (عزوجل) چاہے یا جب خدا چاہے یا مگر جو خدا چاہے یا جب تک خدا نہ چاہے یا اللہ (عزوجل) کی مشیت[3] یا ارادہ یا رضا کے ساتھ یا اللہ (عزوجل) کی مشیت یا ارادہ یا اُس کی رضا یا حکم یا اذن[4] یا امر میں، تو طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر یوں کہا کہ اللہ (عزوجل) کے امر یا حکم یا اذن یا علم یا قضا یا قدرت سے یا اللہ (عزوجل) کے علم میں یا اُس کی مشیت یا ارادہ یا حکم وغیرہا کے سبب تو ہوجائے گی۔[5] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۹ ایسے کی مشیت پر طلاق معلق کی جس کی مشیت کا حال معلوم نہ ہوسکے یا اُس کے لیے مشیت ہی نہ ہو تو طلاق نہ ہوگی جیسے جن وملائکہ اور دیوار اور گدھا وغیرہا۔ یوہیں اگر کہا کہ اگر خدا چاہے اور فلاں[6] تو طلاق نہ ہوگی اگرچہ فلاں کا چاہنا معلوم ہو۔ یوہیں اگر کسی سے کہا تو میری عورت کو طلاق دیدے اگر اللہ (عزوجل) چاہے اور تو یا جو اللہ (عزوجل) چاہے اور تو اور اُس نے طلاق دیدی طلاق واقع نہ ہوئی۔[7] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۰ عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے اگر اللہ (عزوجل) میری مدد کرے یا اللہ (عزوجل) کی مدد سے اور نیت استثنا کی ہے تو دیانۃً طلاق نہ ہوئی۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ تجھ کو طلاق ہے اگر فلاں چاہے یا ارادہ کرے یا پسند کرے یا خواہش کرے۔ یا مگر یہ کہ فلاں اس کے غیر کا ارادہ کرے یا پسند کرے یا خواہش کرے یا چاہے یا مناسب جانے تو یہ تملیک[9] ہے لہٰذا جس مجلس میں اُس شخص کو علم ہوا اگر

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٦١٩.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب التعليق، مطلب: فيما لو حلف وأنشأله آخر، ج٤، ص٦٢١.

3 ......یعنی اگر اللہ نے چاہا۔　4 ......اجازت۔

5 ......"الفتاوى الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الرابع فى الطلاق بالشرط، الفصل الرابع، ج١، ص٤٥٤، ٤٥٥.

6 ......اس طرح کہنا ناجائز ہے کہ مشیت خدا کے ساتھ بندہ کی مشیت کو جمع کیا ۱۲ منہ

7 ......"الفتاوى الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الرابع فى الطلاق بالشرط، الفصل الرابع، ج١، ص٤٥٥.
و"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٦٢٢-٦٢٣.

8 ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الرابع فى الطلاق بالشرط، الفصل الرابع، ج١، ص٤٥٥.

9 ......مالک بنانا۔

اُس نے طلاق چاہی تو ہوئی ورنہ نہیں یعنی اپنی زبان سے اگر طلاق چاہنا ظاہر کیا ہوگئی اگرچہ دل میں نہ چاہتا ہو۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: تجھ کو طلاق اگر تیرا مہر نہ ہوتا یا تیری شرافت نہ ہوتی یا تیرا باپ نہ ہوتا یا تیرا حسن و جمال نہ ہوتا یا اگر میں تجھ سے محبت نہ کرتا ہوتا ان سب صورتوں میں طلاق نہ ہوگی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: اگر ان شاء اللہ کو مقدم کیا یعنی یوں کہا ان شاء اللہ تجھ کو طلاق ہے جب بھی طلاق نہ ہوگی اور اگر یوں کہا کہ تجھ کو طلاق ہے ان شاء اللہ اگر تو گھر میں گئی تو مکان میں جانے سے طلاق نہ ہوگی۔ اور اگر ان شاء اللہ دو جملے طلاق کے درمیان میں ہو مثلاً کہا تجھ کو طلاق ہے ان شاء اللہ تجھ کو طلاق ہے تو استثنا پہلے کی طرف رجوع کرے گا لہٰذا دوسرے سے طلاق ہو جائے گی۔ یوہیں اگر کہا تجھ کو تین طلاقیں ہیں ان شاء اللہ تجھ پر طلاق ہے تو ایک واقع ہوگی۔[3] (بحر، درمختار، خانیہ)

مسئلہ ۱۴: اگر کہا تجھ پر ایک طلاق ہے اگر خدا چاہے اور تجھ پر دو طلاقیں اگر خدا نہ چاہے تو ایک بھی واقع نہ ہوگی اور اگر کہا تجھ پر آج ایک طلاق ہے اگر خدا چاہے اور اگر خدا نہ چاہے تو دو اور آج کا دن گزر گیا اور عورت کو طلاق نہ دی تو دو واقع ہوئیں اور اگر اُس دن ایک طلاق دیدی تو یہی ایک واقع ہوگی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: اگر تین طلاقیں دیکر اُن میں سے ایک یا دو کا استثنا کرے تو یہ استثنا صحیح ہے یعنی استثنا کے بعد جو باقی ہے واقع ہوگی مثلاً کہا تجھ کو تین طلاقیں ہیں مگر ایک تو دو ہونگی اور اگر کہا مگر دو تو ایک ہوگی۔ اور کل کا استثنا صحیح نہیں خواہ اُسی لفظ سے ہو مثلاً تجھ پر تین طلاقیں مگر تین یا ایسے لفظ سے ہو جس کے معنی کل کے مساوی ہوں مثلاً کہا تجھ پر تین طلاقیں ہیں مگر ایک اور ایک اور ایک یا مگر دو اور ایک، تو ان صورتوں میں تینوں واقع ہونگی۔ یا اُس کی کئی عورتیں ہیں سب کو مخاطب کر کے کہا تم سب کو طلاق ہے مگر فلانی اور فلانی اور فلانی نام لیکر سب کا استثنا کر دیا تو سب مطلقہ ہو جائیں گی اور اگر باعتبار معنی کے وہ لفظ مساوی نہ ہوا گرچہ اس خاص صورت میں مساوی ہو تو استثنا صحیح ہے مثلاً کہا میری ہر عورت پر طلاق مگر فلانی اور فلانی پر، تو طلاق نہ ہوگی اگرچہ اُسکی یہی دو عورتیں ہوں۔[5] (درمختار وغیرہ)

---

1. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الرابع، ج١، ص٤٥٥.
2. ......المرجع السابق، ص٤٥٦.
3. ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٦٢٤-٦٢٦.
   و"البحر الرائق"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٦٥.
   و"الفتاوى الخانية"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٢، ص٢٤٢.
4. ......" الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الرابع، ج١، ص٤٥٦.
5. ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٦٢٩ وغيره.

مسئلہ ۱۶ تجھ کو طلاق ہے تجھ کو طلاق ہے تجھ کو طلاق ہے مگر ایک، یا کہا تجھ کو طلاق ہے ایک اور ایک اور ایک مگر ایک، تو ان دونوں صورتوں میں تین پڑیں گی کہ ہر ایک مستقل کلام ہے اور ہر ایک سے استثنا کا تعلق ہوسکتا ہے اور استثنا چونکہ ہر ایک کا مساوی ہے لہٰذا صحیح نہیں۔[1] (بحر)

مسئلہ ۱۷ اگر تین سے زائد طلاق دے کر اُن میں سے کم کا استثنا کیا تو صحیح ہے اور استثنا کے بعد جو باقی ہے واقع ہوگی مثلاً کہا تجھ پر دس طلاقیں ہیں مگر نو، تو ایک ہوگی اور آٹھ کا استثنا کیا تو دو ہوں گی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۸ استثنا اگر اصل پر زیادہ ہو تو باطل ہے مثلاً کہا تجھ پر تین طلاقیں مگر چار یا پانچ، تو تین واقع ہوں گی۔ یوہیں جزو طلاق کا استثنا بھی باطل ہے مثلاً کہا تجھ پر تین طلاقیں مگر نصف تو تین واقع ہوں گی اور تین میں سے ڈیڑھ کا استثنا کیا تو دو واقع ہوں گی۔[3] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۹ اگر کہا تجھ کو طلاق ہے مگر ایک، تو دو واقع ہوں گی کہ ایک سے ایک کا استثنا تو ہو نہیں سکتا لہٰذا طلاق سے تین طلاقیں مراد ہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۰ چند استثنا جمع کیے تو اس کی دو صورتیں ہیں، اُن کے درمیان ''اور'' کا لفظ ہے تو ہر ایک اُسی اول کلام سے استثنا ہے مثلاً تجھ پر دس طلاقیں ہیں مگر پانچ اور مگر تین اور مگر ایک، تو ایک ہوگی اور اگر درمیان میں ''اور'' کا لفظ نہیں تو ہر ایک اپنے ماقبل سے استثنا ہے، مثلاً تجھ پر دس طلاقیں مگر نو مگر آٹھ مگر سات، تو دو ہوں گی۔[5] (درمختار)

طلاق مریض کا بیان

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ فرمایا اگر مریض طلاق دے تو عورت جب تک عدّت میں ہے شوہر کی وارث ہے اور شوہر اُس کا وارث نہیں۔[6]

1 ...... "البحر الرائق"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٦٩.

2 ...... "الدرالمختار"،كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٦٣٠.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الرابع، ج١، ص٤٥٧ وغيره.

4 ...... "الدرالمختار"،كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٦٣٢.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٦٣١.

6 ...... "المصنف" لعبد الرزاق، كتاب الطلاق، باب طلاق المريض، الحديث: ١٢٢٤٨، ج٧، ص٤٧.

فتح القدیر وغیرہ میں ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ کو مرض میں طلاق بائن دی اور عدّت میں اُن کی وفات ہوگئی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کی زوجہ کو میراث دلائی اور یہ واقعہ مجمع صحابۂ کرام کے سامنے ہوا اور کسی نے انکار نہ کیا۔ لہٰذا اس پر اجماع ہوگیا۔ [1]

مسئلہ ۱ مریض سے مراد وہ شخص ہے جس کی نسبت غالب گمان ہو کہ اس مرض سے ہلاک ہو جائے گا کہ مرض نے اُسے اتنا لاغر [2] کر دیا ہے کہ گھر سے باہر کے کام کے لیے نہیں جا سکتا مثلاً نماز کے لیے مسجد کو نہ جا سکتا ہو یا تاجر اپنی دوکان تک نہ جا سکتا ہو اور یہ اکثر کے لحاظ سے ہے، ورنہ اصل حکم یہ ہے کہ اُس مرض میں غالب گمان موت ہو اگرچہ ابتداءً جبکہ شدت نہ ہوئی ہو باہر جا سکتا ہو مثلاً ہیضہ وغیرہا امراض مہلکہ [3] میں بعض لوگ گھر سے باہر کے بھی کام کر لیتے ہیں مگر ایسے امراض میں غالب گمان ہلاکت ہے۔ یوہیں یہاں مریض کے لیے صاحب فراش ہونا بھی ضروری نہیں اور امراض مزمنہ مثلاً سِل [4]۔ فالج اگر روز بروز زیادتی پر ہوں تو یہ بھی مرض الموت ہیں اور اگر ایک حالت پر قائم ہو گئے اور پُرانے ہو گئے یعنی ایک سال کا زمانہ گزر گیا تو اب اُس شخص کے تصرفات تندرست کی مثل نافذ ہونگے۔ [5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲ مریض نے عورت کو طلاق دی تو اُسے فار بالطلاق کہتے ہیں کہ وہ زوجہ کو ترکہ سے محروم کرنا چاہتا ہے [6] اور اس کے احکام آگے آتے ہیں۔

مسئلہ ۳ جو شخص لڑائی میں دشمن سے لڑ رہا ہو وہ بھی مریض کے حکم میں ہے اگرچہ مریض نہیں کہ غالب خوف ہلاک ہے۔ یوہیں جو شخص قصاص میں قتل کے لیے یا پھانسی دینے کے لیے یا سنگسار کرنے کے لیے لایا گیا یا شیر وغیرہ کسی درندہ نے اُسے پچھاڑا یا کشتی میں سوار ہے اور کشتی موج کے طلاطم [7] میں پڑ گئی یا کشتی ٹوٹ گئی اور یہ اُس کے کسی تختہ پر بہتا ہوا جا رہا ہے تو یہ سب مریض کے حکم میں ہیں جبکہ اُسی سبب سے مر بھی جائیں اور اگر وہ سبب جاتا رہا پھر کسی اور وجہ سے مر گئے تو مریض نہیں اور اگر شیر کے مونھ سے چھوٹ گیا مگر زخم ایسا کاری لگا ہے کہ غالب گمان یہی ہے کہ اُس سے مر جائیگا تو اب بھی مریض ہے۔ [8] (فتح، درمختار وغیرہما)

1 ......"فتح القدیر"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج٤، ص٣.

2 ......کمزور۔ 3 ......ہلاک کر دینے والی بیماریاں۔ 4 ......بیماری کا نام ہے۔

5 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج٥، ص٥ ـ ٨.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج٥، ص٥.

7 ......موجوں کا زور، پانی کے تھپیڑے۔

8 ......"فتح القدیر"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج٤، ص٧٠٨.

و"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج٥، ص٥ ـ ٨، وغیرهما.

مسئلہ ۴: مریض نے تبرع کیا مثلاً اپنی جائداد وقف کر دی یا کسی اجنبی کو ہبہ کر دیا یا کسی عورت سے مہرِ مثل سے زیادہ پر نکاح کیا تو صرف تہائی مال میں اُس کا تصرف[1] نافذ ہوگا کہ یہ افعال وصیت کے حکم میں ہیں۔[2]

مسئلہ ۵: عورت کو طلاق رجعی دی اور عدّت کے اندر مرگیا تو مطلقاً عورت وارث ہے صحت میں طلاق دی ہو یا مرض میں، عورت کی رضامندی سے دی ہو یا بغیر رضا۔ یوہیں اگر عورت کتابیہ تھی یا باندی اور طلاق رجعی کی عدّت میں مسلمان ہوگئی یا آزاد کردی گئی اور شوہر مرگیا تو مطلقاً وارث ہے اگرچہ شوہر کو اُس کے مسلمان ہونے یا آزاد ہونے کی خبر نہ ہو۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۶: اگر مرض الموت میں عورت کو بائن طلاق دی ایک دی ہو یا زیادہ اور اُسی مرض میں عدّت کے اندر مرگیا خواہ اُسی مرض سے مرا یا کسی اور سبب سے مثلاً قتل کرڈالا گیا تو عورت وارث ہے جبکہ باختیار خود اور عورت کی بغیر رضامندی کے طلاق دی ہو بشرطیکہ بوقت طلاق عورت وارث ہونے کی صلاحیت بھی رکھتی ہو اگرچہ شوہر کو اس کا علم نہ ہو مثلاً عورت کتابیہ تھی یا کنیز اور اُس وقت مسلمان یا آزاد ہوچکی تھی۔ اور اگر عدّت گزرنے کے بعد مرا یا اُس مرض سے اچھا ہوگیا پھر مرگیا خواہ اُسی مرض میں پھر مُبتلا ہوکر مرا یا کسی اور سبب سے یا طلاق دینے پر مجبور کیا گیا یعنی مار ڈالنے یا عضو کاٹنے کی صحیح دھمکی دی گئی ہو یا عورت کی رضا سے طلاق دی تو وارث نہ ہوگی اور اگر قید کی دھمکی دی گئی اور طلاق دیدی تو عورت وارث ہے اور اگر عورت طلاق پر راضی نہ تھی مگر مجبور کی گئی کہ طلاق طلب کرے اور عورت کی طلب پر طلاق دی تو وارث ہوگی۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۷: یہ حکم کہ مرض الموت میں عورت بائن کی گئی اور شوہر عدّت کے اندر مرجائے تو بشرائط سابقہ[5] عورت وارث ہوگی طلاق کے ساتھ خاص نہیں بلکہ جو فُرقت[6] جانبِ زوج سے ہو سب کا یہی حکم ہے مثلاً شوہر نے بخیارِ بلوغ[7] عورت کو بائن کیا یا عورت کی ماں یا لڑکی کا شہوت سے بوسہ لیا یا معاذ اللہ مرتد ہوگیا اور جو فرقت جانبِ زوجہ سے ہو اُس میں وارث نہ ہوگی مثلاً عورت نے شوہر کے لڑکے کا شہوت کے ساتھ بوسہ لیا یا مرتد ہوگئی یا خلع کرایا۔ یوہیں اگر غیر کی جانب سے ہو مثلاً شوہر کے لڑکے نے عورت کا بوسہ لیا اگرچہ عورت کو مجبور کیا ہو ہاں اگر اس کے باپ نے حکم دیا ہو تو وارث ہوگی۔[8] (ردالمحتار)

---

1 ......اس کا کیا ہوا معاملہ، عمل دخل۔

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج۵، ص۹.

3 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الطلاق، الباب الخامس في طلاق المریض، ج۱، ص۴۶۲.

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج۵، ص۹۔۱۱، وغیرہ.

5 ......ان شرائط کے مطابق جو گزر چکیں۔ 6 ......جدائی۔ 7 ...... بالغ ہونے پر ملنے والے اختیار کی وجہ سے۔

8 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج۵، ص۹.

مسئلہ ۸ مریض نے عورت کو تین طلاقیں دی تھیں اس کے بعد عورت مرتدہ ہوگئی پھر مسلمان ہوئی اب شوہر مرا تو وارث نہ ہوگی اگرچہ ابھی عدّت پوری نہ ہوئی ہو۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ عورت نے طلاق رجعی یا طلاق کا سوال کیا تھا مرد مریض نے طلاق بائن یا تین طلاقیں دیدیں اور عدّت میں مرگیا تو عورت وارث ہے۔ یوہیں عورت نے بطورِ خود اپنے کو تین طلاقیں دے لی تھیں اور شوہر مریض نے جائز کردیں تو وارث ہوگی۔ اور اگر شوہر نے عورت کو اختیار دیا تھا عورت نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا شوہر نے کہا تھا تو اپنے کو تین طلاقیں دیدے عورت نے دیدیں تو وارث نہ ہوگی۔[2] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ مریض نے عورت کو طلاق بائن دی تھی اور عورت ہی اَثنائے عدّت میں[3] مرگئی تو یہ شوہر اُس کا وارث نہ ہوگا اور اگر رجعی طلاق تھی تو وارث ہوگا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۱ قتل کے لیے لایا گیا تھا مگر پھر قیدخانہ کو واپس کردیا گیا یا دشمن سے میدان جنگ میں لڑ رہا تھا پھر صف میں واپس گیا تو یہ اُس مریض کے حکم میں ہے کہ اچھا ہوگیا لہٰذا اُس حالت میں طلاق دی تھی اور عدّت کے اندر مارا گیا تو عورت وارث نہ ہوگی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ مریض نے طلاق دی تھی اور خود عورت نے اُسے عدّت کے اندر قتل کر ڈالا تو وارث نہ ہوگی کہ قاتل مقتول کا وارث نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ عورت مریضہ تھی اور اُس نے کوئی ایسا کام کیا جس کی وجہ سے شوہر سے فرقت ہوگئی مثلاً خیار بلوغ وعتق یا شوہر کے لڑکے کا بوسہ لینا وغیرہا پھر مرگئی تو شوہر اس کا وارث ہوگا۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ مریض نے عورت کو طلاق بائن دی تھی اور عورت نے ابن زوج[8] کا بوسہ لیا یا مطاوعت[9] کی یا مرض

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الخامس في طلاق المريض، ج١، ص٤٦٢.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب طلاق المريض، ج٥، ص١١.
و"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الخامس في طلاق المريض، ج١، ص٤٦٢.

3 ......عدت کے دوران۔

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب طلاق المريض، ج٥، ص١١.

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الخامس في طلاق المريض، ج١، ص٤٦٣.

6 ......المرجع السابق.

7 ......المرجع السابق.

8 ......شوہر کا بیٹا۔

9 ......یعنی خاوند کے بیٹے کو اپنے اوپر بخوشی قادر کیا۔

کی حالت میں لعان کیا یا مرض کی حالت میں ایلا کیا اور اس کی مدت گزر گئی تو عورت وارث ہوگی اور اگر رجعی طلاق میں ابن زوج کا بوسہ عدّت میں لیا تو وارث نہ ہوگی کہ اب فرقت جانب زوجہ سے ہے۔ یوہیں اگر بلوغ یا عتق یا شوہر کے نامرد ہونے یا عضوتناسل کٹ جانے کی بنا پر عورت کو اختیار دیا گیا اور عورت نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو وارث نہ ہوگی کہ فرقت جانب زوجہ سے ہے اور اگر صحت میں ایلا کیا تھا اور مرض میں مدت پوری ہوئی تو وارث نہ ہوگی اور اگر عورت مریضہ سے لعان کیا اور عدّت کے اندر مرگئی تو شوہر وارث نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۵ عورت مریضہ تھی اور شوہر نامرد، عورت کو اختیار دیا گیا یعنی پہلے سال بھر کی شوہر کو میعاد دی گئی مگر اس مدت میں شوہر نے جماع نہ کیا پھر عورت کو اختیار دیا گیا اُس نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور عدّت کے اندر مرگئی یا شوہر نے دخول کے بعد عورت کو طلاق بائن دی پھر شوہر کا عضوتناسل کٹ گیا اس کے بعد اُسی عورت سے عدّت کے اندر نکاح کیا اب عورت کو اُس کا حال معلوم ہوا اُس نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور مریضہ تھی عدّت کے اندر مرگئی تو ان دونوں صورتوں میں شوہر اس کا وارث نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ دشمنوں نے قید کرلیا ہے یا صف قتال[3] میں ہے مگر لڑتا نہیں ہے یا بخار وغیرہ کسی بیماری میں مبتلا ہے جس میں غالب گمان ہلاکت نہ ہو یا وہاں طاعون پھیلا ہوا ہے یا کشتی پر سوار ہے اور ڈوبنے کا خوف نہیں یا شیروں کے بَن[4] میں ہے یا ایسی جگہ ہے جہاں دشمنوں کا خوف ہے یا قصاص یا رجم کے لیے قید ہے تو اِن صورتوں میں مریض کے حکم میں نہیں طلاق دینے کے بعد عدّت میں مارا جائے یا مرجائے تو عورت وارث نہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۷ حمل کی حالت میں جانب زوجہ سے تفریق واقع ہوئی اور بچہ پیدا ہونے میں مرگئی تو شوہر وارث نہ ہوگا ہاں اگر دردزہ[6] میں ایسا ہوا تو وارث ہوگا کہ اب عورت فارّہ ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ مریض نے طلاق بائن کسی غیر کے فعل پر معلق کی مثلاً اگر فلاں یہ کام کرے گا تو میری عورت کو طلاق ہے اگرچہ وہ غیر خود انھیں دونوں کی اولاد ہو۔ یا کسی وقت کے آنے پر تعلیق ہو مثلاً جب فلاں وقت آئے تو تجھ کو طلاق ہے اور تعلیق اور

---

1 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب طلاق المريض، ج٥، ص١٢.

2 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الخامس في طلاق المريض، ج١، ص٤٦٣.

3 ......جنگ کرنے والوں کی صف۔

4 ......شیروں کے جنگل۔

5 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب طلاق المريض، ج٥، ص١٣-١٥.

6 ......بچہ پیدا ہونے کا درد۔

7 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الخامس في طلاق المريض، ج١، ص٤٦٣.

شرط کا پایا جانا دونوں حالت مرض میں ہیں یا اپنے کسی کام کرنے پر طلاق معلق کی مثلاً اگر میں یہ کام کروں تو میری عورت کو طلاق ہے اور تعلیق وشرط دونوں مرض میں ہیں یا تعلیق صحت میں ہوا اور شرط کا پایا جانا مرض میں۔ یا عورت کے کسی کام کرنے پر معلق کی اور وہ کام ایسا ہے جس کا کرنا شرعاً یا طبعاً ضروری ہے مثلاً اگر تو کھائے گی یا نماز پڑھے گی اور تعلیق وشرط دونوں مرض میں ہوں یا صرف شرط تو اِن صورتوں میں عورت وارث ہوگی اور اگر فعل غیر یا کسی وقت کے آنے پر معلق کی اور تعلیق وشرط دونوں یا فقط تعلیق صحت میں ہو یا عورت کے فعل پر معلق کیا اور وہ فعل ایسا نہیں جس کا کرنا عورت کے لیے ضروری ہو تو ان صورتوں میں وارث نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۹: صحت کی حالت میں عورت سے کہا اگر میں اور فلاں شخص چاہیں تو تجھ کو تین طلاقیں ہیں پھر شوہر مریض ہوگیا اور دونوں نے ایک ساتھ طلاق چاہی یا پہلے شوہر نے چاہی پھر اُس شخص نے تو عورت وارث نہ ہوگی اور اگر پہلے اُس شخص نے چاہی پھر شوہر نے تو وارث ہوگی۔[2] (خانیہ) اور اگر مرض کی حالت میں کہا تھا تو بہرصورت وارث ہوگی۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: مریض نے عورت مدخولہ کو طلاق بائن دی پھر اُس سے کہا اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھ پر تین طلاقیں اور عدّت کے اندر نکاح کرلیا تو طلاقیں پڑ جائیں گی اور اب سے نئی عدّت ہوگی اور عدّت کے اندر شوہر مرجائے تو عورت وارث نہ ہوگی۔[4] (خانیہ)

مسئلہ ۲۱: مریض نے اپنی عورت سے جو کسی کی کنیز ہے یہ کہا کہ تجھ پر کل تین طلاقیں اور اُس کے مولیٰ نے کہا تو کل آزاد ہے تو دوسرے دن کی صبح چمکتے ہی طلاق وآزادی دونوں ایک ساتھ ہونگی اور عورت وارث نہ ہوگی۔ اور اگر مولیٰ نے پہلے کہا تھا پھر شوہر نے، جب بھی یہی حکم ہے ہاں اگر شوہر نے یوں کہا کہ جب تو آزاد ہو تو تجھ کو تین طلاقیں تو اب وارث ہوگی۔ اور اگر مولیٰ نے کہا تو کل آزاد ہے اور شوہر نے کہا تجھے پرسوں طلاق ہے اگر شوہر کو مولیٰ کا کہنا معلوم تھا تو فار بالطلاق ہے ورنہ نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: عورت سے کہا جب میں بیمار ہوں تو تجھ پر طلاق شوہر بیمار ہوا تو طلاق ہوگئی اور عدّت میں مرگیا تو عورت

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج٥، ص١٥.

2 ......"الفتاوی الخانية"، کتاب الطلاق، فصل فی المعتدة التی ترث، ج٢، ص٢٧٣.

3 ......"رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، مطلب: حال فشو الطاعون...الخ، ج٥، ص١٧.

4 ......"الفتاوی الخانية"، کتاب الطلاق، فصل فی المعتدة التی ترث، ج٢، ص٢٧٣.

5 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الخامس في طلاق المریض، ج١، ص٤٦٥.

وارث ہوگی۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۲۳: مسلمان مریض نے اپنی عورت کتابیہ سے کہا جب تو مسلمان ہوجائے تو تجھ کو تین طلاقیں ہیں وہ مسلمان ہوگئی اور شوہر عدت کے اندر مر گیا تو وارث ہوگی اور اگر کہا کل تجھ کو تین طلاقیں ہیں اور وہ عورت آج ہی مسلمان ہوگئی تو وارث نہ ہوگی اور اگر مسلمان ہونے کے بعد طلاق دی تو وارث ہوگی اگرچہ شوہر کو علم نہ ہو۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: مریض نے اپنی دو عورتوں سے کہا تم دونوں اپنے کو طلاق دے لو ہر ایک نے اپنے کو اور سَوت[3] کو آگے پیچھے طلاق دی تو پہلی ہی کے طلاق دینے سے دونوں مطلّقہ ہوگئیں اور اس کے بعد دوسری کا طلاق دینا بیکار ہے اور دوسری وارث ہوگی پہلی نہیں اور اگر پہلی نے صرف سَوت کو طلاق دی اپنے کو نہیں یا ہر ایک نے دوسری کو طلاق دی اپنے کو نہ دی تو دونوں وارث ہونگی۔ اور اگر ہر ایک نے اپنے کو اور سَوت کو معاً[4] طلاق دی تو دونوں مطلّقہ ہوگئیں اور وارث نہ ہوں گی اور اگر ایک نے اپنے کو طلاق دی اور دوسری نے بھی اسی کو طلاق دی تو یہی مطلقہ ہوگی۔ اور یہ وارث نہ ہوگی۔ اور اگر ایک نے سَوت کو طلاق دی پھر اس کے بعد دوسری نے خود اپنے ہی کو طلاق دی تو وارث ہوگی۔ یہ سب صورتیں اُس وقت ہیں کہ اُسی مجلس میں ایسا ہوا اور اگر مجلس بدلنے کے بعد ہر ایک نے اپنے کو اور سَوت کو معاً طلاق دی یا آگے پیچھے یا ہر ایک نے دوسری کو طلاق دی بہر حال دونوں وارث ہیں اور ہر ایک نے اپنے کو طلاق دی تو طلاق ہی نہ ہوئی خلاصہ یہ ہے کہ جس صورت میں عورت خود اپنے طلاق دینے سے مطلقہ ہوئی ہو تو وارث نہ ہوگی ورنہ ہوگی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: دو عورتیں مدخولہ ہیں شوہر نے صحت میں کہا تم دونوں میں سے ایک کو تین طلاقیں اور یہ بیان نہ کیا کہ کس کو پھر جب مریض ہوا تو بیان کیا کہ وہ مطلّقہ فلاں عورت ہے تو یہ عورت میراث سے محروم نہ ہوگی اور اگر اس شخص کی ان دو کے علاوہ کوئی اور عورت بھی ہے تو اس کے لیے نصف میراث ہے اور وہ عورت جس کا مطلّقہ ہونا بیان کیا اگر شوہر سے پہلے مر گئی تو شوہر کا بیان صحیح مانا جائیگا اور دوسری جو باقی ہے میراث لے گی لہٰذا اگر کوئی تیسری عورت بھی ہے تو دونوں حق زوجیت میں برابر کی حقدار ہیں۔ اور اگر جس کا مطلّقہ ہونا بیان کیا زندہ ہے اور دوسری شوہر کے پہلے مرگئی تو یہ نصف ہی کی حقدار ہے لہٰذا اگر کوئی اور

---

1 ......"الفتاوى الخانية"، كتاب الطلاق، فصل في المعتدة التي ترث، ج٢، ص٢٧٤.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الخامس في طلاق المريض، ج١، ص٤٦٦.

3 ...... خاوند کی دو یا زیادہ بیویاں آپس میں ایک دوسرے کی سَوت کہلاتی ہیں۔

4 ......یعنی ایک ساتھ۔

5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الخامس في طلاق المريض، ج١، ص٤٦٦.

عورت بھی ہے تو اُسے تین ربع [1] ملیں گے اور اسے ایک ربع [2] اور اگر شوہر کے بیان کرنے اور مرنے سے پہلے اُن میں کی ایک مرگئی تو اب جو باقی ہے وہی مطلّقہ سمجھی جائے گی اور میراث نہ پائے گی اور اگر ایک کے مرنے کے بعد شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے اُسی کو طلاق دی تھی تو شوہر اُس کا وارث نہ ہوگا مگر جو موجود ہے وہ مطلّقہ سمجھی جائے گی اور اگر دونوں آگے پیچھے مریں اب یہ کہتا ہے کہ پہلے جو مری ہے اُسے طلاق دی تھی تو کسی کا وارث نہیں۔ اور اگر دونوں ایک ساتھ مریں مثلاً اُن پر دیوار ڈھ پڑی [3] یا دونوں ایک ساتھ ڈوب گئیں یا آگے پیچھے مریں مگر یہ نہیں معلوم کہ کون پہلے مری کون پیچھے، تو ہر ایک کے مال میں جتنا شوہر کا حصہ ہوتا ہے اُس کا نصف نصف اسے ملے گا اور اس صورت میں کہ ایک ساتھ مریں یا معلوم نہیں کہ پہلے کون مری اس نے ایک کا مطلقہ ہونا معین کیا تو اس کے مال میں سے شوہر کو کچھ نہ ملے گا اور دوسری کے ترکہ میں سے نصف حق پائے گا۔ [4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶ صحت میں کسی کو طلاق کی تفویض کی اُس نے مرض کی حالت میں طلاق دی تو اگر اُسے طلاق کا مالک کر دیا تھا تو عورت وارث نہ ہوگی اور اگر وکیل کیا تھا اور معزول کرنے پر قادر تھا تو وارث ہوگی۔ [5] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۷ عورت سے مرض میں کہا میں نے صحت میں تجھے طلاق دیدی تھی اور تیری عدّت بھی پوری ہو چکی عورت نے اس کی تصدیق کی پھر شوہر نے اقرار کیا کہ عورت کا مجھ پر اتنا دَین [6] ہے یا اُس کی فلاں شے مجھ پر ہے یا اُس کے لیے کچھ مال کی وصیت کی تو اُس اقرار و میراث یا وصیت و میراث میں جو کم ہے عورت وہ پائیگی اور اس بارے میں عِدّت وقت اقرار سے شروع ہوگی یعنی اب سے عدّت پوری ہونے تک کے درمیان میں شوہر مرا تو یہی اقل [7] پائے گی اور اگر عدّت گزرنے پر مرا تو جو کچھ اقرار کیا یا وصیت کی کل پائے گی۔ اور اگر صحت میں ایسا کہا تھا اور عورت نے تصدیق کر لی یا وہ مرض مرض الموت نہ تھا یعنی وہ بیماری جاتی رہی تو اقرار وغیرہ صحیح ہے اگرچہ عدّت میں مرگیا۔ اور اگر عورت نے تکذیب کی [8] اور شوہر اُسی مرض میں وقت اقرار سے عدّت میں مرگیا تو اقرار و وصیت صحیح نہیں اور اگر بعد عدّت مرا یا اُس مرض سے اچھا ہوگیا تھا اور عدّت میں مرا تو عورت وارث نہ ہوگی اور اقرار و وصیت صحیح ہیں۔ اور اگر مرض میں عورت کے کہنے سے طلاق دی پھر اقرار یا وصیت کی جب بھی وہی حکم ہے کہ دونوں میں جو کم ہے وہ پائے گی۔ [9] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... چار حصوں میں سے تین حصے۔　2 ...... چار حصوں میں سے ایک حصہ۔　3 ...... گر پڑی۔

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الخامس فی طلاق المريض، ج ۱، ص ٤٦٧ ـ ٤٦٨ .

5 ...... المرجع السابق، ص ٤٦٨

و"الدر المختار"، كتاب الطلاق، باب طلاق المريض، ج ٥، ص ١٥-١٦ .

6 ...... قرض۔　7 ...... یعنی جو کم ہے وہ۔　8 ...... یعنی جھٹلایا۔

9 ...... "الدر المختار ورد المحتار"، كتاب الطلاق، باب طلاق المريض، مطلب: حال فشو الطاعون... الخ، ج ٥، ص ١٧ ـ ١٩ .

مسئلہ ۲۸ عورت نے شوہر مریض پر دعویٰ کیا کہ اُس نے اسے طلاق بائن دی اور شوہر انکار کرتا ہے قاضی نے شوہر کو حلف دیا اُس نے قسم کھالی پھر عورت نے بھی شوہر کے مرنے سے پہلے اُس کی تصدیق کی تو وارث ہوگی اور مرنے کے بعد تصدیق کی تو نہیں جبکہ یہ دعویٰ ہو کہ صحت میں طلاق بائن دی تھی۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹ شوہر کے مرنے کے بعد عورت کہتی ہے کہ اُس نے مجھے مرض الموت میں بائن طلاق دی تھی اور میں عدّت میں تھی کہ مرگیا لہٰذا مجھے میراث ملنی چاہیے اور ورثہ کہتے ہیں کہ صحت میں طلاق دی تھی لہٰذا نہ ملنی چاہیے تو قول عورت کا معتبر ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰ عورت کو مرض الموت میں تین طلاقیں دیں اور مرگیا عورت کہتی ہے میری عدّت پوری نہیں ہوئی تو قسم کے ساتھ اُس کا قول معتبر ہے اگرچہ زمانہ دراز ہوگیا ہو اگر قسم کھالے گی وارث ہوگی قسم سے انکار کرے گی تو نہیں اور اگر عورت نے ابھی کچھ نہیں کہا مگر اتنے زمانے کے بعد جس میں عدّت پوری ہوسکتی ہے اُس نے دوسرے سے نکاح کیا اب کہتی ہے کہ عدّت پوری نہیں ہوئی تو وارث نہ ہوگی اور وہ دوسرے ہی کی عورت ہے۔ اور اگر ابھی نکاح نہیں کیا ہے مگر کہتی ہے میں آئسہ ہوں تین مہینے کی عدّت پوری کی اور شوہر مرگیا اب دوسرے سے نکاح کیا اور عورت کے بچہ ہوا یا حیض آیا تو وارث ہوگی اور دوسرے سے جو نکاح کیا ہے یہ نکاح نہیں ہوا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱ کسی نے کہا پچھلی عورت جس سے نکاح کروں تو اُسے طلاق ہے اور ایک سے نکاح کرنے کے بعد دوسری سے مرض میں نکاح کیا اور شوہر مرگیا تو اس عورت کو نکاح کرتے ہی طلاق ہوگئی اور وارث نہ ہوگی۔[4] (درمختار)

رجعت کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَ بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْۤا اِصْلَاحًا ﴾ [5]

❶...... "الدر المختار" و"رد المحتار"، كتاب الطلاق، باب طلاق المريض، مطلب: حال فشو الطاعون... الخ، ج٥، ص١٩.

❷...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الخامس في طلاق المريض، ج١، ص٤٦٤.

❸...... المرجع السابق، ص٤٦٤، ٤٦٥.

❹...... "الدر المختار"، كتاب الطلاق، باب طلاق المريض، ج٥، ص٢٤.

❺...... پ ٢، البقرة: ٢٢٨.

مطلقات رجعیہ کے شوہروں کو عدّت میں واپس کر لینے کا حق ہے، اگر اصلاح مقصود ہو۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ﴾[1]

جب عورتوں کو طلاق دو اور اُن کی عدّت پوری ہونے کے قریب پہنچ جائے تو اُن کو خوبی کیساتھ روک سکتے ہو۔

حدیث ۱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی زوجہ کو طلاق دی تھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب اسکی خبر پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا: کہ ''اُن کو حکم کرو کہ رجعت کرلیں۔''[2]

مسئلہ ۱ رجعت کے یہ معنیٰ ہیں کہ جس عورت کو رجعی طلاق دی ہو، عدّت کے اندر اُسے اُسی پہلے نکاح پر باقی رکھنا۔[3]

مسئلہ ۲ رجعت اُسی عورت سے ہوسکتی ہے جس سے وطی کی ہو، اگر خلوت صحیحہ ہوئی مگر جماع نہ ہوا تو نہیں ہوسکتی اگرچہ اُسے شہوت کے ساتھ چھوا یا شہوت کے ساتھ فرجِ داخل[4] کی طرف نظر کی ہو۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳ شوہر دعویٰ کرتا ہے کہ یہ عورت میری مدخولہ ہے تو اگر خلوت ہوچکی ہے رجعت کرسکتا ہے ورنہ نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ رجعت کو کسی شرط پر معلق کیا یا آئندہ زمانہ کی طرف مضاف کیا مثلاً اگر تو گھر میں گئی تو میرے نکاح میں واپس ہوجائے گی یا کل تو میرے نکاح میں واپس آجائے گی تو یہ رجعت نہ ہوئی اور اگر مذاق یا کھیل یا غلطی سے رجعت کے الفاظ کہے تو رجعت ہوگئی۔[7] (بحر)

مسئلہ ۵ کسی اور نے رجعت کے الفاظ کہے اور شوہر نے جائز کردیا تو ہوگئی۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶ رجعت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کسی لفظ سے رجعت کرے اور رجعت پر دو عادل شخصوں کو گواہ کرے اور

---

1 ......پ ۲، البقرة: ۲۳۱.

2 ......"سنن النسائي"، كتاب الطلاق، باب وقت الطلاق للعدة... إلخ، الحديث: ۳۳۸٦، ص ۵۵۲.

3 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج۵، ص ۲٦.

4 ......عورت کی شرمگاہ کا اندرونی حصہ۔

5 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، المرجع السابق.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة ...الخ، ج ۱، ص ٤۷۰.

7 ......"البحرالرائق"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ٤، ص ۸۳.

8 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج۵، ص ۲۷.

عورت کو بھی اس کی خبر کردے کہ عدّت کے بعد کسی اور سے نکاح نہ کرلے اور اگر کرلیا تو تفریق کردی جائے اگرچہ دخول کر چکا ہو کہ یہ نکاح نہ ہوا۔ اور اگر قول سے رجعت کی مگر گواہ نہ کیے یا گواہ بھی کیے مگر عورت کو خبر نہ کی تو مکروہ خلافِ سنت ہے مگر رجعت ہو جائے گی۔ اور اگر فعل سے رجعت کی مثلاً اُس سے وطی کی یا شہوت کے ساتھ بوسہ لیا یا اُس کی شرمگاہ کی طرف نظر کی تو رجعت ہو گئی مگر مکروہ ہے۔ اُسے چاہیے کہ پھر گواہوں کے سامنے رجعت کے الفاظ کہے۔[1] (جوہرہ)

مسئلہ ۷ شوہر نے رجعت کرلی مگر عورت کو خبر نہ کی اُس نے عدّت پوری کر کے کسی سے نکاح کرلیا اور رجعت ثابت ہو جائے تو تفریق کردی جائے گی اگرچہ دوسرا دخول بھی کر چکا ہو۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۸ رجعت کے الفاظ یہ ہیں میں نے تجھ سے رجعت کی یا اپنی زوجہ سے رجعت کی یا تجھ کو واپس لیا۔ یا روک لیا یہ سب صریح الفاظ ہیں کہ اِن میں بلا نیت بھی رجعت ہو جائیگی۔ یا کہا تو میرے نزدیک ویسی ہی ہے جیسی تھی یا تو میری عورت ہے تو اگر بہ نیت رجعت یہ الفاظ کہے ہوگئی ورنہ نہیں اور نکاح کے الفاظ سے بھی رجعت ہو جاتی ہے۔[3] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۹ مطلقہ سے کہا تجھ سے ہزار روپے مہر پر میں نے رجعت کی، اگر عورت نے قبول کیا تو ہو گئی، ورنہ نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ جس فعل سے حرمت مصاہرت ہوتی ہے اُس سے رجعت ہو جائیگی مثلاً وطی کرنا یا شہوت کے ساتھ مونھ یا رخسار یا ٹھوڑی یا پیشانی یا سر کا بوسہ لینا یا بلا حائل[5] بدن کو شہوت کے ساتھ چھونا یا حائل ہو تو بدن کی گرمی محسوس ہو یا فرج داخل کی طرف شہوت کے ساتھ نظر کرنا اور اگر یہ افعال شہوت کے ساتھ نہ ہوں تو رجعت نہ ہوگی اور شہوت کے ساتھ بلا قصد رجعت[6] ہوں جب بھی رجعت ہو جائے گی۔ اور بغیر شہوت بوسہ لینا یا چھونا مکروہ ہے جبکہ رجعت کا ارادہ نہ ہو۔ یوہیں اُسے برہنہ[7] دیکھنا بھی مکروہ ہے۔[8] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ عورت نے مرد کا بوسہ لیا یا چھوا خواہ مرد نے عورت کو اس کی قدرت دی تھی یا غفلت میں یا زبردستی عورت

---

1 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الرجعة، الجزء الثاني، ص٦٥.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٣٠.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة وفيماتحل به المطلقة وما يتصل به، ج١، ص٤٦٨، وغيره.

4 ...... المرجع السابق، ص٤٦٩.

5 ......بغیر آڑ کے۔ 6 ......رجعت کے ارادہ کے بغیر۔ 7 ......بے لباس۔

8 ...... "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق، و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٢٧، ٢٨.

نے ایسا کیا یا مرد سورہا تھا یا بوہرا یا مجنون ہے اور عورت نے ایسا کیا جب بھی رجعت ہوگئی جبکہ مرد تصدیق کرتا ہو کہ اُس وقت شہوت تھی اور اگر مرد شہوت ہونے یا نفسِ فعل ہی سے انکار کرتا ہو تو رجعت نہ ہوئی اور مرد مرگیا ہو تو اُس کے ورثہ کی تصدیق یا انکار کا اعتبار ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ مجنون کی رجعت فعل سے ہوگی قول سے نہیں اور اگر مرد سورہا تھا یا مجنون ہے اور عورت نے اپنی شرمگاہ میں اُس کا عضو داخل کرلیا تو رجعت ہوگئی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ عورت نے مرد سے کہا میں نے تجھ سے رجعت کرلی تو یہ رجعت نہ ہوئی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ محض خلوت سے رجعت نہ ہوگی اگرچہ صحیحہ ہو اور پیچھے کے مقام میں وطی کرنے سے بھی رجعت ہو جائے گی اگرچہ یہ حرام اور سخت حرام ہے اور اس کی طرف بشہوت[4] نظر کرنے سے نہ ہوگی۔[5] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۵ عدّت میں اُس سے نکاح کرلیا جب بھی رجعت ہو جائے گی۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۶ رجعت میں عورت کی رضا کی ضرورت نہیں بلکہ اگر وہ انکار بھی کرے جب بھی ہو جائے گی بلکہ اگر شوہر نے طلاق دینے کے بعد کہہ دیا ہو کہ میں نے رجعت باطل کردی یا مجھے رجعت کا اختیار نہیں جب بھی رجعت کرسکتا ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۷ عورت کا مہر مؤجل بطلاق تھا (یعنی طلاق ہونے کے بعد مہر کا مطالبہ کریگی) ایسی صورت میں اگر شوہر نے طلاق رجعی دی تو اب میعاد پوری ہوگئی، عورت عدّت کے اندر مہر کا مطالبہ کرسکتی ہے اور رجعت کرلینے سے مطالبہ ساقط نہ ہوگا۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۱۸ زوج و زوجہ[9] دونوں کہتے ہیں کہ عدّت پوری ہوگئی مگر رجعت میں اختلاف ہے ایک کہتا ہے کہ رجعت

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٢٨.

2 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة وفيما تحل به المطلّقة وما يتصل به، ج١، ص٤٦٩، ٤٧٠.

3 ......المرجع السابق، ص٤٦٩.

4 ......شہوت کے ساتھ۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة وفيما تحل به المطلّقة وما يتصل به، ج١، ص٤٦٩، ٤٧٠.
و"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٢٦، ٢٨.

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٢٨.

7 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٢٩.

8 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٢٩.

9 ......میاں اور بیوی۔

ہوئی اور دوسرا منکر ہے[1] تو زوجہ کا قول معتبر ہے اور قسم کھلانے کی حاجت نہیں اور عدّت کے اندر یہ اختلاف ہوا تو زوج کا قول معتبر ہے اور اگر عدّت کے بعد شوہر نے گواہوں سے ثابت کیا کہ میں نے عدّت میں کہا تھا کہ میں نے اُسے واپس لیا یا کہا تھا کہ میں نے اُس سے جماع کیا تو رجعت ہوگئی۔[2] (ہدایہ، بحر وغیرہما)

مسئلہ ۱۹: عدّت پوری ہونے کے بعد کہتا ہے کہ میں نے عدّت میں رجعت کر لی ہے اور عورت تصدیق کرتی ہے تو رجعت ہوگئی اور تکذیب کرتی ہے تو نہیں۔[3] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۰: زوج و زوجہ متفق ہیں کہ جمعہ کے دن رجعت ہوئی مگر عورت کہتی ہے میری عدت جمعرات کو پوری ہوئی تھی اور شوہر کہتا ہے ہفتہ کے دن، تو قسم کے ساتھ شوہر کا قول معتبر ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: عورت سے عدت میں کہا میں نے تجھے واپس لیا اُس نے فوراً کہا میری عدت ختم ہو چکی اور طلاق کو اتنا زمانہ ہو چکا ہے کہ اتنے دنوں میں عدت پوری ہو سکتی ہے تو رجعت نہ ہوئی مگر عورت سے قسم لی جائے گی کہ اُس وقت عدت پوری ہو چکی تھی اگر قسم کھانے سے انکار کریگی تو رجعت ہو جائے گی۔ اور اگر طلاق کو اتنا زمانہ نہیں ہوا کہ عدت پوری ہو سکے تو رجعت ہوگئی البتہ اگر عورت کہتی ہے کہ میرے بچہ پیدا ہوا اور اسے ثابت بھی کر دے تو مدت کا لحاظ نہ کیا جائے گا اور اگر جس وقت شوہر نے رجعت کے الفاظ کہے عورت چُپ رہی پھر بعد میں کہا کہ میری عدت پوری ہو چکی تو رجعت ہوگئی۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: باندی کے شوہر نے عدت گزرنے کے بعد کہا میں نے عدت میں رجعت کر لی تھی مولیٰ[6] اس کی تصدیق کرتا ہے اور باندی تکذیب اور شوہر کے پاس گواہ نہیں یا باندی کہتی ہے میری عدت گزر چکی تھی اور شوہر و مولیٰ دونوں انکار کرتے ہیں تو ان دونوں صورتوں میں باندی کا قول معتبر ہے اور اگر مولیٰ شوہر کی تکذیب کرتا ہے اور باندی تصدیق تو مولیٰ کا قول معتبر ہے۔ اور اگر دونوں شوہر کی تصدیق کرتے ہیں تو کوئی اختلاف ہی نہیں۔ اور دونوں تکذیب کرتے ہوں تو رجعت نہیں ہوئی۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... انکار کرتا ہے۔

2 ...... "الهداية"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ٢، ص ٢٥٤، ٢٥٥.
و"البحرالرائق"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ٤، ص ٨٥، ٨٦، وغيرهما.

3 ...... "الهداية"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ٢، ص ٢٥٤.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة وفيما تحل به المطلقة وما يتصل به، ج ١، ص ٤٧٠.

5 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ٥، ص ٣٢.

6 ...... مالک۔

7 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، المرجع السابق، ص ٣٣.

اور اگر مولیٰ کہتا ہے تو نے رجعت کی ہے اور شوہر منکر ہے تو مولیٰ کا قول معتبر نہیں۔[1] (جوہرہ)

مسئلہ ۲۳ عورت نے پہلے یہ کہا کہ میری عدت پوری ہوچکی اب کہتی ہے کہ پوری نہیں ہوئی تو شوہر کو رجعت کا اختیار ہے۔[2] (تنویر)

مسئلہ ۲۴ عورت عدت پوری ہونا بتائے تو مدت کا لحاظ ضروری ہے یعنی اتنا زمانہ گزر چکا ہو کہ عدت پوری ہوسکتی ہو یعنی اُس زمانہ میں تین حیض پورے ہوسکیں اور اگر وضع حمل سے عدت ہو تو اُس کے لیے کوئی مدّت نہیں اگر کچا بچہ ہوا جس کے اعضا بن چکے ہوں جب بھی عدت پوری ہو جائیگی مگر اس میں عورت سے قسم لی جائیگی کہ اُس کے اعضا بن چکے تھے اور اگر ولادت کا دعویٰ کرتی ہے تو گواہ ہونے چاہیے۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۵ عورت سے کہا اگر میں تجھے چھوؤں تو تجھ کو طلاق ہے اور چھوا تو طلاق ہوگئی پھر دوبارہ چھوا تو رجعت ہوگئی جبکہ یہ شہوت کے ساتھ ہو۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶ اپنی عورت سے کہا اگر میں تجھ سے رجعت کروں تو تجھ کو طلاق ہے تو مراد رجعت حقیقی ہے یعنی اگر اُسے طلاق دی پھر نکاح کیا تو طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر رجعت کی تو ہوجائے گی۔ اور طلاق رجعی کی عدت میں اُس سے کہا کہ اگر میں رجعت کروں تو تجھ کو تین طلاقیں اور عدت پوری ہونے کے بعد اُس سے نکاح کیا تو طلاق نہیں ہوگی اور بائن کی عدت میں کہا تو ہوجائے گی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷ رجعت اُس وقت تک ہے کہ پچھلے حیض سے پاک نہ ہوئی ہو اُس کے بعد نہیں ہوسکتی یعنی اگر باندی ہے تو دوسرے حیض سے پاک ہونے تک اور آزاد عورت ہے تو تیسرے سے پاک ہونے تک رجعت ہے اب اگر پچھلا حیض پورے دس دن پر ختم ہوا ہے تو دس دن رات پورے ہوتے ہی رجعت کا بھی خاتمہ ہے اگرچہ غسل ابھی نہ کیا ہو اور دس دن رات سے کم میں پاک ہوئی تو جب تک نہا نہ لے یا نماز کا ایک وقت نہ گزر لے رجعت ختم نہیں ہوئی اور اگر گدھے کے جھوٹے پانی سے نہائی جب بھی رجعت نہیں کرسکتا مگر اُس غسل سے نماز نہیں پڑھ سکتی نہ ابھی دوسرے سے نکاح کرسکتی ہے

---

1 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الرجعة، الجزء الثاني، ص٦٧.

2 ......"تنویرالابصار"، كتاب الطلاق باب الرجعة، ج٥، ص٣٣.

3 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٣٣، وغيره.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة وفيماتحل به المطلقة وما يتصل به، ج١، ص٤٦٩.

5 ......المرجع السابق.

جب تک غیر مشکوک پانی[1] سے نہا نہ لے یا نماز کا وقت نہ گزر لے اور اگر وقت اتنا باقی ہے کہ نہا کر تحریمہ باندھ لے تو اُس وقت کے ختم ہونے پر رجعت بھی ختم ہے اور اگر اتنا خفیف[2] وقت باقی ہے کہ نہا نہیں سکتی یا نہا سکتی ہے مگر غسل اور کپڑا پہننے کے بعد اللہ اکبر کہنے کا بھی وقت نہ رہے گا تو اُس وقت کا اعتبار نہیں بلکہ یا نہا لے یا اس کے بعد کا دوسرا وقت گزر لے۔ اور اگر ایسے وقت میں خون بند ہوا کہ وہ وقت فرض نماز کا نہیں یعنی آفتاب نکلنے سے ڈھلنے تک تو اس کا بھی اعتبار نہیں بلکہ اسکے بعد کا وقت ختم ہو جائے یعنی ظہر کا۔ اور اگر دس دن رات سے کم میں خون بند ہوا اور عورت نے غسل کر لیا پھر خون جاری ہو گیا اور دس دن سے متجاوز نہ ہوا تو ابھی رجعت ختم نہ ہوئی تھی اور اگر عورت نے دوسرے سے نکاح کر لیا تھا تو نکاح صحیح نہ ہوا۔ یوہیں اگر غسل یا نماز کا وقت گزرنے سے پہلے اس صورت میں نکاح دوسرے سے کیا جب بھی نکاح نہ ہوا۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: کسی عورت کو کبھی پانچ دن خون آتا ہے اور کبھی چھ ۶ دن اور اس بار استحاضہ ہو گیا یعنی دس ۱۰ دن سے زیادہ آیا تو رجعت کے حق میں پانچ دن کا اعتبار ہے کہ پانچ دن پورے ہونے پر رجعت نہ ہوگی اور دوسرے سے نکاح کرنا چاہتی ہے تو اس حیض کے چھ ۶ دن پورے ہونے پر کر سکتی ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: عورت اگر کتابیہ ہے تو پچھلا حیض ختم ہوتے ہی رجعت ختم ہوگئی غسل و نماز کا وقت گزرنا شرط نہیں۔[5] (عالمگیری) مجنونہ اور معتوہہ کا بھی یہی حکم ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۳۰: دس ۱۰ دن رات سے کم میں منقطع ہوا اور نہ نہائی نہ نماز کا وقت ختم ہوا بلکہ تیمّم کر لیا تو رجعت منقطع نہ ہوئی ہاں اگر اس تیمّم سے پوری نماز پڑھ لی تو اب رجعت نہیں ہو سکتی اگرچہ وہ نماز نفل ہو اور اگر ابھی نماز پوری نہیں ہوئی ہے، بلکہ شروع کی ہے تو رجعت کر سکتا ہے اور اگر تیمّم کر کے قرآن مجید پڑھا یا مصحف شریف چھوا یا مسجد میں گئی تو رجعت ختم نہ ہوئی۔[7] (فتح وغیرہ)

مسئلہ ۳۱: غسل کیا اور کوئی جگہ ایک عضو سے کم مثلاً بازو یا کلائی کا کچھ حصہ یا دو ایک اونگلی بھول گئی جہاں پانی پہنچنے نہ پہنچنے میں شک ہے تو رجعت ختم ہوگئی مگر دوسرے سے نکاح اُس وقت کر سکتی ہے کہ اُس جگہ کو دھو لے یا نماز کا وقت گزر جائے اور

---

1 ...... یعنی وہ پانی جس کے پاک ہونے اور پاک کرنے میں شک نہ ہو۔　2 ...... تھوڑا۔

3 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٣٤.

4 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة وفيماتحل به المطلقة وما يتصل به، ج١، ص٤٧١.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة وفيماتحل به المطلقة وما يتصل به، ج١، ص٤٧١.

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٣٥.

7 ...... "فتح القدير"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٤، ص٢١، وغيره.

اگر یقین ہے کہ وہاں پانی نہیں پہنچا ہے یا قصداً اُس جگہ کو چھوڑ دیا تو رجعت ہوسکتی ہے اور اگر پورا عضو جیسے ہاتھ یا پاؤں بھول لی تو رجعت ہوسکتی ہے، کُلّی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا دونوں ملکر ایک عضو ہیں اور ہر ایک ایک عضو سے کم۔[1] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۳۲ حاملہ کو طلاق دی اور اُس کی وطی سے منکر ہے اور رجعت کرلی پھر چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا ہو مگر وقت نکاح سے چھ ۶ مہینے یا زیادہ میں ولادت ہوئی تو رجعت ہوگئی۔[2] (شرح وقایہ)

مسئلہ ۳۳ نکاح کے بعد چھ مہینے یا زیادہ کے بعد بچہ پیدا ہوا پھر اُسے طلاق دی اور وطی سے انکار کرتا ہے تو رجعت کرسکتا ہے کہ جب بچہ پیدا ہو چکا شرعاً وطی ثابت ہے اُس کا انکار بیکار ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳۴ اگر خلوت ہو چکی ہے مگر وطی سے انکار کرتا ہے پھر طلاق دی تو رجعت نہیں کرسکتا اور اگر شوہر وطی کا اقرار کرتا ہے مگر عورت منکر ہے اور خلوت ہو چکی ہے تو رجعت کرسکتا ہے اور خلوت نہیں ہوئی تو نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۵ عورت سے کہا اگر تو جنے تو تجھ کو طلاق ہے اُس کے بچہ پیدا ہوا طلاق ہوگئی پھر چھ ۶ مہینے یا زیادہ میں دوسرا بچہ پیدا ہوا تو رجعت ہوگئی اگرچہ دوسرا بچہ دو ۲ برس[5] سے زیادہ میں پیدا ہوا کہ اکثر مدت حمل دو ۲ برس ہے اور اِس صورت میں عدت حیض سے ہے تو ہوسکتا ہے کہ زیادہ زیادہ دنوں کے بعد حیض آیا اور عدت ختم ہونے سے پیشتر شوہر نے وطی کی ہو۔ ہاں اگر عورت عدت گزرنے کا اقرار کرچکی ہو تو مجبوری ہے۔ اور اگر دوسرا بچہ پہلے بچہ سے چھ ۶ مہینے سے کم میں پیدا ہوا تو بچہ پیدا ہونے کے بعد رجعت نہیں۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۳۶ طلاق رجعی کی عدت میں عورت بناؤ سنگار کرے جبکہ شوہر موجود ہو اور عورت کو رجعت کی امید ہو اور اگر شوہر موجود نہ ہو یا عورت کو معلوم ہو کہ رجعت نہ کریگا تو تزیُّن[7] نہ کرے۔ اور طلاق بائن اور وفات کی عدت میں زینت حرام ہے اور مطلّقہ رجعیہ کو سفر میں نہ لیجائے بلکہ سفر سے کم مسافت تک بھی نہ لیجائے جب تک رجعت پر گواہ نہ قائم کرلے یہ اُس وقت ہے کہ شوہر نے صراحۃً رجعت کی نفی کی ہو ورنہ سفر میں لے جانا ہی رجعت ہے۔[8] (درمختار وغیرہ)

---

1 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٣٥، وغيرهما.

2 ...... "شرح الوقاية"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج١، الجزء الثاني، ص١١٢-١١٤.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٣٦.

4 ...... المرجع السابق، ص٣٩.

5 ......غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے۔ اصل کتاب میں دو برس کے بجائے دس برس کا ذکر ہے۔... عِلْمِیه

6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٤٠.

7 ...... بناؤ سنگار۔

8 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٤١، وغيره.

مسئلہ ۳۷ شوہر کو چاہیے کہ جس مکان میں عورت ہے جب وہاں جائے تو اُسے خبر کردے یا کھنکار کر جائے یا اس طرح چلے کہ جوتے کی آواز عورت سُنے یہ اُس صورت میں ہے کہ رجعت کا ارادہ نہ ہو۔ یوہیں جب رجعت کا ارادہ نہ ہو تو خلوت بھی مکروہ ہے اور رجعت کا ارادہ ہے تو مکروہ نہیں اور رجعت کا ارادہ ہو تو اس کی باری بھی ہے ورنہ نہیں۔[1] (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۳۸ عورت باندی تھی اُسے طلاق دیدی اور حرہ سے نکاح کرلیا تو اُس سے رجعت کرسکتا ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹ جس عورت کو تین سے کم طلاق بائن دی ہے اُس سے عدت میں بھی نکاح کرسکتا ہے اور بعد عدت بھی اور تین طلاقیں دی ہوں یا لونڈی کو دو تو بغیر حلالہ نکاح نہیں کرسکتا اگرچہ دخول نہ کیا ہو البتہ اگر غیر مدخولہ ہو[3] تو تین طلاق ایک لفظ سے ہوگی تین لفظ سے ایک ہی ہوگی جیسا پہلے معلوم ہو چکا اور دوسرے سے عدت کے اندر مطلقاً نکاح نہیں کرسکتی تین طلاقیں دی ہوں یا تین سے کم۔[4] (عامہ کتب)

حلالہ کے مسائل

مسئلہ ۴۰ حلالہ کی صورت یہ ہے کہ اگر عورت مدخولہ ہے[5] تو طلاق کی عدت پوری ہونے کے بعد عورت کسی اور سے نکاح صحیح کرے اور یہ شوہر ثانی[6] اُس عورت سے وطی بھی کرلے اب اس شوہر ثانی کے طلاق یا موت کے بعد عدت پوری ہونے پر شوہر اول سے نکاح ہوسکتا ہے اور اگر عورت مدخولہ نہیں ہے تو پہلے شوہر کے طلاق دینے کے بعد فوراً دوسرے سے نکاح کرسکتی ہے کہ اس کے لیے عدت نہیں۔[7] (عامہ کتب)

مسئلہ ۴۱ پہلے شوہر کے لیے حلال ہونے میں نکاح صحیح نافذ کی شرط ہے اگر نکاح فاسد ہوا یا موقوف اور وطی بھی ہوگئی تو حلالہ نہ ہوا مثلاً کسی غلام نے بغیر اجازت مولیٰ اُس سے نکاح کیا اور وطی بھی کرلی پھر مولیٰ نے جائز کیا تو اجازت مولیٰ کے بعد

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة وفيماتحل به المطلقة وما يتصل به، ج١، ص٤٧٢.
و"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٤٢، وغيرهما.

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة وفيماتحل به المطلقة وما يتصل به، ج١، ص٤٧٢.

3 ......جس سے جماع، دخول نہ کیا گیا ہو۔

4 ...... "الفتاوی الهندية"، الباب السادس في الرجعة وفيما تحل به المطلقة وما يتصل به، ج١، ص٤٧٢، وغيره.

5 ......جس سے جماع، دخول کیا گیا ہو۔

6 ......دوسرا شوہر۔

7 ...... "البحرالرائق"، كتاب الطلاق، فصل فيما تحل به المطلقة، ج٤، ص٩٧، ٩٨.

وطی کرکے چھوڑے گا تو پہلے شوہر سے نکاح کرسکتی ہے اور بلا وطی طلاق دی تو وہ پہلے کی وطی کافی نہیں۔ یوہیں زنا یا وطی بالشبہ سے بھی حلالہ نہ ہوگا۔ یوہیں اگر وہ عورت کسی کی باندی تھی عدت پوری ہونے کے بعد مولیٰ نے اُس سے جماع کیا تو شوہر اول کے لیے اب بھی حلال نہ ہوئی اور اگر زوجہ باندی تھی اُسے دو۲ طلاقیں دیں پھر اُس کے مالک سے خرید لی یا اور کسی طرح سے اُس کا مالک ہوگیا تو اُس سے وطی نہیں کرسکتا جب تک دوسرے سے نکاح نہ ہولے اور وہ دوسرا وطی بھی نہ کرلے۔ یوہیں اگر عورت معاذ اللہ مُرتدہ ہوکر دارالحرب میں چلی گئی پھر وہاں سے جہاد میں پکڑ آئی اور شوہر اُس کا مالک ہوگیا تو اس کے لیے حلال نہ ہوئی۔ حلالہ میں جو وطی شرط ہے، اس سے مراد وہ وطی ہے جس سے غسل فرض ہوجاتا ہے یعنی دخول حشفہ[1] اور انزال[2] شرط نہیں۔[3] (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۴۲ عورت حیض میں ہے یا احرام باندھے ہوئے ہے اس حالت میں شوہر ثانی نے وطی کی تو یہ وطی حلالہ کے لیے کافی ہے اگرچہ حیض کی حالت میں وطی کرنا بہت سخت حرام ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۳ دوسرا نکاح مراہق سے ہوا (یعنی ایسے لڑکے سے جو نابالغ ہے مگر قریب بلوغ ہے اور اُس کی عمر والے جماع کرتے ہیں) اور اُس نے وطی کی اور بعد بلوغ طلاق دی تو وہ وطی کہ قبل بلوغ کی تھی حلالہ کے لیے کافی ہے مگر طلاق بعد بلوغ ہونی چاہیے کہ نابالغ کی طلاق واقع ہی نہ ہوگی مگر بہتر یہ ہے کہ بالغ کی وطی ہو کہ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انزال شرط ہے اور نابالغ میں انزال کہاں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۴ اگر مطلقہ چھوٹی لڑکی ہے کہ وطی کے قابل نہیں تو شوہر ثانی اُس سے وطی کر بھی لے جب بھی شوہر اول کے لیے حلال نہ ہوئی اور اگر نابالغہ ہے مگر اُس جیسی لڑکی سے وطی کی جاتی ہے یعنی وہ اس قابل ہے تو وطی کافی ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۴۵ اگر عورت کے آگے اور پیچھے کا مقام ایک ہوگیا ہے تو محض وطی کافی نہیں بلکہ شرط یہ ہے کہ حاملہ ہوجائے۔ یوہیں اگر ایسے شخص سے نکاح ہوا جس کا عضو تناسل کٹ گیا ہے تو اس میں بھی حمل شرط ہے۔[7] (عالمگیری)

---

1 ......آلۂ تناسل کی سپاری کا داخل ہونا۔ 2 ......منی کا نکلنا۔

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٤٥ ـ ٤٨.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة...الخ، ج١، ص٤٧٣، وغيرهما.

4 ......"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، مطلب: حيلة اسقاط عدة المحلل، ج٥، ص٥٠.

5 ......"الدرالمختار" و"رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، مطلب: فى العقد على المبانة، ج٥، ص٤٤.

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، مطلب: فى العقد على المبانة، ج٥، ص٤٧.

7 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة...الخ، ج١، ص٤٧٣.

مسئلہ ۴۶: مجنون یا خصی[1] سے نکاح ہوا اور وطی کی تو شوہر اول کے لیے حلال ہوگئی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴۷: کتابیہ عورت مسلمان کے نکاح میں تھی اُسے طلاق دی اور اُس نے کسی کتابی سے نکاح کیا اور حلالہ کے تمام شرائط پائے گئے تو شوہر اول کے لیے حلال ہوگئی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۸: پہلے شوہر نے تین طلاقیں دیں عورت نے دوسرے سے نکاح کیا بغیر وطی اُس نے بھی تین طلاقیں دیدیں پھر عورت نے تیسرے سے نکاح کیا اس نے وطی کرکے طلاق دی تو پہلے اور دوسرے دونوں کے لیے حلال ہوگئی یعنی اب پہلے یا دوسرے جس سے چاہے نکاح کرسکتی ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۹: بہت زیادہ عمر والے سے نکاح کیا جو وطی پر قادر نہیں ہے اُس نے کسی ترکیب سے عضوِ تناسل داخل کردیا تو یہ وطی حلالہ کے لیے کافی نہیں ہاں اگر آلہ میں کچھ انتشار پایا گیا اور دخول ہوگیا تو کافی ہے۔[5] (فتح وغیرہ)

مسئلہ ۵۰: عورت سورہی تھی یا بیہوش تھی شوہر ثانی نے اس حالت میں اُس سے وطی کی تو یہ وطی حلالہ کے لیے کافی ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۵۱: عورت کو تین طلاقیں دی تھیں اب وہ آکر شوہر اول سے یہ کہتی ہے کہ عدت پوری ہونے کے بعد میں نے نکاح کیا اور اُس نے جماع بھی کیا اور طلاق دیدی اور یہ عدت بھی پوری ہوچکی اور پہلے شوہر کو طلاق دیے اتنا زمانہ گزر چکا ہے کہ یہ سب باتیں ہوسکتی ہیں تو اگر عورت کو اپنے گمان میں سچی سمجھتا ہے تو اُس سے نکاح کرسکتا ہے۔[7] (ہدایہ) اور اگر عورت فقط اتنا ہی کہے کہ میں حلال ہوگئی تو اُس سے نکاح حلال نہیں، جب تک سب باتیں پوچھ نہ لے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۲: عورت کہتی ہے کہ شوہر ثانی نے جماع کیا ہے اور شوہر ثانی انکار کرتا ہے تو شوہر اول کو نکاح جائز ہے اور شوہر ثانی کہتا ہے کہ میں نے جماع کیا ہے اور عورت انکار کرتی ہے تو نکاح جائز نہیں اور اگر عورت اقرار کرتی ہے اور شوہر اول

---

1 ......جس کے خصیے نہ ہوں یا نکال دیئے گئے ہوں۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٤٥.

3 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة، فصل فیما تحل به المطلّقة...إلخ، ج١، ص٤٧٣.

4 ......المرجع السابق.

5 ......"فتح القدیر"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فیما تحل له به المطلّقة، ج٤، ص٣٣، وغیرہ.

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٥٠.

7 ......"الھدایة"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فیما تحل به المطلّقة، ج٢، ص٢٥٨، ٢٥٩.

8 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة، فصل فیما تحل به المطلّقة...إلخ، ج١، ص٤٧٤.

نے نکاح کے بعد کہا کہ شوہر ثانی نے جماع نہیں کیا ہے تو دونوں میں تفریق کردی جائے اور اگر شوہر اول سے نکاح ہوجانے کے بعد عورت کہتی ہے میں نے دوسرے سے نکاح کیا ہی نہ تھا اور شوہر کہتا ہے کہ تو نے دوسرے سے نکاح کیا اور اُس نے وطی بھی کی تو عورت کی تصدیق نہ کی جائے اور اگر شوہر ثانی عورت سے کہتا ہے کہ میرا نکاح تجھ سے فاسد ہوا کہ میں نے تیری ماں سے جماع کیا ہے اگر عورت اُسکے کہنے کو سچ سمجھتی ہے تو عورت شوہر اول کے لیے حلال نہ ہوئی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳ کسی عورت سے نکاح فاسد کر کے تین طلاقیں دے دیں تو حلالہ کی حاجت نہیں بغیر حلالہ اُس سے نکاح کرسکتا ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴ نکاح بشرط التحلیل[3] جس کے بارے میں حدیث میں لعنت آئی وہ یہ ہے کہ عقدِ نکاح یعنی ایجاب و قبول میں حلالہ کی شرط لگائی جائے اور یہ نکاح مکروہ تحریمی ہے زوج اول وثانی[4] اور عورت تینوں گنہگار ہوں گے مگر عورت اِس نکاح سے بھی بشرائط حلالہ شوہر اول کے لیے حلال ہوجائیگی۔ اور شرط باطل ہے۔ اور شوہر ثانی طلاق دینے پر مجبور نہیں۔ اور اگر عقد میں شرط نہ ہوا گرچہ نیت میں ہو تو کراہت اصلاً نہیں بلکہ اگر نیت خیر ہو تو مستحق اجر ہے۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵۵ اگر نکاح اس نیت سے کیا جارہا ہے کہ شوہر اول کے لیے حلال ہوجائے اور عورت یا شوہر اول کو یہ اندیشہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ نکاح کر کے طلاق نہ دے تو دقّت[6] ہوگی تو اس کے لیے بہتر حیلہ یہ ہے کہ اُس سے یہ کہلوا لیں کہ اگر میں اس عورت سے نکاح کر کے جماع کروں یا نکاح کر کے ایک رات سے زیادہ رکھوں تو اس پر بائن طلاق ہے اب عورت سے جماع کرتے ہی یا رات گزرنے پر طلاق پڑ جائے گی یا یوں کرے کہ عورت یا اُسکا وکیل یہ کہے کہ میں نے یا میری مؤکلہ نے اپنے نفس کو تیرے نکاح میں دیا اس شرط پر کہ مجھے یا اُسے اپنے نفس کا اختیار ہے کہ جب چاہے اپنے کو طلاق دے لے وہ کہے میں نے قبول کیا اب عورت کو طلاق دینے کا خود اختیار ہے۔ اور اگر پہلے زوج کی جانب سے الفاظ کہے گئے کہ میں نے اُس عورت سے نکاح کیا اِس شرط پر کہ اُسے اُس کے نفس کا اختیار ہے تو یہ شرط لغو[7] ہے عورت کو اختیار نہ ہوگا۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۶ دوسرے سے عورت نے نکاح کیا اور اُس نے دخول بھی کیا پھر اس کے مرنے یا طلاق دینے کے بعد

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة، فصل فيما تحل به... الخ، ج۱، ص۴۷۴.

2 ......المرجع السابق.

3 ......حلالہ کی شرط کے ساتھ نکاح کرنا۔

4 ......یعنی پہلا شوہر جس نے طلاق دی اور دوسرا جس سے نکاح کیا۔

5 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج۵، ص۵۱، وغيره.

6 ......پریشانی۔

7 ......فضول۔

8 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، باب الرجعة، مطلب: حيلة اسقاط عدة المحلل، ج۵، ص۵۱.

شوہراول سے اسکا نکاح ہوا تو اب شوہراول تین طلاقوں کا مالک ہوگیا پہلے جو کچھ طلاق دے چکا تھا اُس کا اعتبار اب نہ ہوگا۔ اور اگر شوہر ثانی نے دخول نہ کیا ہو اور شوہر اول نے تین طلاقیں دی تھیں جب تو ظاہر ہے کہ حلالہ ہوا ہی نہیں پہلے شوہر سے نکاح ہی نہیں ہوسکتا اور تین سے کم دی تھی تو جو باقی رہ گئی ہے اُسی کا مالک ہے تین کا مالک نہیں اور زوجہ لونڈی ہو تو اس کی دو طلاقیں حرہ کی تین کی جگہ ہیں۔[1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۵۷ عورت کے پاس دو شخصوں نے گواہی دی کہ اُس کے شوہر نے اُسے تین طلاقیں دیدیں اور شوہر غائب ہے تو عورت بعد عدت دوسرے سے نکاح کرسکتی ہے بلکہ اگر ایک شخص ثقہ نے طلاق کی خبر دی ہے جب بھی عورت نکاح کرسکتی ہے بلکہ اگر شوہر کا خط آیا جس میں اسے طلاق لکھی ہے اور عورت کا غالب گمان ہے کہ خط اُسی کا ہے تو نکاح کرنے کی عورت کے لیے گنجائش ہے اور اگر شوہر موجود ہے اور دونوں میاں بی بی کی طرح رہتے ہیں تو اب نکاح نہیں کرسکتی۔[2] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۸ شوہر نے عورت کو تین طلاقیں دیدیں یا بائن طلاق دی مگر اب انکار کرتا ہے اور عورت کے پاس گواہ نہیں تو جس طرح ممکن ہو عورت اُس سے پیچھا چھڑائے، مہر معاف کرکے یا اپنا مال دیکر اُس سے علیحدہ ہوجائے، غرض جس طرح بھی ممکن ہو اُس سے کنارہ کشی کرے اور کسی طرح وہ نہ چھوڑے تو عورت مجبور ہے مگر ہر وقت اِسی فکر میں رہے کہ جس طرح ممکن ہو رہائی حاصل کرے اور پوری کوشش اس کی کرے کہ صحبت نہ کرنے پائے یہ حکم نہیں کہ خودکشی کرلے[3]۔ عورت جب اِن باتوں پر عمل کرے گی تو معذور ہے اور شوہر بہرحال گنہگار ہے۔[4] (درمختار مع زیادۃ)

مسئلہ ۵۹ عورت کو اب تین طلاقیں دیں اور کہتا یہ ہے کہ اس سے پیشتر ایک طلاق دے چکا تھا اور عدت بھی ہوچکی تھی یعنی اُس کا مقصد یہ ہے کہ چونکہ عدت گزرنے پر عورت اجنبیہ ہوگئی لہٰذا یہ طلاقیں واقع نہ ہوئیں اور عورت بھی تصدیق کرتی ہے تو کسی کی تصدیق نہ کیجائے دونوں جھوٹے ہیں کہ ایسا تھا تو میاں بی بی کی طرح رہتے کیونکر تھے ہاں اگر لوگوں کو اُسکا طلاق دینا

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة، فصل فیماتحل به المطلّقة...إلخ، ج۱، ص۴۷۵.
و"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج۵، ص۵۵.

2 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة، فصل فیماتحل به المطلّقة...إلخ، ج۱، ص۴۷۵.
و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، مطلب: الاقدام علی النکاح...الخ، ج۵، ص۶۰.

3 ......امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں "خودکشی گناہ کبیرہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے" تم سے پہلی امتوں میں سے ایک شخص کے بدن میں پھوڑا نکلا (جب اس میں سخت تکلیف ہونے لگی) تو اس نے اپنے ترکش (یعنی تیردان) سے تیر نکالا اور پھوڑے کو چیر دیا جس سے خون بہنے لگا اور رک نہ سکا یہاں تک کہ اس سبب سے وہ ہلاک ہوگیا تمھارے رب عزوجل نے فرمایا میں نے اس پر جنت حرام کردی" (صحیح مسلم، حدیث۱۸۰، ص۷۱)
(مزید معلومات کے لیے دیکھیے رسالہ "خودکشی کا علاج" ص۶)۔۔۔۔عِلْمِیه

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج۵، ص۵۹، مع زیادة.

اور عدت گزر جانا معلوم ہو تو اور بات ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۶۰ شوہر تین طلاقیں دے کر انکاری ہو گیا عورت نے گواہ پیش کیے اور تین طلاق کا حکم دیا گیا اب کہتا ہے کہ پہلے ایک طلاق دے چکا تھا اور عدت گزر چکی تھی اور گواہ بھی پیش کرتا ہے تو گواہ بھی مقبول نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۱ غیر مدخولہ کو دو۲ طلاقیں دیں اور کہتا ہے کہ ایک پہلے دے چکا ہے تو تین قرار پائیں گی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۶۲ تین طلاقیں کسی شرط پر معلق تھیں اور وہ شرط پائی گئی لہٰذا تین طلاقیں پڑ گئیں عورت ڈرتی ہے کہ اگر اُس سے کہے گی تو وہ سرے سے تعلیق ہی سے انکار کر جائے گا تو عورت کو چاہیے خفیہ حلالہ کرائے اور عدت پوری ہونے کے بعد شوہر سے تجدید نکاح کی درخواست کرے۔[4] (عالمگیری)

ایلا کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآىِٕهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَ اِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ ﴾[5]

جو لوگ اپنی عورتوں کے پاس جانے کی قسم کھا لیتے ہیں اُن کے لیے چار مہینے کی مدت ہے پھر اگر اِس مدت میں واپس ہو گئے (قسم توڑ دی) تو اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے اور اگر طلاق کا پکا ارادہ کر لیا (رجوع نہ کی) تو اللہ (عزوجل) سننے والا، جاننے والا ہے (طلاق ہو جائے گی)۔

مسئلہ ۱ ایلا کے معنی یہ ہیں کہ شوہر نے یہ قسم کھائی کہ عورت سے قربت[6] نہ کریگا یا چار مہینے قربت نہ کریگا عورت باندی ہے تو اس کے ایلا کی مدت دو۲ ماہ ہے۔[7]

مسئلہ ۲ قسم کی دو صورت ہے ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ یا اُس کے اُن صفات کی قسم کھائی جن کی قسم کھائی جاتی ہے مثلاً اُس

---

1 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٦٠.

2 ......"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، مطلب: الاقدام على النكاح...إلخ، ج٥، ص٦١.

3 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٦١.

4 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة، فصل فيما تحل به المطلّقة...إلخ، ج١، ص٤٧٥.

5 ......پ٢، البقرة: ٢٢٦، ٢٢٧.

6 ......جماع، ہمبستری۔

7 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع فى الايلاء، ج١، ص٤٧٦.

کی عظمت وجلال کی قسم، اُس کی کبریائی کی قسم، قرآن کی قسم، کلام اللہ کی قسم، دوسری تعلیق مثلاً یہ کہ اگر اِس سے وطی کروں تو میرا غلام آزاد ہے یا میری عورت کو طلاق ہے یا مُجھ پر اتنے دنوں کا روزہ ہے یا حج ہے۔[1] (عامہ کتب)

مسئلہ ۳: ایلا دو۲ قسم ہے ایک موقت یعنی چار مہینے کا، دوسرا موبد یعنی چار مہینے کی قید اُس میں نہ ہو بہر حال اگر عورت سے چار ماہ کے اندر جماع کیا تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ مجنون ہو اور کفارہ لازم جبکہ اللہ تعالیٰ یا اُس کے اُن صفات کی قسم کھائی ہو۔ اور جماع سے پہلے کفارہ دے چکا ہے تو اُس کا اعتبار نہیں بلکہ پھر کفارہ دے۔ اور اگر تعلیق تھی تو جس بات پر تھی وہ ہو جائے گی مثلاً یہ کہا کہ اگر اس سے صحبت کروں تو غلام آزاد ہے اور چار مہینے کے اندر جماع کیا تو غلام آزاد ہو گیا اور قربت نہ کی یہاں تک کہ چار مہینے گزر گئے تو طلاق بائن ہوگئی۔ پھر اگر ایلائے موقت تھا یعنی چار ماہ کا تو یمین[2] ساقط ہوگئی یعنی اگر اُس عورت سے پھر نکاح کیا تو اُسکا کچھ اثر نہیں۔ اور اگر موبد تھا یعنی ہمیشہ کی اُس میں قید تھی مثلاً خدا کی قسم تجھ سے کبھی قربت نہ کرونگا یا اس میں کچھ قید نہ تھی مثلاً خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کرونگا تو ان صورتوں میں ایک بائن طلاق پڑ گئی پھر بھی قسم بدستور باقی ہے یعنی اگر اُس عورت سے پھر نکاح کیا تو پھر ایلا بدستور آ گیا اگر وقت نکاح سے چار ماہ کے اندر جماع کر لیا تو قسم کا کفارہ دے اور تعلیق تھی تو جزا واقع ہو جائیگی۔ اور اگر چار مہینے گزر لیے اور قربت نہ کی تو ایک طلاق بائن واقع ہوگئی مگر یمین بدستور باقی ہے سہ بارہ[3] نکاح کیا تو پھر ایلا آ گیا اب بھی جماع نہ کرے تو چار ماہ گزرنے پر تیسری طلاق پڑ جائیگی اور اب بے حلالہ نکاح نہیں کر سکتا اگر حلالہ کے بعد پھر نکاح کیا تو اب ایلا نہیں یعنی چار مہینے بغیر قربت گزرنے پر طلاق نہ ہوگی مگر قسم باقی ہے اگر جماع کریگا کفارہ واجب ہوگا۔ اور اگر پہلی یا دوسری طلاق کے بعد عورت نے کسی اور سے نکاح کیا اُس کے بعد پھر اس سے نکاح کیا تو مستقل طور پر اب سے تین طلاق کا مالک ہوگا مگر ایلا رہے گا یعنی قربت نہ کرنے پر طلاق ہو جائے گی پھر نکاح کیا پھر وہی حکم ہے پھر ایک یا دو طلاق کے بعد کسی سے نکاح کیا پھر اس سے نکاح کیا پھر وہی حکم ہے یعنی جب تک تین طلاق کے بعد دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے ایلا بدستور باقی رہے گا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: ذمی نے ذات وصفات[5] کی قسم کے ساتھ ایلا کیا یا طلاق وعتاق[6] پر تعلیق کی تو ایلا ہے اور حج و روزہ و دیگر عبادات پر تعلیق کی تو ایلا نہ ہوا اور جہاں ایلا صحیح ہے وہاں مسلمان کے حکم میں ہے، مگر صحبت کرنے پر کفارہ واجب نہیں۔[7] (عالمگیری)

1- "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع في الايلاء، ج۱، ص۴۷٦.
و"البحر الرائق"، كتاب الطلاق، باب الايلاء، ج٤، ص۱۰۰.
2- قسم۔
3- یعنی تیسری مرتبہ۔
4- "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع في الايلاء، ج۱، ص۴۷٦.
5- یعنی اللہ عزوجل کی ذات وصفات۔
6- یعنی غلام آزاد کرنے۔
7- "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع في الايلاء، ج۱، ص۴۷٦.

مسئلہ ۵ یوں ایلا کیا کہ اگر میں قربت کروں تو میرا فلاں غلام آزاد ہے اسکے بعد غلام مر گیا تو ایلا ساقط ہوگیا۔ یوہیں اگر اُس غلام کو بیچ ڈالا جب بھی ساقط ہے مگر وہ غلام اگر قربت سے پہلے پھر اس کی مِلک میں آ گیا تو ایلا کا حکم لوٹ آئیگا۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶ ایلا صرف منکوحہ سے ہوتا ہے یا مطلقہ رجعی سے کہ وہ بھی منکوحہ ہی کے حکم میں ہے اجنبیہ[2] سے اور جسے بائن طلاق دی ہے اُس سے ابتداءً نہیں ہوسکتا۔ یوہیں اپنی لونڈی سے بھی نہیں ہوسکتا ہاں دوسرے کی کنیز اس کے نکاح میں ہے تو ایلا کرسکتا ہے یوہیں اجنبیہ کا ایلا اگر نکاح پر معلق کیا تو ہو جائیگا مثلاً اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کرونگا۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷ ایلا کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ شوہر اہل طلاق ہو یعنی وہ طلاق دے سکتا ہو لہٰذا مجنون و نابالغ کا ایلا صحیح نہیں کہ یہ اہل طلاق نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۸ غلام نے اگر قسم کیساتھ ایلا کیا مثلاً خدا کی قسم میں تجھ سے قُربت نہ کروں گا یا ایسی چیز پر معلق کیا جسے مال سے تعلق نہیں مثلاً اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر اتنے دنوں کا روزہ ہے یا حج یا عمرہ ہے یا میری عورت کو طلاق ہے تو ایلا صحیح ہے۔ اور اگر مال سے تعلق ہے تو صحیح نہیں مثلاً مجھ پر ایک غلام آزاد کرنا یا اِتنا صدقہ دینا لازم ہے تو اِیلا نہ ہوا کہ وہ مال کا مالک ہی نہیں۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹ یہ بھی شرط ہے کہ چار مہینے سے کم کی مدت نہ ہو اور زوجہ کنیز ہے تو دو ماہ سے کم کی نہ ہو اور زیادہ کی کوئی حد نہیں اور زوجہ کنیز تھی اس کے شوہر نے ایلا کیا تھا اور مدت پوری نہ ہوئی تھی کہ آزاد ہوگئی تو اب اس کی مدت آزاد عورتوں کی ہے۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ جگہ معین نہ کرے اگر جگہ معین کی مثلاً واللہ فلاں جگہ تجھ سے قربت نہ کروں گا تو ایلا نہیں۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ زوجہ کے ساتھ کسی باندی یا اجنبیہ کو نہ ملائے مثلاً تجھ سے اور فلاں عورت سے قربت نہ کرونگا۔ اور یہ کہ بعض مدت کا استثنا نہ ہو مثلاً چار مہینے تجھ سے قربت نہ کرونگا مگر ایک دن۔ اور یہ کہ قربت کے ساتھ کسی اور چیز کو نہ ملائے مثلاً اگر میں تجھ سے قربت کروں یا تجھے اپنے بچھونے پر بُلاؤں تو تجھ کو طلاق ہے تو یہ ایلا نہیں۔[6] (خانیہ، درمختار، ردالمحتار)

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج۵، ص۶۲.

2 ......یعنی نامحرمہ عورت۔

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج۵، ص۶۲.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج۵، ص۶۲.

5 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج۵، ص۶۲.

6 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج۱، ص۲۶۵۔۲۶۶.
و "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج۵، ص۶۴.

مسئلہ ۱۰ اس کے الفاظ بعض صریح ہیں بعض کنایہ صریح وہ الفاظ ہیں جن سے ذہن معنی جماع کی طرف سبقت[1] کرتا ہو اس معنی میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہو اس میں نیت درکار نہیں بغیر نیت بھی ایلا ہے اور اگر صریح لفظ میں یہ کہے کہ میں نے معنی جماع کا ارادہ نہ کیا تھا تو قضاءً اُس کا قول معتبر نہیں دیانۃً معتبر ہے۔ کنایہ وہ جس سے معنی جماع متبادر نہ ہوں دوسرے معنی کا بھی احتمال ہو اس میں بغیر نیت ایلا نہیں اور دوسرے معنی مراد ہونا بتاتا ہے تو قضاءً بھی اس کا قول مان لیا جائیگا۔[2] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۱۱ صریح کے بعض الفاظ یہ ہیں واللہ میں تجھ سے جماع نہ کرونگا، قربت نہ کرونگا، صحبت نہ کروں گا، وطی[3] نہ کرونگا اور اُردو میں بعض اور الفاظ بھی ہیں جو خاص جماع ہی کے لیے بولے جاتے ہیں اُن کے ذکر کی حاجت نہیں ہر شخص اُردو داں جانتا ہے۔ علامہ شامی نے اس لفظ کو کہ میں تیرے ساتھ نہ سوؤں گا صریح کہا ہے اور اصل یہ ہے کہ مدار[4] عرف پر ہے عرفاً جس لفظ سے معنی جماع متبادر ہوں[5] صریح ہے، اگر چہ یہ معنی مجازی ہوں۔ کنایہ کے بعض الفاظ یہ ہیں: تیرے بچھونے کے قریب نہ جاؤنگا، تیرے ساتھ نہ لیٹوں گا، تیرے بدن سے میرا بدن نہ ملے گا، تیرے پاس نہ رہوں گا، وغیرہا۔[6]

مسئلہ ۱۲ ایسی بات کی قسم کھائی کہ بغیر جماع کیے قسم ٹوٹ جائے تو ایلا نہیں مثلاً اگر میں تجھ کو چھوؤں تو ایسا ہے کہ محض بدن پر ہاتھ رکھنے ہی سے قسم ٹوٹ جائیگی۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ اگر کہا میں نے تجھ سے ایلا کیا ہے اب کہتا ہے کہ میں نے ایک جھوٹی خبر دی تھی تو قضاءً ایلا ہے اور دیانۃً اُس کا قول مان لیا جائیگا اور اگر یہ کہے کہ اس لفظ سے ایلا کرنا مقصود تھا تو قضاءً و دیانۃً ہر طرح ایلا ہے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ یہ کہا کہ واللہ تجھ سے قربت نہ کرونگا جب تک تو یہ کام نہ کرلے اور وہ کام چار مہینے کے اندر کر سکتی ہے تو ایلا نہ ہوا اگر چہ چار مہینے سے زیادہ میں کرے۔[9] (ردالمحتار)

---

1 ...... یعنی پہلے پہل، ابتداءً ذہن جماع کے معنی کی طرف جاتا ہو۔

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج٥، ص٦٥، وغیرہ.

3 ...... جماع۔ 4 ...... انحصار۔ 5 ...... ذہن میں فوراً آجاتا ہو۔

6 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج٥، ص٦٥، ٦٧، وغیرھا.

7 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطلاق، الباب السابع في الایلاء، ج١، ص٤٧٧.

8 ...... المرجع السابق، ص٤٧٨.

9 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج٥، ص٦٦.

مسئلہ ۱۵ ایلا اگر تعلیق سے ہو تو ضرور ہے کہ جماع پر کسی ایسے فعل کو معلق کرے جس میں مشقت ہو لہٰذا اگر یہ کہا کہ اگر میں قربت کروں تو مجھ پر دو رکعت نفل ہے تو ایلا نہ ہوا اور اگر کہا کہ مجھ پر سو رکعتیں نفل کی ہیں تو ایلا ہو گیا اور اگر وہ چیز ایسی ہے جس کی منت نہیں جب بھی ایلا نہ ہوا مثلاً تلاوت قرآن، نماز جنازہ، تکفین میّت[1]، سجدۂ تلاوت، بیت المقدس میں نماز۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶ اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر فلاں مہینے کا روزہ ہے اگر وہ مہینہ چار مہینے پورے ہونے سے پہلے پورا ہو جائے تو ایلا نہیں، ورنہ ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر ایک مسکین کا کھانا ہے یا ایک دن کا روزہ تو ایلا ہو گیا یا کہا خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کروں گا جب تک اپنے غلام کو آزاد نہ کروں یا اپنی فلاں عورت کو طلاق نہ دوں یا ایک مہینے کا روزہ نہ رکھ لوں تو ان سب صورتوں میں ایلا ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ تو مجھ پر ویسی ہے جیسے فلاں کی عورت اور اُس نے ایلا کیا ہے اور اِس نے بھی ایلا کی نیت کی تو ایلا ہے ورنہ نہیں۔ یہ کہا کہ اگر میں تجھ سے قربت کروں تو تُو مجھ پر حرام ہے اور نیت ایلا کی ہے تو ہو گیا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ ایک عورت سے ایلا کیا پھر دوسری سے کہا تجھے میں نے اُس کے ساتھ شریک کر دیا تو دوسری سے ایلا نہ ہوا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ دو عورتوں سے کہا واللہ میں تم دونوں سے قربت نہ کرونگا تو دونوں سے ایلا ہو گیا اب اگر چار مہینے گزر گئے اور دونوں سے قربت نہ کی تو دونوں بائن ہو گئیں اور اگر ایک سے چار مہینے کے اندر جماع کر لیا تو اس کا ایلا باطل ہو گیا اور دوسری کا باقی ہے، مگر کفارہ واجب نہیں اور اگر مدت کے اندر ایک مرگئی تو دونوں کا ایلا باطل ہے اور کفارہ نہیں اور اگر ایک کو طلاق دی تو ایلا باطل نہیں اور اگر مدت میں دونوں سے جماع کیا تو دونوں کا ایلا باطل ہو گیا اور ایک کفارہ واجب ہے۔[7] (عالمگیری)

---

1 ...... میت کو کفن دینا۔

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج٥، ص٦٧ .

3 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطلاق، الباب السابع في الایلاء، ج١، ص٤٧٨ .

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... المرجع السابق، ص٤٧٩ .

مسئلہ ۲۱ اپنی چار عورتوں سے کہا خدا کی قسم میں تم سے قربت نہ کرونگا مگر فلانی یا فلانی سے، تو ان دونوں سے ایلا نہ ہوا۔ [1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ اپنی دو عورتوں کو مخاطب کرکے کہا خدا کی قسم تم میں سے ایک سے قربت نہ کرونگا تو ایک سے ایلا ہوا۔ پھر اگر ایک سے وطی کرلی ایلا باطل ہوگیا اور کفارہ واجب ہے۔ اور اگر ایک مرگئی یا مرتدہ ہوگئی یا اُس کو تین طلاقیں دیدیں تو دوسری ایلا کے لیے معیَّن ہے۔ اور اگر کسی سے وطی نہ کی یہاں تک کہ مدت گزر گئی تو ایک کو بائن طلاق پڑگئی اُسے اختیار ہے جسے چاہے اس کے لیے معین کرے۔ اور اگر چار مہینے کے اندر ایک کو معین کرنا چاہتا ہے تو اسکا اُسے اختیار نہیں اگر معین کر بھی دے جب بھی معین نہ ہوئی مدت کے بعد معین کرنے کا اُسے اختیار ہے۔ اگر ایک سے بھی جماع نہ کیا اور چار مہینے اور گزر گئے تو دونوں بائن ہوگئیں اس کے بعد اگر پھر دونوں سے نکاح کیا ایک ساتھ یا آگے پیچھے تو پھر ایک سے ایلا ہے مگر غیر معین اور دونوں مدتیں گزرنے پر دونوں بائن ہوجائیں گی۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ اگر کہا تم دونوں میں کسی سے قربت نہ کرونگا تو دونوں سے ایلا ہے چار مہینے گزر گئے اور کسی سے قربت نہ کی تو دونوں کو طلاق بائن ہوگئی اور ایک سے وطی کرلی تو ایلا باطل ہے اور کفارہ واجب۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ اپنی عورت اور باندی سے کہا تم میں ایک سے قربت نہ کرونگا تو ایلا نہیں ہاں اگر عورت مراد ہے تو ہے اور ان میں ایک سے وطی کی تو قسم ٹوٹ گئی کفارہ دے۔ پھر اگر لونڈی کو آزاد کرکے اُس سے نکاح کیا جب بھی ایلا نہیں اور اگر دو زوجہ ہوں ایک حرہ [4] دوسری باندی اور کہا تم دونوں سے قربت نہ کرونگا تو دونوں سے ایلا ہے دو ۲ مہینے گزر گئے اور کسی سے قربت نہ کی تو باندی کو بائن طلاق ہوگئی اسکے بعد دو ۲ مہینے اور گزرے تو حرہ بھی بائن۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵ اپنی دو عورتوں سے کہا کہ اگر تم میں ایک سے قربت کروں تو دوسری کو طلاق ہے اور چار مہینے گزر گئے مگر کسی سے وطی نہ کی تو ایک بائن ہوگئی اور شوہر کو اختیار ہے جس کو چاہے طلاق کے لیے معین کرے اور اب دوسری سے ایلا ہے اگر پھر چار مہینے گزر گئے اور ہنوز [6] پہلی عدت میں ہے تو دوسری بھی بائن ہوگئی ورنہ نہیں اور اگر معین نہ کیا یہاں تک کہ اور چار

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع في الايلاء، ج۱، ص۴۷۹.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق.

4 ......آزاد عورت جولونڈی نہ ہو۔

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع في الايلاء، ج۱، ص۴۷۹.

6 ......ابھی تک۔

مہینے گزر گئے تو دونوں بائن ہوگئیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶ جس عورت کو طلاق بائن دی ہے اُس سے ایلا نہیں ہوسکتا اور رجعی دی ہے تو عدت میں ہوسکتا ہے مگر وقت ایلا سے چار مہینے پورے نہ ہوئے تھے کہ عدت ختم ہوگئی تو ایلا ساقط ہوگیا اور اگر ایلا کرنے کے بعد طلاق بائن دی تو طلاق ہوگئی اور وقت ایلا سے چار مہینے گزرے اور ہنوز طلاق کی عدت پوری نہ ہوئی تو دوسری طلاق پھر پڑی اور اگر عدت پوری ہونے پر ایلا کی مدت پوری ہوئی تو اب ایلا کی وجہ سے طلاق نہ پڑے گی۔ اور اگر ایلا کے بعد طلاق دی اور عدت کے اندر اُس سے پھر نکاح کرلیا تو ایلا بدستور باقی ہے یعنی وقت ایلا سے چار مہینے گزرنے پر طلاق واقع ہوجائے گی اور عدت پوری ہونے کے بعد نکاح کیا جب بھی ایلا ہے مگر وقت نکاح ثانی سے چار ماہ گزرنے پر طلاق ہوگی۔[2] (خانیہ)

مسئلہ ۲۷ یہ کہا کہ خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کرونگا دو مہینے اور دو مہینے تو ایلا ہوگیا۔ اور اگر یہ کہا کہ واللہ دو مہینے تجھ سے قربت نہ کروں گا پھر ایک دن بعد بلکہ تھوڑی دیر بعد کہا واللہ اُن دومہینوں کے بعد دو مہینے قربت نہ کرونگا تو ایلا نہ ہوا مگر اس مدت میں جماع کریگا تو قسم کا کفارہ لازم ہے۔ اگر کہا قسم خدا کی تجھ سے چار مہینے قربت نہ کرونگا مگر ایک دن، پھر فوراً کہا واللہ اُس دن بھی قربت نہ کرونگا تو ایلا ہوگیا۔[3] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۸ اپنی عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے قبل اس کے کہ تجھ سے قربت کروں تو ایلا ہوگیا اگر قربت کی تو فوراً طلاق ہوگئی اور چار مہینے تک نہ کی تو ایلا کی وجہ سے بائن ہوگئی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹ یہ کہا کہ اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر اپنے لڑکے کو قربانی کردینا ہے تو ایلا ہوگیا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰ یہ کہا کہ اگر میں تجھ سے قربت کروں تو میرا یہ غلام آزاد ہے، چار مہینے گزر گئے اب عورت نے قاضی کے یہاں دعویٰ کیا قاضی نے تفریق کردی[6] پھر اُس غلام نے دعویٰ کیا کہ میں غلام نہیں بلکہ اصلی آزاد ہوں اور گواہ بھی پیش کردیے

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع في الايلاء، ج١، ص ٤٨٠ .

2 ......"الفتاوی الخانية"، كتاب الطلاق، باب الايلاء، ج ١، ص ٢٦٦، ٢٦٧ .

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع في الايلاء، ج ١، ص ٤٨١، ٤٨٢ .

و "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الايلاء، ج ٥، ص ٧٠ .

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع في الايلاء، ج ١، ص ٤٨٢ .

5 ...... المرجع السابق.

6 ......یعنی جدائی ڈال دی۔

قاضی فیصلہ کریگا کہ وہ آزاد ہے اور ایلا باطل ہوجائیگا اور عورت واپس ملے گی کہ ایلا تھا ہی نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱ اپنی عورت سے کہا خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کروں گا ایک دن بعد پھر یہی کہا ایک دن اور گزرا پھر یہی کہا تو یہ تین ایلا ہوئے اور تین قسمیں۔ چار مہینے گزرنے پر ایک بائن طلاق پڑی پھر ایک دن اور گزرا تو ایک اور پڑی، تیسرے دن پھر ایک اور پڑی اب بغیر حلالہ اس کے نکاح میں نہیں آسکتی، حلالہ کے بعد اگر نکاح اور قربت کی تو تین کفارے ادا کرے اور اگر ایک ہی مجلس میں یہ لفظ تین بار کہے اور نیت تاکید کی ہے تو ایک ہی ایلا ہے اور ایک ہی قسم اور اگر کچھ نیت نہ ہو یا بار بار قسم کھانا تشدد کی نیت سے ہو تو ایلا ایک ہے مگر قسم تین، لہٰذا اگر قربت کریگا تو تین کفارے دے اور قربت نہ کرے تو مدت گزرنے پر ایک طلاق واقع ہوگی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳۲ خدا کی قسم میں تجھ سے ایک سال تک قربت نہ کرونگا مگر ایک دن یا ایک گھنٹا تو فی الحال ایلا نہیں مگر جبکہ سال میں کسی دن جماع کرلیا اور ابھی سال پورا ہونے میں چار ماہ یا زیادہ باقی ہیں تو اب ایلا ہوگیا۔ اور اگر جماع کرنے کے بعد سال میں چار مہینے سے کم باقی ہے یا اُس سال قربت ہی نہ کی تو اب بھی ایلا نہ ہوا۔ اور اگر صورت مذکورہ میں ایک دن کی جگہ ایک بار کہا جب بھی یہی حکم ہے فرق صرف اتنا ہے کہ اگر ایک دن کہا ہے تو جس دن جماع کیا ہے اُس دن آفتاب ڈوبنے کے بعد سے اگر چار مہینے باقی ہیں تو ایلا ہے ورنہ نہیں اگرچہ وقت جماع سے چار مہینے ہوں اور اگر ایک بار کا لفظ کہا تو جماع سے فارغ ہونے سے چار ماہ باقی ہیں تو ایلا ہوگیا۔ اور اگر یوں کہا کہ میں ایک سال تک جماع نہ کرونگا مگر جس دن جماع کروں تو ایلا کسی طرح نہ ہوا اور اگر یہ کہا کہ تجھ سے قربت نہ کرونگا مگر ایک دن یعنی سال کا لفظ نہ کہا تو جب کبھی جماع کریگا اُسوقت سے ایلا ہے۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۳ عورت دوسرے شہر یا دوسرے گاؤں میں ہے شوہر نے قسم کھائی کہ میں وہاں نہیں جاؤنگا تو ایلا نہ ہوا اگرچہ وہاں تک چار مہینے یا زیادہ کی راہ ہو۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴ جماع کرنے کو کسی ایسی چیز پر موقوف کیا جسکی نسبت یہ امید نہیں ہے کہ چار مہینے کے اندر ہوجائے تو ایلا ہوگیا مثلاً رجب کے مہینے میں کہے واللہ میں تجھ سے قربت نہ کرونگا جب تک محرم کا روزہ نہ رکھ لوں یا میں تجھ سے جماع نہ

1 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب السابع في الايلاء، ج۱، ص۴۸۲.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الايلاء، ج۵، ص۷۰.

3 ......المرجع السابق، ص۷۲، وغيره.

4 ...... "الدر المختار" و"رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الايلاء، ج۵، ص۷۰.

کرونگا مگر فلاں جگہ اور وہاں تک چار مہینے سے کم میں نہیں پہنچ سکتا یا جب تک بچہ کے دودھ چُھڑانے کا وقت نہ آئے اور ابھی دو برس پورے ہونے میں چار ماہ یا زیادہ باقی ہے تو ان سب صورتوں میں ایلا ہے۔ یوہیں اگر وہ کام مدت کے اندر تو ہوسکتا ہے مگر یوں کہ نکاح نہ رہیگا جب بھی ایلا ہے مثلاً قربت نہ کرونگا یہاں تک کہ تو مرجائے یا میں مرجاؤں یا تو قتل کی جائے یا میں مار ڈالا جاؤں یا تو مجھے مار ڈالے یا میں تجھے مار ڈالوں یا میں تجھے تین طلاقیں دیدوں۔[1] (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ ۳۵ یہ کہا کہ تجھ سے قیامت تک قربت نہ کرونگا یا یہاں تک کہ آفتاب مغرب سے طلوع کرے یا دجال لعین کا خروج ہو[2] یا دابۃ الارض[3] ظاہر ہو یا اونٹ سوئی کے ناکے میں چلا جائے یہ سب ایلائے مؤبد ہے۔[4] (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ ۳۶ عورت نابالغہ ہے اُس سے قسم کھا کر کہا کہ تجھ سے قربت نہ کرونگا جب تک تجھے حیض نہ آجائے، اگر معلوم ہے کہ چار مہینے تک نہ آئیگا تو ایلا ہے۔ یوہیں اگر عورت آئسہ ہے اُس سے کہا جب بھی ایلا ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷ قسم کھا کر کہا تجھ سے قربت نہ کرونگا جب تک تو میری عورت ہے پھر اسے بائن طلاق دیکر نکاح کیا تو ایلا نہیں اور اب قربت کریگا تو کفارہ بھی نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸ قربت کرنا ایسی چیز پر معلق کیا جو کر نہیں سکتا مثلاً یہ کہا جب تک آسمان کو نہ چھولوں تو ایلا ہوگیا اور اگر کہا کہ جماع نہ کرونگا جب تک یہ نہر جاری ہے اور وہ نہر بارھوں مہینے جاری رہتی ہے تو ایلا ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹ صحت کی حالت میں ایلا کیا تھا اور مدت کے اندر وطی کی مگر اس وقت مجنون ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور ایلا ساقط۔[8] (فتح)

مسئلہ ۴۰ ایلا کیا اور مدت کے اندر قسم توڑنا چاہتا ہے مگر وطی کرنے سے عاجز ہے کہ وہ خود بیمار ہے یا عورت بیمار ہے یا عورت صغیرسن[9] ہے یا عورت کا مقام بند ہے کہ وطی ہو نہیں سکتی یا یہی نامرد ہے یا اسکا عضو کاٹ ڈالا گیا ہے یا عورت اتنے فاصلہ پر ہے کہ چار مہینے میں وہاں نہیں پہنچ سکتا یا خود قید ہے اور قیدخانہ میں وطی نہیں کرسکتا اور قید بھی ظلماً ہو یا عورت جماع نہیں

---

1 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب الايلاء، الجزء الثاني ص ٧١، وغيرها.

2 ......ظہور ہو، دجال لعین نکلے۔

3 ......ایک جانور ہے، جو قربِ قیامت میں نکلے گا۔ دیکھیے بہارِ شریعت جلد اول، حصہ اول، ص ۱۲۶۔

4 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب الايلاء، الجزء الثاني ص ٧١.

5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع في الايلاء، ج ١، ص ٤٨٥.

6 ......المرجع السابق. 7 ......المرجع السابق.

8 ......"فتح القدير"، كتاب الطلاق، باب الايلاء، ج ٤، ص ٥٧.

9 ......چھوٹی عمر والی۔

کرنے دیتی یا کہیں ایسی جگہ ہے کہ اسکو اُسکا پتا نہیں تو ایسی صورتوں میں زبان سے رجوع کے الفاظ کہہ لے مثلاً کہے میں نے تجھے رجوع کرلیا یا ایلا کو باطل کردیا یا میں نے اپنے قول سے رجوع کیا یا واپس لیا تو ایلا جاتا رہیگا یعنی مدت پوری ہونے پر طلاق واقع نہ ہوگی اور احتیاط یہ ہے کہ گواہوں کے سامنے کہے مگر قسم اگر مطلق ہے یا مؤبد تو وہ بحالہٖ[1] باقی ہے جب وطی کریگا کفارہ لازم آئیگا۔ اور اگر چار مہینے کی تھی اور چار مہینے کے بعد وطی کی تو کفارہ نہیں مگر زبان سے رجوع کرنے کے لیے یہ شرط ہے کہ مدت کے اندر یہ عجز[2] قائم رہے اور اگر مدت کے اندر زبانی رجوع کے بعد وطی پر قادر ہوگیا تو زبانی رجوع ناکافی ہے وطی ضرور ہے۔[3] (درمختار، جوہرہ وغیرہما)

مسئلہ ۴۱ اگر کسی عذر شرعی کی وجہ سے وطی نہیں کرسکتا مثلاً خود یا عورت نے حج کا احرام باندھا ہے اور ابھی حج پورے ہونے میں چار مہینے کا عرصہ ہے تو زبان سے رجوع نہیں کرسکتا۔ یوہیں اگر کسی کے حق کی وجہ سے قید ہے تو زبانی رجوع کافی نہیں کہ یہ عاجز نہیں کہ حق ادا کرکے قید سے رہائی پاسکتا ہے اور اگر جہاں عورت ہے وہاں تک چار مہینے سے کم میں پہنچے گا مگر دشمن یا بادشاہ جانے نہیں دیتا تو یہ عذر نہیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲ وطی سے عاجز نے دل سے رجوع کرلیا مگر زبان سے کچھ نہ کہا تو رجوع نہیں۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۳ جس وقت ایلا کیا اُس وقت عاجز نہ تھا پھر عاجز ہوگیا تو زبانی رجوع کافی نہیں مثلاً تندرست نے ایلا کیا پھر بیمار ہوگیا تو اب رجوع کے لیے وطی ضرور ہے، مگر جبکہ ایلا کرتے ہی بیمار ہوگیا اتنا وقت نہ ملا کہ وطی کرتا تو زبان سے کہہ لینا کافی ہے اور اگر مریض نے ایلا کیا تھا اور ابھی اچھا نہ ہوا تھا کہ عورت بیمار ہوگئی، اب یہ اچھا ہوگیا تو زبانی رجوع ناکافی ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۴ زبان سے رجوع کے لیے ایک شرط یہ بھی ہے کہ وقت رجوع نکاح باقی ہو اور اگر بائن طلاق دیدی تو رجوع نہیں کرسکتا یہاں تک کہ اگر مدت کے اندر نکاح کرلیا پھر مدت پوری ہوئی تو طلاق بائن واقع ہوگئی۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ......اسی طرح۔ 2 ......عذر، مجبوری

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج۵، ص۷۴، ۷۶.

و"الجوهرة النيرة"، کتاب الایلاء، الجزء الثانی، ص۷۵، وغیرهما.

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج۵، ص۷۴.

5 ......"رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج۵، ص۷۵.

6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج۵، ص۷۶، ۷۷.

7 ...... المرجع السابق، ص۷۷.

مسئلہ ۴۵ شہوت کے ساتھ بوسہ لینا یا چھونا یا اُس کی شرمگاہ کی طرف نظر کرنا یا آگے کے مقام کے علاوہ کسی اور جگہ وطی کرنا رجوع نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۶ اگر حیض میں جماع کرلیا تو اگرچہ یہ بہت سخت حرام ہے مگر ایلا جاتا رہا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷ اگر ایلا کسی شرط پر معلّق تھا اور جس وقت شرط پائی گئی اُس وقت عاجز ہے تو زبانی رجوع کافی ہے ورنہ نہیں، تعلیق کے وقت کا لحاظ نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۸ مریض نے ایلا کیا پھر دس دن کے بعد دوبارہ ایلا کے الفاظ کہے تو دو۲ ایلا ہیں اور دو۲ قسمیں اور دونوں کی دو مدتیں اگر دونوں مدتیں پوری ہونے سے پہلے زبانی رجوع کرلیا اور دونوں مدتیں پوری ہونے تک بیمار رہا تو زبانی رجوع صحیح ہے دونوں ایلا جاتے رہے۔ اور اگر پہلی مدت پوری ہونے سے پہلے اچھا ہوگیا تو وہ رجوع کرنا بیکار گیا اور اگر زبانی رجوع نہ کیا تھا تو دونوں مدتیں پوری ہونے پر دو۲ طلاقیں واقع ہونگی اور اگر جماع کرلے گا تو دونوں قسمیں ٹوٹ جائیں گی اور دو کفارے لازم اور اگر پہلی مدت پوری ہونے سے پہلے زبانی رجوع کیا اور مدت پوری ہونے پر اچھا ہوگیا تو اب دوسرے کے لیے وہ کافی نہیں بلکہ جماع ضرور ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۹ مدت میں اگر زوج و زوجہ کا اختلاف ہو تو شوہر کا قول معتبر ہے مگر عورت کو جب اُس کا جھوٹا ہونا معلوم ہو تو اُسے اجازت نہیں کہ اُس کے ساتھ رہے جس طرح ہو سکے مال وغیرہ دیکر اُس سے علیحدہ ہو جائے۔ اور اگر مدت کے اندر جماع کرنا بتاتا ہے تو شوہر کا قول معتبر ہے اور پوری ہونے کے بعد کہتا ہے کہ اثنائے مدت[5] میں جماع کیا ہے تو جب تک عورت اُس کی تصدیق نہ کرے اُس کا قول نہ مانیں۔[6] (عالمگیری، جوہرہ)

مسئلہ ۵۰ عورت سے کہا اگر تو چاہے تو خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کرونگا اُسی مجلس میں عورت نے کہا میں نے چاہا تو ایلا ہوگیا۔ یوہیں اگر اور کسی کے چاہنے پر ایلا معلّق کیا تو مجلس میں اُس کے چاہنے سے ایلا ہو جائیگا۔[7] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع في الايلاء، ج ١، ص ٤٨٥ .

2 ......المرجع السابق، ص ٤٨٦ .

3 ......المرجع السابق، ص ٤٨٦ .

4 ...... المرجع السابق، ص ٤٨٦ .

5 ......مدت کے دوران۔

6 ...... "الفتاوی الهندية"، المرجع السابق، ص ٤٨٧ .

و"الجوهرة النيرة"، كتاب الايلاء، الجزء الثاني، ص ٧٥ .

7 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع في الايلاء، ج ١، ص ٤٨٧ .

مسئلہ ۵۱ عورت سے کہا تو مجھ پر حرام ہے اس لفظ سے ایلا کی نیت کی تو ایلا ہے اور ظہار کی، تو ظہار ورنہ طلاق بائن اور تین کی نیت کی تو تین۔ اور اگر عورت نے کہا کہ میں تجھ پر حرام ہوں تو یمین ہے شوہر نے زبردستی یا اُس کی خوشی سے جماع کیا تو عورت پر کفارہ لازم ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۲ اگر شوہر نے کہا تو مجھ پر مثل مُردار یا گوشتِ خنزیر یا خون یا شراب کے ہے اگر اس سے جھوٹ مقصود ہے تو جھوٹ ہے اور حرام کرنا مقصود ہے تو ایلا ہے اور طلاق کی نیت ہے تو طلاق۔[2] (جوہرہ)

مسئلہ ۵۳ عورت کو کہا تو میری ماں ہے اور نیت تحریم کی ہے تو حرام نہ ہوگی، بلکہ یہ جھوٹ ہے۔[3] (جوہرہ)

مسئلہ ۵۴ اپنی دو عورتوں سے کہا تم دونوں مجھ پر حرام ہو اور ایک میں طلاق کی نیت ہے، دوسری میں ایلا کی یا ایک میں ایک طلاق کی نیت کی، دوسری میں تین کی تو جیسی نیت کی، اُس کے موافق حکم دیا جائے گا۔[4] (درمختار، عالمگیری)

خلع کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾ ﴾[5]

تمھیں حلال نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا ہے اُس میں سے کچھ واپس لو، مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ (عزوجل) کی حدیں قائم نہ رکھیں گے پھر اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ وہ دونوں اللہ (عزوجل) کی حدیں قائم نہ رکھیں گے تو اُن پر کچھ گناہ نہیں، اس میں کہ بدلا دیکر عورت چھٹی لے، یہ اللہ (عزوجل) کی حدیں ہیں ان سے تجاوز نہ کرو اور جو اللہ (عزوجل) کی حدوں سے تجاوز کریں تو وہ لوگ ظالم ہیں۔

---

1 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، مطلب فی قوله:أنت عليَّ حرام، ج٥، ص٧٧-٨١ .

2 ......"الجوھرة النيرة"، کتاب الایلاء، الجزء الثانی، ص٧٦ .

3 ......المرجع السابق.

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج٥، ص٨٥ .

و"الفتاوی الھندیة"، کتاب الطلاق، الباب السابع في الایلاء، ج١، ص٤٨٧ .

5 ......پ٢، البقرة:٢٢٩ .

حدیث ۱: صحیح بخاری وصحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی کہ ثابت بن قیس رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زوجہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی، کہ یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ثابت بن قیس کے اخلاق ودین کی نسبت مجھے کچھ کلام نہیں (یعنی اُن کے اخلاق بھی اچھے ہیں اور دیندار بھی ہیں) مگر اسلام میں کفرانِ نعمت کو میں پسند نہیں کرتی (یعنی بوجہ خوبصورت نہ ہونے کے میری طبیعت ان کی طرف مائل نہیں) ارشار فرمایا: ''اُس کا باغ (جومہر میں تجھ کو دیا ہے) تو واپس کردیگی؟'' عرض کی، ہاں۔ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے ثابت بن قیس سے فرمایا: ''باغ لے لو اور طلاق دیدو۔''[1]

مسئلہ ۱: مال کے بدلے میں نکاح زائل کرنے کو خلع کہتے ہیں عورت کا قبول کرنا شرط ہے بغیر اُس کے قبول کیے خلع نہیں ہوسکتا اور اس کے الفاظ معین ہیں ان کے علاوہ اور لفظوں سے نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲: اگر زوج وزوجہ میں نااتفاقی رہتی ہو اور یہ اندیشہ ہو کہ احکام شرعیہ کی پابندی نہ کرسکیں گے تو خلع میں مضایقہ نہیں اور جب خلع کرلیں تو طلاق بائن واقع ہوجائے گی اور جو مال ٹھہرا ہے عورت پر اُس کا دینا لازم ہے۔[2] (ہدایہ)

مسئلہ ۳: اگر شوہر کی طرف سے زیادتی ہو تو خلع پر مطلقاً عوض لینا مکروہ ہے اور اگر عورت کی طرف سے ہو تو جتنا مہر میں دیا ہے اُس سے زیادہ لینا مکروہ پھر بھی اگر زیادہ لے لے گا تو قضاءً جائز ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: جو چیز مہر ہوسکتی ہے وہ بدل خلع بھی ہوسکتی ہے اور جو چیز مہر نہیں ہوسکتی وہ بھی بدل خلع ہوسکتی ہے مثلاً دس درہم سے کم کو بدل خلع کرسکتے ہیں مگر مہر نہیں کرسکتے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۵: خلع شوہر کے حق میں طلاق کو عورت کے قبول کرنے پر معلق کرنا ہے کہ عورت نے اگر مال دینا قبول کرلیا تو طلاق بائن ہوجائے گی لہٰذا اگر شوہر نے خلع کے الفاظ کہے اور عورت نے ابھی قبول نہیں کیا تو شوہر کو رجوع کا اختیار نہیں نہ شوہر کو شرط خیار حاصل اور نہ شوہر کی مجلس بدلنے سے خلع باطل۔[5] (خانیہ)

مسئلہ ۶: خلع عورت کی جانب میں اپنے کو مال کے بدلے میں چھڑانا ہے تو اگر عورت کی جانب سے ابتدا ہوئی مگر

---

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الطلاق، باب الخلع وكيف الطلاق فيه، الحديث: ٥٢٧٣، ج٣، ص٤٨٧.

2 ...... "الهداية"، كتاب الطلاق، باب الخلع، ج٢، ص٢٦١.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثامن في الخلع وما في حكمه، الفصل الاول، ج١، ص٤٨٨.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الخلع، ج٥، ص٨٩.

5 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب الطلاق، باب الخلع، ج١، ص٢٥٦.

ابھی شوہر نے قبول نہیں کیا تو عورت رجوع کرسکتی ہے اور اپنے لیے اختیار بھی لے سکتی ہے اور یہاں تین دن سے زیادہ کا بھی اختیار لے سکتی ہے۔ بخلاف بیع [1] کے کہ بیع میں تین دن سے زیادہ کا اختیار نہیں اور دونوں میں سے ایک کی مجلس بدلنے کے بعد عورت کا کلام باطل ہوجائیگا۔ [2] (خانیہ)

مسئلہ ۷ خلع چونکہ معاوضہ ہے لہٰذا یہ شرط ہے کہ عورت کا قبول اُس لفظ کے معنےٰ سمجھ کر ہو، بغیر معنےٰ سمجھے اگر محض لفظ بول دے گی تو خلع نہ ہوگا۔ [3] (درمختار)

مسئلہ ۸ چونکہ شوہر کی جانب سے خلع طلاق ہے لہٰذا شوہر کا عاقل بالغ ہونا شرط ہے نابالغ یا مجنون خلع نہیں کرسکتا کہ اہل طلاق نہیں [4] اور یہ بھی شرط ہے کہ عورت محل طلاق ہو لہٰذا اگر عورت کو طلاق بائن دیدی ہے تو اگرچہ عدت میں ہو اُس سے خلع نہیں ہوسکتا۔ یوہیں اگر نکاح فاسد ہوا ہے یا عورت مرتدہ ہوگئی جب بھی خلع نہیں ہوسکتا کہ نکاح ہی نہیں ہے خلع کس چیز کا ہوگا اور رجعی کی عدت میں ہے تو خلع ہوسکتا ہے۔ [5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹ شوہر نے کہا میں نے تجھ سے خلع کیا اور مال کا ذکر نہ کیا تو خلع نہیں بلکہ طلاق ہے اور عورت کے قبول کرنے پر موقوف نہیں۔ [6] (بدائع)

مسئلہ ۱۰ شوہر نے کہا میں نے تجھ سے اتنے پر خلع کیا عورت نے جواب میں کہا ہاں تو اس سے کچھ نہیں ہوگا جب تک یہ نہ کہے کہ میں راضی ہوئی یا جائز کیا یہ کہا تو صحیح ہوگیا۔ یوہیں اگر عورت نے کہا مجھے ہزار روپیہ کے بدلے میں طلاق دیدے شوہر نے کہا ہاں تو یہ بھی کچھ نہیں اور اگر عورت نے کہا مجھ کو ہزار روپیہ کے بدلے میں طلاق ہے شوہر نے کہا ہاں تو ہوگئی۔ [7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ نکاح کی وجہ سے جتنے حقوق ایک کے دوسرے پر تھے وہ خلع سے ساقط ہوجاتے ہیں اور جو حقوق کہ نکاح سے علاوہ ہیں وہ ساقط نہ ہوں گے۔ عدت کا نفقہ اگرچہ نکاح کے حقوق سے ہے مگر یہ ساقط نہ ہوگا ہاں اگر اس کے ساقط ہونے کی

---

1 ......خرید و فروخت۔

2 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج۱، ص۲۵۶.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج۵، ص۹۱.

4 ......یعنی طلاق دینے کی اہلیت نہیں رکھتا۔

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج۵، ص۸۷،۸۹.

6 ......"بدائع الصنائع"، کتاب الطلاق، فصل رکن الخلع، ج۳، ص۲۲۹.

7 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثامن في الخلع وما في حکمه، الفصل الاول، ج۱، ص۴۸۸.

شرط کردی گئی تو یہ بھی ساقط ہوجائیگا۔ یو ہیں عورت کے بچہ ہو تو اُس کا نفقہ اور دودھ پلانے کے مصارف[1] ساقط نہ ہوں گے اور اگران کے ساقط ہونے کی بھی شرط ہے اور اس کے لیے کوئی وقت معین کر دیا گیا ہے تو ساقط ہوجائیں گے ورنہ نہیں اور بصورت وقت معین کرنے کے اگر اُس وقت سے پیشتر بچہ کا انتقال ہوگیا تو باقی مدت میں جو صرف ہوتا وہ عورت سے شوہر لے سکتا ہے۔ اور اگر یہ ٹھہرا ہے کہ عورت اپنے مال سے دس برس تک بچہ کی پرورش کریگی تو بچہ کے کپڑے کا عورت مطالبہ کرسکتی ہے۔ اور اگر بچہ کا کھانا کپڑا دونوں ٹھہرا ہے تو کپڑے کا مطالبہ بھی نہیں کرسکتی اگرچہ یہ معین نہ کیا ہو کہ کس قسم کا کپڑا پہنائے گی اور بچہ کو چھوڑ کر عورت بھاگ گئی تو باقی نفقہ کی قیمت شوہر وصول کرسکتا ہے۔ اور اگر یہ ٹھہرا ہے کہ بلوغ تک اپنے پاس رکھے گی تو لڑکی میں ایسی شرط ہوسکتی ہے لڑکے میں نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ خلع کسی مقدار معین پر ہوا اور عورت مدخولہ ہے اور مہر پر عورت نے قبضہ کرلیا ہے تو جو ٹھہرا ہے شوہر کو دے اور اس کے علاوہ شوہر کچھ نہیں لے سکتا ہے۔ اور مہر عورت کو نہیں ملا ہے تو اب عورت مہر کا مطالبہ نہیں کرسکتی اور جو ٹھہرا ہے شوہر کو دے۔ اور اگر غیر مدخولہ ہے اور پورا مہر لے چکی ہے تو شوہر نصف مہر کا دعویٰ نہیں کرسکتا اور مہر عورت کو نہیں ملا ہے تو عورت نصف مہر کا شوہر پر دعویٰ نہیں کرسکتی اور دونوں صورتوں میں جو ٹھہرا ہے دینا ہوگا اور اگر مہر پر خلع ہوا اور مہر لے چکی ہے تو مہر واپس کرے اور مہر نہیں لیا ہے تو شوہر سے مہر ساقط ہوگیا اور عورت سے کچھ نہیں لے سکتا۔ اور اگر مثلاً مہر کے دسویں حصہ پر خلع ہوا اور مہر مثلاً ہزار روپے کا ہے اور عورت مدخولہ ہے اور کل مہر لے چکی ہے تو شوہر اُس سے سو روپے لے گا اور مہر بالکل نہیں لیا ہے تو شوہر سے کل مہر ساقط ہوگیا اور اگر عورت غیر مدخولہ ہے اور مہر لے چکی ہے تو شوہر اُس سے پچاس روپے لے سکتا ہے اور عورت کو کچھ مہر نہیں ملا ہے تو کل ساقط ہوگیا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ عورت کا جو مہر شوہر پر ہے اُسکے بدلے میں خلع ہوا پھر معلوم ہوا کہ عورت کا کچھ مہر شوہر پر نہیں تو عورت کو مہر واپس کرنا ہوگا۔ یو ہیں اگر اُس اسباب[4] کے بدلے میں خلع ہوا جو عورت کا مرد کے پاس ہے پھر معلوم ہوا کہ اُس کا اسباب اسکے پاس کچھ نہیں ہے تو مہر کے بدلے میں خلع قرار پائیگا مہر لے چکی ہے تو واپس کرے اور شوہر پر باقی ہے تو ساقط۔[5] (خانیہ)

مسئلہ ۱۴ جو مہر عورت کا شوہر پر ہے اُس کے بدلے میں خلع ہوا یا طلاق اور شوہر کو معلوم ہے کہ اُس کا کچھ مجھ پر نہیں

---

1 ......اخراجات۔

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثامن في الخلع وما في حكمه، الفصل الاول، ج١، ص٤٨٨ ـ ٤٩٠.

3 ...... المرجع السابق، ص٤٨٩.

4 ......سامان۔

5 ......"الفتاوى الخانية"، كتاب الطلاق، باب الخلع، ج١، ص٢٥٧.

چاہیے تو اُس سے کچھ نہیں لے سکتا ہے خلع کی صورت میں طلاق بائن ہوگی اور طلاق کی صورت میں رجعی۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۱۵ یوں خلع ہوا کہ جو کچھ شوہر سے لیا ہے واپس کرے اور عورت نے جو کچھ لیا تھا فروخت کر ڈالا یا ہبہ کر کے قبضہ دلا دیا کہ وہ چیز شوہر کو واپس نہیں کر سکتی تو اگر وہ چیز قیمتی ہے تو اُس کی قیمت دے اور مثلی ہے تو اُس کی مثل۔[2] (خانیہ)

مسئلہ ۱۶ عورت کو طلاق بائن دے کر پھر اُس سے نکاح کیا پھر مہر پر خلع ہوا تو دوسرا مہر ساقط ہو گیا پہلا نہیں۔[3] (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ ۱۷ بغیر مہر نکاح ہوا تھا اور دخول سے پہلے خلع ہوا تو متعہ[4] ساقط اور اگر عورت نے مال معین پر خلع کیا اس کے بعد بدل خلع میں زیادتی کی[5] تو یہ زیادتی باطل ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ خلع اس پر ہوا کہ کسی عورت سے زوجہ اپنی طرف سے نکاح کرا دے اور اُسکا مہر زوجہ دے تو زوجہ پر صرف وہ مہر واپس کرنا ہوگا جو زوج سے لے چکی ہے اور کچھ نہیں۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ شراب و خنزیر و مردار وغیرہ ایسی چیز پر خلع ہوا جو مال نہیں تو طلاق بائن پڑ گئی اور عورت پر کچھ واجب نہیں اور اگر ان چیزوں کے بدلے میں طلاق دی تو رجعی واقع ہوئی۔ یو ہیں اگر عورت نے یہ کہا میرے ہاتھ میں جو کچھ ہے اُس کے بدلے میں خلع کر اور ہاتھ میں کچھ نہ تھا تو کچھ واجب نہیں اور اگر یوں کہا کہ اُس مال کے بدلے میں جو میرے ہاتھ میں ہے اور ہاتھ میں کچھ نہ ہو تو اگر مہر لے چکی ہے تو واپس کرے ورنہ مہر ساقط ہو جائیگا اور اس کے علاوہ کچھ دینا نہیں پڑیگا۔ یو ہیں اگر شوہر نے کہا میں نے خلع کیا اُس کے بدلے میں جو میرے ہاتھ میں ہے اور ہاتھ میں کچھ نہ ہو تو کچھ نہیں اور ہاتھ میں جواہرات ہوں تو عورت پر دینا لازم ہوگا اگرچہ عورت کو یہ معلوم نہ تھا کہ اُس کے ہاتھ میں کیا ہے۔[8] (درمختار، جوہرہ)

مسئلہ ۲۰ میرے ہاتھ میں جو روپے ہیں اُن کے بدلے میں خلع کر اور ہاتھ میں کچھ نہیں تو تین روپے دینے ہوں گے۔[9] (درمختار وغیرہ) مگر اُردو میں چونکہ جمع دو پر بھی بولتے ہیں لہٰذا دو ہی روپے لازم ہوں گے اور صورت مذکورہ میں اگر ہاتھ

---

1 ......"الفتاوى الخانية" كتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۱، ص ۲۵۷.

2 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۱، ص ۲۵۸.

3 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الخلع، الجزء الثاني، ص ۸۱.

4 ......کپڑوں کا جوڑا (قمیض، شلوار، چادر)۔

5 ......اضافہ کیا۔

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثامن في الخلع وما في حكمه، الفصل الاول، ج ۱، ص ۴۹۰.

7 ......المرجع السابق.

8 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۵، ص ۹۶.

و "الجوهرة النيرة"، كتاب الخلع، الجزء الثاني، ص ۷۹.

9 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۵، ص ۹۷، وغيره.

میں ایک ہی روپیہ ہے، جب بھی دو دے۔

مسئلہ ۲۱ اگر یہ کہا کہ اِس گھر میں یا اس صندوق میں جو مال یا روپے ہیں اُن کے بدلے میں خلع کر اور حقیقۃً ان میں کچھ نہ تھا تو یہ بھی اُسی کے مثل ہے کہ ہاتھ میں کچھ نہ تھا۔ یوہیں اگر یہ کہا کہ اس جاریہ[1] یا بکری کے پیٹ میں جو ہے اُس کے بدلے میں اور کمتر مدت حمل میں نہ جنی تو مفت طلاق واقع ہوگئی اور کمتر مدت حمل میں جنی تو وہ بچہ خلع کے بدلے ملے گا۔ کمتر مدت حمل عورت میں چھ مہینے ہے اور بکری میں چار مہینے اور دوسرے چوپایوں میں بھی وہی چھ ۶ مہینے۔ یوہیں اگر کہا اس درخت میں جو پھل ہیں اُن کے بدلے اور درخت میں پھل نہیں تو مہر واپس کرنا ہوگا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۲ کوئی جانور گھوڑا خچر بیل وغیرہ بدل خلع قرار دیا اور اُس کی صفت بھی بیان کر دی تو اوسط[3] درجہ کا دینا واجب آئیگا اور عورت کو یہ بھی اختیار ہے کہ اُس کی قیمت دیدے اور جانور کی صفت نہ بیان کی ہو تو جو کچھ مہر میں لے چکی ہے وہ واپس کرے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ عورت سے کہا میں نے تجھ سے خلع کیا عورت نے کہا میں نے قبول کیا تو اگر وہ لفظ شوہر نے بہ نیت طلاق کہا تھا طلاق بائن واقع ہوگئی اور مہر ساقط نہ ہوگا بلکہ اگر عورت نے قبول نہ کیا ہو جب بھی یہی حکم ہے اور اگر شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے طلاق کی نیت سے نہ کہا تھا تو طلاق واقع نہ ہوگی جب تک عورت قبول نہ کرے۔ اور اگر یہ کہا تھا کہ فلاں چیز کے بدلے میں نے تجھ سے خلع کیا تو جب تک عورت قبول نہ کرے گی طلاق واقع نہ ہوگی اور عورت کے قبول کرنے کے بعد اگر شوہر کہے کہ میری مراد طلاق نہ تھی تو اُس کی بات نہ مانی جائے۔[5] (خانیہ وغیرہ)

مسئلہ ۲۴ بھاگے ہوئے غلام کے بدلے میں خلع کیا اور عورت نے یہ شرط لگا دی کہ میں اُس کی ضامن نہیں یعنی اگر مل گیا تو دیدوں گی اور نہ ملا تو اس کا تاوان میرے ذمہ نہیں تو خلع صحیح ہے اور شرط باطل یعنی اگر نہ ملا تو عورت اُس کی قیمت دے اور اگر یہ شرط لگائی کہ اگر اُس میں کوئی عیب ہو تو میں بَری ہوں تو شرط صحیح ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار) جانور گم شدہ کے بدلے میں ہو جب بھی یہی حکم ہے۔

---

1 ......لونڈی۔

2 ......"الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج٥، ص٩٨.

3 ......درمیانہ ۔

4 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الثامن في الخلع وما في حكمه، الفصل الثانی، ج١، ص٤٩٥.

5 ......"الفتاوی الخانية"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج١، ص٢٥٧، وغيره.

6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، مطلب: فی معنی المجتهد فيه، ج٥، ص٩٩.

مسئلہ ۲۵ عورت نے شوہر سے کہا ہزار روپے پر مجھ سے خلع کر شوہر نے کہا تجھ کو طلاق ہے تو یہ اُس کا جواب سمجھا جائیگا۔ ہاں اگر شوہر کہے کہ میں نے جواب کی نیت سے نہ کہا تھا تو اُس کا قول مان لیا جائیگا اور طلاق مفت واقع ہوگی۔ اور بہتر یہ ہے کہ پہلے ہی شوہر سے دریافت کرلیا جائے۔ یوہیں اگر عورت کہتی ہے میں نے خلع طلب کیا تھا اور شوہر کہتا ہے میں نے تجھے طلاق دی تھی تو شوہر سے دریافت کریں اگر اُس نے جواب میں کہا تھا تو خلع ہے ورنہ طلاق۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۲۶ خرید و فروخت کے لفظ سے بھی خلع ہوتا ہے مثلاً مرد نے کہا میں نے تیرا امر یا تیری طلاق تیرے ہاتھ اتنے کو بیچی عورت نے اُسی مجلس میں کہا میں نے قبول کی طلاق واقع ہوگئی۔ یوہیں اگر مہر کے بدلے میں بیچی اور اُس نے قبول کی ہاں اگر اُس کا مہر شوہر پر باقی نہ تھا اور یہ بات شوہر کو معلوم تھی پھر مہر کے بدلے بیچی تو طلاق رجعی ہوگی۔[2] (خانیہ)

مسئلہ ۲۷ لوگوں نے عورت سے کہا تو نے اپنے نفس کو مہر و نفقۂ عدّت[3] کے بدلے خریدا عورت نے کہا ہاں خریدا پھر شوہر سے کہا تو نے بیچا اُس نے کہا ہاں تو خلع ہوگیا اور شوہر تمام حقوق سے بَری ہوگیا۔ اور اگر خلع کرانے کے لیے لوگ جمع ہوئے اور الفاظ مذکورہ دونوں سے کہلائے اب شوہر کہتا ہے میرے خیال میں یہ تھا کہ کسی مال کی خرید و فروخت ہورہی ہے جب بھی طلاق کا حکم دیں گے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸ لفظ بیع سے خلع ہو تو اُس سے عورت کے حقوق ساقط نہ ہوں گے جب تک یہ ذکر نہ ہو کہ اُن حقوق کے بدلے بیچا۔[5] (خانیہ)

مسئلہ ۲۹ شوہر نے عورت سے کہا تو نے اپنے مہر کے بدلے مجھ سے تین طلاقیں خریدیں عورت نے کہا خریدیں تو طلاق واقع نہ ہوگی جب تک مرد اس کے بعد یہ نہ کہے کہ میں نے بیچیں اور اگر شوہر نے پہلے یہ لفظ کہے کہ مہر کے بدلے مجھ سے تین طلاقیں خرید اور عورت نے کہا خریدیں تو واقع ہوگئیں، اگرچہ شوہر نے بعد میں بیچنے کا لفظ نہ کہا۔[6] (خانیہ)

مسئلہ ۳۰ عورت نے شوہر سے کہا میں نے اپنا مہر اور نفقۂ عدّت تیرے ہاتھ بیچا تو نے خریدا، شوہر نے کہا میں

---

1 ……"الفتاوی الخانیة"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج۱، ص۲۵۹.

2 ……المرجع السابق، فصل فی الخلع بلفظ...الخ، ص۲٦۲.

3 ……نفقۂ عدت یعنی وہ اخراجات جو دورانِ عدت شوہر کی طرف سے عورت کو دیے جاتے ہیں۔

4 ……"الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الخلع ومافی حکمه، الفصل الاول، ج۱، ص۴۹۳.

5 ……"الفتاوی الخانیة"، کتاب الطلاق، فصل فی الخلع بلفظ البیع والشراء، ج۱، ص۲٦۲-۲٦۳.

6 ……المرجع السابق، ص۲٦۲.

نے خریدا، اُٹھ جا، وہ چلی گئی تو طلاق واقع نہ ہوئی مگر احتیاط یہ ہے کہ اگر پہلے دوطلاقیں نہ دے چکا ہو تو تجدیدِ نکاح کرے۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۳۱ عورت سے کہا میں نے تیرے ہاتھ ایک طلاق بیچی اورعوض کا ذکر نہ کیا عورت نے کہا میں نے خریدی تو رجعی پڑے گی اوراگر یہ کہا کہ میں نے تجھے تیرے ہاتھ بیچا اورعورت نے کہا خریدا تو بائن پڑ یگی۔[2] (خانیہ)

مسئلہ ۳۲ عورت سے کہا میں نے تیرے ہاتھ تین ہزار کوطلاق بیچی اس کوتین بار کہا آخر میں عورت نے کہا میں نے خریدی پھرشوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے تکرار کے ارادہ سے تین بار کہا تھا تو قضاءً اُس کا قول معتبر نہیں اور تین طلاقیں واقع ہوگئیں اورعورت کوصرف تین ہزار دینے ہونگے نو ۹ ہزار نہیں کہ پہلی طلاق تین ہزار کے عوض ہوئی اوراب دوسری اور تیسری پر مال واجب نہیں ہوسکتا اور چونکہ صریح ہیں، لہٰذا بائن کولاحق ہونگی۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۳۳ مال کے بدلے میں طلاق دی اورعورت نے قبول کرلیا تو مال واجب ہوگا اور طلاق بائن واقع ہوگی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴ عورت نے کہا ہزار روپے کے عوض مجھے تین طلاقیں دیدے شوہر نے اُسی مجلس میں ایک طلاق دی تو بائن واقع ہوئی اور ہزار کی تہائی کا مستحق ہے اورمجلس سے اُٹھ گیا پھر طلاق دی تو بلا معاوضہ واقع ہوگی۔اوراگرعورت کے اس کہنے سے پہلے دو۲ طلاقیں دے چکا تھا اوراب ایک دی تو پورے ہزار پائیگا۔اوراگرعورت نے کہا تھا کہ ہزار روپے پر تین طلاقیں دے اورایک دی تو رجعی ہوئی اوراگراس صورت میں مجلس میں تین طلاقیں متفرق کر کے دیں تو ہزار پائے گا اورتین مجلسوں میں دیں تو کچھ نہیں پائیگا۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۵ شوہر نے عورت سے کہا ہزار کے عوض یا ہزار روپے پر تو اپنے کوتین طلاقیں دیدے عورت نے ایک طلاق دی تو واقع نہ ہوئی۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۳۶ عورت سے کہا ہزار کے عوض یا ہزار روپے پر تجھ کوطلاق ہے عورت نے اُسی مجلس میں قبول کرلیا تو ہزار

---

1 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۱، ص ۲٦۲.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق.

4 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الثامن في الخلع وما في حکمه، الفصل الاول، ج ۱، ص ٤۹٥.

5 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، مطلب: فی معنی المجتهد فيه، ج ٥، ص ۹۹.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج ٥، ص ۱۰۰.

روپے واجب ہوگئے اور طلاق ہوگئی۔ ہاں اگر عورت سفیہہ[1] ہے یا قبول کرنے پر مجبور کی گئی تو بغیر مال طلاق پڑ جائے گی اور اگر مریضہ ہے تو تہائی سے یہ رقم ادا کی جائے گی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳۷: اپنی دو عورتوں سے کہا تم میں ایک کو ہزار روپے کے عوض طلاق ہے اور دوسری کو سو اشرفیوں کے بدلے اور دونوں نے قبول کرلیا تو دونوں مطلّقہ ہوگئیں اور کسی پر کچھ واجب نہیں ہاں اگر شوہر دونوں سے روپے لینے پر راضی ہو تو روپے لازم ہوں گے اور راضی نہ ہو تو مفت مگر اس صورت میں رجعی ہوگی۔[3] (درمختار، ردالمحتار) اور اگر یوں کہا کہ ایک کو ہزار روپے پر طلاق اور دوسری کو پانسو روپے پر تو دونوں مطلقہ ہوگئیں اور ہر ایک پر پان پانسو لازم۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: عورت غیر مدخولہ کو ہزار روپے پر طلاق دی اور اُس کا مہر تین ہزار کا تھا جو سب ابھی شوہر کے ذمہ ہے تو ڈیڑھ ہزار تو یوں ساقط ہوگئے کہ قبل دخول[5] طلاق دی ہے باقی رہے ڈیڑھ ہزار ان میں ہزار طلاق کے بدلے وضع ہوئے اور پانسو شوہر سے واپس لے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: مہر کی ایک تہائی کے بدلے ایک طلاق دی اور دوسری تہائی کے بدلے دوسری اور تیسری کے بدلے تیسری تو صرف پہلی طلاق کے عوض ایک تہائی ساقط ہوجائے گی اور دو تہائیاں شوہر پر واجب ہیں۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: عورت کو چار طلاقیں ہزار روپے کے عوض دیں اُس نے قبول کرلیں تو ہزار کے بدلے میں تین ہی واقع ہونگی اور اگر ہزار کے بدلے میں تین قبول کیں تو کوئی واقع نہ ہوگی۔ اور اگر عورت نے شوہر سے ہزار کے بدلے میں چار طلاقیں دینے کو کہا اور شوہر نے تین دیں تو یہ تین طلاقیں ہزار کے بدلے میں ہوگئیں اور ایک دی تو ایک ہزار کی تہائی کے بدلے میں۔[8] (فتح)

مسئلہ ۴۱: عورت نے کہا ہزار روپے پر یا ہزار کے بدلے میں مجھے ایک طلاق دے شوہر نے کہا تجھ پر تین طلاقیں اور بدلے کو ذکر نہ کیا تو بلا معاوضہ تین ہوگئیں۔ اور اگر شوہر نے ہزار کے بدلے میں تین دیں تو عورت کے قبول کرنے پر موقوف ہے

---

1 ...... بیوقوف، کم عقل۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج٥، ص١٠٠، ١١٧.

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، مطلب: تستعمل ((علی))...إلخ، ج٥، ص١٠١.

4 ......"الفتاوى الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الثامن في الخلع وما في حكمه، الفصل الثالث، ج١، ص٤٩٨.

5 ...... جماع سے پہلے۔

6 ......"الفتاوى الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الثامن في الخلع وما في حكمه، الفصل الثالث، ج١، ص٤٩٥.

7 ......المرجع السابق، ص٤٩٥.

8 ......"فتح القدير"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج٤، ص٦٩.

قبول نہ کیا تو کچھ نہیں اور قبول کیا تو تین طلاقیں ہزار کے بدلے میں ہوئیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲ عورت سے کہا تجھ پر تین طلاقیں ہیں جب تو مجھے ہزار روپے دے تو فقط اس کہنے سے طلاق واقع نہ ہوگی بلکہ جب عورت ہزار روپے دے گی یعنی شوہر کے سامنے لاکر رکھ دیگی اُس وقت طلاقیں واقع ہونگی اگرچہ شوہر لینے سے انکار کرے اور شوہر روپے لینے پر مجبور نہیں کیا جائیگا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳ دونوں راہ چل رہے ہیں اور خلع کیا اگر ہر ایک کا کلام دوسرے کے کلام سے متصل ہے تو خلع صحیح ہے ورنہ نہیں اور اِس صورت میں طلاق بھی واقع نہیں ہوگی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴ عورت کہتی ہے میں نے ہزار کے بدلے تین طلاقوں کو کہا تھا اور تو نے ایک دی اور شوہر کہتا ہے تو نے ایک ہی کو کہا تھا تو اگر شوہر گواہ پیش کرے فبہا[4] ورنہ عورت کا قول معتبر ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵ شوہر کہتا ہے میں نے ہزار روپے پر تجھے طلاق دی تو نے قبول نہ کیا عورت کہتی ہے میں نے قبول کیا تھا تو قسم کے ساتھ شوہر کا قول معتبر ہے اور اگر شوہر کہتا ہے میں نے ہزار روپے پر تیرے ہاتھ طلاق بیچی تو نے قبول نہ کی عورت کہتی ہے میں نے قبول کی تھی تو عورت کا قول معتبر ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۴۶ عورت کہتی ہے میں نے سو روپے میں طلاق دینے کو کہا تھا شوہر کہتا ہے نہیں بلکہ ہزار کے بدلے تو عورت کا قول معتبر ہے اور دونوں نے گواہ پیش کیے تو شوہر کے گواہ قبول کیے جائیں۔ یوہیں اگر عورت کہتی ہے بغیر کسی بدلے کے خلع ہوا اور شوہر کہتا ہے نہیں بلکہ ہزار روپے کے بدلے میں تو عورت کا قول معتبر ہے اور گواہ شوہر کے مقبول۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷ عورت کہتی ہے میں نے ہزار کے بدلے میں تین طلاق کو کہا تھا تو نے ایک دی شوہر کہتا ہے میں نے تین دیں اگر اُسی مجلس کی بات ہے تو شوہر کا قول معتبر ہے اور وہ مجلس نہ ہو تو عورت کا اور عورت پر ہزار کی تہائی واجب مگر عدت پوری نہیں ہوئی ہے تو تین طلاقیں ہوگئیں۔[8] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثامن في الخلع وما في حكمه، الفصل الثالث، ج١، ص٤٩٦.

2 ...... المرجع السابق، ص٤٩٧.

3 ......المرجع السابق، ص٤٩٩.

4 ......تو ٹھیک ہے۔

5 ......"الفتاوى الهندية"، المرجع السابق، ص٤٩٩.

6 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الخلع، ج٥، ص١٠١.

7 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثامن في الخلع وما في حكمه، الفصل الثالث، ج١، ص٤٩٩.

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثامن فى الخلع ومافى حكمه، الفصل الثالث، ج١، ص٤٩٩.

مسئلہ ۴۸ عورت نے خلع چاہا پھر یہ دعویٰ کیا کہ خلع سے پہلے بائن طلاق دے چکا تھا اور اس کے گواہ پیش کیے تو گواہ مقبول ہیں اور بدلِ خلع واپس کیا جائے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۹ شوہر دعویٰ کرتا ہے کہ اتنے پر خلع ہوا عورت کہتی ہے خلع ہوا ہی نہیں تو طلاق بائن واقع ہوگئی رہا مال اُس میں عورت کا قول معتبر ہے کہ وہ منکر ہے اور اگر عورت خلع کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر منکر ہے تو طلاق واقع نہ ہوگی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۵۰ زن وشو میں[3] اختلاف ہوا عورت کہتی ہے تین بار خلع ہو چکا اور مرد کہتا ہے کہ دو بار اگر یہ اختلاف نکاح ہو جانے کے بعد ہوا اور عورت کا مطلب یہ ہے کہ نکاح صحیح نہ ہوا اس واسطے کہ تین طلاقیں ہوچکیں اب بغیر حلالہ نکاح نہیں ہوسکتا اور مرد کی غرض یہ ہے کہ نکاح صحیح ہوگیا اس واسطے کہ دو ہی طلاقیں ہوئی ہیں تو اس صورت میں مرد کا قول معتبر ہے اور اگر نکاح سے پہلے عدت میں یا بعد عدت یہ اختلاف ہوا تو اس صورت میں نکاح کرنا جائز نہیں دوسرے لوگوں کو بھی یہ جائز نہیں کہ عورت کو نکاح پر آمادہ کریں نہ نکاح ہونے دیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۱ مرد نے کسی سے کہا کہ تو میری عورت سے خلع کر تو اُس کو یہ اختیار نہیں کہ بغیر مال خلع کرے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۲ عورت نے کسی کو ہزار روپے پر خلع کے لیے وکیل بنایا تو اگر وکیل نے بدل خلع مطلق رکھا مثلاً یہ کہا کہ ہزار روپے پر خلع کریا اس ہزار پر یا وکیل نے اپنی طرف اضافت[6] کی مثلاً یہ کہا کہ میرے مال سے ہزار روپے پر یا کہا ہزار روپے پر اور میں ہزار روپے کا ضامن ہوں تو دونوں صورتوں میں وکیل کے قبول کرنے سے خلع ہو جائیگا پھر اگر روپے مطلق ہیں جب تو شوہر عورت سے لے گا ورنہ وکیل سے بدل خلع کا مطالبہ کرے گا عورت سے نہیں پھر وکیل عورت سے لے گا اور اگر وکیل کے اسباب کے بدلے خلع کیا اور اسباب ہلاک ہوگئے تو وکیل اُن کی قیمت ضمان دے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳ مرد نے کسی سے کہا کہ تو میری عورت کو طلاق دیدے اُس نے مال پر خلع کیا یا مال پر طلاق دی اور عورت

---

1 ……"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثامن في الخلع ومافي حكمه، الفصل الثالث، ج۱، ص۴۹۹.

2 …… "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الخلع، ج۵، ص۱۰۲.

3 …… بیوی اور شوہر۔

4 …… "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثامن في الخلع وما في حكمه، الفصل الثالث، ج۱، ص۵۰۰.

5 ……المرجع السابق، ص۵۰۱.

6 ……نسبت۔

7 …… "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثامن في الخلع وما في حكمه، الفصل الثالث، ج۱، ص۵۰۱.

مدخولہ ہے تو جائز نہیں اور غیر مدخولہ ہے تو جائز ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴: عورت نے کسی کو خلع کے لیے وکیل کیا پھر رجوع کرگئی اور وکیل کو رجوع کا حال معلوم نہ ہوا تو رجوع صحیح نہیں اور اگر قاصد بھیجا تھا اور اُس کے پہنچنے سے قبل رجوع کرگئی تو رجوع صحیح ہے اگرچہ قاصد کو اس کی اطلاع نہ ہوئی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۵: لوگوں نے شوہر سے کہا تیری عورت نے خلع کا ہمیں وکیل بنایا شوہر نے دو ہزار پر خلع کیا عورت وکیل بنانے سے انکار کرتی ہے تو اگر وہ لوگ مال کے ضامن ہوئے تھے تو طلاق ہوگئی اور بدل خلع اُنھیں دینا ہوگا اور اگر ضامن نہ ہوئے تھے اور زوج مُدَّعِی ہے[3] کہ عورت نے اُنھیں وکیل کیا تھا تو طلاق ہوگئی مگر مال واجب نہیں اور اگر زوج مدعی وکالت نہ ہو تو طلاق نہ ہوگی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶: باپ نے لڑکی کا اُس کے شوہر سے خلع کرایا اگر لڑکی بالغہ ہے اور باپ بدل خلع کا ضامن ہوا[5] تو خلع صحیح ہے اور اگر مہر پر خلع ہوا اور لڑکی نے اذن دیا تھا جب بھی صحیح ہے اور اگر بغیر اذن[6] ہوا اور خبر پہنچنے پر جائز کردیا جب بھی ہوگیا اور اگر جائز نہ کیا نہ باپ نے مَہر کی ضمانت کی تو نہ ہوا اور مہر کی ضمانت کی ہے تو ہوگیا۔ پھر جب لڑکی کو خبر پہنچی اُس نے جائز کردیا تو شوہر مہر سے بری ہے اور جائز نہ کیا تو عورت شوہر سے مَہر لے گی اور شوہر اُس کے باپ سے۔ اور اگر نابالغہ لڑکی کا اُس لڑکی کے مال پر خلع کرایا تو صحیح یہ ہے کہ طلاق ہوجائے گی مگر نہ تو مَہر ساقط ہوگا نہ لڑکی پر مال واجب ہوگا اور اگر ہزار روپے پر نابالغہ کا خلع ہوا اور باپ نے ضمانت کی تو ہوگیا اور روپے باپ کو دینے ہوں گے اور اگر باپ نے یہ شرط کی کہ بدل خلع لڑکی دیگی تو اگر لڑکی سمجھ وال ہے یہ سمجھتی ہے کہ خلع نکاح سے جدا کردیتا ہے تو اُس کے قبول پر موقوف ہے قبول کرلے گی تو طلاق واقع ہوجائے گی مگر مال واجب نہ ہوگا اور اگر نابالغہ کی ماں نے اپنے مال سے خلع کرایا یا ضامن ہوئی تو خلع ہوجائیگا اور لڑکی کے مال سے کرایا تو طلاق نہ ہوگی۔ یوہیں اگر اجنبی نے خلع کرایا تو یہی حکم ہے۔[7] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثامن في الخلع وما في حكمه، ج١، الفصل الثالث، ص٥٠١.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... دعویٰ کرتا ہے۔

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثامن في الخلع وما في حكمه، ج١، الفصل الثالث، ص٥٠١ ـ ٥٠٢.

5 ...... یعنی جس مال پر خلع ہوا ہے اُس کا ضامن ہوا۔

6 ...... اجازت کے بغیر۔

7 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثامن في الخلع وما في حكمه، ج١، الفصل الثالث، ص٥٠٣.
و"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الخلع، ج٥، ص١١٢،١١٦، وغيرهما.

مسئلہ ۵۷ نابالغہ نے اپنا خلع خود کرایا اور سمجھ وال ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی مگر مال واجب نہ ہوگا اور اگر مال کے بدلے طلاق دلوائی تو طلاق رجعی ہوگی۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۸ نابالغ لڑکا نہ خود خلع کر سکتا ہے، نہ اُس کی طرف سے اُس کا باپ۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۹ عورت نے اپنے مرض الموت میں خلع کرایا اور عدت میں مرگئی تو تہائی مال اور میراث اور بدل خلع ان تینوں میں جو کم ہے شوہر وہ پائیگا۔ اور اگر اُس بدلِ خلع کے علاوہ کوئی مال ہی نہ ہو تو اُس کی تہائی اور میراث میں جو کم ہے وہ پائیگا۔ اور اگر عدت کے بعد مری تو بدلِ خلع لے لیگا جبکہ تہائی مال کے اندر ہو اور عورت غیر مدخولہ ہے اور مرض الموت میں پورے مہر کے بدلے خلع ہوا تو نصف مہر بوجہ طلاق کے ساقط ہے رہا نصف اب اگر عورت کے اور مال نہیں ہے تو اس نصف کی چوتہائی کا شوہر حقدار ہے۔[3] (عالمگیری، ردالمحتار)

ظہار کا بیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْؕ-اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْؕ-وَ اِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًاؕ-وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ(۲) ﴾[4]

جو لوگ تم میں سے اپنی عورتوں سے ظہار کرتے ہیں (اُنھیں ماں کی مثل کہہ دیتے) وہ اُن کی مائیں نہیں، اُنکی مائیں تو وہی ہیں جن سے پیدا ہوئے اور وہ بیشک بُری اور نری جھوٹی بات کہتے ہیں اور بیشک اللہ (عزوجل) ضرور معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے۔

مسائل فقھیّہ

مسئلہ ۱ ظہار کے یہ معنے ہیں کہ اپنی زوجہ یا اُس کے کسی جزوِ شائع یا ایسے جز کو جو کُل سے تعبیر کیا جاتا ہو ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو یا اسکے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو مثلاً کہا تو مجھ پر میری

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثامن في الخلع وما في حكمه، ج١، ص٥٠٤.
و"رد المحتار"، كتاب الطلاق، باب الخلع، مطلب: فی خلع الصغيرة، ج٥، ص١١٢، ١١٣.

2 ......"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الخلع، مطلب : فی خلع الصغيرة، ج٥، ص١١٣.

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثامن فی الخلع ومافی حكمه، الفصل الثالث، ج١، ص٥٠٥.
و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الخلع، مطلب : فی خلع الصغيرة، ج٥، ص١١٧.

4 ......پ ٢٨، المجادلة: ٢.

ماں کی مثل ہے یا تیرا سر یا تیری گردن یا تیرا نصف میری ماں کی پیٹھ کی مثل ہے۔[1]

مسئلہ ۲ ظہار کے لیے اسلام و عقل و بلوغ شرط ہے کافر نے اگر کہا تو ظہار نہ ہوا یعنی اگر کہنے کے بعد مشرف باسلام ہوا تو اُس پر کفارہ لازم نہیں۔ یوہیں نابالغ و مجنون یا بوہرے یا مدہوش یا سرسام و برسام کے بیمار نے یا بیہوش یا سونے والے نے ظہار کیا تو ظہار نہ ہوا اور ہنسی مذاق میں یا نشہ میں یا مجبور کیا گیا اس حالت میں یا زبان سے غلطی میں ظہار کا لفظ نکل گیا تو ظہار ہے۔[2] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳ زوجہ کی جانب سے کوئی شرط نہیں، آزاد ہو یا باندی، مدبرہ یا مکاتبہ یا ام ولد، مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ، مسلمہ ہو یا کتابیہ، نابالغہ ہو یا بالغہ، بلکہ اگر عورت غیر کتابیہ ہے اور اُسکا شوہر اسلام لایا مگر ابھی عورت پر اسلام پیش نہیں کیا گیا تھا کہ شوہر نے ظہار کیا تو ظہار ہوگیا عورت مسلمان ہوئی تو شوہر پر کفارہ دینا ہوگا۔[3] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۴ اپنی باندی سے ظہار نہیں ہوسکتا موطؤہ ہو یا غیر موطؤہ[4]۔ یوہیں اگر کسی عورت سے بغیر اذن لیے نکاح کیا اور ظہار کیا پھر عورت نے نکاح کو جائز کر دیا تو ظہار نہ ہوا کہ وقتِ ظہار وہ زوجہ نہ تھی۔ یوہیں جس عورت کو طلاق بائن دے چکا ہے یا ظہار کو کسی شرط پر معلق کیا اور وہ شرط اُس وقت پائی گئی کہ عورت کو بائن طلاق دیدی تو ان صورتوں میں ظہار نہیں۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵ جس عورت سے تشبیہ دی اگر اُس کی حرمت عارضی ہے ہمیشہ کے لیے نہیں تو ظہار نہیں مثلاً زوجہ کی بہن یا جس کو تین طلاقیں دی ہیں یا مجوسی یا بُت پرست عورت کہ یہ مسلمان یا کتابیہ ہوسکتی ہیں اور اُنکی حرمت دائمی نہ ہونا ظاہر۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۶ اجنبیہ سے کہا کہ اگر تو میری عورت ہو یا میں تجھ سے نکاح کروں تو تُو ایسی ہے تو ظہار ہو جائیگا کہ ملک

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الظهار، ج٥، ص١٢٥، ١٢٩.
و "الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب التاسع في الظهار، ج١، ص٥٠٥.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الظهار، ج٥، ص١٢٦.
و "الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب التاسع في الظهار، ج١، ص٥٠٨.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب التاسع في الظهار، ج١، ص٥٠٥.
و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الظهار، ج٥، ص١٢٦.

4 ...... یعنی اس سے وطی کی ہو یا نہ کی ہو۔

5 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الظهار، ج٥، ص١٢٦.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الظهار، ج٥، ص١٢٧.

یا سببِ مِلک کی طرف اضافت ہوئی اور یہ کافی ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۷: عورت مرد سے ظہار کے الفاظ کہے تو ظہار نہیں بلکہ لغو ہیں۔[2] (جوہرہ)

مسئلہ ۸: عورت کے سر یا چہرہ یا گردن یا شرمگاہ کو محارِم سے تشبیہ دی تو ظہار ہے اور اگر عورت کی پیٹھ یا پیٹ یا ہاتھ یا پاؤں یا ران کو تشبیہ دی تو نہیں۔ یوہیں اگر محارم کے ایسے عضو سے تشبیہ دی جسکی طرف نظر کرنا حرام نہ ہو مثلاً سر یا چہرہ یا ہاتھ یا پاؤں یا بال تو ظہار نہیں اور گھٹنے سے تشبیہ دی تو ہے۔[3] (جوہرہ، خانیہ وغیرہما)

مسئلہ ۹: محارم سے مراد عام ہے نسبی ہوں یا رضاعی یا سُسرالی رشتہ سے لہٰذا ماں بہن پھوپھی لڑکی اور رضاعی ماں اور بہن وغیرہما اور زوجہ کی ماں اور لڑکی جبکہ زوجہ مدخولہ ہو اور مدخولہ نہ ہو تو اُس کی لڑکی سے تشبیہ دینے میں ظہار نہیں کہ وہ محارم میں نہیں۔ یوہیں جس عورت سے اُس کے باپ یا بیٹے نے معاذ اللہ زنا کیا ہے اُس سے تشبیہ دی یا جس عورت سے اس نے زنا کیا ہے اُس کی ماں یا لڑکی سے تشبیہ دی تو ظہار ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: محارم کی پیٹھ یا پیٹ یا ران سے تشبیہ دی یا کہا میں نے تجھ سے ظہار کیا تو یہ الفاظ صریح ہیں ان میں نیت کی کچھ حاجت نہیں کچھ بھی نیت نہ ہو یا طلاق کی نیت ہو یا اکرام کی نیت ہو، ہر حالت میں ظہار ہی ہے اور اگر یہ کہتا ہے کہ مقصود جھوٹی خبر دینا تھا یا زمانۂ گزشتہ کی خبر دینا ہے تو قضاءً تصدیق نہ کرینگے اور عورت بھی تصدیق نہیں کر سکتی۔[5] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: عورت کو ماں یا بیٹی یا بہن کہا تو ظہار نہیں، مگر ایسا کہنا مکروہ ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: عورت سے کہا تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے تو نیت دریافت کی جائے اگر اُس کے اِعزاز[7] کے لیے کہا تو کچھ نہیں اور طلاق کی نیت ہے تو بائن طلاق واقع ہوگی اور ظہار کی نیت ہے تو ظہار ہے اور تحریم[8] کی نیت ہے تو ایلا ہے اور کچھ

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الظهار، ج٥، ص١٢٨.

2 ......"الجوهرة النيرة"، کتاب الظهار، الجزء الثاني، ص٨٣.

3 ......المرجع السابق، ص٨٤.

و"الفتاوی الخانية"، کتاب الطلاق، باب الظهار، ج٢، ص٢٦٥، وغيرهما.

4 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب التاسع في الظهار، ج١، ص٥٠٥، ٥٠٦.

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الظهار، ج٥، ص١٢٩.

و"الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب التاسع في الظهار، ج١، ص٥٠٧.

6 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب التاسع في الظهار، ج١، ص٥٠٧.

7 ......عزت واحترام۔ 8 ......حرام کرنے۔

نیت نہ ہو تو کچھ نہیں۔[1] (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ ۱۳ اپنی چند عورتوں کو ایک مجلس یا متعدد مجالس میں محارم کے ساتھ تشبیہ دی تو سب سے ظہار ہو گیا ہر ایک کے لیے الگ الگ کفارہ دینا ہوگا۔[2] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۴ کسی نے اپنی عورت سے ظہار کیا تھا دوسرے نے اپنی عورت سے کہا تو مجھ پر ویسی ہے جیسی فلاں کی عورت تو یہ بھی ظہار ہو گیا یا ایک عورت سے ظہار کیا تھا دوسری سے کہا تو مجھ پر اس کی مثل ہے یا کہا میں نے تجھے اُسکے ساتھ شریک کر دیا تو دوسری سے بھی ظہار ہو گیا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ ظہار کی تعلیق بھی ہوسکتی ہے مثلاً اگر فلاں کے گھر گئی تو ایسی ہے تو ظہار ہو جائیگا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ ظہار کا حکم یہ ہے کہ جب تک کفارہ نہ دیدے اُس وقت تک اُس عورت سے جماع کرنا یا شہوت کے ساتھ اُس کا بوسہ لینا یا اُس کو چھونا یا اُس کی شرمگاہ کی طرف نظر کرنا حرام ہے اور بغیر شہوت چھونے یا بوسہ لینے میں حرج نہیں مگر لب کا بوسہ بغیر شہوت بھی جائز نہیں کفارہ سے پہلے جماع کر لیا تو توبہ کرے اور اُس کے لیے کوئی دوسرا کفارہ واجب نہ ہوا مگر خبردار پھر ایسا نہ کرے اور عورت کو بھی یہ جائز نہیں کہ شوہر کو قربت کرنے دے۔[5] (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۱۷ ظہار کے بعد عورت کو طلاق دی پھر اُس سے نکاح کیا تو اب بھی وہ چیزیں حرام ہیں اگرچہ دوسرے شوہر کے بعد اسکے نکاح میں آئی بلکہ اگرچہ اُسے تین طلاقیں دی ہوں۔ یوہیں اگر زوجہ کسی کی کنیز تھی ظہار کے بعد خرید لی اور اب نکاح باطل ہو گیا مگر بغیر کفارہ وطی وغیرہ نہیں کرسکتا۔ یوہیں اگر عورت مرتدہ ہوگئی اور دارالحرب کو چلی گئی پھر قید کرکے لائی گئی اور شوہر نے خریدی یا شوہر مرتد ہو گیا غرض کسی طرح کفارہ سے بچاؤ نہیں۔[6] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۸ اگر ظہار کسی خاص وقت تک کے لیے ہے مثلاً ایک ماہ یا ایک سال اور اس مدت کے اندر جماع کرنا چاہے

---

1 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الظهار، الجزء الثاني، ص ٨٤.

2 ......المرجع السابق، ص ٨٥.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب التاسع في الظهار، ج ١، ص ٥٠٩.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب التاسع في الظهار، ج ١، ص ٥٠٩.

5 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الظهار، الجزء الثاني، ص ٨٢.

و "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الظهار، ج ٥، ص ١٣٠.

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب التاسع في الظهار، ج ١، ص ٥٠٦، وغيره.

تو کفارہ دے اور اگر مدت گزر گئی اور قربت نہ کی تو کفارہ ساقط اور ظہار باطل۔[1] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۹ شوہر کفارہ نہیں دیتا تو عورت کو یہ حق ہے کہ قاضی کے پاس دعویٰ کرے قاضی مجبور کرے گا کہ یا کفارہ دیکر قربت کرے یا عورت کو طلاق دے اور اگر کہتا ہے کہ میں نے کفارہ دے دیا ہے تو اُس کا کہنا مان لیں جبکہ اُس کا جھوٹا ہونا معروف نہ ہو۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ ایک عورت سے چند بار ظہار کیا تو اُتنے ہی کفارے دے اگرچہ ایک ہی مجلس میں متعدد بار الفاظ ظہار کہے اور اگر یہ کہتا ہے کہ بار بار لفظ بولنے سے متعدد ظہار مقصود نہ تھے بلکہ تاکید مقصود تھی تو اگر ایک ہی مجلس میں ایسا ہوا مان لیں گے ورنہ نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۱ پورے رجب اور پورے رمضان کے لیے ظہار کیا تو ایک ہی کفارہ واجب ہوگا خواہ رجب میں کفارہ دے یا رمضان میں، شعبان میں نہیں دے سکتا کہ شعبان میں ظہار ہی نہیں۔ یوہیں اگر ظہار کیا اور کسی دن کا استثنا کیا تو اُس دن کفارہ نہیں دے سکتا اُس کے علاوہ جس دن چاہے دے سکتا ہے۔[4] (درمختار)

کفّارہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَ الَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىٕهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّاؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّاؕ فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًاؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِؕ وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝﴾[5]

جولوگ اپنی عورتوں سے ظہار کریں پھر وہی کرنا چاہیں جس پر یہ بات کہہ چکے تو اُن پر جماع سے پہلے ایک غلام آزاد

---

1 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب الظهار، الجزء الثاني، ص ٨٢.

2 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب التاسع في الظهار، ج١، ص ٥٠٧.

3 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الظهار، ج٥، ص ١٣٤.

4 ...... المرجع السابق، ص ١٣٥.

5 ......پ ٢٨، المجادلة: ٣، ٤.

کرنا ضرور ہے یہ وہ بات ہے جس کی تمہیں نصیحت دی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اُس سے خبردار ہے۔ پھر جو غلام آزاد کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو لگا تار دو۲ مہینے کے روزے جماع سے پہلے رکھے پھر جو اس کی بھی استطاعت نہ رکھے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یہ اس لیے کہ تم اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر ایمان رکھو اور یہ اللہ (عزوجل) کی حدیں ہیں اور کافروں کے لیے دردناک عذاب۔

حدیث ۱ ترمذی و ابوداود و ابن ماجہ نے روایت کی کہ سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ سے رمضان گزرنے تک کے لیے ظہار کیا تھا اور آدھا رمضان گزرا کہ شب میں اُنھوں نے جماع کرلیا پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، ارشاد فرمایا: ''ایک غلام آزاد کرو۔'' عرض کی، مجھے میسر نہیں۔ ارشاد فرمایا: ''تو دو۲ ماہ کے لگا تار روزے رکھو۔'' عرض کی، اس کی بھی طاقت نہیں۔ ارشاد فرمایا: ''تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔'' عرض کی، میرے پاس اتنا نہیں۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فروہ بن عمرو سے فرمایا: کہ ''وہ زنبیل [1] دیدو کہ مساکین کو کھلائے۔'' [2]

مسائل فقھیّہ

مسئلہ ۱ ظہار کرنے والا جماع کا ارادہ کرے تو کفارہ واجب ہے اور اگر یہ چاہے کہ وطی نہ کرے اور عورت اُس پر حرام ہی رہے تو کفارہ واجب نہیں اور اگر ارادۂ جماع تھا مگر زوجہ مرگئی تو واجب نہ رہا۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ ظہار کا کفارہ غلام یا کنیز آزاد کرنا ہے مسلمان ہو یا کافر، بالغ ہو یا نابالغ یہاں تک کہ اگر دودھ پیتے بچہ کو آزاد کیا کفارہ ادا ہوگیا۔ [4] (عامہ کتب)

مسئلہ ۳ پہلے نصف غلام کو آزاد کیا اور جماع سے پہلے پھر نصف باقی کو آزاد کیا تو کفارہ ادا ہوگیا اور اگر درمیان میں جماع کرلیا تو ادا نہ ہوا اور اگر غلام مشترک [5] ہے اور اس نے اپنا حصہ آزاد کردیا تو ادا نہ ہوا، اگرچہ یہ مالدار ہو یعنی جب غلام مشترک کو آزاد کرے اور مالدار ہو تو حکم یہ ہے کہ اپنے شریک کو اُس کے حصہ کی قدر دے اور کُل غلام اسکی طرف سے آزاد

---

1 ......کھجور کے پتوں سے بنا ہوا ایسا ٹوکرا جس میں پندرہ یا سولہ صاع کھجوریں آجاتی ہیں۔

2 ......"جامع الترمذي"، كتاب الطلاق...إلخ، باب ماجاء في كفارة الظهار، الحديث: ١٢٠٤، ج٢، ص٤٠٨.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب العاشرفي الكفارة، ج١، ص٥٠٩.

4 ......المرجع السابق، ص٥٠٩، ٥١٠.

5 ......ایسا غلام جس کے مالک دو یا دو سے زیادہ ہوں۔

ہوگا مگر کفارہ ادا نہ ہوگا۔ یوہیں دو۲ غلاموں میں آدھے آدھے کا مالک ہے اور دونوں کے نصف نصف کو آزاد کیا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔[1] (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۴ آدھا غلام آزاد کیا اور ایک مہینے کے روزے رکھ لیے یا تیس مسکین کو کھانا کھلا دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔[2] (جوہرہ)

مسئلہ ۵ غلام آزاد کرنے میں شرط یہ ہے کہ کفارہ کی نیت سے آزاد کیا ہو بغیر نیت کفارہ آزاد کرنے سے کفارہ ادا نہ ہوگا اگرچہ آزاد کرنے کی نیت کیا کرے۔[3] (جوہرہ)

مسئلہ ۶ اسکا قریبی رشتہ دار یعنی وہ کہ اگر ان میں سے ایک مرد ہوتا دوسرا عورت تو نکاح باہم حرام ہوتا مثلاً اس کا بھائی یا باپ یا بیٹا یا چچا یا بھتیجا ایسے رشتہ دار کا جب مالک ہوگا تو آزاد ہو جائیگا خواہ کسی طرح مالک ہو مثلاً اس نے خرید لیا یا کسی نے ہبہ یا تصدق کیا[4] یا وراثت میں ملا پھر ایسا غلام اگر بلا اختیار اسکی مِلک میں آیا مثلاً وراثت میں ملا اور آزاد ہو گیا تو اگرچہ اس نے کفارہ کی نیت کی ادا نہ ہوا اور اگر باختیار خود اپنی ملک میں لایا (مثلاً خریدا) اور جس عمل کے ذریعہ سے ملک میں آیا اُس کے پائے جانے کے وقت (مثلاً خریدتے وقت) کفارہ کی نیت کی تو کفارہ ادا ہو گیا۔[5] (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ ۷ جو غلام گروی یا مدیون ہے اُسے آزاد کیا تو کفارہ ادا ہو گیا۔ یوہیں اگر بھاگا ہوا ہے اور یہ معلوم ہے کہ زندہ ہے تو آزاد کرنے سے کفارہ ادا ہو جائیگا اور اگر بالکل اُس کا پتا نہ معلوم ہو، نہ یہ معلوم کہ زندہ ہے یا مر گیا تو نہ ہوگا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ اگر غلام میں کسی قسم کا عیب ہے تو اس کی دو۲ صورتیں ہیں، ایک یہ کہ وہ عیب اس قسم کا ہو جس سے جنسِ منفعت فوت ہوتی ہے یعنی دیکھنے، سُننے، بولنے، پکڑنے، چلنے کی اُس کو قدرت نہ ہو یا عاقل نہ ہو تو کفارہ ادا نہ ہوگا اور دوسرے یہ کہ اس حد کا نقصان نہیں تو ہو جائیگا، لہٰذا اتنا بہرا کہ چیخنے سے بھی نہ سُنے یا گونگا یا اندھا یا مجنون کہ کسی وقت اُسکو افاقہ نہ ہوتا ہو یا بوہرا یا وہ بیمار جس کے اچھے ہونے کی اُمید نہ ہو یا جس کے سب دانت گر گئے ہوں اور کھانے سے بالکل عاجز ہو یا جس کے

---

1 ......"الجوهرة النيرة" كتاب الظهار، الجزء الثاني، ص ٨٥.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب العاشر في الكفارة، ج ١، ص ٥١٠.

2 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الظهار، الجزء الثاني، ص ٨٥.

3 ...... المرجع السابق.

4 ......بطور صدقہ دیا۔

5 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب الطلاق، كتاب الظهار، الجزء الثاني، ص ٨٥، وغيرها.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب العاشر في الكفارة، ج ١، ص ٥١١ ـ ٥١٠.

دونوں ہاتھ کٹے ہوں یا ہاتھ کے دونوں انگوٹھے کٹے ہوں یا علاوہ انگوٹھے کے ہر ہاتھ کی تین تین اُنگلیاں یا دونوں پاؤں یا ایک جانب کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں نہ ہو یا لُنجھا[1] یا فالج کا مارا ہو یا دونوں ہاتھ بیکار ہوں تو ان سب کے آزاد کرنے سے کفارہ ادا نہ ہوا۔[2] (درمختار، جوہرہ)

مسئلہ ۹ اگر ایسا بہرا ہے کہ چیخنے سے سُن لیتا ہے یا مجنون ہے مگر کبھی افاقہ بھی ہوتا ہے اور اسی حالت افاقہ میں آزاد کیا یا اُس کا ایک ہاتھ یا ایک پاؤں یا ایک ہاتھ ایک پاؤں خلاف سے کٹا ہو یعنی ایک دہنا دوسرا بایاں یا ایک ہاتھ کا انگوٹھا یا پاؤں کے دونوں انگوٹھے یا ہر ہاتھ کی دو۲ دو۲ اُنگلیاں یا دونوں ہونٹ یا دونوں کان یا ناک کٹی ہو یا اُنثیین[3] یا عضوِ تناسل کٹ گیا ہو یا لونڈی کا آگے کا مقام بند ہو یا بھوں یا داڑھی یا سر کے بال نہ ہوں یا کانا یا چندھا[4] ہو یا ایسا بیمار ہو جس کے اچھے ہونے کی امید ہے اگرچہ موت کا خوف ہو یا سپید داغ کی بیماری[5] ہو یا نامرد ہو تو ان کے آزاد کرنے سے کفارہ ادا ہو جائیگا۔[6] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ لونڈی کے شکم میں بچہ ہے اُس کو کفارہ میں آزاد کیا تو نہ ہوا۔ اس کے غلام کو کسی نے غصب کیا اِس مالک نے آزاد کر دیا تو ہو گیا اور ام ولد و مدبر و مکاتب[7] جس نے بدل کتابت[8] کچھ ادا نہ کیا ہو یا کچھ ادا کیا مگر پورا ادا کرنے سے عاجز ہو گیا تو اُسے آزاد کرنے سے کفارہ ادا ہو گیا۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۱۱ اپنا غلام دوسرے کے کفارہ میں آزاد کر دیا اگر اُس کے بغیر حکم ہے تو ادا نہ ہوا اور اگر اُس کے کہنے سے مثلاً اُس نے کہا اپنا غلام میری طرف سے آزاد کر دے اور کوئی عوض ذکر نہ کیا جب بھی ادا نہ ہوا اور اگر عوض کا ذکر ہے مثلاً اپنا غلام میری

---

1 ...... ہاتھ پاؤں سے معذور۔

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الکفارۃ، ج۵، ص۱۳۷.

و"الجوھرۃ النیرۃ"، کتاب الظھار، الجزء الثانی، ص۸۵.

3 ...... خصیے (فوطے)۔ 4 ...... کمزور بینائی والا۔ 5 ...... برص کی بیماری۔

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الکفارۃ، ج۵، ص۱۳۷۔۱۳۹.

و"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب العاشر فی الکفارۃ، ج۱، ص۵۱۰.

7 ...... غالبًا یہاں پر کاتب سے عبارت رہ گئی ہے۔ اصل کتاب میں یہ ہے کہ "...مدبر و مکاتب جس نے بعض بدل کتابت ادا کر دیا ہو اور بقیہ ادا کرنے سے عاجز نہ ہو، تو ان کو آزاد کرنے سے کفارہ ادا نہ ہوگا، ہاں وہ مکاتب جس نے بدل کتابت...... الخ.... عِلْمِیہ

8 ...... وہ مال جس کی ادائیگی کے عوض غلام یا لونڈی نے اپنے مالک سے اپنی آزادی کا معاہدہ کیا ہو۔

9 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الکفارۃ، ج۵، ص۱۳۷، ۱۳۹.

طرف سے اتنے پر آزاد کردے تو ہو جائیگا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: ظہار کے دوؔ کفارے اس کے ذمّے تھے، اس نے دوؔ غلام آزاد کیے اور یہ نیت نہ کی کہ فلاں غلام فلاں کفارہ میں آزاد کیا تو دونوں ادا ہوگئے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: کسی غلام کو کہا اگر میں تجھے خریدوں تو تُو آزاد ہے پھر اُسے کفارۂ ظہار کی نیت سے خریدا تو آزاد ہوگا مگر کفارہ ادا نہ ہوا اور اگر پہلے کہہ دیا تھا کہ اگر تجھے خریدوں تو میرے ظہار کے کفارہ میں آزاد ہے تو ہو جائیگا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: جب غلام پر قدرت ہے اگرچہ وہ خدمت کا غلام ہو تو کفارہ آزاد کرنے ہی سے ہوگا اور اگر غلام کی اِستطاعت نہ ہو خواہ ملتا نہیں یا اسکے پاس دام[4] نہیں تو کفارہ میں پے در پے[5] دوؔ مہینے کے روزے رکھے اور اگر اُس کے پاس خدمت کا غلام ہے یا مدیون[6] ہے اور دَین[7] ادا کرنے کے لیے غلام کے سوا کچھ نہیں تو ان صورتوں میں بھی روزے وغیرہ سے کفارہ ادا نہیں کرسکتا بلکہ غلام ہی آزاد کرنا ہوگا۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۱۵: روزے سے کفارہ ادا کرنے میں یہ شرط ہے کہ نہ اِس مدت کے اندر ماہ رمضان ہو، نہ عید الفطر، نہ عیداضحیٰ نہ ایام تشریق۔ ہاں اگر مسافر ہے تو ماہ رمضان میں کفارہ کی نیت سے روزہ رکھ سکتا ہے، مگر ایامِ منْہِیَہ[9] میں اسے بھی اجازت نہیں۔[10] (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۱۶: روزے اگر پہلی تاریخ سے رکھے تو دوسرے مہینہ کے ختم پر کفارہ ادا ہوگیا اگرچہ دونوں مہینے ۲۹ کے ہوں اور اگر پہلی تاریخ سے نہ رکھے ہوں تو ساٹھ پورے رکھنے ہونگے اور اگر پندرہ روزے رکھنے کے بعد چاند ہوا پھر اس مہینے کے روزے رکھ لیے اور یہ ۲۹ دن کا مہینہ ہو اس کے بعد پندرہ دن اور رکھ لیے کہ ۵۹ دن ہوئے جب بھی کفارہ

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب العاشرفي الكفارة، ج ١، ص ٥١١ .

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... قیمت، نقدی۔

5 ......لگا تار، مسلسل۔

6 ......مقروض۔

7 ......قرض۔

8 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الكفارة، ج٥، ص ١٣٩ .

9 ......وہ ایام جن میں روزہ رکھنا منع ہے یعنی عید الفطر، عید الاضحیٰ اور گیارہ، بارہ، تیرہ ذی الحجہ کے دن۔ ...... عِلْمِیه

10 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب الظهار، الجزء الثاني، ص ٨٧ .

و "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الكفارة، ج٥، ص ١٤١ .

ادا ہوجائیگا۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: روزوں سے کفارہ ادا ہونے میں شرط یہ ہے کہ پچھلے روزے کے ختم تک غلام آزاد کرنے پر قدرت نہ ہو یہاں تک کہ پچھلے روزے کی آخر ساعت میں بھی اگر قدرت پائی گئی تو روزے ناکافی ہیں بلکہ غلام آزاد کرنا ہوگا اوراب یہ روزۂ نفل ہوا اس کا پورا کرنا مستحب رہے گا اگر فوراً توڑ دیگا تو اسکی قضا نہیں البتہ اگر کچھ دیر بعد توڑیگا تو قضا لازم ہے۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۸: کفارہ کا روزہ توڑ دیا خواہ سفر وغیرہ کسی عذر سے توڑا یا بغیر عذر یا ظہار کرنے والے نے جس عورت سے ظہار کیا ان دو۲ مہینوں کے اندر دن یا رات میں اُس سے وطی کی قصداً کی ہو یا بھول کر تو سرے سے روزے رکھے کہ شرط یہ ہے کہ جماع سے پہلے دو مہینے کے پے درپے روزے رکھے اوران صورتوں میں یہ شرط پائی نہ گئی۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹: یہ احکام جو کفارہ کے متعلق بیان کیے گئے یعنی غلام آزاد کرنے اور روزے رکھنے کے متعلق یہ ظہار کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہر کفارہ کے یہی احکام ہیں۔ مثلاً قتل کا کفارہ یا روزۂ رمضان توڑنے کا کفارہ، قسم کا کفارہ مگر قسم کے کفارہ میں تین روزے ہیں۔ اور یہ حکم کہ روزہ توڑ دیا تو سرے سے رکھنے ہونگے کفارہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ جہاں پے درپے کی شرط ہو مثلاً پے درپے روزوں کی منت مانی تو یہاں بھی یہی حکم ہے البتہ اگر عورت نے رمضان کا روزہ توڑ دیا اور کفارہ میں روزے رکھ رہی تھی اور حیض آ گیا تو سرے سے رکھنے کا حکم نہیں بلکہ جتنے باقی ہیں اُن کا رکھنا کافی ہے۔ ہاں اگر اس حیض کے بعد آئسہ ہوگئی یعنی اب ایسی عمر ہوگئی کہ حیض نہ آئے گا تو سرے سے رکھنے کا حکم دیا جائے گا کہ اب وہ پے درپے دو مہینے کے روزے رکھ سکتی ہے اور اگر اثنائے کفارہ میں[4] عورت کے بچہ ہوا تو سرے سے رکھے۔ ظہار و غیر ظہار کے کفاروں میں ایک اور فرق ہے وہ یہ کہ غیر ظہار کے کفارے میں اگر رات میں وطی کی یا دن میں بھول کر کی تو سرے سے روزے رکھنے کی حاجت نہیں۔ یوہیں ظہار کے روزوں میں اگر بھول کر کھالیا یا دوسری عورت سے بھول کر جماع کیا یا رات میں قصداً جماع کیا تو سرے سے رکھنے کی حاجت نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار، وغیرہما)

---

1 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الکفارة، مطلب: لااستحالة في جعل... إلخ، ج٥، ص١٤١.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الکفارة، ج٥، ص١٤١، وغیره.

3 ...... "الدرالمختار" و"رد المحتار"، المرجع السابق، ص١٤٢.

4 ...... کفارہ کے روزے رکھنے کے دوران۔

5 ...... "الدر المختار" و"رد المحتار"، المرجع السابق، ص١٤٢، وغیرهما.

مسئلہ ۲۰: غلام نے اگر اپنی عورت سے ظہار کیا اگرچہ مکاتب ہو یا اُسکا کچھ حصہ آزاد ہو چکا باقی کے لیے سعایت کرتا ہو[1] یا آزاد نے ظہار کیا مگر بوجہ کم عقلی کے اُس کے تصرفات روک دیے گئے ہوں تو ان سب کے لیے کفارے میں روزے رکھنا معین ہے ان کے لیے غلام آزاد کرنا یا کھانا کھلانا نہیں لہٰذا اگر غلام کے آقا نے اُس کی طرف سے غلام آزاد کردیا یا کھانا کھلا دیا تو یہ کافی نہیں اگرچہ غلام کی اجازت سے ہوا اور کفارہ کے روزوں سے اُسکا آقا منع نہیں کرسکتا اور اگر غلام نے کفارہ کے روزے ابتک نہیں رکھے اور اب آزاد ہوگیا تو اگر غلام آزاد کرنے پر قدرت ہو تو آزاد کرے ورنہ روزے رکھے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: روزے رکھنے پر بھی اگر قدرت نہ ہو کہ بیمار ہے اور اچھے ہونے کی امید نہیں یا بہت بوڑھا ہے تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے اور یہ اختیار ہے کہ ایک دم سے ساٹھ مسکینوں کو کھلاوے یا متفرق طور پر، مگر شرط یہ ہے کہ اس اثنا میں روزے پر قدرت حاصل نہ ہو ورنہ کھلانا صدقۂ نفل ہوگا اور کفارہ میں روزے رکھنے ہونگے۔ اور اگر ایک وقت ساٹھ کو کھلایا دوسرے وقت ان کے سوا دوسرے ساٹھ کو کھلایا تو ادا نہ ہوا بلکہ ضرور ہے کہ پہلوں یا پچھلوں کو پھر ایک وقت کھلائے۔[3] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: شرط یہ ہے کہ جن مسکینوں کو کھانا کھلایا ہواُن میں کوئی نابالغ غیر مراہق نہ ہو ہاں اگر ایک جوان کی پوری خوراک کا اُسے مالک کردیا تو کافی ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہر مسکین کو بقدر صدقۂ فطر یعنی نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جَو یا ان کی قیمت کا مالک کردیا جائے مگر اباحت کافی نہیں اور اُنھیں لوگوں کو دے سکتے ہیں جنھیں صدقۂ فطر دے سکتے ہیں جن کی تفصیل صدقۂ فطر کے بیان میں مذکور ہوئی اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ صبح کو کھلاوے اور شام کے لیے قیمت دیدے یا شام کو کھلاوے اور صبح کے کھانے کی قیمت دیدے یا دو ۲ دن صبح کو یا شام کو کھلاوے یا تیس کو کھلائے اور تیس کو دیدے غرض یہ کہ ساٹھ کی تعداد جس طرح چاہے پوری کرے اس کا اختیار ہے یا پاؤ صاع گیہوں اور نصف صاع جو دیدے یا کچھ گیہوں یا جو دے باقی کی قیمت ہر

---

1 ......یعنی مالک کو ثمن ادا کرنے کے لئے محنت مزدوری کرتا ہو۔

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب العاشرفي الكفارة، ج١، ص٥١٢ ـ ٥١٣.

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الكفارة، مطلب: أى حرليس له... إلخ، ج٥، ص١٤٤.

و"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب العاشرفي الكفارة، ج١، ص٥١٣.

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الكفارة، مطلب: أى حرليس له... إلخ، ج٥، ص١٤٤.

طرح اختیار ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴ کھلانے میں پیٹ بھر کر کھلانا شرط ہے اگرچہ تھوڑے ہی کھانے میں آسودہ ہوجائیں[2] اور اگر پہلے ہی سے کوئی آسودہ تھا تو اُس کا کھانا کافی نہیں اور بہتر یہ ہے کہ گیہوں کی روٹی اور سالن کھلائے اور اس سے اچھا کھانا ہو تو اور بہتر اور جو کی روٹی ہو تو سالن ضروری ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵ ایک مسکین کو ساٹھ دن تک دونوں وقت کھلایا یا ہر روز بقدر صدقۂ فطر اُسے دیدیا جب بھی ادا ہوگیا اور اگر ایک ہی دن میں ایک مسکین کو سب دیدیا ایک دفعہ میں یا ساٹھ دفعہ کرکے یا اُس کو سب بطور اباحت دیا تو صرف اُس ایک دن کا ادا ہوا۔ یوہیں اگر تیس مساکین کو ایک ایک صاع گیہوں دیے یا دو دو صاع جَو تو صرف تیس کو دینا قرار پائیگا یعنی تیس مساکین کو پھر دینا پڑے گا یہ اُس صورت میں ہے کہ ایک دن میں دیے ہوں اور دو دنوں میں دیے تو جائز ہے۔[4] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۶ ساٹھ مساکین کو پاؤ پاؤ صاع گیہوں دیے تو ضرور ہے کہ ان میں ہر ایک کو اور پاؤ پاؤ صاع دے اور اگر ان کی عوض میں اور ساٹھ مساکین کو پاؤ پاؤ صاع دیے تو کفارہ ادا نہ ہوا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷ ایک سو بیس مساکین کو ایک وقت کھانا کھلادیا تو کفارہ ادا نہ ہوا بلکہ ضرور ہے کہ ان میں سے ساٹھ کو پھر ایک وقت کھلائے خواہ اُسی دن یا کسی دوسرے دن اور اگر وہ نہ ملیں تو دوسرے ساٹھ مساکین کو دونوں وقت کھلائے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲۸ اس کے ذمہ دو ظہار تھے خواہ ایک ہی عورت سے دونوں ظہار کیے یا دو عورتوں سے اور دونوں کے کفارہ میں ساٹھ مسکین کو ایک ایک صاع گیہوں دیدیے تو صرف ایک کفارہ ادا ہوا اور اگر پہلے نصف نصف صاع ایک کفارہ میں دیے پھر اُنھیں کو نصف نصف صاع دوسرے کفارہ میں دیے تو دونوں ادا ہوگئے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹ دو ظہار کے کفاروں میں دو غلام آزاد کردیے یا چار مہینے کے روزے رکھ لیے یا ایک سو بیس مسکینوں کو

1 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الکفارة، مطلب: أی حرلیس له...إلخ، ج٥، ص١٤٤-١٤٦.

2 ......یعنی پیٹ بھر جائے، سیر ہوجائے۔

3 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الکفارة، مطلب: أی حرلیس له...إلخ، ج٥، ص١٤٦.

4 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب العاشرفي الکفارة، ج١، ص٥١٣، وغیره.

5 ......المرجع السابق.

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الکفارة، ج٥، ص١٥٠.

7 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب العاشرفي الکفارة، ج١، ص٥١٤.

کھانا کھلا دیا تو دونوں کفارے ادا ہوگئے اگرچہ معین نہ کیا ہو کہ یہ فلاں کا کفارہ ہے اور یہ فلاں کا۔ اور اگر دونوں دو قسم کے کفارے ہوں تو کوئی ادا نہ ہوا مگر جبکہ یہ نیت ہو کہ ایک کفارہ میں یہ اور ایک میں وہ اگرچہ معین نہ کیا ہو کہ کون سے کفارہ میں یہ اور کس میں وہ۔ اور اگر دونوں کی طرف سے ایک غلام آزاد کیا یا دو ماہ کے روزے رکھے تو ایک ادا ہوا اور اُسے اختیار ہے کہ جس کے لیے چاہے معین کرے اور اگر دونوں کفارے دو قسم کے ہیں مثلاً ایک ظہار کا ہے دوسرا قتل کا تو کوئی کفارہ ادا نہ ہوا مگر جبکہ کافر کو آزاد کیا ہو تو یہ ظہار کے لیے متعین ہے کہ قتل کے کفارہ میں مسلمان کا آزاد کرنا شرط ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳۰: دو۲ قسم کے دو کفارے ہیں اور ساٹھ مسکین کو ایک ایک صاع گیہوں دونوں کفاروں میں دیدیے تو دونوں ادا ہوگئے اگرچہ پورا پورا صاع ایک مرتبہ دیا ہو۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳۱: نصف غلام آزاد کیا اور ایک مہینے کے روزے رکھے یا تیس مسکینوں کو کھانا کھلایا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: ظہار میں یہ ضروری ہے کہ قربت سے پہلے ساٹھ مساکین کو کھلا دے اور اگر ابھی پورے ساٹھ مساکین کو کھلا نہیں چکا ہے اور درمیان میں وطی کر لی تو اگرچہ یہ حرام ہے مگر جتنوں کو کھلا چکا ہے وہ باطل نہ ہوا، باقیوں کو کھلا دے، سرے سے پھر ساٹھ کو کھلانا ضرور نہیں۔[4] (جوہرہ)

مسئلہ ۳۳: دوسرے نے بغیر اس کے حکم کے کِھلا دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا اور اس کے حکم سے ہے تو صحیح ہے مگر جو صَرف ہوا ہے وہ اس سے نہیں لے سکتا ہاں اگر اس نے حکم کرتے وقت یہ کہد یا ہو کہ جو صرف ہوگا میں دوں گا تو لے سکتا ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳۴: جس کے ذمہ کفارہ تھا اُس کا انتقال ہوگیا وارث نے اُس کی طرف سے کھانا کھلا دیا یا قسم کے کفارہ میں کپڑے پہنا دیے تو ہو جائیگا اور غلام آزاد کیا تو نہیں۔[6] (ردالمحتار)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الکفارۃ، ج٥، ص١٤٨.

2 ......المرجع السابق، ص١٤٨.

3 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب العاشرفي الکفارۃ، ج١، ص٥١٤.

4 ......"الجوھرۃ النیرۃ"، کتاب الظھار، الجزء الثاني، ص٨٩.

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الکفارۃ، ج٥، ص١٤٧.

6 ......"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الکفارۃ، مطلب: لااستحالۃ في جعل...إلخ، ج٥، ص١٤٧.

لعان کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۙ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝﴾ [1]

اور جو لوگ اپنی عورتوں کو تہمت لگائیں اور اُن کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ (عزوجل) کے نام سے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ (عزوجل) کی لعنت ہو اُس پر اگر جھوٹا ہو اور عورت سے سزا یوں ٹلے گی کہ وہ اللہ (عزوجل) کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار یوں کہ عورت پر اللہ (عزوجل) کا غضب اگر مرد سچا ہو۔

حدیث ۱ صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کیا کسی مرد کو اپنی بی بی کے ساتھ پاؤں تو اُسے چھوؤں بھی نہیں، یہاں تک کہ چار گواہ لاؤں؟ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ اُنھوں نے عرض کی، ہرگز نہیں قسم ہے اُس کی جس نے حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں فوراً تلوار سے کام تمام کردونگا۔ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا: ''سنو تمھارا سردار کیا کہتا ہے، بیشک وہ بڑا غیرت والا ہے اور میں اُس سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ (عزوجل) مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے۔'' دوسری روایت میں ہے، کہ ''یہ اللہ (عزوجل) کی غیرت ہی کی وجہ سے ہے کہ فواحش (بے حیائی کی باتوں) کو حرام فرما دیا ہے، خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔'' [2]

حدیث ۲ صحیحین میں اُنھیں سے مروی، کہ ایک اعرابی نے حاضر ہو کر حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) سے عرض کی کہ میری عورت کے سیاہ رنگ کا لڑکا پیدا ہوا ہے اور مجھے اِس کا اچنبا ہے (یعنی معلوم ہوتا ہے میرا نہیں)۔ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''تیرے پاس اونٹ ہیں؟'' عرض کی، ہاں۔ فرمایا: اُن کے رنگ کیا ہیں؟ عرض کی، سُرخ۔ فرمایا: ''اُن میں کوئی بھورا بھی ہے؟'' عرض کی، چند بھورے بھی ہیں۔ فرمایا: ''تو سُرخ رنگ والوں میں یہ بھورا کہاں سے آگیا؟'' عرض کی، شاید رگ نے کھینچا ہو (یعنی اس کے باپ دادا میں کوئی ایسا ہوگا، اُس کا اثر ہوگا) فرمایا: ''تو یہاں بھی شاید رگ نے کھینچ لیا ہو، اتنی بات پر

---

1 ...... پ ۱۸، النور: ٦۔٩.

2 ...... "صحیح مسلم"، کتاب اللعان، الحدیث: ١٦۔١٤٩٨، ١٤٩٩، ص ٨٠٥.

اُسے انکار نسب کی اجازت نہ دی۔''[1]

حدیث ۳: صحیح بخاری شریف ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، ہلال بن اُمیّہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی بی بی پر تہمت لگائی، حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''گواہ لاؤ، ورنہ تمھاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔'' عرض کی یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کوئی شخص اپنی عورت پر کسی مرد کو دیکھے تو گواہ ڈھونڈنے جائے۔ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے وہی جواب دیا۔ پھر ہلال نے کہا، قسم ہے اُس کی جس نے حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! بیشک میں سچا ہوں اور خدا کوئی ایسا حکم نازل فرمائیگا جو میری پیٹھ کو حد سے بچاوے۔ اُس وقت جبریل علیہ السلام اُترے اور ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ﴾ نازل ہوئی، ہلال نے حاضر ہوکر لعان کا مضمون ادا کیا۔ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ (عزوجل) جانتا ہے کہ تم میں ایک جھوٹا ہے تو کیا تم دونوں میں کوئی توبہ کرتا ہے۔ پھر عورت کھڑی ہوئی اُس نے بھی لعان کیا، جب پانچویں بار کی نوبت آئی تو لوگوں نے اُسے روک کر کہا، اب کہے گی تو ضرور غضب کی مستحق ہوجائیگی اس پر وہ کچھ رُکی اور جھجکی جس سے ہم کو خیال ہوا کہ رجوع کریگی مگر پھر کھڑی ہوکر کہنے لگی میں تو اپنی قوم کو ہمیشہ کے لیے رسوا نہ کرونگی پھر وہ پانچواں کلمہ بھی اُس نے ادا کر دیا۔ [2]

حدیث ۴: صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مرد و عورت میں لعان کرایا پھر شوہر نے عورت کے لڑکے سے انکار کر دیا، حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے دونوں میں تفریق کر دی اور بچہ کو عورت کی طرف منسوب کر دیا اور حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے لعان کے وقت پہلے مرد کو نصیحت و تذکیر کی اور یہ خبر دی کہ دُنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت آسان ہے پھر عورت کو بُلا کر نصیحت و تذکیر کی اور اُسے بھی یہی خبر دی۔ دوسری روایت میں ہے، کہ مرد نے اپنے مال (مہر) کا مطالبہ کیا۔ ارشاد فرمایا: کہ ''تم کو مال نہ ملے گا، اگر تم نے سچ کہا ہے تو جو منفعت اُس سے اُٹھا چکے ہو اُس کے بدلے میں ہوگیا اور اگر تم نے جھوٹ کہا ہے تو یہ مطالبہ بہت بعید و بعید تر ہے۔''[3]

حدیث ۵: ابن ماجہ میں بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ''چار عورتوں سے لعان نہیں ہوسکتا۔ (۱) نصرانیہ جو مسلمان کی زوجہ ہے۔ اور (۲) یہودیہ جو مسلمان کی عورت ہے۔ اور (۳) حرہ جو کسی غلام کے نکاح میں ہے۔ اور (۴) باندی جو آزاد مرد کے نکاح میں ہے۔''[4]

1. ......''صحيح البخاري''، كتاب الاعتصام، باب من شبه أصلا معلوما... إلخ، الحديث: ٧٣١٤، ج٤، ص٥١٢.
2. ......''صحيح البخاري''، كتاب التفسير، باب ويدرأعنهاالعذاب...الخ،الحديث: ٤٧٤٧، ج٣، ص٢٨٠.
3. ......''مشكاة المصابيح''، كتاب النكاح، باب اللعان، الحديث: ٣٣٠٥، ٣٣٠٦ ج٢، ص٢٥٠.
4. ......''سنن ابن ماجه''، كتاب الطلاق، باب اللعان، الحديث: ٢٠٧١، ج٢، ص٥٢٨.

مسائل فقہیّہ

مسئلہ ۱: مرد نے اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگائی اس طرح پر کہ اگر اجنبیہ عورت کو لگاتا تو حدِ قذف (تہمتِ زنا کی حد) اس پر لگائی جاتی یعنی عورت عاقلہ، بالغہ، حرہ، مسلمہ، عفیفہ[1] ہو تو لعان کیا جائیگا اس کا طریقہ یہ ہے کہ قاضی کے حضور پہلے شوہر قسم کے ساتھ چار مرتبہ شہادت دے یعنی کہے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے جو اس عورت کو زنا کی تہمت لگائی اس میں خدا کی قسم! میں سچا ہوں پھر پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اُس پر خدا کی لعنت اگر اس امر میں کہ اس کو زنا کی تہمت لگائی جھوٹ بولنے والوں سے ہو اور ہر بار لفظ ''اس'' سے عورت کی طرف اشارہ کرے پھر عورت چار مرتبہ یہ کہے کہ میں شہادت دیتی ہوں خدا کی قسم! اس نے جو مجھے زنا کی تہمت لگائی ہے، اس بات میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اُس پر اللہ (عزوجل) کا غضب ہو، اگر یہ اُس بات میں سچا ہو جو مجھے زنا کی تہمت لگائی۔ لعان میں لفظ شہادت شرط ہے، اگر یہ کہا کہ میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ سچا ہوں، لعان نہ ہوا۔[2]

مسئلہ ۲: لعان کے لیے چند شرطیں ہیں:

(۱) نکاح صحیح ہو۔ اگر اُس عورت سے اس کا نکاح فاسد ہوا ہے اور تہمت لگائی تو لعان نہیں۔

(۲) زوجیت قائم ہو[3] خواہ دخول ہوا ہو یا نہیں لہٰذا اگر تہمت لگانے کے بعد طلاق بائن دی تو لعان نہیں ہوسکتا اگرچہ طلاق دینے کے بعد پھر نکاح کرلیا۔ یوہیں اگر طلاق بائن دینے کے بعد تہمت لگائی یا زوجہ کے مرجانے کے بعد تو لعان نہیں اور اگر تہمت کے بعد رجعی طلاق دی یا رجعی طلاق کے بعد تہمت لگائی تو لعان ساقط نہیں۔

(۳) دونوں آزاد ہوں۔

(۴) دونوں عاقل ہوں۔

(۵) دونوں بالغ ہوں۔

(۶) دونوں مسلمان ہوں۔

(۷) دونوں ناطق ہوں یعنی اُن میں کوئی گونگا نہ ہو۔

---

1 ...... پاکدامن، پارسا عورت۔

2 ...... ''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الطلاق، الباب الحادی عشر في اللعان، ج۱، ص۵۱۵،۵۱۶.

3 ...... یعنی عورت نکاح میں موجود ہو۔

(۸) اُن میں کسی پر حدقذف نہ لگائی گئی ہو۔

(۹) مرد نے اپنے اِس قول پر گواہ نہ پیش کیے ہوں۔

(۱۰) عورت زنا سے انکار کرتی ہو اور اپنے کو پارسا کہتی ہو اصطلاح شرع میں پارسا اُس کو کہتے ہیں جس کے ساتھ وطی حرام نہ ہوئی ہو نہ وہ اسکے ساتھ متہم ہو[1] لہٰذا طلاق بائن کی عدت میں اگر شوہر نے اُس سے وطی کی اگرچہ وہ اپنی نادانی سے یہ سمجھتا تھا کہ اس سے وطی حلال ہے تو عورت عفیفہ نہیں۔ یوہیں اگر نکاح فاسد کرکے اُس سے وطی کی تو عفت[2] جاتی رہی یا عورت کی اولاد ہے جس کے باپ کو یہاں کے لوگ نہ جانتے ہوں اگرچہ حقیقۃً وہ ولدالزنا[3] نہیں ہے یہ صورت متہم ہونے کی ہے اس سے بھی عفت جاتی رہتی ہے۔ اور اگر وطی حرام عارضی سبب سے ہو مثلاً حیض ونفاس وغیرہ میں جن میں وطی حرام ہے وطی کی تو اس سے عفت نہیں جاتی۔

(۱۱) صریح زنا کی تہمت لگائی ہو یا اُس کی جو اولاد اسکے نکاح میں پیدا ہوئی اُس کو کہتا ہو کہ یہ میری نہیں یا جو بچہ عورت کا دوسرے شوہر سے ہے اُس کو کہتا ہو کہ یہ اُس کا نہیں۔

(۱۲) دارالاسلام میں یہ تہمت لگائی ہو۔

(۱۳) عورت قاضی کے پاس اُس کا مطالبہ کرے۔

(۱۴) شوہر تہمت لگانے کا اقرار کرتا ہو یا دو مرد گواہوں سے ثابت ہو۔ لعان کے وقت عورت کا کھڑا ہونا شرط نہیں بلکہ مستحب ہے۔[4]

مسئلہ ۳: عورت پر چند بار تہمت لگائی تو ایک ہی بار لعان ہوگا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: لعان میں تمادی نہیں یعنی اگر عورت نے زمانۂ دراز تک مطالبہ نہ کیا تو لعان ساقط نہ ہوگا ہر وقت مطالبہ کا اُس کو اختیار باقی ہے۔ لعان معاف نہیں ہوسکتا یعنی اگر شوہر نے تہمت لگائی اور عورت نے اُس کو معاف کردیا اور معاف کرنے کے بعد اب قاضی کے یہاں دعویٰ کرتی ہے تو قاضی لعان کا حکم دیگا اور عورت دعویٰ نہ کرے تو قاضی خود مطالبہ نہیں کرسکتا۔ یوہیں اگر عورت نے کچھ لے کر صلح کر لی تو لعان ساقط نہ ہوا جو لیا ہے اُسے واپس کرکے مطالبہ کریگا عورت کو حق حاصل ہے مگر عورت

1...... نہ اُس پر وطی حرام کی تہمت لگی ہو۔ 2...... پاکدامنی۔ 3...... زنا سے پیدا ہونے والا بچہ۔

4...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الحادی عشر في اللعان، ج ١، ص ٥١٥.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب اللعان، ج ٥، ص ١٥١، ١٥٦.

5...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الحادی عشر في اللعان، ج ١، ص ٥١٤.

کے لیے افضل یہ ہے کہ ایسی بات کو چھپائے اور حاکم کو بھی چاہیے کہ عورت کو پردہ پوشی کا حکم دے۔[1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۵ عورت کے مرجانے کے بعد اُس کو تہمت لگائی اور اُس عورت کی دوسرے شوہر سے اولاد ہے جس کے نسب میں اسکی تہمت کی وجہ سے خرابی پڑتی ہے اُس نے مطالبہ کیا اور شوہر ثبوت نہ دے سکا تو حد قذف قائم کی جائے اور اگر دوسرے سے اولاد نہیں بلکہ اسی کی اولاد یں ہیں تو حد قائم نہیں ہوسکتی۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶ مرد وعورت دونوں کافر ہوں یا عورت کافرہ یا دونوں مملوک ہوں یا ایک یا دونوں میں سے ایک مجنون ہو یا نابالغ یا کسی پر حد قذف قائم ہوئی ہے تو لعان نہیں ہوسکتا اور اگر دونوں اندھے یا فاسق ہوں یا ایک تو ہوسکتا ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷ شوہر اگر تہمت لگانے سے انکار کرتا ہے اور عورت کے پاس دو۲ مرد گواہ بھی نہ ہوں تو شوہر سے قسم نہ کھلائی جائے اور اگر قسم کھلائی گئی اُس نے قسم کھانے سے انکار کیا تو حد قائم نہ کریں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۸ شوہر نے تہمت لگائی اور اب لعان سے انکار کرتا ہے تو قید کیا جائے گا یہاں تک کہ لعان کرے یا کہے میں نے جھوٹ کہا تھا اگر جھوٹ کا اقرار کرے تو اُس پر حد قذف قائم کریں اور شوہر نے لعان کے الفاظ ادا کر لیے تو ضرور ہے کہ عورت بھی ادا کرے ورنہ قید کی جائیگی یہاں تک کہ لعان کرے یا شوہر کی تصدیق کرے اور اب لعان نہیں ہوسکتا نہ آئندہ تہمت لگانے سے شوہر پر حد قذف قائم ہوگی مگر عورت پر تصدیق شوہر کی وجہ سے حد زنا بھی قائم نہ ہوگی جبکہ فقط اتنا کہا ہو کہ وہ سچا ہے اور اگر اپنے زنا کا اقرار کیا تو بشرائط اقرار زنا حد زنا قائم ہوگی۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹ شوہر کے ناقابل شہادت ہونے کی وجہ سے اگر لعان ساقط ہو مثلاً غلام ہے یا کافر یا اُس پر حد قذف لگائی جاچکی ہے تو حد قذف قائم کی جائے بشرطیکہ عاقل بالغ ہو۔ اور اگر لعان کا ساقط ہونا عورت کی جانب سے ہے کہ وہ اس قابل نہیں مثلاً کافرہ ہے یا باندی یا محدودہ فی القذف یا وہ ایسی ہے کہ اُس پر تہمت لگانے والے کے لیے حد قذف نہ ہو یعنی عفیفہ نہ ہو تو

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الحادی عشر في اللعان، ج١، ص٥١٦.
و"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب اللعان، ج٥، ص١٥٤.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب اللعان، ج٥، ص١٥٣.

3 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب اللعان، ج٥، ص١٥٢.

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب اللعان، ج٥، ص١٥٥.

5 ......"الدرالمختار" و"رد المحتار"، كتاب الطلاق، باب اللعان، ج٥،ص١٥٥.

شوہر پر حدقذف نہیں بلکہ تعزیر ہے مگر جبکہ عفیفہ نہ ہو اور علانیہ زنا کرتی ہو تو تعزیر بھی نہیں اور اگر دونوں محدود فی القذف[1] ہوں تو شوہر پر حدقذف ہے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ اگر عورت سے کہا تو نے بچپن میں زنا کیا تھا یا حالت جنون میں اور یہ بات معلوم ہے کہ عورت کو جنون تھا تو نہ لعان ہے، نہ شوہر پر حدقذف، اور اگر کہا تو نے حالت کفر میں یا جب تو کنیز تھی اُس وقت زنا کیا تھا یا کہا چالیس (۴۰) برس ہوئے کہ تو نے زنا کیا حالانکہ عورت کی عمر اتنی نہیں تو ان صورتوں میں لعان ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۱ عورت سے کہا اے زانیہ یا تو نے زنا کیا یا میں نے تجھے زنا کرتے دیکھا تو یہ سب الفاظ صریح ہیں، اِن میں لعان ہوگا اور اگر کہا تو نے حرامکاری کی یا تجھ سے حرام طور پر جماع کیا گیا یا تجھ سے لواطت کی گئی تو لعان نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ لعان کا حکم یہ ہے کہ اس سے فارغ ہوتے ہی اس شخص کو اُس عورت سے وطی حرام ہے مگر فقط لعان سے نکاح سے خارج نہ ہوئی بلکہ لعان کے بعد حاکم اسلام تفریق کر دیگا اور اب مطلقہ بائن ہوگئی لہٰذا بعد لعان اگر قاضی نے تفریق نہ کی ہو تو طلاق دے سکتا ہے ایلا وظہار کر سکتا ہے دونوں میں سے کوئی مر جائے تو دوسرا اُسکا ترکہ پائیگا اور لعان کے بعد اگر وہ دونوں علیحدہ ہونا نہ چاہیں جب بھی تفریق کر دی جائیگی۔[5] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۳ اگر لعان کی ابتدا قاضی نے عورت سے کرائی تو شوہر کے الفاظ لعان کہنے کے بعد عورت سے پھر کہلوائے اور دوبارہ عورت سے نہ کہلوائے اور تفریق کر دی تو ہوگئی۔[6] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۴ لعان ہو جانے کے بعد ابھی تفریق نہ کی تھی کہ خود قاضی کا انتقال ہوگیا یا معزول ہوگیا اور دوسرا اُس کی جگہ مقرر کیا گیا تو یہ قاضی دوم اب پھر لعان کرائے۔[7] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۵ تین تین بار دونوں نے الفاظ لعان کہے تھے یعنی ابھی پورا لعان نہ ہوا تھا کہ قاضی نے غلطی سے تفریق کر دی تو تفریق ہوگئی مگر ایسا کرنا خلافِ سنت ہے اور اگر ایک ایک یا دو دو بار کہنے کے بعد تفریق کی تو تفریق نہ ہوئی اور اگر صرف

---

1 ...... یعنی دونوں کو تہمت زنا کی سزا مل چکی ہو۔

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب اللعان، ج٥، ص١٥٥، ١٥٧.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب اللعان، ج٥، ص١٥٨.

4 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الحادى عشر في اللعان، ج١، ص٥١٥.

5 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب اللعان، الجزء الثانى، ص٩٢.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... المرجع السابق.

شوہر نے الفاظ لعان ادا کیے عورت نے نہیں اور قاضی غیر حنفی نے (جس کا یہ مذہب ہو کہ صرف شوہر کے لعان سے تفریق ہوجاتی ہے) تفریق کردی تو جدائی ہوگئی اور قاضی حنفی ایسا کریگا تو اُس کی قضا نافذ نہ ہوگی کہ یہ اُس کے مذہب کے خلاف ہے اور خلاف مذہب حکم کرنے کا اُسے حق نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۶: لعان کے بعد ابھی تفریق نہیں ہوئی ہے اور دونوں یا ایک کو کوئی ایسا امر لاحق ہوا کہ لعان سے پیشتر ہوتا تو لعان ہی نہ ہوتا مثلاً ایک یا دونوں گونگے یا مرتد ہوگئے یا کسی کو تہمت لگائی اور حد قذف قائم ہوئی یا ایک نے اپنی تکذیب کی یا عورت سے وطی حرام کی گئی تو لعان باطل ہوگیا، لہٰذا قاضی اب تفریق نہ کریگا اور اگر دونوں میں سے کوئی مجنون ہوگیا تو لعان ساقط نہ ہوگا لہٰذا تفریق کردیگا اور اگر بوہرا ہوگیا جب بھی تفریق کردیگا اور اگر مرد نے الفاظ لعان کہہ لیے تھے اور عورت نے ابھی نہیں کہے تھے کہ بوہرا ہوگیا یا عورت بوہری ہوگئی تو تفریق نہ ہوگی نہ عورت سے لعان کرایا جائے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: لعان کے بعد شوہر یا عورت نے تفریق کے لیے کسی کو اپنا وکیل کیا اور غائب ہوگیا تو قاضی وکیل کے سامنے تفریق کردیگا۔ یوہیں اگر بعد لعان چل دیے پھر کسی کو وکیل بنا کر بھیجا تو قاضی اس وکیل کے سامنے تفریق کردیگا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: لعان کے بعد اگر ابھی تفریق نہ ہوئی ہو جب بھی اُس عورت سے وطی و دواعی وطی[4] حرام ہیں اور تفریق ہوگئی تو عدت کا نفقہ و سُکنٰی یعنی رہنے کا مکان پائے گی اور عدت کے اندر جو بچہ پیدا ہوگا اُسی شوہر کا ہوگا اگر دوٗ برس کے اندر پیدا ہو۔ اور اگر عدت اُس عورت کے لیے نہ ہو اور چھ ۶ ماہ کے اندر بچہ پیدا ہو تو اسی شوہر کا قرار دیا جائیگا۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹: اگر شوہر نے اُس بچہ کی نسبت جو اس کے نکاح میں پیدا ہوا ہے اور زندہ بھی ہے یہ کہا کہ یہ میرا نہیں ہے اور لعان ہوا تو قاضی اُس بچہ کا نسب شوہر سے منقطع کردیگا اور وہ بچہ اب ماں کی طرف منتسب ہوگا بشرطیکہ علوق[6] ایسے وقت میں ہوا کہ عورت میں صلاحیت لعان ہو، لہٰذا اگر اُس وقت باندی تھی اب آزاد ہے یا اُس وقت کافرہ تھی اب مسلمان ہے تو نسب منتفی نہ ہوگا،[7] اس واسطے کہ اِس صورت میں لعان ہی نہیں اور اگر وہ بچہ مر چکا ہے تو لعان ہوگا اور نسب منتفی نہیں ہوسکتا ہے۔ یوہیں اگر دو بچے ہوئے اور ایک مر چکا ہے اور ایک زندہ ہے اور دونوں سے شوہر نے انکار کردیا یا لعان سے پہلے ایک مر گیا تو اُس

---

1. "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب اللعان، ج٥، ص١٦٠.
2. "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الحادی عشر في اللعان، ج١، ص٥١٧ .
3. المرجع السابق.
4. یعنی وطی پر ابھارنے والے افعال مثلاً بوس وکنار وغیرہ۔
5. "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب اللعان، مطلب: فی الدعاء...الخ، ج٥، ص١٦٠.
6. نطفہ ٹھہرنا، حمل ٹھہرنا۔
7. یعنی نسب منقطع نہ ہوگا۔

مُردہ کا نسب منتفی نہ ہوگا۔ نسب منتفی ہونے کی چھ۶ شرطیں ہیں:

(۱) تفریق۔

(۲) وقت ولادت یا اس کے ایک دن یا دو دن بعد تک ہو دو۲ دن کے بعد انکار نہیں کرسکتا۔

(۳) اس انکار سے پہلے اقرار نہ کر چکا ہو اگرچہ دلالۃً اقرار ہو مثلاً اسکو مبارکباد کہی گئی اور اس نے سکوت کیا یا اُس کے لیے کھلونے خریدے۔

(۴) تفریق کے وقت بچہ زندہ ہو۔

(۵) تفریق کے بعد اُسی حمل سے دوسرا بچہ نہ پیدا ہو یعنی چھ۶ مہینے کے اندر۔

(٦) ثبوت نسب کا حکم شرعاً نہ ہو چکا ہو، مثلاً بچہ پیدا ہوا اور وہ کسی دودھ پیتے بچہ پر گرا اور یہ مرگیا اور یہ حکم دیا گیا کہ اُس بچہ کے باپ کے عصبہ اس کی دیت ادا کریں اور اب باپ یہ کہتا ہے کہ میرا نہیں تو لعان ہوگا اور نسب منقطع نہ ہوگا۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰ لعان وتفریق کے بعد پھر اُس عورت سے نکاح نہیں کرسکتا جب تک دونوں اہلیت لعان رکھتے ہوں اور اگر لعان کی کوئی شرط دونوں یا ایک میں مفقود ہوگئی تو اب باہم دونوں نکاح کرسکتے ہیں مثلاً شوہر نے اس تہمت میں اپنے کو جھوٹا بتایا اگرچہ صراحۃً یہ نہ کہا ہو کہ میں نے جھوٹی تہمت لگائی تھی مثلاً وہ بچہ جس کا انکار کر چکا تھا مرگیا اور اُس نے مال چھوڑا ترکہ لینے کے لیے یہ کہتا ہے کہ وہ میرا بچہ تھا تو حدقذف قائم ہوگی اور اس کا نکاح اُس عورت سے اب ہوسکتا ہے اور اگر حدقذف نہ لگائی گئی جب بھی نکاح ہوسکتا ہے۔ یوہیں اگر بعد لعان وتفریق کسی اور پر تہمت لگائی اور اس کی وجہ سے حدقذف قائم ہوئی یا عورت نے اُس کی تصدیق کی یا عورت سے وطی حرام کی گئی اگرچہ زنا نہ ہو مگر تصدیق زن سے نکاح اُس وقت جائز ہوگا جبکہ چار بار ہو اور حد ولعان ساقط ہونے کے لیے ایک بار تصدیق کافی ہے۔[2] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۱ حمل کی نسبت اگر شوہر نے کہا کہ یہ میرا نہیں تو لعان نہیں ہاں اگر یہ کہے کہ تو نے زنا کیا ہے اور یہ حمل اُسی سے ہے تو لعان ہوگا مگر قاضی اِس حمل کو شوہر سے نفی نہ کریگا۔[3] (درمختار)

---

1 ...... "الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب اللعان، مطلب: في الدعاء...الخ، ج٥، ص١٦٠.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الحادی عشر في اللعان، ج١، ص٥٢٠.

و "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب اللعان، ج٥، ص١٦١.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب اللعان، ج٥، ص١٦٢.

مسئلہ ۲۲ کسی نے اس کی عورت پر تہمت لگائی اس نے کہا تو نے سچ کہا وہ ویسی ہی ہے جیسا تو کہتا ہے تو لعان ہوگا اور اگر فقط اتنا ہی کہا کہ تو سچا ہے تو لعان نہیں نہ حدقذف۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ عورت سے کہا تجھ پر تین طلاقیں اے زانیہ تو لعان نہیں بلکہ حدقذف ہے اور اگر کہا اے زانیہ تجھے تین طلاقیں تو نہ لعان ہے نہ حد۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ عورت سے کہا اے زانیہ، زانیہ کی بچی تو عورت اور اُس کی ماں دونوں پر تہمت لگائی اب اگر ماں بیٹی دونوں ایک ساتھ مطالبہ کریں تو ماں کا مطالبہ مقدم قرار دیکر حدقذف قائم کرینگے اور لعان ساقط ہو جائیگا اور اگر ماں نے مطالبہ نہ کیا اور عورت نے کیا تو لعان ہوگا پھر بعد میں اگر ماں نے مطالبہ کیا تو حدقذف قائم کرینگے۔ اور اگر صورت مذکورہ میں عورت کی ماں مرچکی ہے اور عورت نے دونوں مطالبے کیے تو ماں کی تہمت پر حدقذف قائم کرینگے اور لعان ساقط اور اگر صرف اپنا مطالبہ کیا تو لعان ہوگا۔ یوہیں اگر اجنبیہ پر تہمت لگائی پھر اُس سے نکاح کر کے پھر تہمت لگائی اور عورت نے لعان وحد دونوں کا مطالبہ کیا تو حد ہوگی اور لعان ساقط اور اگر لعان کا مطالبہ کیا اور لعان ہوا پھر حد کا مطالبہ کیا تو حد بھی قائم کرینگے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵ اپنی عورت سے کہا میں نے جو تجھ سے نکاح کیا اس سے پہلے تو نے زنا کیا یا نکاح سے پہلے میں نے تجھے زنا کرتے دیکھا تو یہ تہمت چونکہ اب لگائی لہٰذا لعان ہے اور اگر یہ کہا نکاح سے پہلے میں نے تجھے زنا کی تہمت لگائی تو لعان نہیں بلکہ حد قائم ہوگی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶ عورت سے کہا میں نے تجھے بکر نہ پایا تو نہ حد ہے نہ لعان۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷ اولاد سے انکار اُس وقت صحیح ہے جب مبارکبادی دیتے وقت یا ولادت کے سامان خریدنے کے وقت نفی کی ہو ورنہ سکوت[6] رضا سمجھا جائیگا اب پھر نفی نہیں ہوسکتی مگر لعان دونوں صورتوں میں ہوگا اور اگر ولادت کے وقت شوہر موجود نہ تھا تو جب اُسے خبر ہوئی نفی کے لیے وہ وقت بمنزلہ ولادت کے ہے۔[7] شوہر نے اولاد سے انکار کیا اور عورت نے بھی اُس کی تصدیق کی تو لعان نہیں ہوسکتا۔[8] (درمختار)

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الحادى عشر في اللعان، ج١، ص٥١٧ .

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق.

4 ......المرجع السابق، ص٥١٨ .

5 ...... المرجع السابق.

6 ......خاموش رہنا۔

7 ......ولادت کے قائم مقام ہے، ولادت کے درجہ میں ہے۔

8 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب اللعان، ج٥، ص١٦٣ .

مسئلہ ۲۸ دو۲ بچے ایک حمل سے پیدا ہوئے یعنی دونوں کے درمیان چھ ماہ سے کم کا فاصلہ ہوا اور ان دونوں میں پہلے سے انکار کیا دوسرے کا اقرار تو حد لگائی جائے اور اگر پہلے کا اقرار کیا دوسرے سے انکار تو لعان ہوگا بشرطیکہ انکار سے نہ پھرے اور پھر گیا تو حد لگائی جائے مگر بہرحال دونوں ثابت النسب ہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۹ جس بچے سے انکار کیا اور لعان ہوا وہ مر گیا اور اُس نے اولاد چھوڑی اب لعان کرنے والے نے اُس کو اپنا پوتا پوتی قرار دیا تو وہ ثابت النسب ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳۰ اولاد سے انکار کیا اور ابھی لعان نہ ہوا کہ کسی اجنبی نے عورت پر تہمت لگائی اور اُس بچہ کو حرامی کہا اس پر حدِ قذف قائم ہوئی تو اب اُسکا نسب ثابت ہے اور کبھی منتفی نہ ہوگا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳۱ عورت کے بچہ پیدا ہوا شوہر نے کہا یہ میرا نہیں یا یہ زنا سے ہے اور کسی وجہ سے لعان ساقط ہوگیا تو نسب منتفی نہ ہوگا حد واجب ہو یا نہیں۔ یوہیں اگر دونوں اہل لعان ہیں مگر لعان نہ ہوا تو نسب منتفی نہ ہوگا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲ نکاح کیا مگر ابھی دخول نہ ہوا بلکہ ابھی عورت کو دیکھا بھی نہیں اور عورت کے بچہ پیدا ہوا، شوہر نے اُس سے انکار کیا تو لعان ہوسکتا ہے اور بعد لعان وہ بچہ ماں کے ذمہ ہوگا اور مہر پورا دینا ہوگا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳ لعان کے سبب جس لڑکے کا نسب عورت کے شوہر سے منقطع کر دیا گیا ہے بعض باتوں میں اُس کے لیے نسب کے احکام ہیں مثلاً وہ اپنے باپ کے لیے گواہی دے تو مقبول نہیں، نہ باپ کی گواہی اُس کے لیے مقبول، نہ وہ اپنے باپ کو زکوۃ دے سکے، نہ باپ اُس کو، اور اس لڑکے کے بیٹے کا نکاح باپ کی اُس لڑکی سے جو دوسری عورت سے ہے نہیں ہوسکتا یا عکس ہو جب بھی نہیں ہوسکتا، اور اگر باپ نے اُس کو مار ڈالا تو قصاص نہیں، اور دوسرا شخص یہ کہے کہ یہ میرا لڑکا ہے تو اُس کا نہیں ہوسکتا اگرچہ یہ لڑکا بھی اپنے کو اُس کا بیٹا کہے بلکہ تمام باتوں میں وہی احکام ہیں جو ثابت النسب کے ہیں صرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ ایک دوسرے کا وارث نہیں دوسرے یہ کہ ایک کا نفقہ دوسرے پر واجب نہیں۔[6] (عالمگیری، درمختار)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب اللعان، ج٥، ص١٦٣.

2 ......المرجع السابق، ص١٦٦.　3 ...... المرجع السابق، ص١٦٧.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الحادی عشر في اللعان، ج١، ص٥١٩.

5 ...... المرجع السابق، ص٥١٩ ـ ٥٢٠.

6 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الحادی عشر في اللعان، ج١، ص٥٢١.

و "الدرالمختار" کتاب الطلاق، باب اللعان، ج٥، ص١٦٧.

عِنّین کا بیان

حدیث ۱: فتح القدیر میں ہے، عبدالرزاق نے روایت کی، کہ امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ عنین کو ایک سال کی مدت دی جائے۔ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کی، امیر المومنین نے قاضی شریح کے پاس لکھ بھیجا کہ یوم مرافعہ سے [1] ایک سال کی مدت دی جائے۔ اور عبدالرزاق و ابن ابی شیبہ نے مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن ابی شیبہ [2] نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک سال کی مدت دی جائے۔ اور حسن بصری و شعبی و ابراہیم نخعی و عطاؤ سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی یہی مروی ہے۔ [3]

مسائل فقہیّہ

مسئلہ ۱: عنین اُس کو کہتے ہیں کہ آلہ موجود ہو اور زوجہ کے آگے کے مقام میں دخول نہ کر سکے اور اگر بعض عورت سے جماع کر سکتا ہے اور بعض سے نہیں یا ثیب کے ساتھ کر سکتا ہے اور بکر کے ساتھ نہیں تو جس سے نہیں کر سکتا اُس کے حق میں عنین ہے اور جس سے کر سکتا ہے اُس کے حق میں نہیں۔ اس کے اسباب مختلف ہیں مرض کی وجہ سے ہے یا خلقۃً [4] ایسا ہے یا بُڑھاپے کی وجہ سے یا اس پر جادو کر دیا گیا ہے۔ [5]

مسئلہ ۲: اگر فقط حشفہ [6] داخل کر سکتا ہے تو عنین نہیں اور حشفہ کٹ گیا ہو تو اُس کی مقدار عضو داخل کر سکنے پر عنین نہ ہوگا اور عورت نے شوہر کا عضو کاٹ ڈالا تو مقطوع الذکر [7] کا حکم جاری نہ ہوگا۔ [8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳: شوہر عنین ہے اور عورت کا مقام بند ہے یا ہڈی نکل آئی ہے کہ مرد اُس سے جماع نہیں کر سکتا تو ایسی عورت کے لیے وہ حکم نہیں جو عنین کی زوجہ کو ہے کہ اس میں خود بھی قصور ہے۔ [9] (درمختار)

---

1. دعویٰ کے دن سے۔
2. اس جگہ دیگر نسخوں میں ابن شیبہ لکھا ہوا ہے جو کہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے اصل میں ابن ابی شیبہ ہے لہٰذا ہم نے درست کر دیا ہے۔ جن کے پاس بہارِ شریعت کے دیگر نسخے ہوں وہ اس کو درست کر لیں۔ ... عِلْمِیه
3. "فتح القدير"، كتاب الطلاق، باب العنين وغيره، ج ٤، ص ١٢٨.
4. یعنی پیدائشی طور پر۔
5. "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثاني عشرفي العنين، ج ١، ص ٥٢٢.
6. آلۂ تناسل کی سپاری۔
7. یعنی جس کا عضو مخصوص کاٹ دیا گیا ہو۔
8. "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب العنين وغيره، ج ٥، ص ١٦٩.
9. "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب العنين وغيره، ج ٥، ص ١٦٩، ١٧٠.

مسئلہ ۴ مرد کا عضوتناسل وانثیین [1] یا صرف عضوتناسل بالکل جڑ سے کٹ گیا ہو یا بہت ہی چھوٹا گھنڈی کی مثل ہو اور عورت تفریق چاہے تو تفریق کردی جائیگی اگر عورت حرہ بالغہ ہو اور نکاح سے پہلے یہ حال اُس کو معلوم نہ ہو نہ نکاح کے بعد جان کر اس پر راضی رہی اگر عورت کسی کی باندی ہے تو خود اس کو کوئی اختیار نہیں بلکہ اختیار اس کے مولیٰ کو ہے اور نابالغہ ہے تو بلوغ تک انتظار کیا جائے بعد بلوغ راضی ہوگئی فبہا ورنہ تفریق کردی جائے عضوتناسل کٹ جانے کی صورت میں شوہر بالغ ہو یا نابالغ اس کا اعتبار نہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵ اگر مرد کا عضو تناسل چھوٹا ہے کہ مقام معتاد [3] تک داخل نہیں کرسکتا تو تفریق نہیں کی جائے گی۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶ لڑکی نابالغہ کا نکاح اُس کے باپ نے کردیا اُس نے شوہر کو مقطوع الذکر پایا تو باپ کو تفریق کے دعوی کا حق نہیں جب تک لڑکی خود بالغہ نہ ہولے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ ایک بار جماع کرنے کے بعد اُس کا عضو کاٹ ڈالا گیا یا عنین ہوگیا تو اب تفریق نہیں کی جاسکتی۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۸ شوہر کے انثیین کاٹ ڈالے گئے اور انتشار ہوتا ہے تو عورت کو تفریق کرانے کا حق نہیں اور اِنتشار نہ ہوتا ہو تو عنین ہے اور عنین کا حکم یہ ہے کہ عورت جب قاضی کے پاس دعوے کرے تو شوہر سے قاضی دریافت کرے اگر اقرار کرلے تو ایک سال کی مہلت دی جائے گی اگر سال کے اندر شوہر نے جماع کرلیا تو عورت کا دعویٰ ساقط ہوگیا اور جماع نہ کیا اور عورت جُدائی کی خواستگار [7] ہے تو قاضی اُس کو طلاق دینے کو کہے اگر طلاق دیدے فبہا [8]، ورنہ قاضی تفریق کردے۔[9] (عامہ کتب)

---

1 ...... خصیے (فوطے)

2 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب العنين وغيره، ج۵، ص۱۶۹، ۱۷۰.

3 ...... فرج داخل میں وہ جگہ جہاں تک عموماً، عادتاً آلۂ تناسُل پہنچتا ہے۔

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب العنين وغيره، ج۵، ص۱۶۹.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الثاني عشرفي العنين، ج۱، ص۵۲۵.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب العنين وغيره، ج۵، ص۱۷۰.

7 ...... طلبگار۔

8 ...... تو بہتر۔

9 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب العنين وغيره، ج۵، ص۱۷۲-۱۷۵.

مسئلہ ۹ عورت نے دعویٰ کیا اور شوہر کہتا ہے میں نے اس سے جماع کیا ہے اور عورت ثیب ہے تو شوہر سے قسم کھلائیں قسم کھالے تو عورت کا حق جاتا رہا انکار کرے تو ایک سال کی مہلت دے اور اگر عورت اپنے کو بکر بتاتی ہے تو کسی عورت کو دکھائیں اور احتیاط یہ ہے کہ دو عورتوں کو دکھائیں، اگر یہ عورتیں اُسے ثیب بتائیں تو شوہر کو قسم کھلا کر اُس کی بات مانیں اور یہ عورتیں بکر کہیں تو عورت کی بات بغیر قسم مانی جائے گی اور ان عورتوں کو شک ہو تو کسی طریقہ سے امتحان کرائیں اور اگر ان عورتوں میں باہم اختلاف ہے کوئی بکر کہتی ہے کوئی ثیب تو کسی اور سے تحقیق کرائیں، جب یہ بات ثابت ہو جائے کہ شوہر نے جماع نہیں کیا ہے تو ایک سال کی مہلت دیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ عورت کا دعویٰ قاضی شہر کے پاس ہوگا دوسرے قاضی یا غیر قاضی کے پاس دعویٰ کیا اور اُس نے مہلت بھی دیدی تو اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ یوہیں عورت کا بطور خود بیٹھی رہنا بیکار ہے۔[2] (خانیہ)

مسئلہ ۱۱ سال سے مُراد اس مقام پر شمسی سال ہے یعنی تین سو پینسٹھ دن اور ایک دن کا کچھ حصہ اور ایام حیض و ماہ رمضان اور شوہر کے حج اور سفر کا زمانہ اسی میں محسوب ہے اور عورت کے حج اور غَیبت کا زمانہ[3] اور مرد یا عورت کے مرض کا زمانہ محسوب[4] نہ ہوگا اور اگر احرام کی حالت میں عورت نے دعویٰ کیا تو جب تک احرام سے فارغ نہ ہولے قاضی میعاد مقرر نہ کریگا۔[5] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۲ اگر عنین نے عورت سے ظہار کیا ہے اور آزاد کرنے پر قادر ہے تو ایک سال کی مہلت دی جائیگی ورنہ چودہ ماہ کی یعنی جبکہ روزہ رکھنے پر قادر ہو اور اگر مہلت دینے کے بعد ظہار کیا تو اس کی وجہ سے مدّت میں کوئی اضافہ نہ ہوگا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ شوہر بیمار ہے کہ بیماری کی وجہ سے جماع پر قادر نہیں تو عورت کے دعویٰ پر میعاد مقرر نہ کی جائے جب تک تندرست نہ ہولے اگرچہ مرض زمانۂ دراز تک رہے۔[7] (عالمگیری)

1 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثاني عشر في العنین، ج ۱، ص ۵۲۲، ۵۲۳.

2 ...... "الفتاوی الخانیۃ"، کتاب النکاح، فصل في العنین، ج ۱، ص ۱۸۸.

3 ...... یعنی موجود نہ ہونے کا عرصہ۔ 4 ...... یعنی شمار۔

5 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثاني عشر في العنین، ج ۱، ص ۵۲۳.

و"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب العنین وغیرہ، ج ۵، ص ۱۷۳.

6 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثاني عشر في العنین، ج ۱، ص ۵۲۳.

7 ...... المرجع السابق.

مسئلہ ۱۴: شوہر نابالغ ہے تو جب تک بالغ نہ ہولے میعاد نہ مقرر کی جائے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۵: عورت مجنونہ ہے اور شوہر عنین تو ولی کے دعوے پر قاضی میعاد مقرر کریگا اور تفریق کر دے گا اور اگر ولی بھی نہ ہو تو قاضی کسی شخص کو اُس کی طرف سے مدعی بنا کر یہ احکام جاری کرے گا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۶: میعاد گزرنے کے بعد عورت نے دعویٰ کیا کہ شوہر نے جماع نہیں کیا اور وہ کہتا ہے کیا ہے تو اگر عورت ثیب تھی تو شوہر کو قسم کھلائیں اُس نے قسم کھالی تو عورت کا حق باطل ہوگیا اور قسم کھانے سے انکار کرے تو عورت کو اختیار ہے تفریق چاہے تو تفریق کر دینگے اور اگر عورت اپنے کو بکر[3] کہتی ہے تو وہی صورتیں ہیں جو مذکور ہوئیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: عورت کو قاضی نے اختیار دیا اُس نے شوہر کو اختیار کیا یا مجلس سے اُٹھ کھڑی ہوئی یا لوگوں نے اُسے اُٹھا دیا یا ابھی اُس نے کچھ نہ کہا تھا کہ قاضی اُٹھ کھڑا ہوا تو اِن سب صورتوں میں عورت کا خیار باطل ہوگیا۔[5] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۸: تفریقِ قاضی طلاق بائن قرار دی جائیگی اور خلوت ہو چکی ہے تو پورا مہر پائیگی اور عدت بیٹھے گی ورنہ نصف مہر ہے اور عدت نہیں اور اگر مہر مقرر نہ ہوا تھا تو متعہ[6] ملے گا۔[7] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۹: قاضی نے ایک سال کی مہلت دی تھی سال گزرنے پر عورت نے دعویٰ نہ کیا تو حق باطل نہ ہوگا جب چاہے آ کر پھر دعویٰ کر سکتی ہے اور اگر شوہر اور مہلت مانگتا ہے تو جب تک عورت راضی نہ ہو قاضی مہلت نہ دے اور عورت کی رضا مندی سے قاضی نے مہلت دی تو عورت پر اس میعاد کی پابندی ضرور نہیں جب چاہے دعویٰ کر سکتی ہے اور یہ میعاد باطل ہو جائے گی اور اگر میعاد اول کے بعد قاضی معزول ہوگیا یا اُس کا انتقال ہوگیا اور دوسرا اُس کی جگہ پر مقرر ہوا اور عورت نے گواہوں سے ثابت کر دیا کہ قاضی اول نے مہلت دی تھی اور وہ زمانہ ختم ہو چکا تو یہ قاضی سرے سے مدت مقرر نہ کریگا بلکہ اُسی پر عمل کریگا جو قاضی اول نے کیا تھا۔[8] (عالمگیری وغیرہ)

---

1 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب العنين وغيره، ج٥، ص١٧٤.

2 ......"الدر المختار"، كتاب الطلاق، باب العنين وغيره، ج٥، ص١٧٥.

3 ......کنواری۔

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثاني عشرفي العنين، ج١، ص٥٢٤.

5 ...... المرجع السابق، وغيره.

6 ......کپڑوں کا جوڑا۔

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب العنين وغيره، ج٥، ص١٧٥، وغيره.

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثاني عشرفي العنين، ج١، ص٥٢٤، وغيره.

مسئلہ ۲۰ قاضی کی تفریق کے بعد گواہوں نے شہادت دی کہ تفریق سے پہلے عورت نے جماع کا اقرار کیا تھا تو تفریق باطل ہے اور تفریق کے بعد اقرار کیا ہو تو باطل نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ تفریق کے بعد اسی عورت نے پھر اُسی شوہر سے نکاح کیا یا دوسری عورت نے جس کو یہ حال معلوم تھا تو اب دعویٰ تفریق کا حق نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۲ اگر شوہر میں اور کسی قسم کا عیب ہے مثلاً جنون، جذام، برص یا عورت میں عیب ہو کہ اُس کا مقام بند ہو یا اُس جگہ گوشت یا ہڈی پیدا ہوگئی ہو تو فسخ کا اختیار نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۳ شوہر جماع کرتا ہے مگر منی نہیں ہے کہ انزال ہو تو عورت کو دعوے کا حق نہیں۔[4] (عالمگیری)

عدّت کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَ اَحْصُوا الْعِدَّةَۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُیُوْتِهِنَّ وَ لَا یَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍؕ ﴾[5]

اے نبی! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) لوگوں سے فرمادو کہ جب عورتوں کو طلاق دو تو اُنھیں عدت کے وقت کے لیے طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور اللہ سے ڈرو جو تمھارا رب ہے، نہ عدت میں عورتوں کو اُن کے رہنے کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ خود نکلیں مگر یہ کہ کھلی ہوئی بے حیائی کی بات کریں۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ الْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍؕ وَ لَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْۤ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ یُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ ﴾[6]

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثاني عشرفي العنين، ج ١، ص ٥٢٤.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب العنين وغيره، ج٥، ص١٧٩.

3 ...... المرجع السابق، ص١٧٨.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثاني عشرفي العنين، ج ١، ص ٥٢٥.

5 ......پ ٢٨، الطلاق: ١.

6 ......پ ٢، البقرة: ٢٢٨.

طلاق والیاں اپنے کو تین حیض تک روکے رہیں اور اُنھیں یہ حلال نہیں کہ جو کچھ خدا نے ان کے پیٹوں میں پیدا کیا اُسے چھپائیں، اگر وہ اللہ (عزوجل) اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہوں۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَالّٰٓـِٔیْ یَىٕسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآىٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّؕ ﴾[1]

اور تمھاری عورتوں میں جو حیض سے ناامید ہوگئیں اگر تم کو کچھ شک ہو تو اُن کی عدت تین مہینے ہے اور اُن کی بھی جنھیں ابھی حیض نہیں آیا ہے اور حمل والیوں کی عدت یہ ہے کہ اپنا حمل جن لیں۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًاۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا فَعَلْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ(۲۳۴) ﴾[2]

تم میں جو مرجائیں اور بی بیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں پھر جب اُن کی عدت پوری ہوجائے تو تم پر کچھ مؤاخذہ نہیں اُس کام میں جو عورتیں اپنے معاملہ میں شرع کے موافق کریں اور اللہ (عزوجل) کو تمھارے کاموں کی خبر ہے۔

حدیث ۱ صحیح بخاری شریف میں مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وفات شوہر کے چند دن بعد بچہ پیدا ہوا، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر نکاح کی اجازت طلب کی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اجازت دیدی۔[3] نیز اُس میں ہے، کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۂ طلاق (جس میں حمل کی عدت کا بیان ہے) سورۂ بقرہ (کہ اس میں عدت وفات چار مہینے دس دن ہے) کے بعد نازل ہوئی[4] یعنی حمل والی کی عدت چار ماہ دس دن نہیں بلکہ وضع حمل ہے۔ اور ایک روایت میں ہے، کہ میں اس پر مباہلہ کرسکتا ہوں کہ وہ اس کے بعد نازل ہوئی۔[5]

حدیث ۲ امام مالک و شافعی و بیہقی حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ وفات کے بعد اگر بچہ پیدا ہوگیا اور ہنوز مُردہ چارپائی پر ہو تو عدت پوری ہوگئی۔[6]

---

1 ......پ ۲۸، الطلاق: ٤.
2 ......پ ۲، البقرة: ۲۳٤.
3 ......"صحیح البخاري"، کتاب الطلاق، باب واولات الاحمال... إلخ، الحدیث: ٥٣٢٠، ج٤ ص ٤٦٠.
4 ......"صحیح البخاری"، کتاب التفسیر، باب والذین یتوفون منکم...الخ، الحدیث: ٤٥٣٢، ج٣، ص١٨٣.
5 ......"سنن ابی داود"، کتاب الطلاق، باب فی عدة الحامل، الحدیث: ۲۳۰۷، ج۲، ص٤٢٧.
6 ......"الموطأ للامام مالك"، کتاب الطلاق، باب عدةالمتوفی عنها...الخ، الحدیث:١٢٨٤، ج۲، ص١٣٢.

مسائل فقہیّہ

مسئلہ ۱: نکاح زائل ہونے یا شبہۂ نکاح کے بعد عورت کا نکاح سے ممنوع ہونا اور ایک زمانہ تک انتظار کرنا عدت ہے۔[1]

مسئلہ ۲: نکاح زائل ہونے کے بعد اُسوقت عدت ہے کہ شوہر کا انتقال ہوا ہو یا خلوت صحیحہ ہوئی ہو۔ زانیہ کے لیے عدت نہیں اگرچہ حاملہ ہو اور یہ نکاح کرسکتی ہے مگر جس کے زنا سے حمل ہے اُس کے سوا دوسرے سے نکاح کرے تو جب تک بچہ پیدا نہ ہو وطی جائز نہیں۔ نکاح فاسد میں دخول سے قبل تفریق ہوئی تو عدت نہیں اور دخول کے بعد ہوئی تو ہے۔[2] (عامہ کتب)

مسئلہ ۳: جس عورت کا مقام بند ہے اُس سے خلوت ہوئی تو طلاق کے بعد عدت نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۴: عورت کو طلاق دی، بائن یا رجعی یا کسی طرح نکاح فسخ[4] ہوگیا، اگرچہ یوں کہ شوہر کے بیٹے کا شہوت کے ساتھ بوسہ لیا اور اِن صورتوں میں دخول ہو چکا ہو یا خلوت ہوئی ہو اور اس وقت حمل نہ ہو اور عورت کو حیض آتا ہے تو عدت پورے تین حیض ہے جبکہ عورت آزاد ہو اور باندی ہو تو دو حیض اور اگر عورت ام ولد ہے اُس کے مولیٰ کا انتقال ہوگیا یا اُس نے آزاد کر دیا تو اس کی عدت بھی تین حیض ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۵: ان صورتوں میں اگر عورت کو حیض نہیں آتا ہے کہ ابھی ایسے سِن کو نہیں پہنچی یا سِن ایاس کو پہنچ چکی ہے یا عمر کے حساب وں بالغہ ہو چکی ہے مگر ابھی حیض نہیں آیا ہے تو عدت تین مہینے ہے اور باندی ہے تو ڈیڑھ ماہ۔[6]

مسئلہ ۶: اگر طلاق یا فسخ پہلی تاریخ کو ہوا اگرچہ عصر کے وقت تو چاند کے حساب سے تین مہینے ورنہ ہر مہینہ تیس دن کا قرار دیا جائے یعنی عدت کے کل دن نوے ہونگے۔[7] (عالمگیری، جوہرہ)

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث عشر في العدة، ج١، ص٥٢٦.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب العدة، ج٥، ص١٨٣.

4 ......یعنی ختم۔

5 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب العدة، ج٥، ص١٩١.

6 ......المرجع السابق، ص١٨٦-١٩٢.

7 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث عشر في العدة، ج١، ص٥٢٧.
و"الجوهرة النيرة"، كتاب العدة، الجزء الثاني، ص٩٦.

مسئلہ ۷ عورت کو حیض آچکا ہے مگر اب نہیں آتا اور ابھی سنِ ایاس کو بھی نہیں پہنچی ہے اس کی عدت بھی حیض سے ہے جب تک تین حیض نہ آلیں یا سنِ ایاس کو نہ پہنچے اس کی عدت ختم نہیں ہوسکتی اور اگر حیض آیا ہی نہ تھا اور مہینوں سے عدت گزار رہی تھی کہ اثنائے عدت میں حیض آگیا تو اب حیض سے عدت گزارے یعنی جب تک تین حیض نہ آلیں عدت پوری نہ ہوگی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ حیض کی حالت میں طلاق دی تو یہ حیض عدت میں شمار نہ کیا جائے بلکہ اس کے بعد پورے تین حیض ختم ہونے پر عدت پوری ہوگی۔[2] (عامہ کتب)

مسئلہ ۹ جس عورت سے نکاح فاسد ہوا اور دخول ہو چکا ہو یا جس عورت سے شبہۃً وطی ہوئی اُس کی عدت فرقت و موت دونوں میں حیض سے ہے اور حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے۔[3] (جوہرہ نیرہ) اور وہ عورت کسی کی باندی ہو تو عدت ڈیڑھ ماہ۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ اس کی عورت کسی کی کنیز ہے اس نے خود خرید لی تو نکاح جاتا رہا مگر عدت نہیں یعنی اُس کو وطی کرنا جائز مگر دوسرے سے اسکا نکاح نہیں ہوسکتا جب تک دو حیض نہ گزر لیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ اپنی عورت کو جو کنیز تھی خریدا اور ایک حیض آنے کے بعد آزاد کر دیا تو اِس حیض کے بعد دو حیض اور عدت میں رہے اور حرہ[6] کا سا سوگ کرے اور اگر ایک بائن طلاق دیکر خریدی تو ملکِ یمین[7] کی وجہ سے وطی کرسکتا ہے اور دو طلاقیں دیں تو بغیر حلالہ وطی نہیں کرسکتا اور اگر دو حیض کے بعد آزاد کردی تو نکاح کی وجہ سے عدت نہیں، ہاں عتق[8] کی وجہ سے عدت گزارے۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ جس عورت سے نابالغ نے شبہۃً یا نکاح فاسد میں وطی کی اُس پر بھی یہی عدت ہے۔ یوہیں اگر نابالغی میں خلوت ہوئی اور بالغ ہونے کے بعد طلاق دی جب بھی یہی عدت ہے۔[10] (ردالمحتار)

---

1 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر في العدۃ، ج۱، ص۵۲۷ .

2 ......المرجع السابق، ص۵۲۷ .

3 ......"الجوھرۃ النیرۃ"، کتاب العدۃ، الجزء الثاني، ص۹۵، ۹۶ .

4 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر في العدۃ، ج۱، ص۵۲۷ .

5 ......المرجع السابق.

6 ......آزاد عورت۔　7 ......لونڈی کا مالک ہونے۔　8 ......آزاد ہونے، آزادی۔

9 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر في العدۃ، ج۱، ص۵۲۷ .

10 ......"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب العدۃ، مطلب: فی عدۃ زوجۃ الصغیر، ج۵، ص۱۹۰ .

مسئلہ ۱۳ نکاح فاسد میں تفریق یا متارکہ کے وقت سے عدت شمار کی جائے گی متارکہ یہ کہ مرد نے یہ کہا کہ میں نے اُسے چھوڑا یا اُس سے وطی ترک کی یا اسی قسم کے اور الفاظ کہے جب تک متارکہ یا تفریق نہ ہو کتنا ہی زمانہ گزر جائے عدت نہیں اگرچہ دل میں ارادہ کرلیا کہ وطی نہ کریگا اور اگر عورت کے سامنے نکاح سے انکار کرتا ہے تو یہ متارکہ ہے ورنہ نہیں لہٰذا اس کا اعتبار نہیں۔[1] (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۱۴ طلاق کی عدت وقتِ طلاق سے ہے اگرچہ عورت کو اس کی اطلاع نہ ہو کہ شوہر نے اُسے طلاق دی ہے اور تین حیض آنے کے بعد معلوم ہوا تو عدت ختم ہوچکی اور اگر شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے اس کو اتنے زمانہ سے طلاق دی ہے تو عورت اُسکی تصدیق کرے یا تکذیب، عدت وقت اقرار سے شمار ہوگی۔[2] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۵ عورت کو کسی نے خبر دی کہ اُس کے شوہر نے تین طلاقیں دیدیں یا شوہر کا خط آیا اور اُس میں اسے طلاق لکھی ہے، اگر عورت کا غالب گمان ہے کہ وہ سچ کہتا ہے یا یہ خط اُسی کا ہے تو عدت گزار کر نکاح کرسکتی ہے۔[3] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۶ عورت کو تین طلاقیں دیدیں مگر لوگوں پر ظاہر نہ کیا اور دو حیض آنے کے بعد عورت سے وطی کی اور حمل رہ گیا اب اُس نے لوگوں سے طلاق دینا بیان کیا تو عدت وضع حمل ہے اور وضع حمل تک نفقہ اُس پر واجب۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ طلاق دیکر مُکر گیا، عورت نے قاضی کے پاس دعویٰ کیا اور گواہ سے طلاق دینا ثابت کردیا اور قاضی نے تفریق کا حکم دیا تو عدت وقت طلاق سے ہے، اس وقت سے نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ پچھلا حیض اگر پورے دس دن پر ختم ہوا ہے تو ختم ہوتے ہی عدت ختم ہوگئی اگرچہ ابھی غسل نہ کیا بلکہ اگرچہ اتنا وقت بھی ابھی نہیں گزرا ہے کہ اُس میں غسل کرسکتی اور طلاق رجعی تھی تو شوہر اب رجعت نہیں کرسکتا اور اب یہ عورت نکاح کرسکتی ہے۔ اور اگر دس دن سے کم میں ختم ہوا ہے تو جب تک نہا نہ لے یا ایک نماز کا پورا وقت نہ گزر لے عدت ختم نہ ہوگی یہ حکم مسلمان عورت کے ہیں اور کتابیہ ہو تو بہرحال حیض ختم ہوتے ہی عدت پوری ہوجائیگی۔[6] (عالمگیری)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب العدۃ، ج۵، ص۲۰۸ ـ ۲۰۹.

"الجوھرۃ النیرۃ"، کتاب العدۃ، الجزء الثاني، ص۱۰۲.

2 ...... "الجوھرۃ النیرۃ"، کتاب العدۃ، الجزء الثاني، ص۱۰۱ ـ ۱۰۲.

3 ...... المرجع السابق، ص۱۰۲.

4 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر في العدۃ، ج۱، ص۵۳۲.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... المرجع السابق، ص۵۲۸.

مسئلہ ۱۹ وطی بالشبہہ کی چند صورتیں ہیں:

(۱) عورت عدت میں تھی اور شوہر کے سوا کسی اور کے پاس بھیج دی گئی اور یہ ظاہر کیا گیا کہ تیری عورت ہے اُس نے وطی کی بعد کو حال کھُلا۔

(۲) عورت کو تین طلاقیں دیکر بغیر حلالہ اُس سے نکاح کرلیا اور وطی کی۔

(۳) عورت کو تین طلاقیں دیکر عدت میں وطی کی اور کہتا ہے کہ میرا گمان یہ تھا کہ اس سے وطی حلال ہے۔

(۴) مال کے عوض یا لفظ کنایہ سے طلاق دی اور عدت میں وطی کی۔

(۵) خاوند والی عورت تھی اور شبہۃً اُس سے کسی اور نے وطی کی پھر شوہر نے اُس کو طلاق دیدی ان سب صورتوں میں عورت پر دو عدتیں ہیں اور بعد تفریق دوسری عدت پہلی عدت میں داخل ہو جائے گی یعنی اب جو حیض آئیگا دونوں عدتوں میں شمار ہوگا۔[1] (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ ۲۰ مطلقہ نے ایک حیض کے بعد دوسرے سے نکاح کیا اور اس دوسرے نے اُس سے وطی کی پھر دونوں میں تفریق کردی گئی اور تفریق کے بعد دو حیض آئے تو پہلی عدت ختم ہوگئی مگر ابھی دوسری ختم نہ ہوئی لہٰذا یہ شخص اُس سے نکاح کرسکتا ہے کوئی اور نہیں کرسکتا جب تک بعد تفریق تین حیض نہ آلیں اور تین حیض آنے پر دونوں عدتیں ختم ہوگئیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ عورت کو طلاق بائن دی تھی ایک یا دو، اور عدت کے اندر وطی کی اور جانتا تھا کہ وطی حرام ہے اور حرام ہونے کا اقرار بھی کرتا ہے تو ہر بار کی وطی پر عدت ہے مگر سب متداخل ہونگی اور تین طلاقیں دے چکا ہے اور عدت میں وطی کی اور جانتا ہے کہ وطی حرام ہے اور مقر[3] بھی ہے تو اس وطی کے لیے عدت نہیں ہے بلکہ مرد کو رجم کا حکم ہے اور عورت بھی اقرار کرتی ہے تو اُس پر بھی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ موت کی عدت چار مہینے دس دن ہے یعنی دسویں رات بھی گزر لے بشرطیکہ نکاح صحیح ہو دخول ہوا ہو یا نہیں دونوں کا ایک حکم ہے اگرچہ شوہر نابالغ ہو یا زوجہ نابالغہ ہو۔ یوہیں اگر شوہر مسلمان تھا اور عورت کتابیہ تو اس کی بھی یہی عدت ہے مگر اس عدت میں شرط یہ ہے کہ عورت کو حمل نہ ہو۔[5] (جوہرہ وغیرہا)

---

1 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب العدة، الجزء الثاني، ص ١٠١ .

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث عشر في العدة، ج ١، ص ٥٣٢ .

3 ...... اقرار کرنے والا۔

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث عشر في العدة، ج ١، ص ٥٣٢ .

5 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب العدة، الجزء الثاني، ص ٩٧، وغيرها .

مسئلہ ۲۳ عورت کنیز ہے تو اُس کی عدت دو۲ مہینے پانچ دن ہے شوہر آزاد ہو یا غلام کہ عدت میں شوہر کے حال کا لحاظ نہیں بلکہ عورت کے اعتبار سے ہے پھر موت پہلی تاریخ کو ہو تو چاند سے مہینے لیے جائیں ورنہ حرہ کے لیے ایک سوتیس دن اور باندی کے لیے پینسٹھ دن۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۴ عورت حامل ہے تو عدت وضعِ حمل ہے عورت حرہ ہو یا کنیز مسلمہ ہو یا کتابیہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی یا متارکہ یا وطی بالشبہہ کی حمل ثابت النسب ہو یا زنا کا مثلاً زانیہ حاملہ سے نکاح کیا اور شوہر مرگیا یا وطی کے بعد طلاق دی تو عدت وضعِ حمل ہے۔[2] (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۲۵ وضعِ حمل سے عدت پوری ہونے کے لیے کوئی خاص مدت مقرر نہیں موت یا طلاق کے بعد جس وقت بچہ پیدا ہو عدت ختم ہو جائے گی اگرچہ ایک منٹ بعد حمل ساقط ہو گیا اور اعضا بن چکے ہیں عدت پوری ہوگئی ورنہ نہیں اور اگر دو یا تین بچے ایک حمل سے ہوئے تو پچھلے کے پیدا ہونے سے عدت پوری ہوگی۔[3] (جوہرہ)

مسئلہ ۲۶ بچہ کا اکثر حصہ باہر آچکا تو رجعت نہیں کرسکتا مگر دوسرے سے نکاح اُس وقت حلال ہوگا کہ پورا بچہ پیدا ہولے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷ موت کے بعد اگر حمل قرار پایا تو عدت وضعِ حمل سے نہ ہوگی بلکہ دنوں سے۔[5] (جوہرہ)

مسئلہ ۲۸ بارہ برس سے کم عمر والے کا انتقال ہوا اور اُس کی عورت کے چھ مہینے سے کم کے اندر بچہ پیدا ہوا تو عدت وضعِ حمل ہے اور چھ مہینے یا زائد میں ہوا تو چار مہینے دس دن اور نسب بہرحال ثابت نہ ہوگا۔ اور اگر شوہر مراہق ہو تو دونوں صورت میں وضعِ حمل سے عدت پوری ہوگی اور بچہ ثابت النسب ہے۔[6] (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۲۹ جو شخص خصی تھا اُس کا انتقال ہوا اور اُس کی عورت حاملہ ہے یا مرنے کے بعد حاملہ ہونا معلوم ہوا تو عدت

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب العدة، ج٥، ص ١٩٠ ـ ١٩٢.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب العدة، ج٥، ص١٩٢.
"الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر في العدة، ج١، ص٥٢٨، وغيرهما.

3 ...... "الجوهرة النيرة"، کتاب العدة، الجزء الثاني، ص٩٦.

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب العدة، مطلب: في عدة الموت، ج٥، ص١٩٣.

5 ...... "الجوهرة النيرة"، کتاب العدة، الجزء الثاني، ص١٠٠.

6 ...... "الجوهرة النيرة"، کتاب العدة، الجزء الثاني، ص١٠٠.
و"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب العدة، ج٥، ص١٩٣.

وضعِ حمل ہے اور بچہ ثابت النسب ہے۔[1] (جوہرہ)

مسئلہ ۳۰ عورت کو طلاقِ رجعی دی تھی اور عدت میں مرگیا تو عورت موت کی عدت پوری کرے اور طلاق کی عدت جاتی رہی خواہ صحت کی حالت میں طلاق دی ہو یا مرض میں۔ اور اگر بائن طلاق دی تھی یا تین تو طلاق کی عدت پوری کرے جبکہ صحت میں طلاق دی ہو اور اگر مرض میں دی ہو تو دونوں عدتیں پوری کرے یعنی اگر چار مہینے دس دن میں تین حیض پورے ہو چکے تو عدت پوری ہو چکی اور اگر تین حیض پورے ہو چکے ہیں مگر چار مہینے دس دن پورے نہ ہوئے تو ان کو پورا کرے اور اگر یہ دن پورے ہوگئے مگر ابھی تین حیض پورے نہ ہوئے تو ان کے پورے ہونے کا انتظار کرے۔[2] (عامہ کتب)

مسئلہ ۳۱ عورت کنیز تھی اُسے رجعی طلاق دی اور عدت کے اندر آزاد ہوگئی تو حرہ کی عدت پوری کرے یعنی تین حیض یا تین مہینے اور طلاقِ بائن یا موت کی عدت میں آزاد ہوئی تو باندی کی عدت یعنی دو حیض یا ڈیڑھ مہینہ یا دو مہینے پانچ دن۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳۲ عورت کہتی ہے کہ عدت پوری ہوچکی اگر اتنا زمانہ گزرا ہے کہ پوری ہوسکتی ہے تو قسم کے ساتھ اُس کا قول معتبر ہے اور اگر اتنا زمانہ نہیں گزرا تو نہیں۔ مہینوں سے عدت ہو جب تو ظاہر ہے کہ اُتنے دن گزرنے پر عدت ہوچکی اور حیض سے ہو تو آزاد عورت کے لیے کم از کم ساٹھ دن ہیں اور لونڈی کے لیے چالیس بلکہ ایک روایت میں حرہ کے لیے اُنتالیس دن کہ تین حیض کی اقل[4] مدت نو دن ہے اور دو طہر کی تیس دن اور باندی کے لیے اکیس دن کہ دو حیض کے چھ دن اور ایک طہر درمیان کا پندرہ دن۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳ مطلقہ کہتی ہے کہ عدت پوری ہوگئی کہ حمل تھا ساقط ہوگیا اگر حمل کی مدت اتنی تھی کہ اعضا بن چکے تھے تو مان لیا جائیگا ورنہ نہیں مثلاً نکاح سے ایک مہینے بعد طلاق دی اور طلاق کے ایک ماہ بعد حمل ساقط ہونا بتاتی ہے تو عدت پوری نہ ہوئی کہ بچے کے اعضا چار ماہ میں بنتے ہیں۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴ اپنی عورت مطلقہ سے عدت میں نکاح کیا اور قبل وطی طلاق دیدی تو پورا مہر واجب ہوگا اور سرے سے

---

1 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب العدة، الجزء الثاني، ص ١٠٠.

2 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث عشر في العدة، ج١، ص ٥٣٠.

3 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب العدة، ج٥، ص١٩٦.

4 ......کم سے کم۔

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب العدة، مطلب: في وطء المعتدة بشبهة، ج٥، ص ٢١٠.

6 ...... "ردالمحتار"، المرجع السابق، ص ٢١١.

عدت بیٹھے۔ یوہیں اگر پہلا نکاح فاسد تھا اور دخول کے بعد تفریق ہوئی اور عدت کے اندر نکاح صحیح کر کے طلاق دیدی یا دخول کے بعد کفو نہ ہونے کی وجہ سے تفریق ہوئی پھر نکاح کر کے طلاق دی یا نابالغہ سے نکاح کر کے وطی کی پھر طلاق دی اور عدت کے اندر نکاح کیا اب وہ لڑکی بالغہ ہوئی اور اپنے نفس کو اختیار کیا یا نابالغہ سے نکاح کر کے وطی کی پھر لڑکی نے بالغہ ہو کر اپنے کو اختیار کیا اور عدت کے اندر پھر اُس سے نکاح کیا اور قبلِ دخول طلاق دیدی ان سب صورتوں میں دوسرے نکاح کا پورا مہر اور طلاق کے بعد عدت واجب ہے، اگرچہ دوسرے نکاح کے بعد وطی نہیں ہوئی کہ نکاح اول کی وطی نکاح ثانی میں بھی وطی قرار دی جائیگی۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۵ بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کو طلاق دی تو جب تک اُسے تین حیض نہ آلیں دوسرے سے نکاح نہیں کرسکتی یا سن ایاس کو پہنچ کر مہینوں سے عدت پوری کرے اگرچہ بچہ پیدا ہونے سے قبل اُسے حیض نہ آیا ہو۔[2] (درمختار)

سوگ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؕ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴾[3]

اور تم پر گناہ نہیں اس میں کہ اشارۃً عورتوں کے نکاح کا پیغام دو یا اپنے دل میں چھپا رکھو، اللہ (عزوجل) کو معلوم ہے کہ تم اُن کی یاد کرو گے ہاں اُن سے خفیہ وعدہ مت کرو مگر یہ کہ اُتنی ہی بات کرو جو شرع کے موافق ہے۔ اور عقد نکاح کا پکا ارادہ نہ کرو جب تک کتاب کا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ جائے اور جان لو کہ اللہ (عزوجل) اُس کو جانتا ہے جو تمھارے دلوں میں ہے تو اُس سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ (عزوجل) بخشنے والا، حلم والا ہے۔

حدیث ۱ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی، کہ ایک عورت نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیٹی کے شوہر کی وفات ہوگئی (یعنی وہ عدت میں ہے) اور اُس کی

---

1 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب العدة، مطلب: في وطء المعتدة بشبهة، ج٥، ص٢١٢.

2 ...... "الدرالمختار"، المرجع السابق، ص٢١٧.

3 ......پ٢، البقرة: ٢٣٥.

آنکھیں دُکھتی ہیں، کیا اُسے سرمہ لگائیں؟ ارشاد فرمایا: نہیں دو یا تین بار یہی فرمایا کہ نہیں پھر فرمایا: کہ ''یہ تو یہی چار مہینے دس دن ہیں اور جاہلیت میں تو ایک سال گزرنے پر مینگنی پھینکا کرتی تھی۔''[1] (یہ جاہلیت کی رسم تھی کہ سال بھر کی عدت ایک جھونپڑے میں گزارتی اور نہایت میلے کچیلے کپڑے پہنتی، جب سال پورا ہوتا تو وہاں سے مینگنی پھینکتی ہوئی نکلتی اور اب عدت پوری ہوتی)۔

حدیث ۲ صحیحین میں ام المومنین ام حبیبہ و ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: جو عورت اللہ (عزوجل) اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے، اُسے یہ حلال نہیں کہ کسی میّت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے، مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن سوگ کرے۔''[2]

حدیث ۳ ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی عورت کسی میّت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے، مگر شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ کرے اور رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے، مگر وہ کپڑا کہ بُننے سے پہلے اُس کا سوت جگہ جگہ باندھ کر رنگتے ہیں اور سرمہ نہ لگائے اور نہ خوشبو چھوئے، مگر جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑا سا عود استعمال کرسکتی ہے۔'' اور ابوداود کی روایت میں یہ بھی ہے کہ مہندی نہ لگائے۔[3]

حدیث ۴ ابوداود و نسائی نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جس عورت کا شوہر مرگیا ہے، وہ نہ کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہنے اور نہ گیرو کا رنگا ہوا اور نہ زیور پہنے اور نہ مہندی لگائے اور نہ سُرمہ۔''[4]

حدیث ۵ ابوداود و نسائی اُنھیں سے راوی، کہ جب میرے شوہر ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے پاس تشریف لائے۔ اُس وقت میں نے مصبر (ایلوہ) لگا رکھا تھا، فرمایا: ''ام سلمہ یہ کیا ہے؟'' میں نے عرض کی، یہ ایلوہ ہے اس میں خوشبو نہیں۔ فرمایا: ''اس سے چہرہ میں خوبصورتی پیدا ہوتی ہے، اگر لگانا ہی ہے تو رات میں لگا لیا کرو اور دن میں صاف کر ڈالا کرو اور خوشبو اور مہندی سے بال نہ سنوارو۔'' میں نے عرض کی، کنگھا کرنے کے لیے کیا چیز سر پر لگاؤں؟ فرمایا: کہ ''بیری کے پتّے سر پر تھوپ لیا کرو پھر کنگھا کرو۔''[5]

---

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الطلاق، باب تحد المتوفي عنها... إلخ، الحديث: ٥٣٣٦، ج٣، ص٥٠٦.

2 ......"صحيح البخاري"، كتاب الجنائز، باب حد المرأة على غير زوجها، الحديث: ١٢٨١، ١٢٨٢، ج١، ص٤٣٣.

3 ......"صحيح مسلم"، كتاب الطلاق، باب وجوب الاحداد في عدة الوفاة... إلخ، الحديث: ١٤٩١، ص٧٩٩.

"سنن أبي داود"، كتاب الطلاق، باب فيما تجتنبه المعتدة في عدتها، الحديث: ٢٣٠٢، ج٢، ص٤٢٥.

4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الطلاق، باب فيما تجتنبه المعتدة في عدتها، الحديث: ٢٣٠٤، ج٢، ص٤٢٥.

5 ......"سنن أبي داود"، كتاب الطلاق، باب فيما تجتنبه المعتدة في عدتها، الحديث: ٢٣٠٥، ج٢، ص٤٢٥.

حدیث ۶ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن کے شوہر کو اُن کے غلاموں نے قتل کر ڈالا تھا، وہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتی ہیں، کہ مجھے میکے میں عدت گزارنے کی اجازت دی جائے کہ میرے شوہر نے کوئی اپنا مکان نہیں چھوڑا اور نہ خرچ چھوڑا۔ اجازت دیدی پھر بُلا کر فرمایا: ''اُسی گھر میں رہو جس میں رہتی ہو، جب تک عدت پوری نہ ہو۔'' لہٰذا اُنھوں نے چار ماہ دس دن اُسی مکان میں پورے کیے۔[1]

مسائل فقہیّہ

مسئلہ ۱ سوگ کے یہ معنی ہیں کہ زینت کو ترک کرے یعنی ہر قسم کے زیور چاندی سونے جواہر وغیرہا کے اور ہر قسم اور ہر رنگ کے ریشم کے کپڑے اگرچہ سیاہ ہوں نہ پہنے اور خوشبو کا بدن یا کپڑوں میں استعمال نہ کرے اور نہ تیل کا استعمال کرے اگرچہ اُس میں خوشبو نہ ہو جیسے روغن زیتون اور کنگھا کرنا اور سیاہ سرمہ لگانا۔ یوہیں سفید خوشبودار سرمہ لگانا اور مہندی لگانا اور زعفران یا کسم یا گیرو کا رنگا ہوا یا سُرخ رنگ کا کپڑا پہننا منع ہے ان سب چیزوں کا ترک واجب ہے۔[2] (جوہرہ، درمختار، عالمگیری) یوہیں پڑیا کا رنگ گلابی۔ دھانی۔ چمپئی اور طرح طرح کے رنگ جن میں تزین[3] ہوتا ہے سب کو ترک کرے۔

مسئلہ ۲ جس کپڑے کا رنگ پُرانا ہوگیا کہ اب اُسکا پہننا زینت نہیں اُسے پہن سکتی ہے۔ یوہیں سیاہ رنگ کے کپڑے میں بھی حرج نہیں جبکہ ریشم کے نہ ہوں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ عذر کی وجہ سے اِن چیزوں کا استعمال کرسکتی ہے مگر اس حال میں اُسکا استعمال زینت کے قصد[5] سے نہ ہو مثلاً دردِ سر کی وجہ سے تیل لگاسکتی ہے یا تیل لگانے کی عادی ہے جانتی ہے کہ نہ لگانے میں دردِ سر ہو جائیگا تو لگانا جائز ہے۔ یا دردِ سر کے وقت کنگھا کرسکتی ہے مگر اُس طرف سے جدھر کے دندانے موٹے ہیں اُدھر سے نہیں جدھر باریک ہوں کہ یہ بال سنوارنے کے لیے ہوتے ہیں اور یہ ممنوع ہے۔ یا سُرمہ لگانے کی ضرورت ہے کہ آنکھوں میں درد ہے۔ یا خارشت[6] ہے تو ریشمی

1 ......''جامع الترمذي''، أبواب الطلاق...إلخ، باب ماجاء این تعتد المتوفي عنها زوجها، الحديث: ۱۲۰۸، ج۲، ص ۴۱۱.

2 ...... ''الدرالمختار''، كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج۵، ص ۲۲۱.

''الفتاوى الهندية''، كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ج۱، ص۵۳۳.

و''الجوهرة النيرة''، كتاب العدة، الجزء الثاني، ص ۱۰۲.

3 ......یعنی بناؤ سنگار۔

4 ......''الفتاوى الهندية''، كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ج۱، ص۵۳۳.

5 ......ارادہ۔

6 ......ایک جلدی بیماری جس میں بدن پر پھنسیاں نکل آتی ہیں اور کھجلی ہوتی ہے۔

کپڑے پہن سکتی ہے۔ یا اُس کے پاس اور کپڑا نہیں ہے تو یہی ریشمی یا رنگا ہوا پہنے مگر یہ ضرور ہے کہ ان کی اجازت ضرورت کے وقت ہے لہٰذا بقدر ضرورت اجازت ہے ضرورت سے زیادہ ممنوع مثلاً آنکھ کی بیماری میں سرمہ لگانے کی ضرورت ہو تو یہ لحاظ ضروری ہے کہ سیاہ سرمہ اُس وقت لگا سکتی ہے جب سفید سرمہ سے کام نہ چلے اور اگر صرف رات میں لگانا کافی ہے تو دن میں لگانے کی اجازت نہیں۔[1] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: سوگ اُس پر ہے جو عاقلہ بالغہ مسلمان ہو اور موت یا طلاق بائن کی عدت ہو اگرچہ عورت باندی ہو۔ شوہر کے عنّین ہونے یا عضو تناسل کے کٹے ہونے کی وجہ سے فرقت ہوئی تو اُس کی عدت میں بھی سوگ واجب ہے۔[2] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۵: طلاق دینے والا سوگ کرنے سے منع کرتا ہے یا شوہر نے مرنے سے پہلے کہہ دیا تھا کہ سوگ نہ کرنا جب بھی سوگ کرنا واجب ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۶: نابالغہ و مجنونہ و کافرہ پر سوگ نہیں۔ ہاں اگر اثنائے عدت میں نابالغہ بالغہ ہوئی مجنونہ کا جنون جاتا رہا اور کافرہ مسلمان ہوگئی تو جو دن باقی رہ گئے ہیں اُن میں سوگ کرے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: ام ولد کو اُس کے مولیٰ نے آزاد کردیا یا مولیٰ کا انتقال ہوگیا تو عدت بیٹھے گی مگر اس عدت میں سوگ واجب نہیں۔ یوہیں نکاح فاسد اور وطی بالشبہہ اور طلاق رجعی کی عدت میں سوگ نہیں۔[5] (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۸: کسی قریب کے مرجانے پر عورت کو تین دن تک سوگ کرنے کی اجازت ہے اس سے زائد کی نہیں اور عورت شوہر والی ہو تو شوہر اس سے بھی منع کرسکتا ہے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹: کسی کے مرنے کے غم میں سیاہ کپڑے پہننا جائز نہیں مگر عورت کو تین دن تک شوہر کے مرنے پر غم کی وجہ

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ج۱، ص۵۳۳.
و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج۵، ص۲۲۲.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج۵، ص۲۲۱.
و"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ج۱، ص۵۳۴.

3 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج۵، ص۲۲۱.

4 ......"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج۵، ص۲۲۳.

5 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب العدة، الجزء الثاني، ص۱۰۳.
و "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ج۱، ص۵۳۴.

6 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج۵، ص۲۲۳.

سے سیاہ کپڑے پہننا جائز ہے اور سیاہ کپڑے غم ظاہر کرنے کے لیے نہ ہوں تو مطلقاً جائز ہیں۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ عدت کے اندر چارپائی پر سوسکتی ہے کہ یہ زینت میں داخل نہیں۔

مسئلہ ۱۱ جوعورت عدت میں ہو اُس کے پاس صراحۃً نکاح کا پیغام دینا حرام ہے اگرچہ نکاح فاسد یا عتق کی عدت میں ہو اور موت کی عدت ہو تو اشارۃً کہہ سکتے ہیں اور طلاق رجعی یا بائن یا فسخ کی عدت میں اشارۃً بھی نہیں کہہ سکتے اور وطی بالشبہہ یا نکاح فاسد کی عدت میں اشارۃً کہہ سکتے ہیں اشارۃً کہنے کی صورت یہ ہے کہ کہے میں نکاح کرنا چاہتا ہوں مگر یہ نہ کہے کہ تجھ سے، ورنہ صراحت ہو جائیگی یا کہے میں ایسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں جس میں یہ یہ وصف ہوں اور وہ اوصاف بیان کرے جو اس عورت میں ہیں یا مجھے تجھ جیسی کہاں ملے گی۔[2] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ جوعورت طلاق رجعی یا بائن کی عدت میں ہے یا کسی وجہ سے فرقت ہوئی اگرچہ شوہر کے بیٹے کا بوسہ لینے سے اور اس کی عدت میں ہو یا خلع کی عدت میں ہو اگرچہ نفقۂ عدت پر خلع ہوا ہو یا اس پر خلع ہوا کہ عدت میں شوہر کے مکان میں نہ رہے گی تو ان عورتوں کو گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں نہ دن میں نہ رات میں جبکہ آزاد ہوں یا لونڈی ہو جو شوہر کے پاس رہتی ہے اور عاقلہ، بالغہ، مسلمہ ہو اگرچہ شوہر نے اُسے باہر نکلنے کی اجازت بھی دی ہو۔ اور نابالغہ لڑکی طلاقِ رجعی کی عدت میں شوہر کی اجازت سے باہر جاسکتی ہے اور بغیر اجازت نہیں اور نابالغہ بائن طلاق کی عدت میں اجازت و بے اجازت دونوں صورت میں جاسکتی ہے ہاں اگر قریب البلوغ[3] ہے تو بغیر اجازت نہیں جاسکتی اور عورت پگلی یا بوہری یا کتابیہ ہے تو جاسکتی ہے مگر شوہر کو منع کرنے کا حق ہے۔ مرد و عورت مجوسی[4] تھے شوہر مسلمان ہوگیا اور عورت نے اسلام لانے سے انکار کیا اور فرقت ہوگئی اور مدخولہ تھی لہٰذا عدت بھی واجب ہوئی تو عدت کے اندر اُس کا شوہر نکلنے سے منع کرسکتا ہے۔ مولیٰ نے ام ولد کو آزاد کیا تو اس عدت میں باہر جاسکتی ہے اور نکاحِ فاسد کی عدت میں نکلنے کی اجازت ہے مگر شوہر منع کرسکتا ہے۔[5] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۳ چند مکان کا ایک صحن ہو اور وہ سب مکان شوہر کے ہوں تو صحن میں آسکتی ہے اوروں کے ہوں تو نہیں۔[6] (درمختار)

---

1. ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج٥، ص٢٢٤.
2. ......"الفتاوى الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ج١، ص٥٣٤.
   و"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج٥، ص٢٢٥.
3. ......بالغ ہونے کے قریب۔
4. ......آگ کی پوجا کرنے والے۔
5. ......"الفتاوى الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ج١، ص٥٣٤.
   و"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج٥، ص٢٢٧.
6. ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج٥، ص٢٢٧.

مسئلہ ۱۴: اگر کرایہ کے مکان میں رہتی تھی جب بھی مکان بدلنے کی اجازت نہیں شوہر کے ذمہ زمانۂ عدت کا کرایہ ہے اور اگر شوہر غائب ہے اور عورت خود کرایہ دے سکتی ہے جب بھی اُسی میں رہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵: موت کی عدت میں اگر باہر جانے کی حاجت ہو کہ عورت کے پاس بقدر کفایت مال نہیں اور باہر جا کر محنت مزدوری کرکے لائیگی تو کام چلے گا تو اسے اجازت ہے کہ دن میں اور رات کے کچھ حصے میں باہر جائے اور رات کا اکثر حصہ اپنے مکان میں گزارے مگر حاجت سے زیادہ باہر ٹھہرنے کی اجازت نہیں۔ اور اگر بقدر کفایت اس کے پاس خرچ موجود ہے تو اسے بھی گھر سے نکلنا مطلقاً منع ہے اور اگر خرچ موجود ہے مگر باہر نہ جائے تو کوئی نقصان پہنچے گا مثلاً زراعت کا کوئی دیکھنے بھالنے والا نہیں اور کوئی ایسا نہیں جسے اس کام پر مقرر کرے تو اس کے لیے بھی جاسکتی ہے مگر رات کو اُسی گھر میں رہنا ہوگا۔[2] (درمختار، ردالمحتار) یو ہیں کوئی سودا لانے والا نہ ہو تو اس کے لیے بھی جاسکتی ہے۔

مسئلہ ۱۶: موت یا فرقت[3] کے وقت جس مکان میں عورت کی سکونت[4] تھی اُسی مکان میں عدت پوری کرے اور یہ جو کہا گیا ہے کہ گھر سے باہر نہیں جاسکتی اس سے مراد یہی گھر ہے اور اس گھر کو چھوڑ کر دوسرے مکان میں بھی سکونت نہیں کرسکتی مگر بضرورت اور ضرورت کی صورتیں ہم آگے لکھیں گے آج کل معمولی باتوں کو جس کی کچھ حاجت نہ ہو محض طبیعت کی خواہش کو ضرورت بولا کرتے ہیں وہ یہاں مراد نہیں بلکہ ضرورت وہ ہے کہ اُس کے بغیر چارہ نہ ہو۔

مسئلہ ۱۷: عورت اپنے میکے گئی تھی یا کسی کام کے لیے کہیں اور گئی تھی اُس وقت شوہر نے طلاق دی یا مر گیا تو فوراً بلا توقف وہاں سے واپس آئے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: جس مکان میں عدت گزارنا واجب ہے اُس کو چھوڑ نہیں سکتی مگر اُس وقت کہ اسے کوئی نکال دے مثلاً طلاق کی عدت میں شوہر نے گھر میں سے اس کو نکال دیا، یا کرایہ کا مکان ہے اور عدتِ وفات ہے مالک مکان کہتا ہے کہ کرایہ دے یا مکان خالی کر اور اس کے پاس کرایہ نہیں یا وہ مکان شوہر کا ہے مگر اس کے حصہ میں جتنا پہنچا وہ قابل سکونت نہیں اور ورثہ اپنے حصہ میں اسے رہنے نہیں دیتے یا کرایہ مانگتے ہیں اور پاس کرایہ نہیں یا مکان ڈھ رہا ہو[6] یا ڈِھنے کا خوف ہو

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، مطلب: الحق ان علی المفتی... إلخ، ج ٥، ص ٢٢٨.

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، مطلب: الحق ان علی المفتی... إلخ، ج ٥، ص ٢٢٨.

3 ......علیحدگی۔　4 ......رہائش۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ج ١، ص ٥٣٥.

6 ......گر رہا ہو۔

یا چوروں کا خوف ہو، مال تلف[1] ہو جانے کا اندیشہ ہے یا آبادی کے کنارے مکان ہے اور مال وغیرہ کا اندیشہ ہے تو ان صورتوں میں مکان بدل سکتی ہے۔ اور اگر کرایہ کا مکان ہو اور کرایہ دے سکتی ہے یا ورثہ کو کرایہ دے کر رہ سکتی ہے تو اُسی میں رہنا لازم ہے۔ اور اگر حصہ اتنا ملا کہ اس کے رہنے کے لیے کافی ہے تو اُسی میں رہے اور دیگر ورثۂ شوہر جن سے پردہ فرض ہے اُن سے پردہ کرے اور اگر اُس مکان میں نہ چور کا خوف ہے نہ پروسیوں کا مگر اُس میں کوئی اور نہیں ہے اور تنہا رہتے خوف کرتی ہے تو اگر خوف زیادہ ہو مکان بدلنے کی اجازت ہے ورنہ نہیں اور طلاق بائن کی عدت ہے اور شوہر فاسق ہے اور کوئی وہاں ایسا نہیں کہ اگر اُس کی نیت بد ہو تو روک سکے ایسی حالت میں مکان بدل دے۔[2] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۹ وفات کی عدت میں اگر مکان بدلنا پڑے تو اُس مکان سے جہاں تک قریب کا میسر آ سکے اُسے لے اور عدت طلاق کی ہو تو جس مکان میں شوہر اُسے رکھنا چاہے اور اگر شوہر غائب ہے تو عورت کو اختیار ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ جب مکان بدلا تو دوسرے مکان کا وہی حکم ہے جو پہلے کا تھا یعنی اب اس مکان سے باہر جانے کی اجازت نہیں مگر عدتِ وفات میں بوقتِ حاجت بقدرِ حاجت جس کا ذکر پہلے ہو چکا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ طلاقِ بائن کی عدت میں یہ ضروری ہے کہ شوہر و عورت میں پردہ ہو یعنی کسی چیز سے آڑ کر دی جائے کہ ایک طرف شوہر رہے اور دوسری طرف عورت۔ عورت کا اُس کے سامنے اپنا بدن چھپانا کافی نہیں اس واسطے کہ عورت اب اجنبیہ ہے اور اجنبیہ سے خلوت جائز نہیں بلکہ یہاں فتنہ کا زیادہ اندیشہ ہے اور اگر مکان میں تنگی ہو اتنا نہیں کہ دونوں الگ الگ رہ سکیں تو شوہر اُتنے دنوں تک مکان چھوڑ دے، یہ نہ کرے کہ عورت کو دوسرے مکان میں بھیج دے اور خود اس میں رہے کہ عورت کو مکان بدلنے کی بغیر ضرورت اجازت نہیں اور اگر شوہر فاسق ہو تو اُسے حکماً اُس مکان سے علیحدہ کر دیا جائے اور اگر نہ نکلے تو اُس مکان میں کوئی ثقہ[5] عورت رکھ دی جائے جو فتنہ کے روکنے پر قادر ہو اور اگر رجعی کی عدت ہو تو پردہ کی کچھ حاجت نہیں اگرچہ شوہر فاسق ہو کہ یہ نکاح سے باہر نہ ہوئی۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... ضائع۔

2 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ج۱، ص۵۳۵.
و"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج۵، ص۲۲۹، وغیرھما.

3 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ج۱، ص۵۳۵.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... معتبر، قابلِ اعتماد۔

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، مطلب: الحق ان علی المفتی... إلخ، ج۵، ص۲۳۰.

مسئلہ ۲۲ تین طلاق کی عدت کا بھی وہی حکم ہے جو طلاق بائن کی عدت کا ہے۔ زن وشوا گر بڑھیا بوڑھے ہوں اور فرقت واقع ہوئی اور اُن کی اولادیں ہوں جنکی مفارقت گوارا نہ ہو تو دونوں ایک مکان میں رہ سکتے ہیں جبکہ زن وشو کی طرح نہ رہتے ہوں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۳ سفر میں شوہر نے طلاق بائن دی یا اُس کا انتقال ہوا اب وہ جگہ شہر ہے یا نہیں اور وہاں سے جہاں جانا ہے مدتِ سفر ہے یا نہیں اور بہرصورت مکان مدتِ سفر ہے یا نہیں اگر کسی طرف مسافت سفر نہ ہو تو عورت کو اختیار ہے وہاں جائے یا گھر واپس آئے اُسکے ساتھ محرم ہو یا نہ ہو مگر بہتر یہ ہے کہ گھر واپس آئے اور اگر ایک طرف مسافتِ سفر ہے اور دوسری طرف نہیں تو جدھر مسافتِ سفر نہ ہو اُس کو اختیار کرے اور اگر دونوں طرف مسافتِ سفر ہے اور وہاں آبادی نہ ہو تو اختیار ہے جائے یا واپس آئے ساتھ میں محرم ہو یا نہ ہو اور بہتر گھر واپس آنا ہے اور اگر اس وقت شہر میں ہے تو وہیں عدت پوری کرے محرم یا بغیر محرم نہ ادھر آسکتی ہے نہ اُدھر جاسکتی اور اگر اس وقت جنگل میں ہے مگر راستہ میں گاؤں یا شہر ملے گا اور وہاں ٹھہر سکتی ہے کہ مال یا آبرو کا اندیشہ نہیں اور ضرورت کی چیزیں وہاں ملتی ہوں تو وہیں عدت پوری کرے پھر محرم کے ساتھ وہاں سے سفر کرے۔[2] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ عورت کو عدت میں شوہر سفر میں نہیں لیجاسکتا، اگرچہ وہ رجعی کی عدت ہو۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۵ رجعی کی عدت کے وہی احکام ہیں جو بائن کے ہیں مگر اس کے لیے سوگ نہیں اور سفر میں رجعی طلاق دی تو شوہر ہی کے ساتھ رہے اور کسی طرف مسافت سفر[4] ہے تو اُدھر نہیں جاسکتی۔[5] (درمختار)

ثبوت نسب کا بیان

حدیث میں فرمایا: ''بچہ اُس کے لیے ہے، جس کا فراش ہے (یعنی عورت جس کی منکوحہ یا کنیز ہو) اور زانی کے لیے پتھر ہے۔''[6]

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج٥، ص ٢٣١.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج٥، ص ٢٣٢.

و"الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ج١، ص ٥٣٥.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج٥، ص ٢٣٣.

4 ......یعنی ساڑھے ستاون میل کی راہ۔

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج٥، ص ٢٣٣.

6 ......"صحیح البخاري"، کتاب الحدود، باب للعاهر الحجر، الحدیث: ٦٨١٨، ج٤، ص ٣٤٠.

مسائل فقہیّہ

مسئلہ ۱: حمل کی مدت کم سے کم چھ مہینے ہے اور زیادہ سے زیادہ دو۲ سال لہٰذا جو عورت طلاق رجعی کی عدت میں ہے اور عدت پوری ہونے کا عورت نے اقرار نہ کیا ہو اور بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے اور اگر عدت پوری ہونے کا اقرار کیا اور وہ مدت اتنی ہے کہ اُس میں عدت پوری ہوسکتی ہے اور وقتِ اقرار سے چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہوا جب بھی نسب ثابت ہے کہ بچہ پیدا ہونے سے معلوم ہوا کہ عورت کا اقرار غلط تھا اور ان دونوں صورتوں میں ولادت سے ثابت ہوا کہ شوہر نے رجعت کرلی ہے جبکہ وقت طلاق سے پورے دو۲ برس یا زیادہ میں بچہ پیدا ہوا اور دو برس سے کم میں پیدا ہوا تو رجعت ثابت نہ ہوئی ممکن ہے کہ طلاق دینے سے پہلے کا حمل ہو اور اگر وقتِ اقرار سے چھ مہینے پر بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت نہیں۔ یوہیں طلاقِ بائن یا موت کی عدت پوری ہونے کا عورت نے اقرار کیا اور وقتِ اقرار سے چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے، ورنہ نہیں۔[1] (درمختار وغیرہ، عامہ کتب)

مسئلہ ۲: جس عورت کو بائن طلاق دی اور وقتِ طلاق سے دو۲ برس کے اندر بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے اور دو برس کے بعد پیدا ہوا تو نہیں مگر جبکہ شوہر اُس بچہ کی نسبت کہے کہ یہ میرا ہے یا ایک بچہ دو۲ برس کے اندر پیدا ہوا دوسرا بعد میں تو دونوں کا نسب ثابت ہوجائیگا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳: وقت نکاح سے چھ۶ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت نہیں اور چھ مہینے یا زیادہ پر ہوا تو ثابت ہے جبکہ شوہر اقرار کرے یا سکوت اور اگر کہتا ہے کہ بچہ پیدا ہی نہ ہوا تو ایک عورت کی گواہی سے ولادت ثابت ہوجائیگی اور اگر شوہر نے کہا تھا کہ جب تو جنے تو تجھ کو طلاق اور عورت بچہ پیدا ہونا بیان کرتی ہے اور شوہر انکار کرتا ہے تو دو مرد یا ایک مرد اور دو۲ عورتوں کی گواہی سے طلاق ثابت ہوگی تنہا جنائی کی شہادت ناکافی ہے۔ یوہیں اگر شوہر نے حمل کا اقرار کیا تھا یا حمل ظاہر تھا جب بھی طلاق ثابت ہے اور نسب ثابت ہونے کے لیے فقط جنائی کا قول کافی ہے۔[3] (جوہرہ) اور اگر دو بچے پیدا ہوئے ایک چھ مہینے کے اندر دوسرا چھ مہینے پر یا چھ مہینے کے بعد تو دونوں میں کسی کا نسب ثابت نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: نکاح میں جہاں نسب ثابت ہونا کہا جاتا ہے وہاں کچھ یہ ضرور نہیں کہ شوہر دعوے کرے تو نسب ہوگا بلکہ

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق،فصل في ثبوت النسب،ج٥،ص٢٣٤،وغیرہ.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق،فصل في ثبوت النسب،ج٥،ص٢٣٧.

3 ......"الجوهرة النيرة"، کتاب العدة،الجزء الثاني،ص١٠٧.

4 ......"الفتاوى الهندية"، کتاب الطلاق،الباب الخامس عشر في ثبوت النسب،ج١،ص٥٣٦.

سکوت سے بھی نسب ثابت ہوگا اور اگر انکار کرے تو نفی نہ ہوگی جب تک لعان نہ ہو اور اگر کسی وجہ سے لعان نہ ہو سکے جب بھی ثابت ہوگا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ نابالغہ کو اُس کے شوہر نے بعدِ دخول طلاقِ رجعی دی اور اُس نے حاملہ ہونا ظاہر کیا تو اگر ستائیس مہینے کے اندر بچہ پیدا ہوا تو ثابت النسب ہے اور طلاق بائن میں دو برس کے اندر ہوگا تو ثابت ہے ورنہ نہیں اور اگر اُس نے عدت پوری ہونیکا اقرار کیا ہے تو وقتِ اقرار سے چھ مہینے کے اندر ہوگا تو ثابت ہے ورنہ نہیں اور اگر نہ حاملہ ہونا ظاہر کیا نہ عدت پوری ہونے کا اقرار کیا بلکہ سکوت کیا تو سکوت کا وہی حکم ہے جو عدت پوری ہونے کے اقرار کا ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ شوہر کے مرنے کے وقت سے دو۲ برس کے اندر بچہ پیدا ہوگا تو نسب ثابت ہے، ورنہ نہیں۔ یہی حکم صغیرہ کا ہے جبکہ حمل کا اقرار کرتی ہو اور اگر عورت صغیرہ ہے جس نے نہ حمل کا اقرار کیا، نہ عدت پوری ہونے کا اور دس مہینے دس دن سے کم میں ہوا تو ثابت ہے ورنہ نہیں اور اگر عدت پوری ہونے کا اقرار کیا اور وقت اقرار یعنی چار مہینے دس دن کے بعد اگر چھ مہینے کے اندر پیدا ہوا تو ثابت ہے، ورنہ نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۷ عورت نے عدتِ وفات میں پہلے یہ کہا مجھے حمل نہیں پھر دوسرے دن کہا حمل ہے تو اُس کا قول مان لیا جائیگا اور اگر چار مہینے دس دن پورے ہونے پر کہا کہ حمل نہیں ہے پھر حمل ظاہر کیا تو اُس کا قول نہیں مانا جائیگا مگر جبکہ شوہر کی موت سے چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہو تو اُس کا وہ اقرار کہ عدت پوری ہوگئی باطل سمجھا جائیگا۔[4] (خانیہ)

مسئلہ ۸ طلاق یا موت کے بعد دو۲ برس کے اندر بچہ پیدا ہوا اور شوہر یا اُس کے ورثہ بچہ پیدا ہونے سے انکار کرتے ہیں اور عورت دعویٰ کرتی ہے تو اگر حمل ظاہر تھا یا شوہر نے حمل کا اقرار کیا تھا تو ولادت ثابت ہے اگرچہ جنائی[5] بھی شہادت نہ دے اور وہ ثابت النسب ہے اور اگر نہ حمل ظاہر تھا نہ شوہر نے حمل کا اقرار کیا تھا تو اُس وقت ثابت ہوگا کہ دو مرد یا ایک مرد، دو عورت گواہی دیں۔ اور مرد کس طرح گواہی دیں گے اس کی صورت یہ ہے کہ عورت تنہا مکان میں گئی اور اُس مکان میں کوئی ایسا بچہ نہ تھا اور بچہ لیے ہوئے باہر آئی یا مرد کی نگاہ اچانک پڑ گئی دیکھا کہ اُس کے بچہ پیدا ہو رہا ہے اور قصداً نگاہ کی

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الخامس عشر في ثبوت النسب، ج۱، ص۵۳٦.

2 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الخامس عشر في ثبوت النسب، ج۱، ص۵۳۷.

3 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، فصل في ثبوت النسب، ج۵، ص۲٤۰.

4 ......"الفتاوى الخانية"، كتاب الطلاق، باب العدة، فصل فى النسب، ج۲، ص۲۷٤.

5 ......دائی، بچہ جنانے والی۔

تو فاسق ہے اور اُس کی گواہی مردود۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹ شوہر بچہ پیدا ہونے کا اقرار کرتا ہے مگر کہتا ہے کہ یہ بچہ نہیں ہے تو اُس کے ثبوت کے لیے جنائی کی شہادت کافی ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۰ عدتِ وفات میں بچہ پیدا ہوا اور بعض ورثہ نے تصدیق کی تو اس کے حق میں نسب ثابت ہوگیا پھر اگر یہ عادل ہے اور اسکے ساتھ کسی اور وارث قابلِ شہادت نے بھی تصدیق کی یا کسی اجنبی نے شہادت دی تو ورثا اور غیر سب کے حق میں نسب ثابت ہوگیا یعنی مثلاً اگر اس لڑکے نے دعویٰ کیا کہ میرے باپ کے فلاں شخص پر اتنے روپے دَین ہیں تو دعویٰ سُننے کے لیے اسکی حاجت نہیں کہ وہ اپنا نسب ثابت کرے اور اگر تنہا ایک وارث تصدیق کرتا ہے یا چند ہوں مگر وہ عادل نہ ہوں تو فقط ان کے حق میں ثابت ہے اوروں کے حق میں ثابت نہیں یعنی مثلاً اگر دیگر ورثا اس صورت میں انکار کرتے ہوں تو اولاد ہونے کی وجہ سے ان کے حصوں میں کوئی کمی نہ ہوگی اور وارث اگر تصدیق کریں تو ان کے لیے اقرار کرنے میں لفظِ شہادت اور مجلسِ قاضی وغیرہ کچھ شرط نہیں مگر اوروں کے حق میں ان کا اقرار اُس وقت مانا جائیگا جب عادل ہوں ہاں اگر اس وارث کے ساتھ کوئی غیر وارث ہے تو اُس کا فقط یہ کہہ دینا کافی نہ ہوگا کہ یہ فلاں کا لڑکا ہے بلکہ لفظِ شہادت اور مجلسِ حکم وغیرہ وہ سب امور جو شہادت میں شرط ہیں، اس کے لیے شرط ہیں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ بچہ پیدا ہوا عورت کہتی ہے کہ نکاح کو چھ مہینے یا زائد کا عرصہ گزرا اور مرد کہتا ہے کہ چھ مہینے نہیں ہوئے تو عورت کو قسم کھلائیں، قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہے اور شوہر یا اس کے ورثہ گواہ پیش کرنا چاہیں تو گواہ نہ سنے جائیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲ کسی لڑکے کی نسبت کہا یہ میرا بیٹا ہے اور اُس شخص کا انتقال ہوگیا اور اُس لڑکے کی ماں جس کا حرہ و مسلمہ ہونا معلوم ہے یہ کہتی ہے کہ میں اُس کی عورت ہوں اور یہ اُسکا بیٹا تو دونوں وارث ہونگے اور اگر عورت کا آزاد ہونا مشہور نہ ہو یا پہلے وہ باندی تھی اور اب آزاد ہے اور یہ نہیں معلوم کہ علوق کے وقت آزاد تھی یا نہیں اور ورثہ کہتے ہیں تو اُس کی ام ولد تھی تو وارث نہ ہوگی۔ یوہیں اگر ورثہ کہتے ہیں کہ تو اُس کے مرنے کے وقت نصرانیہ تھی اور اُس وقت اُس عورت کا مسلمان

---

1 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، فصل في ثبوت النسب، مطلب: في ثبوت النسب من الصغيرة، ج٥، ص٢٤٢.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، فصل في ثبوت النسب، ج٥، ص٢٤٣.

3 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، فصل في ثبوت النسب، مطلب: في ثبوت النسب من الصغيرة، ج٥، ص٢٤٤.

4 ......المرجع السابق، ص٢٤٥.

ہونا مشہور نہیں ہے، جب بھی وارث نہ ہوگی۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۳ عورت کا بچہ خود عورت کے قبضہ میں ہے شوہر کے قبضہ میں نہیں اُس کی نسبت عورت یہ کہتی ہے کہ یہ لڑکا میرے پہلے شوہر سے ہے اس کے پیدا ہونے کے بعد میں نے تجھ سے نکاح کیا اور شوہر کہتا ہے کہ میرا ہے میرے نکاح میں پیدا ہوا تو شوہر کا قول معتبر ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ کسی عورت سے زنا کیا پھر اُس سے نکاح کیا اور چھ مہینے یا زائد میں بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے اور کم میں ہوا تو نہیں اگرچہ شوہر کہے کہ یہ زنا سے میرا بیٹا ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ نسب کا ثبوت اشارہ سے بھی ہوسکتا ہے اگرچہ بولنے پر قادر ہو۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ کسی نے اپنے نابالغ لڑکے کا نکاح کسی عورت سے کر دیا اور لڑکا اتنا چھوٹا ہے کہ نہ جماع کرسکتا ہے نہ اُس سے حمل ہوسکتا ہے اور عورت کے بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت نہیں اور اگر لڑکا مراہق[5] ہے اور اُس کی عورت سے بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ اپنی کنیز سے وطی کرتا ہے اور بچہ پیدا ہوا تو اُس کا نسب اُس وقت ثابت ہوگا کہ یہ اقرار کرے کہ میرا بچہ ہے اور وہ لونڈی ام ولد ہوگئی اب اس کے بعد جو بچے پیدا ہونگے اُن میں اقرار کی حاجت نہیں مگر یہ ضرور ہے کہ نفی کرنے سے مُنْتَفِی ہو جائے گا مگر نفی سے اُس وقت منتفی ہوگا کہ زیادہ زمانہ نہ گزرا ہو نہ قاضی نے اُس کے نسب کا حکم دیدیا ہو اور ان میں کوئی بات پائی گئی تو نفی نہیں ہوسکتی۔ اور مدبرہ کے بچہ کا نسب بھی اقرار سے ثابت ہوگا۔ منکوحہ کے بچہ کا نسب ثابت ہونے کے لیے اقرار کی حاجت نہیں بلکہ انکار کی صورت میں لعان کرنا ہوگا اور جہاں لعان نہیں وہاں انکار سے بھی کام نہ چلے گا۔[7] (عالمگیری، ردالمحتار)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الخامس عشر في ثبوت النسب، ج۱، ص۵۳۹، وغيره.

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الخامس عشر في ثبوت النسب، ج۱، ص۵۴۰.

3 ......المرجع السابق.　4 ......المرجع السابق.

5 ......بالغ ہونے کے قریب۔

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الخامس عشر في ثبوت النسب، ج۱، ص۵۴۰.

7 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الخامس عشر في ثبوت النسب، ج۱، ص۵۳۶.

و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب العدة، فصل في ثبوت النسب، مطلب: الفراش على اربع مراتب، ج۵، ص۲۵۱.

بچّہ کی پرورش کا بیان

حدیث ۱: امام احمد و ابوداود عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ ایک عورت نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے عرض کی، یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرا یہ لڑکا ہے میرا پیٹ اس کے لیے ظرف تھا اور میرے پستان اس کے لیے مشک اور میری گود اس کی محافظ تھی اور اس کے باپ نے مجھے طلاق دیدی اور اب اسکو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''تو زیادہ حقدار ہے، جب تک تو نکاح نہ کرے۔''[1]

حدیث ۲: صحیحین میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ صلح حدیبیہ کے بعد دوسرے سال میں جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عُمرۂ قضا سے فارغ ہوکر مکہ معظّمہ سے روانہ ہوئے تو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی چچا چچا کہتی پیچھے ہولیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنھیں لے لیا اور ہاتھ پکڑ لیا پھر حضرت علی و زید بن حارثہ و جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ہر ایک نے اپنے پاس رکھنا چاہا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، میں نے ہی اسے لیا اور میرے چچا کی لڑکی ہے اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، میرے چچا کی لڑکی ہے اور اس کی خالہ میری بی بی ہے اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، میرے (رضاعی) بھائی کی لڑکی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لڑکی خالہ کو دلوائی اور فرمایا: کہ ''خالہ بمنزلہ ماں کے ہے اور حضرت علی سے فرمایا: کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے اور حضرت جعفر سے فرمایا: کہ تم میری صورت اور سیرت میں مشابہ ہو اور حضرت زید سے فرمایا: کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولیٰ ہو۔''[2]

مسائل فقہیّہ

مسئلہ ۱: بچہ کی پرورش کا حق ماں کے لیے ہے خواہ وہ نکاح میں ہو یا نکاح سے باہر ہوگئی ہو ہاں اگر وہ مرتدہ ہوگئی تو پرورش نہیں کرسکتی یا کسی فسق میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے بچہ کی تربیت میں فرق آئے مثلاً زانیہ یا چور یا نوحہ کرنے والی ہے تو اُس کی پرورش میں نہ دیا جائے بلکہ بعض فقہا نے فرمایا اگر وہ نماز کی پابند نہیں تو اُسکی پرورش میں بھی نہ دیا جائے مگر اصح یہ ہے کہ اُس کی پرورش میں اُس وقت تک رہے گا کہ ناسمجھ ہو جب کچھ سمجھنے لگے تو علیحدہ کرلیں کہ بچہ ماں کو دیکھ کر وہی عادت اختیار کرے گا جو اُس کی ہے۔ یوہیں ماں کی پرورش میں اُسوقت بھی نہ دیا جائے جبکہ بکثرت بچہ کو چھوڑ کر اِدھر اُدھر چلی جاتی ہو اگرچہ اُسکا جانا کسی گناہ کے لیے نہ ہو مثلاً وہ عورت مُردے نہلاتی ہے یا جنائی ہے یا اور کوئی ایسا کام کرتی ہے

---

1 ...... ''سنن أبي داود''، کتاب الطلاق، باب من احق بالولد، الحدیث: ۲۲۷۶، ج۲، ص۴۱۳.

2 ...... ''صحیح البخاری''، کتاب المغازی، باب عمرة القضاء، الحدیث: ۴۲۵۱، ج۳، ص۹۴.

جس کی وجہ سے اُسے اکثر گھر سے باہر جانا پڑتا ہے یا وہ عورت کنیز یا ام ولد یا مدبرہ ہو یا مکاتبہ ہو جس سے قبل عقد کتابت بچہ پیدا ہوا جبکہ وہ بچہ آزاد ہو اور اگر آزاد نہ ہو تو حقِ پرورش مولیٰ کے لیے ہے کہ اُس کی ملک ہے مگر اپنی ماں سے جُدا نہ کیا جائے۔[1] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار وغیرہا)

مسئلہ ۲: اگر بچہ کی ماں نے بچہ کے غیر محرم سے نکاح کرلیا تو اسے پرورش کا حق نہ رہا اور اس کے محرم سے نکاح کیا تو حقِ پرورش باطل نہ ہوا۔ غیر محرم سے مراد وہ شخص ہے کہ نسب کی جہت سے بچہ کے لیے محرم نہ ہو اگرچہ رضاع کی جہت سے محرم ہو جیسے اس کی ماں نے اس کے رضاعی چچا سے شادی کرلی تو اب ماں کی پرورش میں نہ رہے گا کہ اگرچہ رضاع کے لحاظ سے بچہ کا چچا ہے مگر نسباً اجنبی ہے اور نسبی چچا سے نکاح کیا تو باطل نہیں۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳: ماں اگر مفت پرورش کرنا نہیں چاہتی اور باپ اجرت دے سکتا ہے تو اُجرت دے اور تنگ دست ہے تو ماں کے بعد جن کو حقِ پرورش ہے اگر اُن میں کوئی مفت پرورش کرے تو اُس کی پرورش میں دیا جائے بشرطیکہ بچہ کے غیر محرم سے اُس نے نکاح نہ کیا ہو اور ماں سے کہہ دیا جائے کہ یا مفت پرورش کر یا بچہ فلاں کو دیدے مگر ماں اگر بچہ کو دیکھنا چاہے یا اُس کی دیکھ بھال کرنا چاہے تو منع نہیں کرسکتے اور اگر کوئی دوسری عورت ایسی نہ ہو جس کو حقِ پرورش ہے مگر کوئی اجنبی شخص یا رشتہ دار مرد مفت پرورش کرنا چاہتا ہے تو ماں ہی کو دیں گے اگرچہ اُس نے اجنبی سے نکاح کیا ہو اگرچہ اُجرت مانگتی ہو۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: جس کے لیے حقِ پرورش ہے اگر وہ انکار کرے اور کوئی دوسری نہ ہو جو پرورش کرے تو پرورش کرنے پر مجبور کی جائے گی۔ یوہیں اگر بچہ کی ماں دودھ پلانے سے انکار کرے اور بچہ دوسری عورت کا دودھ نہ لیتا ہو یا مفت کوئی دودھ نہیں پلاتی اور بچہ یا اُس کے باپ کے پاس مال نہیں تو ماں دودھ پلانے پر مجبور کی جائے گی۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: ماں کی پرورش میں بچہ ہو اور وہ اس کے باپ کے نکاح یا عدت میں ہو تو پرورش کا معاوضہ نہیں پائے گی ورنہ اسکا بھی حق لے سکتی ہے اور دودھ پلانے کی اُجرت اور بچہ کا نفقہ بھی اور اگر اُس کے پاس رہنے کا مکان نہ ہو تو یہ بھی اور بچہ کو خادم کی ضرورت ہو تو یہ بھی اور یہ سب اخراجات اگر بچہ کا مال ہو تو اُس سے دیے جائیں ورنہ جس پر بچہ کا نفقہ ہے اُسی

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السادس عشر في الحضانة، ج۱، ص۵۴۱.
و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الحضانة، ج۵، ص۲۵۹۔۲۶۱، وغيرها.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الحضانة، ج۵، ص۲۶۱، وغيره.

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الحضانة، مطلب: شروط الحاضنة، ج۵، ص۲۶۱.

4 ......"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الحضانة، مطلب: شروط الحاضنة، ج۵، ص۲۶۵.

کے ذمہ یہ سب بھی ہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۶ ماں نے اگر پرورش سے انکار کردیا پھر یہ چاہتی ہے کہ پرورش کرے تو رجوع کرسکتی ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷ ماں اگر نہ ہو یا پرورش کی اہل نہ ہو یا انکار کردیا یا اجنبی سے نکاح کیا تو اب حق پرورش نانی کے لیے ہے یہ بھی نہ ہو تو نانی کی ماں اس کے بعد دادی پردادی بشرائط مذکورۂ بالا پھر حقیقی بہن پھر اخیافی بہن پھر سوتیلی بہن پھر حقیقی بہن کی بیٹی پھر اخیافی بہن کی بیٹی پھر خالہ یعنی ماں کی حقیقی بہن پھر اخیافی پھر سوتیلی پھر سوتیلی بہن کی بیٹی پھر حقیقی بھتیجی پھر اخیافی بھائی کی بیٹی پھر سوتیلے بھائی کی بیٹی پھر اسی ترتیب سے پھوپیاں پھر ماں کی خالہ پھر باپ کی خالہ پھر ماں کی پھوپیاں پھر باپ کی پھوپیاں اوران سب میں وہی ترتیب ملحوظ ہے کہ حقیقی پھر اخیافی پھر سوتیلی۔اوراگر کوئی عورت پرورش کرنے والی نہ ہو یا ہو مگر اسکا حق ساقط ہو تو عصبات بہ ترتیب ارث یعنی باپ پھر دادا پھر حقیقی بھائی پھر سوتیلا پھر بھتیجے پھر چچا پھر اس کے بیٹے مگر لڑکی کو چچازاد بھائی کی پرورش میں نہ دیں خصوصاً جبکہ مشتہاۃ ہو اور اگر عصبات بھی نہ ہوں تو ذوی الارحام کی پرورش میں دیں مثلاً اخیافی بھائی پھر اُسکا بیٹا پھر ماں کا چچا پھر حقیقی ماموں۔ چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ کی بیٹیوں کو لڑکے کی پرورش کا حق نہیں۔[3] (درمختار،ردالمحتار)

مسئلہ ۸ اگر چند شخص ایک درجہ کے ہوں تو اُن میں جو زیادہ بہتر ہو پھر وہ کہ زیادہ پرہیزگار ہو پھر وہ کہ اُن میں بڑا ہو حقدار ہے۔[4] (عالمگیری،درمختار)

مسئلہ ۹ بچہ کی ماں اگر ایسے مکان میں رہتی ہے کہ گھر والے بچہ سے بغض رکھتے ہیں تو باپ اپنے بچہ کو اُس سے لے لیگا یا عورت وہ مکان چھوڑ دے اور اگر ماں نے بچہ کے کسی رشتہ دار سے نکاح کیا مگر وہ محرم نہیں جب بھی حق ساقط ہو جائیگا مثلاً اُس کے چچازاد بھائی سے ہاں اگر ماں کے بعد اُسی چچا کے لڑکے کا حق ہے یا بچہ لڑکا ہے تو ساقط نہ ہوگا۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ اجنبی کے ساتھ نکاح کرنے سے حقِ پرورش ساقط ہو گیا تھا پھر اُس نے طلاق بائن دیدی یا رجعی دی

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الحضانة، ج٥، ص٢٦٦-٢٦٨.

2 ......"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الحضانة، مطلب: فی لزوم اجرة مسکن الحضانة، ج٥، ص٢٦٤.

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الحضانة، مطلب: فی لزوم اجرة مسکن الحضانة، ج٥، ص٢٦٩-٢٧١.

4 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب السادس عشر في الحضانة، ج١، ص٥٤٢.

و"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الحضانة، ج٥، ص٢٧١.

5 ......"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الحضانة، مطلب: فی لزوم اجرة مسکن الحضانة، ج٥، ص٢٧٢.

مگر عدت پوری ہوگئی تو حقِ پرورش عود[1] کر آئیگا۔[2] (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۱ پاگل اور بوہرے کو حقِ پرورش حاصل نہیں اور اچھے ہوگئے تو حق حاصل ہو جائیگا۔ یوہیں مرتد تھا، اب مسلمان ہوگیا تو پرورش کا حق اسے ملے گا۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲ بچہ نانی یا دادی کے پاس ہے اور وہ خیانت کرتی ہے تو پھوپی کو اختیار ہے کہ اُس سے لے لے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ بچہ کا باپ کہتا ہے کہ اُس کی ماں نے کسی سے نکاح کر لیا اور ماں انکار کرتی ہے تو ماں کا قول معتبر ہے اور اگر یہ کہتی ہے کہ نکاح تو کیا تھا مگر اُس نے طلاق دیدی اور میرا حق عود کر آیا تو اگر اتنا ہی کہا اور یہ نہ بتایا کہ کس سے نکاح کیا جب بھی ماں کا قول معتبر ہے اور اگر یہ بھی بتایا کہ فلاں سے نکاح کیا تھا تو اب جب تک وہ شخص طلاق کا اقرار نہ کرے محض اس عورت کا کہنا کافی نہیں۔[5] (خانیہ)

مسئلہ ۱۴ جس عورت کے لیے حقِ پرورش ہے اُس کے پاس لڑکے کو اُس وقت تک رہنے دیں کہ اب اسے اُس کی حاجت نہ رہے یعنی اپنے آپ کھاتا پیتا، پہنتا، استنجا کر لیتا ہو، اس کی مقدار سات برس کی عمر ہے اور اگر عمر میں اختلاف ہو تو اگر یہ سب کام خود کر لیتا ہو تو اُس کے پاس سے علیحدہ کر لیا جائے ورنہ نہیں اور اگر باپ لینے سے انکار کرے تو جبراً اُس کے حوالے کیا جائے اور لڑکی اُس وقت تک عورت کی پرورش میں رہے گی کہ حدِ شہوت کو پہنچ جائے اس کی مقدار نو برس کی عمر ہے اور اگر اس عمر سے کم میں لڑکی کا نکاح کر دیا گیا جب بھی اُسی کی پرورش میں رہے گی جس کی پرورش میں ہے نکاح کر دینے سے حقِ پرورش باطل نہ ہوگا، جب تک مرد کے قابل نہ ہو۔[6] (خانیہ، بحر وغیرہما)

مسئلہ ۱۵ سات برس کی عمر سے بلوغ تک لڑکا اپنے باپ یا دادا یا کسی اور ولی کے پاس رہے گا پھر جب بالغ ہوگیا اور سمجھ وال ہے کہ فتنہ یا بدنامی کا اندیشہ نہ ہو اور تادیب[7] کی ضرورت نہ ہو تو جہاں چاہے وہاں رہے اور اگر اِن باتوں کا اندیشہ

---

1 ...... یعنی دوبارہ پرورش کا حق حاصل ہو جائے گا۔

2 ...... "الهداية"، كتاب الطلاق، باب الولدمن أحق به، ج٢، ص٢٨٤، وغيرها.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطلاق،باب الحضانة، مطلب: لو كانت الاخوة... إلخ، ج٥، ص٢٧٣.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السادس عشر في الحضانة، ج١، ص٥٤١.

5 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب النكاح،باب في ذكر مسائل المهر، فصل في الحضانة، ج١، ص١٩٤.

6 ...... المرجع السابق.

و"البحرالرائق"، كتاب الطلاق، باب الحضانة، ج٤، ص٢٨٧، وغيرهما.

7 ...... یعنی اصلاح، تربیت۔

ہو اور تادیب کی ضرورت ہو تو باپ دادا وغیرہ کے پاس رہے گا خود مختار نہ ہوگا مگر بالغ ہونے کے بعد باپ پر نفقہ واجب نہیں اب اگر اخراجات کا متکفل ہو[1] تو تبرع و احسان ہے۔[2] (عالمگیری، درمختار) یہ حکم فقہی ہے مگر نظر بحالِ زمانہ خود مختار نہ رکھا جائے، جب تک چال چلن اچھی طرح درست نہ ہولیں اور پورا وثوق[3] نہ ہولے کہ اب اس کی وجہ سے فتنہ و عار نہ ہوگا کہ آج کل اکثر صحبتیں مخرب اخلاق[4] ہوتی ہیں اور نوعمری میں فساد بہت جلد سرایت کرتا ہے۔

مسئلہ ۱۶ لڑکی نو برس کے بعد سے جب تک کوآری ہے باپ دادا بھائی وغیرہم کے یہاں رہے گی مگر جبکہ عمر رسیدہ ہو جائے اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو اُسے اختیار ہے جہاں چاہے رہے اور لڑکی ثیب ہے مثلاً بیوہ ہے اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو اُسے اختیار ہے، ورنہ باپ دادا وغیرہ کے یہاں رہے اور یہ ہم پہلے بیان کرچکے کہ چچا کے بیٹے کو لڑکی کے لیے حقِ پرورش نہیں یہی حکم اب بھی ہے کہ وہ محرم نہیں بلکہ ضرور ہے کہ محرم کے پاس رہے اور محرم نہ ہو تو کسی ثقہ امانت دار عورت کے پاس رہے جو اُس کی عفت کی حفاظت کر سکے اور اگر لڑکی ایسی ہو کہ فساد کا اندیشہ نہ ہو تو اختیار ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ لڑکا بالغ نہ ہوا مگر کام کے قابل ہوگیا ہے تو باپ اُسے کسی کام میں لگا دے جو کام سکھانا چاہے اُس کے جاننے والوں کے پاس بھیج دے کہ اُن سے کام سیکھے نوکری یا مزدوری کے قابل ہو اور باپ اُس سے نوکری یا مزدوری کرانا چاہے تو نوکری یا مزدوری کرائے اور جو کمائے اُس پر صرف کرے اور بچ رہے تو اُس کے لیے جمع کرتا رہے اور اگر باپ جانتا ہے کہ میرے پاس خرچ ہو جائے گا تو کسی اور کے پاس امانت رکھ دے۔[6] (درمختار) مگر سب سے مقدم یہ ہے کہ بچوں کو قرآن مجید پڑھائیں اور دین کی ضروری باتیں سکھائی جائیں روزہ و نماز و طہارت اور بیع و اجارہ و دیگر معاملات کے مسائل جن کی روزمرّہ حاجت پڑتی ہے اور ناواقفی سے خلافِ شرع عمل کرنے کے جرم میں مبتلا ہوتے ہیں اُن کی تعلیم ہو اگر دیکھیں کہ بچہ کو علم کی طرف رجحان ہے اور سمجھ دار ہے تو علمِ دین کی خدمت سے بڑھ کر کیا کام ہے اور اگر استطاعت نہ ہو تو تصحیح و تعلیمِ عقائد اور ضروری مسائل کی تعلیم کے بعد جس جائز کام میں لگائیں اختیار ہے۔

---

1 ......کفالت کرنے والا ہو۔

2 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب السادس عشر في الحضانة، ج۱، ص۵۴۲.
و "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الحضانة، ج۵، ص۲۷۷ .

3 ......اعتماد، یقین۔

4 ......اخلاق کو بگاڑنے والی۔

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق،باب الحضانة، مطلب: لو کانت الاخوة...الخ ،ج۵، ص۲۷۷ .
و "الفتاوی الهندیة"،کتاب الطلاق، الباب السادس عشر في الحضانة ،ج۱، ص۵۴۲.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الحضانة، ج۵، ص۲۷۸.

مسئلہ ۱۸ لڑکی کو بھی عقائد وضروری مسائل سکھانے کے بعد کسی عورت سے سلائی اور نقش ونگار وغیرہ ایسے کام سکھائیں جن کی عورتوں کو اکثر ضرورت پڑتی ہے اور کھانا پکانے اور دیگر امورِ خانہ داری میں اُسکو سلیقہ ہونے کی کوشش کریں کہ سلیقہ والی عورت جس خوبی سے زندگی بسر کرسکتی ہے بدسلیقہ نہیں کرسکتی۔[1]

مسئلہ ۱۹ لڑکی کو نوکر نہ رکھائیں کہ جس کے پاس نوکر رہے گی کبھی ایسا بھی ہوگا کہ مرد کے پاس تنہا رہے اور یہ بڑے عیب کی بات ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰ زمانۂ پرورش میں باپ یہ چاہتا ہے کہ عورت سے بچہ لے کر کہیں دوسری جگہ چلا جائے تو اُس کو یہ اختیار حاصل نہیں اور اگر عورت چاہتی ہے کہ بچہ کو لے کر دوسرے شہر کو چلی جائے اور دونوں شہروں میں اتنا فاصلہ ہے کہ باپ اگر بچہ کو دیکھنا چاہے تو دیکھ کر رات آنے سے پہلے واپس آسکتا ہے تو لے جاسکتی ہے اور اس سے زیادہ فاصلہ ہے تو خود بھی نہیں جاسکتی۔ یہی حکم ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں یا گاؤں سے شہر میں جانے کا ہے کہ قریب ہے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ اور شہر سے گاؤں میں بغیر اجازت نہیں لے جاسکتی، ہاں اگر جہاں جانا چاہتی ہے وہاں اُس کا میکا ہے اور وہیں اُس کا نکاح ہوا ہے تو لے جاسکتی ہے اور اگر اُس کا میکا ہے مگر وہاں نکاح نہیں ہوا بلکہ نکاح کہیں اور ہوا ہے تو نہ میکے لے جاسکتی ہے، نہ وہاں جہاں نکاح ہوا، ماں کے علاوہ کوئی اور پرورش کرنے والی لے جانا چاہتی ہو تو باپ کی اجازت سے لے جاسکتی ہے۔ مسلمان یا ذمی عورت بچہ کو دارالحرب میں مطلقاً نہیں لیجاسکتی، اگرچہ وہیں نکاح ہوا ہو۔[3] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۱ عورت کو طلاق دیدی اُس نے کسی اجنبی سے نکاح کرلیا تو باپ بچہ کو اُس سے لے کر سفر میں لے جاسکتا ہے جبکہ کوئی اور پرورش کا حقدار نہ ہو ورنہ نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۲ جب پرورش کا زمانہ پورا ہو چکا اور بچہ باپ کے پاس آگیا تو باپ پر یہ واجب نہیں کہ بچہ کو اُس کی ماں کے پاس بھیجے نہ پرورش کے زمانہ میں ماں پر باپ کے پاس بھیجنا لازم تھا ہاں اگر ایک کے پاس ہے اور دوسرا اُسے دیکھنا چاہتا ہے تو دیکھنے سے منع نہیں کیا جاسکتا۔[5] (درمختار)

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الحضانة، مطلب: لو كانت الاخوة... إلخ، ج٥، ص٢٧٩.

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الحضانة، مطلب: لو كانت الاخوة... إلخ، ج٥، ص٢٧٩.

3 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الحضانة، مطلب: لو كانت الاخوة... إلخ، ج٥، ص٢٧٩.
و"الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب السادس عشر في الحضانة، ج١، ص٥٤٣-٥٤٤، وغيره.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الحضانة، ج٥، ص٢٨١.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الحضانة، ج٥، ص٢٧٢.

مسئلہ ۲۳ عورت بچہ کو گھوارے میں لٹا کر باہر چلی گئی گھوارہ گرا اور بچہ مر گیا تو عورت پر تاوان نہیں کہ اُس نے خود ضائع نہیں کیا۔[1] (خانیہ)

نفقہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۭ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ۭ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ﴾[2]

مالدار شخص اپنی وسعت کے لائق خرچ کرے اور جس کی روزی تنگ ہے، وہ اُس میں سے خرچ کرے جو اُسے خدا نے دیا، اللہ (عزوجل) کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اُتنی ہی جتنی اُسے طاقت دی ہے، قریب ہے کہ اللہ (عزوجل) سختی کے بعد آسانی پیدا کردے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۤ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ ﴾[3]

جس کا بچہ ہے اُس پر عورتوں کو کھانا اور پہننا ہے دستور کے موافق کسی جان پر تکلیف نہیں دی جاتی مگر اُس کی گنجائش کے لائق ماں کو اُس کے بچہ کے سبب ضرر نہ دیا جائے اور نہ باپ کو اُس کی اولاد کے سبب اور جو باپ کے قائم مقام ہے اُس پر بھی ایسا ہی واجب ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ۭ ﴾[4]

عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہو اپنی طاقت بھر اور اُنھیں ضرر نہ دو کہ اُن پر تنگی کرو۔

حدیث ۱ صحیح مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا: ''عورتوں کے بارے میں خدا سے ڈرو کہ وہ تمھارے پاس قیدی کی مثل ہیں، اللہ (عزوجل) کی امانت کے

1 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب النکاح، فصل في الحضانة، ج۱، ص۱۹٤.

2 ......پ۲۸، الطلاق: ۷.

3 ......پ۲، البقرة: ۲۳۳.

4 ......پ۲۸، الطلاق: ٦.

ساتھ تم نے اُنکو لیا اور اللہ (عزوجل) کے کلمہ کے ساتھ اُن کے فروج کو حلال کیا، تمھارا اُن پر یہ حق ہے کہ تمھارے بچھونوں پر (مکانوں میں) ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کو تم ناپسند رکھتے ہو اور اگر ایسا کریں تو تم اس طرح مار سکتے ہو جس سے ہڈی نہ ٹوٹے اور اُن کا تم پر یہ حق ہے کہ اُنھیں کھانے اور پہننے کو دستور کے موافق دو۔" (1)

حدیث ۲ صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ابوسفیان (میرے شوہر) بخیل ہیں، وہ مجھے اتنا نفقہ نہیں دیتے جو مجھے اور میری اولاد کو کافی ہو مگر اُس صورت میں کہ اُن کی بغیر اطلاع میں کچھ لے لوں (تو آیا اس طرح لینا جائز ہے؟) فرمایا: کہ "اُس کے مال میں سے اتنا تو لے سکتی ہے جو تجھے اور تیرے بچوں کو دستور کے موافق خرچ کے لیے کافی ہو۔" (2)

حدیث ۳ صحیح مسلم میں جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب خدا کسی کو مال دے تو خود اپنے اور گھر والوں پر خرچ کرے۔" (3)

حدیث ۴ صحیح بخاری میں ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "مسلمان جو کچھ اپنے اہل پر خرچ کرے اور نیت ثواب کی ہو تو یہ اُس کے لیے صدقہ ہے۔" (4)

حدیث ۵ بخاری شریف میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "جو کچھ تو خرچ کریگا وہ تیرے لیے صدقہ ہے، یہاں تک کہ لقمہ جو بی بی کے مونھ میں اُٹھا کر دیدے۔" (5)

حدیث ۶ صحیح مسلم شریف میں عبداللہ بن عمرو (6) رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ "آدمی کو گنہگار ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ جس کا کھانا اس کے ذمہ ہو، اُسے کھانے کو نہ دے۔" (7)

---

1 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الحج، باب حجة النبي صلى الله تعالىٰ عليه واله وسلّم، الحديث: ١٢١٨، ص ٦٣٤ .

2 ...... "صحيح البخاري"، كتاب النفقات، باب اذالم ينفق الرجل... إلخ، الحديث: ٥٣٦٤، ج٣، ص ٥١٦ .

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الامارة، باب الناس تبع لقريش... إلخ، الحديث: ١٨٢٢، ص ١٠١٣ .

4 ...... "صحيح البخاري"، كتاب النفقات، باب فضل النفقة على الاهل... إلخ، الحديث: ٥٣٥١، ج٣، ص ٥١١ .

5 ...... "صحيح البخاري"، كتاب النفقات، باب اذالم ينفق الرجل... إلخ، الحديث: ٥٣٥٤، ج٣، ص ٥١٢ .

6 ...... بہارِ شریعت کے نسخوں میں اس مقام پر "عبداللہ بن عمر" رضی اللہ تعالیٰ عنہما لکھا ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ یہ حدیث پاک "صحیح مسلم" میں حضرت سیدنا "عبداللہ بن عمرو" رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، اسی وجہ سے ہم نے متن میں درستگی کی ہے۔... **عِلْمِیه**

7 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الزكاة، باب فضل النفقة على العيال... إلخ، الحديث: ٩٩٤، ص ٤٩٩ .

حدیث ۷ ابوداود وابن ماجہ بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی، کہ میرے پاس مال ہے اور میرے والد کو میرے مال کی حاجت ہے؟ فرمایا: ''تو اور تیرا مال تیرے باپ کے لیے ہیں، تمھاری اولاد تمھاری عمدہ کمائی سے ہیں، اپنی اولاد کی کمائی کھاؤ۔''[1]

مسائل فقہیّہ

مسئلہ ۱ نفقہ سے مراد کھانا کپڑا رہنے کا مکان ہے اور نفقہ واجب ہونے کے تین سبب ہیں زوجیت[2]۔ نَسب۔ مِلک[3]۔[4] (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۲ جس عورت سے نکاح صحیح ہوا اُس کا نفقہ شوہر پر واجب ہے عورت مسلمان ہو یا کافرہ، آزاد ہو یا مکاتبہ، محتاج ہو یا مالدار، دخول ہوا ہو یا نہیں، بالغہ ہو یا نابالغہ مگر نابالغہ میں شرط یہ ہے کہ جماع کی طاقت رکھتی ہو یا مشتہاۃ ہو۔ اور شوہر کی جانب کوئی شرط نہیں بلکہ کتنا ہی صغیر السن[5] ہو اُس پر نفقہ واجب ہے اُس کے مال سے دیا جائے گا۔ اور اگر اُس کی ملک میں مال نہ ہو تو اُس کی عورت کا نفقہ اُس کے باپ پر واجب نہیں ہاں اگر اُس کے باپ نے نفقہ کی ضمانت کی ہو تو باپ پر واجب ہے شوہر عنین ہے یا اُسکا عضو تناسل کٹا ہوا ہے یا مریض ہے کہ جماع کی طاقت نہیں رکھتا یا حج کو گیا ہے جب بھی نفقہ واجب ہے۔[6] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳ نابالغہ جو قابلِ جماع نہ ہو اُس کا نفقہ شوہر پر واجب نہیں، خواہ شوہر کے یہاں ہو یا اپنے باپ کے گھر جب تک قابلِ وطی نہ ہو جائے ہاں اگر اس قابل ہو کہ خدمت کر سکے یا اُس سے اُنس حاصل ہو سکے اور شوہر نے اپنے مکان میں رکھا تو نفقہ واجب ہے اور نہیں رکھا تو نہیں۔[7] (عالمگیری، درمختار)

---

1 ...... "سنن أبي داود"، کتاب البیوع، باب فی الرجل یأکل من مال ولدہ، الحدیث: ۳۵۳۰، ج۳، ص۴۰۳.

2 ...... نکاح میں ہونا۔

3 ...... مِلکیت۔

4 ...... "الجوهرة النيرة"، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص۱۰۸.
و"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج۵، ص۲۸۳.

5 ...... کم عمر۔

6 ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر، الفصل الاول في نفقة الزوجة، ج۱، ص۵۴۴.
و"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج۵، ص۲۸۳.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر، الفصل الاول في نفقة الزوجة، ج۱، ص۵۴۴.
و"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج۵، ص۲۸۶.

مسئلہ ۴ عورت کا مقام بند ہے جس کے سبب سے وطی نہیں ہوسکتی یا دیوانی ہے یا بوہری، تو نفقہ واجب ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۵ زوجہ کنیز ہے یا مدبرہ یا ام ولد تو نفقہ واجب ہونے کے لیے تبوِیہ شرط ہے یعنی اگر مولیٰ کے گھر رہتی ہے تو واجب نہیں۔[2] (جوہرہ)

مسئلہ ۶ نکاحِ فاسد مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح ہو تو اس میں یا اس کی عدت میں نفقہ واجب نہیں۔ یوہیں وطی بالشبہہ میں اور اگر بظاہر نکاح صحیح ہوا اور قاضی شرع نے نفقہ مقرر کر دیا بعد کو معلوم ہوا کہ نکاح صحیح نہیں مثلاً وہ عورت اس کی رضاعی بہن ثابت ہوئی تو جو کچھ نفقہ میں دیا ہے واپس لے سکتا ہے اور اگر بطور خود بلاحکمِ قاضی[3] دیا ہے تو نہیں لے سکتا۔[4] (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۷ انجانے میں عورت کی بہن یا پھوپھی یا خالہ سے نکاح کیا بعد کو معلوم ہوا اور تفریق ہوئی تو جب تک اس کی عدت پوری نہ ہوگی عورت سے جماع نہیں کرسکتا مگر عورت کا نفقہ واجب ہے اور اُس کی بہن، پھوپی، خالہ کا نہیں اگرچہ ان عورتوں پر عدت واجب ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ بالغہ عورت جب اپنے نفقہ کا مطالبہ کرے اور ابھی رخصت نہیں ہوئی ہے تو اُس کا مطالبہ درست ہے جبکہ شوہر نے اپنے مکان پر لے جانے کو اُس سے نہ کہا ہو۔ اور اگر شوہر نے کہا تُو میرے یہاں چل اور عورت نے انکار نہ کیا جب بھی نفقہ کی مستحق ہے اور اگر عورت نے انکار کیا تو اس کی دو صورتیں ہیں اگر کہتی ہے جب تک مہرِ معجّل نہ دوگے نہیں جاؤنگی جب بھی نفقہ پائے گی کہ اُس کا انکار ناحق نہیں اور اگر انکار ناحق ہے مثلاً مہرِ معجّل ادا کر چکا ہے یا مہر معجّل تھا ہی نہیں یا عورت معاف کر چکی ہے تو اب نفقہ کی مستحق نہیں جب تک شوہر کے مکان پر نہ آئے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ دخول ہونے کے بعد اگر عورت شوہر کے یہاں آنے سے انکار کرتی ہے تو اگر مہرِ معجّل کا مطالبہ کرتی ہے کہ دے دو تو چلوں تو نفقہ کی مستحق ہے، ورنہ نہیں۔[7] (درمختار)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٢٨٦.
2 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب النفقات، الجزء الثاني، ص١٠٨.
3 ...... قاضی کے حکم کے بغیر۔
4 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب النفقات، الجزء الثاني، ص١٠٨.
و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: لاتجب على الاب ... إلخ، ج٥، ص٢٨٨.
5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الاول، ج١، ص٥٤٧.
6 ...... المرجع السابق، ص٥٤٥.
7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٢٨٦.

مسئلہ ۱۰ شوہر کے مکان میں رہتی ہے مگر اُس کے قابو میں نہیں آتی تو نفقہ ساقط نہیں اور اگر جس مکان میں رہتی ہے وہ عورت کی ملک ہے اور شوہر کا آنا وہاں بند کر دیا تو نفقہ نہیں پائے گی ہاں اگر اُس نے شوہر سے کہا کہ مجھے اپنے مکان میں لے چلو یا میرے لیے کرایہ پر کوئی مکان لے دو اور شوہر نہ لے گیا تو قصور شوہر کا ہے لہٰذا نفقہ کی مستحق ہے۔ یوہیں اگر شوہر نے پرایا مکان غصب کرلیا ہے اُس میں رہتا ہے عورت وہاں رہنے سے انکار کرتی ہے تو نفقہ کی مستحق ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ شوہر عورت کو سفر میں لے جانا چاہتا ہے اور عورت انکار کرتی ہے یا عورت مسافتِ سفر[2] پر ہے، شوہر نے کسی اجنبی شخص کو بھیجا کہ اُسے یہاں اپنے ساتھ لے آ عورت اُس کے ساتھ جانے سے انکار کرتی ہے تو نفقہ[3] ساقط نہ ہوگا اور اگر عورت کے محرم کو بھیجا اور آنے سے انکار کرے تو نفقہ ساقط ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ عورت شوہر کے گھر بیمار ہوئی یا بیمار ہو کر اُس کے یہاں گئی یا اپنے ہی گھر رہی مگر شوہر کے یہاں جانے سے انکار نہ کیا تو نفقہ واجب ہے اور اگر شوہر کے یہاں بیمار ہوئی اور اپنے باپ کے یہاں چلی گئی اگر اتنی بیمار ہے کہ ڈولی وغیرہ پر بھی نہیں آسکتی تو نفقہ کی مستحق ہے اور اگر آسکتی ہے مگر نہیں آئی تو نہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۳ عورت شوہر کے یہاں سے ناحق چلی گئی تو نفقہ نہیں پائے گی جب تک واپس نہ آئے اور اگر اُس وقت واپس آئی کہ شوہر مکان پر نہیں بلکہ پردیس چلا گیا ہے جب بھی نفقہ کی مستحق ہے۔ اور اگر عورت یہ کہتی ہے کہ میں شوہر کی اجازت سے گئی تھی اور شوہر انکار کرتا ہے یا یہ ثابت ہوگیا کہ بلا اجازت چلی گئی تھی مگر عورت کہتی ہے کہ گئی تو تھی بغیر اجازت مگر کچھ دنوں شوہر نے وہاں رہنے کی اجازت دیدی تھی تو بظاہر عورت کا قول معتبر نہ ہوگا۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴ چند مہینے کا نفقہ شوہر پر باقی تھا عورت اُس کے مکان سے بغیر اجازت چلی گئی تو یہ نفقہ بھی ساقط ہوگیا اور لوٹ کر آئے جب بھی اُس کی مستحق نہ ہوگی اور اگر باجازت اس نے قرض لے کر نفقہ میں صرف کیا تھا اور اب چلی گئی تو ساقط نہ ہوگا۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الاول، ج١، ص٥٤٥.

2 ......یعنی ساڑھے ستاون میل کی راہ۔

3 ......کھانے پینے اور رہائش وغیرہ کے اخراجات۔

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٢٩٠.

5 ......المرجع السابق، ص٢٨٧.

6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: لا تجب على الاب... إلخ، ج٥، ص٢٨٩.

7 ......المرجع السابق.

مسئلہ ۱۵ عورت اگر قید ہوگئی اگرچہ ظلماً تو شوہر پر نفقہ واجب نہیں ہاں اگر خود شوہر کا عورت پر دَین تھا اُسی نے قید کرایا تو ساقط نہ ہوگا۔ یو ہیں اگر عورت کو کوئی اُٹھالے گیا یا چھین لے گیا جب بھی شوہر پر نفقہ واجب نہیں۔[1] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۶ عورت حج کے لیے گئی اور شوہر ساتھ نہ ہو تو نفقہ واجب نہیں اگرچہ محرم[2] کے ساتھ گئی ہو اگرچہ حج فرض ہو۔ اگرچہ شوہر کے مکان پر رہتی تھی۔ اور اگر شوہر کے ہمراہ ہے تو نفقہ واجب ہے حج فرض ہو یا نفل مگر سفر کے مطابق نفقہ واجب نہیں بلکہ حضر کا نفقہ[3] واجب ہے، لہٰذا کرایہ وغیرہ مصارفِ سفر[4] شوہر پر واجب نہیں۔[5] (جوہرہ، خانیہ)

مسئلہ ۱۷ کسی عورت کو حمل ہے لوگوں کو شبہہ ہے کہ فلاں شخص کا حمل ہے لہٰذا عورت کے باپ نے اُسی سے نکاح کر دیا مگر وہ کہتا ہے کہ حمل مجھ سے نہیں تو نکاح ہو جائے گا مگر نفقہ شوہر پر واجب نہیں اور اگر حمل کا اقرار کرتا ہے تو نفقہ واجب ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ جس عورت کو طلاق دی گئی ہے بہر حال عدت کے اندر نفقہ پائے گی طلاق رجعی ہو یا بائن یا تین طلاقیں، عورت کو حمل ہو یا نہیں۔[7] (خانیہ)

مسئلہ ۱۹ جو عورت بے اجازتِ شوہر گھر سے چلی جایا کرتی ہے اس بنا پر اُسے طلاق دیدی تو عدت کا نفقہ نہیں پائے گی ہاں اگر بعدِ طلاق شوہر کے گھر میں رہی اور باہر جانا چھوڑ دیا تو پائے گی۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ جب تک عورت سن ایاس[9] کو نہ پہنچے اُس کی عدت تین حیض ہے جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا اور اگر اس عمر سے پہلے کسی وجہ سے جوان عورت کو حیض نہیں آتا تو اس کی عدت کتنی ہی طویل ہو زمانۂ عدت کا نفقہ واجب ہے یہاں تک کہ اگر سن ایاس تک حیض نہ آیا تو بعدِ ایاس تین ماہ گزرنے پر عدت ختم ہوگی اور اُس وقت تک نفقہ دینا ہوگا۔ ہاں اگر شوہر گواہوں سے ثابت کر دے کہ عورت نے اقرار کیا ہے کہ تین حیض آئے اور عدت ختم ہوگئی تو نفقہ ساقط کہ عدت پوری ہو چکی اور اگر عورت کو طلاق ہوئی اُس نے اپنے کو حاملہ بتایا تو وقتِ طلاق سے دو برس تک وضعِ حمل[10] کا انتظار کیا جائے وضعِ حمل تک نفقہ واجب

---

1 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب النفقات، الجزء الثاني، ص ١١١.

2 ......ایسا رشتہ دار جس کے ساتھ نکاح ہمیشہ حرام ہو۔ 3 ......حالت اقامت کا نفقہ۔ 4 ......سفر کے اخراجات۔

5 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب النكاح، باب النفقة، ج ١، ص ١٩٦.

و"الجوهرة النيرة"، كتاب النفقات، الجزء الثاني، ص ١١١.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الاول، ج ١، ص ٥٤٦.

7 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب النكاح، باب النفقة، ج ١، ص ١٩٦.

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الأول، ج ١، ص ٥٤٥.

9 ......یعنی ایسی عمر جس میں حیض کا خون آنا بند ہو جاتا ہے۔ 10 ......بچے پیدا ہونے۔

ہے اور دو۲ برس پر بھی بچہ نہ ہوا اور عورت کہتی ہے کہ مجھے حیض نہیں آیا اور حمل کا گمان تھا تو نفقہ برابر لیتی رہے گی یہاں تک کہ تین حیض آئیں یا سِن ایاس آکر تین مہینے گزر جائیں۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۲۱ عدت کے نفقہ کا نہ دعویٰ کیا نہ قاضی نے مقرر کیا تو عدت گزرنے کے بعد نفقہ ساقط ہوگیا۔

مسئلہ ۲۲ مفقود[2] کی عورت نے نکاح کرلیا اور اس دوسرے شوہر نے دخول بھی کرلیا ہے، اب پہلا شوہر آیا تو عورت اور دوسرے شوہر میں تفریق کردی جائیگی اور عورت عدت گزارے گی، مگر اس عدت کا نفقہ نہ پہلے شوہر پر ہے، نہ دوسرے پر۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۲۳ اپنی مدخولہ عورت کو تین طلاقیں دیدیں عورت نے عدت میں دوسرے سے نکاح کرلیا اور دخول بھی ہوا تو تفریق کردی جائے اور پہلے شوہر پر نفقہ ہے۔ اور منکوحہ نے دوسرے سے نکاح کیا اور دخول کے بعد معلوم ہوا اور تفریق کرائی گئی پھر شوہر کو معلوم ہوا اُس نے تین طلاقیں دیدیں تو عورت پر دونوں کی عدت واجب ہے اور نفقہ کسی پر نہیں۔[4] (خانیہ)

مسئلہ ۲۴ عدت اگر مہینوں سے ہو تو کسی مقدارِ معین پر صلح ہوسکتی ہے اور حیض یا وضعِ حمل سے ہو تو نہیں کہ یہ معلوم نہیں کتنے دنوں میں عدت پوری ہوگی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۲۵ وفات کی عدت میں نفقہ واجب نہیں، خواہ عورت کو حمل ہو یا نہیں۔ یوہیں جو فرقت عورت کی جانب سے معصیت کے ساتھ ہو اُس میں بھی نہیں مثلاً عورت مرتدہ ہوگئی یا شہوت کے ساتھ شوہر کے بیٹے یا باپ کا بوسہ لیا یا شہوت کے ساتھ چھوا، ہاں اگر مجبور کی گئی تو ساقط نہ ہوگا۔ یوہیں اگر عدت میں مرتدہ ہوگئی تو نفقہ ساقط ہوگیا پھر اگر اسلام لائی تو نفقہ عود کر آئیگا۔ اور اگر عدت میں شوہر کے بیٹے یا باپ کا بوسہ لیا تو نفقہ ساقط نہ ہوا اور جو فرقت زوجہ کی جانب سے سببِ مباح سے ہو اُس میں نفقۂ عدت ساقط نہیں مثلاً خیارِ عتق، خیارِ بلوغ عورت کو حاصل ہوا، اُس نے اپنے نفس کو اختیار کیا بشرطیکہ دخول کے بعد ہو ورنہ عدت ہی نہیں اور خلع میں نفقہ ہے، ہاں اگر خلع اس شرط پر ہوا کہ عورت نفقہ وسکنٰے[6] معاف کرے تو نفقہ اب نہیں پائے گی مگر سکنٰے سے شوہر اب بھی بَری نہیں کہ عورت اسکو معاف کرنے کا اختیار نہیں رکھتی۔[7] (جوہرہ)

---

1 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب النکاح، فصل فی نفقة العدة، ج۱، ص۲۰۲.

2 ...... وہ شخص جس کا کوئی پتانہ ہو اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ زندہ ہے یا مرگیا ہے۔

3 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب النکاح، باب النفقة، ج۱، ص۱۹۶.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج۵، ص۳۴۲.

6 ...... یعنی رہنے کا مکان۔

7 ...... "الجوهرة النیرة"، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص۱۱۰،۱۱۱.

مسئلہ ۲۶ عورت سے ایلا یا ظہار یا لعان کیا یا شوہر مرتد ہوگیا یا شوہر نے عورت کی ماں سے جماع کیا یا عنین کی عورت نے فرقت اختیار کی تو ان سب صورتوں میں نفقہ پائے گی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷ عورت نے کسی کے بچہ کو دودھ پلانے کی نوکری کی مگر دودھ پلانے جاتی نہیں بلکہ بچہ کو یہاں لاتے ہیں تو نفقہ ساقط نہیں، البتہ شوہر کو اختیار ہے کہ اس سے روک دے بلکہ اگر اپنے بچہ کو جو دوسرے شوہر سے ہے دودھ پلائے تو شوہر کو منع کر دینے کا اختیار حاصل بلکہ ہر ایسے کام سے منع کرسکتا ہے جس سے اُسے ایذا ہوتی ہے یہاں تک کہ سلائی وغیرہ ایسے کاموں سے بھی منع کرسکتا ہے بلکہ اگر شوہر کو مہندی کی بو ناپسند ہے تو مہندی لگانے سے بھی منع کرسکتا ہے۔اور اگر دودھ پلانے وہاں جاتی ہے خواہ دن میں وہاں رہتی ہے یا رات میں تو نفقہ ساقط ہے۔ یوہیں اگر عورت مُردہ نہلانے یا دائی کا کام کرتی ہے اور اپنے کام کے لیے باہر جاتی ہے مگر رات میں شوہر کے یہاں رہتی ہے اگر شوہر نے منع کیا اور بغیر اجازت گئی تو نفقہ ساقط ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۸ اگر مرد و عورت دونوں مالدار ہوں تو نفقہ مالداروں کا سا ہوگا اور دونوں محتاج ہوں تو محتاجوں کا سا اور ایک مالدار ہے، دوسرا محتاج تو متوسط درجہ کا یعنی محتاج جیسا کھاتے ہوں اُس سے عمدہ اور اغنیا جیسا کھاتے ہوں اُس سے کم اور شوہر مالدار ہو اور عورت محتاج تو بہتر یہ ہے کہ جیسا آپ کھاتا ہو عورت کو بھی کھلائے، مگر یہ واجب نہیں واجب متوسط ہے۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۹ نفقہ کا تعین روپوں سے نہیں کیا جاسکتا کہ ہمیشہ اُتنے ہی روپے دیے جائیں اس لیے کہ نرخ بدلتا رہتا ہے ارزانی وگرانی[4] دونوں کے مصارف یکساں نہیں ہوسکتے بلکہ گرانی میں اُس کے لحاظ سے تعداد بڑھائی جائے گی اور ارزانی میں کم کی جائے گی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰ عورت آٹا پیسنے روٹی پکانے سے انکار کرتی ہے اگر وہ ایسے گھرانے کی ہے کہ اُن کے یہاں کی عورتیں اپنے آپ یہ کام نہیں کرتیں یا وہ بیمار یا کمزور ہے کہ کرنہیں سکتی تو پکا ہوا کھانا دینا ہوگا یا کوئی ایسا آدمی دے جو کھانا پکادے، پکانے پر مجبور نہیں کی جاسکتی اور اگر نہ ایسے گھرانے کی ہے نہ کوئی سبب ایسا ہے کہ کھانا نہ پکاسکے تو شوہر پر یہ واجب نہیں کہ پکا ہوا

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر، الفصل الثالث فی نفقة المعتدة، ج ١، ص ٥٥٧.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج ٥، ص ٢٩٠.

3 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة ، ج ٥، ص ٢٨٦، وغيره.

4 ...... بھاؤ کا اتار چڑھاؤ یعنی سستائی اور مہنگائی۔

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول، ج ١، ص ٥٤٧.

اُسے دے اور اگر عورت خود پکاتی ہے مگر پکانے کی اُجرت مانگتی ہے تو اُجرت نہیں دی جائے گی۔[1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۱ کھانا پکانے کے تمام برتن اور سامان شوہر پر واجب ہے، مثلاً چکی، ہانڈی، توا، چمٹا، رکابی، پیالہ، چمچہ وغیرہا جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے حسبِ حیثیت اعلیٰ، ادنیٰ متوسط۔ یوہیں حسبِ حیثیت اثاث البیت دینا واجب، مثلاً چٹائی، دری، قالین، چار پائی، لحاف، توشک[2]، تکیہ، چادر وغیرہا۔ یوہیں کنگھا، تیل، سر دھونے کے لیے کھلی[3] وغیرہ اور صابن یا بیسن[4] میل دور کرنے کے لیے اور سُرمہ، مسی[5]، مہندی دینا شوہر پر واجب نہیں، اگر لائے تو عورت کو استعمال ضروری ہے۔ عطر وغیرہ خوشبو کی اتنی ضرورت ہے جس سے بغل اور پسینہ کی بُو کو دفع کر سکے۔[6] (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ ۳۲ غسل و وضو کا پانی شوہر کے ذمہ ہے عورت غنی ہو یا فقیر۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳ عورت اگر چائے یا حقہ پیتی ہے تو ان کے مصارف شوہر پر واجب نہیں اگرچہ نہ پینے سے اُس کو ضرر پہنچے گا۔[8] (ردالمحتار) یوہیں پان، چھالیا، تمباکو شوہر پر واجب نہیں۔

مسئلہ ۳۴ عورت بیمار ہو تو اُس کی دوا کی قیمت اور طبیب کی فیس شوہر پر واجب نہیں۔ فصد یا پچھنے کی ضرورت ہو تو یہ بھی شوہر پر نہیں۔[9] (جوہرہ)

مسئلہ ۳۵ بچہ پیدا ہو تو جنائی کی اُجرت شوہر پر ہے اگر شوہر نے بُلایا۔ اور عورت پر ہے اگر عورت نے بلوایا۔ اور اگر وہ خود بغیر ان دونوں میں کسی کے بُلائے آجائے تو ظاہر یہ ہے کہ شوہر پر ہے۔[10] (بحر، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶ سال میں دو۲ جوڑے کپڑے دینا واجب ہے ہر ششماہی پر ایک جوڑا۔ جب ایک جوڑا کپڑا دیدیا تو جب

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول، ج۱، ص۵٤۸.
و "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص۲۹۳.

2 ......پلنگ کا بچھونا، گدا۔

3 ......تِل یا سرسوں کا پھوک جو سر دھونے سے پہلے سر پر لگاتے ہیں۔

4 ......چنے کا آٹا، یہ پہلے ہاتھ دھونے کے لیے استعمال ہوتا تھا۔

5 ......ایک سیاہ قسم کا منجن یا پاؤڈر جسے دانتوں پر ملتے ہیں۔

6 ...... "الجوھرة النیرة"، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص۱۰۸، وغیرھا.

7 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول، ج۱، ص٥٤۹.

8 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: لاتجب علی الاب ... إلخ، ج٥، ص۲۹٤.

9 ...... "الجوھرة النیرة"، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص۱۰۹.

10 ......"البحر الرائق"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج٤، ص۲۹۹.
و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: لاتجب علی الاب...الخ، ج٥، ص۲۹٤.

تک مدت پوری نہ ہو دینا واجب نہیں اور اگر مدت کے اندر پھاڑ ڈالا اور عادۃً جس طرح پہنا جاتا ہے اُس طرح پہنتی تو نہیں پھٹتا تو دوسرے کپڑے اس ششماہی میں واجب نہیں ورنہ واجب ہیں اور اگر مدت پوری ہوگئی اور وہ جوڑا باقی ہے تو اگر پہنا ہی نہیں یا کبھی اُس کو پہنتی تھی اور کبھی اور کپڑے اس وجہ سے باقی ہے تو اب دوسرا جوڑا دینا واجب ہے اور اگر یہ وجہ نہیں بلکہ کپڑا مضبوط تھا اس وجہ سے نہیں پھٹا تو دوسرا جوڑا واجب نہیں۔[1] (جوہرہ)

مسئلہ ۳۷ جاڑوں میں[2] جاڑے کے مناسب اور گرمیوں میں گرمی کے مناسب کپڑے دے مگر بہر حال اس کا لحاظ ضروری ہے کہ اگر دونوں مالدار ہوں تو مالداروں کے سے کپڑے ہوں اور محتاج ہوں تو غریبوں کے سے اور ایک مالدار ہو اور ایک محتاج تو متوسط جیسے کھانے میں تینوں باتوں کا لحاظ ہے۔ اور لباس میں اُس شہر کے رواج کا اعتبار ہے جاڑے گرمی میں جیسے کپڑوں کا وہاں چلن[3] ہے وہ دے چمڑے کے موزے عورت کے لیے شوہر پر واجب نہیں مگر عورت کی باندی[4] کے موزے شوہر پر واجب ہیں۔ اور سوتی، اونی موزے جو جاڑوں میں سردی کی وجہ سے پہنے جاتے ہیں یہ دینے ہونگے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸ عورت جب رخصت ہو کر آئی تو اسی وقت سے شوہر کے ذمے اُس کا لباس ہے اس کا انتظار نہ کرے گا کہ چھ مہینے گزر لیں تو کپڑے بنائے اگرچہ عورت کے پاس کتنے ہی جوڑے ہوں نہ عورت پر یہ واجب کہ میکے سے جو کپڑے لائی ہے وہ پہنے بلکہ اب سب شوہر کے ذمہ ہے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۹ شوہر کو خود ہی چاہیے کہ عورت کے مصارف اپنے ذمہ لے یعنی جس چیز کی ضرورت ہو لا کر یا منگا کر دے۔ اور اگر لانے میں ڈھیل ڈالتا ہے[7] تو قاضی کوئی مقدار وقت اور حال کے لحاظ سے مقرر کر دے کہ شوہر وہ رقم دے دیا کرے اور عورت اپنے طور پر خرچ کرے۔ اور اگر اپنے اوپر تکلیف اُٹھا کر عورت اس میں سے کچھ بچا لے تو وہ عورت کا ہے واپس نہ کریگی نہ آئندہ کے نفقہ میں مُجرا دیگی[8] اور اگر شوہر بقدرِ کفایت عورت کو نہیں دیتا تو بغیر اجازتِ شوہر عورت اُس کے مال

---

1 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب النفقات، الجزء الثاني، ص١٠٩.

2 ......سردیوں میں۔ 3 ......رواج۔ 4 ......لونڈی۔

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: لاتجب على الاب... إلخ، ج٥، ص٢٩٤.

6 ......"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: لاتجب على الاب... إلخ، ج٥، ص٢٩٤.

7 ......یعنی تاخیر کرتا ہے۔ 8 ......یعنی بچائی ہوئی رقم آئندہ کے نفقہ میں شامل نہ ہوگی۔

سے لے کر صرف کرسکتی ہے۔[1] (بحر، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰ نفقہ کی مقدار معین کی جائے تو اس میں جو طریقہ آسان ہو وہ برتا جائے مثلاً مزدوری کرنے والے کے لیے یہ حکم دیا جائیگا کہ وہ عورت کو روزانہ شام کو اتنا دے دیا کرے کہ دوسرے دن کے لیے کافی ہو کہ مزدور ایک مہینے کے تمام مصارف ایک ساتھ نہیں دے سکتا اور تاجر اور نوکری پیشہ جو ماہوار تنخواہ پاتے ہیں مہینے کا نفقہ ایک ساتھ دے دیا کریں اور ہفتہ میں تنخواہ ملتی ہے تو ہفتہ وار اور کھیتی کرنے والے ہر سال یا ربیع وخریف دو فصلوں میں دیا کریں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴۱ اگر شوہر باہر چلا جاتا ہو اور عورت کو خرچ کی ضرورت پڑتی ہو تو اُسے یہ حق ہے کہ شوہر سے کہے کہ کسی کو ضامن بنادو کہ مہینے پر اُس سے خرچ لے لوں پھر اگر عورت کو معلوم ہے کہ شوہر ایک مہینے تک باہر رہے گا تو ایک مہینے کے لیے ضامن طلب کرے اور یہ معلوم ہے کہ زیادہ دنوں سفر میں رہے گا مثلاً حج کو جاتا ہے تو جتنے دنوں کے لیے جاتا ہے، اتنے دنوں کے لیے ضامن مانگے اور اُس شخص نے اگر یہ کہہ دیا کہ میں ہر مہینے میں دے دیا کرونگا تو ہمیشہ کے لیے ضامن ہوگیا۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲ شوہر عورت کو جتنے روپے کھانے کے لیے دیتا ہے اپنے اوپر تکلیف اُٹھا کر اُن میں سے کچھ بچا لیتی ہے اور خوف ہے کہ لاغر ہوجائے گی تو شوہر کو حق ہے کہ اُسے تنگی کرنے سے روک دے نہ مانے تو قاضی کے یہاں اس کا دعویٰ کر کے رُکواسکتا ہے کہ اس کی وجہ سے جمال میں فرق آئے گا اور یہ شوہر کا حق ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۴۳ اگر باہم رضامندی سے کوئی مقدار معین ہوئی یا قاضی نے معین کردی اور چند ماہ تک وہ رقم نہ دی تو عورت وصول کرسکتی ہے اور معاف کرنا چاہے تو کرسکتی ہے بلکہ جو مہینہ آگیا ہے اُس کا بھی نفقہ معاف کرسکتی ہے جبکہ ماہ بماہ نفقہ دینا ٹھہرا ہو اور سالانہ مقرر ہوا تو اس سنہ[5] اور سال گزشتہ کا معاف کرسکتی ہے۔ پہلی صورت میں بعد والے مہینے کا دوسری میں اُس سال کا جو ابھی نہیں آیا معاف نہیں کرسکتی اور اگر نہ باہم کوئی مقدار معین ہوئی نہ قاضی نے معین کی تو زمانۂ گزشتہ کا نفقہ نہ طلب کرسکتی ہے، نہ معاف کرسکتی ہے کہ وہ شوہر کے ذمہ واجب ہی نہیں، ہاں اگر اس شرط پر خلع ہوا کہ عورت عدت کا نفقہ معاف

---

1 ...... "رد المحتار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: لاتجب على الاب ... إلخ، ج٥، ص٢٩٥.
و"البحر الرائق"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٤، ص٢٩٤.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٢٩٦.

3 ...... "الدر المختار" و"رد المحتار"، كتاب الطلاق، مطلب: في اخذ المرأة... إلخ، ج٥، ص٢٩٧.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣٠٠.

5 ......سال۔

کردے تو یہ معاف ہوجائیگا۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۴ عورت کو مثلاً مہینے بھر کا نفقہ دیدیا اُس نے فضول خرچی سے مہینہ پورا ہونے سے پہلے خرچ کرڈالا یا چوری جاتا رہا یا کسی اور وجہ سے ہلاک ہوگیا تو اس مہینے کا نفقہ شوہر پر واجب نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴۵ عورت کے لیے اگر کوئی خادم مملوک ہو یعنی لونڈی یا غلام تو اُس کا نفقہ بھی شوہر پر ہے بشرطیکہ شوہر تنگدست نہ ہو اور عورت آزاد ہو۔ اور اگر عورت کو چند خادموں کی ضرورت ہو کہ عورت صاحب اولاد ہے ایک سے کام نہیں چلتا تو دو تین جتنے کی ضرورت ہے اُن کا نفقہ شوہر کے ذمہ ہے۔[3] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۴۶ شوہر اگر ناداری کے سبب نفقہ دینے سے عاجز ہے تو اس کی وجہ سے تفریق نہ کی جائے۔ یوہیں اگر مالدار ہے مگر مال یہاں موجود نہیں جب بھی تفریق نہ کریں بلکہ اگر نفقہ مقرر ہوچکا ہے تو قاضی حکم دے کہ قرض لیکر یا کچھ کام کر کے صرف کرے اور وہ سب شوہر کے ذمہ ہے کہ اُسے دینا ہوگا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۴۷ عورت نے قاضی کے پاس آکر بیان کیا کہ میرا شوہر کہیں گیا ہے اور مُجھے نفقہ کے لیے کچھ دے کر نہ گیا تو اگر کچھ روپے یا غلہ چھوڑ گیا ہے اور قاضی کو معلوم ہے کہ یہ اُس کی عورت ہے تو قاضی حکم دیگا کہ اُس میں سے خرچ کرے مگر فضول خرچ نہ کرے مگر یہ قسم لے لے کہ اُس سے نفقہ نہیں پایا ہے اور کوئی ایسی بات بھی نہیں ہوئی ہے جس سے نفقہ ساقط ہوجاتا ہے اور عورت سے کوئی ضامن بھی لے۔[5] (خانیہ)

مسئلہ ۴۸ شوہر کہیں چلا گیا ہے اور نفقہ نہیں دے گیا مگر گھر میں اسباب وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جو نفقہ کی جنس سے نہیں تو عورت اُن چیزوں کو بیچ کر کھانے وغیرہ میں نہیں صرف کرسکتی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۹ جس مقدار پر رضامندی ہوئی یا قاضی نے مقرر کی عورت کہتی ہے کہ یہ ناکافی ہے تو مقدار بڑھادی جائے

---

1 ...... "الدر المختار" و"رد المحتار"، كتاب الطلاق،باب النفقة، مطلب في الابراء عن النفقة، ج٥، ص٣٠٣.

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"،كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣٠٦.

3 ......"الفتاوى الهندية"،كتاب الطلاق،الباب السابع عشرفى النفقات، الفصل الاول ،ج١، ص٥٤٧.

و"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣٠٧ ـ ٣٠٩.

4 ...... المرجع السابق، ص٣٠٩ ـ ٣١١.

5 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب النكاح، باب النفقة، ج١، ص١٩٨.

6 ......"الفتاوى الهندية"،كتاب الطلاق،الباب السابع عشرفى النفقات، الفصل الاول ،ج١، ص٥٥٠.

یا شوہر کہتا ہے کہ یہ زیادہ ہے اس سے کم میں کام چل جائیگا کیونکہ اب ارزانی ہے یا مقرر ہی زیادہ مقدار ہوئی اور قاضی کو بھی معلوم ہوگیا کہ یہ رقم زائد ہے تو کم کردی جائے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۵۰ چند مہینے کا نفقہ باقی تھا اور دونوں میں سے کوئی مرگیا تو نفقہ ساقط ہوگیا ہاں اگر قاضی نے عورت کو حکم دیا تھا کہ قرض لیکر صرف کرے پھر کوئی مرگیا تو ساقط نہ ہوگا۔ طلاق سے بھی پیشتر کا نفقہ ساقط ہوجاتا ہے مگر جبکہ اسی لیے طلاق دی ہو کہ نفقہ ساقط ہوجائے تو ساقط نہ ہوگا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۵۱ عورت کو پیشگی نفقہ دے دیا تھا پھر اُن میں سے کسی کا انتقال ہوگیا یا طلاق ہوگئی تو وہ دیا ہوا واپس نہیں ہوسکتا۔ یوہیں اگر شوہر کے باپ نے اپنی بہو کو پیشگی نفقہ دے دیا تو موت یا طلاق کے بعد وہ بھی واپس نہیں لے سکتا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۵۲ مرد نے عورت کے پاس کپڑے یا روپے بھیجے عورت کہتی ہے ہدیۃً بھیجے اور مرد کہتا ہے نفقہ میں بھیجے تو شوہر کا قول معتبر ہے ہاں اگر عورت گواہوں سے ثابت کردے کہ ہدیۃً بھیجے یا یہ کہ شوہر نے اس کا اقرار کیا تھا اور گواہوں نے اُس کے اقرار کی شہادت دی تو گواہی مقبول ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳ غلام نے مولیٰ کی اجازت سے نکاح کیا ہے تو اگر غلام خالص ہے یعنی مدبر و مکاتب نہ ہو تو اُسے بیچ کر اُس کی عورت کا نفقہ ادا کریں پھر بھی باقی رہ جائے تو یکے بعد دیگرے[5] بیچتے رہیں یہاں تک کہ نفقہ ادا ہوجائے بشرطیکہ خریدار کو معلوم ہو کہ نفقہ کی وجہ سے بیچا جارہا ہے اور اگر خریدتے وقت اُسے معلوم نہ تھا بعد کو معلوم ہوا تو خریدار کو بیع رد کرنے کا اختیار ہے اور اگر بیع کو قائم رکھا تو ثابت ہوا کہ راضی ہے لہٰذا اب اسے کوئی عذر نہیں اور اگر مولیٰ بیچنے سے انکار کرتا ہے تو مولیٰ کے سامنے قاضی بیع کردے گا مگر نفقہ میں بیچنے کے لیے یہ شرط ہے کہ نفقہ اتنا اُس کے ذمہ باقی ہو کہ ادا کرنے سے عاجز ہو۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مولیٰ اپنے پاس سے نفقہ دیکر اپنے غلام کو چھڑا لے اور اگر وہ غلام مدبر یا مکاتب ہو جو بدلِ کتابت ادا کرنے سے عاجز نہیں تو بیچا نہ جائے بلکہ کما کر نفقہ کی مقدار پوری کرے۔ اور اگر جس عورت سے نکاح کیا ہے وہ اس کے مولیٰ کی کنیز ہے تو اس پر نفقہ واجب ہی نہیں۔[6] (خانیہ، درمختار)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣١٤.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣١٧.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣١٩.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشرفی النفقات، الفصل الاول، ج١، ص٥٥٢.

5 ......یعنی بار بار۔

6 ......"الفتاوی الخانية"، کتاب النکاح، باب النفقة، ج١، ص١٩٤.

و"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣١٩-٣٢١.

مسئلہ ۵۴ بغیر اجازتِ مولیٰ غلام نے نکاح کیا اور ابھی مولیٰ نے رد نہ کیا تھا کہ آزاد کر دیا تو نکاح صحیح ہوگیا اور آزاد ہونے کے بعد سے نفقہ واجب ہوگا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۵ لونڈی نے مولیٰ کی اجازت سے نکاح کیا اور دن بھر مولیٰ کی خدمت کرتی ہے اور رات میں اپنے شوہر کے پاس رہتی ہے تو دن کا نفقہ مولیٰ پر ہے اور رات کا شوہر پر۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶ غلام یا مدبر یا مکاتب نے نکاح کیا اور اولاد ہوئی تو اولاد کا نفقہ ان پر نہیں بلکہ زوجہ اگر مکاتبہ ہے تو اس پر ہے اور مدبرہ یا ام ولد ہے تو ان کے مولیٰ پر اور آزاد ہے تو خود عورت پر اور اس کے پاس بھی کچھ نہ ہو تو بچہ کا جو سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو اُس پر ہے اور اگر شوہر آزاد ہے اور عورت کنیز جب بھی یہی سب احکام ہیں جو مذکور ہوئے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷ غلام نے مولیٰ کی اجازت سے نکاح کیا تھا اور عورت کا نفقہ واجب ہونے کے بعد مر گیا یا مار ڈالا گیا تو نفقہ ساقط ہوگیا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۵۸ نفقہ کا تیسرا جز سُکنٰے ہے یعنی رہنے کا مکان۔ شوہر جو مکان عورت کو رہنے کے لیے دے، وہ خالی ہو یعنی شوہر کے متعلقین وہاں نہ رہیں، ہاں اگر شوہر کا اتنا چھوٹا بچہ ہو کہ جماع سے آگاہ نہیں تو وہ مانع نہیں۔ یوہیں شوہر کی کنیز یا ام ولد کا رہنا بھی کچھ مضر نہیں اور اگر اُس مکان میں شوہر کے متعلقین رہتے ہوں اور عورت نے اسی کو اختیار کیا کہ سب کے ساتھ رہے تو متعلقین شوہر سے خالی ہونے کی شرط نہیں۔ اور عورت کا بچہ اگرچہ بہت چھوٹا ہو اگر شوہر روکنا چاہے تو روک سکتا ہے عورت کو اس کا اختیار نہیں کہ خواہ مخواہ اُسے وہاں رکھے۔[5] (عامہ کتب)

مسئلہ ۵۹ عورت اگر تنہا مکان چاہتی ہے یعنی اپنی سَوت یا شوہر کے متعلقین کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو اگر مکان میں کوئی ایسا دالان اُس کو دے دے جس میں دروازہ ہو اور بند کر سکتی ہو تو وہ دے سکتا ہے دوسرا مکان طلب کرنے کا اُس کو اختیار نہیں بشرطیکہ شوہر کے رشتہ دار عورت کو تکلیف نہ پہنچاتے ہوں۔ رہا یہ امر کہ پاخانہ[6]، غسل خانہ، باورچی خانہ بھی علیحدہ ہونا

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشرفی النفقات، الفصل الاول، ج۱، ص۵۵٤.

2 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشرفی النفقات، الفصل الاول، ج۱، ص۵۵۵.

3 ...... المرجع السابق.

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج۵، ص۳۱۹، ۳۲۲.

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج۵، ص۳۲٤.

6 ......یعنی بیت الخلاء۔

چاہیے، اس میں تفصیل ہے اگر شوہر مالدار ہو تو ایسا مکان دے جس میں یہ ضروریات ہوں اور غریبوں میں خالی ایک کمرہ دے دینا کافی ہے، اگرچہ غسل خانہ وغیرہ مشترک ہو۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۰ یہ بات ضروری ہے کہ عورت کو ایسے مکان میں رکھے جس کے پڑوسی صالحین ہوں کہ فاسقوں میں خود بھی رہنا اچھا نہیں نہ کہ ایسے مقام پر عورت کا ہونا اور اگر مکان بہت بڑا ہو کہ عورت وہاں تنہا رہنے سے گھبراتی اور ڈرتی ہے تو وہاں کوئی ایسی نیک عورت رکھے جس سے دل بستگی ہو یا عورت کو کوئی دوسرا مکان دے جو اتنا بڑا نہ ہو اور اُس کے ہمسایہ نیک لوگ ہوں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۱ عورت کے والدین ہر ہفتہ میں ایک بار اپنی لڑکی کے یہاں آسکتے ہیں شوہر منع نہیں کرسکتا، ہاں اگر رات میں وہاں رہنا چاہتے ہیں تو شوہر کو منع کرنے کا اختیار ہے اور والدین کے علاوہ اور محارم[3] سال بھر میں ایک بار آسکتے ہیں۔ یوہیں عورت اپنے والدین کے یہاں ہر ہفتہ میں ایک بار اور دیگر محارم کے یہاں سال میں ایک بار جاسکتی ہے، مگر رات میں بغیر اجازت شوہر وہاں نہیں رہ سکتی، دن ہی دن میں واپس آئے اور والدین یا محارم اگر فقط دیکھنا چاہیں تو اس سے کسی وقت منع نہیں کرسکتا۔ اور غیروں کے یہاں جانے یا اُن کی عیادت کرنے یا شادی وغیرہ تقریبوں کی شرکت سے منع کرے بغیر اجازت جائے گی تو گنہگار ہوگی اور اجازت سے گئی تو دونوں گنہگار ہوئے۔[4] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۶۲ عورت اگر کوئی ایسا کام کرتی ہے جس سے شوہر کا حق فوت ہوتا ہے یا اُس میں نقصان آتا ہے یا اُس کام کے لیے باہر جانا پڑتا ہے تو شوہر کو منع کردینے کا اختیار ہے۔[5] (درمختار) بلکہ نظر بحالِ زمانہ ایسے کام سے تو منع ہی کرنا چاہیے جس کے لیے باہر جانا پڑے۔

مسئلہ ۶۳ جس کام میں شوہر کی حق تلفی نہ ہوتی ہو نہ نقصان ہو اگر عورت گھر میں وہ کام کرلیا کرے جیسے کپڑا سینا یا اگلے زمانہ میں چرخہ کاتنے کا رواج تھا تو ایسے کام سے منع کرنے کی کچھ حاجت نہیں خصوصاً جبکہ شوہر گھر نہ ہو کہ ان کاموں سے

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشرفی النفقات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۵۵٦.
و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب فی مسكن الزوجة، ج ۵، ص ۳۲۵.

2 ......"الدر المختار" و"رد المحتار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب في الكلام على المؤنسة، ج ۵، ص ۳۲۸.

3 ......یعنی وہ رشتہ دار جن سے نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہے۔

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۲۸.
و"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشرفی النفقات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۵۵۷.

5 ...... "الدر المختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۳۰.

جی بہلتا رہے گا اور بیکار بیٹھے گی تو وسوسے اور خطرے پیدا ہوتے رہیں گے اور لایعنی باتوں میں مشغول ہوگی۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۴: نابالغ اولاد کا نفقہ باپ پر واجب ہے جبکہ اولاد فقیر ہو یعنی خود اس کی مِلک میں مال نہ ہو اور آزاد ہو۔ اور بالغ بیٹا اگر اپاہج یا مجنون یا نابینا ہو کمانے سے عاجز ہو اور اُس کے پاس مال نہ ہو تو اُس کا نفقہ بھی باپ پر ہے اور لڑکی جبکہ مال نہ رکھتی ہو تو اُس کا نفقہ بہرحال باپ پر ہے اگرچہ اُس کے اعضا سلامت ہوں۔ اور اگر نابالغ کی مِلک میں مال ہے مگر یہاں مال موجود نہیں تو باپ کو حکم دیا جائے گا۔ کہ اپنے پاس سے خرچ کرے جب مال آئے تو جتنا خرچ کیا ہے اُس میں سے لے لے اور اگر بطورِ خود خرچ کیا ہے اور چاہتا ہے کہ مال آنے کے بعد اُس میں سے لے لے تو لوگوں کو گواہ بنائے کہ جب مال آئے گا میں لے لوں گا اور گواہ نہ کیے تو دیانۃً لے سکتا ہے قضاءً نہیں۔[2] (جوہرہ)

مسئلہ ۶۵: نابالغ کا باپ تنگ دست ہے اور ماں مالدار جب بھی نفقہ باپ ہی پر ہے مگر ماں کو حکم دیا جائیگا کہ اپنے پاس سے خرچ کرے اور جب شوہر کے پاس ہو تو وصول کرلے۔[3] (جوہرہ)

مسئلہ ۶۶: اگر باپ مفلس ہے تو کمائے اور بچوں کو کھلائے اور کمانے سے بھی عاجز ہے مثلاً اپاہج ہے تو دادا کے ذمہ نفقہ ہے کہ خود باپ کا نفقہ بھی اس صورت میں اُسی کے ذمہ ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۷: طالبِ علم کہ علمِ دین پڑھتا ہو اور نیک چلن ہو اُس کا نفقہ بھی اُس کے والد کے ذمہ ہے وہ طلبہ مراد نہیں جو فضولیات ولغویات فلاسفہ میں مشتغل ہوں اگر یہ باتیں ہوں تو نفقہ باپ پر نہیں۔[5] (عالمگیری، درمختار)

وہ طلبہ بھی اس سے مراد نہیں جو بظاہر علمِ دین پڑھتے اور حقیقۃً دین ڈھانا چاہتے ہیں مثلاً وہابیوں سے پڑھتے ہیں اُن کے پاس اُٹھتے بیٹھتے ہیں کہ ایسوں سے عموماً یہی مشاہدہ ہو رہا ہے کہ بد باطنی وخباثت اور اللہ (عزوجل) ورسول (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی جناب میں گستاخی کرنے میں اپنے اساتذہ سے بھی سبقت لے گئے۔ ایسوں کا نفقہ درکنار اُنکو پاس بھی نہ آنے دینا چاہیے ایسی تعلیم سے تو جاہل رہنا اچھا تھا کہ اس نے تو مذہب ودین سب کو برباد کیا اور نہ فقط اپنا بلکہ وہ تم کو بھی لے ڈوبے گا۔ ؎

بے ادب تنہا نہ خودراداشت بد   بلکہ آتش درہمہ آفاق زد[6]

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب في الكلام على المؤنسة، ج٥، ص ٣٣١.

2 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب النفقات، الجزء الثانى، ص ١١٥.

3 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب النفقات، الجزء الثانى، ص ١١٥.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: الكلام على نفقة الاقارب، ج٥، ص٣٤٩.

5 ...... "الفتاوى الهندية"،كتاب الطلاق، الباب السابع عشرفي النفقات، الفصل الرابع ، ج١، ص٥٦٣.
و"الدرالمختار"،كتاب الطلاق، باب النفقة،ج٥، ص٣٤٨-٣٤٩.

6 ......ترجمہ: بے ادب صرف اپنے آپ کو برباد نہیں کرتا بلکہ تمام جہان میں آگ لگا دیتا ہے۔

مسئلہ ۶۸ بچہ کی ملک میں کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ہو اور نفقہ کی حاجت ہو تو بیچ کر خرچ کی جائے اگرچہ سب رفتہ رفتہ کر کے خرچ ہو جائے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۹ لڑکی جب جوان ہوگئی اور اُس کی شادی کردی تو اب شوہر پر نفقہ ہے باپ سبکدوش ہوگیا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۰ بچہ جب تک ماں کی پرورش میں ہے اخراجات بچہ کی ماں کے حوالہ کرے یا ضرورت کی چیزیں مہیا کردے اور اگر کوئی مقدار معین کر لی گئی تو اس میں بھی حرج نہیں اور جو مقدار معین ہوئی اگر وہ اتنی زیادہ ہے کہ اندازہ سے باہر ہے تو کم کردی جائے اور اگر اندازہ سے باہر نہیں تو معاف ہے اور کم ہے تو کمی پوری کی جائے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۱ کسی اور کی کنیز سے نکاح کیا اور بچہ پیدا ہوا تو یہ اُسی کی مِلک[4] ہے جس کی مِلک میں اس کی ماں ہے اور اس کا نفقہ باپ پر نہیں بلکہ مولیٰ پر ہے اس کا باپ آزاد ہو یا غلام، باپ پر نہیں اگرچہ مالدار ہو۔ اور اگر غلام یا مدبر یا مکاتب نے مولیٰ[5] کی اجازت سے نکاح کیا اور اولاد پیدا ہوئی تو ان پر نہیں بلکہ اگر ماں مدبرہ یا ام ولد یا کنیز ہے تو مولیٰ پر ہے اور آزاد یا مکاتبہ ہے تو ماں پر اور اگر ماں کے پاس مال نہ ہو تو سب رشتہ داروں میں جو قریب تر ہے اُس پر ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۲ ماں نے اگر بچہ کا نفقہ اُس کے باپ سے لیا اور چوری گیا یا اور کسی طریقہ سے ہلاک ہوگیا تو پھر دوبارہ نفقہ لے گی اور بچ رہا تو واپس کرے گی۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۷۳ باپ مرگیا اُس نے نابالغ بچے اور اموال چھوڑے تو بچوں کا نفقہ اُن کے حصوں میں سے دیا جائیگا۔ یوہیں ہر وارث کا نفقہ اُس کے حصہ میں سے دیا جائیگا پھر اگر میت نے کسی کو وصی کیا ہے تو یہ کام وصی کا ہے کہ ان کے حصوں سے نفقہ دے اور وصی کسی کو نہ کیا ہو تو قاضی کا کام ہے کہ نابالغوں کا نفقہ اُن کے حصوں سے دے یا قاضی کسی کو وصی بنادے کہ وہ خرچ کرے اور اگر وہاں قاضی نہ ہو اور میت کے بالغ لڑکوں نے نابالغوں پر اُن کے حصوں سے خرچ کیا تو قضاءً ان کو تاوان دینا ہوگا اور دیانۃً نہیں۔ یوہیں اگر سفر میں دو شخص ہیں اُن میں سے ایک بیہوش ہوگیا دوسرے نے اُس کا مال اُس پر صرف کیا یا ایک مرگیا دوسرے نے اُس کے مال سے تجہیز و تکفین کی تو دیانۃً تاوان لازم نہیں۔[8] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الرابع، ج۱، ص۵۶۲.

2 ...... المرجع السابق. ص۵۶۳.

3 ...... المرجع السابق.

4 ......مِلکیت۔

5 ......آقا، مالک

6 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول، ج۱، ص۵۵۵.

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج۵، ص۳٤۷.

8 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الرابع، ج۱، ص۵٦٤.

مسئلہ ۷۴ بچہ کو دودھ پلانا ماں پر اُس وقت واجب ہے کہ کوئی دوسری عورت دودھ پلانے والی نہ ملے یا بچہ دوسری کا دودھ نہ لے یا اُس کا باپ تنگدست ہے کہ اُجرت نہیں دے سکتا اور بچہ کی مِلک میں بھی مال نہ ہو ان صورتوں میں دودھ پلانے پر ماں مجبور کی جائے گی اور اگر یہ صورتیں نہ ہوں تو دیانۃً ماں کے ذمہ دودھ پلانا ہے مجبور نہیں کی جاسکتی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۷۵ بچہ کو دائی نے دودھ پلایا کچھ دنوں کے بعد دودھ پلانے سے انکار کرتی ہے اور بچہ دوسری عورت کا دودھ نہیں لیتا یا کوئی اور پلانے والی نہیں ملتی یا ابتدا ہی میں کوئی عورت اس کو دودھ پلانے والی نہیں تو یہی متعین ہے دودھ پلانے پر مجبور کی جائیگی۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۶ بچہ چونکہ ماں کی پرورش میں ہوتا ہے لہٰذا جو دائی مقرر کی جائے وہ ماں کے پاس دودھ پلایا کرے مگر نوکر رکھتے وقت یہ شرط نہ کرلی گئی ہو کہ تجھے یہاں رہ کر دودھ پلانا ہوگا تو دائی پر یہ واجب نہ ہوگا کہ وہاں رہے بلکہ دودھ پلا کر چلی جاسکتی ہے یا کہہ سکتی ہے کہ میں وہاں نہیں پلاؤں گی یہاں پلادونگی یا گھر لیجا کر پلاؤں گی۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۷۷ اگر لونڈی سے بچہ پیدا ہوا تو وہ دودھ پلانے سے انکار نہیں کرسکتی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۸ باپ کو اختیار ہے کہ دائی سے دودھ پلوائے، اگرچہ ماں پلانا چاہتی ہو۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۹ بچہ کی ماں نکاح میں ہو یا طلاقِ رجعی کی عدت میں اگر دودھ پلائے تو اس کی اُجرت نہیں لے سکتی اور طلاقِ بائن کی عدت میں لے سکتی ہے اور اگر دوسری عورت کے بچہ کو جو اُسی شوہر کا ہے دودھ پلائے تو مطلقاً اجرت لے سکتی ہے اگرچہ نکاح میں ہو۔[6] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۸۰ عدت گزرنے کے بعد مطلقاً اُجرت لے سکتی ہے اور اگر شوہر نے دوسری عورت کو مقرر کیا اور ماں مفت پلانے کو کہتی ہے یا اُتنی ہی اُجرت مانگتی ہے جتنی دوسری عورت مانگتی ہے تو ماں کو زیادہ حق ہے اور اگر ماں اُجرت مانگتی ہے اور

1 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣٥٤.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب في ارضاع الصغير، ج٥، ص٣٥٤.

3 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب النكاح، فصل فی نفقة الاولاد، ج١، ص٢٠٥، و كتاب الاجارات فصل فی اجارة الظئر، ج٣، ص٤٢.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الرابع، ج١، ص٥٦١.

5 ...... المرجع السابق.

6 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣٥٥، وغيره.

دوسری عورت مفت پلانے کو کہتی ہے یا ماں سے کم اُجرت مانگتی ہے تو وہ دوسری زیادہ مستحق ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۸۱ عدت کے بعد عورت نے اُجرت پر اپنے بچہ کو دودھ پلایا اور ان دنوں کا نفقہ نہیں لیا تھا کہ شوہر کا یعنی بچہ کے باپ کا انتقال ہوگیا تو یہ نفقہ موت سے ساقط نہ ہوگا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۸۲ باپ، ماں، دادا، دادی، نانا، نانی اگر تنگدست ہوں تو ان کا نفقہ واجب ہے، اگرچہ کمانے پر قادر ہوں جبکہ یہ مالدار ہو یعنی مالک نصاب ہو اگرچہ وہ نصاب نامی نہ ہو اور اگر یہ بھی محتاج ہے تو باپ کا نفقہ اس پر واجب نہیں، البتہ اگر باپ اپاہج یا مفلوج[3] ہے کہ کما نہیں سکتا تو بیٹے کے ساتھ نفقہ میں شریک ہے اگرچہ بیٹا فقیر ہو اور ماں کا نفقہ بھی بیٹے پر ہے، اگرچہ اپاہج نہ ہو اگرچہ بیٹا فقیر ہو۔ یعنی جبکہ بیوہ ہو اور اگر نکاح کرلیا ہے تو اس کا نفقہ شوہر پر ہے اور اگر اس کے باپ کے نکاح میں ہے اور باپ اور ماں دونوں محتاج ہوں تو دونوں کا نفقہ بیٹے پر ہے اور باپ محتاج نہ ہو تو باپ پر ہے اور باپ محتاج ہے اور ماں مالدار تو ماں کا نفقہ اب بھی بیٹے پر نہیں بلکہ اپنے پاس سے خرچ کرے اور شوہر سے وصول کرسکتی ہے۔[4] (جوہرہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۳ باپ وغیرہ کا نفقہ جیسے بیٹے پر واجب ہے، یوہیں بیٹی پر بھی ہے، اگر بیٹا بیٹی دونوں ہوں تو دونوں پر برابر برابر واجب ہے اور اگر دو بیٹے ہوں ایک فقط مالکِ نصاب ہے اور دوسرا بہت مالدار ہے تو باپ کا نفقہ دونوں پر برابر برابر ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۴ باپ اور اولاد کے نفقہ میں قرابت و جزئیت کا اعتبار ہے وراثت کا نہیں مثلاً بیٹا ہے اور پوتا تو نفقہ بیٹے پر واجب ہے، پوتے پر نہیں۔ یوہیں بیٹی ہے اور پوتا تو بیٹی پر ہے، پوتے پر نہیں، اور پوتا ہے اور نواسی یا نواسہ تو دونوں پر برابر، اور بیٹی ہے اور بہن یا بھائی تو بیٹی پر ہے، اور نواسہ نواسی ہیں اور بھائی تو اُن پر ہے، اس پر نہیں اور باپ یا ماں ہے اور بیٹا تو بیٹے پر ہے، اُن پر نہیں اور دادا ہے اور پوتا تو ایک ثلث دادا پر اور باقی پوتے پر، اور باپ ہے اور نواسی نواسہ

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣٥٦.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣٥٨.

3 ......یعنی فالج کا مریض۔

4 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: نفقة الاصول... إلخ، ج٥، ص٣٥٨-٣٦١.

5 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: صاحب الفتح... إلخ، ج٥، ص٣٦١.

و"الجوهرة النيرة"، كتاب النفقات، الجزء الثاني، ص١١٥.

تو باپ پر ہے، ان پر نہیں۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸۵: باپ اگر تنگ دست ہو اور اُس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں اور یہ بچے محتاج ہوں اور بڑا بیٹا مالدار ہے تو باپ اور اُس کی سب اولاد کا نفقہ اس پر واجب ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۸۶: بیٹا اگر ماں باپ دونوں کا نفقہ نہیں دے سکتا مگر ایک کا دے سکتا ہے تو ماں زیادہ مستحق ہے۔ اور اگر باپ محتاج ہے اور چھوٹا بچہ بھی ہے اور دونوں کا نفقہ نہ دے سکتا ہو مگر ایک کا دے سکتا ہے تو بیٹا زیادہ حقدار ہے۔ اور اگر والدین میں کسی کا پورا نفقہ نہ دے سکتا ہو تو دونوں کو اپنے ساتھ کھلائے جو خود کھاتا ہو اُسی میں سے اُنھیں بھی کھلائے۔ اور اگر باپ کو نکاح کرنے کی ضرورت ہے اور بیٹا مالدار ہے تو بیٹے پر باپ کی شادی کرادینا واجب ہے یا اُس کے لیے کوئی کنیز خرید دے اور اگر باپ کی دو بی بیاں ہیں تو بیٹے پر فقط ایک کا نفقہ واجب ہے مگر باپ کو دیدے کہ وہ دونوں کو تقسیم کر کے دے۔[3] (جوہرہ)

مسئلہ ۸۷: باپ بیٹے دونوں نادار ہیں مگر بیٹا کمانے والا ہے تو بیٹے پر دیانۃً حکم کیا جائیگا کہ باپ کو بھی ساتھ لے لے یہ جبکہ بیٹا تنہا ہو اور اگر بال بچوں والا ہے تو مجبور کیا جائے گا کہ باپ کو بھی ہمراہ لے لے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۸۸: جو رشتہ دار محارم ہوں اُن کا بھی نفقہ واجب ہے جبکہ محتاج ہوں اور نابالغ یا عورت ہو۔ اور رشتہ دار بالغ مرد ہو تو یہ بھی شرط ہے کہ کمانے سے عاجز ہو مثلاً دیوانہ ہے یا اُس پر فالج گرا ہے یا اپاہج ہے یا اندھا۔ اور اگر عاجز نہ ہو تو واجب نہیں اگرچہ محتاج ہو اور عورت میں بالغہ نابالغہ کی قید نہیں اور ان کے نفقات بقدرِ میراث[5] واجب ہیں یعنی اُس کے ترکہ سے جتنی مقدار کا وارث ہوگا اُسی کے موافق اِس پر نفقہ واجب مثلاً کوئی شخص محتاج ہے اور اُس کی تین بہنیں ہیں ایک حقیقی ایک سوتیلی ایک اخیافی تو نفقہ کے پانچ حصے تصور کریں تین حقیقی بہن پر اور ایک ایک ان دونوں پر اور اگر اسی طرح کے تین بھائی ہیں تو چھ حصے تصور کریں ایک اخیافی بھائی پر اور باقی حقیقی پر سوتیلے پر کچھ نہیں کہ وہ وارث نہیں۔ اور اگر ماں اور دادا ہیں تو ایک حصہ ماں پر اور دو دادا پر۔ اور اگر ماں اور بھائی یا ماں اور چچا ہے جب بھی یہی صورت ہے اور اگر ان کے ساتھ بیٹا بھی ہے مگر نابالغ نادار ہے یا بالغ ہے مگر عاجز تو اُسکا ہونا نہ ہونا دونوں برابر کہ جب اُس پر نفقہ واجب نہیں تو کالعدم[6] ہے اور اگر حقیقی چچا اور حقیقی پھوپی یا

---

1 ..."رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: صاحب الفتح... إلخ، ج٥، ص٣٦٢.

2 ..."الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشرفی النفقات، الفصل الخامس، ج١، ص٥٦٥.

3 ..."الجوهرة النيرة"، کتاب النفقات، الجزء الثاني، ص١١٩.

4 ..."الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشرفی النفقات، الفصل الخامس، ج١، ص٥٦٥.

5 ...یعنی میراث میں جتنا حصہ اُن کو ملتا ہے اس (حصہ) کے برابر۔ 6 ...نہ ہونے کی طرح۔

حقیقی ماموں ہے تو نفقہ چچا پر ہے پھوپی یا ماموں پر نہیں۔ اور وراثت سے مراد محض اہلِ وراثت ہے کہ حقیقۃً وراثت تو مرنے کے بعد ہوگی، نہ اب۔[1] (جوہرہ، عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۸۹ یہ تو معلوم ہو چکا ہے کہ رشتہ دار عورت میں نابالغہ کی قید نہیں، بلکہ اگر کمانے پر قادر ہے جب بھی اُس کا نفقہ واجب ہے، ہاں اگر کوئی کام کرتی ہے جس سے اُس کا خرچ چلتا ہے تو اب اس کا نفقہ رشتہ دار پر فرض نہیں۔ یوہیں اندھا وغیرہ بھی کماتا ہو تو اب کسی اور پر نفقہ فرض نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹۰ طالبِ علمِ دین اگرچہ تندرست ہے، کام کرنے پر قادر ہے، مگر اپنے کو طلبِ علمِ دین میں مشغول رکھتا ہے تو اُس کا نفقہ بھی رشتہ والوں پر فرض ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۹۱ قریبی رشتہ دار غائب ہے اور دور والا موجود ہے تو نفقہ اسی دور کے رشتہ دار پر ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۹۲ عورت کا شوہر تنگ دست ہے اور بھائی مالدار ہے تو بھائی کو خرچ کرنے کا حکم دیا جائے گا۔ پھر جب شوہر کے پاس مال ہو جائے تو واپس لے سکتا ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۹۳ اگر رشتہ دار محرم نہ ہو جیسے چچازاد بھائی یا محرم ہو مگر رشتہ دار نہ ہو، جیسے رضاعی بھائی، بہن یا رشتہ دار محرم ہو مگر حرمت قرابت کی نہ ہو[6]، جیسے چچازاد بھائی اور وہ رضاعی بھائی بھی ہے کہ حرمت رضاعت کی وجہ سے ہے[7]، نہ رشتہ کی وجہ سے تو ان صورتوں میں نفقہ واجب نہیں۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۹۴ محارم کا نفقہ دے دیا اور اُس کے پاس سے ضائع ہو گیا تو پھر دینا ہوگا اور کچھ بچ رہا تو اتنا کم کر دیا جائے۔[9] (عالمگیری)

---

1 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب النفقات، الجزء الثاني، ص ١٢٠.
و"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشرفى النفقات، الفصل الخامس، ج١، ص٥٦٥-٥٦٧.
و"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣٦٨-٣٧٢.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب في نفقة قرابة... إلخ، ج٥، ص٣٦٨.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣٦٩.

4 ...... المرجع السابق، ص ٣٧٢.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... یعنی نکاح کا حرام ہونا قریبی رشتہ کی وجہ سے نہ ہو۔

7 ...... یعنی نکاح حرام ہونا دودھ کے رشتے کی وجہ سے ہے۔

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشرفى النفقات، الفصل الخامس، ج١، ص٥٦٦.

9 ...... المرجع السابق، ص٥٦٧.

مسئلہ ۹۵ باپ محتاج ہے نفقہ کی ضرورت ہے اور بیٹا جوان مالدار ہے جو موجود نہیں تو باپ کو اختیار ہے کہ اُس کے اسباب کو بیچ کر اپنے نفقہ میں صَرف کرے مگر جائداد غیر منقولہ کے بیچنے کی اجازت نہیں اور ماں اور رشتہ داروں کو کسی چیز کے بیچنے کی اجازت نہیں اور بیٹا موجود ہے تو باپ بھی کسی چیز کو نہیں بیچ سکتا۔ یوہیں اگر بیٹا مجنون ہوگیا اُس کے اور اُس کے بال بچوں کے خرچ کے لیے اُس کی چیزیں باپ فروخت کرسکتا ہے اگرچہ جائداد غیر منقولہ ہو اور اگر باپ کا بیٹے پر دَین ہو اور بیٹا غائب ہو تو دَین وصول کرنے کے لیے اُس کے سامان کو بیچنے کی اجازت نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۹۶ کسی کے پاس امانت رکھی ہے اور مالک غائب ہے اس نے بیچ کر اُس کے بال بچوں یا ماں باپ پر صرف کر دیا اگر مالک کی اجازت سے یا قاضی شرعی کے حکم سے نہیں تو دیانۃً تاوان دینا پڑے گا اور امین نے جن پر خرچ کیا ہے اُن سے واپس نہیں لے سکتا اور اگر وہاں قاضی نہیں یا ہے مگر شرعی نہیں یا مالک کی اجازت سے صرف کیا تو تاوان نہیں۔ یوہیں اگر وہ مالک غائب مر گیا اور امین نے جس پر خرچ کیا ہے وہی اُس کا وارث ہے تو اب وارث تاوان نہیں لے سکتا کہ اس نے اپنا حق پالیا۔ یوہیں اگر دو شخص سفر میں ہوں ایک مر گیا دوسرے نے اُس کے مال سے تجہیز و تکفین کی یا مسجد کے متعلق جائداد وقف ہے اور کوئی متولی نہیں کہ خرچ کرے اہل محلّہ نے وقف کی آمدنی مسجد میں صرف کی یا میت کے ذمہ دَین تھا وصی کو معلوم ہوا اُس نے ادا کر دیا یا مال امانت تھا اور مالک مر گیا اور مالک پر دَین تھا امین نے اُس امانت سے ادا کر دیا یا قرض خواہ مر گیا اور اُس پر دَین تھا قرض دار نے ادا کر دیا تو ان سب صورتوں میں دیانۃً تاوان نہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹۷ کوئی شخص غائب ہے اور اُس کے والدین یا اولاد یا زوجہ کے پاس اُسکی اشیا از قسم نفقہ موجود ہیں انھوں نے خرچ کرلیں تو تاوان نہیں اور اگر وہ شخص موجود ہے اور اپنے والدین حاجت مند کو نہیں دیتا اور وہاں کوئی قاضی بھی نہیں جس کے پاس دعویٰ کریں تو اُنھیں اختیار ہے اُس کا مال چھپا کر لے سکتے ہیں۔ یوہیں اگر وہ دیتا ہے مگر بقدرِ کفایت نہیں دیتا جب بھی بقدر کفایت خفیۃً اس کا مال لے سکتے ہیں اور کفایت سے زیادہ لینا یا بغیر حاجت لینا جائز نہیں۔[3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۹۸ باپ کے پاس رہنے کا مکان اور سواری کا جانور ہے تو اُسے یہ حکم نہیں دیا جائیگا کہ ان چیزوں کو بیچ کر نفقہ میں صرف کرے بلکہ اس کا نفقہ اس کے بیٹے پر فرض ہے ہاں اگر مکان حاجت سے زائد ہے کہ تھوڑے سے حصہ میں رہتا ہے تو جتنا حاجت سے زائد ہے اُسے بیچ کر نفقہ میں صرف کرے اور جب وہی حصہ باقی رہ گیا جس میں رہتا ہے تو اب نفقہ اُس کے

---

1. ..... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج۵، ص۳۷۳ ـ ۳۷۵.
2. ..... "الدر المختار" و"رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة ، مطلب: فی نفقة قرابة...الخ، ج۵، ص۳۷۵.
3. ..... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق ، باب النفقة ، ج۵،ص۳۷۶.
و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشرفی النفقات، الفصل الخامس، ج۱، ص۵۶۷.

بیٹے پر ہے۔ یوہیں اگر اُس کے پاس اعلیٰ درجہ کی سواری ہے تو یہ حکم دیا جائے گا کہ بیچ کر کم درجہ کی سواری خریدے اور جو بچے نفقہ میں صرف کرے پھر اس کے بعد دوسرے پر نفقہ واجب ہوگا یہی احکام اولاد و دیگر محارم کے بھی ہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۹۹ زوجہ کے سوا کسی اور کے نفقہ کا قاضی نے حکم دیا اور ایک مہینہ یا زیادہ زمانہ گزرا تو اس مدت کا نفقہ ساقط ہوگیا اور ایک مہینے سے کم زمانہ گزرا ہے تو وصول کرسکتے ہیں اور زوجہ بہرحال بعدِ حکم قاضی وصول کرسکتی ہے۔ اور اگر نفقہ نہ دینے کی صورت میں اُن لوگوں نے بھیک مانگ کر گزر کی جب بھی ساقط ہوجائے گا کہ جو کچھ مانگ لائے وہ اُن کی ملک ہوگیا تو اب جب تک وہ خرچ نہ ہولے حاجت نہ رہی۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰۰ غیر زوجہ جس کے نفقہ کا قاضی نے حکم دیا تھا اُس نے قاضی کے حکم سے قرض لے کر کام چلایا تو نفقہ ساقط نہ ہوگا یہاں تک کہ اگر قرض لینے کے بعد اُس شخص کا انتقال ہوگیا جس پر نفقہ فرض ہوا تو وہ قرض ترکہ سے ادا کیا جائے گا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۰۱ لونڈی غلام کا نفقہ اُن کے آقا پر ہے وہ مدبر ہوں یا خالص غلام چھوٹے ہوں یا بڑے اپاہج ہوں یا تندرست اندھے ہوں یا انکھیارے[4] اور اگر آقا نفقہ دینے سے انکار کرے تو مزدوری وغیرہ کرکے اپنے نفقہ میں صرف کریں اور کمی پڑے تو مولیٰ سے لیں بچ رہے تو مولیٰ کو دیں اور کما بھی نہ سکتے ہوں تو غیر مدبر و ام ولد میں مولیٰ کو حکم دیا جائے گا کہ اُن کو نفقہ دے یا بیچ ڈالے اور مدبر و ام ولد میں نفقہ پر مجبور کیا جائے گا اور اگر لونڈی خوبصورت ہے کہ مزدوری کو جائے گی تو اندیشہ فتنہ ہے تو مولیٰ کو حکم دیا جائے گا کہ نفقہ دے یا بیچ ڈالے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۲ غلام کو اُس کا آقا خرچ نہیں دیتا اور کمانے پر بھی قادر نہیں یا مولیٰ کمانے کی اجازت نہیں دیتا تو مولیٰ کے مال سے بقدرِ کفایت[6] بلا اجازت لے سکتا ہے۔ ورنہ بلا اجازت لینا جائز نہیں اور اگر مولیٰ کھانے کو دیتا ہے مگر بقدر کفایت نہیں دیتا تو بلا اجازت مولیٰ کا مال نہیں لے سکتا ممکن ہو تو مزدوری کرکے وہ کمی پوری کرلے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۰۳ لونڈی غلام کا نفقہ روٹی سالن وغیرہ اور لباس اُس شہر کی عام خوراک و پوشاک کے موافق ہونا

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الخامس، ج١، ص٥٦٧.

2 ...... "الدر المختار" و"رد المحتار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: في مواضع ... إلخ، ج٥، ص٣٧٧.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣٧٨ ـ ٣٨٠.

4 ...... بینا، درست آنکھوں والے۔

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل السادس، ج١، ص٥٦٨.

6 ...... یعنی اتنی مقدار جو اس کی ضروریات کو کافی ہو۔

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣٨٣.

چاہیے اور لونڈی کو صرف اتنا ہی کپڑا دینا جو سترِ عورت کے لائق ہے جائز نہیں اور اگر مولیٰ اچھے کھانے کھاتا ہے اچھے لباس پہنتا ہے تو یہ واجب نہیں کہ غلام کو بھی ویسا ہی کھلائے پہنائے مگر مستحب ہے کہ ویسا ہی دے اور اگر مولیٰ بخل یا ریاضت کے سبب وہاں کی عادت سے کم درجہ کا کھاتا پہنتا ہے تو یہ ضرور ہے کہ غلام کو وہاں کے عام چلن کے موافق دے اور اگر غلام نے کھانا پکایا ہے تو مولیٰ کو چاہیے کہ اُسے اپنے ساتھ بٹھا کر کھلائے اور اگر غلام ادب کی وجہ سے انکار کرتا ہے تو اُس میں سے اُسے کچھ دیدے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۴: چند غلام ہوں تو سب کو یکساں کھانا کپڑا دے لونڈی کا بھی یہی حکم ہے اور جس لونڈی سے وطی کرتا ہے اُس کا لباس اوروں سے اچھا ہو۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۵: غلام کے وضو غسل وغیرہ کے لیے پانی خریدنے کی ضرورت ہو تو مولیٰ پر خریدنا واجب ہے۔[3] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۰۶: جس غلام کے کچھ حصہ کو آزاد کر دیا ہے اُس کا اور مکاتب کا نفقہ مولیٰ کے ذمہ نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۷: جس غلام کو بیچ ڈالا ہے اُس کا نفقہ بائع پر ہے جب تک بائع کے قبضہ میں ہے اور اگر بیع میں کسی جانب خیار ہو تو نفقہ اُس کے ذمہ ہے جس کی ملک بالآخر قرار پائے اور کسی کے پاس غلام کو امانت یا رہن رکھا تو مالک پر ہے اور عاریۃً دیا تو کھلانا عاریت لینے والے پر ہے اور کپڑا مالک کے ذمہ اور اگر امین یا مرتہن نے قاضی سے اجازت چاہی کہ جو کچھ خرچ ہو وہ غلام کے ذمہ ڈالا جائے تو قاضی اس کا حکم نہ دے بلکہ یہ کہے کہ غلام مزدوری کرے اور جو کمائے اُس کے نفقہ میں صرف کیا جائے یا قاضی غلام کو بیچ ڈالے اور ثمن مولیٰ کے لیے محفوظ رکھے اور اگر قاضی کے نزدیک یہی مصلحت ہے کہ نفقہ اُس پر ڈالا جائے تو یہ حکم بھی دے سکتا ہے۔ یہی احکام اُس وقت بھی ہیں کہ بھاگے ہوئے غلام کو کوئی پکڑ لایا اور قاضی سے نفقہ کے بارے میں اجازت چاہی یا دو شریک تھے ایک حاضر ہے ایک غائب اور حاضر نے اجازت مانگی۔[5] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۰۸: کسی نے غلام غصب کر لیا تو نفقہ غاصب پر ہے، جب تک واپس نہ کرے اور اگر غاصب نے قاضی

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشرفي النفقات، الفصل السادس، ج ١، ص٥٦٨.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب النفقات، الجزء الثاني، ص١٢٣.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشرفي النفقات، الفصل السادس، ج ١، ص٥٦٩.

5 ...... المرجع السابق.

و"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣٨٤.

سے نفقہ یا بیع کی اجازت مانگی تو اجازت نہ دے، ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ غلام کو ضائع کردے گا تو قاضی بیچ ڈالے اور ثمن محفوظ رکھے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۰۹: غلام مشترک کا نفقہ ہر شریک پر بقدر حصہ لازم ہے اور اگر ایک شریک نفقہ دینے سے انکار کرے تو بحکم قاضی جو اُس کی طرف سے خرچ کرے گا اُس سے وصول کرسکتا ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۱۰: اگر غلام کو آزاد کر دیا تو اب مولیٰ پر نفقہ واجب نہیں اگرچہ وہ کمانے کے لائق نہ ہو مثلاً بہت چھوٹا بچہ یا بہت بوڑھا یا اپاہج یا مریض ہو بلکہ ان کا نفقہ بیت المال سے دیا جائے گا اگر کوئی ایسا نہ ہو جس پر نفقہ واجب ہو۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱۱: جانور پالے اور اُنھیں چارہ نہیں دیتا تو دیانۃً حکم دیا جائے گا کہ چارہ وغیرہ دے یا بیچ ڈالے اور اگر مشترک ہے اور ایک شریک اُسے چارہ وغیرہ دینے سے انکار کرتا ہے تو قضاءً بھی حکم دیا جائے گا کہ یا چارہ دے یا بیچ ڈالے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۱۲: اگر جانور کو چارہ کم دیتا ہے اور پورا دودھ دوہ لینا مُضر ہو تو پورا دودھ دوہنا مکروہ ہے۔ یوہیں بالکل نہ دوہے یہ بھی مکروہ ہے اور دوہنے میں یہ بھی خیال رکھے کہ بچہ کے لیے بھی چھوڑنا چاہیے اور ناخن بڑے ہوں تو ترشوادے کہ اُسے تکلیف نہ ہو۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱۳: جانور پر بوجھ لادنے اور سواری لینے میں یہ خیال کرنا چاہیے کہ اُس کی طاقت سے زیادہ نہ ہو۔[6] (جوہرہ) باغ اور زراعت و مکان میں اگر خرچ کرنے کی ضرورت ہو تو خرچ کرے اور خرچ نہ کرکے ضائع نہ کرے کہ مال ضائع کرنا ممنوع ہے۔[7] (درمختار) واللہ تعالیٰ اعلم۔

شب بست و دوم ماہ فاخر ربیع الآخر شب پنج شنبہ ۱۳۳۸ھ

باتمام رسید[8]

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقۃ، ج۵، ص۳۸۳.

2 ...... المرجع السابق،ص۳۸۵.

3 ...... "الفتاوی الھندیۃ"،کتاب الطلاق، الباب السابع عشرفی النفقات، الفصل السادس، ج۱، ص۵۷۰.

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقۃ، ج۵، ص۳۸۵.

5 ...... "الفتاوی الھندیۃ"،کتاب الطلاق، الباب السابع عشرفی النفقات، الفصل السادس، ج۱، ص۵۷۳.

6 ...... "الجوھرۃ النیرۃ"، کتاب النفقات،الجزء الثانی،ص۱۲۳.

7 ...... "الدرالمختار"،کتاب الطلاق،باب النفقۃ ، ج۵، ص۳۸۶.

8 ......(یہ حصہ) بائیس ربیع الآخر جمعرات کی رات تیرہ سواڑتیس ہجری کو مکمل ہوا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ط

آزاد کرنے کا بیان

عتق (یعنی غلام آزاد کرنے) کے مسائل کی ہندوستان میں ضرورت نہیں پڑتی کہ یہاں نہ لونڈی، غلام ہیں نہ ان کے آزاد کرنے کا موقع۔ یوہیں فقہ کے اور بھی بعض ایسے ابواب ہیں جن کی زمانۂ حال میں یہاں کے مسلمانوں کو حاجت نہیں اس وجہ سے خیال ہوتا تھا کہ ایسے مسائل اس کتاب میں ذکر نہ کیے جائیں مگر ان چیزوں کو بالکل چھوڑ دینا بھی ٹھیک نہیں کہ کتاب ناقص رہ جائے گی۔ نیز ہماری اس کتاب کے اکثر بیانات میں باندی، غلام کے امتیازی مسائل کا تھوڑا تھوڑا ذکر ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس جگہ بالکل پہلوتہی کی جائے [1] لہٰذا مختصراً چند باتیں گزارش کروں گا کہ اس کے اقسام و احکام پر قدرے اطلاع ہو جائے۔ غلام آزاد کرنے کی فضیلت قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾ اَوۡ اِطۡعٰمٌ فِیۡ یَوۡمٍ ذِیۡ مَسۡغَبَةٍ ﴿۱۴﴾ ﴾ [2]

احادیث اس بارے میں بکثرت ہیں بعض احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

احادیث

حدیث ۱: صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مسلمان غلام کو آزاد کریگا اسکے ہر عضو کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد فرمائے گا۔'' سعید بن مرجانہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث علی بن حسین (امام زین العابدین) رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سنائی اونھوں نے اپنا ایک ایسا غلام آزاد کیا جس کی قیمت عبداللہ بن جعفر دس ہزار دیتے تھے۔ [3]

حدیث ۲: نیز صحیحین میں ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں، میں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے عرض کی،

---

1 ......یعنی غلام آزاد کرنے کا بیان چھوڑ دیا جائے۔

2 ......پ۳۰، البلد: ۱۳، ۱۴.

ترجمۂ کنزالایمان: کسی بندے کی گردن چھڑانا، یا بھوک کے دن کھانا دینا۔

3 ......''صحیح البخاري''، کتاب العتق، باب فی العتق وفضله، الحدیث: ۲۵۱۷، ج ۲، ص ۱۵۰.

کس گردن [1] کو آزاد کرنا زیادہ بہتر ہے؟ فرمایا: ''جس کی قیمت زیادہ ہو اور زیادہ نفیس ہو۔'' میں نے کہا، اگر یہ نہ کرسکوں؟ فرمایا: کہ ''کام کرنے والے کی مدد کرو یا جو کام کرنا نہ جانتا ہو، اس کا کام کردو۔'' میں نے کہا، اگر یہ نہ کروں؟ فرمایا: ''لوگوں کو ضرر پہنچانے سے بچو کہ اس سے بھی تم کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔'' [2]

حدیث ۳ بیہقی شعب الایمان میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، ایک اعرابی [3] نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، مجھے ایسا عمل تعلیم فرمایئے جو مجھے جنت میں داخل کرے۔ ارشاد فرمایا: ''اگرچہ تمھارے الفاظ کم ہیں، مگر جس بات کا سوال کیا ہے وہ بہت بڑی ہے (وہ عمل یہ ہے) کہ جان کو آزاد کرو اور گردن کو چھوڑاؤ۔'' عرض کی، یہ دونوں ایک ہی ہیں؟ فرمایا: ''ایک نہیں۔ جان کو آزاد کرنا یہ ہے کہ تو اوسے تنہا آزاد کردے اور گردن چھوڑانا یہ کہ اوس کی قیمت میں مدد کرے۔'' [4]

حدیث ۴ ابوداود ونسائی واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں ہم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں ایک شخص کے متعلق دریافت کرنے حاضر ہوئے، جس نے قتل کی وجہ سے اپنے اوپر جہنم واجب کرلیا تھا۔ ارشاد فرمایا: ''اس کی طرف سے آزاد کرو، اس کے ہر عضو کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اوس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کرے گا۔'' [5]

حدیث ۵ بیہقی شعب الایمان میں سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''افضل صدقہ یہ ہے کہ گردن چھوڑانے [6] میں سفارش کی جائے۔'' [7]

مسائل فقہیّہ

غلام کے آزاد ہونے کی چند صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ اوس کے مالک نے کہہ دیا کہ تو آزاد ہے یا اس کے مثل اور کوئی لفظ

---

1 ......یعنی غلام لونڈی۔

2 ......"صحيح البخاري"، كتاب العتق، باب أيّ الرقاب أفضل، الحديث: ٢٥١٨، ج٢، ص١٥٠.

3 ......دیہاتی۔

4 ......"شعب الإيمان"، باب في العتق ووجه التقرب إلى الله عزوجل، الحديث: ٤٣٣٥، ج٤، ص٦٥، ٦٦.

5 ......"سنن أبي داود"، كتاب العتق، باب في ثواب العتق، الحديث: ٣٩٦٤، ج٤، ص٤٠.

6 ......یعنی غلام آزاد کروانے۔

7 ......"شعب الإيمان"، باب في التعاون على البر والتقوى، الحديث: ٧٦٨٣، ج٦، ص١٢٤.

جس سے آزادی ثابت ہوتی ہے۔ دوسری یہ کہ ذی رحم محرم اوس کا مالک ہوجائے تو مِلک میں آتے ہی آزاد ہوجائے گا۔ سوم یہ کہ حربی کافر مسلمان غلام کو دارالاسلام سے خرید کر دارالحرب میں لے گیا تو وہاں پہنچتے ہی آزاد ہوگیا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱: آزاد کرنے کی چار قسمیں ہیں: واجب، مندوب، مباح، کفر۔

قتل وظہار وقسم اور روزہ توڑنے کے کفارے میں آزاد کرنا واجب ہے، مگر قسم میں اختیار ہے کہ غلام آزاد کرے یا دس مساکین کو کھانا کھلائے یا کپڑے پہنائے، یہ نہ کرسکے تو تین روزے رکھ لے۔ باقی تین میں اگر غلام آزاد کرنے پر قدرت ہو تو یہی متعین ہے۔

مندوب وہ ہے کہ اللہ (عزوجل) کے لیے آزاد کرے اوس وقت کہ جانب شرع [2] سے اوس پر یہ ضروری نہ ہو۔

مباح یہ کہ بغیر نیت آزاد کیا۔

کفر وہ کہ بتوں یا شیطان کے نام پر آزاد کیا کہ غلام اب بھی آزاد ہوجائے گا، مگر اوس کا یہ فعل کفر ہوا کہ ان کے نام پر آزاد کرنا دلیل تعظیم ہے اوران کی تعظیم کفر۔[3] (عالمگیری، جوہرہ)

مسئلہ ۲: آزاد کرنے کے لیے مالک کا حر،[4] عاقل، بالغ ہونا شرط ہے یعنی غلام اگرچہ ماذون یا مکاتب ہو، آزادنہیں کرسکتا اور مجنون یا بچہ نے اپنے غلام کو آزاد کیا تو آزاد نہ ہوا، بلکہ جوانی میں بھی اگر کہے کہ میں نے بچپن میں اسے آزاد کردیا تھا یا ہوش میں کہے کہ جنون کی حالت میں، میں نے آزاد کردیا تھا اوراوس کا مجنون ہونا معلوم ہو تو آزاد نہ ہوا، بلکہ اگر بچہ یہ کہے کہ جب میں بالغ ہوجاؤں تو تُو آزاد ہے تو اس کہنے سے بھی بالغ ہونے پر آزاد نہ ہوگا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳: اگر نشہ میں یا مسخرہ پن [6] سے آزاد کیا یا غلطی سے زبان سے نکل گیا کہ تو آزاد ہے تو آزاد ہوگیا یا یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ میرا غلام ہے اورآزاد کردیا جب بھی آزاد ہوگیا۔[7] (درمختار)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب العتق، ج ۵، ص ۳۸۸، ۳۹۳، ۴۰۳.

2 ......شریعت کی طرف سے۔

3 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب العتاق، الباب الاول فی تفسیره شرعًا... إلخ، ج ۲، ص ۲.

و"الجوهرة النيرة"، کتاب العتا ق، الجزء الثانی، ص ۱۳۲.

4 ......آزاد۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب العتاق، الباب الاول فی تفسیره شرعًا... إلخ، ج ۲، ص ۲.

6 ......ہنسی مذاق۔

7 ......"الدرالمختار"، کتاب العتق، ج ۵، ص ۳۹۰، ۴۰۶.

مسئلہ ۴ آزاد کرنے کو اگر مِلک[1] یا سببِ ملک[2] پر معلق کیا مثلاً جو غلام کہ فی الحال اس کی ملک میں نہیں اوس سے کہا کہ اگر میں تیرا مالک ہوجاؤں یا تجھے خریدوں تو تُو آزاد ہے اس صورت میں جب اوس کی ملک میں آئیگا آزاد ہوجائے گا۔ اور اگر مورث[3] کی موت کی طرف اضافت کی یعنی جو غلام مورث کی مِلک میں ہے اوس سے کہا کہ اگر میرا مورث مرجائے تو تُو آزاد ہے تو آزاد نہ ہوگا کہ موتِ مورث سببِ ملک نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۵ زبان سے کہنا شرط نہیں بلکہ لکھنے سے اور گونگا ہو تو اشارہ کرنے سے بھی آزاد ہوجائیگا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۶ طلاق کی طرح اس میں بھی بعض الفاظ صریح ہیں بعض کنایہ۔ صریح میں نیت کی ضرورت نہیں بلکہ اگر کسی اور نیت سے کہے جب بھی آزاد ہوجائیگا۔ صریح کے بعض الفاظ یہ ہیں:

تُو آزاد ہے۔ حُر ہے۔ اے آزاد۔ اے حُر۔ میں نے تجھ کو آزاد کیا، ہاں اگر اوس کا نام ہی آزاد ہے اور اے آزاد کہا یا نام حُر ہے اور اے حُر کہہ کر پُکارا تو آزاد نہ ہوا اور اگر نام آزاد ہے اور اے حُر کہہ کر پکارا یا نام حُر ہے اور اے آزاد کہہ کر پکارا تو آزاد ہوجائے گا۔ یہ الفاظ بھی صریح کے حکم میں ہیں۔ نیت کی ضرورت نہیں، میں نے تجھے تجھ پر صدقہ کیا یا تجھے تیرے نفس کو ہبہ کیا، میں نے تجھے تیرے ہاتھ بیچا ان میں اس کی بھی ضرورت نہیں کہ غلام قبول کرے۔ اور اگر یوں کہا کہ میں نے تجھے تیرے ہاتھ اتنے کو بیچا تو اب قبول کی ضرورت ہوگی اگر قبول کریگا تو آزاد ہوگا اور اوتنے دینے پڑینگے۔ آزادی کو کسی ایسے جز کی طرف منسوب کیا جو پورے سے تعبیر ہے مثلاً تیرا سر۔ تیری گردن۔ تیری زبان آزاد ہے تو آزاد ہوگیا اور اگر ہاتھ یا پاؤں کو آزاد کہا تو آزاد نہ ہوا اور اگر تہائی، چوتھائی، نصف وغیرہ کو آزاد کیا تو اوتنا آزاد ہوگیا اگر غلام کو کہا یہ میرا بیٹا ہے یا لونڈی کو کہا یہ میری بیٹی ہے اگرچہ عمر میں زیادہ ہوں یا غلام کو کہا یہ میرا باپ یا دادا ہے یا لونڈی کو کہا کہ یہ میری ماں ہے اگرچہ ان کی عمر اتنی نہ ہو کہ باپ یا دادا یا ماں ہونے کے قابل ہوں تو ان سب صورتوں میں آزاد ہیں اگرچہ اس نیت سے نہ کہا ہو۔ اور اگر کہا اے میرے بیٹے، اے میرے بھائی، اے میری بہن، اے میرے باپ تو بغیر نیت آزاد نہیں۔

کنایہ کے بعض الفاظ یہ ہیں۔ تو میری ملک نہیں۔ تجھ پر مجھے راہ نہیں۔ تو میری ملک سے نکل گیا ان میں بغیر نیت آزاد

---

1 ...... مالک ہونا۔

2 ...... مالک ہونے کا سبب۔

3 ...... میراث چھوڑنے والا۔

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب العتق، ج۵، ص۳۹۱.

5 ...... "ردالمحتار"، کتاب العتق، ج۵، ص۳۹۰.

نہ ہوگا۔ اگر کہا تو آزاد کی مثل ہے تو اس میں بھی نیت کی ضرورت ہے۔[1] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۷ الفاظ طلاق سے آزاد نہ ہوگا اگرچہ نیت ہو یعنی یہ آزادی کے لیے کنایہ بھی نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۸ ذی رحم محرم یعنی ایسا قریب کا رشتہ والا کہ اگر ان میں سے ایک مرد ہو اور ایک عورت ہو تو نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو جیسے باپ، ماں، بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن، چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ، بھانجہ، بھانجی ان میں کسی کا مالک ہو تو فوراً ہی آزاد ہو جائیگا اور اگر ان کے کسی حصہ کا مالک ہوا تو اوتنا آزاد ہو گیا۔ اس میں مالک کے عاقل بالغ ہونے کی بھی شرط نہیں بلکہ بچہ یا مجنون بھی ذی رحم محرم کا مالک ہو تو آزاد ہو جائیگا۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۹ اگر آزادی کو کسی شرط پر معلق کیا[4] مثلاً اگر تو فُلاں کام کرے تو آزاد ہے اور وہ شرط پائی گئی تو غلام آزاد ہے جبکہ شرط پائی جانے کے وقت اوسکی ملک میں ہو اور اگر ایسی شرط پر معلق کیا جو فی الحال موجود ہے مثلاً اگر میں تیرا مالک ہو جاؤں تو آزاد ہے تو فوراً آزاد ہو جائے گا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۰ لونڈی حاملہ تھی اوسے آزاد کیا تو اوس کے شکم[6] میں جو بچہ ہے وہ بھی آزاد ہے اور اگر صرف پیٹ کے بچہ کو آزاد کیا تو وہی آزاد ہوگا لونڈی آزاد نہ ہوگی، مگر جب تک بچہ پیدا نہ ہولے لونڈی کو بیچ نہیں سکتا۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۱ لونڈی کی اولاد جو شوہر سے ہوگی وہ اوس لونڈی کے مالک کی مِلک ہوگی اور جو اولاد مولیٰ[8] سے ہوگی وہ آزاد ہوگی۔[9] (عامہ کتب)

مسئلہ ۱۲ یہ اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ اگر کسی حصہ کو آزاد کیا تو اوتنا ہی آزاد ہوگا یہ اوس صورت میں ہے کہ جب وہ

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب العتا ق، الباب الاول فی تفسيره شرعًا... إلخ، ج۲، ص۳.

و"الدرالمختار"، كتاب العتق، ج۵، ص۳۹۲۔۴۰۱، وغيرهما.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب العتق، ج۵، ص۴۰۱.

3 ......"الدرالمختار"، كتاب العتق، ج۵، ص۴۰۳، وغيره.

4 ......یعنی موقوف۔

5 ......"الدر المختار"، كتاب العتق، ج۵، ص۴۰۶.

6 ......پیٹ۔

7 ......"الدرالمختار"، كتاب العتق، ج۵، ص۴۰۷.

8 ......مالک۔

9 ......"الدرالمختار"، كتاب العتق، ج۵، ص۴۱۴.

حصہ معین ہو مثلاً آدھا۔ تہائی۔ چوتھائی۔ اور اگر غیر معین ہو مثلاً تیرا ایک حصہ آزاد ہے تو اس صورت میں بھی آزاد ہوگا مگر چونکہ حصہ غیر معین ہے، لہٰذا مالک سے تعیین کرائی جائے گی کہ تری مراد کیا ہے جو وہ بتائے اوتنا آزاد قرار پائے گا اور دونوں صورتوں میں یعنی بعض معین یا غیر معین میں جتنا باقی ہے اوس میں سعایت کرائیں گے یعنی اوس غلام کی اوس روز جو قیمت بازار کے نرخ[1] سے ہو اوس قیمت کا جتنا حصہ غیر آزاد شدہ کے مقابل ہو اوتنا مزدوری وغیرہ کرا کر وصول کریں جب قیمت کا وہ حصہ وصول ہو جائے اوس وقت پورا آزاد ہو جائیگا۔[2] (عامہ کتب)

مسئلہ ۱۳ یہ غلام جس کا کوئی حصہ آزاد ہو چکا ہے اس کے احکام یہ ہیں کہ ① اس کو نہ بیچ سکتے ہیں۔ ② نہ یہ دوسرے کا وارث ہوگا۔ ③ نہ اس کا کوئی وارث ہو۔ ④ نہ دو سے زیادہ نکاح کر سکے۔ ⑤ نہ مولیٰ[3] کی بغیر اجازت نکاح کر سکے۔ ⑥ نہ اُن معاملات میں گواہی دے سکے جن میں غلام کی گواہی نہیں لی جاتی۔ ⑦ نہ ہبہ کر سکے۔ ⑧ نہ صدقہ دے سکے مگر تھوڑی مقدار کی اجازت ہے۔ ⑨ اور نہ کسی کو قرض دے سکے۔ ⑩ نہ کسی کی کفالت کر سکے۔ ⑪ اور نہ مولیٰ اس سے خدمت لے سکتا ہے۔ ⑫ نہ اس کو اپنے قبضہ میں رکھ سکتا ہے۔[4] (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ جو غلام دو شخصوں کی شرکت میں ہے اون میں سے ایک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو دوسرے کو اختیار ہے کہ اگر آزاد کرنے والا مالدار ہے (یعنی مکان و خادم و سامان خانہ داری اور بدن کے کپڑوں کے علاوہ اوس کے پاس اتنا مال ہو کہ اپنے شریک کے حصہ کی قیمت ادا کر سکے) تو اوس سے اپنے حصہ کا تاوان لے یا یہ بھی اپنے حصہ کو آزاد کر دے یا یہ اپنے حصہ کی قدر سَعایت کرائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کو مدبر کر دے مگر اس صورت میں بھی فی الحال سعایت کرائی جائے اور مولیٰ کے مرنے کے پہلے اگر سَعایت سے قیمت ادا کر چکا تو ادا کرتے ہی آزاد ہو گیا ورنہ اوس کے مرنے کے بعد اگر تہائی مال[5] کے اندر ہو تو آزاد ہے۔[6] (درمختار وغیرہ)

---

1. ...... بھاؤ۔
2. ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب العتق، باب عتق البعض، ج٥، ص٤١٦.
3. ...... آقا، مالک۔
4. ......"ردالمحتار"، کتاب العتق، باب عتق البعض، ج٥، ص٤١٦.
و"الفتاوی الھندیة"، کتاب العتاق، الباب الثانی فی العبد الذی یعتق بعضه، ج٢، ص٩.
5. ...... مال کے تیسرے حصہ۔
6. ......"الدرالمختار"، کتاب العتق، باب عتق البعض، ج٥، ص٤١٨، وغیرہ.

مسئلہ ۱۵ جب ایک شریک[1] نے آزاد کردیا تو دوسرے کو اوس کے بیچنے یا ہبہ کرنے یا مَہر میں دینے کا حق نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ شریک کے آزاد کرنے کے بعد اس نے سَعایت[3] شروع کرادی تو اب تاوان نہیں لے سکتا ہاں اگر غلام اثنائے سَعایت میں مرگیا تو بقیہ کا اب تاوان لے سکتا ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ تاوان لینے کا حق اوس وقت ہے کہ اوس نے بغیر اجازت شریک آزاد کردیا اور اجازت کے بعد آزاد کیا تو نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ کسی نے اپنے دو غلاموں کو مخاطب کر کے کہا تم میں کا[6] ایک آزاد ہے تو اوسے بیان کرنا ہوگا جس کو بتائے کہ میں نے اُسے مراد لیا وہ آزاد ہوجائے گا۔ اور بیان سے قبل ایک کو بیع کیا[7] یا رہن رکھا[8] یا مکاتب یا مدبر کیا تو دوسرا آزاد ہونے کے لیے معین ہوگیا۔ اور اگر نہ بیان کیا نہ اس قسم کا کوئی تصرف کیا[9] اور ایک مرگیا تو جو باقی ہے وہ آزاد ہوگیا اور اگر مولیٰ خود مرگیا تو وارث کو بیان کرنے کا حق نہیں بلکہ ہر ایک میں سے آدھا آزاد اور آدھے باقی میں دونوں سَعایت کریں۔[10] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ غلام سے کہا تو اتنے مال پر آزاد ہے اور اُس نے اوسی مجلس میں یا جس مجلس میں اس کا علم ہوا قبول کرلیا تو اوسی وقت آزاد ہوگیا۔ یہ نہیں کہ جب ادا کریگا اوسوقت آزاد ہوگا اور اگر یوں کہا کہ تو اتنا ادا کردے تو آزاد ہے تو یہ غلام ماذون ہوگیا یعنی اسے تجارت کی اجازت ہوگئی اور اس صورت میں قبول کرنے کی حاجت نہیں بلکہ اگر انکار کردے جب بھی ماذون رہے گا اور جب تک اوتنے ادا نہ کردے مولیٰ اوسے بیچ سکتا ہے۔[11] (درمختار)

---

1 ......ایک غلام کے دو یا زیادہ مالک آپس میں شریک کہلاتے ہیں۔

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب العتاق، الباب الثاني في العبد الذي يعتق بعضه، ج٢، ص٩.

3 ......یعنی قیمت ادا کرنے کے لیے محنت مزدوری۔

4 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب العتاق، الباب الثاني في العبد الذي يعتق بعضه، ج٢، ص١٠.

5 ......المرجع السابق، ص١٢.

6 ......یعنی تم میں سے۔ 7 ......بیچ دیا۔ 8 ......یعنی گروی رکھا۔ 9 ......نہ اس قسم کا کوئی عمل کیا۔

10 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب العتاق، الباب الثالث في عتق احدالعبدين، ج٢، ص١٨-٢٠.

11 ......"الدرالمختار"، كتاب العتق، باب العتق على جعل ... إلخ، ج٥، ص٤٤٤-٤٤٦.

مدبّر و مکاتب و اُمِّ وَلَد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَ الَّذِیْنَ یَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِیْهِمْ خَیْرًا ۖۗ وَّ اٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیْۤ اٰتٰىكُمْ ؕ ﴾[1]

جن لوگوں کے تم مالک ہو (تمھارے لونڈی غلام) وہ کتابت چاہیں تو اونھیں مکاتب کردو، اگر اون میں بھلائی دیکھو اوراوس مال میں سے جو خدا نے تمھیں دیا ہے، کچھ اونھیں دیدو۔

حدیث ۱ ابوداود بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''مکاتب پر جب تک ایک درہم بھی باقی ہے، غلام ہی ہے۔''[2]

حدیث ۲ ابوداود وترمذی وابن ماجہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ارشاد فرماتے ہیں: ''جب تم میں کسی کے مکاتب کے پاس پورا بدل کتابت جمع ہوجائے تو اوس سے پردہ کرے۔''[3]

حدیث ۳ ابن ماجہ وحاکم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں: جس کنیز[4] کے بچہ اوس کے مولیٰ[5] سے پیدا ہو، وہ مولیٰ کے مرنے کے بعد آزاد ہے۔[6]

حدیث ۴ دارقطنی وبیہقی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''مدبر نہ بیچا جائے، نہ ہبہ کیا جائے، وہ تہائی مال سے آزاد ہے۔''[7]

مسائل فقهيّه

مدبر اوس کو کہتے ہیں جس کی نسبت مولیٰ نے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے یا یوں کہا کہ اگر میں مرجاؤں یا جب میں مروں تو تُو آزاد ہے غرض اسی قسم کے وہ الفاظ جن سے مرنے کے بعد اوس کا آزاد ہونا ثابت ہوتا ہے۔[8]

1...... پ ۱۸، النور: ۳۳.

2...... "سنن أبي داود"، كتاب العتق، باب في المكاتب يؤدّى... إلخ، الحديث: ۳۹۲۶، ج ٤، ص ۲۸.

3...... "سنن أبي داود"، كتاب العتق، باب في المكاتب يؤدّى... إلخ، الحديث: ۳۹۲۸، ج ٤، ص ۲۸.

4...... لونڈی۔ 5...... مالک۔

6...... "سنن ابن ماجه"، أبواب العتق، باب امهات الاولاد... إلخ، الحديث: ۲۵۱۵، ج، ص ۲۰۲.

7...... "السنن الكبرى"، للبيهقي، كتاب المدبر، باب من قال لا يباع المدبر الحديث: ۲۱۵۷۲، ج ۱۰، ص ۵۲۹.

8...... "الجوهرة النيرة"، كتاب العتاق، باب التدبير، الجزء الثاني، ص ۱۳٦.

مسئلہ ۱ مدبر کی دو۲ قسمیں ہیں: مدبر مطلق ۔ مدبر مقید ۔ مدبر مطلق وہ جس میں کسی ایسے امر کا اضافہ نہ کیا ہو جس کا ہونا ضروری نہ ہو یعنی مطلقاً موت پر آزاد ہونا قرار دیا مثلاً اگر میں مروں تو تُو آزاد ہے اور اگر کسی وقتِ معین پر یا وصف کے ساتھ موت پر آزاد ہونا کہا تو مقید ہے مثلاً اس سال مروں یا اس مرض میں مروں کہ اُس سال یا اِس مرض سے مرنا ضرور نہیں اور اگر کوئی ایسا وقت مقرر کیا کہ غالب گمان اس سے پہلے مرجانا ہے مثلاً بوڑھا شخص کہے کہ آج سے سَو۱۰۰ برس پر مروں تو تُو آزاد ہے تو یہ مدبر مطلق ہی ہے کہ یہ وقت کی قید بیکار ہے کیونکہ غالب گمان یہی ہے کہ اب سے سَو۱۰۰ برس تک زندہ نہ رہے گا۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲ اگر یہ کہا کہ جس دن مروں تو آزاد ہے تو اگرچہ رات میں مرے وہ آزاد ہوگا کہ دن سے مراد یہاں مطلق وقت ہے ہاں اگر وہ کہے کہ دن سے میری مراد صبح سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے یعنی رات کے علاوہ تو یہ نیت اس کی مانی جائیگی مگر اب یہ مدبر مقید ہوگا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳ مدبر کرنے کے بعد اب اپنے اس قول کو واپس نہیں لے سکتا۔ مدبر مطلق کو نہ بیچ سکتے ہیں۔ نہ ہبہ کرسکتے نہ رہن رکھ سکتے نہ صدقہ کرسکتے ہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ مدبر غلام ہی ہے یعنی اپنے مولیٰ کی مِلک ہے[4] اس کو آزاد کرسکتا ہے مکاتب بناسکتا ہے اوس سے خدمت لے سکتا ہے مزدوری پر دے سکتا ہے، اپنی ولایت سے اوس کا نکاح کرسکتا ہے اور اگر لونڈی مدبرہ ہے تو اوس سے وطی[5] کرسکتا ہے۔ اوس کا دوسرے سے نکاح کرسکتا ہے اور مدبرہ سے اگر مولیٰ کی اولاد ہوئی تو وہ ام ولد ہوگئی۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۵ جب مولیٰ مرے گا تو اوس کے تہائی مال[7] سے مدبر آزاد ہو جائے گا یعنی اگر یہ تہائی مال ہے یا اس سے کم تو بالکل آزاد ہوگیا اور اگر تہائی سے زائد قیمت کا ہے تو تہائی کی قدر آزاد ہوگیا باقی کے لیے سَعایت کرے اور اگر اس کے علاوہ مولے کے پاس اور کچھ نہ ہو تو اس کی تہائی آزاد، باقی دو تہائیوں میں سعایت کرے۔[8]

---

1 ......"الفتا وی الهندية"، كتاب العتا ق ، الباب السادس فی التد بیر ،ج ۲، ص۳۷،وغیرہ.

2 ......"الدرالمختار"، کتا ب العتق، باب التدبیر، ج ٥، ص٤٥٦ .

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب العتاق، الباب السادس فی التد بیر، ج ٢ ،ص٣٧ .

4 ......اپنے آقا کی ملکیت میں ہے۔ 5 ......مجامعت،ہمبستری۔

6 ......"الدرالمختار"، كتاب العتق ، باب التد بیر، ج ٥ ، ص ٤٦٠، ٤٦٣ .

7 ......مال کے تیسرے حصہ۔ 8 ......یعنی باقی دوحصوں کی قیمت ادا کرنے کے لیے محنت مزدوری کرے۔

یہ اوس وقت ہے کہ وُرَثہ[1] اجازت نہ دیں اور اگر اجازت دیدیں یا اس کا کوئی وارث ہی نہیں تو کُل آزاد ہے۔ اور اگر مولیٰ پر دَین ہے کہ یہ غلام اوس دین میں مُستَغرَق[2] ہے تو کل قیمت میں سعایت کرکے قرض خواہوں کو ادا کرے۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶ مدبر مقید کا مولیٰ مرا اور اوسی وصف پر موت واقع ہوئی مثلاً جس مرض یا وقت میں مرنے پر اس کا آزاد ہونا کہا تھا وہی ہوا تو تہائی مال سے آزاد ہوجائیگا ورنہ نہیں۔ اور ایسے مدبر کو بیع و ہبہ وصدقہ وغیرہا کرسکتے ہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ مولیٰ نے کہا تو میرے مرنے سے ایک مہینہ پہلے آزاد ہے اور اس کہنے کے بعد ایک مہینہ کے اندر مولیٰ مرگیا تو آزاد نہ ہوا اور اگر ایک مہینہ یا زائد پر مرا تو غلام پورا آزاد ہوگیا اگرچہ مولیٰ کے پاس اس کے علاوہ کچھ مال نہ ہو۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ مولیٰ نے کہا تو میرے مرنے کے ایک دن بعد آزاد ہے تو مدبر نہ ہوا، لہٰذا آزاد بھی نہ ہوگا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ مدبرہ کے بچہ پیدا ہوا تو یہ بھی مدبر ہے، جبکہ وہ مدبرہ مطلقہ ہو اور اگر مقیدہ ہو تو نہیں۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۰ مدبرہ لونڈی کے بچہ پیدا ہوا اور وہ بچہ مولیٰ کا ہو تو وہ اب مدبرہ نہ رہی بلکہ ام ولد ہوگئی کہ مولیٰ کے مرنے کے بعد بالکل آزاد ہوجائے گی اگرچہ اوس کے پاس اس کے سوا کچھ مال نہ ہو۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۱۱ غلام اگر نیک چلن ہو[9] اور بظاہر معلوم ہوتا ہو کہ آزاد ہونیکے بعد مسلمانوں کو ضرر نہ پہنچائیگا تو ایسا غلام اگر مولیٰ سے عقد کتابت کی درخواست کرے تو اوس کی درخواست قبول کرلینا بہتر ہے۔ عقد کتابت کے یہ معنے ہیں کہ آقا اپنے غلام سے مال کی ایک مقدار مقرر کرکے یہ کہدے کہ اتنا ادا کردے تو آزاد ہے اور غلام اسے قبول بھی کرلے اب یہ مکاتب ہوگیا

---

1 ...... میت کے مال میں سے حصہ پانے والے۔ 2 ...... گھرا ہوا۔

3 ......"الدرالمختار"، کتاب العتق ، باب التدبیر ، ج٥، ص ٤٦١ ، وغیرہ.

4 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب العتاق ، الباب السادس فی التدبیر، ج ٢، ص٣٧ .

5 ...... المرجع السابق. ص ٣٨ . 6 ...... المرجع السابق. ص ٣٨ .

7 ......"الدرالمختار"، کتاب العتق ، باب التدبیر ، ج ٥ ،ص ٤٦٣ .

8 ...... المرجع السابق.

9 ...... یعنی با اخلاق اور اچھے کردار والا ہو۔

جب کل ادا کردیگا آزاد ہوجائیگا اور جب تک اوس میں سے کچھ بھی باقی ہے غلام ہی ہے۔[1] (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۲ مکاتب نے جو کچھ کمایا اوس میں تصرف کرسکتا ہے[2] جہاں چاہے تجارت کے لیے جاسکتا ہے مولےٰ اوسے پردیس جانے سے نہیں روک سکتا اگرچہ عقدِ کتابت میں یہ شرط لگا دی ہو کہ پردیس نہیں جائیگا کہ یہ شرط باطل ہے۔[3] (مبسوط)

مسئلہ ۱۳ عقد کتابت میں مولیٰ کو اختیار ہے کہ معاوضہ فی الحال ادا کرنا شرط کردے یا اوس کی قسطیں مقرر کردے اور پہلی صورت میں اگر اسی وقت ادا نہ کیا اور دوسری صورت میں پہلی قسط ادا نہ کی تو مکاتب نہ رہا۔[4] (مبسوط)

مسئلہ ۱۴ نابالغ غلام اگر اتنا چھوٹا ہے کہ خریدنا بیچنا نہیں جانتا تو اوس سے عقد کتابت نہیں ہوسکتا اور اگر اتنی تمیز ہے کہ خرید وفروخت کرسکے تو ہوسکتا ہے۔[5] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۵ مکاتب کو خریدنے بیچنے سفر کرنے کا اختیار ہے اور مولیٰ کی بغیر اجازت اپنا یا اپنے غلام کا نکاح نہیں کرسکتا اور مکاتبہ لونڈی بھی بغیر مولیٰ کی اجازت کے اپنا نکاح نہیں کرسکتی اوران کو ہبہ اور صدقہ کرنے کا بھی اختیار نہیں، ہاں تھوڑی سی چیز تصدق[6] کرسکتے ہیں جیسے ایک روٹی یا تھوڑا سا نمک اور کفالت[7] اور قرض کا بھی اختیار نہیں۔[8] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۶ مولیٰ نے اپنے غلام کا نکاح اپنی لونڈی سے کردیا پھر دونوں سے عقد کتابت کیا اب اون کے بچہ پیدا ہوا تو یہ بچہ بھی مکاتب ہے اور یہ بچہ جو کچھ کمائے گا اس کی ماں کو ملے گا اور بچہ کا نفقہ[9] اس کی ماں پر ہے اور اس کی ماں کا نفقہ اس کے باپ پر۔[10] (جوہرہ)

---

1 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب المكاتب الجزء الثاني ، ص ۱٤٢ـ۱٤٣، وغيره.

2 ......یعنی اپنی مرضی سے خرچ کرسکتا ہے۔

3 ......" المبسوط"للسرخسي، كتاب المكاتب ، ج ٤ ، الجزء الثامن ،ص۳ .

4 ......المرجع السابق، ص ٤ ، ٥ .

5 ......"الجوهرةالنيرة"، كتاب المكاتب،الجزء الثاني ، ص۱٤۳ .

6 ......صدقہ، خیرات۔ 7 ......ضمانت۔

8 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب المكاتب ، الجزء الثاني ، ص ۱٤۳ ـ ۱٤٤ .

9 ......کھانے پینے وغیرہ کے اخراجات۔

10 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب المكاتب ، الجزء الثاني ،ص۱٤٤،۱٤٥ .

مسئلہ ۱۷ مکاتبہ لونڈی سے مولیٰ وطی نہیں کرسکتا اگر وطی کریگا تو عقر لازم آئیگا اور اگر لونڈی کے مولیٰ سے بچہ پیدا ہوتو اوسے اختیار ہے کہ عقد کتابت باقی رکھے اور مولیٰ سے عقر لے یا عقد کتابت سے انکار کرکے ام ولد ہوجائے۔[1] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۸ مولےٰ نے مکاتب کا مال ضائع کردیا تو تاوان لازم ہوگا۔[2] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۹ ام ولد کوبھی مکاتبہ کرسکتا ہےاورمکاتب کوآزادکردیا توبدل کتابت ساقط ہوگیا۔[3] (جوہرہ)

مسئلہ ۲۰ ام ولداوس لونڈی کوکہتے ہیں جس کے بچہ پیدا ہوااورمولیٰ نے اقرارکیا کہ یہ میرابچہ ہےخواہ بچہ پیدا ہونے کے بعداوس نے اقرارکیایازمانۂ حمل میں اقرارکیا ہوکہ یہ حمل مجھ سے ہےاوراس صورت میں ضروری ہے کہ اقرار کےوقت سے چھ مہینے کےاندر بچہ پیدا ہو۔[4] (درمختار، جوہرہ)

مسئلہ ۲۱ بچہ زندہ پیدا ہوایامُردہ بلکہ کچا بچہ پیدا ہوا جس کے کچھ اعضابن چکے ہیں سب کا ایک حکم ہے یعنی اگرمولیٰ اقرارکرلےتولونڈی ام ولد ہے۔[5] (جوہرہ)

مسئلہ ۲۲ ام ولد کے جب دوسرابچہ پیدا ہوتو یہ مولےٰ ہی کا قراردیا جائیگا جبکہ اُس کے تصرف میں ہواب اس کے لیےاقرارکی حاجت نہ ہوگی البتہ اگرمولےٰ انکارکردےاورکہہ دے کہ یہ میرانہیں تواب اوس کانسب مولیٰ سے نہ ہوگااوراوس کا بیٹانہیں کہلائے گا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲۳ ام ولد سے صحبت[7] کرسکتا ہے خدمت لے سکتا ہےاوس کواجارہ پردے سکتا ہے یعنی اوروں کے کام کاج مزدوری پرکرےاورجومزدوری ملےاپنے مالک کولاکردے ام ولد کاکسی شخص کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے مگراس کے لیے استبرا[8] ضرور ہےاورام ولد کو نہ بیچ سکتا ہے نہ ہبہ کرسکتا ہے نہ گروی رکھ سکتا ہے نہ اوسے خیرات کرسکتا ہے بلکہ کسی طرح

---

1 ......"الجوهرة النيرة"،كتاب المكاتب ، الجزء الثاني ، ص ١٤٥،١٤٨،١٤٩.

2 ......المرجع السابق،ص١٤٥.

3 ......المرجع السابق،ص ١٤٨.

4 ......"الدرالمختار"،كتاب العتق ، باب الإستيلاد ،ج ٥ ، ص٢٤٨.

و"الجوهرةالنيرة"،كتاب العتاق ،باب الإستيلا د،الجزء الثاني ،ص١٣٩.

5 ......"الجوهرةالنيرة"،كتاب العتاق ،باب الإستيلا د،الجزء الثاني ،ص١٣٨،١٣٩.

6 ......"الدرالمختار"،كتاب العتق، باب الإستيلاد، ج٥، ص ٤٧٣.

7 ......ہمبستری۔

8 ......رحم کانطفہ سےخالی ہونا۔

دوسرے کی ملک میں نہیں دے سکتا۔[1] (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ مولیٰ کی موت کے بعد اُم ولد بالکل آزاد ہو جائے گی اوس کے پاس اور مال ہو یا نہ ہو۔[2] (عامہ کتب)

قسم کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۲۴ ﴾[3]

اللہ (عزوجل) کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنالو کہ نیکی اور پرہیز گاری اور لوگوں میں صلح کرانے کی کھالو (یعنی ان امور کے نہ کرنے کی قسم نہ کھالو) اور اللہ (عزوجل) سُننے والا، جاننے والا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۷۷ ﴾[4]

جو لوگ اللہ (عزوجل) کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں اون کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور اللہ (عزوجل) نہ اون سے بات کرے، نہ اون کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ اونھیں پاک کرے اور اون کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝۹۱ ﴾[5]

---

1 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب العتاق، باب الإستيلاد، الجزء الثاني، ص ۱۳۸.

و"الفتاوى الهندية"، كتاب العتاق، الباب السابع في الإستيلاد، ج ۲، ص ۴۵.

2 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب العتاق، باب الإستيلاد، الجزء الثاني، ص ۱۳۹.

3 ......پ ۲، البقرة: ۲۲۴.

4 ......پ ۳، آل عمران: ۷۷.

5 ......پ ۱۴، النحل: ۹۱.

اللہ (عزوجل) کا عہد پورا کرو جب آپس میں معاہدہ کرو اور قسموں کو مضبوط کرنے کے بعد نہ توڑو حالانکہ تم اللہ (عزوجل) کو اپنے اوپر ضامن کرچکے ہو، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ (عزوجل) جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَلَا تَتَّخِذُوْۤا اَیْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَیْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا ﴾ (1)

اپنی قسمیں آپس میں بے اصل بہانہ نہ بناؤ کہ کہیں جمنے کے بعد پاؤں پھسل نہ جائے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ﳚ وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْاؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۲۲) ﴾ (2)

تم میں سے فضیلت والے اور وسعت والے اس بات کی قسم نہ کھائیں کہ قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ (عزوجل) کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو نہ دینگے، اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگزریں، (3) کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ (عزوجل) تمھاری مغفرت کرے اور اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے۔

احادیث

حدیث ۱ صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''اللہ تعالٰی تم کو باپ کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے، جو شخص قسم کھائے تو اللہ (عزوجل) کی قسم کھائے یا چپ رہے۔'' (4)

حدیث ۲ صحیح مسلم شریف میں عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ ''بتوں کی اور اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ۔'' (5)

حدیث ۳ صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو شخص لات وعزیٰ کی قسم کھائے (یعنی جاہلیت کی عادت کی وجہ سے یہ لفظ اوسکی زبان پر جاری ہوجائے) وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ لے اور

---

1 ......پ ١٤، النحل: ٩٤.

2 ......پ ١٨، النور: ٢٢.

3 ......بہارِ شریعت میں اس مقام پر '' وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْاؕ '' کا ترجمہ ''اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگزریں'' موجود نہیں تھا، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے لہٰذا متن میں کنزالایمان شریف سے اس کا اضافہ کردیا گیا ہے۔...علمیہ

4 ......''صحیح البخاري''، کتاب الأیمان والنذور، باب لا تحلفوا بآبائکم، الحدیث: ٦٦٤٦، ج٤، ص٢٨٦.

5 ......''صحیح مسلم''، کتاب الأیمان، باب من حلف باللات والعزى... إلخ، الحدیث: ٦-(١٦٤٨) ص٨٩٥.

جو اپنے ساتھی سے کہے آؤ جوا کھیلیں، وہ صدقہ کرے۔"[1]

حدیث ۴ صحیحین میں ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص غیر ملّتِ اسلام پر جھوٹی قسم کھائے (یعنی یہ کہے کہ اگر یہ کام کرے تو یہودی یا نصرانی ہو جائے یا یوں کہے کہ اگر یہ کام کیا ہو تو یہودی یا نصرانی ہے) تو وہ ویسا ہی ہے جیسا اوس نے کہا (یعنی کافر ہے) اور ابن آدم پر اوس چیز کی نذر نہیں جس کا وہ مالک نہیں اور جو شخص اپنے کو جس چیز سے قتل کریگا، اوسی کے ساتھ قیامت کے دن عذاب دیا جائیگا اور مسلمان پر لعنت کرنا ایسا ہے جیسا اوسے قتل کر دینا اور جو شخص جھوٹا دعویٰ اس لیے کرتا ہے کہ اپنے مال کو زیادہ کرے، اللہ تعالیٰ اوس کے لیے قلت میں اضافہ کرے گا[2]۔"[3]

حدیث ۵ ابوداود و نسائی و ابن ماجہ بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ "جو شخص یہ کہے (کہ اگر میں نے یہ کام کیا ہے یا کروں) تو اسلام سے بری ہوں، وہ اگر جھوٹا ہے تو جیسا کہا ویسا ہی ہے اور اگر سچا ہے جب بھی اسلام کی طرف سلامت نہ لوٹے گا۔"[4]

حدیث ۶ ابن جریر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جھوٹی قسم سے سودا فروخت ہو جاتا ہے اور برکت مٹ جاتی ہے۔"[5]

حدیث ۷ دیلمی اونھیں سے راوی، کہ فرمایا: "یمینِ غموس مال کو زائل کر دیتی ہے اور آبادی کو ویرانہ کر دیتی ہے۔"[6]

حدیث ۸ ترمذی و ابوداود و نسائی و ابن ماجہ و دارمی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص قسم کھائے اور اس کے ساتھ ان شاء اللہ کہہ لے تو حانث نہ ہوگا۔"[7]

حدیث ۹ بخاری و مسلم و ابوداود و ابن ماجہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

1 ......"صحیح البخاري"، کتاب الأیمان والنذور، باب لا یحلف باللات... إلخ، الحدیث: ٦٦٥٠، ج٤، ص٢٨٨.

2 ...... یعنی مال میں بہت کمی کرے گا۔

3 ......"صحیح مسلم"، کتابِ الإیمان، باب بیان غلظ تحریم قتل الانسان نفسه... إلخ، الحدیث: ١٧٦۔(١١٠)، ص ٦٩.

4 ......"سنن النسائي"، کتاب الأیمان والنذور، باب الحلف بالبراءة من الاسلام، الحدیث: ٣٧٧٧، ص٦١٦.

5 ......"کنز العمال"، کتاب الیمین والنذر، الحدیث: ٤٦٣٧٦، ج١٦، ص٢٩٧.

6 ......"کنز العمال"، کتاب الیمین والنذر، الحدیث: ٤٦٣٧٨، ج١٦، ص٢٩٧.

7 ......"جامع الترمذي"، ابواب النذور والأیمان، باب ما جاء في الإستثناء في الیمین، الحدیث: ١٥٣٦، ج٣، ص١٨٣.

فرماتے ہیں: ''خدا کی قسم! ان شاء اللہ تعالٰی میں کوئی قسم کھاؤں اور اوس کے غیر میں بھلائی دیکھوں تو وہ کام کرونگا جو بہتر ہے اور قسم کا کفارہ دیدونگا۔''[1]

حدیث ۱۰ امام مسلم و امام احمد و ترمذی ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو شخص قسم کھائے اور دوسری چیز اوس سے بہتر پائے تو قسم کا کفارہ دیدے اور وہ کام کرے۔''[2]

حدیث ۱۱ صحیحین میں اونھیں سے مروی، حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''خدا کی قسم! جو شخص اپنے اہل کے بارے میں قسم کھائے اور اوس پر قائم رہے تو اللہ (عزوجل) کے نزدیک زیادہ گنہگار ہے، بہ نسبت اس کے کہ قسم توڑ کر کفارہ دیدے۔''[3]

حدیث ۱۲ قسم اوس پر محمول ہوگی، جو قسم کھلانے والے کی نیت میں ہو۔[4]

مسائل فقہیّہ

قسم کھانا جائز ہے مگر جہاں تک ہو کمی بہتر ہے اور بات بات پر قسم کھانی نہ چاہیے اور بعض لوگوں نے قسم کو تکیہ کلام بنا رکھا ہے[5] کہ قصد و بے قصد[6] زبان سے جاری ہوتی ہے اور اس کا بھی خیال نہیں رکھتے کہ بات سچی ہے یا جھوٹی یہ سخت معیوب ہے[7] اور غیر خدا کی قسم مکروہ ہے اور یہ شرعاً قسم بھی نہیں یعنی اس کے توڑنے سے کفارہ لازم نہیں۔[8] (تبیین وغیرہ)

مسئلہ ۱ قسم کی تین قسم ہے: ① غموس۔ ② لغو۔ ③ منعقدہ۔ اگر کسی ایسی چیز کے متعلق قسم کھائی جو ہو چکی ہے یا اب ہے یا نہیں ہوئی ہے یا اب نہیں ہے مگر وہ قسم جھوٹی ہے مثلاً قسم کھائی فلاں شخص آیا اور وہ اب تک نہیں آیا ہے یا قسم کھائی کہ نہیں آیا اور وہ آ گیا ہے یا قسم کھائی کہ فلاں شخص یہ کام کر رہا ہے اور حقیقۃً وہ اس وقت نہیں کر رہا ہے یا قسم کھائی کہ یہ پتھر ہے اور واقع میں وہ پتھر نہیں، غرض یہ کہ اس طرح جھوٹی قسم کی دو صورتیں ہیں جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی یعنی مثلاً جس کے آنے کی

---

1 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الأیمان، باب ندب من حلف یمیناً ...إلخ، الحدیث:۷۔(۱۶۴۹)، ص ۸۹۵.

2 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الأیمان، باب ندب من حلف یمیناً ...إلخ، الحدیث: ۱۱۔(۱۶۵۰)، ص ۸۹۷.

3 ...... ''صحیح البخاری''، کتاب الأیمان، باب قول اللّٰہ تعالٰی، الحدیث ۶۶۲۵، ج۴ ص ۲۸۱.

4 ...... ''سنن ابن ماجه''، کتاب الکفارات، باب من ورّی فی یمینه، الحدیث ۲۱۲۰، ج۲، ص ۵۵۱.

5 ...... یعنی دورانِ گفتگو بار بار قسم کھانے کی عادت بنا رکھی ہے۔　6 ...... ارادتاً اور بغیر ارادہ کے۔　7 ...... بہت بُری بات ہے۔

8 ...... ''تبیین الحقائق''، کتاب الأیمان، ج ۳، ص ۴۱۸، ۴۱۹، وغیرہ.

نسبت جھوٹی قسم کھائی تھی یہ خود بھی جانتا ہے کہ نہیں آیا ہے تو ایسی قسم کو غموس کہتے ہیں۔ اور اگر اپنے خیال سے تو اوس نے سچی قسم کھائی تھی مگر حقیقت میں وہ جھوٹی ہے مثلاً جانتا تھا کہ نہیں آیا اور قسم کھائی کہ نہیں آیا اور حقیقت میں وہ آ گیا ہے تو ایسی قسم کو لغو کہتے ہیں۔ اور اگر آئندہ کے لیے قسم کھائی مثلاً خدا کی قسم میں یہ کام کروں گا یا نہ کروں گا تو اس کو منعقدہ کہتے ہیں۔ [1]

جب ہر ایک کو خوب جان لیا تو ہر ایک کے اب احکام سنیے:

مسئلہ ۲ غموس میں سخت گنہگار ہوا استغفار و توبہ فرض ہے مگر کفارہ لازم نہیں اور لغو میں گناہ بھی نہیں اور منعقدہ میں اگر قسم توڑے گا کفارہ دینا پڑے گا اور بعض صورتوں میں گنہگار بھی ہوگا۔ [2] (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۳ بعض قسمیں ایسی ہیں کہ اون کا پورا کرنا ضروری ہے مثلاً کسی ایسے کام کے کرنے کی قسم کھائی جس کا بغیر قسم کرنا ضروری تھا یا گناہ سے بچنے کی قسم کھائی تو اس صورت میں قسم سچی کرنا ضرور ہے۔ مثلاً خدا کی قسم ظہر پڑھوں گا یا چوری یا زنا نہ کروں گا۔ دوسری وہ کہ اوس کا توڑنا ضروری ہے مثلاً گناہ کرنے یا فرائض و واجبات نہ کرنے کی قسم کھائی جیسے قسم کھائی کہ نماز نہ پڑھوں گا یا چوری کروں گا یا ماں باپ سے کلام نہ کروں گا تو قسم توڑ دے۔ تیسری وہ کہ اوس کا توڑنا مستحب ہے مثلاً ایسے امر [3] کی قسم کھائی کہ اوس کے غیر میں بہتری ہے تو ایسی قسم کو توڑ کر وہ کرے جو بہتر ہے۔ چوتھی وہ کہ مباح کی قسم کھائی یعنی کرنا اور نہ کرنا دونوں یکساں ہیں اس میں قسم کا باقی رکھنا افضل ہے۔ [4] (مبسوط)

مسئلہ ۴ منعقدہ جب توڑے گا کفارہ لازم آئیگا اگرچہ اوس کا توڑنا شرع [5] نے ضروری قرار دیا ہو۔ [6]

مسئلہ ۵ منعقدہ تین قسم ہے: ① یمین فور۔ ② مرسل۔ ③ موقت۔ اگر کسی خاص وجہ سے یا کسی بات کے جواب میں قسم کھائی جس سے اوس کام کا فوراً کرنا یا نہ کرنا سمجھا جاتا ہے اوس کو یمین فور کہتے ہیں۔ ایسی قسم میں اگر فوراً وہ بات ہوگئی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کچھ دیر کے بعد ہو تو اس کا کچھ اثر نہیں مثلاً عورت گھر سے باہر جانے کا تہیہ کر رہی ہے اوس نے کہا اگر تو گھر سے باہر نکلی تو تجھے طلاق ہے اوس وقت عورت ٹھہر گئی پھر دوسرے وقت گئی تو طلاق نہیں ہوئی یا ایک شخص کسی کو مارنا چاہتا تھا اوس نے

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الأیمان، ج ٥، ص ٤٩٢-٤٩٦.
و"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الاول فی تفسیرها شرعاً...إلخ، ج ٢، ص ٥٢.

2 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الاول فی تفسیرها شرعاً...إلخ، ج ٢، ص ٥٢.
و"الدرالمختار"، کتاب الأیمان، ج ٥، ص ٤٩٢-٤٩٧ وغیرهما.

3 ...... معاملہ، کام۔

4 ......" المبسوط" للسرخسي، کتاب الأیمان، ج ٤، الجزء الثامن، ص ١٣٣، ١٣٤.

5 ...... شریعت۔

6 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الاول فی تفسیرها شرعاً...إلخ، ج ٢، ص ٥٢.

کہا اگر تو نے اسے مارا تو میری عورت کو طلاق ہے اوس وقت اوس نے نہیں مارا تو طلاق نہیں ہوئی اگرچہ کسی اور وقت میں مارے یا کسی نے اس کو ناشتہ کے لیے کہا کہ میرے ساتھ ناشتہ کرلو اوس نے کہا خدا کی قسم ناشتہ نہیں کروں گا اور اوس کے ساتھ ناشتہ نہ کیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ گھر جا کر اوسی روز ناشتہ کیا ہو۔

اور موقت وہ ہے جس کے لیے کوئی وقت ایک دن دو دن یا کم و بیش مقرر کر دیا اسمیں اگر وقت معین[1] کے اندر قسم کے خلاف کیا تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں مثلاً قسم کھائی کہ اس گھڑے میں جو پانی ہے اوسے آج پیوں گا اور آج نہ پیا تو قسم ٹوٹ گئی اور کفارہ دینا ہوگا اور پی لیا تو قسم پوری ہوگئی اور اگر اوس وقت کے پورا ہونے سے پہلے وہ شخص مرگیا یا اوس کا پانی گرا دیا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر قسم کھانے کے وقت اوس گھڑے میں پانی تھا ہی نہیں مگر قسم کھانے والے کو یہ معلوم نہ تھا کہ اس میں پانی نہیں ہے جب بھی قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اسے معلوم تھا کہ پانی اس میں نہیں ہے اور قسم کھائی تو قسم ٹوٹ گئی۔

اور اگر قسم میں کوئی وقت مقرر نہ کیا اور قرینہ[2] سے فوراً کرنا یا نہ کرنا نہ سمجھا جاتا ہو تو اوسے مرسل کہتے ہیں۔ کسی کام کے کرنے کی قسم کھائی اور نہ کیا مثلاً قسم کھائی کہ فلاں کو ماروں گا اور نہ مارا یہاں تک کہ دونوں میں سے ایک مرگیا تو قسم ٹوٹ گئی اور جب تک دونوں زندہ ہوں تو اگرچہ نہ مارا قسم نہیں ٹوٹی اور نہ کرنے کی قسم کھائی تو جب تک کرے گا نہیں قسم نہیں ٹوٹے گی مثلاً قسم کھائی کہ میں فلاں کو نہ ماروں گا اور مارا تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔[3] (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ ۶: غلطی سے قسم کھا بیٹھا مثلاً کہنا چاہتا تھا کہ پانی لاؤ یا پانی پیوں گا اور زبان سے نکل گیا کہ خدا کی قسم پانی نہیں پیوں گا یا یہ قسم کھانا نہ چاہتا تھا دوسرے نے قسم کھانے پر مجبور کیا تو وہی حکم ہے جو قصداً[4] اور بلا مجبور کیے قسم کھانے کا ہے یعنی توڑے گا تو کفارہ دینا ہوگا قسم توڑنا اختیار سے ہو یا دوسرے کے مجبور کرنے سے قصداً ہو یا بھول چوک سے ہر صورت میں کفارہ ہے بلکہ اگر بیہوشی یا جنون میں قسم توڑنا ہوا جب بھی کفارہ واجب ہے جب کہ ہوش میں قسم کھائی ہو اور اگر بے ہوشی یا جنون میں قسم کھائی تو قسم نہیں کہ عاقل ہونا شرط ہے اور یہ عاقل نہیں۔[5] (تبیین)

مسئلہ ۷: قسم کے لیے چند شرطیں ہیں، کہ اگر وہ نہ ہوں تو کفارہ نہیں۔ قسم کھانے والا ① مسلمان، ② عاقل، ③ بالغ ہو۔ کافر کی قسم، قسم نہیں یعنی اگر زمانۂ کفر میں قسم کھائی پھر مسلمان ہوا تو اوس قسم کے توڑنے پر کفارہ واجب نہ ہوگا۔

---

1 ...... مقررہ وقت۔

2 ......یعنی ظاہری صورت حال۔

3 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب الأيمان، الجزء الثاني، ص ٢٤٧.

4 ...... جان بوجھ کر۔

5 ......"تبيين الحقائق"، كتاب الأيمان، ج ٣، ص ٤٢٣.

اور معاذ اللہ قسم کھانے کے بعد مرتد ہوگیا تو قسم باطل ہوگئی یعنی اگر پھر مسلمان ہوا اور قسم توڑ دی تو کفارہ نہیں۔ آزاد ہونا شرط نہیں یعنی غلام کی قسم قسم ہے توڑنے سے کفارہ واجب ہوگا مگر کفارہ مالی نہیں دے سکتا کہ کسی چیز کا مالک ہی نہیں ہاں روزہ سے کفارہ ادا کرسکتا ہے مگر مولیٰ اس روزہ سے اوسے روک سکتا ہے لہٰذا اگر روزہ کے ساتھ کفارہ ادا نہ کیا ہو تو آزاد ہونے کے بعد کفارہ دے۔

④ اور قسم میں یہ بھی شرط ہے کہ وہ چیز جس کی قسم کھائی عقلاً ممکن ہو یعنی ہوسکتی ہو، اگرچہ محال عادی ہو۔ ⑤ اور یہ بھی شرط ہے کہ قسم اور جس چیز کی قسم کھائی دونوں کو ایک ساتھ کہا ہو درمیان میں فاصلہ ہوگا تو قسم نہ ہوگی مثلاً کسی نے اس سے کہلایا کہ کہہ خدا کی قسم اس نے کہا خدا کی قسم اوس نے کہا کہہ فلاں کام کروں گا اس نے کہا تو یہ قسم نہ ہوئی۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۸ اللہ عزوجل کے جتنے نام ہیں اون میں سے جس نام کے ساتھ قسم کھائے گا قسم ہوجائیگی خواہ بول چال میں اوس نام کے ساتھ قسم کھاتے ہوں یا نہیں۔ مثلاً اللہ (عزوجل) کی قسم، خدا کی قسم، رحمٰن کی قسم، رحیم کی قسم، پروردگار کی قسم۔ یوہیں خدا کی جس صفت کی قسم کھائی جاتی ہو اوس کی قسم کھائی ہوگئی مثلاً خدا کی عزت و جلال کی قسم، اوس کی کبریائی[2] کی قسم، اوس کی بزرگی یا بڑائی کی قسم، اوس کی عظمت کی قسم، اوس کی قدرت و قوت کی قسم، قرآن کی قسم، کلام اللہ کی قسم، ان الفاظ سے بھی قسم ہوجاتی ہے حلف[3] کرتا ہوں، قسم کھاتا ہوں، میں شہادت دیتا ہوں، خدا گواہ ہے، خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں۔ مجھ پر قسم ہے۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ میں یہ کام نہ کروں گا۔ اگر یہ کام کرے یا کیا ہو تو یہودی ہے یا نصرانی یا کافر یا کافروں کا شریک، مرتے وقت ایمان نصیب نہ ہو۔ بے ایمان مرے، کافر ہوکر مرے، اور یہ الفاظ بہت سخت ہیں کہ اگر جھوٹی قسم کھائی یا قسم توڑ دی تو بعض صورت میں کافر ہوجائے گا۔ جو شخص اس قسم کی جھوٹی قسم کھائے اوس کی نسبت حدیث میں فرمایا: ''وہ ویسا ہی ہے جیسا اوس نے کہا'' یعنی یہودی ہونے کی قسم کھائی تو یہودی ہوگیا۔ یوہیں اگر کہا خدا جانتا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا ہے اور یہ بات اوس نے جھوٹ کہی ہے تو اکثر علماء کے نزدیک کافر ہے۔[4] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار وغیرہا)

مسئلہ ۹ یہ الفاظ قسم نہیں اگرچہ ان کے بولنے سے گنہگار ہوگا جبکہ اپنی بات میں جھوٹا ہے اگر ایسا کروں تو مجھ پر اللہ (عزوجل) کا غضب ہو۔ اوس کی لعنت ہو، اوس کا عذاب ہو۔ خدا کا قہر ٹوٹے، مجھ پر آسمان پھٹ پڑے، مجھے زمین نگل جائے۔ مجھ پر خدا کی مار ہو،

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الاول في تفسيره شرعاً ...إلخ، ج ٢، ص ٥١.

و"ردالمحتار"، كتاب الأيمان، مطلب: في يمين الكافر، ج٥، ص ٤٩٠.

2 ......عظمت، بڑائی۔ 3 ......قسم۔

4 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثاني فيما يكون يميناً ...إلخ، الفصل الاول، ج ٢، ص ٥٢-٥٤.

و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الأيمان، مطلب: في الفرق ...إلخ، ج٥، ص ٤٩٩-٥٠٣، وغيرها.

خدا کی پھٹکار[1] ہو، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت نہ ملے، مجھے خدا کا دیدار نہ نصیب ہو، مرتے وقت کلمہ نہ نصیب ہو۔[2]

مسئلہ ۱۰ جو شخص کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرے مثلاً کہے کہ فلاں چیز مجھ پر حرام ہے تو اس کہہ دینے سے وہ شے حرام نہیں ہوگی کہ اللہ (عزوجل) نے جس چیز کو حلال کیا اوسے کون حرام کر سکے مگر اوس کے برتنے سے کفارہ لازم آئیگا یعنی یہ بھی قسم ہے۔[3] (تبیین)

مسئلہ ۱۱ تجھ سے بات کرنا حرام ہے یہ یمین[4] ہے بات کرے گا تو کفارہ لازم ہوگا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ اگر اس کو کھاؤں تو سوئر کھاؤں یا مُردار کھاؤں یہ قسم نہیں یعنی کفارہ لازم نہ ہوگا۔[6] (مبسوط)

مسئلہ ۱۳ غیر خدا کی قسم قسم نہیں مثلاً تمھاری قسم، اپنی قسم، تمھاری جان کی قسم، اپنی جان کی قسم، تمھارے سر کی قسم، اپنے سر کی قسم، آنکھوں کی قسم، جوانی کی قسم، ماں باپ کی قسم، اولاد کی قسم، مذہب کی قسم، دین کی قسم، علم کی قسم، کعبہ کی قسم، عرش الٰہی کی قسم، رسول اللہ کی قسم۔[7]

مسئلہ ۱۴ خدا و رسول کی قسم یہ کام نہ کروں گا یہ قسم نہیں۔ اگر کہا میں نے قسم کھائی ہے کہ یہ کام نہ کروں گا اور واقع میں قسم کھائی ہے تو قسم ہے اور جھوٹ کہا تو قسم نہیں جھوٹ بولنے کا گناہ ہوا۔ اور اگر کہا خدا کی قسم کہ اس سے بڑھ کر کوئی قسم نہیں یا اوس کے نام سے بزرگ کوئی نام نہیں یا اوس سے بڑھ کر کوئی نہیں میں اس کام کو نہ کروں گا تو یہ قسم ہوگئی اور درمیان کا لفظ فاصل قرار نہ دیا جائیگا۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ اگر یہ کام کروں تو خدا سے مجھے جتنی اُمیدیں ہیں سب سے نا اُمید ہوں، یہ قسم ہے اور توڑنے پر کفارہ لازم۔[9] (عالمگیری)

---

1 ......لعنت۔

2 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الأيمان الباب الثانی فيما يكون يميناً ...إلخ، الفصل الاول، ج ٢، ص ٥٤ .

3 ......"تبيين الحقائق"، کتاب الأيمان، ج ٣، ص ٤٣٦ .

4 ......قسم۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الأيمان، الباب الثانی فيما يكون يميناً ...إلخ، الفصل الاول، ج ٢، ص ٥٨ .

6 ......"المبسوط" للسرخسي، کتاب الأيمان، ج ٤، الجزء الثانی، ص ١٤٣ .

7 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الأيمان، الباب الاول فی تفسيرها ...إلخ، ج ٢، ص ٥١ .

8 ......المرجع السابق، الباب الثانی فيما يكون يميناً ...إلخ، الفصل الاول، ج ٢، ص ٥٨،٥٧ .

9 ......المرجع السابق، ص ٥٨ .

مسئلہ ۱۶ اگر یہ کام کروں تو کافروں سے بدتر ہوجاؤں توقسم ہے اور اگر کہا کہ یہ کام کرے تو کافر کو اوس پر شرف ہو[1] توقسم نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ اگر کسی کام کی چند قسمیں کھائیں اور اوس کے خلاف کیا تو جتنی قسمیں ہیں اوتنے ہی کفارے لازم ہوں گے مثلاً کہا کہ واللہ باللہ[3] میں یہ نہیں کروں گا یا کہا خدا کی قسم، پروردگار کی قسم تو یہ دو قسمیں ہیں۔کسی کام کی نسبت قسم کھائی کہ میں اسے کبھی نہ کرونگا پھر دوبارہ اوسی مجلس میں قسم کھا کر کہا کہ میں اس کام کو کبھی نہ کروں گا پھر اوس کام کو کیا تو دو کفارے لازم۔ [4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ واللہ اوس سے ایک دن کلام نہ کرونگا۔خدا کی قسم اوس سے مہینہ بھر کلام نہ کروں گا۔خدا کی قسم اوس سے سال بھر بات نہ کروں گا پھر تھوڑی دیر بعد کلام کیا تو تین کفارے دے اور ایک دن کے بعد بات کی تو دو کفارے اور مہینہ بھر کے بعد کلام کیا تو ایک کفارہ اور سال بھر کے بعد کیا تو کچھ نہیں۔قسم کھائی کہ فلاں بات میں نہ کہوں گا نہ ایک دن نہ دو دن تو یہ ایک ہی قسم ہے جس کی میعاد[5] دو دن تک ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ دوسرے کے قسم دلانے سے قسم نہیں ہوتی مثلاً کہا تمھیں خدا کی قسم یہ کام کردو تو اس کہنے سے اوس پر قسم نہ ہوئی یعنی نہ کرنے سے کفارہ لازم نہیں ایک شخص کسی کے پاس گیا اوس نے اوٹھنا چاہا اوس نے کہا خدا کی قسم نہ اوٹھنا اور وہ کھڑا ہوگیا تو اوس قسم کھانے والے پر کفارہ نہیں۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ ایک نے دوسرے سے کہا تم فلاں کے گھر کل گئے تھے اوس نے کہا ہاں پھر اوس پوچھنے والے نے کہا خدا کی قسم تم گئے تھے اوس نے کہا ہاں تو اس کا ہاں کہنا قسم ہے۔ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم نے فلاں شخص سے بات چیت کی تو تمھاری عورت کو طلاق ہے اوس نے جواب میں کہا مگر تمھاری اجازت سے تو اوس کے کہنے کا مقصد یہ ہوا کہ بغیر اوس کی اجازت کے کلام کرے گا تو عورت کو طلاق ہے، لہٰذا بغیر اجازت کلام کرنے سے عورت کو طلاق ہوجائے گی۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ ایک نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم تم یہ کام کروگے اگر اس سے خود قسم کھانا مراد ہے تو قسم ہوگئی اور اگر قسم

---

1 ...... فضیلت ہو۔

2 ......"الفتاوی الھندیۃ"،کتاب الأیمان ، الباب الثانی فیما یکون یمیناً ...إلخ ، الفصل الاول ،ج۲، ص ۵۸.

3 ...... یہ الفاظِ قسم ہیں،یعنی اللہ کی قسم،اللہ کی قسم۔

4 ......"الفتاوی الھندیۃ"،المرجع السابق، ص۵٦.

5 ...... مدت۔

6 ......"الفتاوی الھندیۃ"،کتاب الأیمان ، الباب الثانی فیما یکون یمیناً ...إلخ ، الفصل الاول ،ج۲،ص۵۷،۵۸.

7 ......المرجع السابق ،ص۵۹،٦۰.

8 ...... المرجع السابق ،ص۵۹.

کھلانا مقصود ہے یا نہ خود کھانا مقصود ہے نہ کھلانا تو قسم نہیں یعنی اگر دوسرے نے اوس کام کو نہ کیا تو کسی پر کفارہ نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ ایک نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم تمھیں یہ کام کرنا ہوگا خدا کی قسم تمھیں یہ کام کرنا ہوگا دوسرے نے کہا ہاں اگر پہلے کا مقصود قسم کھانا ہے اور دوسرے کا بھی ہاں کہنے سے قسم کھانا مقصود ہے تو دونوں کی قسم ہوگئی اور اگر پہلے کا مقصود قسم کھلانا ہے اور دوسرے کا قسم کھانا تو دوسرے کی قسم ہوگئی اور اگر پہلے کا مقصود قسم کھلانا ہے اور دوسرے کا مقصود ہاں کہنے سے قسم کھانا نہیں بلکہ وعدہ کرنا ہے تو کسی کی قسم نہ ہوئی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ ایک نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم میں تمھارے یہاں دعوت میں نہیں آؤنگا تیسرے نے کہا کیا میرے یہاں بھی نہ آؤگے اوس نے کہا ہاں تو یہ ہاں کہنا بھی قسم ہے یعنی اس تیسرے کے یہاں جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔[3] (عالمگیری)

کفارہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ۝۲۲۵ ﴾[4]

اللہ (عزوجل) ایسی قسموں میں تم سے مؤاخذہ نہیں کرتا جو غلط فہمی سے ہوجائیں ہاں اون پر گرفت کرتا ہے جو تمھارے دلوں نے کام کیے اور اللہ (عزوجل) بخشنے والا، حلم والا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ ۚ وَ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝۲ ﴾[5]

بیشک اللہ (عزوجل) نے تمھاری قسموں کا کفارہ مقرر کیا ہے اور اللہ (عزوجل) تمھارا مولیٰ ہے اور وہ علم والا اور حکمت والا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَیْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَ احْفَظُوْۤا اَیْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۸۹ ﴾[6]

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثاني فيما يكون يميناً...إلخ، الفصل الاول، ج۲، ص۶۰.

2 ......المرجع السابق. 3 ......المرجع السابق.

4 ......پ۲، البقرة: ۲۲۵. 5 ......پ۲۸، التحريم: ۲. 6 ......پ۷، المآئدة: ۸۹.

اللہ (عزوجل) تمھاری غلط فہمی کی قسموں پر تم سے مؤاخذہ نہیں کرتا ہاں اون قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنھیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسموں کا کفارہ دس مسکین کو کھانا دینا ہے اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اوس کے اوسط میں سے یا اونھیں کپڑا دینا یا ایک غلام آزاد کرنا اور جو ان میں سے کسی بات پر قدرت نہ رکھتا ہو وہ تین دن کے روزے رکھے یہ تمھاری قسموں کا کفارہ ہے جب قسم کھاؤ۔ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ (عزوجل) اپنی نشانیاں تمھارے لیے بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔

مسائل فقهيه

یہ تو معلوم ہو چکا کہ قسم توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے۔ اب یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ قسم توڑنے کا کیا کفارہ ہے اور اوس کی کیا کیا صورتیں ہیں، لہٰذا اب اوس کے احکام کی تفصیل سنیے:

مسئلہ ۱ قسم کا کفارہ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا اون کو کپڑے پہنانا ہے یعنی یہ اختیار ہے کہ ان تین باتوں میں سے جو چاہے کرے۔[1]

مسئلہ ۲ غلام آزاد کرنے یا مساکین کو کھانا کھلانے میں اون تمام باتوں کی جو کفارۂ ظہار میں مذکور ہوئیں یہاں بھی رعایت کرے مثلاً کس قسم کا غلام آزاد کیا جائے کہ کفارہ ادا ہو اور کیسے غلام کے آزاد کرنے سے ادا نہ ہوگا اور مساکین کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھلانا ہوگا اور جن مساکین کو صبح کے وقت کھلایا اونھیں کو شام کے وقت بھی کھلائے دوسرے دس مساکین کو کھلانے سے ادا نہ ہوگا۔ اور یہ ہوسکتا ہے کہ دسوں کو ایک ہی دن کھلا دے یا ہر روز ایک ایک کو یا ایک ہی کو دس دن تک دونوں وقت کھلائے۔ اور مساکین جن کو کھلایا ان میں کوئی بچہ نہ ہو اور کھلانے میں اباحت[2] و تملیک[3] دونوں صورتیں ہوسکتی ہیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کھلانے کے عوض ہر مسکین کو نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جَو[4] یا ان کی قیمت کا مالک کردے یا دس روز تک ایک ہی مسکین کو ہر روز بقدر صدقۂ فطر دیدیا کرے یا بعض کو کھلائے اور بعض کو دیدے۔ غرض یہ کہ اوس کی تمام صورتیں وہیں سے معلوم کریں فرق اتنا ہے کہ وہاں ساٹھ مسکین تھے یہاں دس ہیں۔[5]

مسئلہ ۳ کپڑے سے وہ کپڑا مراد ہے جو اکثر بدن کو چھپا سکے اور وہ کپڑا ایسا ہو جس کو متوسط درجہ کے لوگ

---

1 ......"تبيين الحقائق"، كتاب الأيمان، ج ٣، ص ٤٣٠.

2 ......کھانے کی اجازت دے دینا۔　3 ......مالک بنا دینا۔

4 ......ایک صاع 4 کلو میں سے 160 گرام کم اور نصف یعنی آدھا صاع 2 کلو میں سے 80 گرام کم کا ہوتا ہے۔...علمیه

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الأيمان، مطلب: كفارة اليمين، ج ٥، ص ٥٢٣.

پہنتے ہوں اور تین مہینے سے زیادہ تک پہنا جا سکے، لہٰذا اگر اتنا کپڑا ہے جو اکثر بدن کو چھپانے کے لیے کافی نہیں مثلاً صرف پاجامہ[1] یا ٹوپی یا چھوٹا کرتا[2]۔ یوہیں ایسا گھٹیا کپڑا دینا جسے متوسط لوگ نہ پہنتے ہوں ناکافی ہے۔ یوہیں ایسا کمزور کپڑا دینا جو تین ماہ تک استعمال نہ کیا جا سکتا ہو، جائز نہیں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: کپڑے کی جو مقدار ہونی چاہیے اوس کا نصف دیا اور اس کی قیمت نصف صاع گیہوں[4] یا ایک صاع جَو کے برابر ہے تو جائز ہے۔ یوہیں ایک کپڑا دسؔ ہی مسکینوں کو دیا جو تقسیم ہو کر ہر ایک کو اتنا ملتا ہے جس کی قیمت صدقۂ فطر کے برابر ہے تو جائز ہے۔ یوہیں اگر مسکین کو پگڑی دی اور وہ کپڑا اتنا ہے جس کی مقدار مذکور ہوئی یا اوس کی قیمت صدقۂ فطر کے برابر ہے تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔[5] (مبسوط وغیرہ)

مسئلہ ۵: نیا کپڑا ہونا ضروری نہیں پُرانا بھی دیا جا سکتا ہے جبکہ تین مہینے سے زیادہ تک استعمال کر سکتے ہوں اور نیا ہو مگر کمزور ہو تو جائز نہیں۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: عورت کو اگر کپڑا دیا تو سر پر باندھنے کا رومال یا دوپٹا بھی دینا ہوگا کیونکہ اوسے سر کا چھپانا بھی فرض ہے۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: پانچ مسکینوں کو کھانا کھلایا اور پانچ کو کپڑے دیدیے اگر کھانا کپڑے سے سستا ہے یعنی ہر مسکین کا کپڑا ایک کھانے سے زیادہ یا برابر قیمت کا ہے تو جائز ہے یعنی یہ کپڑے پانچ کھانے کے قائم مقام ہو کر کل کھانا دینا قرار پائیگا اور اگر کپڑا کھانے سے ارزاں[8] ہو تو جائز نہیں مگر جبکہ کھانے کا مساکین کو مالک کر دیا ہو تو یہ بھی جائز ہے یعنی یہ کھانے پانچ مساکین کے کپڑے کے برابر ہوئے تو گویا دسوں کو کپڑے دیے۔[9] (ردالمحتار)

---

1 ......شلوار کی ایک قسم۔
2 ......وہ قمیص جس میں کالر نہ ہو۔
3 ......"الدرالمختار و ردالمحتار"، کتاب الأیمان، مطلب: کفارة الیمین، ج ۵، ص ۵۲۴.
4 ......گندم۔
5 ......" المبسوط"، للسرخسي، کتاب الأیمان، باب الکسوة، ج ٤، الجزء الثامن ص ١٦٤، وغیره.
6 ......"ردالمحتار"، کتاب الأیمان، مطلب: کفارة الیمین، ج ۵، ص ۵۲٤.
7 ......المرجع السابق، ص ۵۲۵.
8 ......سستا، کم قیمت۔
9 ......"ردالمحتار"، کتاب الأیمان، مطلب: کفارة الیمین، ج ۵، ص ۵۲٤.

مسئلہ ۸ اگر ایک مسکین کو دسوں کپڑے[1] ایک دن میں ایک ساتھ یا متفرق[2] طور پر دیدیے تو کفارہ ادا نہ ہوا اور دس دن میں دیے یعنی ہر روز ایک کپڑا تو ہوگیا۔[3] (مبسوط)

مسئلہ ۹ مسکین کو کپڑا یا غلہ یا قیمت دی پھر وہ مسکین مرگیا اور اس کے پاس وہ چیز وراثۃً[4] پہنچی یا اوس نے اسے ہبہ کردیا یا اس نے اوس سے وہ شے خریدلی تو ان سب صورتوں میں کفارہ صحیح ہوگیا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ پانچ صاع گیہوں دس مسکینوں کے سامنے رکھ دیے اونھوں نے لُوٹ لیے تو صرف ایک مسکین کو دینا قرار پائے گا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ کفارہ ادا ہونے کے لیے نیت شرط ہے بغیر نیت ادا نہ ہوگا ہاں اگر وہ شے جو مسکین کو دی اور دیتے وقت نیت نہ کی مگر وہ چیز ابھی مسکین کے پاس موجود ہے اور اب نیت کرلی تو ادا ہوگیا جیسا کہ زکوٰۃ میں فقیر کو دینے کے بعد نیت کرنے میں یہی شرط ہے کہ ہنوز[7] وہ چیز فقیر کے پاس باقی ہو تو نیت کام کرے گی ورنہ نہیں۔[8] (طحطاوی)

مسئلہ ۱۲ اگر کسی نے کفارہ میں غلام بھی آزاد کیا اور مساکین کو کھانا بھی کھلایا اور کپڑے بھی دیے خواہ ایک ہی وقت میں یہ سب کام ہوئے یا آگے پیچھے تو جس کی قیمت زیادہ ہے وہ کفارہ قرار پائے گا اور اگر کفارہ دیا ہی نہیں تو صرف اوس کا مؤاخذہ ہوگا جو کم قیمت ہے۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۱۳ گیہوں، جَو، خرما[10]، منقے[11] کے علاوہ اگر کوئی دوسرا غلہ دینا چاہے تو آدھے صاع گیہوں یا ایک صاع جَو کی قیمت کا ہونا ضرور ہے اوس میں آدھا صاع یا ایک صاع ہونے کا اعتبار نہیں۔[12] (جوہرہ)

---

1 ...... یعنی دس کپڑے۔
2 ...... علیحدہ علیحدہ۔
3 ...... "المبسوط"للسرخسي،کتاب الأیمان ، باب الکسوۃ، ج ٤، الجزء الثامن ،ص ١٦٥ .
4 ...... یعنی وراثت میں ملی۔
5 ...... "الفتاوی الھندیۃ"،کتاب الأیمان ، الباب الثانی فیما یکون یمیناً...إلخ، الفصل الثانی ،ج ٢ ،ص ٦٣ .
6 ...... المرجع السابق.
7 ...... ابھی تک۔
8 ...... "حاشیۃ الطحطاوی علی الدرالمختار"،کتاب الطلاق،باب الکفارۃ ،ج ٢ ،ص ١٩٨ .
9 ...... "الدرالمختار"، کتاب الأیمان،ج٥،ص ٥٢٥ .
10 ...... کھجور، چھوارا۔
11 ...... سوکھی ہوئی بڑی کشمش۔
12 ...... "الجوھرۃ النیرۃ"، کتاب الأیمان ، الجزء الثانی ،ص ٢٥٢.

مسئلہ ۱۴ رمضان میں اگر کفارہ کا کھانا کھلانا چاہتا ہے تو شام اور سحری دونوں وقت کھلائے یا ایک مسکین کو بیس۲۰ دن شام کا کھانا کھلائے۔[1] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۵ اگر غلام آزاد کرنے یا دس۱۰ مسکین کو کھانا یا کپڑے دینے پر قادر نہ ہو تو پے در پے[2] تین روزے رکھے۔[3] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۱۶ عاجز ہونا اوس وقت کا معتبر ہے جب کفارہ ادا کرنا چاہتا ہے مثلاً جس وقت قسم توڑی تھی اُس وقت مالدار تھا مگر کفارہ ادا کرنے کے وقت محتاج ہے تو روزہ سے کفارہ ادا کرسکتا ہے اور اگر توڑنے کے وقت مفلس تھا اور اب مالدار ہے تو روزے سے نہیں ادا کرسکتا۔[4] (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۷ اپنا تمام مال ہبہ کر دیا اور قبضہ بھی دیدیا اور اوس کے بعد کفارہ کے روزے رکھے پھر ہبہ سے رجوع کی تو کفارہ ادا ہوگیا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۸ جب غلام اپنی ملک میں ہے یا اتنا مال رکھتا ہے کہ مساکین کو کھانا یا کپڑا دے سکے اگرچہ خود مقروض یا مدیون ہو تو عاجز نہیں یعنی ایسی حالت میں روزے سے کفارہ ادا نہ ہوگا ہاں اگر قرض اور دَین ادا کرنے کے بعد کفارہ کے روزے رکھے تو ہوجائیگا۔ اور مبسوط میں امام سرخسی رحمہ اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ اگر کل مال دَین میں مستغرق[6] ہو تو دَین ادا کرنے سے پہلے بھی روزہ سے کفارہ ادا کرسکتا ہے اور اگر غلام ملک میں ہے مگر اوس کی اِحتیاج[7] ہے تو روزے سے کفارہ ادا نہ ہوگا۔[8] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۹ ایک ساتھ تین روزے نہ رکھے یعنی درمیان میں فاصلہ کر دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا اگرچہ کسی مجبوری کے سبب ناغہ ہوا ہو یہاں تک کہ عورت کو اگر حیض آگیا تو پہلے کے روزے کا اعتبار نہ ہوگا یعنی اب پاک ہونے کے بعد لگا تار تین

---

1 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب الأيمان،الجزء الثاني، ص ٢٥٣.

2 ......لگاتار۔

3 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب الأيمان،الجزء الثاني، ص ٢٥٣.

4 ......المرجع السابق،وغيرها.

5 ......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان ،ج٥، ص٥٢٦.

6 ......یعنی ڈوبا ہوا، گھرا ہوا۔　7 ......ضرورت۔

8 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب الأيمان ،الجزء الثاني، ص٢٥٣.

روزے رکھے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۰ روزوں سے کفارہ ادا ہونے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ ختم تک مال پر قدرت نہ ہو یعنی مثلاً اگر دو روزے رکھنے کے بعد اتنا مال مل گیا کہ کفارہ ادا کرے تو اب روزوں سے نہیں ہوسکتا بلکہ اگر تیسرا روزہ بھی رکھ لیا ہے اور غروب آفتاب سے پہلے مال پر قادر ہوگیا تو روزے ناکافی ہیں اگرچہ مال پر قادر ہونا یوں ہوا کہ اوس کے مورث [2] کا انتقال ہوگیا اور اوس کو ترکہ اتنا ملے گا جو کفارہ کے لیے کافی ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۱ کفارہ کا روزہ رکھا تھا اور افطار سے پہلے مال پر قادر ہوگیا تو اوس روزے کا پورا کرنا ضروری نہیں ہاں بہتر پورا کرنا ہے اور توڑ دے تو قضا ضرور نہیں۔[4] (جوہرہ)

مسئلہ ۲۲ اپنی مِلک میں مال تھا مگر اسے معلوم نہیں یا بھول گیا ہے اور کفارہ میں روزے رکھے بعد میں یاد آیا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔ یوہیں اگر مورث مرگیا اور اسے اوس کے مرنے کی خبر نہیں اور کفارہ میں روزے رکھے بعد کو اوس کا مرنا معلوم ہوا تو کفارہ مال سے ادا کرے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳ اس کے پاس خود اس وقت مال نہیں ہے مگر اس کا اوروں پر دین ہے تو اگر وصول کرسکتا ہے وصول کر کے کفارہ ادا کرے روزے ناکافی ہیں۔ یوہیں اگر عورت کے پاس مال نہیں ہے مگر شوہر پر دَین مہر باقی ہے اور شوہر دَین مہر دینے پر قادر ہے یعنی اگر عورت لینا چاہے تو لے سکتی ہے تو روزوں سے کفارہ نہ ہوگا اور اگر اس کی مِلک میں مال ہے مگر غائب ہے، یہاں موجود نہیں ہے تو روزوں سے کفارہ ہوسکتا ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ عورت مال سے کفارہ ادا کرنے سے عاجز ہو اور روزہ رکھنا چاہتی ہو تو شوہر اوسے روزہ رکھنے سے روک سکتا ہے۔[7] (جوہرہ)

---

1 ......"الدرالمختار"،کتاب الأیمان،ج٥،ص٥٢٦ .

2 ......وارث بنانے والا۔

3 ......"الدرالمختار"،کتاب الأیمان،ج٥،ص٥٢٦ .

4 ......"الجوهرة النيرة"،کتاب الأیمان،الجزء الثانی،ص٢٥٣ .

5 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"،کتاب الأیمان مطلب: کفارة الیمین ،ج٥ ، ص٥٢٦ .

6 ......"الفتاوی الهندیة"،کتاب الأیمان، الباب الثانی فیما یکون یمیناً...إلخ، الفصل الثانی ، ج٢ ، ص٦٢ .

7 ......"الجوهرة النيرة"،کتاب الأیمان ، الجزء الثانی،ص٢٥٣ .

مسئلہ ۲۵ ان روزوں میں رات سے نیت شرط ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ کفارہ کی نیت سے ہوں مطلق روزہ کی نیت کافی نہیں۔[1] (مبسوط)

مسئلہ ۲۶ قسم کے دو کفارے اس کے ذمہ تھے اس نے چھ روزے رکھ لیے اور یہ معین نہ کیا کہ یہ تین فلاں کے ہیں اور یہ تین فلاں کے تو دونوں کفارے ادا ہوگئے اور اگر دونوں کفاروں میں ہر مسکین کو دو فطرہ کے برابر دیا یا دو کپڑے دیے تو ایک ہی کفارہ ادا ہوا۔[2] (مبسوط)

مسئلہ ۲۷ اوس کے ذمہ دو کفارے تھے اور فقط ایک کفارہ میں کھانا کھلا سکتا ہے اوس نے پہلے تین روزے رکھ لیے پھر دوسرے کفارے کے لیے کھانا کھلایا تو روزے پھر سے رکھے کہ کھلانے پر قادر تھا اوس وقت روزوں سے کفارہ ادا کرنا جائز نہ تھا۔[3] (مبسوط)

مسئلہ ۲۸ دو۲ کفارے تھے ایک کے لیے کھانا کھلایا اور ایک کے لیے کپڑے دیے اور معین نہ کیا تو دونوں ادا ہوگئے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹ پانچ مسکین کو کھانا کھلایا اب خود فقیر ہوگیا کہ باقی پانچ کو نہیں کھلا سکتا تو وہی تین روزے رکھ لے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰ اس کے ذمہ قسم کا کفارہ ہے اور محتاج ہے کہ نہ کھانا دے سکتا ہے نہ کپڑا اور یہ شخص اتنا بوڑھا ہے کہ نہ اب روزہ رکھ سکتا ہے، نہ آئندہ روزہ رکھنے کی اُمید ہے تو اگر کوئی چاہے اوس کی طرف سے دس۱۰ مسکین کو کھانا کھلا دے یعنی اس کی اجازت سے کفارہ ادا ہوجائے گا یہ نہیں ہوسکتا کہ اس کے ذمہ چونکہ تین روزے تھے تو ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱ مرجانے سے قسم کا کفارہ ساقط نہ ہوگا یعنی اوس پر لازم ہے کہ وصیت کر جائے اور تہائی مال سے کفارہ ادا کرنا وارثوں پر لازم ہوگا اور اوس نے خود وصیت نہ کی اور وارث دینا چاہتا ہے تو دے سکتا ہے۔[7] (عالمگیری)

---

❶......"المبسوط"، للسرخسي، کتاب الأیمان، باب الصیام، ج ٤، الجزء الثامن، ص ١٦٦.

❷......المرجع السابق، ص١٦٧. ❸......المرجع السابق، ص ١٦٨.

❹......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب العاشر في الکفارة، ج ١، ص ٥١٤.

❺......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الثاني فیما یکون...إلخ، الفصل الثاني، ج ٢، ص ٦٣.

❻...... المرجع السابق، ص ٦٤. ❼...... المرجع السابق، ص ٦٤.

مسئلہ ۳۲ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ نہیں اور دیا تو ادا نہ ہوا یعنی اگر کفارہ دینے کے بعد قسم توڑی تو اب پھر دے کہ جو پہلے دیا ہے وہ کفارہ نہیں مگر فقیر سے دیے ہوئے کو واپس نہیں لے سکتا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳ کفارہ اونھیں مساکین کو دے سکتا ہے جن کو زکوۃ دے سکتا ہے یعنی اپنے باپ ماں اولاد و غیرہم کو جن کو زکوۃ نہیں دے سکتا کفارہ بھی نہیں دے سکتا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳۴ کفارۂ قسم کی قیمت مسجد میں صرف[3] نہیں کرسکتا نہ مردہ کے کفن میں لگا سکتا ہے یعنی جہاں جہاں زکوۃ نہیں خرچ کرسکتا وہاں کفارہ کی قیمت نہیں دیجاسکتی۔[4] (عالمگیری)

منّت کا بیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَمَاۤ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ نَّفَقَةٍ اَوۡ نَذَرۡتُمۡ مِّنۡ نَّذۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ۝ ﴾[5]

جو کچھ تم خرچ کرو یا منّت مانو، اللہ (عزوجل) اوس کو جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

اور فرماتا ہے:

﴿ يُوۡفُوۡنَ بِالنَّذۡرِ وَيَخَافُوۡنَ يَوۡمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسۡتَطِيۡرًا ۝ ﴾[6]

نیک لوگ وہ ہیں جو اپنی منّت پوری کرتے ہیں اور اوس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہے۔

حدیث ۱ امام بخاری و امام احمد و حاکم ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو یہ منّت مانے کہ اللہ (عزوجل) کی اطاعت کریگا تو اوس کی اطاعت کرے یعنی منّت پوری کرے اور جو اوس کی نافرمانی کرنے کی منّت مانے تو اوس کی نافرمانی نہ کرے یعنی اس منّت کو پورا نہ کرے۔''[7]

---

1 ......''الفتاوی الهندية''، كتاب الأيمان، الباب الثانی فيما يكون ...إلخ، الفصل الثانی، ج ٢، ص ٦٤.

2 ......''الدرالمختار''، كتاب الأيمان، ج ٥، ص ٥٢٧.

3 ......خرچ۔

4 ......''الفتاوی الهندية''، كتاب الأيمان، الباب الثانی فيمايكون ...إلخ، الفصل الثانی، ج ٢، ص ٦٢.

5 ......پ ٣، البقرة: ٢٧٠.

6 ......پ ٢٩، الدهر: ٧.

7 ......''صحيح البخاري''، كتاب الأيمان والنذور، باب النذر في الطاعة... إلخ، الحديث: ٦٦٩٦، ج ٤، ص ٣٠٢.

حدیث ۲ صحیح مسلم شریف میں عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''اوس منّت کو پورا نہ کرے، جو اللہ (عزوجل) کی نافرمانی کے متعلق ہو اور نہ اوس کو جس کا بندہ مالک نہیں۔''[1]

حدیث ۳ ابوداود ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانہ میں منّت مانی تھی کہ بُوّانہ[2] میں ایک اونٹ کی قربانی کرے گا۔ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہو کر اوس نے دریافت کیا؟ ارشاد فرمایا: ''کیا وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بُت ہے جس کی پرستش[3] کی جاتی ہے؟'' لوگوں نے عرض کی، نہیں۔ ارشاد فرمایا: ''کیا وہاں جاہلیت کی عیدوں میں سے کوئی عید ہے؟'' لوگوں نے عرض کی نہیں۔ ارشاد فرمایا: ''اپنی منّت پوری کر اس لیے کہ معصیت[4] کے متعلق جو منّت ہے اوس کو پورا نہ کیا جائے اور نہ وہ منّت جس کا انسان مالک نہیں۔''[5]

حدیث ۴ نسائی نے عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ ''منّت دو قسم ہے، جس نے طاعت کی منّت مانی، وہ اللہ (عزوجل) کے لیے ہے اور اوسے پورا کیا جائے اور جس نے گناہ کرنے کی منّت مانی، وہ شیطان کے سبب سے ہے اور اوسے پورا نہ کیا جائے۔''[6]

حدیث ۵ صحیح بخاری شریف میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے کہ ایک شخص کو کھڑا ہوا دیکھا۔ اوس کے متعلق دریافت کیا؟ لوگوں نے عرض کی، یہ ابواسرائیل ہے اس نے منّت مانی ہے کہ کھڑا رہے گا بیٹھے گا نہیں اور اپنے اوپر سایہ نہ کریگا اور کلام نہ کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ ارشاد فرمایا کہ ''اسے حکم کردو کہ کلام کرے اور سایہ میں جائے اور بیٹھے اور اپنے روزہ کو پورا کرے۔''[7]

حدیث ۶ ابو داود و ترمذی و نسائی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''گناہ کی منّت نہیں (یعنی اس کا پورا کرنا نہیں) اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔''[8]

حدیث ۷ ابو داود و ابن ماجہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے

---

1 ......''صحیح مسلم''، کتاب الأیمان، باب لا وفاء لنذر فی معصیة اللّٰه... إلخ، الحدیث: ١٦٤١، ص ٨٩١.

2 ......ایک جگہ کا نام ہے۔ 3 ......عبادت۔ 4 ......گناہ۔

5 ...... ''سنن أبي داود''، کتاب الأیمان و النذور، باب ما یؤمر به من الوفاء بالنذر، الحدیث: ٣٣١٣، ج٣، ص ٣٢٢.

6 ......''سنن النسائي''، کتاب الأیمان و النذور، باب کفارة النذر، الحدیث: ٣٨٥٠، ص ٦٢٧.

7 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب الأیمان و النذور، باب النذر فیما لا یملك... إلخ، الحدیث: ٦٧٠٤، ج ٤، ص ٣٠٣.

8 ...... ''جامع الترمذي''، کتاب النذور و الأیمان، باب ماجاء عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلّم: ان لا... إلخ، الحدیث: ١٥٢٩، ج٣، ص ١٧٩.

فرمایا: ''جس نے کوئی منّت مانی اور اوسے ذکر نہ کیا (یعنی فقط اتنا کہا کہ مجھ پر نذر ہے اور کسی چیز کو معین نہ کیا، مثلاً یہ نہ کہا کہ اتنے روزے رکھونگا یا اتنی نماز پڑھوں گا یا اتنے فقیر کھلاؤں گا وغیرہ وغیرہ) تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس نے گناہ کی منّت مانی تو اس کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی منّت مانی جس کی طاقت نہیں رکھتا تو اسکا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی منّت مانی جس کی طاقت رکھتا ہے تو اسے پورا کرے۔''[1]

حدیث ۸ صحاح ستہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا کہ اون کی ماں کے ذمہ منّت تھی اور پوری کرنے سے پہلے اون کا انتقال ہوگیا۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فتویٰ دیا کہ یہ اوسے پورا کریں۔[2]

حدیث ۹ ابوداود و دارمی جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک شخص نے فتح مکہ کے دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی، یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں نے منّت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کے لیے مکہ فتح کرے گا تو میں بیت المقدس میں دو رکعت نماز پڑھوں گا۔ اُنھوں نے ارشاد فرمایا: کہ ''یہیں پڑھ لو۔'' دوبارہ پھر اوس نے وہی سوال کیا، فرمایا: کہ ''یہیں پڑھ لو۔'' پھر سوال کا اعادہ کیا[3] حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے جواب دیا: ''اب تم جو چاہو کرو۔''[4]

حدیث ۱۰ ابوداود ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں، کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن نے منّت مانی تھی کہ پیدل حج کرے گی اور اوس میں اس کی طاقت نہ تھی۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: کہ ''تیری بہن کی تکلیف سے اللہ (عزوجل) کو کیا فائدہ ہے، وہ سواری پر حج کرے اور قسم کا کفارہ دیدے۔''[5]

حدیث ۱۱ رزین نے محمد بن مُنتشِر سے روایت کی کہ ایک شخص نے یہ منّت مانی تھی کہ اگر خدا نے دشمن سے نجات دی تو میں اپنے کو قربانی کردوں گا۔ یہ سوال حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس پیش ہوا، اونھوں نے فرمایا: کہ مسروق[6] سے

---

1 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الأيمان و النذور، باب من نذر نذراً لا يطيقه، الحديث: ٣٣٢٢، ج٣، ص٣٢٦.

2 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأيمان و النذور، باب من مات وعليه نذر، الحديث: ٦٦٩٨، ج٤، ص٣٠٢.

3 ...... یعنی تیسری بار پھر اس نے وہی سوال کیا۔

4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الأيمان و النذور، باب من نذر أن يصلي في بيت المقدس، الحديث: ٣٣٠٥، ص٣١٩.

5 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الأيمان و النذور، باب من رأى عليه كفارة... إلخ، الحديث: ٣٢٩٥، ٣٣٠٣، ص٣١٦ ـ ٣١٩.

6 ...... ایک مشہور تابعی بزرگ اور حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے تلمیذ رشید ہیں۔ (تهذيب التهذيب)

پوچھو، مسروق سے دریافت کیا تو یہ جواب دیا کہ اپنے کو ذبح نہ کر اس لیے کہ اگر تو مومن ہے تو مومن کو قتل کرنا لازم آئیگا اور اگر تو کافر ہے تو جہنم کو جانے میں جلدی کیوں کرتا ہے، ایک مینڈھا خرید کر ذبح کر کے مساکین کو دیدے۔[1]

مسائل فقہیّہ

چونکہ منّت کی بعض صورتوں میں بھی کفارہ ہوتا ہے اس لیے اسکو یہاں ذکر کیا جاتا ہے اس کے بعد قسم کی باقی صورتیں بیان کی جائیں گی اور اس بیان میں جہاں کفارہ کہا جائیگا اوس سے وہی کفارہ مراد ہے جو قسم توڑنے میں ہوتا ہے۔ روزہ کے بیان میں ہم نے منّت کی شرطیں لکھ دی ہیں اون شرطوں کو وہاں سے معلوم کرلیں۔

مسئلہ ۱ منّت کی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ اوس کے کرنے کو کسی چیز کے ہونے پر موقوف رکھے مثلاً میرا فلاں کام ہو جائے تو میں روزہ رکھوں گا یا خیرات کروں گا، دوم یہ کہ ایسا نہ ہو مثلاً مجھ پر اللہ (عزوجل) کے لیے اتنے روزے رکھنے ہیں یا میں نے اتنے روزوں کی منّت مانی۔ پہلی صورت یعنی جس میں کسی شے کے ہونے پر اوس کام کو معلق کیا ہو اوس کی دو صورتیں ہیں۔ اگر ایسی چیز پر معلق کیا کہ اوس کے ہونے کی خواہش ہے مثلاً اگر میرا لڑکا تندرست ہو جائے یا پردیس سے آجائے یا میں روزگار سے لگ جاؤں تو اتنے روزے رکھوں گا یا اتنا خیرات کروں گا ایسی صورت میں جب شرط پائی گئی یعنی بیمار اچھا ہوگیا یا لڑکا پردیس سے آگیا یا روزگار لگ گیا تو اوتنے روزے رکھنا یا خیرات کرنا ضرور ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ یہ کام نہ کرے اور اس کے عوض میں کفارہ دیدے، اور اگر ایسی شرط پر معلق کیا جس کا ہونا نہیں چاہتا مثلاً اگر میں تم سے بات کروں یا تمھارے گھر آؤں تو مجھ پر اتنے روزے ہیں کہ اوس کا مقصد یہ ہے کہ میں تمھارے یہاں نہیں آؤں گا تم سے بات نہ کروں گا ایسی صورت میں اگر شرط پائی گئی یعنی اوس کے یہاں گیا یا اوس سے بات کی تو اختیار ہے کہ جتنے روزے کہے تھے وہ رکھ لے یا کفارہ دے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲ منّت میں ایسی شرط ذکر کی جس کا کرنا گناہ ہے اور وہ شخص بدکار ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس کا قصد[3] اوس گناہ کے کرنے کا ہے اور پھر اوس گناہ کو کرلیا تو منّت کو پورا کرنا ضرور ہے اور وہ شخص نیک بخت[4] ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ منّت اوس گناہ سے بچنے کے لیے ہے مگر وہ گناہ اوس سے ہوگیا تو اختیار ہے کہ منّت پوری کرے یا کفارہ دے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳ جس منّت میں شرط ہو اوس کا حکم تو معلوم ہو چکا کہ ایک صورت میں منّت پوری کرنا ہے اور ایک صورت

1 ...... "مشكاة المصابيح"، باب في النذور، الفصل الثالث، الحديث: ٣٤٤٥، ج ١، ص ٦٣١.

2 ...... "الدر المختار"، كتاب الأيمان، ج ٥، ص ٥٣٧، ٥٤٢.

3 ...... ارادہ۔

4 ...... پرہیزگار، متقی۔

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الأيمان، مطلب: في أحكام النذر، ج ٥، ص ٥٤٢.

میں اختیار ہے کہ منّت پوری کرے یا کفارہ دے اور اگر شرط کا ذکر نہ ہو تو منّت کا پورا کرنا ضروری ہے حج یا عمرہ یا روزہ یا نماز یا خیرات یا اعتکاف جس کی منّت مانی ہو وہ کرے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: منّت میں اگر کسی چیز کو معین نہ کیا مثلاً کہا اگر میرا یہ کام ہو جائے تو مجھ پر منّت ہے یہ نہیں کہا کہ نماز یا روزہ یا حج وغیرہا تو اگر دل میں کسی چیز کو معین کیا ہو تو جو نیت کی وہ کرے اور اگر دل میں بھی کچھ مقرر نہ کیا تو کفارہ دے۔[2] (بحر)

مسئلہ ۵: منّت مانی اور زبان سے منّت کو معین نہ کیا مگر دل میں روزہ کا ارادہ ہے تو جتنے روزوں کا ارادہ ہے اوتنے رکھ لے، اور اگر روزہ کا ارادہ ہے مگر یہ مقرر نہیں کیا کہ کتنے روزے تو تین روزے رکھے۔ اور اگر صدقہ کی نیت کی اور مقرر نہ کیا تو دس مسکین کو بقدر صدقۂ فطر[3] کے دے۔ یوہیں اگر فقیروں کے کھلانے کی منّت مانی تو جتنے فقیر کھلانے کی نیت تھی اوتنوں کو کھلائے اور تعداد اوس وقت دل میں بھی نہ ہو تو دس (۱۰) فقیر کھلائے اور دونوں وقت کھلانے کی نیت تھی تو دونوں وقت کھلائے اور ایک وقت کا ارادہ ہے تو ایک وقت اور کچھ ارادہ نہ ہو تو دونوں وقت کھلائے یا صدقہ فطر کی مقدار اون کو دے۔ اور فقیر کو کھلانے کی منّت مانی تو ایک فقیر کو کھلائے یا صدقۂ فطر کی مقدار دیدے۔[4] (بحر، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۶: یہ منّت مانی کہ اگر بیمار اچھا ہو جائے تو میں ان لوگوں کو کھانا کھلاؤں گا اور وہ لوگ مالدار ہوں تو منّت صحیح نہیں یعنی اُسکا پورا کرنا اوس پر ضرور نہیں۔[5] (بحر)

مسئلہ ۷: نماز پڑھنے کی منّت مانی اور رکعتوں کو معین نہ کیا تو دو رکعت پڑھنی ضروری ہے اور ایک یا آدھی رکعت کی منّت مانی جب بھی دو پڑھنی ضرور ہے اور تین رکعت کی منّت ہے تو چار پڑھے اور پانچ کی تو چھ پڑھے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: بے وضو نماز پڑھنے کی منّت مانی تو صحیح نہ ہوئی اور بغیر قراءت یا ننگے نماز پڑھنے کی منّت مانی تو منّت صحیح ہے، قراءت کے ساتھ اور کپڑا پہن کر نماز پڑھے۔[7] (عالمگیری)

1......" الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان ، الباب الثاني فيمايكون يميناومالايكون يمينا...إلخ ، الفصل الثاني ، ج ٢ ،ص ٦٥ .

2......"البحر الرائق "، كتاب الأيمان ، ج ٤ ، ص ٤٩٩ .

3......صدقۂ فطر کے برابر یعنی نصف صاع گندم یا اس کا آٹا یا اس کی قیمت وغیرہ۔

4......"البحرالرائق"، كتاب الأيمان، ج٤، ص ٤٩٩ .
و"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثاني فيمايكون يميناومالايكون يمينا...إلخ، الفصل الثاني، ج٢، ص٦٥، وغيرهما.

5......" البحر الرائق " ، كتاب الايمان ، ج ٤ ، ص ٥٠٠ .

6......" الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان ، الباب الثاني فيمايكون يميناومالايكون يمينا...إلخ ، الفصل الثاني ، ج ٢، ص ٦٥ .

7...... المرجع السابق.

مسئلہ ۹ آٹھ رکعت ظہر کی منت مانی تو آٹھ واجب نہ ہونگی بلکہ چار ہی پڑھنی پڑیں گی اور اگر یہ کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ دوسو روپے دیدے تو مجھ پر اُنکے دس روپے زکوٰۃ ہے تو دس۱۰ روپے زکوٰۃ کے فرض نہ ہونگے بلکہ وہی پانچ ہی فرض رہیں گے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ سو۱۰۰ روپے خیرات کرنے کی منت مانی اور اوس کے پاس اوس وقت اتنے نہیں ہیں تو جتنے ہیں اوتنے ہی کی خیرات واجب ہے ہاں اگر اُسکے پاس اسباب[2] ہے کہ بیچے تو سو روپے ہوجائیں گے تو سو کی خیرات ضرور ہے اور اسباب بیچنے پر بھی سو۱۰۰ نہ ہونگے تو جو کچھ نقد ہے وہ اور تمام سامان کی جو کچھ قیمت ہو وہ سب خیرات کردے منّت پوری ہوگئی اور اگر اوسکے پاس کچھ نہ ہو تو کچھ واجب نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ یہ منّت مانی کہ جمعہ کے دن اتنے روپے فلاں فقیر کو خیرات دوں گا اور جمعرات ہی کو خیرات کردیے یا اوس کے سوا کسی دوسرے فقیر کو دیدیے منّت پوری ہوگئی یعنی خاص اوسی فقیر کو دینا ضرور نہیں نہ جمعہ کے دن دینا ضرور۔ یوہیں اگر مکہ معظّمہ یا مدینہ طیبہ کے فقرا پر خیرات کرنے کی منّت مانی تو وہیں کے فقرا کو دینا ضروری نہیں بلکہ یہاں خیرات کردینے سے بھی منّت پوری ہوجائیگی۔ یوہیں اگر منّت میں کہا کہ یہ روپے فقیروں پر خیرات کروں گا تو خاص اونھیں روپوں کا خیرات کرنا ضرور نہیں اوتنے ہی دوسرے روپے دیدیے منّت پوری ہوگئی۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ جمعہ کے دن نماز پڑھنے کی منّت مانی اور جمعرات کو پڑھ لی منّت پوری ہوگئی یعنی جس منّت میں شرط نہ ہو اوس میں وقت کی تعیین کا اعتبار نہیں یعنی جو وقت مقرر کیا ہے اس سے پہلے بھی ادا کرسکتا ہے اور جس میں شرط ہے اوس میں ضرور ہے کہ شرط پائی جائے بغیر شرط پائی جانیکے ادا کیا تو منت پوری نہ ہوئی شرط پائی جانے پر پھر کرنا پڑیگا مثلاً کہا اگر بیمار اچھا ہوجائے تو دس روپے خیرات کرونگا اور اچھا ہونے سے پہلے ہی خیرات کردیے تو منّت پوری نہ ہوئی اچھے ہونے کے بعد پھر کرنا پڑے گا۔ باقی جگہ اور روپے اور فقیروں کی تخصیص[5] دونوں میں بیکار ہے خواہ شرط ہو یا نہ ہو[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳ اگر میرا یہ کام ہوجائے تو دس۱۰ روپے کی روٹی خیرات کروں گا تو روٹیوں کا خیرات کرنا لازم نہیں یعنی کوئی دوسری چیز غلّہ وغیرہ دس۱۰ روپے کا خیرات کرسکتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دس روپے نقد دیدے۔[7] (درمختار)

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"،کتاب الأیمان،الباب الثانی فیمایکون یمیناومالایکون یمینا...إلخ ، الفصل الثانی ،ج ۲ ،ص ٦٥ .

2 ...... یعنی سامان وغیرہ۔

3 ...... "الفتاوی الهندیة"،کتاب الأیمان ، الباب الثانی فیمایکون یمیناومالایکون یمینا...إلخ ، الفصل الثانی ،ج ۲ ،ص ٦٥ .

4 ...... "الدر المختار"،کتاب الأیمان،ج٥،ص ٥٤٥ و ج٣،ص ٤٨٧ .

5 ...... یعنی فقیروں کو مخصوص کرنا۔

6 ...... "الدر المختار"و"ردالمحتار"،کتاب الأیمان ، مطلب: فی احکام النذر ،ج ٥ ص٥٣٧، ٥٤٠ .

7 ...... "الدر المختار"،کتاب الایمان ، ج ٥ ، ص ٥٤٦ .

مسئلہ ۱۴ دس۱۰ روپے دس۱۰ مسکین پر خیرات کرنے کی منّت مانی اور ایک ہی فقیر کو دسوں روپے دیدیے منّت پوری ہوگئی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ یہ کہا کہ مجھ پر اللہ (عزوجل) کے لیے دس۱۰ مسکین کا کھانا ہے تو اگر دس۱۰ مسکین کو دینے کی نیت نہ ہو تو اتنا کھانا جو دس۱۰ کے لیے کافی ہو ایک مسکین کو دینے سے منّت پوری ہوجائیگی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ اونٹ یا گائے ذبح کرکے اوسکے گوشت کو خیرات کرنے کی منّت مانی اور اوسکی جگہ سات بکریاں ذبح کرکے گوشت خیرات کردیا منّت پوری ہوگئی اور یہ گوشت مالداروں کو نہیں دے سکتا دیگا تو اتنا خیرات کرنا پڑے گا ورنہ منّت پوری نہ ہوگی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ اپنی اولاد کو ذبح کرنے کی منّت مانی تو ایک بکری ذبح کردے منّت پوری ہوجائیگی اور اگر بیٹے کو مار ڈالنے کی منّت مانی تو منّت صحیح نہ ہوئی اور اگر خود اپنے کو یا اپنے باپ ماں دادا دادی یا غلام کو ذبح کرنے کی منّت مانی تو یہ منّت نہ ہوئی اوسکے ذمہ کچھ لازم نہیں۔[4] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ مسجد میں چراغ جلانے یا طاق بھرنے[5] یا فلاں بزرگ کے مزار پر چادر چڑھانے یا گیارھویں کی نیاز دِلانے یا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ[6] یا شاہ عبدالحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ کرنے یا حضرت جلال بخاری کا کونڈا کرنے یا محرم کی نیاز یا شربت یا سبیل لگانے یا میلاد شریف کرنے کی منّت مانی تو یہ شرعی منّت نہیں مگر یہ کام منع نہیں ہیں کرے تو اچھا ہے۔ ہاں البتہ اس کا خیال رہے کہ کوئی بات خلاف شرع اوسکے ساتھ نہ ملائے مثلاً طاق بھرنے میں رت جگا ہوتا ہے[7] جس میں کنبہ[8] اور رشتہ کی عورتیں اکٹھا ہوکر گاتی بجاتی ہیں کہ یہ حرام ہے یا چادر چڑھانے کے لیے بعض لوگ تاشے[9] باجے کے ساتھ جاتے ہیں یہ ناجائز ہے یا مسجد میں چراغ جلانے میں بعض لوگ آٹے کا چراغ جلاتے ہیں یہ خواہ مخواہ مال ضائع کرنا ہے اور ناجائز ہے مٹی کا چراغ کافی ہے۔ اور گھی کی بھی ضرورت نہیں مقصود روشنی ہے وہ تیل سے حاصل ہے۔ رہا یہ کہ میلاد شریف میں

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثاني فيمايكون يميناومالايكون يمينا...إلخ، الفصل الثاني، ج٢، ص٦٦.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق.

4 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثاني فيمايكون يميناومالايكون يمينا...إلخ، الفصل الثاني، ج٢، ص٦٥.
و"الدر المختار"، كتاب الايمان، ج٥، ص٥٤٣-٥٤٤.

5 ......مسجد یا مزار کے طاق میں چراغ جلا کر پھول وغیرہ چڑھانا۔

6 ......کسی ولی یا بزرگ کی فاتحہ کا کھانا جو عرس وغیرہ کے دن تقسیم کیا جاتا ہے۔

7 ......یعنی رات بھر جاگتے ہیں۔

8 ......خاندان۔

9 ......ایک قسم کے دف کا نام جسے گلے میں ڈال کر بجاتے ہیں۔

فرش وروشنی کا اچھا انتظام کرنا اور مٹھائی تقسیم کرنا یا لوگوں کو بُلا وا دینا اور اس کے لیے تاریخ مقرر کرنا اور پڑھنے والوں کا خوش الحانی سے پڑھنا یہ سب باتیں جائز ہیں البتہ غلط اور جھوٹی روایتوں کا پڑھنا منع ہے پڑھنے والے اور سننے والے دونوں گنہگار ہونگے۔

مسئلہ ۱۹ علَم اور تعزیہ بنانے اور پیک بننے اور محرم میں بچوں کو فقیر بنانے اور بدھی پہنانے اور مرثیہ کی مجلس[1] کرنے اور تعزیوں پر نیاز دلوانے وغیرہ خرافات[2] جو روافض اور تعزیہ دار لوگ کرتے ہیں ان کی منّت سخت جہالت ہے ایسی منّت ماننی نہ چاہیے اور مانی ہو تو پوری نہ کرے اور ان سب سے بدتر شیخ سدّو کا مرغا اور کڑاہی ہے۔

مسئلہ ۲۰ بعض جاہل عورتیں لڑکوں کے کان ناک چھدوانے اور بچوں کی چوٹیا رکھنے کی منّت مانتی ہیں یا اور طرح طرح کی ایسی منّتیں مانتی ہیں جن کا جواز کسی طرح ثابت نہیں اولاً ایسی واہیات[3] منتوں سے بچیں اور مانی ہو تو پوری نہ کریں اور شریعت کے معاملہ میں اپنے لغو خیالات[4] کو دخل نہ دیں نہ یہ کہ ہمارے بڑے بوڑھے یوہیں کرتے چلے آئے ہیں اور یہ کہ پوری نہ کرینگے تو بچہ مر جائیگا بچہ مرنے والا ہوگا تو یہ ناجائز منّتیں بچا نہ لیں گی۔ منّت ماننا کرو تو نیک کام نماز، روزہ، خیرات، دُرود شریف، کلمہ شریف، قرآن مجید پڑھنے، فقیروں کو کھانا دینے، کپڑا پہنانے وغیرہ کی منّت مانو اور اپنے یہاں کے کسی سنی عالم سے دریافت بھی کرلو کہ یہ منّت ٹھیک ہے یا نہیں، وہابی سے نہ پوچھنا کہ وہ گمراہ بے دین ہے وہ صحیح مسئلہ نہ بتائے گا بلکہ اینچ پینچ[5] سے جائز امر کو ناجائز کہہ دیگا۔

مسئلہ ۲۱ منّت یا قسم میں ان شاء اللہ کہا تو اوس کا پورا کرنا واجب نہیں بشرطیکہ ان شاء اللہ کا لفظ اوس کلام سے متصل ہو اور اگر فاصلہ ہوگیا مثلاً قسم کھا کر چُپ ہوگیا یا درمیان میں کچھ اور بات کی پھر ان شاء اللہ کہا تو قسم باطل نہ ہوئی۔ یوہیں ہر وہ کام جو کلام کرنے سے ہوتا ہے مثلاً طلاق اقرار وغیرہما یہ سب ان شاء اللہ کہہ دینے سے باطل ہوجاتے ہیں۔ ہاں اگر یوں کہا کہ میری فلاں چیز اگر خدا چاہے تو بیچ دو تو یہاں اوس کو بیچنے کا اختیار رہے گا اور وکالت صحیح ہے یا یوں کہا کہ میرے مرنے کے بعد میرا اتنا مال ان شاء اللہ خیرات کر دینا تو وصیت صحیح ہے اور جو کام دل سے متعلق ہیں وہ باطل نہیں ہوتے، مثلاً نیت کی کہ کل ان شاء اللہ روزہ رکھوں گا تو یہ نیت درست ہے۔[6] (درمختار)

---

1 ......وہ مجلس جس میں شہداء کربلا کے مصائب وشہادت کا نوحہ خوانی کے ساتھ ذکر ہوتا ہے۔

2 ......یعنی بے ہودہ رسمیں، الٹی سیدھی رسمیں۔

3 ......لغو ناجائز۔

4 ......فضول خیالات۔

5 ......یعنی مکر وفریب۔

6 ......"الدر المختار" و"رد المحتار"، كتاب الأيمان مطلب: النذر غير المعلق ...إلخ، ج٥، ص ٥٤٨.

مکان میں جانے اور رہنے وغیرہ کے متعلق قسم کا بیان

یہاں ایک قاعدہ یادرکھنا چاہیے جس کا قسم میں ہر جگہ لحاظ ضرور ہے وہ یہ کہ قسم کے تمام الفاظ سے وہ معنے لیے جائیں گے جن میں اہل عرف استعمال کرتے ہوں مثلاً کسی نے قسم کھائی کہ کسی مکان میں نہیں جائیگا اور مسجد میں یا کعبۂ معظمہ میں گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگر چہ یہ بھی مکان ہیں یوں ہی حمام میں جانے سے بھی قسم نہیں ٹوٹے گی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱ قسم میں الفاظ کا لحاظ ہوگا اس کا لحاظ نہ ہوگا کہ اس قسم سے غرض کیا ہے یعنی اون لفظوں کے بول چال میں جو معنے ہیں وہ مراد لیے جائیں گے قسم کھانے والے کی نیت اور مقصد کا اعتبار نہ ہوگا مثلاً قسم کھائی کہ فلاں کے لیے ایک پیسہ کی کوئی چیز نہیں خریدوں گا اور ایک روپیہ کی خریدی تو قسم نہیں ٹوٹی حالانکہ اس کلام سے مقصد یہ ہوا کرتا ہے کہ نہ پیسے کی خریدوں گا نہ روپیہ کی مگر چونکہ لفظ سے یہ نہیں سمجھا جاتا لہٰذا اس کا اعتبار نہیں یا قسم کھائی کہ دروازہ سے باہر نہ جاؤں گا اور دیوار کود کر یا سیڑھی لگا کر باہر چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگر چہ اس سے مراد یہ ہے کہ گھر سے باہر نہ جاؤں گا۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲ قسم کھائی کہ اس گھر میں نہ جاؤں گا پھر وہ مکان بالکل گر گیا اب اوس میں گیا تو نہیں ٹوٹی۔ یو ہیں اگر گرنے کے بعد پھر عمارت بنائی گئی اور اب گیا جب بھی قسم نہیں ٹوٹی اور اگر صرف چھت گری ہے دیواریں بدستور باقی ہیں تو قسم ٹوٹ گئی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳ قسم کھائی کہ اس مسجد میں نہ جاؤں گا پھر وہ مسجد شہید ہوگئی اور گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ یو ہیں اگر گرنے کے بعد پھر سے بنی تو جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ قسم کھائی کہ اس مسجد میں نہ جاؤں گا اور اوس مسجد میں کچھ اضافہ کیا گیا اور یہ شخص اوس حصہ میں گیا جو اب بڑھایا گیا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر یہ کہا کہ فلاں محلّہ کی مسجد میں نہ جاؤں گا یا وہ مسجد جن لوگوں کے نام سے مشہور ہے اوس نام کو ذکر کیا تو اس حصہ میں جو بڑھایا گیا ہے جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔[5] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین...إلخ، ج ٢، ص ٦٨.

2 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الأیمان ، مبحث مھم: فی تحقیق...إلخ،ج٥،ص ٥٥٠.

3 ......"الدر المختار"، کتاب الایمان، ج٥، ص٥٥٤.

4 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین...إلخ، ج ٢، ص ٦٨.

5 ......المرجع السابق.

مسئلہ ۵: قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں جائے گا اور وہ مکان بڑھایا گیا تو اس حصہ میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر یہ کہا کہ فلاں کے مکان میں نہیں جائے گا تو ٹوٹ جائے گی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۶: قسم کھائی کہ اس مکان میں نہ جاؤں گا پھر اوس مکان کی چھت یا دیوار پر کسی دوسرے مکان پر سے یا سیڑھی لگا کر چڑھ گیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ بول چال میں اسے مکان میں جانا نہ کہیں گے۔ یوہیں اگر مکان کے باہر درخت ہے اوس پر چڑھا اور جس شاخ پر ہے وہ اوس مکان کی سیدھ میں ہے کہ اگر گرے تو اوس مکان میں گرے گا تو اس شاخ پر چڑھنے سے بھی قسم نہیں ٹوٹی ۔ یوہیں کسی مسجد میں نہ جانے کی قسم کھائی اور اوس کی دیوار یا چھت پر چڑھا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[2] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷: قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں جاؤنگا اور اوس کے نیچے تہ خانہ ہے جس سے گھر والے نفع اُٹھاتے ہیں تو تہ خانہ میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۸: دو مکان ہیں اور اون دونوں پر ایک بالا خانہ ہے اگر بالا خانہ کا راستہ اس مکان سے ہو تو اس میں شمار ہوگا اور اگر راستہ دوسرے مکان سے ہے تو اوس میں شمار کیا جائیگا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: مکان میں نہ جانے کی قسم کھائی تو جس طرح بھی اوس مکان میں جائے قسم ٹوٹ جائے گی خواہ دروازہ سے داخل ہو یا سیڑھی لگا کر دیوار سے اوترے، اور اگر قسم کھائی کہ دروازہ سے نہیں جائیگا تو سیڑی لگا کر دیوار سے اوترنے میں قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر کسی جانب کی دیوار ٹوٹ گئی ہے وہاں سے مکان کے اندر گیا جب بھی قسم نہیں ٹوٹی ہاں اگر دروازہ بنانے کے لیے دیوار توڑی گئی ہے اوس میں سے گیا تو ٹوٹ گئی اگر یوں قسم کھائی کہ اس دروازہ سے نہ جائیگا تو جو دروازہ بعد میں بنایا پہلے ہی سے کوئی دوسرا دروازہ تھا اس سے گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[5] (درمختار، طحطاوی)

مسئلہ ۱۰: قسم کھائی کہ مکان میں نہ جائیگا اور اوس کی چوکھٹ[6] پر کھڑا ہوا اگر وہ چوکھٹ اس طرح ہے کہ دروازہ بند

---

1 ......"الفتاوی الهندیة"،کتاب الأیمان ،الباب الثالث فی الیمین...إلخ ،ج ۲ ،ص ٦٨ .

2 ......"الفتاوی الهندیة"،المرجع السابق.

و"الدرالمختار"و"ردالمحتار"،کتاب الأیمان، باب الیمین فی الدخول...إلخ، مبحث مهم: فی تحقیق ...إلخ،ج٥، ص٥٥٧ .

3 ......" الدر المختار" ، کتاب الأیمان ،باب الیمین فی الدخول ...إلخ ،ج٥، ص ٥٥٤، ٥٥٨ .

4 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان ،الباب الثالث فی الیمین ...إلخ،ج٢،ص ٦٩ .

5 ......" الدر المختار"،کتاب الأیمان،باب الیمین فی الدخول ...إلخ،ج٥،ص٥٥٤-٥٥٩ .

و"حاشیةالطحطاوی علی الدرالمختار"،کتاب الأیمان،باب الیمین فی الدخول...إلخ،ج ٢، ص ٣٤٤ .

6 ......دروازے کا فریم جس میں پٹ لگائے جاتے ہیں۔

کرنے پر مکان سے باہر ہو جیسا عموماً مکان کے بیرونی دروازے ہوتے ہیں تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر دروازہ بند کرنے سے چوکھٹ اندر رہے تو قسم ٹوٹ گئی غرض یہ کہ مکان میں جانے کے یہ معنی ہیں کہ ایسی جگہ پہنچ جائے کہ دروازہ بند کرنے کے بعد وہ جگہ اندر ہو۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۱ ایک قدم مکان کے اندر رکھا اور دوسرا باہر ہے یا چوکھٹ پر ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ اندر کا حصہ نیچا ہو۔ یوہیں اگر قدم باہر ہوں اور سر اندر یا ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز مکان میں سے اوٹھالی تو قسم نہیں ٹوٹی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ صورت مذکورہ میں اگر چِت[3] یا پَٹ[4] یا کروٹ سے لیٹ کر مکان میں گیا اگر اکثر حصہ بدن کا اندر ہے تو قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ قسم کھائی تھی کہ مکان میں نہ جائیگا اور دوڑتا ہوا آرہا تھا دروازہ پر پہنچ کر پھسلا اور مکان کے اندر جارہا یا آندھی کے دھکے سے بے اختیار مکان میں جارہا یا کوئی شخص زبردستی پکڑ کر مکان کے اندر لے گیا تو ان سب صورتوں میں قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اس کے حکم سے کوئی شخص اسے اوٹھا کر مکان میں لایا یا سواری پر آیا تو ٹوٹ گئی۔[6] (جوہرہ، عالمگیری) مگر پہلی صورت میں کہ بغیر اختیار جانا ہوا ہے اس سے قسم ابھی اس کے ذمہ باقی ہے یعنی اگر مکان سے نکل کر پھر خود جائے تو قسم ٹوٹ جائے گی۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۴ قسم کھائی کہ اس مکان میں داخل نہ ہوگا اور قسم کے وقت وہ اوس مکان کے اندر ہے تو جب تک مکان کے اندر ہے قسم نہیں ٹوٹی مکان سے باہر آنے کے بعد پھر جائیگا تو ٹوٹ جائیگی۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ اگر قسم کھائی کہ اس گھر سے باہر نہ نکلے گا اور چوکھٹ پر کھڑا ہوا، اگر چوکھٹ دروازہ سے باہر ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور اندر ہے تو نہیں۔ یوہیں اگر ایک پاؤں باہر ہے دوسرا اندر تو نہیں ٹوٹی یا مکان کے اندر درخت ہے اوس پر چڑھا اور جس

---

1 ......" الدر المختار "، كتاب الأيمان، ج٥، ص ٥٥٩، وغيره.

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين ... إلخ، ج ٢، ص ٦٩.

3 ......پیٹھ کے بل۔ 4 ......اوندھا۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين ... إلخ، ج ٢، ص ٦٩.

6 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب الأيمان، الجزء الثاني، ص ٢٥٦.

و"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين ... إلخ، ج ٢، ص ٦٨، ٦٩.

7 ......"الدر المختار"، كتاب الأيمان، ج ٥، ص ٥٦٨.

8 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين ... إلخ، ج ٢، ص ٦٩.

شاخ پر ہے وہ شاخ مکان سے باہر ہے جب بھی قسم نہیں ٹوٹی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۶ ایک شخص نے دوسرے سے کہا، خدا کی قسم! تیرے گھر آج کوئی نہیں آئے گا تو گھر والوں کے سوا اگر دوسرا کوئی آیا یا یہ قسم کھانے والا خود اوس کے یہاں گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ قسم کھائی کہ تیرے گھر میں قدم نہ رکھوں گا اس سے مراد گھر میں داخل ہونا ہے نہ کہ صرف قدم رکھنا لہٰذا اگر سواری پر مکان کے اندر گیا یا جوتے پہنے ہوئے جب بھی قسم ٹوٹ گئی اور اگر دروازہ کے باہر لیٹ کر صرف پاؤں مکان کے اندر کر دیے تو قسم نہیں ٹوٹی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۸ قسم کھائی کہ مسجد سے نہ نکلے گا اگر خود نکلا یا اس نے کسی کو حکم دیا وہ اسے اوٹھا کر مسجد سے باہر لایا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر زبردستی کسی نے مسجد سے کھینچ کر باہر کر دیا تو نہیں ٹوٹی اگرچہ دل میں نکالنے پر خوش ہو۔ زبردستی کے معنے یہاں صرف اتنے ہیں کہ نکلنا اپنے اختیار سے نہ ہو یعنی کوئی ہاتھ پکڑ کر یا اوٹھا کر باہر کر دے اگرچہ یہ نہ جانا چاہتا تو وہ باہر نہ کر سکتا ہو اور اگر اوس نے دھمکی دی اور ڈر کر یہ خود نکل گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر زبردستی نکالنے کے بعد پھر مسجد میں گیا اور اپنے آپ باہر ہوا تو قسم ٹوٹ گئی اور مکان سے نہ نکلنے کی قسم کھائی جب بھی یہی احکام ہیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ قسم کھائی کہ میری عورت فلاں شخص کی شادی میں نہیں جائے گی اور وہ عورت اس کے یہاں شادی سے قبل گئی تھی اور شادی میں بھی رہی تو قسم نہ ٹوٹی کہ شادی میں جانا نہ ہوا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۲۰ قسم کھائی کہ تمھارے پاس آؤں گا تو اوس کے مکان یا اوس کی دوکان پر جانا ضرور ہے خواہ ملاقات ہو یا نہ ہو اوسکی مسجد میں جانا کافی نہیں اور اگر اوسکے مکان یا دوکان پر نہ گیا یہاں تک کہ ان میں کا ایک مر گیا تو اوس کی زندگی کے آخر وقت میں قسم ٹوٹے گی کہ اب اوس کے پاس آنا نہیں ہوسکتا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲۱ قسم کھائی کہ میں تمھارے پاس کل آؤنگا اگر آنے پر قادر ہوا تو اس سے مراد یہ ہے کہ بیمار نہ ہوا یا کوئی مانع

---

1 ...... "الدر المختار"، كتاب الأيمان، ج ٥، ص ٥٥٩.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث فى اليمين ... إلخ، ج ٢، ص ٧٠.

3 ...... "الدر المختار"، كتاب الأيمان، ج٥، ص٥٧٧.

4 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الايمان، باب اليمين فى الدخول ... إلخ، مطلب: حلف لا يسكن فلانا، ج٥، ص٥٦٧.
و" الفتاوى الهندية "، كتاب الأيمان، الباب الرابع فى اليمين ... إلخ، ج٢، ص٧٨.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الأيمان، ج٥، ص ٥٧٢.

6 ...... المرجع السابق.

مثلاً جنون یا نسیان[1] یا بادشاہ کی ممانعت وغیرہا پیش نہ آئے تو آؤں گا لہٰذا اگر بلا وجہ نہ آیا تو قسم ٹوٹ گئی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۲: عورت سے کہا اگر میری اجازت کے بغیر گھر سے نکلی تو تجھے طلاق ہے تو ہر بار نکلنے کے لیے اجازت کی ضرورت ہے اور اجازت یوں ہوگی کہ عورت اوسے سنے اور سمجھے اگر اوس نے اجازت دی مگر عورت نے نہیں سنا اور چلی گئی تو طلاق ہوگئی۔ یوہیں اگر اوس نے ایسی زبان میں اجازت دی کہ عورت اوس کو سمجھتی نہیں مثلاً عربی یا فارسی میں کہا اور عورت عربی یا فارسی نہیں جانتی تو طلاق ہوگئی۔ یوہیں اگر اجازت دی مگر کسی قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اجازت مراد نہیں ہے تو اجازت نہیں مثلاً غصہ میں جھڑکنے کے لیے کہا جا تو اجازت نہیں یا کہا جا مگر گئی تو خدا تیرا بھلا نہ کریگا تو یہ اجازت نہیں یا جانے کے لیے کھڑی ہوئی اوس نے لوگوں سے کہا، چھوڑ دو اسے جانے دو تو اجازت نہ ہوئی اور اگر دروازہ پر فقیر بولا اوس نے کہا فقیر کو ٹکڑا دیدے اگر دروازہ سے نکلے بغیر نہیں دے سکتی تو نکلنے کی اجازت ہے ورنہ نہیں اور اگر کسی رشتہ دار کے یہاں جانے کی اجازت دی مگر اوس وقت نہ گئی دوسرے وقت گئی تو طلاق ہوگئی اور اگر ماں کے یہاں جانے کے لیے اجازت لی اور بھائی کے یہاں چلی گئی تو طلاق نہ ہوئی اور اگر عورت سے کہا اگر میری خوشی کے بغیر نکلی تو تجھ کو طلاق ہے تو اس میں سننے اور سمجھنے کی ضرورت نہیں اور اگر کہا بغیر میرے جانے ہوئے گئی تو طلاق ہے پھر عورت نکلی اور شوہر نے نکلتے دیکھا یا اجازت دی مگر اوس وقت نہ گئی بعد میں گئی تو طلاق نہ ہوئی۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: اس کے مکان میں کوئی رہتا ہے اوس سے کہا، خدا کی قسم! تُو بغیر میری اجازت کے گھر سے نہیں نکلے گا تو ہر بار نکلنے کے لیے اجازت کی ضرورت نہیں پہلی بار اجازت لے لی قسم پوری ہوگئی۔ ہر بار اجازت زوجہ کے لیے درکار ہے اور زوجہ کو بھی اگر ایک بار اجازت عام دیدی کہ میں تجھے اجازت دیتا ہوں جب کبھی تو چاہے جائے تو یہ اجازت ہر بار کے لیے کافی ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: قسم کھائی کہ بغیر اجازتِ زید میں نہیں نکلوں گا اور زید مرگیا تو قسم جاتی رہی۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: عورت سے کہا، خدا کی قسم! تو بغیر میری اجازت کے نہیں نکلے گی تو ہر بار اجازت کی ضرورت اوسی وقت تک ہے کہ عورت اوس کے نکاح میں ہے نکاح جاتے رہنے کے بعد اب اجازت کی ضرورت نہیں۔[6] (ردالمحتار)

---

1 ......بھول جانا۔

2 ......"الدر المختار"، کتاب الأیمان، ج٥، ص٥٧٣.

3 ......"الدرالمختار" و"رد المحتار"، کتاب الأیمان، مطلب: لاتخرجی الّا با ذنی، ج ٥، ص ٥٧٤.

4 ......"رد المحتار"، کتاب الأیمان، مطلب: لاتخرجی الّا با ذنی، ص ٥٧٥.

5 ......المرجع السابق.

6 ......المرجع السابق، ص ٥٧٥.

مسئلہ ۲۶ اگر میری اجازت کے بغیر نکلی تو تجھ کو طلاق ہے اور عورت بغیر اجازت نکلی تو ایک طلاق ہوگئی پھر اب اجازت لینے کی ضرورت نہ رہی کہ قسم پوری ہوگئی لہذا اگر دوبارہ نکلی تو اب پھر طلاق نہ پڑے گی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۷ قسم کھائی کہ جنازہ کے سوا کسی کام کے لیے گھر سے نہ نکلوں گا اور جنازہ کے لیے نکلا، چاہے جنازہ کے ساتھ گیا یا نہ گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ گھر سے نکلنے کے بعد اور کام بھی کیے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۸ قسم کھائی کہ فلاں محلّہ میں نہ جائیگا اور ایسے مکان میں گیا جس میں دو دروازے ہیں ایک دروازہ اوس محلّہ میں ہے جس کی نسبت قسم کھائی اور دوسرا دوسرے محلّہ میں تو قسم ٹوٹ گئی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹ قسم کھائی کہ لکھنؤ نہیں جاؤنگا تو لکھنؤ کے ضلع میں جو قصبات یا گاؤں ہیں اون میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر قسم کھائی کہ فلاں گاؤں میں نہ جاؤں گا تو آبادی میں جانے سے قسم ٹوٹے گی اور اوس گاؤں کے متعلق جو اراضی بستی سے باہر ہے وہاں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر کسی مُلک کی نسبت قسم کھائی مثلاً پنجاب، بنگال، اودھ، روہیل، کھنڈ وغیرہا تو گاؤں میں جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰ قسم کھائی کہ دہلی نہیں جاؤں گا اور پنجاب کے ارادہ سے گھر سے نکلا اور دہلی راستہ میں پڑتی ہے اگر اپنے شہر سے نکلتے وقت نیت تھی کہ دہلی ہوتا ہوا پنجاب جاؤں گا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر یہ نیت تھی کہ دہلی نہ جاؤں گا مگر ایسی جگہ پہنچ کر دہلی ہوکر جانے کا ارادہ ہوا کہ وہاں سے نماز میں قصر شروع ہوگیا[5] تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم میں یہ نیت تھی کہ خاص دہلی نہ جاؤں گا اور پنجاب جانے کے لیے نکلا اور دہلی ہوکر جانے کا ارادہ کیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱ قسم کھائی کہ فلاں کے گھر نہیں جاؤں گا تو جس گھر میں وہ رہتا ہے اوس میں جانے سے قسم ٹوٹ گئی اگرچہ وہ مکان اوسکا نہ ہو بلکہ کرایہ پر یا عاریۃً[7] اوس میں رہتا ہو۔ یوہیں جو مکان اوس کی مِلک میں ہے اگرچہ اوس میں رہتا نہ ہو، اوس میں جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔[8] (عالمگیری)

---

1 ...... "الدر المختار"، کتاب الأیمان، ج٥، ص ٥٧٦.

2 ...... المرجع السابق، ص ٥٦٨.

3 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرها، ج ٢، ص ٧٠.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... یعنی ظہر، عصر اور عشاء کی فرض رکعتیں چار چار کی بجائے دو پڑھنا واجب ہوگیا۔

6 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرها، ج ٢، ص ٧٠.

7 ...... عارضی طور پر۔

8 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرها، ج ٢، ص ٧٠.

مسئلہ ۳۲ قسم کھائی کہ فلاں کی دوکان میں نہیں جاؤں گا تو اگر اس شخص کی دو دوکانیں ہیں ایک میں خود بیٹھتا ہے اور ایک کرایہ پر دیدی ہے تو کرایہ والی میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر ایک ہی دوکان ہے جس میں وہ بیٹھتا بھی نہیں ہے بلکہ کرایہ پر دے دی ہے تو اب اوس میں جانے سے قسم ٹوٹ جائیگی کہ اس صورت میں دوکان سے مراد سکونت[1] کی جگہ نہیں بلکہ وہ جو اس کی مِلک[2] میں ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳ قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائیگا اور ایسے مکان میں گیا جو زید اور دوسرے کی شرکت میں ہے اگر زید اوس مکان میں رہتا ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور رہتا نہ ہو تو نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴ ایک شخص کسی مکان میں بیٹھا ہوا ہے اور قسم کھائی کہ اس مکان میں اب نہیں آؤنگا تو اوس مکان کے کسی حصہ میں داخل ہونے سے قسم ٹوٹ جائے گی خاص وہی دالان[5] جس میں بیٹھا ہوا ہے مراد نہیں اگرچہ وہ کہے کہ میری مراد یہ دالان تھی ہاں اگر دالان یا کمرہ کہا تو خاص وہی کمرہ مراد ہوگا جس میں وہ بیٹھا ہوا ہے۔[6] (بحر، عالمگیری)

مسئلہ ۳۵ قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائیگا اور زید کے دو۲ مکان ہیں ایک میں رہتا ہے اور دوسرا گودام ہے یعنی اس میں تجارت کے سامان رکھتا ہے خود زید کی اس میں سکونت نہیں تو اس دوسرے مکان میں جانے سے قسم نہ ٹوٹے گی ہاں اگر کسی قرینہ[7] سے یہ بات معلوم ہو کہ یہ دوسرا مکان بھی مراد ہے تو اس میں داخل ہونے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶ قسم کھائی کہ زید کے خریدے ہوئے مکان میں نہیں جائے گا اور زید نے ایک مکان خریدا پھر اوس سے اس قسم کھانے والے نے خریدلیا تو اس میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور اگر زید نے خرید کر اس کو ہبہ کردیا تو جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔[9] (خانیہ، بحر)

---

1 ......رہائش۔ 2 ......ملکیت۔

3 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرھا، ج۲، ص ۷۱.

4 ...... المرجع السابق.

5 ......بڑا اور لمبا کمرا جس میں محراب دار دروازے ہوتے ہیں، برآمدہ۔

6 ......" البحر الرائق "، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الدخول ...إلخ، ج ٤ ، ص ٥١١ .

و" الفتاوی الھندیة"، کتاب الأیمان ، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرھا ، ج ٢، ص ٧١ .

7 ......یعنی ایسی بات جو مطلوب کی طرف اشارہ کرے، ظاہری حال۔

8 ......" الفتاوی الھندیة"، کتاب الأیمان ، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرھا ، ج ٢، ص ٧١ .

9 ......"الخانیة"، کتاب الأیمان، فصل في الدخول، ج ١، ص ٣١٩.

و"البحر الرائق "، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الدخول ...إلخ ، ج ٤ ، ص ٥١٢ .

مسئلہ ۳۷: قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائے گا اور زید نے آدھا مکان بیچ ڈالا تو اگر اب تک زید اوس مکان میں رہتا ہے تو جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور نہیں تو نہیں اور اگر قسم کھائی کہ اپنی زوجہ کے مکان میں نہیں جاؤ نگا اور عورت نے مکان بیچ ڈالا اور خریدار سے شوہر نے وہ مکان کرایہ پر لیا اگر قسم کھانا عورت کی وجہ سے تھا تو اب جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اوس مکان کی ناپسندی کی وجہ سے تھا تو ٹوٹ گئی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائے گا اور زید نے لوگوں کو کھانا کھلانے کے لیے کسی سے مکان عاریۃً لیا تو اس میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی، ہاں اگر مالکِ مکان نے اپنا کل سامان وہاں سے نکال لیا اور زید اسباب سکونت[2] اوس مکان میں لے گیا تو قسم ٹوٹ جائے گی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائیگا اور زید کا خود کوئی مکان نہیں بلکہ زید اپنی زوجہ کے مکان میں رہتا ہے تو اس مکان میں جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر زید کا خود بھی کوئی مکان ہے تو عورت کے مکان میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر قسم کھائی کہ فلاں عورت کے مکان میں نہیں جائیگا اور عورت کا خود کوئی مکان نہیں ہے بلکہ شوہر کے مکان میں رہتی ہے تو اس مکان میں جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور خود عورت کا بھی مکان ہے تو شوہر والے مکان میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: قسم کھائی کہ حمام میں نہانے کے لیے نہیں جائیگا تو اگر مالک حمام سے ملاقات کرنے کے لیے گیا پھر نہا بھی لیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[5] (خانیہ)

مسئلہ ۴۱: قسم کھائی کہ میں فلاں شخص کو اس مکان میں آنے سے روکوں گا وہ شخص اوس مکان میں جانا چاہتا تھا اس نے روک دیا قسم پوری ہوگئی اب اگر پھر کبھی اوس کو جاتے ہوئے دیکھا اور منع نہ کیا تو اس پر کفارہ وغیرہ کچھ نہیں۔[6] (بحر)

مسئلہ ۴۲: قسم کھائی کہ فلاں کو اس گھر میں نہیں آنے دونگا اگر وہ مکان قسم کھانے والے کی مِلک میں نہیں ہے

---

1 ......"الفتا وی الهندية"، كتاب الأيمان ، الباب الثالث في اليمين على الدخول والسكنى وغيرها ،ج ٢، ص ٧١.

2 ......رہنے سہنے کا ساز وسامان۔

3 ......" الفتا وی الهندية"،كتاب الأيمان ، الباب الثالث في اليمين على الدخول والسكنى وغيرها ،ج ٢، ص ٧١.

4 ...... المرجع السابق.

5 ......" الفتا وی الخانية"، كتاب الأيمان، فصل في الدخول،ج ١،ص ٣١٩.

6 ......"البحر الرائق "،كتاب الأيمان ، باب اليمين في الدخول والخروج ،ج ٤ ،ص ٥١٣ .

توزبان سے منع کرنا کافی ہے اور ملک ہے تو زبان سے اور ہاتھ پاؤں سے منع کرنا ضرور ہے، ورنہ قسم ٹوٹ جائیگی۔[1] (بحر)

مسئلہ ۴۳: زید وعمرو[2] سفر میں ہیں زید نے قسم کھائی کہ عمرو کے مکان میں نہیں جائیگا عمرو کے ڈیرے[3] اور خیمے یا جس مکان میں اُترا ہے اگر زید گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴: قسم کھائی کہ اس خیمہ میں نہ جائے گا اور وہ خیمہ کسی جگہ نصب کیا ہوا ہے[5] اب وہاں سے اوکھاڑ کر دوسری جگہ کھڑا کیا گیا اور اس کے اندر گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ یوہیں لکڑی کا زینہ[6] یا منبر ایک جگہ سے اوکھاڑ کر دوسری جگہ قائم کیا گیا تو اب بھی وہی قرار پائیگا یعنی جس نے اوس پر نہ چڑھنے کی قسم کھائی ہے اب چڑھا قسم ٹوٹ گئی۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵: زید نے قسم کھائی کہ میں عمرو کے پاس نہ جاؤں گا اور عمرو نے بھی قسم کھائی کہ میں زید کے پاس نہ جاؤں گا اور دونوں مکان میں ایک ساتھ گئے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ میں اوس کے پاس نہ جاؤں گا اور اوس کے مرنے کے بعد گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۶: قسم کھائی کہ جب تک زید اس مکان میں ہے میں اس مکان میں نہ جاؤں گا اور زید اپنے بال بچوں کو لیکر اوس مکان سے چلا گیا پھر اوس مکان میں آ گیا تو اب اُس میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷: قسم کھائی کہ فلاں کے مکان میں نہیں جائے گا اور اوس کے اصطبل[10] میں گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[11] (بحر)

مسئلہ ۴۸: قسم کھائی کہ اس گلی میں نہ آئے گا اور اوس گلی کے کسی مکان میں گیا مگر اوس گلی سے نہیں بلکہ چھت پر چڑھ کر یا کسی اور راستہ سے تو قسم نہیں ٹوٹی بشرطیکہ اوس مکان سے نکلنے میں بھی گلی میں نہ آئے۔[12] (بحر)

---

1 ......" البحر الرائق "، كتاب الأيمان، باب اليمين في الدخول والخروج ،ج٤، ص ٥١٤ .

2 ......اِسے عَمْرُ پڑھتے ہیں واو نہیں پڑھا جاتا۔ 3 ......قیام گاہ، گھر۔

4 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان ، الباب الثالث في اليمين على الدخول والسكنى وغيرها، ج٢، ص ٧١ .

5 ......یعنی لگایا ہوا ہے۔ 6 ......سیڑھی۔

7 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان ، الباب الثالث في اليمين على الدخول والسكنى وغيرها، ج٢، ص ٧١ .

8 ......المرجع السابق، ص٧٣ .

9 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان ، الباب الثالث في اليمين على الدخول والسكنى وغيرها، ج٢، ص ٧٤ .

10 ......گھوڑے باندھنے کی جگہ۔

11 ......" البحر الرائق "، كتاب الأيمان ، باب اليمين...إلخ، ج٤، ص ٥٠٨ .

12 ......المرجع السابق ، ص ٥١١ .

مسئلہ ۴۹ قسم کھائی کہ فلاں کے مکان میں نہیں جائیگا اور مالک مکان کے مرنے کے بعد گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[1] (بحر)

مسئلہ ۵۰ قسم کھائی کہ فلاں مکان میں یا فلاں محلّہ یا کوچہ میں نہیں رہے گا اوراوس مکان یا محلّہ میں فی الحال رہتا ہے اوراب خود اُس مکان یا محلّہ سے چلا گیا بال بچوں اورسامان کو وہیں چھوڑا توقسم ٹوٹ گئی یعنی قسم اوس وقت پوری ہوگی کہ خود بھی چلا جائے اور بال بچوں کو بھی لے جائے اور خانہ داری کے سامان اوس قدر لے جائے جو سکونت[2] کے لیے ضروری ہیں اوراگر قسم کے وقت اوس میں سکونت نہ ہوتو جب خود بال بچے اورخانہ داری کے ضروری سامان کو لے کراوس مکان میں جائیگا قسم ٹوٹ جائیگی، مگر یہ اوس وقت ہے کہ قسم عربی زبان میں ہو کیونکہ عربی زبان میں اگر خود اوس مکان سے چلا گیا اور بال بچے یا سامان خانہ داری ابھی وہیں ہیں تو وہ مکان اس کی سکونت کا قرار پائیگا اگرچہ اوس میں رہنا چھوڑ دیا ہو اور جس مکان میں تنہا جا کر رہتا ہے وہ سکونت کا مکان نہیں اور فارسی یا اُردو میں اگر خود اوس مکان کو چھوڑ دیا تو یہ نہیں کہا جائیگا کہ اوس مکان میں رہتا ہے اگرچہ بال بچے وہاں رہتے ہوں یا خانہ داری کا کل سامان اوس مکان میں موجود ہو اور جس مکان میں چلا گیا اوس مکان میں اس کا رہنا قرار دیا جاتا ہے اگرچہ یہاں نہ بال بچے ہوں نہ سامان اور قسم میں اعتبار وہاں کی بول چال کا ہے لہٰذا عربی کا وہ حکم ہے اور فارسی، اردو کا یہ۔[3] (عالمگیری، بحر، درمختار)

مسئلہ ۵۱ قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں رہے گا اور قسم کے وقت اوسی مکان میں سکونت ہے تو اگر سکونت میں دوسرے کا تابع[4] ہے مثلاً بالغ لڑکا کہ باپ کے مکان میں رہتا ہے یا عورت کہ شوہر کے مکان میں رہتی ہے اور قسم کھانے کے بعد فوراً خود اوس مکان سے چلا گیا اور بال بچوں کو اور سامان کو وہیں چھوڑا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۲ قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں رہے گا اور نکلنا چاہتا تھا مگر دروازہ بند ہے کسی طرح کھول نہیں سکتا یا کسی نے اوسے مقید کرلیا کہ نکل نہیں سکتا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ پہلی صورت میں اس کی ضرورت نہیں کہ دیوار توڑ کر باہر نکلے یعنی اگر دروازہ

---

1 ...... " البحر الرائق "، کتاب الایمان، باب الیمین...إلخ، ج ٤، ص ٥١٢.

2 ...... رہائش۔

3 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرھا، ج ٢، ص ٧٤، ٧٥.
و"البحر الرائق"، کتاب الایمان، باب الیمین...إلخ، ج ٤، ص ٥١٤، ٥١٦.
و"الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الدخول...إلخ، ج ٥، ص ٥٦١.

4 ...... ماتحت۔

5 ...... " الفتاوی الھندیة"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرھا، ج ٢، ص ٧٤.

بند ہے اور دیوار توڑ کر نکل سکتا ہے اور توڑ کر نہ نکلا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر قسم کھانے والی عورت ہے اور رات کا وقت ہے تو رات میں رہ جانے سے قسم نہ ٹوٹے گی اور مرد نے قسم کھائی اور رات کا وقت ہے تو جب تک چور وغیرہ کا ڈر نہ ہو عذر نہیں۔[1]

مسئلہ ۵۳: قسم کھائی کہ اس مکان میں نہ رہے گا اگر دوسرے مکان کی تلاش میں ہے تو مکان نہ چھوڑنے کی وجہ سے قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ کئی دن گزر جائیں بشرطیکہ مکان کی تلاش میں پوری کوشش کرتا ہو۔ یوہیں اگر اوسی وقت سے سامان اوٹھوانا شروع کردیا مگر سامان زیادہ ہونے کے سبب کئی دن گزر گئے یا سامان کے لیے مزدور تلاش کیا اور نہ ملا یا سامان خود ڈھو کر[2] لے گیا اس میں دیر ہوئی اور مزدور کرتا تو جلد ڈھل جاتا[3] اور مزدور کرنے پر قدرت بھی رکھتا ہے تو ان سب صورتوں میں دیر ہوجانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اردو میں قسم ہے تو اوس کا مکان سے نکل جانا اس نیت سے کہ اب اس میں رہنے کو نہ آؤں گا قسم سچی ہونے کے لیے کافی ہے اگرچہ سامان وغیرہ لیجانے میں کتنی ہی دیر ہو اور کسی وجہ سے دیر ہو۔[4] (درمختار، خانیہ)

مسئلہ ۵۴: قسم کھائی کہ اس شہر یا گاؤں میں نہیں رہے گا اور خود وہاں سے فوراً چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ بال بچے اور کل سامان وہیں چھوڑ گیا ہو پھر جب کبھی وہاں رہنے کے ارادہ سے آئیگا قسم ٹوٹ جائیگی اور اگر کسی سے ملنے کو یا بال بچوں اور سامان لینے کو وہاں آئیگا تو اگرچہ کئی دن ٹھہر جائے قسم نہیں ٹوٹی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۵: قسم کھائی کہ میں پورے سال اس گاؤں میں نہ رہوں گا یا اس مکان میں اس مہینے بھر سکونت نہ کروں گا اور سال میں یا مہینے میں ایک دن باقی تھا کہ وہاں سے چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶: قسم کھائی کہ فلاں شہر میں نہیں رہے گا اور سفر کرکے وہاں پہنچا اگر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلی قسم ٹوٹ گئی اور اس سے کم میں نہیں۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷: قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ اس مکان میں نہیں رہے گا اور اوس مکان کے ایک حصہ میں وہ رہا اور دوسرے میں یہ تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ دیوار اوٹھوا کر اوس مکان کے دو۲ حصے جدا جدا کردیے گئے اور ہر ایک نے اپنی اپنی آمد و رفت[8] کا

---

1 ......" الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث فی اليمين على الدخول والسكنى وغيرها، ج٢، ص ٧٥.

2 ......اٹھا کر۔

3 ......یعنی جلدی دوسری جگہ منتقل ہوجاتا۔

4 ......"الدر المختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی الدخول ...إلخ، ج ٥، ص ٥٦٣.

و"الفتاوى الخانية"، كتاب الأيمان، فصل فی المساكنة ...إلخ، ج ١، ص ٣٢٥.

5 ......" الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث فی اليمين على الدخول والسكنى وغيرها، ج٢، ص ٧٥، ٧٦.

6 ......المرجع السابق، ٧٦.

7 ......المرجع السابق، ص ٧٦.

8 ......یعنی آنے جانے۔

دروازہ علیحدہ کھول لیا اور اگر قسم کھانے والا اوس مکان میں رہتا تھا وہ شخص زبردستی اوس مکان میں آکر رہنے لگا اگر یہ فوراً اوس مکان سے نکل گیا تو قسم نہیں ٹوٹی ورنہ ٹوٹ گئی اگرچہ اوس کا اس مکان میں رہنا اسے معلوم نہ ہوا اور اگر مکان کو معین نہ کیا مثلاً کہا فلاں کے ساتھ کسی مکان میں یا ایک مکان میں نہ رہے گا اور ایک ہی مکان کی تقسیم کر کے دونوں دو مختلف حصوں میں ہوں تو قسم نہیں ٹوٹی جبکہ بیچ میں دیوار قائم کردی گئی یا وہ مکان بہت بڑا ہو کہ ایک محلّہ کے برابر ہو۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۸: قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ نہ رہے گا پھر یہ قسم کھانے والا سفر کر کے اوس کے مکان پر جا کر اُترا اگر پندرہ دن ٹھہرے گا تو قسم ٹوٹ جائے گی اور کم میں نہیں۔[2] (خانیہ)

مسئلہ ۵۹: قسم کھائی کہ اوس کے ساتھ فلاں شہر میں نہ رہیگا تو اس کا یہ مطلب ہے کہ اوس شہر کے ایک مکان میں دونوں نہ رہیں گے لہٰذا دونوں اگر اوس شہر کے دو مکانوں میں رہیں تو قسم نہیں ٹوٹی۔ ہاں اگر اوس قسم سے اُس کی یہ نیت ہو کہ دونوں اوس شہر میں مطلقاً نہ رہیں گے تو اگرچہ دونوں دو مکان میں ہوں تو قسم ٹوٹ گئی۔ یہی حکم گاؤں میں ایک ساتھ نہ رہنے کی قسم کا ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰: قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ ایک مکان میں نہ رہیگا اور دونوں بازار میں ایک دوکان میں بیٹھ کر کام کرتے یا تجارت کرتے ہیں تو قسم نہیں ٹوٹی۔ ہاں اگر اوس کی نیت میں یہ بھی ہو کہ دونوں ایک دوکان میں کام نہ کرینگے یا قسم کے پہلے کوئی ایسا کلام ہوا ہے جس سے یہ سمجھا جاتا ہو یا دوکان ہی میں رات کو بھی رہتے ہیں تو قسم ٹوٹ جائیگی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۱: قسم کھائی کہ فلاں کے مکان میں نہ رہے گا اور مکان کو معین[5] نہ کیا کہ یہ مکان اور اوس شخص نے اس کے قسم کھانے کے بعد اپنا مکان بیچ ڈالا تو اب اوس میں رہنے سے قسم نہ ٹوٹے گی اور اگر اس کی قسم کے بعد اوس نے کوئی مکان خریدا اور اوس جدید مکان میں قسم کھانے والا رہا تو ٹوٹ گئی اور اگر وہ مکان اوس شخص کا تنہا نہیں ہے بلکہ دوسرے کا بھی اوس میں حصہ ہے تو اس میں رہنے سے نہیں ٹوٹے گی اور اگر قسم میں مکان کو معین کر دیا تھا کہ فلاں کے اس مکان میں نہ رہوں گا اور نیت یہ ہے کہ اس مکان میں نہ رہونگا اگرچہ کسی کا ہو تو اگرچہ بیچ ڈالا اوس میں رہنے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر یہ نیت ہو کہ چونکہ یہ فلاں

---

1. "الدرالمختار"و"رد المحتار"، کتاب الأیمان ، مطلب: لا یسکن فلانا،ج٥ ،ص ٥٦٤ .
2. " الفتاوی الخانیة"،کتاب الأیمان ، فصل فی المساکنة ...إلخ،ج١،ص ٣٢٥ .
3. " الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرها،ج٢،ص٧٦ .
4. المرجع السابق،٧٧ .
5. مقرر،مخصوص۔

کا ہے اس وجہ سے نہ رہوں گا یا کچھ نیت نہ ہو تو بیچنے کے بعد رہنے سے نہ ٹوٹی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۲ قسم کھائی کہ زید جو مکان خریدے گا اوس میں میں نہ رہوں گا اور زید نے ایک مکان عمرو کے لیے خریدا قسم کھانے والا اس مکان میں رہیگا تو قسم ٹوٹ جائے گی۔ ہاں اگر وہ کہے کہ میرا مقصد یہ تھا کہ زید جو مکان اپنے لیے خریدے میں اوس میں نہ رہونگا اور یہ مکان تو عمرو کے لیے خریدا ہے تو اس کا قول مان لیا جائیگا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۳ قسم کھائی کہ سوار نہ ہوگا تو جس جانور پر وہاں کے لوگ سوار ہوتے ہیں اوس پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹے گی لہٰذا اگر آدمی کی پیٹھ پر سوار ہوا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یو ہیں گائے، بیل، بھینس کی پیٹھ پر سوار ہونے سے قسم نہ ٹوٹے گی۔ یو ہیں گدھے اور اونٹ پر سوار ہونے سے بھی قسم نہ ٹوٹے گی کہ ہندوستان میں ان پر لوگ سوار نہیں ہوا کرتے۔ ہاں اگر قسم کھانے والا اون لوگوں میں سے ہو جو ان پر سوار ہوتے ہیں جیسے گدھے والے یا اُونٹ والے کہ یہ سوار ہوا کرتے ہیں تو قسم ٹوٹ جائے گی اور گھوڑے ہاتھی پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹ جائے گی کہ یہ جانور یہاں لوگوں کی سواری کے ہیں۔ یو ہیں اگر قسم کھانے والا اون لوگوں میں تو نہیں ہے جو گدھے یا اونٹ پر سوار ہوتے ہیں مگر قسم وہاں کھائی جہاں لوگ ان پر سوار ہوتے ہیں مثلاً ملک عرب شریف کے سفر میں ہے تو گدھے اور اونٹ پر سوار ہونے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔[3] (مستفاد من الدر وغیرہ)

مسئلہ ۶۴ قسم کھائی کہ کسی سواری پر سوار نہ ہوگا تو گھوڑا، خچر، ہاتھی، پالکی[4]، ڈولی، بہلی[5]، ریل، یکہ، تانگہ، شکرم[6] وغیر ہا ہر قسم کی سواری گاڑیاں اور کشتی پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹ جائیگی۔[7]

مسئلہ ۶۵ قسم کھائی کہ گھوڑے پر سوار نہ ہوگا تو زین یا چار جامہ[8] رکھ کر سوار ہوا یا ننگی پیٹھ پر بہر حال قسم ٹوٹ گئی۔[9] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرھا، ج۲، ص۷۷.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الدر المختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الدخول ... إلخ، ج ۵، ص۵۸۳، وغیرہ.

4 ...... ایک قسم کی سواری جسے کہار اٹھاتے ہیں۔

5 ...... دو پہیوں والی بیل گاڑی۔

6 ...... ایک قسم کی چار پہیوں والی گاڑی۔

7 ...... "الدر المختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الدخول ... إلخ، ج ۵، ص۵۸۳.

8 ...... کپڑے کا زین جس میں لکڑی نہیں ہوتی۔

9 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الأیمان الباب الرابع فی الیمین علی الخروج ... إلخ، ج ۲، ص۸۰.

مسئلہ ۶۶ قسم کھائی کہ اس زین[1] پر سوار نہ ہوگا پھر اوس میں کچھ کمی بیشی کی جب بھی اوس پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۷ قسم کھائی کہ کسی جانور پر سوار نہ ہوگا تو آدمی پر سوار ہونے سے قسم نہ ٹوٹے گی کہ عرف میں[3] آدمی کو جانور نہیں کہتے۔[4] (فتح)

مسئلہ ۶۸ قسم کھائی کہ عربی گھوڑے پر سوار نہ ہوگا تو اور گھوڑوں پر سوار ہونے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۹ قسم کھائی کہ گھوڑے پر سوار نہ ہوگا پھر زبردستی کسی نے سوار کر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اوس نے زبردستی کی اور اوس کے مجبور کرنے سے یہ خود سوار ہوا تو قسم ٹوٹ گئی۔[6] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۷۰ جانور پر سوار ہے اور قسم کھائی کہ سوار نہ ہوگا تو فوراً اتر جائے، ورنہ قسم ٹوٹ جائیگی۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۱ قسم کھائی کہ زید کے اس گھوڑے پر سوار نہ ہوگا پھر زید نے اوس گھوڑے کو بیچ ڈالا تو اب اوس پر سوار ہونے سے قسم نہ ٹوٹے گی۔ یوہیں اگر قسم کھائی کہ زید کے گھوڑے پر سوار نہ ہوگا اور اوس گھوڑے پر سوار ہوا جو زید و عمرو میں مشترک ہے تو قسم نہیں ٹوٹی۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۲ قسم کھائی کہ فلاں کے گھوڑے پر سوار نہ ہوگا اور اوس کے غلام کے گھوڑے پر سوار ہوا اگر قسم کے وقت یہ نیت تھی کہ غلام کے گھوڑے پر بھی سوار نہ ہوگا اور غلام پر اتنا دَین[9] نہیں جو مستغرق[10] ہو تو قسم ٹوٹ گئی، خواہ غلام پر بالکل دَین نہ ہو یا ہے مگر مستغرق نہیں اور نیت نہ ہو تو قسم نہیں ٹوٹی اور دَین مستغرق ہو تو قسم نہیں ٹوٹی، اگرچہ نیت ہو۔[11] (درمختار)

---

1 ......گھوڑے کے اوپر رکھنے والی کاٹھی، پالان جس پر بیٹھتے ہیں۔

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان الباب الرابع في اليمين على الخروج ...إلخ، ج۲، ص ۸۰.

3 ......یعنی عام بول چال میں۔

4 ...... "فتح القدير"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الخروج ...إلخ، ج٤، ص٣٩٤.

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان الباب الرابع في اليمين على الخروج ...إلخ، ج۲، ص ۸۰.

6 ...... المرجع السابق.

و"الدر المختار"، كتاب الأيمان، ج ٥، ص٥٨٤.

7 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان الباب الرابع في اليمين على الخروج ...إلخ، ج۲، ص ۸۰.

8 ......المرجع السابق.

9 ......قرض۔ 10 ......گھرا ہوا۔

11 ......"الدر المختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الدخول، ج ٥، ص٥٨٢.

کھانے پینے کی قسم کا بیان

جو چیز ایسی ہو کہ چبا کر حلق سے اوتاری جاتی ہو اوس کے حلق سے اوتارنے کو کھانا کہتے ہیں، اگرچہ اس نے بغیر چبائے اوتارلی اور پتلی چیز بہتی ہوئی کو حلق سے اوتارنے کو پینا کہتے ہیں، مگر صرف اتنی ہی بات پر اقتصار نہ کرنا چاہیے[1] بلکہ محاورات کا ضرور خیال کرنا ہوگا کہ کہاں کھانے کا لفظ بولتے ہیں اور کہاں پینے کا کہ قسم کا دارومدار بول چال پر ہے۔

مسئلہ ۱ اُردو میں دودھ پینے کو بھی دودھ کھانا کہتے ہیں، لہٰذا اگر قسم کھائی کہ دودھ نہیں کھاؤں گا تو پینے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی اور اگر کوئی ایسی چیز کھائی جس میں دودھ ملا ہوا ہے مگر اوس کا مزہ محسوس نہیں ہوتا تو اوس کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔

مسئلہ ۲ قسم کھائی کہ دودھ یا سرکہ یا شوربا نہیں کھائیگا اور روٹی سے لگا کر کھایا تو قسم ٹوٹ گئی اور خالی سرکہ پی گیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ اس کو کھانا نہ کہیں گے بلکہ یہ پینا ہے۔[2] (بحر)

مسئلہ ۳ قسم کھائی کہ یہ روٹی نہ کھائیگا اور اوسے سُکھا کر کوٹ کر پانی میں گھول کر پی گیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ یہ کھانا نہیں ہے پینا ہے۔[3] (بحر)

مسئلہ ۴ اگر کسی چیز کو مونھ میں رکھ کر اوگل دیا[4] تو یہ نہ کھانا ہے نہ پینا مثلاً قسم کھائی کہ یہ روٹی نہیں کھائے گا اور مونھ میں رکھ کر اُگل دی یا یہ پانی نہیں پیے گا اور اوس سے کلی کی تو قسم نہیں ٹوٹی۔[5] (بحر)

مسئلہ ۵ قسم کھائی کہ یہ انڈا یا یہ اخروٹ نہیں کھائیگا اور اوسے بغیر چبائے ہوئے نگل گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر قسم کھائی کہ یہ انگور یا انار نہیں کھائیگا اور چوس کر عرق[6] پی گیا اور فضلہ[7] پھینک دیا تو قسم ٹوٹ گئی کہ اس کو عرف میں کھانا کہتے ہیں۔ یوہیں اگر شکر نہ کھانے کی قسم کھائی تھی اور اوسے مونھ میں رکھ کر جو گھلتی گئی حلق سے اوتارتا گیا قسم ٹوٹ گئی۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۶ چکھنے کے معنی ہیں کسی چیز کو مونھ میں رکھ کر اوس کا مزہ معلوم کرنا اور اُردو محاورہ میں اکثر مزہ دریافت کرنے

---

1 ......یعنی صرف اسی کو کافی نہ سمجھیں۔

2 ...... "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، ج ٤، ص ٥٣٣.

3 ......المرجع السابق.

4 ......منہ سے نکال دیا۔

5 ...... "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، ج ٤، ص ٥٣٣.

6 ......رس۔

7 ......رس چوسنے کے بعد بچا ہوا پھوک۔

8 ......"الدر المختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، ج٥، ص ٥٨٥.

کے لیے تھوڑا سا کھا لینے یا پی لینے کو چکھنا کہتے ہیں اگر قرینہ سے یہ بات معلوم ہو کہ اس کلام میں چکھنے سے مراد تھوڑا سا کھا کر مزہ معلوم کرنا ہے تو یہ مراد لیں گے۔ مثلاً کوئی شخص کچھ کھا رہا ہے اوس نے دوسرے کو بلایا اس نے انکار کیا اوس نے کہا ذرا چکھ کر تو دیکھو کیسی ہے تو یہاں چکھنے سے مراد تھوڑی سی کھا لینا ہے اور اگر قرینہ نہ ہو تو مطلقاً مزہ معلوم کرنے کے لیے مونھ میں رکھنا مراد ہوگا کہ اس معنی میں بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے مگر اگر پانی کی نسبت قسم کھائی کہ اسے نہیں چکھوں گا پھر نماز کے لیے اوس سے کلی کی تو قسم نہیں ٹوٹی کہ کلی کرنا نماز کے لیے ہے مزہ معلوم کرنے کے لیے نہیں اگرچہ مزہ بھی معلوم ہو جائے۔

مسئلہ ۷ قسم کھائی کہ یہ ستو[1] نہیں کھائے گا اور اوسے گھول کر پیا یا قسم کھائی کہ یہ ستو نہیں پیے گا اور گوندھ کر کھایا یا ویسا ہی پھانک لیا[2] تو قسم نہیں ٹوٹی۔[3]

مسئلہ ۸ آم وغیرہ کسی درخت کی نسبت کہا کہ اس میں سے کچھ نہ کھاؤں گا تو اوس کے پھل کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی کہ خود درخت کھانے کی چیز نہیں لہٰذا اس سے مراد اوس کا پھل کھانا ہے۔ یوہیں پھل کو نچوڑ کر جو نکلا وہ کھایا جب بھی قسم ٹوٹ گئی اور اگر پھل کو نچوڑ کر اوس کی کوئی چیز بنالی گئی ہو جیسے انگور سے سرکہ بناتے ہیں تو اس کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر صورت مذکورہ میں تکلُّف[4] کر کے کسی نے اوس درخت کا کچھ حصہ چھال وغیرہ کھا لیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ یہ نیت بھی ہو کہ درخت کا کوئی جز نہ کھاؤں گا اور اگر وہ درخت ایسا ہو جس میں پھل ہوتا ہی نہ ہو یا ہوتا ہے مگر کھایا نہ جاتا ہو تو اوس کی قیمت سے کوئی چیز خرید کر کھانے سے قسم ٹوٹ جائیگی کہ اوسکے کھانے سے مُراد اوس کی قیمت سے کوئی چیز خرید کر کھانا ہے۔[5] (درمختار، بحر وغیرہما)

مسئلہ ۹ قسم کھائی کہ اس آم کے درخت کی کیری[6] نہ کھاؤنگا اور پکے ہوئے کھائے یا قسم کھائی کہ اس درخت کے انگور نہ کھاؤں گا اور منقے[7] کھائے یا دودھ نہ کھاؤں گا اور دہی کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[8] (عامہ کتب)

مسئلہ ۱۰ قسم کھائی کہ اس گائے یا بکری سے کچھ نہ کھائے گا تو اوس کا دودھ دہی یا مکھن یا گھی کھانے سے قسم نہیں

---

1 ...... بھنی ہوئی گندم یا جو وغیرہ کا آٹا۔ 2 ...... یعنی سوکھا کھا لیا۔

3 ...... ''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل... إلخ، ج ۲، ص ۸۱.

4 ...... مشقت، تکلیف اٹھا کر۔

5 ...... ''الدر المختار''، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، ج ۵، ص ۵۸۷۔۵۸۹.

و''البحر الرائق''، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، ج ۴، ص ۵۳۴، وغیرھما.

6 ...... چھوٹا کچا آم۔ 7 ...... ایک قسم کی بڑی کشمش۔

8 ...... ''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل... إلخ، ج ۲، ص ۸۲.

ٹوٹے گی اور گوشت کھانے سے ٹوٹ جائے گی۔[1] (بحر وغیرہ)

مسئلہ ۱۱ قسم کھائی کہ یہ آٹا نہیں کھائیگا اور اوس کی روٹی یا اور کوئی بنی ہوئی چیز کھائی تو قسم ٹوٹ گئی اور خود آٹا ہی پھانک لیا تو نہیں۔[2] (بحر، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲ قسم کھائی کہ روٹی نہیں کھائیگا تو اوس جگہ جس چیز کی روٹی لوگ کھاتے ہیں اوس کی روٹی سے قسم ٹوٹے گی مثلاً ہندوستان میں گیہوں، جو، جوار، باجرا، مکّا[3] کی روٹی پکائی جاتی ہے تو چاول کی روٹی سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور جہاں چاول کی روٹی لوگ کھاتے ہوں وہاں کے کسی شخص نے قسم کھائی تو چاول کی روٹی کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔[4] (بحر)

مسئلہ ۱۳ قسم کھائی کہ یہ سرکہ نہیں کھائے گا اور چٹنی یا سِکَنجبِین[5] کھائی جس میں وہ سرکہ پڑا ہوا تھا تو قسم نہیں ٹوٹی یا قسم کھائی کہ اس انڈے سے نہیں کھائے گا اور اوس میں سے بچہ نکلا اور اوسے کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[6] (عالمگیری، بحر)

مسئلہ ۱۴ قسم کھائی کہ اس درخت سے کچھ نہ کھائے گا اور اوس کی قلم لگائی[7] تو اس قلم کے پھل کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵ قسم کھائی کہ اس بچھیا کا گوشت نہیں کھائیگا پھر جب وہ جوان ہوگئی اُس وقت اُس کا گوشت کھایا تو قسم ٹوٹ گئی۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۱۶ قسم کھائی کہ گوشت نہیں کھائیگا تو مچھلی کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور اونٹ، گائے بھینس، بھیڑ، بکری اور پرند وغیرہ جن کا گوشت کھایا جاتا ہے اگر اون کا گوشت کھایا تو ٹوٹ جائے گی، خواہ شوربے دار ہو یا بُھنا ہوا یا کوفتہ[10]

---

1. ......"البحر الرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين ...إلخ ،ج٤،ص٥٣٤،وغيره.
2. ......" البحر الرائق"، كتاب الأيمان ، باب اليمين ...إلخ ،ج٤،ص٥٤٠.
و"ردالمحتار"، كتاب الأيمان ، باب اليمين فى الأكل ...إلخ ، مطلب :اذاتعذرت الحقيقة ...إلخ،ج٥ ، ص ٥٨٧ .
3. ......مکئی۔
4. ......"البحر الرائق" ،كتاب الأيمان ، باب اليمين ...إلخ،ج٤،ص٥٤١ .
5. ......سرکہ یا لیموں کے رس کا پکا ہوا شربت۔
6. ......" الفتا وى الهندية"،كتاب الأيمان ، الباب الخامس فى اليمين على الأكل ...إلخ، ج ٢ ،ص ٨١،٨٣.
7. ......اس درخت کی شاخ دوسرے درخت میں لگائی۔
8. ......" رد المحتار" ،كتاب الأيمان، مطلب فيمالووصل غصن شجرة باخرى،ج٥،ص ٥٨٨ .
9. ......"الدر المختار"،كتاب الأيمان، باب اليمين فى الأكل...إلخ ،ج٥،ص ٥٨٩ .
10. ......قیمے کے گول کباب جو شوربے میں ڈالتے ہیں۔

اور کچا گوشت یا صرف شوربا کھایا تو نہیں ٹوٹی۔ یوہیں کلیجی، تلّی، پھیپڑا، دِل، گُردہ، اوجھڑی، دُنبہ کی چکی [1] کے کھانے سے بھی نہیں ٹوٹے گی کہ ان چیزوں کو عرف میں گوشت نہیں کہتے اور اگر کسی جگہ ان چیزوں کا بھی گوشت میں شمار ہو تو وہاں ان کے کھانے سے بھی ٹوٹ جائے گی۔ [2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: قسم کھائی کہ بیل کا گوشت نہیں کھائیگا تو گائے کے گوشت سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور گائے کے گوشت نہ کھانے کی قسم کھائی تو بیل کا گوشت کھانے سے ٹوٹ جائیگی کہ بیل کے گوشت کو بھی لوگ گائے کا گوشت کہتے ہیں اور بھینس کے گوشت سے نہیں ٹوٹے گی اور بھینس کے گوشت کی قسم کھائی تو گائے بیل کے گوشت سے نہیں ٹوٹے گی اور بڑا گوشت کہا تو ان سب کو شامل ہے اور بکری کا گوشت کہا تو بکرے کے گوشت سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی کہ دونوں کو بکری کا گوشت کہتے ہیں۔ یوہیں بھیڑ کا گوشت کہا تو مینڈھے کو بھی شامل ہے اور دُنبہ ان میں داخل نہیں، اگرچہ دُنبہ اسی کی ایک قسم ہے اور چھوٹا گوشت ان سب کو شامل ہے۔ [3]

مسئلہ ۱۸: قسم کھائی کہ چربی نہیں کھائیگا تو پیٹ میں اور آنتوں پر جو چربی لپٹی رہتی ہے اوس کے کھانے سے قسم ٹوٹے گی پیٹھ کی چربی جو گوشت کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے اوس کے کھانے سے یا دُنبہ کی چکی کھانے سے نہیں ٹوٹے گی۔ [4] (درمختار)

مسئلہ ۱۹: قسم کھائی کہ گوشت نہیں کھائے گا اور کسی خاص گوشت کی نیت ہے تو اوس کے سوا دوسرا گوشت کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ یوہیں قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائیگا اور خاص کھانا مراد لیا تو دوسرا کھانا کھانے سے قسم نہ ٹوٹے گی۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: قسم کھائی کہ تل نہیں کھائے گا تو تل کے تیل کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور گیہوں [6] نہ کھانے کی قسم کھائی تو بُھنے ہوئے گیہوں کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور گیہوں کی روٹی یا آٹا یا ستو یا کچے گیہوں کھانے سے قسم نہ ٹوٹے گی مگر جبکہ

---

1 ...... دنبے کی گول چپٹی دم اور اس کی چربی۔

2 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین ...إلخ، مطلب: حلف لا یأکل لحماً، ج۵، ص۵۹۳۔۵۹۵.

3 ...... "البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل ...إلخ، ج٤، ص٥٣٩.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل ...إلخ، مطلب: حلف لا یأکل لحماً، ج٥، ص٥٩٦.

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل ...إلخ، ج٢، ص ٨٣.

6 ...... گندم۔

اوس کی یہ نیت ہو کہ گیہوں کی روٹی نہیں کھائیگا تو روٹی کھانے سے بھی ٹوٹ جائے گی۔[1] (بحر، عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ قسم کھائی کہ یہ گیہوں نہیں کھائے گا پھر انھیں بویا، اب جو پیدا ہوئے ان کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی کہ یہ وہ گیہوں نہیں ہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۲ قسم کھائی کہ روٹی نہیں کھائیگا تو پراٹھے، پوریاں، سنبو سے[3]، بسکٹ، شیر مال، کلچے، گلگلے، نان پاؤ[4] کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی کہ ان کو روٹی نہیں کہتے اور تنوری روٹی یا چپاتی یا موٹی روٹی یا بیلن[5] سے بنائی ہوئی روٹی کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳ قسم کھائی کہ فلاں کا کھانا نہیں کھائے گا اور اوس کے یہاں کا سرکہ یا نمک کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴ قسم کھائی کہ فلاں شخص کا کھانا نہیں کھائیگا اور وہ شخص کھانا بیچا کرتا ہے اس نے خرید کر کھالیا تو قسم ٹوٹ گئی کہ اوس کے کھانے سے مراد اوس سے خرید کر کھانا کھانا ہے اور اگر کھانا بیچنا اوس کا کام نہ ہو تو مراد وہ کھانا ہے جو اوس کی مِلک میں ہے، لہٰذا خرید کر کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵ فلاں عورت کی پکائی ہوئی روٹی نہیں کھائیگا اور اوس عورت نے خود روٹی پکائی ہے یعنی اوس نے توے پر ڈالی اور سینکی[9] ہے تو اس کے کھانے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور اگر اوس نے فقط آٹا گوندھا ہے یا روٹی بنائی ہے اور کسی دوسرے نے توے پر ڈالی اور سینکی اس کے کھانے سے نہیں ٹوٹے گی کہ آٹا گوندھنے یا روٹی بنانے کو پکانا نہیں کہیں گے اور اگر کہا فلاں عورت کی روٹی نہیں کھاؤں گا تو اس میں دو صورتیں ہیں، اگر یہ مراد ہے کہ اوس کی پکائی ہوئی روٹی نہیں کھاؤ نگا تو وہی حکم ہے جو بیان کیا گیا اور اگر یہ مطلب ہے کہ اوس کی ملک میں جو روٹی ہے وہ نہیں کھاؤں گا تو اگرچہ کسی اور نے آٹا گوندھا یا روٹی پکائی ہو

---

1 ......"البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، ج٤، ص٥٤٠.
و"الفتاوی الھندیة"، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل...إلخ، ج٢، ص٨٣، ٨٦.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، ج٥، ص٥٩٨.

3 ......سموسے۔ 4 ......ڈبل روٹی۔ 5 ......لکڑی کا وہ گول اوزار جس سے روٹی کو بڑھاتے ہیں۔

6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار" کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، مطلب: لایأکل ھذاالبرّ، ج٥، ص٥٩٨.

7 ......"ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، مطلب: لایأکل طعامًا، ج٥، ص٦٠٠.

8 ......"ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، مطلب: حلف لایکلّم عبد فلان...إلخ، ج٥، ص٦٣٤.

9 ......یعنی توے سے ہٹا کر آگ پر حرارت پہنچائی، پکائی۔

مگر جب اوس کی ملک ہے تو کھانے سے ٹوٹ جائیگی۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶ قسم کھائی کہ یہ کھانا کھائیگا تو اس میں دو صورتیں ہیں کوئی وقت مقرر کر دیا ہے یا نہیں اگر وقت نہیں مقرر کیا ہے پھر وہ کھانا کسی اور نے کھالیا یا ہلاک ہوگیا یا قسم کھانے والا مرگیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر وقت مقرر کر دیا ہے مثلاً آج اسکو کھائے گا اور دن گزرنے سے پہلے قسم کھانے والا مرگیا یا کھانا تلف[2] ہوگیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷ قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائیگا تو وہ کھانا مراد ہے جس کو عادۃً[4] کھاتے ہیں لہٰذا اگر مُردار کا گوشت کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۲۸ قسم کھائی کہ سری نہیں کھائے گا اور اوس کی یہ نیت ہو کہ بکری، گائے، مرغ، مچھلی وغیرہ کسی جانور کا سر نہیں کھائیگا تو جس چیز کا سر کھائے گا قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر نیت کچھ نہ ہو تو گائے اور بکری کے سر کھانے سے قسم ٹوٹے گی اور چڑیا، ٹڈی[6]، مچھلی وغیرہا جانوروں کے سر کھانے سے نہیں ٹوٹے گی۔[7] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۹ قسم کھائی کہ انڈا نہیں کھائیگا اور نیت کچھ نہ ہو تو مچھلی کے انڈے کھانے سے نہیں ٹوٹے گی۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰ میوہ نہ کھانے کی قسم کھائی تو مراد سیب، ناشپاتی، آڑو، انگور، انار، آم، امرود وغیرہا ہیں جن کو عرف میں میوہ کہتے ہیں کھیرا، ککڑی، گاجر، وغیرہا کو میوہ نہیں کہتے۔[9]

مسئلہ ۳۱ مٹھائی سے مراد اِمرتی[10]، جلیبی، پیڑا، بالوشاہی، گلاب جامن، قلاقند، برفی، لڈو وغیرہا جن

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل ...إلخ، مطلب: لا یأکل خبزاً، ج٥، ص٥٩٩.

2 ...... ضائع۔

3 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل ...إلخ، ج ٢، ص ٨٤.

4 ...... عام طور پر۔

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، ج٥، ص٦٠٠.

6 ...... ایک قسم کا پروں والا کیڑا جو درختوں اور فصلوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔

7 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل...إلخ، ج٢، ص ٨٧، وغیرہ.

8 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل...إلخ، ج٢، ص٨٧.

9 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، مطلب: لایأکل فاکھة، ج٥، ص٦٠١.

10 ...... ماش کے آٹے کی مٹھائی جو جلیبی کے مشابہ ہوتی ہے۔

کو عرف میں مٹھائی کہتے ہیں ہاں اس طرف بعض گاؤں میں گُڑ کو مٹھائی کہتے ہیں لہٰذا اگر اس گاؤں والے نے مٹھائی نہ کھانے کی قسم کھائی تو گڑ کھانے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور جہاں کا یہ محاورہ نہیں ہے وہاں والے کی نہیں ٹوٹے گی۔ عربی میں حلوا ہر میٹھی چیز کو کہتے ہیں یہاں تک کہ انجیر اور کھجور کو بھی مگر ہندوستان میں ایک خاص طرح سے بنائی ہوئی چیز کو حلوا کہتے ہیں کہ سوجی، میدہ، چاول کے آٹے وغیرہ سے بناتے ہیں اور یہاں بریلی میں اسکو میٹھا بھی بولتے ہیں، غرض جس جگہ کا جو عرف ہو وہاں اُسی کا اعتبار ہے۔ سالن عموماً ہندوستان میں گوشت کو کہتے ہیں جس سے روٹی کھائی جائے اور بعض جگہ میں نے دال کو بھی سالن کہتے سنا اور عربی زبان میں تو سرکہ کو بھی ادام (سالن) کہتے ہیں۔ آلو، رتالو[1]، اروی، ترئی، بھنڈی، ساگ، کدو، شلجم، گوبھی اور دیگر سبزیوں کو ترکاری کہتے ہیں جن کو گوشت میں ڈالتے ہیں یا تنہا پکاتے ہیں اور بعض گاؤں میں جہاں ہندو کثرت سے رہتے ہیں گوشت کو بھی لوگ ترکاری بولتے ہیں۔

مسئلہ ۳۲: قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائیگا اور کوئی ایسی چیز کھائی جسے عرف میں کھانا نہیں کہتے ہیں مثلاً دودھ پی لیا یا مٹھائی کھالی تو قسم نہیں ٹوٹی۔[2]

مسئلہ ۳۳: قسم کھائی کہ نمک نہیں کھائیگا اور ایسی چیز کھائی جس میں نمک پڑا ہوا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ نمک کا مزہ محسوس ہوتا ہو اور روٹی وغیرہ کو نمک لگا کر کھایا تو قسم ٹوٹ جائیگی ہاں اگر اوس کے کلام سے یہ سمجھا جاتا ہو کہ نمکین کھانا مراد ہے تو پہلی صورت میں بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: قسم کھائی کہ مرچ نہیں کھائیگا اور گوشت وغیرہ کوئی ایسی چیز کھائی جس میں مرچ ہے اور مرچ کا مزہ محسوس ہوتا ہے تو قسم ٹوٹ گئی، اس کی ضرورت نہیں کہ مرچ کھائے تو قسم ٹوٹے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۵: قسم کھائی کہ پیاز نہیں کھائیگا اور کوئی ایسی چیز کھائی جس میں پیاز پڑی ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ پیاز کا مزہ معلوم ہوتا ہو۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳۶: جس کھانے کی نسبت قسم کھائی کہ اس کو نہیں کھائے گا یا پانی کی نسبت کہ اس کو نہیں پیے گا اگر وہ اتنا ہے کہ

---

1 ...... کچالو۔

2 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب الأيمان،الباب الخامس في اليمين على الأكل ...إلخ، ج ٢، ص ٨٤.

3 ......"ردالمحتار"،كتاب الايمان،باب اليمين في الأكل...إلخ، مطلب :حلف لايأكل إدامًا ...إلخ،ج٥ ، ص ٦٠٤.

4 ......"الدرالمختار"،كتاب الأيمان،باب اليمين في الأكل ...إلخ ،ج٥ ،ص ٦٠٤.

5 ......المرجع السابق.

ایک مجلس میں کھا سکتا ہے اور ایک پیاس میں پی سکتا ہے تو جب تک کُل نہ کھائے پیئے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ مثلاً قسم کھائی کہ یہ روٹی نہیں کھائے گا اور روٹی ایسی ہے کہ ایک مجلس میں پوری کھا سکتا ہے تو اوس روٹی کا ٹکڑا کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ یوہیں قسم کھائی کہ اس گلاس کا پانی نہیں پیے گا تو ایک گھونٹ پینے سے نہیں ٹوٹی۔ اور اگر کھانا اتنا ہے کہ ایک مجلس میں نہیں کھا سکتا تو اس میں سے ذرا سا کھانے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی مثلاً قسم کھائی کہ اس گائے کا گوشت نہیں کھائیگا اور ایک بوٹی کھائی قسم ٹوٹ گئی۔ یوہیں قسم کھائی کہ اس مٹکے کا پانی نہیں پیوں گا اور مٹکا پانی سے بھرا ہے تو ایک گھونٹ سے بھی ٹوٹ جائیگی۔ اور اگر یوں کہا کہ یہ روٹی مجھ پر حرام ہے تو اگرچہ ایک مجلس میں وہ روٹی کھا سکتا ہو مگر اوس کا ٹکڑا کھانے سے بھی کفارہ لازم ہوگا۔ یوہیں یہ پانی مجھ پر حرام ہے اور ایک گھونٹ پی لیا تو کفارہ واجب ہوگیا، اگرچہ وہ ایک پیاس کا بھی نہ ہو۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷ قسم کھائی کہ یہ روٹی نہیں کھائے گا اور کُل کھا گیا ایک ذراسی چھوڑ دی تو قسم ٹوٹ گئی کہ روٹی کا ذرا سا حصہ چھوڑ دینے سے بھی عرف میں یہی کہا جائیگا کہ روٹی کھالی، ہاں اگر اوس کی یہ نیت تھی کہ کل نہیں کھائیگا تو ذرا سی چھوڑ دینے سے قسم نہیں ٹوٹی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸ قسم کھائی کہ اس انار کو نہیں کھاؤں گا اور سب کھالیا ایک دو دانے چھوڑ دیے تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر اتنے زیادہ چھوڑے کہ عادۃً اوتنے نہیں چھوڑے جاتے تو نہیں ٹوٹی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹ قسم کھائی کہ حرام نہیں کھائیگا اور غصب کیے ہوئے روپے سے کوئی چیز خرید کر کھائی تو قسم نہیں ٹوٹی مگر گنہگار ہوا اور جو چیز کھائی اگر وہ خود غصب کی ہوئی ہے تو قسم ٹوٹ گئی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰ قسم کھائی کہ زید کی کمائی نہیں کھائے گا اور زید کو کوئی چیز وراثت میں ملی تو اس کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ اور اگر زید نے کوئی چیز خریدی یا ہبہ یا صدقہ میں کوئی چیز ملی اور زید نے اوسے قبول کرلیا تو اسکے کھانے سے قسم ٹوٹ جائیگی۔ اور اگر زید سے میں نے[5] کوئی چیز خرید کر کھائی تو نہیں ٹوٹی۔ اور اگر زید مرگیا اور اوس کی کمائی کا مال زید کے وراث کے یہاں کھایا یا یہ قسم کھانے والا خود ہی وارث ہے اور کھالیا تو قسم ٹوٹ گئی۔[6] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الخامس في اليمين على الأكل... إلخ، ج ٢، ص ٨٤، ٨٥.

2 ...... المرجع السابق، ص ٨٥.

3 ...... المرجع السابق، ص ٨٥..

4 ...... المرجع السابق، ص ٨٧.

5 ...... یہاں غالباً "میں نے" کتابت کی غلطی کی وجہ سے زائد ہوگیا ہے، جبکہ اس مقام پر عالمگیری میں اصل عبارت یوں مذکور ہے "فاشترى شيئاً الحالف من المحلوف عليه... لا يحنث" یعنی "اگر زید سے کوئی چیز خرید کر کھائی تو نہیں ٹوٹی"۔... عِلْمِیه

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الخامس في اليمين على الأكل... إلخ، ج ٢، ص ٨٨.

مسئلہ ۴۱ کسی کے پاس روپے ہیں، قسم کھائی کہ ان کو نہیں کھائیگا پھر روپے کے پیسے بُھنا لیے[1] یا اشرفیاں کرلیں پھر ان پیسوں یا اشرفیوں سے کوئی چیز خرید کر کھائی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر ان پیسوں یا اشرفیوں سے زمین خریدی پھر اسے بیچ کر کھایا تو نہیں ٹوٹی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲ قسم اوس وقت صحیح ہوگی کہ جس چیز کی قسم کھائی ہو وہ زمانہ آئندہ میں پائی جاسکے یعنی عقلاً ممکن ہو اگرچہ عادۃً محال ہو مثلاً یہ قسم کھائی کہ میں آسمان پر چڑھوں گا یا اس مٹی کو سونا کردوں گا تو قسم ہوگئی اور اُسی وقت ٹوٹ بھی گئی۔ یوہیں قسم کے باقی رہنے کی بھی یہ شرط ہے کہ وہ کام اب بھی ممکن ہو، لہٰذا اگر اب ممکن نہ رہا تو قسم جاتی رہی مثلاً قسم کھائی کہ میں تمھارا روپیہ کل ادا کرونگا اور کل کے آنے سے پہلے ہی مرگیا تو اگرچہ قسم صحیح ہوگئی تھی مگر اب قسم نہ رہی کہ وہ رہا ہی نہیں، اس قاعدہ کے جاننے کے بعد اب یہ دیکھیے کہ اگر قسم کھائی کہ میں اس کوزہ کا پانی آج پیوں گا اور کوزہ میں پانی نہیں ہے یا تھا مگر رات کے آنے سے پہلے اوس میں کا پانی گر گیا یا اس نے گرادیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ پہلی صورت میں قسم صحیح نہ ہوئی اور دوسری میں صحیح تو ہوئی مگر باقی نہ رہی۔ یوہیں اگر کہا میں اس کوزہ کا پانی پیوں گا اور اس میں پانی اوس وقت نہیں ہے تو نہیں ٹوٹی مگر جبکہ یہ معلوم ہے کہ پانی نہیں ہے اور پھر قسم کھائی تو گنہگار رہوا، اگرچہ کفارہ لازم نہیں اور اگر پانی تھا اور گر گیا یا گرادیا تو قسم ٹوٹ گئی اور کفارہ لازم۔[3] (درمختار، ردالمحتار، بحر)

مسئلہ ۴۳ عورت سے کہا اگر تو نے کل نماز نہ پڑھی تو تجھ کو طلاق ہے اور صبح کو عورت کو حیض آگیا تو طلاق نہ ہوئی۔ یوہیں عورت سے کہا کہ جو روپیہ تو نے میری جیب سے لیا ہے اگر اوس میں نہ رکھے گی تو طلاق ہے اور دیکھا تو روپیہ جیب ہی میں موجود ہے طلاق نہ ہوئی۔[4] (درمختار)

کلام کے متعلق قسم کا بیان

مسئلہ ۱ یہ کہا کہ تم سے یا فلاں سے کلام کرنا مجھ پر حرام ہے اور کچھ بھی بات کی تو کفارہ لازم ہوگیا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۲ قسم کھائی کہ اس بچہ سے کلام نہ کریگا اور اوسکے جوان یا بوڑھے ہونے کے بعد کلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کہا

1. ......چینج کروالیے۔
2. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان ، الباب الخامس في اليمين على الأكل...إلخ، ج ٢، ص ٨٩.
3. ......"الدرالمختار" و"رد المحتار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الأكل...إلخ، مطلب:حلف لايشرب ...إلخ ،ج٥،ص ٦١٧ـ٦٢٠.
   و"البحرالرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الأكل...إلخ ،ج٤،ص ٥٥٢ـ٥٥٤.
4. ......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان ،باب اليمين في الأكل...إلخ ،ج ٥،ص ٦١٨ .
5. ......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، ج٥، ص ٥٣٠ .

کہ بچہ سے کلام نہ کروں گا اور جوان یا بوڑھے سے کلام کیا تو نہیں ٹوٹی۔[1] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳ قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کریگا اور زید سورہا تھا، اس نے پکارا اگر پکارنے سے جاگ گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور بیدار نہ ہوا تو نہیں اور اگر جاگ رہا تھا اور اوس نے پکارا اگر اتنی آواز تھی کہ سُن سکے اگرچہ بہرے ہونے یا کام میں مشغول ہونے یا شور کی وجہ سے نہ سنا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر دور تھا اور اتنی آواز سے پکارا کہ سُن نہیں سکتا تو نہیں ٹوٹی۔ اور اگر زید کسی مجمع[2] میں تھا اس نے اوس مجمع کو سلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی ہاں اگر نیت یہ ہو کہ زید کے سوا اوروں کو سلام کرتا ہے تو نہیں ٹوٹی۔ اور نماز کا سلام کلام نہیں ہے، لہٰذا اس سے قسم نہیں ٹوٹے گی خواہ زید دہنی طرف ہو یا بائیں طرف۔ یوہیں اگر زید امام تھا اور یہ مقتدی، اس نے اوس کی غلطی پر سبحان اللہ کہا یا لقمہ دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر یہ نماز میں نہ تھا اور لقمہ دیا یا اوس کی غلطی پر سبحان اللہ کہا تو قسم ٹوٹ گئی۔[3] (بحر)

مسئلہ ۴ قسم کھائی کہ زید سے بات نہ کروں گا اور کسی کام کو اوس سے کہنا ہے اس نے کسی دوسرے کو مخاطب کر کے کہا اور مقصود زید کو سنانا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر عورت سے کہا کہ تُو نے اگر میری شکایت اپنے بھائی سے کی تو تجھ کو طلاق ہے، عورت کا بھائی آیا اور اوس کے سامنے عورت نے بچہ سے اپنے شوہر کی شکایت کی اور مقصود بھائی کو سنانا ہے تو طلاق نہ ہوئی۔[4] (بحر)

مسئلہ ۵ قسم کھائی کہ میں تجھ سے ابتداءً کلام نہ کرونگا اور راستے میں دونوں کی ملاقات ہوئی دونوں نے ایک ساتھ سلام کیا تو قسم نہیں ٹوٹی بلکہ جاتی رہی کہ اب ابتداءً کلام کرنے میں حرج نہیں۔ یوہیں اگر عورت سے کہا اگر میں تجھ سے ابتداءً کلام کروں تو تجھ کو طلاق ہے اور عورت نے بھی قسم کھائی کہ میں تجھ سے کلام کی پہل نہ کروں گی تو مرد کو چاہیے کہ عورت سے کلام کرے کہ اوس کی قسم کے بعد جب عورت نے قسم کھائی تو اب مرد کا کلام کرنا ابتداءً نہ ہوگا۔[5] (بحر)

مسئلہ ۶ کلام نہ کرنے کی قسم کھائی تو خط بھیجنے یا کسی کے ہاتھ کچھ کہلا کر بھیجنے یا اشارہ کرنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ اقرار و بشارت[7] اور خبر دینا یہ سب لکھنے سے ہو سکتے ہیں اور اشارہ سے نہیں مثلاً قسم کھائی کہ تم کو فلاں

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب السادس في اليمين على الكلام، ج ٢، ص ١٠١.
و"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الأكل ...إلخ، ج ٥، ص ٥٨٩-٥٩١.

2 ......محفل، مجلس۔

3 ......"البحرالرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الأكل ...إلخ، ج ٤، ص ٥٥٧-٥٥٩.

4 ......المرجع السابق، ص ٥٥٨، ٥٥٩.

5 ......المرجع السابق، ص ٥٥٨.

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب السادس في اليمين على الكلام، ج ٢، ص ٩٧.

7 ......خوشخبری دینا۔

بات کی خبر نہ دوں گا اور لکھ کر بھیج دیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اشارہ سے بتایا تو نہیں اور اگر قسم کھائی کہ تمھارا یہ راز کسی پر ظاہر نہ کرونگا اور اشارہ سے بتایا تو قسم ٹوٹ گئی کہ ظاہر کرنا اشارہ سے بھی ہوسکتا ہے۔[1] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۸ قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کرے گا اور زید نے دروازہ پر آکر کُنڈی کھٹکھٹائی اس نے کہا کون ہے یا کون تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر کہا آپ کون صاحب ہیں یا تم کون ہو تو ٹوٹ گئی۔ یوہیں اگر زید نے پکارا اور اس نے کہا ہاں یا کہا حاضر ہوا یا اوس نے کچھ پوچھا اس نے جواب میں ہاں کہا تو قسم ٹوٹ گئی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ قسم کھائی کہ بی بی سے کلام نہ کریگا اور گھر میں عورت کے سوا دوسرا کوئی نہیں ہے یہ گھر میں آیا اور کہا یہ چیز کس نے رکھی ہے یا کہا یہ چیز کہاں ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر گھر میں کوئی اور بھی ہے تو نہیں ٹوٹی یعنی جبکہ اوس کی نیت عورت سے پوچھنے کی نہ ہو۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ کلام نہ کرنے کی قسم کھائی اور ایسی زبان میں کلام کیا جس کو مخاطب نہیں سمجھتا جب بھی قسم ٹوٹ گئی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ قسم کھائی کہ زید سے بات نہ کروں گا جب تک فلاں شخص اجازت نہ دے اور اوس نے اجازت دی مگر اسے خبر نہیں اور کلام کرلیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر اجازت دینے سے پہلے وہ شخص مرگیا تو قسم باطل ہوگئی یعنی اب کلام کرنے سے نہیں ٹوٹے گی کہ قسم ہی نہ رہی۔ اور اگر یوں کہا تھا کہ بغیر فلاں کی مرضی کے کلام نہ کروں گا اور اوس کی مرضی تھی مگر اسے معلوم نہ تھا اور کلام کرلیا تو نہیں ٹوٹی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ یہ قسم کھائی کہ فلاں کو خط نہ لکھوں گا اور کسی کو لکھنے کے لیے اشارہ کیا تو اگر یہ قسم کھانے والا اُمراء[6] میں سے ہے تو قسم ٹوٹ گئی کہ ایسے لوگ خود نہیں لکھا کرتے بلکہ دوسروں سے لکھوایا کرتے ہیں اور ان لوگوں کی عادت یہ ہوتی ہے کہ اشارہ سے حکم کیا کرتے ہیں۔[7] (درمختار، بحر)

---

1 ......"الدر المختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل ...إلخ، ج ٥، ص ٦٢٥.
و"البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل ...إلخ، ج٤، ص٥٥٩.

2 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الأیمان، الباب السادس فی الیمین علی الکلام، ج٢، ص٩٨.

3 ......المرجع السابق.

4 ......المرجع السابق.

5 ......"الدرالمختار" کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل ...إلخ، ج٥، ص٦٢٤.

6 ......حکام، بادشاہ وغیرہ۔

7 ......"الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل ...إلخ، ج٥، ص٦٢٦.
و"البحرالرائق" کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل ...إلخ، ج٤، ص ٥٥٩.

مسئلہ ۱۳ قسم کھائی کہ فلاں کا خط نہ پڑھے گا اور خط کو دیکھا اور جو کچھ لکھا ہے اوسے سمجھا تو قسم ٹوٹ گئی کہ خط پڑھنے سے یہی مقصود ہے زبان سے پڑھنا مقصود نہیں، یہ امام محمد رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک زبان سے تلفظ نہ کریگا قسم نہیں ٹوٹے گی اور اسی قولِ ثانی پر[1] فتویٰ ہے۔[2] (بحر)

مگر یہاں کا عام محاورہ یہی ہے کہ خط دیکھا اور لکھے ہوئے کو سمجھا تو یہ کہتے ہیں میں نے پڑھا۔لہٰذا یہاں کے محاورہ میں قسم ٹوٹنے پر فتویٰ[3] ہونا چاہیے واللہ تعالیٰ اعلم۔ یہاں کے محاورہ میں یہ لفظ کہ زید کا خط نہ پڑھوں گا ایک دوسرے معنے کے لیے بھی بولا جاتا ہے وہ یہ کہ زید بے پڑھا شخص ہے اور اوس کے پاس جب کہیں سے خط آتا ہے تو کسی سے پڑھواتا ہے تو اگر یہ پڑھنا مقصود ہے تو اس میں دیکھنا اور سمجھنا قسم ٹوٹنے کے لیے کافی نہیں بلکہ پڑھ کر سنانے سے ٹوٹے گی۔

مسئلہ ۱۴ قسم کھائی کہ کسی عورت سے کلام نہ کریگا اور بچی سے کلام کیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ کسی عورت سے نکاح نہ کریگا اور چھوٹی لڑکی سے نکاح کیا تو ٹوٹ گئی۔[4] (بحر)

مسئلہ ۱۵ قسم کھائی کہ فقیروں اور مسکینوں سے کلام نہ کریگا اور ایک سے کلام کرلیا تو قسم ٹوٹ گئی۔اور اگر یہ نیت ہے کہ تمام فقیروں اور مسکینوں سے کلام نہ کریگا تو نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر قسم کھائی کہ بنی آدم سے[5] کلام نہ کریگا تو ایک سے کلام کرنے میں قسم ٹوٹ جائے گی اور نیت میں تمام اولادِ آدم ہے تو نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ قسم کھائی کہ فلاں سے ایک سال کلام نہ کروں گا تو اس وقت سے ایک سال یعنی بارہ مہینے تک کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔اور اگر کہا کہ ایک مہینہ کلام نہ کریگا تو جس وقت سے قسم کھائی ہے اوس وقت سے ایک مہینہ یعنی تیس دن مراد ہیں۔اور اگر دن میں قسم کھائی کہ ایک دن کلام نہ کرونگا تو جس وقت سے قسم کھائی ہے اوس وقت سے دوسرے دن کے اوسی وقت تک کلام سے قسم ٹوٹے گی۔اور اگر رات میں قسم کھائی کہ ایک رات کلام نہ کرونگا تو اوس وقت سے دوسرے دن کے بعد والی رات کے اوسی وقت تک مراد ہے لہٰذا درمیان کا دن بھی شامل ہے۔اور اگر رات میں کہا کہ قسم خدا کی فلاں سے ایک دن کلام نہ کروں گا تو اوس وقت سے غروبِ آفتاب تک کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔اور اگر دن میں کہا کہ فلاں شخص سے

---

1 ......یعنی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول پر۔

2 ......"البحرالرائق"،کتاب الأیمان ، باب الیمین فی الأکل ...إلخ ،ج٤ ،ص ٥٥٩ .

3 ......ثم رأیت فی ردالمحتار قال "ح" و قول محمد هو الموافق لعرفنا کما لا یخفی اھ فلِلّٰهِ الحمد. ١٢ منه .

4 ...... البحرالرائق "،کتاب الأیمان،باب الیمین فی الأکل ...إلخ ،ج٤،ص ٥٦٠ .

5 ......آدم علیہ السلام کی اولاد،مراد کسی بھی انسان۔

6 ......"الفتاوی الهندیة"،کتاب الأیمان ، الباب السادس فی الیمین علی الکلام ،ج٢ ،ص٩٨ .

ایک رات کلام نہ کروں گا تو اس وقت سے طلوع فجر تک کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ اور ایک مہینہ یا ایک دن کے روزہ یا اعتکاف کی قسم کھائی تو اوسے اختیار ہے جب چاہے ایک مہینہ یا ایک دن کا روزہ یا اعتکاف کرلے۔ اور اگر کہا اس سال کلام نہ کرونگا تو سال پورا ہونے میں جتنے دن باقی ہیں وہ لیے جائیں گے یعنی اوس وقت سے ختم ذی الحجہ تک۔ یوہیں اگر کہا کہ اس مہینہ میں کلام نہ کرونگا تو جتنے دن اس مہینے میں باقی ہیں وہ لیے جائینگے اور اگر یوں کہا کہ آج دن میں کلام نہ کرونگا تو اس وقت سے غروب آفتاب تک اور اگر رات میں کہا کہ آج رات میں کلام نہ کروں گا تو رات کا جتنا حصہ باقی ہے وہ مراد لیا جائے اور اگر کہا آج اور کل اور پرسوں کلام نہ کروں گا تو درمیان کی راتیں بھی داخل ہیں یعنی رات میں کلام کرنے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔ اور اگر کہا کہ نہ آج کلام کرونگا اور نہ کل اور نہ پرسوں تو راتوں میں کلام کرسکتا ہے کہ یہ ایک قسم نہیں ہے بلکہ تین قسمیں ہیں کہ تین دِنوں کے لیے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ [1] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۷ قسم کھائی کہ کلام نہ کرے گا تو قرآن مجید پڑھنے یا سُبْحٰنَ اللهِ کہنے یا اور کوئی وظیفہ پڑھنے یا کتاب پڑھنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ اور اگر قسم کھائی کہ قرآن مجید نہ پڑھے گا تو نماز میں یا بیرون نماز [2] پڑھنے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر اس صورت میں بسم اللہ پڑھی اور نیت میں وہ بِسْمِ اللهِ ہے جو سورۂ نمل کی جز ہے تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ [3] (درمختار)

مسئلہ ۱۸ قسم کھائی کہ قرآن کی فلاں سورت نہ پڑھے گا اور اوسے اول سے آخر تک دیکھتا گیا اور جو کچھ لکھا ہے اوسے سمجھا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کتاب نہ پڑھے گا اور یوہیں کیا تو امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ٹوٹ جائے گی اور ہمارے یہاں کے عرف سے یہی مناسب۔ [4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹ قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کریگا جب تک فلاں جگہ پر ہے تو وہاں سے چلے جانے کے بعد قسم ختم ہوگئی، لہٰذا اگر پھر واپس آیا اور کلام کیا تو کچھ حرج نہیں کہ قسم اب باقی نہ رہی۔ [5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰ قسم کھائی کہ اوسے کچہری [6] میں لیجا کر حلف دوں گا [7] مدعیٰ علیہ نے [8] جا کر اُسکے حق کا اقرار کرلیا حلف کی نوبت ہی نہ آئی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر قسم کھائی کہ تیری شکایت فلاں سے کروں گا پھر دونوں میں صلح ہوگئی اور شکایت

---

1 ......"البحرالرائق"، کتاب الأیمان ، باب الیمین فی الأکل ...إلخ ،ج٤ ،ص٥٦١ .

2 ...... نماز سے باہر۔

3 ......" الدرالمختار"، کتاب الأیمان ،باب الیمین فی الأکل ...إلخ، ج٥ ، ص٦٢٧ .

4 ......"ردالمحتار"،کتاب الأیمان ،باب الیمین فی الأکل ...إلخ، مطلب مهم : لایکلمه ...إلخ ،ج٥ ،ص٦٢٨ .

5 ......المرجع السابق،مطلب :أنت طالق یوم اکلم فلانا ...إلخ ،ص٦٢٩ .

6 ......قاضی کی عدالت۔ 7 ......قسم کھلاؤں گا۔ 8 ......جس پر دعویٰ کیا گیا ہو اس نے۔

نہ کی تو قسم نہیں ٹوٹی یا قسم کھائی کہ اوس کا قرض آج ادا کردیگا اور اوس نے معاف کردیا تو قسم جاتی رہی۔[1] (درمختار، ردالمحتار، بحر)

مسئلہ ۲۱ قسم کھائی کہ فلاں کے غلام یا اوس کے دوست یا اوس کی عورت سے کلام نہ کرونگا اور اوس نے غلام کو بیچ ڈالا یا اور کسی طرح اوس کی ملک سے نکل گیا اور دوست سے عداوت[2] ہوگئی اور عورت کو طلاق دیدی تو اب کلام کرنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی غلام میں چاہے یوں کہا کہ فلاں کے اس غلام سے یا فلاں کے غلام سے دونوں کا ایک حکم ہے اور اگر قسم کے وقت وہ اوس کا غلام تھا اور کلام کرنے کے وقت بھی ہے یا قسم کے وقت یہ اوسکا غلام نہ تھا اور اب ہے دونوں صورتوں میں ٹوٹ جائے گی۔[3] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۲ اگر کہا فلاں کی اس عورت سے یا فلاں کی فلاں عورت سے یا فلاں کے اس دوست سے یا فلاں کے فلاں دوست سے کلام نہ کروں گا اور طلاق یا عداوت کے بعد کلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر نہ اشارہ ہو نہ معین کیا ہو اور اوس نے اب کسی عورت سے نکاح کیا یا کسی سے دوستی کی تو کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائیگی۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳ قسم کھائی کہ فلاں کے بھائیوں سے کلام نہ کرونگا اور اوس کا ایک ہی بھائی ہے تو اگر اسے معلوم تھا کہ ایک ہی ہے تو کلام سے قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ قسم کھائی کہ اس کپڑے والے سے کلام نہ کریگا اوسنے کپڑے بیچ ڈالے پھر اس نے کلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی اور جس نے کپڑے خریدے اوس سے کلام کیا تو نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵ قسم کھائی کہ میں اوس کے پاس نہیں پھٹکوں گا تو یہ وہی حکم رکھتا ہے جیسے یہ کہا کہ میں اوس سے کلام نہ کروں گا۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶ کسی نے اپنی عورت کو اجنبی شخص[8] سے کلام کرتے دیکھا اوس نے کہا اگر تو اب کسی اجنبی سے کلام

---

1 ...... "الدرالمختار"و"ردالمحتار"کتاب الأیمان،باب الیمین فی الأکل...إلخ، مطلب: حلف لایفارقنی ...إلخ، ج٥، ص ٦٣٢.
و" البحرالرائق "، کتاب الأیمان ، باب الیمین فی الضرب ...إلخ ،ج ٤، ص ٦١٣.

2 ......دشمنی۔

3 ......"الفتاوی الهندیة"،کتاب الأیمان، الباب السادس فی الیمین علی الکلام ،ج٢،ص٩٩.
و "الدرالمختار"، کتاب الأیمان ، باب الیمین فی الأکل ...إلخ،ج ٥، ص٦٣٣.

4 ......"الدرالمختار"و"رد لمحتار"،کتاب الأیمان ، باب الیمین فی الأکل ...إلخ،مطلب:حلف لا یکلم ...إلخ ،ج٥ ،ص٦٣٣.

5 ......"الفتاوی الهندیة"،کتاب الأیمان، الباب السادس فی الیمین علی الکلام ،ج٢، ص ٩٩.

6 ......المرجع السابق.

7 ......المرجع السابق.

8 ...... یعنی غیر محرم۔

کرے گی تو تجھ کو طلاق ہے پھر عورت نے کسی ایسے شخص سے کلام کیا جو اوس گھر میں رہتا ہے مگر محارم [1] میں سے نہیں یا کسی رشتہ دار غیر محرم سے کلام کیا تو طلاق ہوگئی۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷ کچھ لوگ کسی جگہ بیٹھے ہوئے بات کر رہے تھے ان میں سے ایک نے کہا جو شخص اب بولے اوس کی عورت کو طلاق ہے پھر خود ہی بولا تو اوس کی عورت کو طلاق ہوگئی۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸ قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کروں گا پھر زید نے اوسے خوشی کی کوئی خبر سنائی اوس نے کہا الحمدللہ یا رنج کی سنائی اوس نے کہا اِنَّا لِلّٰہِ تو قسم نہیں ٹوٹی اور زید کی چھینک پر یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہا تو ٹوٹ گئی۔ [4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹ قسم کھائی کہ جب تک شب قدر نہ گزر لے کلام نہ کروں گا اگر یہ شخص عام لوگوں میں ہے تو رمضان کی ستائیسویں رات گزرنے پر کلام کر سکتا ہے اور اگر جانتا ہو کہ شب قدر میں ائمہ کا اختلاف ہے تو جب تک قسم کے بعد پورا رمضان نہ گزر لے کلام نہیں کر سکتا یعنی اگر رمضان سے پہلے قسم کھائی تو اس رمضان کے گزرنے کے بعد کلام کر سکتا ہے اور رمضان کی ایک رات گزرنے کے بعد قسم کھائی تو جب تک دوسرا رمضان پورا نہ گزر جائے کلام نہیں کر سکتا۔ [5] (عالمگیری)

طلاق دینے اور آزاد کرنے کی یمین

مسئلہ ۱ اگر کہا کہ پہلا غلام کہ خریدوں آزاد ہے تو اس کے کہنے کے بعد جس کو پہلے خریدے گا آزاد ہو جائیگا اور دو غلام ایک ساتھ خریدے تو کوئی آزاد نہ ہوگا کہ ان میں سے کوئی پہلا نہیں۔ اور اگر کہا کہ پہلا غلام جس کا میں مالک ہوں گا آزاد ہے اور ڈیڑھ غلام کا مالک ہوا تو جو پورا ہے آزاد ہے اور آدھا کچھ نہیں۔ یوہیں اگر کپڑے کی نسبت کہا کہ پہلا تھان جو خریدوں صدقہ ہے اور ڈیڑھ تھان ایک ساتھ خریدا تو ایک پورے کو تصدق [6] کرے۔ [7] (درمختار)

مسئلہ ۲ اگر کہا کہ پچھلا غلام جس کو میں خریدوں آزاد ہے اور اوسکے بعد چند غلام خریدے تو سب میں پچھلا آزاد

---

1. ......وہ قریبی رشتے دار جن سے ہمیشہ نکاح حرام ہو۔
2. ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الأیمان، الباب السادس فی الیمین علی الکلام، ج۲، ص۱۰۱.
3. ......المرجع السابق، ۱۰۲. 4. ......المرجع السابق، ص۹۹، ۱۰۲.
5. ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الأیمان، الباب السادس فی الیمین علی الکلام، ج۲، ص۱۰۸.
6. ...... صدقہ۔
7. ......"الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الطلاق والعتاق، ج۵، ص۶۴۴۔۶۴۶.

ہے۔ اور اوس کا پچھلا ہونا اوس وقت معلوم ہوگا جب یہ شخص مرے اس واسطے کہ جب تک زندہ ہے کسی کو پچھلا نہیں کہہ سکتے۔ اور یہ اب سے آزاد نہ ہوگا بلکہ جس وقت اوس نے خریدا ہے اوسی وقت سے آزاد قرار دیا جائیگا لہٰذا اگر صحت میں خریدا جب تو بالکل آزاد ہے اور مرض الموت میں خریدا تو تہائی مال سے آزاد ہوگا۔ اور اگر اس کہنے کے بعد صرف ایک ہی غلام خریدا ہے تو آزاد نہ ہوگا کہ یہ پچھلا تو جب ہوگا جب اس سے پہلے اور بھی خریدا ہوتا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳ اگر کہا پہلی عورت جو میرے نکاح میں آئے اوسے طلاق ہے تو اس کہنے کے بعد جس عورت سے پہلے نکاح ہوگا اُسے طلاق پڑ جائے گی اور نصف مہر واجب ہوگا۔

مسئلہ ۴ اگر کہا کہ پچھلی عورت جو میرے نکاح میں آئے اوسے طلاق ہے اور دو یا زیادہ نکاح کیے تو جس سے آخر میں نکاح ہوا نکاح ہوتے ہی اوسے طلاق پڑ جائیگی مگر اس کا علم اوس وقت ہوگا جب وہ شخص مرے کیونکہ جب تک زندہ ہے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ پچھلی ہے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس کے بعد اور نکاح کرلے۔ لہٰذا اُس کے مرنے کے بعد جب معلوم ہوا کہ یہ پچھلی ہے تو نصف مہر بوجہ طلاق پائے گی۔ اور اگر وطی ہوئی ہے تو پورا مہر بھی لے گی۔ اور اس کی عدت حیض سے شمار ہوگی۔ اور عدت میں سوگ نہ کریگی اور شوہر کی میراث نہ پائے گی۔ اور اگر اس صورت مذکورہ میں اوس نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر دوسری سے کیا پھر پہلی کو طلاق دیدی پھر اس سے نکاح کیا تو اگرچہ اس سے ایک بار نکاح آخر میں کیا ہے مگر اس کو طلاق نہ ہوگی بلکہ دوسری کو ہوگی کہ جب اس سے پہلے ایک بار نکاح کیا تو یہ پہلی ہوچکی اسے پچھلی نہیں کہہ سکتے، اگرچہ دوبارہ نکاح اس سے آخر میں ہوا ہے۔[2] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۵ یہ کہا کہ اگر میں گھر میں جاؤں تو میری عورت کو طلاق ہے پھر قسم کھائی کہ عورت کو طلاق نہیں دیگا اسکے بعد گھر میں گیا تو عورت کو طلاق ہوگئی مگر قسم نہیں ٹوٹی اور اگر پہلے طلاق نہ دینے کی قسم کھائی پھر یہ کہا کہ اگر گھر میں جاؤں تو عورت کو طلاق ہے اور گھر میں گیا تو قسم بھی ٹوٹی اور طلاق بھی ہوگئی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ کسی شخص کو اپنی عورت کو طلاق دینے کا وکیل بنایا پھر یہ قسم کھائی کہ عورت کو طلاق نہیں دیگا، اب اس قسم کے بعد وکیل نے اوس کی عورت کو طلاق دی تو قسم ٹوٹ گئی۔ یوہیں اگر عورت سے کہا تو اگر چاہے تو تجھے طلاق ہے، اس کے بعد قسم

---

1 ......"الدرالمختار"،کتاب الأیمان ، باب الیمین فی الطلاق والعتاق، ج٥،ص٦٤٦ .

2 ......"البحر الرائق "،کتاب الأیمان ، باب الیمین فی الطلاق والعتاق، ج٤،ص ٥٧٥ .

و"الدرالمختار"کتاب الأیمان ، باب الیمین فی الطلاق والعتاق، ج٥،ص٦٤٦ .

3 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان ، الباب السابع فی الیمین فی الطلاق والعتاق، ج٢، ص ١١١ .

کھائی کہ طلاق نہ دے گا، قسم کھانے کے بعد عورت نے کہا میں نے طلاق چاہی تو طلاق بھی ہوگئی اور قسم بھی ٹوٹی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ قسم کھائی کہ نکاح نہ کرے گا اور دوسرے کو اپنے نکاح کا وکیل کیا تو قسم ٹوٹ جائے گی اگرچہ یہ کہے کہ میرا مقصد یہ تھا کہ اپنی زبان سے ایجاب وقبول نہ کروں گا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ عورت سے کہا اگر تو جنے تو تجھے طلاق ہے اور مردہ یا کچا بچہ پیدا ہوا تو طلاق ہوگئی، ہاں اگر ایسا کچّا بچہ پیدا ہوا جس کے اعضا نہ بنے ہوں تو طلاق نہ ہوئی۔[3] (بحر)

مسئلہ ۹ جو میرا غلام فلاں بات کی خوشخبری سنائے وہ آزاد ہے اور متفرق طور پر[4] کئی غلاموں نے آکر خبر دی تو پہلے جس نے خبر دی ہے وہ آزاد ہوگا کہ خوشخبری سنانے کے یہ معنی ہیں کہ خوشی کی خبر دینا جس کو وہ نہ جانتا ہو تو دوسرے اور تیسرے نے جو خبر دی یہ جاننے کے بعد ہے، لہٰذا آزاد نہ ہونگے اور جھوٹی خبر دی تو کوئی آزاد نہ ہوگا کہ جھوٹی خبر کو خوشخبری نہیں کہتے اور اگر سب نے ایک ساتھ خبر دی تو سب آزاد ہوجائینگے۔[5] (تنویر الابصار)

خرید و فروخت و نکاح وغیرہ کی قسم

مسئلہ ۱ بعض عقد[6] اس قسم کے ہیں کہ اون کے حقوق اوسکی طرف رجوع کرتے ہیں جس سے وہ عقد صادر ہو[7] اور اس میں وکیل کو اسکی حاجت نہیں کہ یہ کہے میں فلاں کی طرف سے یہ عقد کرتا ہوں جیسے خریدنا، بیچنا، کرایہ پر دینا کرایہ پر لینا۔ اور بعض فعل ایسے ہیں جن میں وکیل کو موکل[8] کی طرف نسبت کرنے کی حاجت ہوتی ہے جیسے مقدمہ لڑانا کہ وکیل کو کہنا پڑیگا کہ یہ دعویٰ میں اپنے فلاں موکل کی طرف سے کرتا ہوں اور بعض فعل ایسے ہوتے ہیں جن میں اصل فائدہ اوسی کو ہوتا ہے جو اوس فعل کا محل ہے یعنی جس پر وہ فعل واقع ہے جیسے اولاد کو مارنا۔ ان تینوں قسموں میں اگر خود کرے تو قسم ٹوٹے گی اور اس کے حکم سے دوسرے نے کیا تو نہیں مثلاً قسم کھائی کہ یہ چیز میں نہیں خریدوں گا اور دوسرے سے خریدوائی یا قسم کھائی کہ گھوڑا کرایہ پر نہیں دونگا

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان،الباب السابع في اليمين في الطلاق و العتاق،ج۲،ص۱۱۱.
بہارشریعت کے تمام نسخوں میں یہاں عبارت ایسے ہی مذکور ہے، غالبًا یہاں کتابت کی غلطی ہے، اصل عبارت یوں ہے "قسم کھانے کے بعد عورت نے کہا میں نے طلاق چاہی تو طلاق بھی ہوگئی اور قسم بھی نہ ٹوٹی"۔... عِلْمِيه

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب السابع في اليمين في الطلاق والعتاق،ج۲،ص۱۱۱.

3 ......"البحرالرائق"، كتاب الأيمان،باب اليمين في الطلاق و العتاق،ج٤،ص٥٧٣.

4 ......علیحدہ علیحدہ، باری باری۔

5 ......"تنويرالأبصار"، كتاب الأيمان،باب اليمين في الطلاق و العتاق،ج٥،ص٦٤٩.

6 ......یعنی بعض معاملات۔ 7 ......واقع ہو۔ 8 ......وکیل بنانے والا۔

اور دوسرے سے یہ کام لیا یا دعویٰ نہ کرونگا اور وکیل سے دعوے کرایا یا اپنے لڑکے کو نہیں مارونگا اور دوسرے سے مارنے کو کہا تو ان سب صورتوں میں قسم نہیں ٹوٹی۔ اور جو عقد اس قسم کے ہیں کہ اون کے حقوق اوسکے لیے نہیں جس سے وہ عقد صادر ہوں کہ یہ شخص محض متوسط[1] ہوتا ہے بلکہ حقوق اوسکے لیے ہوں جس نے حکم دیا ہے اور جو مؤکل ہے جیسے نکاح، غلام آزاد کرنا، ہبہ، صدقہ، وصیت، قرض لینا، امانت رکھنا، عاریت دینا، عاریت لینا، یا جو فعل ایسے ہوں کہ اون کا نفع اور مصلحت حکم کرنے والے کے لیے ہے جیسے غلام کو مارنا، ذبح کرنا، دین کا قبضہ کرنا، کپڑا پہننا، کپڑا سلوانا، مکان بنوانا تو ان سب میں خواہ خود کرلے یا دوسرے سے کرائے بہرحال قسم ٹوٹ جائیگی مثلاً قسم کھائی کہ نکاح نہیں کریگا اور کسی کو اپنے نکاح کا وکیل کر دیا اوس وکیل نے نکاح کر دیا یا ہبہ وصدقہ ووصیت اور قرض لینے کے لیے دوسرے کو وکیل کیا اور وکیل نے یہ کام انجام دیے یا قسم کھائی کہ کپڑا نہیں پہنے گا اور دوسرے سے کہا اوس نے پہنا دیا یا قسم کھائی کہ کپڑے نہیں سلوائے گا اس کے حکم سے دوسرے نے سلوائے یا مکان نہیں بنائیگا اور اسکے حکم سے دوسرے نے بنایا تو قسم ٹوٹ گئی۔[3] (فتح القدیر وغیرہ)

مسئلہ ۲ قسم کھائی کہ فلاں چیز نہیں خریدے گا یا نہیں بیچے گا اور نیت یہ ہے کہ نہ خود اپنے ہاتھ سے خریدے بیچے گا نہ دوسرے سے یہ کام لے گا اور دوسرے سے خریدوائی یا بیچوائی تو قسم ٹوٹ گئی کہ ایسی نیت کرکے اس نے خود اپنے اوپر سختی کرلی۔ یوہیں اگر ایسی نیت تو نہیں ہے مگر یہ قسم کھانے والا اُن لوگوں میں ہے کہ ایسی چیز اپنے ہاتھ سے خریدتے بیچتے نہیں ہیں تو اب بھی دوسرے سے خریدوانے بیچوانے سے قسم ٹوٹ جائیگی۔ اور اگر وہ شخص کبھی خود خریدتا اور کبھی دوسرے سے خریدواتا ہے تو اگر اکثر خود خریدتا ہے تو وکیل کے خریدنے سے نہیں ٹوٹے گی اور اگر اکثر خریدواتا ہے تو ٹوٹ جائیگی۔[4] (بحر، عالمگیری)

مسئلہ ۳ قسم کھائی کہ فلاں چیز نہیں خریدے گا یا نہیں بیچے گا اور دوسرے کی طرف سے خریدی یا بیچی تو قسم ٹوٹ گئی۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴ قسم کھائی کہ نہیں خریدے گا یا نہیں بیچے گا اور بیع فاسد کے ساتھ خریدی یا بیچی تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ قبضہ نہ ہوا ہو۔ یوہیں اگر بائع[6] یا مشتری[7] نے اختیار واپسی کا اپنے لیے رکھا ہو جب بھی قسم ٹوٹ گئی۔ ہبہ واجارہ کا بھی یہی حکم ہے

---

1 ......معاملہ طے کرانے والا۔ 2 ......قرض کا مطالبہ کرنا۔

3 ......"فتح القدیر"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج٤، ص٤٤٤، وغیرہ.

4 ......"البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج٤، ص٥٨٠.

و"الفتاوی الھندیة"، کتاب الأیمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع...إلخ، ج٢، ص١١٣.

5 ......"ردالمحتار" کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج٥، ص٦٥٨.

6 ......بیچنے والے۔ 7 ......خریدار۔

کہ فاسد [1] سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔[2] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۵ قسم کھائی کہ یہ چیز نہیں بیچے گا اور اوس کو کسی معاوضہ کی شرط پر ہبہ کر دیا اور دونوں جانب سے قبضہ بھی ہوگیا تو قسم ٹوٹ گئی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ صورت مذکورہ میں اگر بیع باطل کے ذریعہ سے خریدی یا بیچی یا خریدنے کے بعد قسم کھائی کہ اسے نہیں بیچے گا اور وہ چیز بائع کو پھیر دی یا عیب ظاہر ہوا اور پھیر دی تو قسم نہیں ٹوٹی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ قسم کھائی کہ نہیں بیچے گا اور کسی شخص نے بے اس کے حکم کے بیچ دی اور اس نے اوس کو جائز کر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی ہاں اگر وہ قسم کھانے والا ایسا ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے ایسی چیز نہیں بیچتا ہے تو ٹوٹ گئی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ قسم کھائی کہ بیچنے کے لیے غلہ نہ خریدے گا اور گھر کے خرچ کے لیے خریدا پھر کسی وجہ سے بیچ ڈالا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[6] (بحر)

مسئلہ ۹ قسم کھائی کہ مکان نہیں بیچے گا اور اوسے عورت کے مہر میں دیا اس میں دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ یہ مکان ہی مہر ہو کہ نکاح میں یہ کہا ہو کہ بعوض اس مکان کے تیرے نکاح میں دی جب تو نہیں ٹوٹی اور اگر روپے کا مہر بندھا تھا مثلاً اتنے سو یا اتنے ہزار روپے دین مہر کے عوض تیرے نکاح میں دی اور روپے کے عوض اس نے مکان دیدیا تو قسم ٹوٹ گئی۔[7] (بحر، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ قسم کھائی کہ فلاں سے نہیں خریدے گا اور اوس سے بیع سلم کے ذریعہ سے کوئی چیز خریدی تو قسم ٹوٹ گئی۔[8] (بحر)

---

1 ...... یعنی ہبۂ فاسد اور اِجارہ فاسد۔

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثامن فی اليمين فی البيع... إلخ، ج ٢، ص ١١٣.
و"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی البيع ...إلخ، ج ٥، ص ٦٦٣.

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثامن فی اليمين فی البيع ... إلخ، ج ٢، ص ١١٣.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق.

6 ......"البحرالرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی البيع... إلخ، ج ٤، ص ٥٨١.

7 ......"البحرالرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی البيع ... إلخ، ج ٤، ص ٥٨١.
و"ردالمحتار"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی البيع ... إلخ، ج ٥، ص ٦٥٨.

8 ......"البحرالرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی البيع ... إلخ، ج ٤، ص ٥٨١.

مسئلہ ۱۱ قسم کھائی کہ یہ جانور بیچ ڈالے گا اور وہ چوری ہوگیا تو جب تک اوس کے مرنے کا یقین نہ ہو قسم نہیں ٹوٹے گی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ کسی چیز کا بھاؤ کیا[2] بائع نے کہا میں بارہ روپے سے کم میں نہیں دونگا اس نے کہا اگر میں بارہ روپیہ میں لوں تو میری عورت کو طلاق ہے پھر وہی چیز تیرہ میں یا بارہ روپے اور کوئی کپڑا وغیرہ روپے پر اضافہ کرکے خریدی یعنی بارہ سے زیادہ دیے تو طلاق ہوگئی اور اگر گیارہ روپے اور ان کے ساتھ کچھ کپڑا وغیرہ دیا تو نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ قسم کھائی کہ کپڑا نہیں خریدے گا اور کملی یا ٹاٹ یا بچھونا یا ٹوپی یا قالین خریدا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ نیا کپڑا نہیں خریدے گا تو استعمالی کپڑا، بے دُھلا ہوا بھی خریدنے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔[4] (بحر) مگر بعض کپڑے اس زمانہ میں ایسے ہیں کہ اون کے دُھلنے کی نوبت نہیں آتی وہ اگر اتنے استعمالی ہیں کہ اونھیں پرانا کہتے ہوں تو پرانے ہیں۔

مسئلہ ۱۴ قسم کھائی کہ سونا چاندی نہیں خریدونگا اور ان کے برتن یا زیور خریدے تو قسم ٹوٹ گئی اور روپیہ یا اشرفی خریدی تو نہیں کہ ان کے خریدنے کو عرف میں سونا چاندی خریدنا نہیں کہتے۔ یوہیں قسم کھائی کہ تانبا نہیں خریدیگا اور پیسے مول لیے[5] تو نہیں ٹوٹی۔[6] (بحر)

مسئلہ ۱۵ قسم کھائی کہ جَو نہ خریدے گا اور گیہوں خریدے ان میں کچھ دانے جَو کے بھی ہیں تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر اینٹ، تختہ، کڑی[7] وغیرہ کے نہ خریدنے کی قسم کھائی اور مکان خریدا، جس میں یہ سب چیزیں ہیں تو نہیں ٹوٹی۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ قسم کھائی کہ گوشت نہیں خریدیگا اور زندہ بکری خریدی یا قسم کھائی کہ دودھ نہیں خریدیگا اور بکری وغیرہ کوئی جانور خریدا جس کے تھن میں دودھ ہے تو قسم نہیں ٹوٹی۔[9] (بحر)

---

1 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الأیمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع... إلخ، ج۲، ص۱۱۳.

2 ...... قیمت لگائی۔

3 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الأیمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع ... إلخ، ج۲، ص۱۱۳.

4 ...... "البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ ج٤، ص٥٨١.

5 ...... یعنی تانبے کے بنے ہوئے سکے خریدے۔

6 ...... "البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ ج٤، ص٥٨١.

7 ...... شہتیر۔

8 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الأیمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع ... إلخ، ج۲، ص۱۱۵.

9 ...... "البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ ج٤، ص٥٨١.

مسئلہ ۱۷ قسم کھائی کہ پیتل یا تانبا نہیں خریدے گا اوران کے برتن طشت[1] وغیرہ خریدے تو قسم ٹوٹ گئی۔[2] (بحر)

مسئلہ ۱۸ قسم کھائی کہ تیل نہیں خریدے گا اور نیت کچھ نہ ہو تو وہ تیل مراد لیا جائیگا جس کے استعمال کی وہاں عادت ہو خواہ کھانے میں یا سر کے ڈالنے میں۔[3] (بحر)

مسئلہ ۱۹ قسم کھائی کہ فلاں عورت سے نکاح نہ کریگا اور نکاح فاسد کیا مثلاً بغیر گواہوں کے یا عدت کے اندر تو قسم نہیں ٹوٹی کہ نکاح فاسد نکاح نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۰ قسم کھائی کہ لڑکے یا لڑکی کا نکاح نہ کریگا اور نابالغ ہوں تو خود کرے یا دوسرے کو وکیل کردے دونوں صورتوں میں قسم ٹوٹ گئی اور بالغ ہوں تو خود پڑھانے سے ٹوٹے گی دوسرے کو وکیل کرنے سے نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱ قسم کھائی کہ نکاح نہ کریگا پھر یہ پاگل یا بوہرا ہوگیا اور اس کے باپ نے نکاح کردیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ قسم کھائی کہ نکاح نہ کریگا اور قسم سے پہلے فضولی نے نکاح کیا تھا اور بعد قسم اس نے نکاح کو جائز کردیا تو نہیں ٹوٹی اور قسم کے بعد فضولی نے نکاح کردیا ہے تو اگر قول سے جائز کریگا ٹوٹ جائیگی اور فعل سے جائز کیا مثلاً عورت کے پاس مہر بھیج دیا تو نہیں ٹوٹی اور اگر فضولی یا وکیل نے نکاح فاسد کیا ہے تو نہیں ٹوٹے گی۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ نکاح نہ کرنے کی قسم کھائی اور کسی نے مجبور کرکے نکاح کرایا تو قسم ٹوٹ گئی۔[8] (خانیہ)

مسئلہ ۲۴ قسم کھائی کہ اتنے سے زیادہ مہر پر نکاح نہ کریگا اور اوتنے ہی پر نکاح کیا، بعد کو مہر میں اضافہ کردیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[9] (عالمگیری)

---

1 ......تھال۔

2 ......"البحرالرائق"،کتاب الأیمان ، باب الیمین فی البیع ...إلخ ج٤،ص٥٨١ .

3 ...... المرجع السابق .

4 ......"الدرالمختار"،کتاب الأیمان ،باب الیمین فی البیع ...إلخ ،ج ٥،ص٦٧٣.

5 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"،کتاب الأیمان ،باب الیمین فی البیع ...إلخ، مطلب:حلف لا یزوج عبده،ج ٥ ،ص٦٦٢ .

6 ......"الفتاوی الھندیة"،کتا ب الأیمان ، الباب الثامن فی الیمین فی البیع ...إلخ ،ج ٢ ،ص١١٨ .

7 ......المرجع السابق ،ص١١٧ .

8 ......"الفتاوی الخانیة"،کتاب الأیمان ،باب من الأیمان، فصل فی التزویج، ج١، ص ٣٠٠.

9 ......"الفتاوی الھندیة"،کتا ب الأیمان ، الباب الثامن فی الیمین فی البیع ...إلخ ،ج٢،ص١١٨ .

مسئلہ ۲۵: قسم کھائی کہ پوشیدہ نکاح کریگا اور دو گواہوں کے سامنے نکاح کیا تو نہیں ٹوٹی اور تین کے سامنے کیا تو ٹوٹ گئی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: قسم کھائی کہ فلاں کو قرض نہ دیگا اور بغیر مانگے اس نے قرض دیا اوس نے لینے سے انکار کردیا جب بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔ یوہیں اگر قسم کھائی کہ فلاں سے قرض نہ لے گا اور اس نے مانگا اوس نے نہ دیا قسم ٹوٹ گئی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: قسم کھائی کہ فلاں سے کوئی چیز عاریت نہ لے گا، اوس نے اپنے گھوڑے پر اسے بٹھا لیا تو نہیں ٹوٹی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: قسم کھائی کہ اس قلم سے نہیں لکھے گا اور اوسے توڑ کر دوبارہ بنایا اور لکھا قسم ٹوٹ گئی کہ عرف میں اوس ٹوٹے ہوئے کو بھی قلم کہتے ہیں۔[4] (ردالمحتار)

نماز و روزہ و حج کی قسم کا بیان

مسئلہ ۱: نماز نہ پڑھنے یا روزہ نہ رکھنے یا حج نہ کرنے کی قسم کھائی اور فاسد ادا کیا تو قسم نہیں ٹوٹی جبکہ شروع ہی سے فاسد ہو مثلاً بغیر طہارت نماز پڑھی یا طلوع فجر کے بعد کھانا کھایا اور روزہ کی نیت کی۔ اور اگر شروع صحت کے ساتھ[5] کیا بعد کو فاسد کردیا مثلاً ایک رکعت نماز پڑھ کر توڑ دی یا روزہ رکھ کر توڑ دیا اگرچہ نیت کرنے کے تھوڑے ہی بعد توڑ دیا تو قسم ٹوٹ گئی۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲: نماز نہ پڑھنے کی قسم کھائی اور قیام و قراءت و رکوع کرکے توڑ دی تو قسم نہیں ٹوٹی اور سجدہ کرکے توڑی تو ٹوٹ گئی۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳: قسم کھائی کہ ظہر کی نماز نہ پڑھے گا تو جب تک قعدۂ اخیرہ میں التحیات نہ پڑھ لے قسم نہ ٹوٹے گی یعنی اس

1 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب الأيمان، الباب الثامن في اليمين في البيع ...إلخ، ج ٢ ،ص١١٩.

2 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب الأيمان، الباب الثامن في اليمين في البيع ...إلخ، ج ٢ ،ص١١٩.

3 ......المرجع السابق.

4 ......"ردالمحتار"،كتاب الأيمان ،باب اليمين في الدخول ...إلخ ،مطلب:الأيمان مبنية ...إلخ،ج٥،ص٥٥٧.

5 ......یعنی تمام شرائط وارکان کی پابندی کے ساتھ۔

6 ......"ردالمحتار"،كتاب الأيمان ،باب اليمين في البيع ...إلخ، مطلب:حلف لايصوم ...إلخ ، ج ٥ ، ص٦٨٢.

7 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب الأيمان، الباب التاسع في اليمين في الحج ...إلخ ،ج ٢ ،ص١٢١.

سے قبل فاسد کرنے میں قسم نہیں ٹوٹی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۴: قسم کھائی کہ کسی کی امامت نہ کریگا اور تنہا شروع کردی پھر لوگوں نے اس کی اقتدا کرلی مگر اس نے امامت کی نیت نہ کی تو مقتدیوں کی نماز ہوجائیگی اگرچہ جمعہ کی نماز ہو اور اس کی قسم نہ ٹوٹی۔ یوہیں اگر جنازہ یا سجدۂ تلاوت میں لوگوں نے اسکی اقتدا کی جب بھی قسم نہ ٹوٹی اور اگر قسم کے یہ لفظ ہوں کہ نماز میں امامت نہ کرونگا تو نماز جنازہ میں امامت کی نیت سے بھی نہیں ٹوٹے گی۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: قسم کھائی کہ فلاں کے پیچھے نماز نہیں پڑھے گا اور اوس کی اقتدا کی مگر پیچھے کھڑا نہ ہوا بلکہ برابر دہنے یا بائیں کھڑے ہوکر نماز پڑھی یا قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ نماز نہ پڑھے گا اور اس کی اقتدا کی اگرچہ ساتھ نہ کھڑا ہوا بلکہ پیچھے کھڑا ہوا قسم ٹوٹ گئی۔[3] (بحر)

مسئلہ ۶: قسم کھائی کہ نماز وقت گزار کر نہ پڑھے گا اور سوگیا یہاں تک کہ وقت ختم ہوگیا اگر وقت آنے سے پہلے سویا اور وقت جانے کے بعد آنکھ کھلی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور وقت ہوجانے کے بعد سویا تو ٹوٹ گئی۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: قسم کھائی کہ فلاں نماز جماعت سے پڑھے گا اور آدھی سے کم جماعت سے ملی یعنی چار یا تین رکعت والی میں ایک رکعت جماعت سے پائی یا قعدہ میں شریک ہوا تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ جماعت کا ثواب پائے گا۔[5] (شرح وقایہ)

مسئلہ ۸: عورت سے کہا، اگر تو نماز چھوڑے گی تو تجھ کو طلاق اور نماز قضا ہوگئی مگر پڑھ لی تو طلاق نہ ہوئی کہ عرف میں نماز چھوڑنا اسے کہتے ہیں کہ بالکل نہ پڑھے اگرچہ شرعاً قصداً[6] قضا کردینے کو بھی چھوڑنا کہتے ہیں۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹: قسم کھائی کہ اس مسجد میں نماز نہ پڑھے گا اور مسجد بڑھائی گئی اوس نے اوس حصہ میں نماز پڑھی جواب زیادہ کیا گیا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم میں یہ کہا فلاں محلّہ کی مسجد یا فلاں شخص کی مسجد میں نماز نہ پڑھیگا اور مسجد میں کچھ اضافہ ہوا اوس نے اس جگہ پڑھی جب بھی ٹوٹ گئی۔[8] (بحر)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج ٥، ص ٦٨٦.

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع...إلخ، مطلب: حلف لا یؤم أحدًا، ج ٥، ص ٦٨٦.

3 ......"البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج ٤، ص ٦٠٠، ٦٠١.

4 ......"ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، مطلب: حلف لا یؤم أحدًا، ج ٥، ص ٦٨٨.

5 ......"شرح الوقایة مع حاشیة عمدة الرعایة"، کتاب الأیمان، ج ٢، ص ٢٦٣.

6 ...... جان بوجھ کر۔

7 ......"ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، مطلب: حلف لا یؤم أحدًا، ج ٥، ص ٦٨٨.

8 ......"البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج ٤، ص ٦٠٢.

لباس کے متعلق قسم کا بیان

مسئلہ ۱ قسم کھائی کہ اپنی عورت کے کاتے ہوئے سوت کا کپڑا نہ پہنے گا اور عورت نے سوت کاتا اور وہ بُن کر کپڑا طیار ہوا اگر وہ روئی جس کا سوت بنا ہے قسم کھاتے وقت شوہر کی تھی تو پہننے سے قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کے کاتے ہوئے سوت کا کپڑا نہ پہنے گا اور کچھ اوس کا کاتا ہے اور کچھ دوسرے کا دونوں کو ملا کر کپڑا بُنوایا تو قسم نہ ٹوٹی اور اگر کل سوت اوسی کا کاتا ہوا ہے دوسرے کے کاتے ہوئے ڈورے سے کپڑا سیا گیا ہے تو قسم ٹوٹ گئی۔[1] (بحر، ردالمحتار)

مسئلہ ۲ انگرکھا[2]، اچکن[3]، شیروانی[4] تینوں میں فرق ہے لہٰذا اگر قسم کھائی کہ شیروانی نہ پہنے گا تو انگرکھا پہننے سے قسم نہ ٹوٹی۔ یوہیں قمیص اور کُرتے میں بھی فرق ہے لہٰذا ایک کی قسم کھائی اور دوسرا پہنا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ عربی میں قمیص کُرتے کو کہتے ہیں۔ یوہیں پتلون اور پاجامہ میں بھی فرق ہے اگرچہ انگریزی میں پتلون پاجامہ ہی کو کہتے ہیں۔ یوہیں بوٹ نہ پہننے کی قسم کھائی اور ہندوستانی جوتا پہنا قسم نہ ٹوٹی کہ اس کو بوٹ نہیں کہتے۔

مسئلہ ۳ قسم کھائی کہ کپڑا نہیں پہنے گا یا نہیں خریدے گا تو مراد اتنا کپڑا ہے جس سے ستر چھپا سکیں اور اُس کو پہن کر نماز جائز ہو سکے اس سے کم مثلاً ٹوپی پہننے میں نہیں ٹوٹے گی اور اگر عمامہ باندھا اور وہ اتنا ہے کہ ستر اُس سے چھپ سکے تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ یوہیں ٹاٹ یا دری یا قالین پہن لینے یا خریدنے سے قسم نہ ٹوٹے گی اور پوستین[5] سے ٹوٹ جائیگی۔ اور اگر قسم کھائی کہ کُرتا نہ پہنے گا اور اس صورت میں کُرتے کو تہبند کی طرح باندھ لیا یا چادر کی طرح اوڑھ لیا تو نہیں ٹوٹی اور اگر کہا کہ یہ کُرتا نہیں پہنے گا تو کسی طرح پہنے قسم ٹوٹ جائیگی۔[6] (بحر، ردالمحتار)

مسئلہ ۴ قسم کھائی کہ زیور نہیں پہنے گا تو چاندی سونے کے ہر قسم کے گہنے[7] اور موتیوں یا جواہر کے ہار اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور چاندی کی انگوٹھی سے نہیں جبکہ ایک نگ[8] کی ہو اور کئی نگ کی ہو تو اس سے بھی ٹوٹ جائیگی۔

---

1 ......"البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج٤، ص٦٠٤.

و"ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، مطلب: فی الفرق بین تعیین ...إلخ، ج٥، ص٦٩١.

2 ......ایک قسم کا لمبا مردانہ لباس جس کے دو حصے ہوتے ہیں چولی اور دامن۔

3 ......ایک قسم کا لباس جو کوٹ کی طرح ہوتا ہے۔

4 ......لمبی پٹی یا کالر دار جدید وضع قطع کا لباس۔

5 ...... چمڑے کا کوٹ۔

6 ......"رد المحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، مطلب: حلف لایلبس حلیا، ج٥، ص٦٩٤.

و"البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج٤، ص٦٠٦.

7 ......ایک قسم کا زیور۔

8 ......نگینہ۔

یوہیں اگر اُس پر سونے کا ملمع[1] ہو تو ٹوٹ جائیگی۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵ قسم کھائی کہ زمین پر نہیں بیٹھے گا اور زمین پر کوئی چیز بچھا کر بیٹھا مثلاً تختہ یا چمڑا یا بچھونا یا چٹائی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر بغیر بچھائے ہوئے بیٹھ گیا اگرچہ کپڑا اپہنے ہوئے ہے جس کی وجہ سے اس کا بدن زمین سے نہ لگا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کپڑے اوتار کر خود اس کپڑے پر بیٹھا تو نہیں ٹوٹی کہ اسے زمین پر بیٹھنا نہ کہیں گے اور اگر گھاس پر بیٹھا تو نہیں ٹوٹی جبکہ زیادہ ہو۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶ قسم کھائی کہ اس بچھونے پر نہیں سوئے گا اور اس پر دوسرا بچھونا اور بچھا دیا اور اوس پر سویا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر صرف چادر بچھائی تو ٹوٹ گئی۔ اس چٹائی پر نہ سونے کی قسم کھائی تھی اس پر دوسری چٹائی بچھا کر سویا تو نہیں ٹوٹی اور اگر یوں کہا تھا کہ بچھونے پر نہیں سوئے گا تو اگرچہ اوس پر دوسرا بچھونا بچھا دیا ہو، ٹوٹ جائے گی[4] (درمختار، بحر، عالمگیری)

مسئلہ ۷ قسم کھائی کہ اس تخت پر نہیں بیٹھے گا اور اُس پر دوسرا تخت بچھا لیا تو نہیں ٹوٹی اور بچھونا یا بوریا بچھا کر بیٹھا تو ٹوٹ گئی۔ ہاں اگر یوں کہا کہ اس تخت کے تختوں پر نہ بیٹھے گا تو اوس پر بچھا کر بیٹھنے سے نہیں ٹوٹے گی۔[5] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۸ قسم کھائی کہ زمین پر نہیں چلے گا تو جوتے یا موزے پہن کر یا پتھر پر چلنے سے ٹوٹ جائیگی اور بچھونے پر چلنے سے نہیں۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۹ قسم کھائی کہ فلاں کے کپڑے یا بچھونے پر نہیں سوئے گا اور بدن کا زیادہ حصہ اوس پر کر کے سو گیا ٹوٹ گئی۔[7] (درمختار)

---

1 ......سونے کا پانی چڑھایا ہوا۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج ٥، ص ٦٩٣، وغیرہ.

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، مطلب: حلف لا یجلس ...إلخ، ج ٥، ص ٦٩٤.

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج ٥، ص ٦٩٣.

و"البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج ٤، ص ٦٠٦.

و"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب العاشر فی الیمین فی لبس ...إلخ، ج ٢، ص ١٢٧.

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج ٥، ص ٦٩٥.

و"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب العاشر فی الیمین فی لبس ...إلخ، ج ٢، ص ١٢٧.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج ٥، ص ٦٩٥.

7 ......المرجع السابق، ص ٦٩٦.

مارنے کے متعلق قسم کا بیان

مسئلہ ۱ جو فعل ایسا ہے کہ اوس میں مردہ و زندہ دونوں شریک ہیں یعنی دونوں کے ساتھ متعلق ہوسکتا ہے تو اس میں زندگی وموت دونوں حالتوں میں قسم کا اعتبار ہے جیسے نہلانا کہ زندہ کو بھی نہلا سکتے ہیں اور مردہ کو بھی۔ اور جو فعل ایسا ہے کہ زندگی کے ساتھ خاص ہے اوس میں خاص زندگی کی حالت کا اعتبار ہوگا مرنے کے بعد کرنے سے قسم ٹوٹ جائیگی یعنی جبکہ اوس فعل کے کرنے کی قسم کھائی۔ اور اگر نہ کرنے کی قسم کھائی اور مرنے کے بعد وہ فعل کیا تو نہیں ٹوٹے گی۔ جیسے وہ فعل جس سے لذت یا رنج یا خوشی ہوتی ہے کہ ظاہر میں یہ زندگی کے ساتھ خاص ہیں اگرچہ شرعاً مردہ بھی بعض چیزوں سے لذت پاتا ہے اور اوسے بھی رنج و خوشی ہوتی ہے مگر ظاہر بیں نگاہیں[1] اوس کے ادراک سے[2] قاصر ہیں اور قسم کا مدار[3] حقیقت شرعیہ پر نہیں بلکہ عرف پر ہے لہٰذا ایسے افعال[4] میں خاص زندگی کی حالت معتبر ہے۔ اس قاعدہ کے متعلق بعض مثالیں سنو: مثلاً قسم کھائی کہ فلاں کو نہیں نہلائے گا یا نہیں اوٹھائے گا یا کپڑا نہیں پہنائے گا اور مرنے کے بعد اوسے غسل دیا یا اوس کا جنازہ اُٹھایا یا اوسے کفن پہنایا تو قسم ٹوٹ گئی کہ یہ فعل اوس کی زندگی کے ساتھ خاص نہ تھے۔ اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کو ماروں گا یا اوس سے کلام کرونگا یا اوس کی ملاقات کو جاؤں گا یا اوسے پیار کرونگا اور یہ افعال اُس کے مرنے کے بعد کیے یعنی اُسے مارا یا اُس سے کلام کیا یا اُس کے جنازہ یا قبر پر گیا یا اُسے پیار کیا تو قسم ٹوٹ گئی کہ اب وہ ان افعال کا محل نہ رہا۔[5] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۲ قسم کھائی کہ اپنی عورت کو نہیں مارے گا اور اوس کے بال پکڑ کر کھینچے یا اوس کا گلا گھونٹ دیا یا دانت سے کاٹ لیا یا چٹکی لی اگر یہ افعال غصہ میں ہوئے تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر ہنسی ہنسی میں ایسا ہوا تو نہیں۔ یوہیں اگر دل لگی میں مرد کا سر عورت کے سر سے لگا اور عورت کا سر ٹوٹ گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[6] (عالمگیری، بحر)

مسئلہ ۳ قسم کھائی کہ تجھے اتنا ماروں گا کہ مر جائے۔ ہزاروں گھونسے ماروں گا تو اس سے مراد مبالغہ ہے نہ کہ مار ڈالنا یا ہزاروں گھونسے مارنا۔ اور اگر کہا کہ مارتے مارتے بیہوش کر دوں گا یا اتنا ماروں گا کہ رونے لگے یا چلانے لگے یا پیشاب کر دے تو قسم اوس وقت سچی ہوگی کہ جتنا کہا اوتنا ہی مارے اور اگر کہا کہ تلوار سے ماروں گا یہاں تک کہ مر جائے تو یہ مبالغہ نہیں بلکہ مار

---

1 ...... ظاہر و موجود چیزیں دیکھنے والی نگاہیں۔ 2 ...... یعنی دیکھنے سے۔ 3 ...... انحصار۔ 4 ...... یعنی کام، معاملات۔

5 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الضرب ...إلخ، مطلب: ترد الحیاة ...إلخ، ج٥، ص٦٩٦، وغیرهما.

6 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتا ب الأیمان، الباب الحادی عشر فی الیمین فی الضرب ...إلخ، ج ٢، ص ١٢٨.

و"البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الضرب ...إلخ، ج٤، ص٦٠٩.

ڈالنے سے قسم پوری ہوگی۔[1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۴: قسم کھائی کہ اوسے تلوار سے ماروں گا اور نیت کچھ نہ ہو اور تلوار پٹ کرکے[2] اوسے ماردی تو قسم پوری ہوگئی اور تلوار میان میں تھی ویسے ہی میان سمیت اوسے ماردی تو قسم پوری نہ ہوئی ہاں اگر تلوار نے میان کو کاٹ کر اوس شخص کو زخمی کردیا تو قسم پوری ہوگئی۔ اور اگر نیت یہ ہے کہ تلوار کی دھار کی طرف سے مارے گا تو پٹ کرکے مارنے سے قسم پوری نہ ہوئی اور اگر قسم کھائی کہ اوسے کلہاڑی یا تبر[3] سے مارونگا اور اوس کے بینٹ[4] سے مارا تو قسم پوری نہ ہوئی۔[5] (عالمگیری، بحر)

مسئلہ ۵: قسم کھائی کہ سَو کوڑے ماروں گا اور سَو کوڑے جمع کرکے ایک مرتبہ میں مارا کہ سب اوس کے بدن پر پڑے تو قسم سچی ہوگئی جبکہ اوسے چوٹ بھی لگے اور اگر صرف چھوادیا کہ چوٹ نہ لگی تو قسم پوری نہ ہوئی۔[6] (بحر)

مسئلہ ۶: کسی سے کہا اگر تم مجھے ملے اور میں نے تمھیں نہ مارا تو میری عورت کو طلاق ہے اور وہ شخص ایک میل کے فاصلہ سے اسے دکھائی دیا یا وہ چھت پر ہے اور یہ اوس پر چڑھ نہیں سکتا تو طلاق واقع نہ ہوئی۔[7] (عالمگیری)

ادائے دَین وغیرہ کے متعلق قسم کا بیان

مسئلہ ۱: قسم کھائی کہ اوس کا قرض فلاں روز ادا کردوں گا اور کھوٹے روپے[8] یا بڑی گولی کا روپیہ[9] جو دوکاندار نہیں لیتے اوس نے قرض میں دیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اوس روز روپیہ لیکر اوس کے مکان پر آیا مگر وہ ملا نہیں تو قاضی کے پاس داخل کرآئے ورنہ قسم ٹوٹ جائیگی۔ اگر یہ روپے اوسے دیتا ہے مگر وہ انکار کرتا ہے، نہیں لیتا تو اگر اوس کے پاس اتنے قریب رکھ دیے کہ لینا چاہے تو ہاتھ بڑھا کرلے سکتا ہے تو قسم پوری ہوگئی۔[10] (درمختار، بحر)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتا ب الأيمان، الباب الحادی عشر فی اليمين فی الضرب... إلخ، ج۲، ص ۱۲۹.

و"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی البيع... إلخ، ج۵، ص ۷۰۰.

2 ......چوڑی کرکے۔ 3 ......کلہاڑا۔ 4 ......کلہاڑی میں لگا ہوا لکڑی کا دستہ۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتا ب الأيمان، الباب الحادی عشر فی اليمين فی الضرب ... إلخ، ج۲، ص ۱۲۹.

و"البحرالرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی الضرب ... إلخ، ج٤، ص ٦١٠.

6 ......"البحرالرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی الضرب ... إلخ، ج٤، ص ٦٠٩.

7 ......"الفتاوی الهندية"، كتا ب الأيمان ، الباب الحادی عشر فی اليمين فی الضرب ... إلخ، ج ۲، ص ۱۳۰.

8 ......کھوٹے روپے۔ 9 ......برصغیر میں برطانیہ کی حکومت میں ملکہ وکٹوریہ کی تصویر کا جوڑے دار روپیہ جو خالص چاندی کا ہوتا تھا۔

10 ......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی البيع ... إلخ، ج۵، ص ۷۰۳.

و"البحرالرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی الضرب ... إلخ، ج٤، ص ٦١٢.

مسئلہ ۲: قسم کھائی کہ فلاں روز اوس کے روپے ادا کردونگا اور وقت پورا ہونے سے پہلے اوس نے معاف کردیا یا اوس دن کے آنے سے پہلے ہی اس نے ادا کردیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر قسم کھائی کہ یہ روٹی کل کھائیگا اور آج ہی کھالی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اگر قرض خواہ نے قسم کھائی کہ فلاں روز روپیہ وصول کرلوں گا اور اوس دن کے پہلے معاف کردیا یا ہبہ کردیا تو نہیں ٹوٹی اور اگر دن مقرر نہ کیا تھا تو ٹوٹ گئی۔[1] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳: قرض خواہ نے قسم کھائی کہ بغیر اپنا حق لیے تجھے نہ چھوڑونگا پھر قرضدار سے اپنے روپے کے بدلے میں کوئی چیز خرید لی اور چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر کسی عورت پر روپے تھے اور قسم کھائی کہ بغیر حق لیے نہ ہٹوں گا اور وہیں رہا یہاں تک کہ اوس روپے کو مہر قرار دیکر عورت سے نکاح کرلیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[2] (بحر)

مسئلہ ۴: قسم کھائی کہ بغیر اپنا لیے تجھ سے جدا نہ ہوں گا تو اگر وہ ایسی جگہ ہے کہ یہ اُسے دیکھ رہا ہے اور اوس کی حفاظت میں ہے تو اگرچہ کچھ فاصلہ ہو مگر جدا ہونا نہ پایا گیا۔ یوہیں اگر مسجد کا ستون درمیان میں حائل[3] ہو یا ایک مسجد کے اندر ہے دوسرا باہر اور مسجد کا دروازہ کھلا ہوا ہے کہ اوسے دیکھتا ہے تو جدا نہ ہوا اور اگر مسجد کی دیوار درمیان میں حائل ہے کہ اُسے نہیں دیکھتا اور ایک مسجد میں ہے اور دوسرا باہر تو جدا ہوگیا اور قسم ٹوٹ گئی۔ اور اگر قرضدار کو مکان میں کرکے باہر سے قفل[4] بند کردیا اور دروازہ پر بیٹھا ہے اور کنجی اس کے پاس ہے تو جدا نہ ہوا۔ اور اگر قرضدار نے اسے پکڑ کر مکان میں بند کردیا اور کنجی قرضدار کے پاس ہے تو قسم ٹوٹ گئی۔[5] (بحر)

مسئلہ ۵: قسم کھائی کہ اپنا روپیہ اوس سے وصول کرونگا تو اختیار ہے کہ خود وصول کرے یا اس کا وکیل اور خواہ خود اوسی سے لے یا اوس کے وکیل یا ضامن سے یا اوس سے جس پر اوس نے حوالہ کردیا بہرحال قسم پوری ہوجائے گی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۶: قرض خواہ قرضدار کے دروازہ پر آیا اور قسم کھائی کہ بغیر لیے نہ ہٹوں گا اور قرضدار نے آکر اوسے دھکا دیکر ہٹا دیا مگر اوس کے ڈھکیلنے سے ہٹا خود اپنے قدم سے نہ چلا اور جب اُس جگہ سے ہٹا دیا گیا اب اوس کے بعد بغیر لیے چلا گیا تو قسم

---

1 ......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في البيع ... إلخ، ج ٥، ص٧٠٦.

و"الفتاوى الهندية"، كتا ب الأيمان ، الباب الثاني عشر في اليمين في تقاضي الدراهم، ج٢، ص١٣٤.

2 ......"البحرالرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الضرب ... إلخ، ج٤، ص٦١٣، ٦١٤.

3 ......رکاوٹ، آڑ۔ 4 ......تالا۔

5 ......"البحرالرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الضرب ... إلخ، ج٤، ص٦١٥.

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثاني عشر في اليمين في تقاضي الدراهم، ج٢، ص١٣٤.

نہیں ٹوٹی کہ وہاں سے خود نہ ہٹا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ قسم کھائی کہ میں اپنا کُل روپیہ ایک دفعہ لوں گا تھوڑا تھوڑا نہیں لوں گا اور ایک ہی مجلس میں دس دس یا پچیس پچیس گن گن کر اسے دیتا گیا اور یہ لیتا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی یعنی گننے میں جو وقفہ ہوا اس کا قسم میں اعتبار نہیں اور اس کو تھوڑا تھوڑا لینا نہ کہیں گے۔ اور اگر تھوڑے تھوڑے روپے لیے تو قسم ٹوٹ جائیگی مگر جب تک کہ کُل روپیہ پر قبضہ نہ کرلے نہیں ٹوٹے گی یعنی جس وقت سب روپے پر قبضہ ہو جائیگا اوس وقت ٹوٹے گی اوس سے پہلے اگرچہ کئی مرتبہ تھوڑے تھوڑے لیے ہیں مگر قسم نہیں ٹوٹی تھی۔[2] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۸ کسی نے کہا اگر میرے پاس مال ہو تو عورت کو طلاق ہے اور اوس کے پاس مکان اور اسباب ہیں جو تجارت کے لیے نہیں تو طلاق نہ ہوئی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۹ قسم کھائی کہ یہ چیز فلاں کو ہبہ کرونگا اور اس نے ہبہ کیا مگر اوس نے قبول نہ کیا تو قسم سچی ہوگئی اور اگر قسم کھائی کہ اوس کے ہاتھ بیچوں گا اور اس نے کہا کہ میں نے یہ چیز تیرے ہاتھ بیچی مگر اوس نے قبول نہ کی تو قسم ٹوٹ گئی۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۰ قسم کھائی کہ خوشبو نہ سونگھے گا اور بلا قصد ناک میں گئی تو قسم نہیں ٹوٹی اور قصداً سونگھی تو ٹوٹ گئی۔[5] (بحر وغیرہ)

مسئلہ ۱۱ قسم کھائی کہ فلاں شخص جو حکم دے گا بجالاؤں گا اور جس چیز سے منع کرے گا باز رہوں گا اور اوس نے بی بی کے پاس جانے سے منع کر دیا اور یہ نہیں مانا اگر وہاں کوئی قرینہ ایسا تھا جس سے یہ سمجھا جاتا ہو کہ اس سے منع کرے گا تو اس سے بھی باز آؤں گا جب تو قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔[6] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتا ب الأيمان، الباب الثاني عشر في اليمين في تقاضي الدراهم، ج٢، ص١٣٤، ١٣٥.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتا ب الأيمان، الباب الثاني عشر في اليمين في تقاضي الدراهم، ج٢، ص١٣٤، ١٣٥.
و"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في البيع ...إلخ، ج ٥، ص ٧٠٧.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في البيع...إلخ، ج ٥، ص ٧٠٩.

4 ...... المرجع السابق، ص٧١٤.

5 ...... "البحرالرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الضرب ...إلخ ج ٤، ص ٦٢٠، وغيره.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثاني عشر في اليمين في تقاضي الدراهم، ج ٢، ص١٣٩.

حدود کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَ الَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا یَزْنُوْنَۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًاۙ(۶۸) یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ یَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًاۗۖ(۶۹) اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓىٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا(۷۰) ﴾[1]

اور اللہ (عزوجل) کے بندے وہ کہ خدا کے ساتھ دوسرے معبود کو شریک نہیں کرتے اور اوس جان کو ناحق[2] قتل نہیں کرتے جسے خدا نے حرام کیا اور زنا نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائیگا قیامت کے دن اُس پر عذاب بڑھایا جائے گا اور ہمیشہ ذلت کے ساتھ اوس میں رہے گا مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو اللہ (عزوجل) اون کی برائیوں کو نیکیوں کے ساتھ بدل دیگا اور اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَۙ(۵) اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَۚ(۶) فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَۚ(۷) ﴾[3]

جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بی بیوں یا باندیوں سے اون پر ملامت نہیں اور جو اس کے سوا کچھ اور چاہے تو وہ حد سے گزرنے والے ہیں۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةًؕ وَ سَآءَ سَبِیْلًا(۳۲) ﴾[4]

زنا کے قریب نہ جاؤ کہ وہ بے حیائی ہے اور بری راہ ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ اَلزَّانِیَةُ وَ الزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ۪ وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِۚ وَ لْیَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآىٕفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ(۲) ﴾[5]

---

1 ......پ ۱۹، الفرقان: ۶۸۔ ۷۰.

2 ......یہاں پر بہارِ شریعت کے نسخوں میں ''اِلَّا بِالْحَقِّ'' کا ترجمہ نہیں تھا جو کہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے لہذا ہم نے ''کنزالایمان شریف'' کی مدد سے متن میں ترجمہ کی تصحیح لفظ ''ناحق'' کے ساتھ کردی ہے۔۔۔علمیہ

3 ......پ ۱۸، المؤمنون: ۵۔ ۷.

4 ...... پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۲.

5 ...... پ ۱۸، النور: ۲.

عورت زانیہ اور مرد زانی ان میں ہر ایک کو سَو کوڑے مارو اور تمھیں اون پر ترس نہ آئے، اللہ (عزوجل) کے دین میں اگر تم اللہ (عزوجل) اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتے ہو اور چاہیے کہ اون کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾[1]

اپنی باندیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو اگر وہ پارسائی چاہیں (اس لیے مجبور کرتے ہو) کہ دُنیا کی زندگی کا کچھ سامان حاصل کرو اور جو اون کو مجبور کرے تو بعد اس کے کہ مجبور کی گئیں، اللہ (عزوجل) اون کو بخشنے والا مہربان ہے۔

احادیث

حدیث ۱ ابن ماجہ عبداللہ بن عمر اور نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ''اللہ (عزوجل) کی حدود میں سے کسی حد کا قائم کرنا چالیس رات کی بارش سے بہتر ہے۔''[2]

حدیث ۲ ابن ماجہ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ (عزوجل) کی حدود کو قریب و بعید سب میں قائم کرو اور اللہ (عزوجل) کے حکم بجالانے میں ملامت کرنے والے کی ملامت تمھیں نہ روکے۔''[3]

حدیث ۳ بخاری و مسلم و ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ ایک مخزومیہ عورت نے چوری کی تھی، جس کی وجہ سے قریش کو فکر پیدا ہوگئی (کہ اس کو کس طرح حد سے بچایا جائے۔) آپس میں لوگوں نے کہا، کہ اس کے بارے میں کون شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سفارش کریگا؟ پھر لوگوں نے کہا، سوا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب ہیں، کوئی شخص سفارش کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا، غرض اسامہ نے سفارش کی، اس پر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: کہ تو حد کے بارے میں سفارش کرتا ہے پھر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور اس خطبہ میں یہ فرمایا: کہ ''اگلے لوگوں کو اس بات نے ہلاک کیا کہ اگر اُن میں کوئی شریف چوری کرتا تو اوسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور چوری کرتا تو اوس پر حد قائم کرتے، قسم ہے خدا کی!

---

1 ...... پ ۱۸، النور: ۳۳.

2 ...... ''سنن ابن ماجه''، کتاب الحدود، باب اقامة الحدود، الحدیث: ۲۵۳۷، ج۳، ص۲۱۵.

3 ...... ''سنن ابن ماجه''، کتاب الحدود، باب اقامة الحدود، الحدیث: ۲۵۴۰، ج۳، ص۲۱۷.

اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (والعیاذ باللہ تعالٰی) چوری کرتی تو اُس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔''[1]

حدیث ۴ امام احمد و ابوداود عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے سُنا: کہ ''جس کی سفارش حد قائم کرنے میں حائل ہو جائے[2]، اوس نے اللہ (عزوجل) کی مخالفت کی اور جو جان کر باطل کے بارے میں جھگڑے، وہ ہمیشہ اللہ تعالٰی کی ناراضی میں ہے جب تک اُس سے جدا نہ ہو جائے اور جو شخص مومن کے متعلق ایسی چیز کہے جو اوس میں نہ ہو، اللہ تعالٰی اوسے ردغۃ الخبال میں اوس وقت تک رکھے گا جب تک اوس کے گناہ کی سزا پوری نہ ہولے۔ ردغۃ الخبال جہنم میں ایک جگہ ہے جہاں جہنمیوں کا خون اور پیپ جمع ہوگا۔''[3]

حدیث ۵ ابوداود و نسائی بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ''حد کو آپس میں تم معاف کر سکتے ہو (یعنی جب تک اس کا مقدمہ میرے پاس پیش نہ ہو، تمھیں درگزر کرنے کا اختیار ہے) اور میری خدمت میں پہنچنے کے بعد واجب ہو جائے گی (یعنی اب ضرور قائم ہوگی)۔''[4]

حدیث ۶ ابوداود اُم المومنین عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''(اے ائمہ)! عزت داروں کی لغزشیں دفع کر دو[5] مگر حدود کہ ان کو دفع نہیں کر سکتے۔''[6]

حدیث ۷ بخاری و مسلم ابوہریرہ و زید بن خالد رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ دو شخصوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا۔ ایک نے کہا، ہمارے درمیان کتاب اللہ کے موافق فیصلہ فرمائیے، دوسرے نے بھی کہا ہاں یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کیجیے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجیے۔ ارشاد فرمایا: ''عرض کرو۔'' اوس نے کہا میرا لڑکا اس کے یہاں مزدور تھا اوس نے اس کی عورت سے زنا کیا لوگوں نے مجھے خبر دی کہ میرے لڑکے پر رجم ہے، میں نے سَو بکریاں اور ایک کنیز اپنے لڑکے کے فدیہ میں دی پھر جب میں نے اہلِ علم سے سوال کیا تو اونھوں نے خبر دی کہ میرے لڑکے پر سَو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائیگا اور اس کی عورت پر رجم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''قسم ہے اوس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں تم دونوں میں کتاب

---

1. ...... "صحيح البخاري"، كتاب أحاديث الأنبياء، باب (٥٦)، الحديث: ٣٤٧٥، ج٢، ص٤٦٨.
2. ...... یعنی رکاوٹ بن جائے۔
3. ...... "سنن أبي داود"، كتاب الأقضية، باب فيمن يعين على خصومة ... إلخ، الحديث: ٣٥٩٧، ج٣، ص٤٢٧.
4. ...... "سنن أبي داود"، كتاب الحدود، باب العفو عن الحدود ... إلخ، الحديث: ٤٣٧٦، ج٤، ص١٧٨.
5. ...... یعنی معاف کر دو۔
6. ...... "سنن أبي داود"، كتاب الحدود، باب في الحد يشفع فيه، الحديث: ٤٣٧٥، ج٤، ص١٧٨.

اللہ سے فیصلہ کروں گا۔ بکریاں اور کنیز واپس کی جائیں اور تیرے لڑکے کو سَو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کو شہر بدر کیا جائے۔'' (اسکے بعد انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا:) ''اے انیس! صبح کو تم اسکی عورت کے پاس جاؤ، وہ اقرار کرے تو رجم کردو۔'' عورت نے اقرار کیا اور اوس کو رجم کیا۔ [1]

حدیث ۸ صحیح بخاری شریف میں زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرماتے سنا: کہ ''جو شخص زنا کرے اور محصن نہ ہو، اوسے سَو کوڑے مارے جائیں اور ایک برس کے لیے شہر بدر کردیا جائے۔'' [2]

حدیث ۹ بخاری و مسلم راوی، کہ امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور اون پر کتاب نازل فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے جو کتاب نازل فرمائی اوس میں آیت رجم بھی ہے، خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رجم کیا اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بعد ہم نے رجم کیا اور رجم کتاب اللہ میں ہے اور یہ حق ہے، رجم اوس پر ہے جو زنا کرے اور محصن ہو، خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ گواہوں سے زنا ثابت ہو یا حمل ہو یا اقرار ہو۔'' [3]

حدیث ۱۰ بخاری و مسلم وغیرہما راوی، کہ یہودیوں میں سے ایک مرد و عورت نے زنا کیا تھا۔ یہ لوگ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں مقدمہ لائے (شاید اس خیال سے کہ ممکن ہے کوئی معمولی اور ہلکی سزا حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تجویز فرمائیں تو قیامت کے دن کہنے کو ہو جائیگا کہ یہ فیصلہ تیرے ایک نبی نے کیا تھا، ہم اس میں بے قصور ہیں۔) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: کہ ''توراۃ میں رجم کے متعلق کیا ہے؟'' یہودیوں نے کہا، ہم زانیوں کو فضیحت [4] اور رُسوا کرتے ہیں اور کوڑے مارتے ہیں (یعنی توریت میں رجم کا حکم نہیں ہے) عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم جھوٹے ہو توریت میں بلاشبہ رجم ہے۔ توریت لاؤ۔ یہودی توریت لائے اور کھول کر ایک شخص پڑھنے لگا اوس نے آیتِ رجم پر ہاتھ رکھ کر ماقبل و مابعد کو پڑھنا شروع کیا (آیتِ رجم کو چھپالیا اور اسکو نہیں پڑھا) عبداللہ بن سلام نے فرمایا: اپنا ہاتھ اوٹھا۔ اوس نے ہاتھ اوٹھایا تو آیتِ رجم اوس کے نیچے چمک رہی تھی۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے زانی و زانیہ کے متعلق حکم فرمایا، وہ دونوں رجم کیے گئے اور یہودیوں سے دریافت فرمایا: کہ ''جب تمھارے یہاں رجم موجود ہے تو کیوں تم نے اسے چھوڑ دیا ہے؟'' یہودیوں نے کہا، وجہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں جب کوئی شریف و مالدار زنا کرتا تو اوسے چھوڑ دیا کرتے تھے اور کوئی غریب ایسا کرتا تو اوسے

1 ...... ''صحیح مسلم'' کتاب الحدود، باب من اعترف ... الخ، الحدیث ۲۵۔(۱۶۹۷)، ص ۹۳۴.

2 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب المحاربین ... الخ، باب البکران یجلدان ... إلخ، الحدیث: ۶۸۳۱، ج ۴، ص ۳۴۷.

3 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب المحاربین ... الخ، باب رجم الحبلی من الزنا ... إلخ، الحدیث: ۶۸۳۰، ج ۴، ص ۳۴۳، ۳۴۵.

4 ...... ذلیل۔

رجم کرتے۔ پھر ہم نے مشورہ کیا کہ کوئی ایسی سزا تجویز کرنی چاہیے، جو امیر وغریب سب پر جاری کی جائے، لہٰذا ہم نے یہ سزا تجویز کی کہ اوس کا مونھ کالا کریں اور گدھے پر اُلٹا سوار کر کے شہر میں تشہیر کریں۔ (1)

اب ہم چاہتے ہیں کہ زنا کی مذمت وقباحت میں جو احادیث وارد ہوئیں، اون میں سے بعض ذکر کریں۔

حدیث ۱۱ بخاری ومسلم وابوداود ونسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور شرابی جس وقت شراب پیتا ہے مومن نہیں رہتا۔'' اور نسائی کی روایت میں یہ بھی ہے، کہ ''جب ان افعال کو کرتا ہے تو اسلام کا پٹّا اپنی گردن سے نکال دیتا ہے پھر اگر توبہ کرے تو اللہ تعالٰی اوس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔'' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: کہ اوس شخص سے نورِ ایمان جدا ہوجاتا ہے۔ (2)

حدیث ۱۲ ابوداود وترمذی وبیہقی وحاکم اونھیں سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جب مرد زنا کرتا ہے تو اوس سے ایمان نکل کر سر پر مثل سائبان کے ہوجاتا ہے، جب اس فعل سے جدا ہوتا ہے تو اوس کی طرف ایمان لوٹ آتا ہے۔'' (3)

حدیث ۱۳ امام احمد عمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے سنا: کہ ''جس قوم میں زنا (4) ظاہر ہوگا، وہ قحط میں گرفتار ہوگی اور جس قوم میں رشوت کا ظہور ہوگا، وہ رعب میں گرفتار ہوگی۔'' (5)

حدیث ۱۴ صحیح بخاری کی ایک طویل حدیث سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ ''رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے زمین مقدس کی طرف لے گئے (اس حدیث میں چند مشاہدات بیان فرمائے اون میں ایک یہ بات بھی ہے) ہم ایک سوراخ کے پاس پہنچے جو تنور کی طرح اوپر تنگ ہے اور نیچے کشادہ، اوس میں آگ جل رہی ہے اور اوس آگ میں کچھ مرد اور عورتیں برہنہ ہیں جب آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہے تو وہ لوگ اوپر آجاتے ہیں اور جب شعلے کم ہوجاتے ہیں تو شعلے کے ساتھ وہ بھی اندر چلے جاتے ہیں (یہ کون لوگ

---

1 ......"صحیح البخاری". کتاب المحاربین ...الخ، باب أحکام أهل الذمة ...الخ، الحدیث ٦٨٤١، ج٤، ص٣٤٩.
و"صحیح مسلم"، کتاب الحدود، باب رجم الیهود ...الخ، الحدیث (١٦٩٩)و(١٧٠٠)، ص٩٣٤،٩٣٥،وغیرهما.

2 ......"صحیح مسلم"، کتاب الإیمان، باب بیان نقصان الإیمان بالمعاصی... إلخ، الحدیث: ٢٠٢، ص ٦٩٠.
و"سنن النسائي"، کتاب قطع السارق، باب تعظیم السرقة، الحدیث: ٤٨٧٦، ص٢٤٠٣.

3 ......"سنن أبي داود"، کتاب السنة، باب الدلیل علی زیادة الایمان و نقصانه، الحدیث: ٤٦٩٠، ص١٥٦٧.

4 ......مسند امام احمد بن حنبل میں یہاں ''زنا'' کے بجائے ''ربا'' کا ذکر ہے البتہ ("مشکوٰۃ المصابیح"، کتاب الحدود، الفصل الثالث، الحدیث: ٣٥٨٢، ج٢ ص٣١٤) میں زنا کا لفظ موجود ہے۔.. علمیہ

5 ......"المسند" للامام احمد بن حنبل، مسند الشامیین، حدیث عمرو بن العاص، الحدیث: ١٧٨٣٩، ج٦، ص٢٤٥.

ہیں ان کے متعلق بیان فرمایا) یہ زانی مرد اور عورتیں ہیں۔ (1)

حدیث ۱۵ حاکم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس بستی میں زنا اور سود ظاہر ہو جائے تو اونھوں نے اپنے لیے اللہ (عزوجل) کے عذاب کو حلال کر لیا۔'' (2)

حدیث ۱۶ ابو داود و نسائی و ابن حبان ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، اونھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: کہ ''جو عورت کسی قوم میں اوس کو داخل کر دے جو اوس قوم سے نہ ہو (یعنی زنا کرایا اور اوس سے اولاد ہوئی) تو اوسے اللہ (عزوجل) کی رحمت کا حصہ نہیں اور اوسے جنت میں داخل نہ فرمائے گا۔'' (3)

حدیث ۱۷ مسلم و نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمائیگا اور نہ اونھیں پاک کریگا اور نہ اون کی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا اور اون کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ ① بوڑھا زنا کرنے والا اور ② جھوٹ بولنے والا بادشاہ اور ③ فقیر متکبر۔'' (4)

حدیث ۱۸ بزار بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ''ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں بوڑھے زانی پر لعنت کرتی ہیں اور زانیوں کی شرمگاہ کی بدبو جہنم والوں کو ایذا دے گی۔'' (5)

حدیث ۱۹ بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا، کہ کونسا گناہ سب میں بڑا ہے؟ فرمایا: ''یہ کہ تو اللہ (عزوجل) کے ساتھ کسی کو شریک کرے، حالانکہ تجھے اوس نے پیدا کیا۔'' میں نے عرض کی، بیشک یہ بہت بڑا ہے پھر اس کے بعد کونسا گناہ؟ فرمایا: ''یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس لیے قتل کر ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔'' میں نے عرض کی پھر کونسا؟ فرمایا: ''یہ کہ تو اپنے پروسی کی عورت سے زنا کرے۔'' (6)

حدیث ۲۰ امام احمد و طبرانی مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے صحابہ سے ارشاد فرمایا: ''زنا کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟'' لوگوں نے عرض کی، وہ حرام ہے اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اوسے

---

1 ......"صحيح البخاري"، كتاب الجنائز، باب (٩٣)، الحديث: ١٣٨٦، ج١، ص٤٦٨، والحديث ٧٠٤٧، ج٤، ص٤٢٥.

2 ......"المستدرك" للحاكم، كتاب البيوع، باب اذا اظهر الزنا والربا في قرية، الحديث: ٢٣٠٨، ج٢، ص٣٣٩.

3 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الطلاق، باب التغليظ في الانتفاء، الحديث: ٢٢٦٣، ج٢، ص٤٠٦.

4 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب بيان غلظ تحريم إسبال الإزار ... إلخ، الحديث: ١٧٢-(١٠٧)، ص٦٨.

5 ...... "مجمع الزوائد"، كتاب الحدود، باب ذم الزنا، الحديث: ١٠٥٤١، ج٦، ص٣٨٩.

6 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب كون الشرك اقبح الذنوب ...الخ، الحديث: ١٤١-(٨٦)، ص٥٩.

حرام کیا، وہ قیامت تک حرام رہے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دس (۱۰) عورتوں کے ساتھ زنا کرنا اپنے پروسی کی عورت کے ساتھ زنا کرنے سے آسان ہے۔''[1]

حدیث ۲۱ حاکم و بیہقی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے جوانانِ قریش! اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، زنا نہ کرو، جو شرمگاہوں کی حفاظت کرے گا اوس کے لیے جنت ہے۔''[2]

حدیث ۲۲ ابن حبان اپنی صحیح میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور پارسائی کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو۔''[3]

حدیث ۲۳ بخاری و ترمذی سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو شخص اوس چیز کا جو جبڑوں کے درمیان ہے (زبان) اور اوس چیز کا جو دونوں پاؤں کے درمیان ہے (شرمگاہ) ضامن ہو، (کہ ان سے خلاف شرع بات نہ کرے) میں اوس کے لیے جنت کا ضامن ہوں۔''[4]

حدیث ۲۴ امام احمد و ابن ابی الدنیا و ابن حبان و حاکم عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''میرے لیے چھ۶ چیز کے ضامن ہو جاؤ، میں تمھارے لیے جنت کا ضامن ہوں۔ ① بات بولو تو سچ بولو۔ ② وعدہ کرو تو پورا کرو۔ ③ تمھارے پاس امانت رکھی جائے تو ادا کرو اور ④ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اور ⑤ اپنی نگاہوں کو پست کرو اور ⑥ اپنے ہاتھوں کو روکو۔''[5]

حدیث ۲۵ ترمذی و ابن ماجہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو قومِ لوط کا عمل[6] کرتے پاؤ تو فاعل اور مفعول بہ[7] دونوں کو قتل کر ڈالو۔''[8]

---

1. ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، بقية حديث المقداد بن الأسود، الحديث: ٢٣٩١٥، ج٩، ص٢٢٦.
2. ......"شعب الإيمان" للبيهقي، باب في تحريم الفروج، الحديث: ٥٤٢٥، ج٤، ص٣٦٥.
3. ......"الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان"، كتاب النكاح، باب معاشرة الزوجين، ذكر ايجاب الجنة للمرأة...الخ، الحديث: ١٤٥١، الجزء السادس، ج٤، ص١٨٤.
4. ......"صحيح البخاري"، كتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، الحديث: ٦٤٧٤، ج٤، ص٢٤٠.
5. ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث عبادة بن الصامت، الحديث: ٢٢٨٢١، ج٨، ص٤١٢.
6. ...... حضرت لوط علیہ السلام کی قوم لڑکوں کیساتھ بدفعلی کرنے میں مبتلا تھی اور اسی وجہ سے اس قوم پر عذاب کا نزول ہوا۔
7. ...... جس کے ساتھ بدفعلی کی گئی۔
8. ...... "جامع الترمذي"، كتاب الحدود، باب ماجاء في حد اللوطي، الحديث: ١٤٦١، ج٣، ص١٣٧.

حدیث ۲۶ ترمذی و ابن ماجہ و حاکم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی اُمت پر سب سے زیادہ جس چیز کا مجھے خوف ہے، وہ عمل قومِ لوط ہے۔''[1]

حدیث ۲۷ رزین ابن عباس و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ملعون ہے وہ جو قومِ لوط کا عمل کرے۔'' اور ایک روایت میں ہے، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں کو جلا دیا اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن پر دیوار ڈھادی۔[2]

حدیث ۲۸ ترمذی و نسائی و ابن حبان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اُس مرد کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا، جو مرد کے ساتھ جماع کرے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے۔''[3]

حدیث ۲۹ ابو یعلیٰ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''حیا کرو کہ اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے باز نہ رہے گا اور عورتوں کے پیچھے کے مقام میں جماع نہ کرو۔''[4]

حدیث ۳۰ امام احمد و ابو داود ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو شخص عورت کے پیچھے میں جماع کرے، وہ ملعون ہے۔''[5]

احکام فقہیّہ

حد ایک قسم کی سزا ہے جس کی مقدار شریعت کی جانب سے مقرر ہے کہ اوس میں کمی بیشی نہیں ہوسکتی اس سے مقصود لوگوں کو ایسے کام سے باز رکھنا ہے جس کی یہ سزا ہے اور جس پر حد قائم کی گئی وہ جب تک توبہ نہ کرے محض حد قائم کرنے سے پاک نہ ہوگا۔[6]

مسئلہ ۱ جب حاکم کے پاس ایسا مقدمہ پہنچ جائے اور ثبوت گزر جائے تو سفارش جائز نہیں اور اگر کوئی سفارش کرے

---

1 ...... ''جامع الترمذي''، كتاب الحدود، باب ماجاء في حد اللوطي، الحديث: ١٤٦٢، ج٣، ص١٣٨.

2 ......''مشكاة المصابيح''، كتاب الحدود، الفصل الثالث، الحديث: ٣٥٨٣، ٣٥٨٤، ج٢، ص٣١٤ ـ ٣١٥.

3 ...... ''جامع الترمذي''، كتاب الرضاع، باب ماجاء في كراهية اتيان النساء في أدبارهن، الحديث: ١١٦٧، ج٢، ص٣٨٧.

4 ...... ''الترغيب و الترهيب''، كتاب الحدود... إلخ، الترهيب من اللواط... إلخ، الحديث: ١٤، ج٣، ص١٩٨.

5 ...... ''سنن أبي داود''، كتاب النكاح، باب في جامع النكاح، الحديث: ٢١٦٢، ج٢، ص٣٦٢.

6 ......'' الدر المختار'' و''رد المحتار''، كتاب الحدود، ج ٦، ص ٥.

بھی تو حاکم کو چھوڑنا جائز نہیں اور اگر حاکم کے پاس پیش ہونے سے پہلے توبہ کرلے تو حد ساقط ہوجائیگی۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: حد قائم کرنا بادشاہ اسلام یا اوسکے نائب کا کام ہے یعنی باپ اپنے بیٹے پر یا آقا اپنے غلام پر نہیں قائم کرسکتا۔ اور شرط یہ ہے کہ جس پر قائم ہو اوس کی عقل درست ہو اور بدن سلامت ہو لہٰذا پاگل اور نشہ والے اور مریض اور ضعیف الخلقۃ[2] پر قائم نہ کرینگے بلکہ پاگل اور نشہ والا جب ہوش میں آئے اور بیمار جب تندرست ہوجائے اوس وقت حد قائم کرینگے۔[3] (عالمگیری)

حد کی چند صورتیں ہیں، اون میں سے ایک حد زنا ہے۔ وہ زنا جس میں حد واجب ہوتی ہے یہ ہے کہ مرد کا عورت مشتہاۃ[4] کے آگے کے مقام میں بطور حرام بقدر حشفہ[5] دخول کرنا اور وہ عورت نہ اس کی زوجہ ہو نہ باندی نہ ان دونوں کا شبہہ ہو نہ شبہۂ اشتباہ ہو اور وہ وطی کرنے والا مکلّف ہو اور گونگا نہ ہو اور مجبور نہ کیا گیا ہو۔[6] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳: حشفہ سے کم دخول میں حد واجب نہیں۔ اور جس کا حشفہ کٹا ہو تو مقدار حشفہ کے دخول سے حد واجب ہوگی۔ مجنون و نابالغ نے وطی کی تو حد واجب نہیں اگرچہ نابالغ سمجھ وال ہو۔ یوہیں اگر گونگا ہو یا مجبور کیا گیا ہو یا اتنی چھوٹی لڑکی کے ساتھ کیا جو مشتہاۃ نہ ہو۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: جس عورت سے بغیر گواہوں کے نکاح کیا یا لونڈی سے بغیر مولیٰ[8] کی اجازت کے نکاح کیا یا غلام نے بغیر اذن مولیٰ[9] نکاح کیا اور ان صورتوں میں وطی[10] ہوئی تو حد نہیں۔ یوہیں کسی نے اپنے لڑکے کی باندی[11] یا غلام کی باندی سے جماع کیا تو حد نہیں کہ ان سب میں شبہۂ نکاح[12] یا شبہۂ مِلک[13] ہے اور جس عورت کو تین طلاقیں دیں

---

1 ...... "الدر المختار" و"رد المحتار"، کتاب الحدود، مطلب: التوبۃ تسقط الحد قبل ثبوتہ، ج ٦، ص ٦.

2 ...... یعنی پیدائشی کمزور۔

3 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الحدود، الباب الاول فی تفسیرہ... الخ، ج ٢، ص ١٤٣.

4 ......قابلِ شہوت۔ 5 ......سرِ ذَکر کے برابر۔

6 ......"الدر المختار"، کتاب الحدود، ج ٦، ص ٧.

و"الفتاوی الھندیۃ" کتاب الحدود، الباب الثانی فی الزنا، ج ٢، ص ١٤٣.

7 ......"رد المحتار"، کتاب الایمان، مطلب الزنی شرعاً... الخ، ج ٦، ص ٨.

8 ......آقا، مالک۔ 9 ......آقا کی اجازت کے بغیر۔ 10 ......مجامعت، ہمبستری۔

11 ......بیٹے کی لونڈی۔ 12 ......نکاح کا شبہہ۔ 13 ......ملکیت کا شبہہ۔

عدت کے اندر اوس سے وطی کی یا لڑکے نے باپ کی باندی سے وطی کی اگر اوس کا یہ گمان تھا کہ وطی حلال ہے تو حد نہیں، ورنہ ہے۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵ حاکم کے نزدیک زنا اوس وقت ثابت ہوگا جب چار مرد ایک مجلس میں لفظ زنا کے ساتھ شہادت ادا کریں یعنی یہ کہیں کہ اس نے زنا کیا ہے اگر وطی یا جماع کا لفظ کہیں گے تو زنا ثابت نہ ہوگا۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶ اگر چاروں گواہ یکے بعد دیگرے آکر مجلس قضا میں بیٹھے اور ایک ایک نے اوٹھ اوٹھ کر قاضی کے سامنے شہادت دی تو گواہی قبول کرلی جائے گی۔ اور اگر دارالقضا[3] کے باہر سب مجتمع[4] تھے اور وہاں سے ایک ایک نے آکر گواہی دی تو گواہی مقبول نہ ہوگی اور ان گواہوں پر تہمت کی حد لگائی جائے گی۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷ دو گواہوں نے یہ گواہی دی کہ اس نے زنا کیا ہے اور دو۲ یہ کہتے ہیں کہ اس نے زنا کا اقرار کیا تو نہ اوس پر حد ہے نہ گواہوں پر، اور اگر تین نے شہادت دی کہ زنا کیا ہے اور ایک نے یہ کہ اوس نے زنا کا اقرار کیا ہے تو اون تینوں پر حد قائم کی جائے گی۔[6] (بحر)

مسئلہ ۸ اگر چار عورتوں نے شہادت دی تو نہ اوس پر حد ہے، نہ ان پر۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ جب گواہ گواہی دے لیں تو قاضی اون سے دریافت کریگا کہ زنا کس کو کہتے ہیں۔ جب گواہ اس کو بتالیں گے اور یہ کہیں کہ ہم نے دیکھا کہ اوس کے ساتھ وطی کی جیسے سرمہ دانی میں سلائی ہوتی ہے تو اون سے دریافت کریگا کہ کس طرح زنا کیا یعنی اکراہ و مجبوری میں تو نہ ہوا۔ جب یہ بھی بتالیں گے تو پوچھے گا کہ کب کیا کہ زمانہ دراز گزر کر تمادی[8] تو نہ ہوئی۔ پھر پوچھے گا کس عورت کے ساتھ کیا کہ ممکن ہے وہ عورت ایسی ہو جس سے وطی پر حد نہیں۔ پھر پوچھے گا کہ کہاں زنا کیا کہ شاید دارالحرب میں ہوا ہو تو حد نہ ہوگی۔ جب گواہ ان سب سوالوں کا جواب دے لیں گے تو اب اگر ان گواہوں کا عادل ہونا قاضی

---

1 ......"الفتاوی الهندية"كتاب الحدود، الباب الثاني في الزنا،ج٢،ص١٤٣.
و" رد المحتار"كتاب الايمان ،مطلب الزنى شرعاً ...الخ، ج ٦،ص ٩.

2 ......" الدر المختار"، كتاب الحدود ج ٦ ، ص ١١،وغيره.

3 ...... یعنی عدالت، قاضی کی کچہری۔

4 ......اکٹھے۔

5 ......" رد المحتار"، كتاب الحدود ج ٦ ،ص ١١.

6 ......" البحر الرائق"، كتاب الحدو د ، ج ٥ ،ص٩.

7 ......" الفتاوى الهندية"، كتاب الحدو د ، الباب الثاني في الزنا، ج ٢، ص ١٤٣.

8 ......اتنی مدت جس کے گزر جانے کے بعد دعویٰ دائر کرنے کا حق نہیں رہتا۔

کومعلوم ہے تو خیر ورنہ ان کی عدالت [1] کی تفتیش کرے گا یعنی پوشیدہ وعلانیہ اس کو دریافت کرے گا۔ پوشیدہ یوں کہ ان کے نام اور پورے پتے لکھ کر وہاں کے لوگوں سے دریافت کرے گا اگر وہاں کے معتبر لوگ اس امر کولکھ دیں کہ یہ عادل ہے اسکی گواہی قابل قبول ہے اسکے بعد جس نے ایسا لکھا ہے قاضی اوسے بلاکر گواہ کے سامنے دریافت کرے گا کیا جس شخص کی نسبت تم نے ایسا لکھا یا بیان کیا ہے وہ یہی ہے جب وہ تصدیق کرلے گا تو اب گواہ کی عدالت ثابت ہوگئی۔ اب اوس کے بعد اُس شخص سے جس کی نسبت زنا کی شہادت گزری قاضی یہ دریافت کریگا کہ تو محصن ہے یا نہیں (احصان کے معنی یہاں پر یہ ہیں کہ آزاد عاقل بالغ ہو جس نے نکاح صحیح کے ساتھ وطی کی ہو)۔ اگر وہ اپنے محصن ہونے کا اقرار کرے یا اس نے تو انکار کیا مگر گواہوں سے اوس کا محصن ہونا ثابت ہوا تو احصان کے معنے دریافت کرینگے یعنی اگر خود اوس نے محصن ہونے کا اقرار کیا ہے تو اوس سے احصان کے معنی پوچھیں گے اور گواہوں سے احصان ثابت ہوا تو گواہوں سے دریافت کرینگے۔ اگر اس کے صحیح معنے بتا دیے تو رجم کا حکم دیا جائیگا اور اگر اوس نے کہا میں محصن نہیں ہوں اور گواہوں سے بھی اوس کا احصان ثابت نہ ہوا تو سَو دُرے مارنے کا قاضی حکم دیگا۔ [2] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۰ گواہوں سے قاضی نے جب زنا کی حقیقت دریافت کی تو اونھوں نے جواب دیا کہ ہم نے جو بیان کیا ہے اب اس سے زیادہ بیان نہ کرینگے یا بعض نے حقیقت بیان کی اور بعض نے نہیں تو ان دونوں صورتوں میں حد نہیں نہ اوس پر نہ گواہوں پر۔ یوہیں جب اون سے پوچھا کہ کس عورت سے زنا کیا تو کہنے لگے ہم اوسے نہیں پہچانتے یا پہلے تو یہ کہا کہ ہم نہیں پہچانتے، بعد میں کہا کہ فلاں عورت کے ساتھ، جب بھی حد نہیں۔ [3] (بحر)

مسئلہ ۱۱ دوسرا طریقہ اس کے ثبوت کا اقرار ہے کہ قاضی کے سامنے چار بار چار مجلسوں میں ہوش کی حالت میں صاف اور صریح لفظ میں زنا کا اقرار کرے اور تین مرتبہ تک ہر بار قاضی اُس کے اقرار کو رد کردے جب چوتھی بار اوس نے اقرار کیا اب وہی پانچ سوال قاضی اس سے بھی کریگا یعنی زنا کس کو کہتے ہیں اور کس کے ساتھ کیا اور کب کیا اور کہاں کیا اور کس طرح کیا اگر سب سوالوں کا جواب ٹھیک طور پر دیدے تو حد قائم کریں گے۔ اور اگر قاضی کے سوا کسی اور کے سامنے اقرار کیا یا نشہ کی حالت میں کیا یا جس عورت کے ساتھ بتاتا ہے وہ عورت انکار کرتی ہے یا عورت جس مرد کو بتاتی ہے وہ مرد انکار کرتا ہے یا وہ عورت گونگی یا مرد گونگا ہے یا وہ عورت کہتی ہے میرا اس کے ساتھ نکاح ہوا ہے یعنی جس وقت زنا کرنا بتاتا ہے اوس وقت میں اس کی زوجہ تھی یا مرد

1 ......یعنی قابل شہادت ہونے۔

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود، الباب الثاني في الزنا، ج ٢، ص ١٤٣، وغيره.

3 ......"البحر الرائق"، كتاب الحدود، ج ٥، ص ٩.

کا عضو تناسل بالکل کٹا ہے یا عورت کا سوراخ بند ہے۔ غرض جس کے ساتھ زنا کا اقرار ہے وہ منکر ہے یا خود اقرار کرنے والے میں صلاحیت نہ ہو یا جس کے ساتھ بتاتا ہے اوس سے زنا میں حد نہ ہو تو ان سب صورتوں میں حد نہیں۔[1] (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۱۲: زنا کے بعد اگر ان دونوں کا باہم نکاح ہوا تو یہ نکاح حد کو دفع نہ کریگا۔ یوہیں اگر عورت کنیز تھی اور زنا کے بعد اوسے خرید لیا تو اس سے حد جاتی نہ رہے گی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۳: اگر ایک ہی مجلس میں چار بار اقرار کیا تو یہ ایک اقرار قرار دیا جائیگا اور اگر چار دنوں میں یا چار مہینوں میں چار اقرار ہوئے تو حد ہے جبکہ اور شرائط بھی پائے جائیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: بہتر یہ ہے کہ قاضی اوسے یہ تلقین کرے کہ شاید تو نے بوسہ لیا ہوگا یا چھوا ہوگا یا شبہہ کے ساتھ وطی کی ہوگی یا تو نے اوس سے نکاح کیا ہوگا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: اقرار کرنے والے سے جب پوچھا گیا کہ تو نے کس عورت سے زنا کیا ہے تو اوس نے کہا میں پہچانتا نہیں یا جس عورت کا نام لیتا ہے وہ اس وقت یہاں موجود نہیں کہ اوس سے دریافت کیا جائے تو ایسے اقرار پر بھی حد قائم کرینگے۔[5] (بحر)

مسئلہ ۱۶: قاضی کو اگر ذاتی علم ہے کہ اس نے زنا کیا ہے تو اس کی بنا پر حد نہیں قائم کرسکتا جب تک چار مردوں کی گواہیاں نہ گزریں یا زانی چار بار اقرار نہ کرلے۔ اور اگر کہیں دوسری جگہ اوس نے اقرار کیے اور اس اقرار کی شہادت قاضی کے پاس گزری تو اس کی بنا پر حد نہیں۔[6] (بحر)

مسئلہ ۱۷: جب اقرار کرلے گا تو قاضی دریافت کریگا کہ وہ محصن ہے یا نہیں اگر وہ محصن ہونے کا بھی اقرار کرے تو احصان کے معنے پوچھے اگر بیان کردے تو رجم ہے اور اگر محصن ہونے سے انکار کیا اور گواہوں سے اوس کا محصن ہونا ثابت ہے جب بھی رجم ہے ورنہ دُرے مارنا۔[7] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود، الباب الثانی فی الزنا، ج ۲، ص ۱۴۳.
و"الدرمختار"، كتاب الحدود، ج ٦، ص ١٥، وغيرهما.

2 ...... "الدر المختار"، كتاب الحدود، ج ٦ ص ١٦.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود، الباب الثانی فی الزنا، ج ۲، ص ۱٤٤.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "البحر الرائق"، كتاب الحدود، ج ٥، ص ١٢.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود، الباب الثانی فی الزنا، ج ۲ ص ۱٤٣.

مسئلہ ۱۸ اقرار کرچکنے کے بعد اب انکار کرتا ہے حد قائم کرنے سے پہلے یا درمیان حد میں یا اثنائے حد میں بھاگنے لگا یا کہتا ہے کہ میں نے اقرار ہی نہ کیا تھا تو اُسے چھوڑ دینگے حد قائم نہ کرینگے اور اگر شہادت سے زنا ثابت ہوا ہو تو رجوع یا انکار یا بھاگنے سے حد موقوف نہ کریں گے۔ اور اگر اپنے محصن ہونے کا اقرار کیا تھا پھر اس سے رجوع کرگیا[1] تو رجم نہ کرینگے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۹ گواہوں سے زنا ثابت ہوا اور حد قائم کی جارہی تھی اثنائے حد میں بھاگ گیا تو اوسے دوڑ کر پکڑیں اگر فوراً مل جائے تو بقیہ حد قائم کریں اور چند روز کے بعد ملا تو حد ساقط ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ رجم کی صورت یہ ہے کہ اوسے میدان میں لیجا کر اس قدر پتھر ماریں کہ مرجائے اور رجم کے لیے لوگ نماز کی طرح صفیں باندھ کر کھڑے ہوں جب ایک صف مار چکے تو یہ ہٹ جائے اب اور لوگ ماریں۔ اگر رجم میں ہر شخص یہ قصد کرے[4] کہ ایسا ماروں کہ مرجائے تو اس میں بھی حرج نہیں۔ ہاں اگر یہ اوس کا ذی رحم محرم ہے تو ایسا قصد کرنے کی اجازت نہیں اور اگر ایسے شخص کو جس پر رجم کا حکم ہوچکا ہے کسی نے قتل کرڈالا یا اوس کی آنکھ پھوڑ دی تو اس پر نہ قصاص ہے نہ دیت مگر سزا دینگے کہ اس نے کیوں پیش قدمی کی۔ ہاں اگر حکمِ رجم سے پہلے ایسا کیا تو قصاص یا دیت واجب ہوگی۔[5] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ اگر زنا گواہوں سے ثابت ہوا ہے تو رجم میں یہ شرط ہے کہ پہلے گواہ ماریں اگر گواہ رجم کرنے سے کسی وجہ سے مجبور ہیں مثلاً سخت بیمار ہیں یا اون کے ہاتھ نہ ہوں تو ان کے سامنے قاضی پہلے پتھر مارے اور اگر گواہ مارنے سے انکار کریں یا وہ سب کہیں چلے گئے یا مرگئے یا اون میں سے ایک نے انکار کیا یا چلا گیا یا مرگیا یا گواہی کے بعد ان کے ہاتھ کسی وجہ سے کاٹے گئے تو ان سب صورتوں میں رجم ساقط ہوگیا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲۲ سب گواہوں میں یا اون میں سے ایک میں کوئی ایسی بات پیدا ہوگئی جس کی وجہ سے وہ اب اس قابل نہیں کہ گواہی قبول کی جائے مثلاً فاسق ہوگیا یا اندھا یا گونگا ہوگیا یا اوس پر تہمت زنا کی حد ماری گئی اگرچہ یہ عیوب حکم رجم کے بعد

---

1 ......یعنی اپنے محصن ہونے کے اقرار سے مکر گیا۔

2 ......"الدر المختار"، کتاب الحدود، ج٦، ص١٦.

3 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الحدود، الباب الثانی فی الزنا، ج٢، ص١٤٤.

4 ...... ارادہ کرے۔

5 ......"الدر المختار"، کتاب الحدود، ج٦، ص١٧.

و"الفتاوی الهندية"، کتاب الحدود، الباب الثانی فی الزنا، ج٢، ص١٤٥.

6 ......"الدر المختار"، کتاب الحدود، ج٦، ص١٧.

پائے گئے تو رجم ساقط ہو جائیگا۔ یوہیں اگر زانی غیر محصن [1] ہو تو کوڑے مارنا بھی ساقط ہے اور گواہ مر گیا یا غائب ہو گیا تو دُرّے مارنے کی حد ساقط نہ ہوگی۔ [2] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۳: گواہوں کے بعد بادشاہ پتھر ماریگا پھر اور لوگ اور اگر زنا کا ثبوت زانی کے اقرار سے ہوا ہو تو پہلے بادشاہ شروع کرے اوس کے بعد اور لوگ۔ [3] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۴: اگر قاضی عادل فقیہ نے رجم کا حکم دیا ہے تو اس کی ضرورت نہیں کہ جو لوگ حکم دینے کے وقت موجود تھے وہی رجم کریں بلکہ اگرچہ ان کے سامنے شہادت نہ گزری ہو رجم کر سکتے ہیں اور اگر قاضی اس صفت کا نہ ہو تو جب تک شہادت سامنے نہ گزری ہو یا فیصلہ کی تفتیش کر کے موافقِ شرع نہ پالے اوس وقت تک رجم جائز نہیں۔ [4] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: جس کو رجم کیا گیا، اوسے غسل وکفن دینا اور اوس کی نماز پڑھنا ضروری ہے۔ [5] (تنویر)

مسئلہ ۲۶: اگر وہ شخص جس کا زنا ثابت ہوا محصن نہ ہو تو اوسے دُرّے مارے جائیں، اگر آزاد ہے تو سَو ۱۰۰ دُرّے اور غلام یا باندی ہے تو پچاس ۵۰ اور دُرّہ اس قسم کا ہو جس کے کنارہ پر گرہ نہ ہو نہ اُس کا کنارہ سخت ہو اگر ایسا ہو تو اوس کو کوٹ کر ملائم کرلیں اور متوسط طور پر ماریں، نہ آہستہ نہ بہت زور سے۔ نہ دُرّے کو سر سے اُونچا اٹھا کر مارے نہ بدن پر پڑنے کے بعد اوسے کھینچے بلکہ اُوپر کو اوٹھالے اور بدن پر ایک ہی جگہ نہ مارے، بلکہ مختلف جگہوں پر مگر چہرہ اور سر اور شرمگاہ پر نہ مارے۔ [6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷: دُرّہ مارنے کے وقت مرد کے کپڑے اوتار لیے جائیں مگر تہبند یا پاجامہ نہ اوتاریں کہ ستر ضرور ہے اور عورت کے کپڑے نہ اوتارے جائیں ہاں پوستین [7] یا روئی بھرا ہوا کپڑا پہنے ہو تو اسے اوتروالیں مگر جبکہ اوس کے نیچے کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو تو اسے بھی نہ اوتروائیں اور مرد کو کھڑا کر کے اور عورت کو بٹھا کر دُرّے ماریں۔ زمین پر لٹا کر نہ ماریں اور اگر مرد کھڑا نہ

---

1 ...... جس نے نکاح صحیح کے ساتھ وطی نہ کی ہو۔

2 ...... " الدر المختار"، کتاب الحدو د، ج ٦، ص ١٧ .

3 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الحدود ،الباب الثانی فی الزنا، ج ٢، ص ١٤٦ ، وغیره.

4 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الحدود ،الباب الثانی فی الزنا، ج ٢، ص ١٤٦ .

و"رد المحتار"، کتاب الحدود، مطلب الزنی شرعا...الخ، ج ٦ ،ص ١٩ .

5 ......"تنویر الابصار"، کتاب الحدو د، ج ٦، ص ٢٠ .

6 ......" الدر المختار" و"رد المحتار"، کتاب الحدود، مطلب الزنی شرعا...الخ، ج ٦، ص ٢٠ .

7 ...... چمڑے کا کوٹ۔

ہو تو اوسے ستون سے باندھ کر یا پکڑ کر کوڑے ماریں۔ اور عورت کے لیے اگر گڑھا کھودا جائے تو جائز ہے یعنی جبکہ زنا گواہوں سے ثابت ہوا ہو اور مرد کے لیے نہ کھودیں۔[1] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸ اگر ایک دن پچاس کوڑے مارے دوسرے دن پھر پچاس مارے تو کافی ہیں اور اگر ہر روز ایک ایک یا دو دو کوڑے مارے اور یوں مقدار پوری کی تو کافی نہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹ ایسا نہیں ہوسکتا کہ کوڑے بھی ماریں اور رجم بھی کریں اور یہ بھی نہیں کہ کوڑے مار کر کچھ دنوں کے لیے شہر بدر کردیں۔ ہاں اگر حاکم کے نزدیک شہر بدر کرنے میں کوئی مصلحت ہو تو کرسکتا ہے مگر یہ حد کے اندر داخل نہیں بلکہ امام کی جانب سے ایک علیحدہ سزا ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰ زانی اگر مریض ہے تو رجم کردینگے مگر کوڑے نہ مارینگے جب تک اچھا نہ ہو جائے ہاں اگر ایسا بیمار ہو کہ اچھے ہونے کی امید نہ ہو تو بیماری ہی کی حالت میں کوڑے ماریں مگر بہت آہستہ یا کوئی ایسی لکڑی جس میں سو (۱۰۰) شاخیں ہوں اوس سے ماریں کہ سب شاخیں اوس کے بدن پر پڑیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱ عورت کو حمل ہو تو جب تک بچہ پیدا نہ ہولے حد قائم نہ کریں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد اگر رجم کرنا ہے تو فوراً کردیں، ہاں اگر بچہ کی تربیت کرنیوالا کوئی نہ ہو تو دو۲ برس بچہ کی عمر ہونے کے بعد رجم کریں اور اگر کوڑے مارنے کا حکم ہو تو نفاس کے بعد مارے جائیں۔ عورت کو حد کا حکم ہوا اور اوس نے اپنا حاملہ ہونا بیان کیا تو عورتیں اس کا معاینہ کریں اگر یہ کہہ دیں کہ حمل ہے تو دو۲ برس تک قید میں رکھی جائے اگر اس درمیان میں بچہ پیدا ہوگیا تو وہی کریں جو اوپر مذکور ہوا اور بچہ پیدا نہ ہوا تو اب حد قائم کردیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲ محصن ہونے کی سات۷ شرطیں ہیں: ① آزاد ہونا۔ ② عاقل ہونا۔ ③ بالغ ہونا۔ ④ مسلمان ہونا۔ ⑤ نکاح صحیح ہونا۔ ⑥ نکاحِ صحیح کے ساتھ وطی ہونا۔ ⑦ میاں بی بی دونوں کا وقتِ وطی میں صفات مذکورہ کے ساتھ متصف ہونا۔ لہٰذا اگر باندی سے نکاح کیا ہے یا آزاد عورت نے غلام سے نکاح کیا تو محصن و محصنہ نہیں، ہاں اگر اوس کے آزاد ہونے کے بعد وطی

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود ،الباب الثاني في الزنا،ج٢،ص ١٤٦.
و" الدر المختار" و"رد المحتار"، كتاب الحدود ،مطلب الزنى شرعا ...الخ ،ج ٦، ص ٢١.

2 ......" الدر المختار" و"رد المحتار"، كتاب الحدود ،مطلب الزنى شرعا ...الخ ،ج ٦، ص ٢١.

3 ......" الدر المختار" و"رد المحتار"، كتاب الحدود ،مطلب في الكلام على السياسة ،ج ٦، ص ٢٢.

4 ......المرجع السابق ،ص ٢٤.　5 ......المرجع السابق.

واقع ہوئی تو اب محصن ہوگئے۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۳ مرد کے زنا پر چار گواہ گزرے اور وہ کہتا ہے کہ میں محصن نہیں حالانکہ اس کی عورت کے اس کے نکاح میں بچہ پیدا ہو چکا ہے تو رجم کیا جائے گا اور بی بی ہے مگر بچہ پیدا نہیں ہوا ہے تو جب تک گواہوں سے محصن ہونا ثابت نہ ہولے رجم نہ کرینگے۔[2] (بحر)

مسئلہ ۳۴ مرتد ہونے سے احصان جاتا رہتا ہے پھر اس کے بعد اسلام لایا تو جب تک دخول نہ ہو محصن نہ ہوگا۔ اور پاگل اور بوہرا ہونے سے بھی احصان جاتا رہتا ہے مگر ان دونوں میں اچھے ہونے کے بعد احصان لوٹ آئے گا اگرچہ افاقہ کی حالت میں وطی نہ کی ہو۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵ محصن ہونے کا ثبوت دو مرد یا ایک مرد دو عورتوں کی گواہی سے ہو جائیگا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶ محصن رہنے کے لیے نکاح کا باقی رہنا ضرور نہیں، لہٰذا نکاح کے بعد وطی کر کے طلاق دیدی تو محصن ہی ہے، اگرچہ عمر بھر مجرد[5] رہے۔[6] (درمختار)

کہاں حد واجب ہے اور کہاں نہیں

ترمذی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہاں تک ہوسکے مسلمانوں سے حدود دفع کرو (یعنی اگر حدود کے ثبوت میں کوئی شبہہ ہو تو قائم نہ کرو، اگر کوئی راہ نکل سکتی ہو تو اوسے چھوڑ دو) کہ امام معاف کرنے میں خطا کرے، یہ اوس سے بہتر ہے کہ سزا دینے میں غلطی کرے۔''[7] نیز ترمذی وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک عورت سے جبراً زنا کیا گیا۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اوس عورت پر حد نہ لگائی اور اوس مرد پر حد قائم کی جس نے اوس کے ساتھ کیا تھا۔[8]

---

1 ...... " الدر المختار"، کتاب الحدود، ج٦، ص ٢٥، وغیرہ.

2 ......"البحر الرائق"، کتاب الحدود، باب الشھادۃ علی الزنا...الخ، ج ٥، ص ٤١.

3 ......"الفتاوی الھندیة "، کتاب الحدود، الباب الثالث فی کیفیة الحد، ج ٢، ص ١٤٥.

4 ......المرجع السابق.

5 ...... یعنی شادی کے بغیر۔

6 ......"الدر المختار"، کتاب الحدود، ج ٦، ص ٢٨.

7 ......"سنن الترمذی"، کتاب الحدود، باب ماجاء فی درء الحدود، الحدیث: ١٤٢٩، ج٣، ص ١١٥.

8 ......المرجع السابق، باب ماجاء فی المرأۃ اذا استکرِھَت علی الزنا، الحدیث: ١٤٥٨، ج٣، ص ١٣٥.

مسئلہ ۱ یہ ہم اوپر بیان کر آئے کہ شبہہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے۔ وطی حرام کی نسبت یہ کہتا ہے کہ میں نے اسے حلال گمان کیا تھا تو حد ساقط ہو جائیگی اور اگر اوس نے ایسا ظاہر نہ کیا تو حد قائم کی جائیگی اور اوس کا اعتبار صرف اوس شخص کی نسبت کیا جاسکتا ہے جس کو ایسا شبہہ ہوسکتا ہے اور جس کو نہیں ہوسکتا وہ اگر دعویٰ کرے تو مسموع نہ ہوگا اور اس میں گمان کا پایا جانا ضرور ہے فقط وہم کافی نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ اکراہ[2] کا دعویٰ کیا تو محض دعویٰ سے حد ساقط نہ ہوگی جب تک گواہوں سے یہ ثابت نہ کرلے کہ اکراہ پایا گیا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳ جس عورت سے وطی کی گئی اُس میں مِلک کا شبہہ ہو تو حد قائم نہ ہوگی اگرچہ اوس کو حرام ہونے کا گمان ہو، جیسے ① اپنی اولاد کی باندی۔ ② جس عورت کو الفاظ کنایہ سے طلاق دی اور وہ عدت میں ہو، اگرچہ تین طلاق کی نیت کی ہو۔ ③ بائع[4] کا بیچی ہوئی لونڈی سے وطی کرنا جبکہ مشتری[5] نے لونڈی پر قبضہ نہ کیا ہو بلکہ بیع اگر فاسد ہو تو قبضہ کے بعد بھی۔ ④ شوہر نے نکاح میں لونڈی کا مہر مقرر کیا اور ابھی وہ لونڈی عورت کو نہ دی تھی کہ اوس لونڈی سے وطی کی۔ ⑤ لونڈی میں چند شخص شریک ہیں، اون میں سے کسی نے اوس سے وطی کی۔ ⑥ اپنے مکاتب کی کنیز[6] سے وطی کی۔ ⑦ غلام ماذون جو خود اور اوس کا تمام مال دَین میں مستغرق ہے[7]، اُس کی لونڈی سے وطی کی۔ ⑧ غنیمت میں جو عورتیں حاصل ہوئیں تقسیم سے پہلے اون میں سے کسی سے وطی کی۔ ⑨ بائع کا اوس لونڈی سے وطی کرنا جس میں مشتری کو خیار[8] تھا۔ ⑩ یا اپنی لونڈی سے استبرا سے قبل وطی کی۔ ⑪ یا اوس لونڈی سے وطی کی جو اس کی رضاعی بہن ہے۔ ⑫ یا اوس کی بہن اس کے تصرف[9] میں ہے۔ ⑬ یا اپنی اوس لونڈی سے وطی کی جو مجوسیہ[10] ہے۔ ⑭ یا اپنی زوجہ سے وطی کی[11] جو مرتدہ ہوگئی ہے یا اور کسی وجہ سے حرام ہوگئی، مثلاً اس کے بیٹے سے اوس کا تعلق ہوگیا یا اوس کی ماں یا بیٹی سے اس نے جماع کیا۔[12] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود، الباب الرابع في الوطء الذي يوجب الحد ... الخ، ج ٢، ص ١٤٧.

2 ......اس سے مراد اِکراہ شرعی ہے۔

3 ......"الدر المختار"، كتاب الحدود، باب الوطء الذي يوجب الحد ... الخ، ج ٦، ص ٢٩.

4 ...... بیچنے والا۔ 5 ...... خریدار۔ 6 ......لونڈی۔

7 ...... یعنی قرض تمام مال کو شامل ہو۔ 8 ......اختیار۔ 9 ......قبضہ، ملک، نکاح۔

10 ......آگ کی پوجا کرنے والی۔ 11 ......جماع کیا۔

12 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الحدود، باب الوطء الذي يوجب... الخ، مطلب: في بيان شبهة المحل، ج ٦، ص ٣٠-٣٢.

مسئلہ ۴ شبہہ جب محل میں ہو تو حد نہیں ہے اگرچہ وہ جانتا ہے کہ یہ وطی حرام ہے بلکہ اگرچہ اس کو حرام بتاتا ہو۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵ شبہہ فعل اس کو شبہۂ اشتباہ کہتے ہیں کہ محل تو مشتبہ نہیں، مگر اس نے اوس وطی کو حلال گمان کرلیا تو جب ایسا دعویٰ کریگا تو دونوں میں کسی پر حد قائم نہ ہوگی اگرچہ دوسرے کو اشتباہ نہ ہو، مثلاً ① ماں باپ کی لونڈی سے وطی کی یا ② عورت کو صریح لفظوں میں تین طلاقیں دیں اور زمانۂ عدت میں اوس سے وطی کی خواہ ایک لفظ سے تین طلاقیں دیں یا تین لفظوں سے۔ ایک مجلس میں یا متعدد مجلسوں میں۔ ③ یا اپنی عورت کی باندی یا ④ مولیٰ کی باندی سے وطی کی یا ⑤ مرتہن[2] نے اُس لونڈی سے وطی کی جو اس کے پاس گروی ہے یا ⑥ دوسرے کی لونڈی اس لیے عاریۃً لایا تھا کہ اوس کو گروی رکھے گا اور اوس سے وطی کی یا ⑦ عورت کو مال کے بدلے میں طلاق دی یا مال کے عوض خلع کیا، اُس سے عدت میں وطی کی یا ⑧ ام ولد کو آزاد کردیا اور زمانۂ عدت میں اوس سے وطی کی، ان سب میں حد نہیں جبکہ دعویٰ کرے کہ میرے گمان میں وطی حلال تھی اور اگر اس قسم کی وطی ہوئی اور وہ کہتا ہے کہ میں حرام جانتا تھا اور دوسرا موجود نہیں کہ اوس کا گمان معلوم ہوسکے تو جو موجود ہے، اوس پر حد قائم کی جائے گی۔[3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۶ بھائی یا بہن یا چچا کی لونڈی یا خدمت کے لیے کسی کی لونڈی عاریۃً لایا تھا یا نوکر رکھ کر لایا تھا یا اس کے پاس امانۃً تھی اوس سے وطی کی تو حد ہے اگرچہ حلال ہونے کا دعویٰ کرتا ہو۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ نکاح کے بعد پہلی شب میں جو عورت رخصت کرکے اس کے یہاں لائی گئی اور عورتوں نے بیان کیا کہ یہ تیری بی بی ہے اس نے وطی کی بعد کو معلوم ہوا کہ بی بی نہ تھی تو حد نہیں۔[5] (درمختار) یعنی جبکہ پیشتر سے[6] یہ اوس عورت کو نہ پہچانتا ہو جس کے ساتھ نکاح ہوا ہے اور اگر پہچانتا ہے اور دوسری عورت اس کے پاس لائی گئی تو اون عورتوں کا قول کس

---

1 ...... " رد المحتار"، کتاب الحدود، مطلب الزنی شرعا...الخ، ج ٦، ص ٩.

2 ...... جس کے پاس گروی رکھی ہے۔

3 ...... "الدرالمختار" کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد ...الخ، ج٦، ص ٣٣۔٣٥.

و " الفتاری الهندية"، کتاب الحدود، الباب الرابع فی الوطء الذی یوجب الحد ...الخ، ج ٢، ص ١٤٨.

4 ...... " الفتاری الهندية"، کتاب الحدود، الباب الرابع فی الوطء الذی یوجب الحد ...الخ، ج ٢، ص ١٤٨.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحدود، ج ٦، ص ٤١.

6 ...... پہلے سے۔

طرح اعتبار کریگا۔ یوہیں اگر عورتیں نہ کہیں مگر سسرال والوں نے جس عورت کو اوس کے یہاں بھیج دیا ہے اُس میں بیشک یہی گمان ہوگا کہ اسی کے ساتھ نکاح ہوا ہے جبکہ پیشتر سے دیکھا نہ ہو اور بعض واقعے ایسے ہوئے بھی ہیں کہ ایک گھر میں دو براتیں آئیں اور رخصت کے وقت دونوں بہنیں بدل گئیں اوس کی اوس کے یہاں اوسکی اس کے یہاں آ گئی لہٰذا یہ اشتباہ ضرور معتبر ہوگا واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸ شبہہ عقد یعنی جس عورت سے نکاح نہیں ہوسکتا اوس سے نکاح کر کے وطی کی مثلاً دوسرے کی عورت سے نکاح کیا یا دوسرے کی عورت ابھی عدّت میں تھی اوس سے نکاح کیا تو اگرچہ یہ نکاح نکاح نہیں مگر حد ساقط ہوگئی، مگر اسے سزا دی جائے گی۔ یوہیں اگر اوس عورت کے ساتھ نکاح تو ہوسکتا ہے مگر جس طرح نکاح کیا وہ صحیح نہ ہوا مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح کیا کہ یہ نکاح صحیح نہیں مگر ایسے نکاح کے بعد وطی کی تو حد ساقط ہوگئی۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۹ اندھیری رات میں اپنے بستر پر کسی عورت کو پایا اور اوسے زوجہ گمان کر کے وطی کی حالانکہ وہ کوئی دوسری عورت تھی تو حد نہیں۔ یوہیں اگر وہ شخص اندھا ہے اور اپنے بستر پر دوسری کو پایا اور زوجہ گمان کر کے وطی کی اگرچہ دن کا وقت ہے تو حد نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ عاقل بالغ نے پاگل عورت سے وطی کی یا اتنی چھوٹی لڑکی سے وطی کی، جس کی مثل سے جماع کیا جاتا ہو یا عورت سورہی تھی اوس سے وطی کی تو صرف مرد پر حد قائم ہوگی، عورت پر نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ مرد نے چوپایہ سے وطی کی یا عورت نے بندر سے کرائی تو دونوں کو سزا دینگے اور اوس جانور کو ذبح کر کے جلا دیں، اوس سے نفع اوٹھانا مکروہ ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲ اغلام یعنی پیچھے کے مقام میں وطی کی تو اس کی سزا یہ ہے کہ اوس کے اوپر دیوار گرا دیں یا اونچی جگہ سے اوسے اوندھا کر کے گرائیں اور اوس پر پتھر برسائیں یا اوسے قید میں رکھیں یہاں تک کہ مرجائے یا توبہ کرے یا چند بار ایسا کیا ہو تو بادشاہ اسلام اوسے قتل کر ڈالے۔ الغرض یہ فعل نہایت خبیث ہے بلکہ زنا سے بھی بدتر ہے، اسی وجہ سے اس میں حد نہیں کہ بعضوں کے

---

1 ......"الدر المختار"، کتاب الحدود، ج٦، ص٣٦۔٣٨، وغیرہ۔

2 ......"رد المحتار"، کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد ...الخ، مطلب اذا استحل المحرم ...الخ، ج ٦، ص ٤٠.

3 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الحدود، الباب الرابع فی الوطء ...الخ ج ٢، ص ١٤٩.

4 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد ...الخ، مطلب فی وطء البھیمة، ج٦، ص ٤١.

نزدیک حدقائم کرنے سے اوس گناہ سے پاک ہوجاتا ہے اور یہ اتنا برا ہے کہ جب تک توبہ خالصہ نہ ہو، اس میں پاکی نہ ہوگی اور اغلام کو[1] حلال جاننے والا کافر ہے، یہی مذہب جمہور ہے۔[2] (درمختار، بحروغیرہما)

مسئلہ ۱۳ کسی کی لونڈی غصب کرلی اور اوس سے وطی کی پھر اوس کی قیمت کا تاوان دیا تو حد نہیں اور اگر زنا کے بعد غصب کی اور تاوان دیا تو حد ہے۔ یوہیں اگر زنا کے بعد عورت سے نکاح کرلیا تو حد ساقط نہ ہوگی۔[3] (درمختار، عالمگیری)

زنا کی گواہی دے کر رجوع کرنا

مسئلہ ۱ جو امر موجب حد ہے وہ بہت پہلے پایا گیا اور گواہی اب دیتا ہے تو اگر یہ تاخیر کسی عذر کے سبب ہے مثلاً بیمار تھا یا وہاں سے کچہری دور تھی یا اوس کو خوف تھا یا راستہ اندیشہ ناک[4] تھا تو یہ تاخیر مضر[5] نہیں یعنی گواہی قبول کرلی جائے گی اور اگر بلا عذر تاخیر کی تو گواہی مقبول نہ ہوگی مگر حدِ قذف[6] میں اگرچہ بلا عذر تاخیر ہو گواہی مقبول ہے اور چوری کی گواہی دی اور تمادی ہو چکی ہے[7] تو حد نہیں مگر چور سے تاوان دلوائیں گے۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۲ اگر وہ مجرم خود اقرار کرے تو اگرچہ تمادی ہوگئی ہو حد قائم ہوگی مگر شراب پینے کا اقرار کرے اور تمادی ہو تو حد نہیں۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۳ شراب پینے کے بعد اتنا زمانہ گزرا کہ مونھ سے بُو اُڑ گئی تو تمادی ہوگئی اور اس کے علاوہ اوروں میں تمادی جب ہوگی کہ ایک مہینہ کا زمانہ گزر جائے۔[10] (تنویر)

---

1 ...... یعنی پیچھے کے مقام میں وطی کرنے کو۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد ...الخ، ج٦، ص٤٥.

و"البحرالرائق"، کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد ...الخ، ج٥، ص٢٧، ٢٨، وغیرهما.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد ...الخ، ج٦، ص٤٨.

و"الفتاوی الهندية"، کتاب الغصب، الباب الحادی عشر فیمایلحق العبد المغصوب...إلخ، ج٥، ص١٤٥.

4 ...... خطرناک۔

5 ...... نقصان دہ۔

6 ...... تہمتِ زنا کی حد۔

7 ...... یعنی اتنی مدت گزر چکی ہے جس کے بعد حد نافذ نہیں ہوتی۔

8 ......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب الشهادة علی الزنی والرجوع عنها، ج٦، ص٥٠.

9 ...... المرجع السابق.

10 ......"تنویر الأبصار"، کتاب الحدود، باب الشهادة علی الزنی والرجوع عنها، ج٦، ص٥١.

مسئلہ ۴ تمادی عارض ہونے کے بعد چار گواہوں نے زنا کی شہادت دی تو نہ زانی پر حد ہے، نہ گواہوں پر۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵ گواہی دی کہ اس نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کیا ہے اور وہ عورت کہیں چلی گئی ہے تو مرد پر حد قائم کرینگے۔ یوہیں اگر زانی خود اقرار کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں وہ کون عورت تھی تو حد قائم کی جائے گی۔ اور اگر گواہوں نے کہا معلوم نہیں وہ کون عورت تھی تو نہیں۔ اور اگر گواہوں نے بیان کیا کہ اس نے چوری کی مگر جس کی چوری کی وہ غائب ہے تو حد نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۶ چار گواہوں نے شہادت دی کہ فلاں عورت کے ساتھ اس نے زنا کیا ہے مگر دو نے ایک شہر کا نام لیا کہ فلاں شہر میں اور دو نے دوسرے شہر کا نام لیا۔ یا دو کہتے ہیں کہ اس نے جبراً زنا کیا ہے اور دو کہتے کہ عورت راضی تھی۔ یا دو نے کہا کہ فلاں مکان میں اور دو نے دوسرا مکان بتایا۔ یا دو نے کہا مکان کے نیچے والے درجہ میں زنا کیا اور دو کہتے ہیں بالا خانہ پر۔ یا دو نے کہا جمعہ کے دن زنا کیا اور دو ہفتہ کا دن بتاتے ہیں۔ یا دو نے صبح کا وقت بتایا اور دو نے شام کا۔ یا دو ایک عورت کو کہتے اور دو دوسری عورت کے ساتھ زنا ہونا بیان کرتے ہیں۔ یا چاروں ایک شہر کا نام لیتے ہیں اور چار دوسرے دوسرے شہر میں زنا ہونا کہتے ہیں اور جو دن تاریخ وقت اون چاروں نے بیان کیا وہی دوسرے چار بھی بیان کرتے ہیں تو ان سب صورتوں میں حد نہیں، نہ ان پر نہ گواہوں پر۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ مرد و عورت کے کپڑوں میں گواہوں نے اختلاف کیا کوئی کہتا ہے فلاں کپڑا پہنے ہوئے تھا اور کوئی دوسرے کپڑے کا نام لیتا ہے۔ یا کپڑوں کے رنگ میں اختلاف کیا۔ یا عورت کو کوئی دبلی بتاتا ہے کوئی موٹی یا کوئی لمبی کہتا ہے اور کوئی ٹھگنی[4] تو اس اختلاف کا اعتبار نہیں یعنی حد قائم ہوگی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ چار گواہوں نے شہادت دی کہ اس نے فلاں دن تاریخ وقت میں فلاں شہر میں فلاں عورت سے زنا کیا اور چار کہتے ہیں کہ اوسی دن تاریخ وقت میں اس نے فلاں شخص کو (دوسرے شہر کا نام لیکر) فلاں شہر میں قتل کیا تو نہ زنا کی حد قائم ہوگی

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب الشهادة علی الزنیٰ...إلخ، ج٦، ص٥١.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب الشهادة علی الزنی والرجوع عنها، ج٦، ص٥١.

3 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الحدود، الباب الخامس فی الشهادة علی الزناوالرجوع عنها، ج٢، ص١٥٢، ١٥٣.

4 ......چھوٹے قد والی۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الحدود، الباب الخامس فی الشهادة علی الزناوالرجوع عنها، ج٢، ص١٥٣.

نہ قصاص۔ یہ اوس وقت ہے کہ دونوں شہادتیں ایک ساتھ گزریں اور اگر ایک شہادت گزری اور حاکم نے اوس کے مطابق حکم کر دیا، اب دوسری گزری تو دوسری باطل ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ چار گواہوں نے زنا کی شہادت دی تھی اور ان میں ایک شخص غلام یا اندھا یا نابالغ یا مجنون ہے یا اوس پر تہمت زنا کی حد قائم ہوئی ہے یا کافر ہے تو اوس شخص پر حد نہیں مگر گواہوں پر تہمت زنا کی حد قائم ہوگی۔ اور اگر ان کی شہادت کے بنا پر حد قائم کی گئی بعد کو معلوم ہوا کہ ان میں کوئی غلام یا محدود فی القذف وغیرہ ہے جب بھی گواہوں پر حد قائم کی جائے گی اور اوس شخص پر جو کوڑے مارنے سے چوٹ آئی بلکہ مر بھی گیا اس کا کچھ معاوضہ نہیں اور اگر رجم کیا بعد کو معلوم ہوا کہ گواہوں میں کوئی شخص ناقابل شہادت تھا تو بیت المال سے دیت دینگے۔[2] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۱۰ رجم کے بعد ایک گواہ نے رجوع کی تو صرف اسی پر حدِ قذف جاری کرینگے اور اسے چوتھائی دیت دینی ہوگی اور رجم سے پہلے رجوع کی تو سب پر حدِ قذف قائم ہوگی اور اگر پانچ گواہ تھے اور رجم کے بعد ایک نے رجوع کی تو اس پر کچھ نہیں اور اون چار باقیوں میں ایک نے اور رجوع کی تو ان دونوں پر حدِ قذف ہے اور چوتھائی دیت دونوں ملکر دیں اگر پھر ایک نے رجوع کی تو اس اکیلے پر پوری چوتھائی دیت ہے اور اگر سب رجوع کر جائیں تو دیت کے پانچ حصے کریں، ہر ایک ایک حصہ دے۔[3] (بحر)

مسئلہ ۱۱ جس شخص نے گواہوں کا تزکیہ کیا[4] وہ اگر رجوع کر جائے یعنی کہے میں نے قصداً جھوٹ بولا تھا واقع میں گواہ قابل شہادت نہ تھے تو مرجوم[5] کی دیت اوسے دینی پڑے گی اور اگر وہ اپنے قول پر اڑا ہے یعنی کہتا ہے کہ گواہ قابل شہادت ہیں مگر واقع میں قابل شہادت نہیں تو بیت المال سے دیت دی جائے گی اور گواہوں پر نہ دیت ہے نہ حد قذف۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ گواہوں کا تزکیہ ہوا[7] اور رجم کر دیا گیا بعد کو معلوم ہوا کہ قابل شہادت نہ تھے تو بیت المال سے دیت

---

1. ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الحدود، الباب الخامس فی الشھادة علی الزنا والرجوع عنھا، ج۲، ص۱۵۳.
2. ......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب الشھادة علی الزنی ...إلخ، ج۶، ص۵۲، ۵۳.
   و"البحرالرائق" کتاب الحدود، باب الشھادة علی الزنی ...إلخ، ج۵، ص۳۷، ۳۸.
3. ...... "البحرالرائق" کتاب الحدود، باب الشھادة علی الزنی ...إلخ، ج۵، ص۳۸، ۳۹.
4. ......عادل و معتبر ہونے کی تحقیق کی۔
5. ...... جسے رجم کیا گیا ہو۔
6. ...... "الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب الشھادة علی الزنی ...إلخ، ج۶، ص۵۵.
7. ......بہارِ شریعت کے تمام نسخوں میں یہاں عبارت ایسے ہی مذکور ہے، غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے کیونکہ "درمختار" میں اس مقام پر "لم یزك الشھود" یعنی "گواہوں کا تزکیہ نہ ہوا" مذکور ہے۔... عِلْمِیه

دی جائے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۳ گواہوں نے بیان کیا کہ ہم نے قصداً اوس طرف نظر کی تھی تو اس کی وجہ سے فاسق نہ ہونگے اور گواہی مقبول ہے کہ اگرچہ دوسرے کی شرمگاہ کی طرف دیکھنا حرام ہے مگر بضرورت جائز ہے، لہٰذا بغرض ادائے شہادت جائز ہے جیسے دائی اور ختنہ کرنے والے اور عمل دینے والے[2] اور طبیب کو بوقت ضرورت اجازت ہے اور اگر گواہوں نے بیان کیا کہ ہم نے مزہ لینے کے لیے نظر کی تھی تو فاسق ہوگئے اور گواہی قابل قبول نہیں۔[3] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۱۴ مرد اپنے محصن ہونے سے انکار کرے تو دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے احصان ثابت ہوگا یا اوس کے بچہ پیدا ہوچکا ہے جب بھی محصن ہے اور اگر خلوت ہوچکی ہے اور مرد کہتا ہے کہ میں نے زوجہ سے وطی کی ہے مگر عورت انکار کرتی ہے تو مرد محصن ہے اور عورت نہیں۔[4] (درمختار)

شراب پینے کی حد کا بیان

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (۹۰) اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ (۹۱) وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ احْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ (۹۲)﴾[5]

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور تیروں سے فال نکالنا یہ سب ناپاک ہیں، شیطان کے کاموں سے ہیں، ان سے بچو تاکہ فلاح پاؤ۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کی وجہ سے تمھارے اندر عداوت اور بغض ڈالدے اور تم کو اللہ (عزوجل) کی یاد اور نماز سے روک دے تو کیا تم ہو باز آنے والے اور اطاعت کرو اللہ (عزوجل) کی اور رسول کی اطاعت کرو اور

[1] ...... "الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب الشهادة على الزنا والرجوع عنها، ج٦، ص٥٦.

[2] ...... یعنی حقنہ کرنے والے۔

[3] ...... "الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى ... إلخ، ج٦، ص٥٦، ٥٧.
و"البحرالرائق"، كتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى ... إلخ، ج٥، ص٤٠، ٤١.

[4] ...... "الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى ... إلخ، ج٦، ص٥٧.

[5] ...... پ٧، المائدة: ٩٠-٩٢.

پرہیز کرو اور اگر تم اعراض کروگے تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف صاف طور پہنچا دینا ہے۔

شراب پینا حرام ہے اور اس کی وجہ سے بہت سے گناہ پیدا ہوتے ہیں، لہٰذا اگر اس کو معاصی [1] اور بے حیائیوں کی اصل کہا جائے تو بجا ہے۔ احادیث میں اس کے پینے پر نہایت سخت وعیدیں آئی ہیں، چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

احادیث

حدیث ۱: ترمذی و ابوداود و ابن ماجہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ لائے، وہ تھوڑی بھی حرام ہے۔'' [2]

حدیث ۲: ابوداود ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے مُسکر اور مفتر (یعنی اعضا کو سست کرنے والی، حواس کو کند کرنے والی مثلاً افیون) سے منع فرمایا۔ [3]

حدیث ۳: بخاری و مسلم و ابوداود و ترمذی و نسائی و بیہقی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نشہ والی چیز خمر ہے (یعنی خمر کے حکم میں ہے) اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے اور جو شخص دُنیا میں شراب پیے اور اوس کی مداومت کرتا ہوا مرے اور توبہ نہ کرے، وہ آخرت کی شراب نہیں پیے گا۔'' [4]

حدیث ۴: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''ہر نشہ والی چیز حرام ہے، بیشک اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے کہ جو شخص نشہ پیے گا اوسے طینۃ الخبال سے پلائیگا۔'' لوگوں نے عرض کی، طینۃ الخبال کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ ''جہنمیوں کا پسینہ یا اون کا عصارہ (نچوڑ)۔'' [5]

حدیث ۵: صحیح مسلم میں ہے کہ طارق بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شراب کے متعلق سوال کیا حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے منع فرمایا۔ اونھوں نے عرض کی، ہم تو اوسے دوا کے لیے بناتے ہیں فرمایا: ''یہ دوا نہیں ہے، یہ تو خود بیماری ہے۔'' [6]

---

1 ...... یعنی گناہوں۔

2 ...... "جامع الترمذي"، ابواب الاشربة، باب ماجاء ما اسكر كثيره ... إلخ، الحديث: ١٨٧٢، ج٣، ص٣٤٣.

3 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الاشربة، باب النهي عن المسكر، الحديث: ٣٦٨٦، ج٣، ص٤٦١.

4 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الاشربة، باب بيان ان كل مسكر خمرا ... إلخ، الحديث: ٧٣-(٢٠٠٣)، ص١١٠٩.

5 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الاشربة، باب بيان ان كل مسكر خمرا ... إلخ، الحديث: ٧٢-(٢٠٠٢)، ص١١٠٩.

6 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الاشربة، باب تحريم التداوي بالخمر... إلخ، الحديث: ١٢-(١٩٨٤)، ص١٠٩٧.

حدیث ۶ ترمذی نے عبداللہ بن عمر اور نسائی و ابن ماجہ و دارمی نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص شراب پیے گا، اوس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی پھر اگر توبہ کرے تو اللہ (عزوجل) اوس کی توبہ قبول فرمائیگا پھر اگر پیے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اس کے بعد توبہ کرے تو قبول ہے پھر اگر پیے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اس کے بعد توبہ کرے تو اللہ (عزوجل) قبول فرمائیگا پھر اگر چوتھی مرتبہ پیے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اب اگر توبہ کرے تو اللہ (عزوجل) اوس کی توبہ قبول نہیں فرمائیگا اور نہر خبال سے اوسے پلائیگا۔''[1]

حدیث ۷ ابوداود نے دیلم حمیری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں میں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ہم سرد ملک کے رہنے والے ہیں اور سخت سخت کام کرتے ہیں اور ہم گیہوں[2] کی شراب بناتے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں کام کرنے کی قوت حاصل ہوتی ہے اور سردی کا اثر نہیں ہوتا۔ ارشاد فرمایا: ''کیا اُس میں نشہ ہوتا ہے؟'' عرض کی، ہاں۔ فرمایا: ''تو اس سے پرہیز کرو۔'' میں نے عرض کی، لوگ اسے نہیں چھوڑینگے۔ فرمایا: ''اگر نہ چھوڑیں تو اُن سے قتال کرو۔''[3]

حدیث ۸ دارمی نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''والدین کی نافرمانی کرنے والا اور جوا کھیلنے والا اور احسان جتانے والا اور شراب کی مداومت کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔''[4]

حدیث ۹ امام احمد نے ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے: ''قسم ہے میری عزت کی! میرا جو بندہ شراب کی ایک گھونٹ بھی پیے گا، میں اوسکو اوتنی ہی پیپ پلاؤں گا اور جو بندہ میرے خوف سے اوسے چھوڑے گا، میں اوس کو حوض قدس[5] سے پلاؤں گا۔''[6]

حدیث ۱۰ امام احمد و نسائی و بزار و حاکم ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''تین شخصوں پر اللہ (عزوجل) نے جنت حرام کردی۔ شراب کی مداومت کرنے والا اور والدین کی نافرمانی کرنے والا

---

1 ...... ''جامع الترمذي''، كتاب الاشربة، باب ماجاء في شارب الخمر، الحديث: ١٨٦٩، ج٣، ص ٣٤٢.

2 ......گندم۔

3 ...... ''سنن أبي داود''، كتاب الاشربة، باب النهي عن السكر، الحديث: ٣٦٨٣، ج٣، ص ٤٦٠.

4 ...... ''مشكاة المصابيح''، كتاب الحدود، باب بيان الخمر ...إلخ، الحديث: ٣٦٥٣، ج٢، ص ٣٣٠.

5 ......اس سے مراد جنت کے حوض ہیں جن میں حوضِ کوثر بھی داخل ہے۔...علمیہ

6 ......''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، حديث ابى امامة الباهلى، الحديث: ٢٢٢٨١، ج٨، ص ٢٨٦.

اور دیوث جو اپنے اہل میں بے حیائی کی بات دیکھے اور منع نہ کرے۔''[1]

حدیث ۱۱ امام احمد و ابو یعلیٰ و ابن حبان و حاکم نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''تین شخص جنت میں داخل نہ ہونگے۔ شراب کی مداومت کرنے والا اور قاطع رحم اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔''[2]

حدیث ۱۲ امام احمد نے ابن عباس سے اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''شراب کی مداومت کرنے والا مرے گا تو خدا سے ایسے ملے گا جیسا بت پرست۔''[3]

حدیث ۱۳ ترمذی و ابن ماجہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں دس شخصوں پر لعنت کی۔ ① بنانے والا اور ② بنوانے والا اور ③ پینے والا اور ④ اُٹھانے والا اور ⑤ جس کے پاس اُٹھا کر لائی گئی اور ⑥ پلانے والا اور ⑦ بیچنے والا اور ⑧ اس کے دام[4] کھانے والا اور ⑨ خریدنے والا اور ⑩ جس کے لیے خریدی گئی۔[5]

حدیث ۱۴ طبرانی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو شخص اللہ (عزوجل) اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے، وہ شراب نہ پیے اور جو شخص اللہ (عزوجل) اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے، وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جاتی ہے۔''[6]

حدیث ۱۵ حاکم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''شراب سے بچو کہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔''[7]

---

1 ...... ''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبداللّٰہ بن عمر، الحدیث: ۵۳۷۲، ج۲، ص۳۵۱.
اس حدیث کے تحت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنان تحریر فرماتے ہیں: ''بعض شارحین نے فرمایا کہ یہاں خبیث سے مراد زنا اور اسبابِ زنا ہیں یعنی جو اپنی بیوی بچوں کے زنا یا بے حیائی، بے پردگی اجنبی مردوں سے اختلاط، بازاروں میں زینت سے پھرنا، بے حیائی کے گانے ناچ وغیرہ دیکھ کر باوجود قدرت کے نہ روکے وہ بے حیا دیُّوث ہے مگر مرقات نے یہاں فرمایا کہ تمام بے غیرتی کے گناہ اس میں شامل ہیں جیسے شراب نوشی، غسلِ جنابت نہ کرنا دیگر اس قسم کے جُرم، اللہ تعالیٰ دینی غیرت دے۔
(''مرقاۃ المفاتیح''، ج۷، ص۲۴۱ تحت الحدیث: ۳۶۵۵،''مرآۃ المناجیح''، ج۵، ص۳۳۷)

2 ......''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، حدیث ابی موسی الاشعری، الحدیث: ۱۹۵۸۶، ج۷، ص۱۳۹.

3 ......''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبداللّٰہ بن العباس، الحدیث: ۲۴۵۳، ج۱، ص۵۸۳.

4 ...... قیمت۔

5 ......''جامع الترمذي''، کتاب البیوع، باب النهی ان یتخذ الخمر خلا، الحدیث: ۱۲۹۹، ج۳، ص۴۷.

6 ...... ''المعجم الکبیر''، الحدیث: ۱۱۴۶۲، ج۱۱، ص۱۵۳.

7 ...... ''المستدرك للحاکم''، کتاب الاشربة، باب اجتنبوا الخمر ...إلخ، الحدیث: ۷۳۱۳، ج۵، ص۲۰۱.

حدیث ۱۶ ابن ماجہ وبیہقی ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہتے ہیں مجھے میرے خلیل صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے وصیت فرمائی: کہ ''خدا کے ساتھ شرک نہ کرنا، اگرچہ ٹکڑے کردیے جاؤ، اگرچہ جلا دیے جاؤ اور نماز فرض کو قصداً[1] ترک نہ کرنا کہ جو شخص اسے قصداً چھوڑے، اوس سے ذمہ بری ہے اور شراب نہ پینا کہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔''[2]

حدیث ۱۷ ابن حبان وبیہقی حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ام الخبائث (شراب) سے بچو کہ گزشتہ زمانہ میں ایک شخص عابد تھا اور لوگوں سے الگ رہتا تھا ایک عورت اُس پر فریفتہ[3] ہوگئی اس نے اوس کے پاس ایک خادمہ کو بھیجا کہ گواہی کے لیے اوسے بُلا کر لا، وہ بُلا کر لائی، جب مکان کے دروازوں میں داخل ہوتا گیا خادمہ بند کرتی گئی جب اندر کے مکان میں پہنچا دیکھا کہ ایک خوبصورت عورت بیٹھی ہے اور اوس کے پاس ایک لڑکا ہے اور ایک برتن میں شراب ہے، اس عورت نے کہا میں نے تجھے گواہی کے لیے نہیں بلایا ہے بلکہ اس لیے بلایا ہے کہ یا اس لڑکے کو قتل کر یا مجھ سے زنا کر یا شراب کا ایک پیالہ پی اگر تو ان باتوں سے انکار کرتا ہے تو میں شور کروں گی اور تجھے رسوا کردونگی۔ جب اوس نے دیکھا کہ مجھے ناچار کچھ کرنا ہی پڑیگا کہا، ایک پیالہ شراب کا مجھے پلا دے جب ایک پیالہ پی چکا تو کہنے لگا اور دے جب خوب پی چکا تو زنا بھی کیا اور لڑکے کو قتل بھی کیا، لہٰذا شراب سے بچو۔ خدا کی قسم! ایمان اور شراب کی مداومت مرد کے سینہ میں جمع نہیں ہوتے، قریب ہے کہ اون میں کا ایک دوسرے کو نکال دے۔[4]

حدیث ۱۸ ابن ماجہ وابن حبان ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ ''میری امت میں کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اوس کا نام بدل کر کچھ اور رکھیں گے اور اون کے سروں پر باجے بجائے جائیں گے اور گانے والیاں گائیں گی یہ لوگ زمین میں دھنسا دیے جائیں گے اور ان میں کے کچھ لوگ بندر اور سوئر بنا دیے جائیں گے۔''[5]

حدیث ۱۹ ترمذی و ابو داود نے معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شراب پیے، اُسے کوڑے مارو اور اگر چوتھی مرتبہ پھر پیے تو اسے قتل کر ڈالو۔'' اور یہ حدیث جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بھی مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ چوتھی بار حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی خدمت میں شراب خوار[6] لایا گیا، اُسے کوڑے مارے

---

1 ......جان بوجھ کر۔

2 ......"سنن ابن ماجه"، أبواب الفتن، باب الصبر علی البلاء، الحديث: ٤٠٣٤، ج٤، ص٣٧٦.

3 ......عاشق۔

4 ......"صحيح ابن حبان"، كتاب الاشربة، فصل فی الاشربة، الحديث: ٥٣٢٤، ج٧، ص٣٦٧.

5 ......"سنن ابن ماجه"، أبواب الفتن، باب العقوبات، الحديث: ٤٠٢٠، ص٢٧١٩.

6 ......شراب پینے والا۔

اور قتل نہ کیا یعنی قتل کرنا منسوخ ہے۔ [1]

حدیث ۲۰ بخاری و مسلم انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے شراب کے متعلق شاخوں اور جوتیوں سے مارنے کا حکم دیا۔ [2]

حدیث ۲۱ صحیح بخاری میں سائب بن یزید رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہتے ہیں کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے زمانہ میں اور حضرت ابوبکر کے زمانۂ خلافت میں اور حضرت عمر کے ابتدائی زمانۂ خلافت میں شرابی لایا جاتا، ہم اپنے ہاتھوں اور جوتوں اور چادروں سے اوسے مارتے پھر حضرت عمر نے چالیس کوڑے کا حکم دیا پھر جب لوگوں میں سرکشی ہوگئی تو اَسّی ۸۰ کوڑے کا حکم دیا۔ [3]

حدیث ۲۲ امام مالک نے ثور بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی نے حدِ خمر [4] کے متعلق صحابہ سے مشورہ کیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: کہ میری رائے یہ ہے کہ اسے اَسّی ۸۰ کوڑے مارے جائیں کیونکہ جب پیے گا نشہ ہوگا اور جب نشہ ہوگا، بیہودہ بکے گا اور جب بیہودہ بکے گا، افترا کرے گا، لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اَسّی ۸۰ کوڑوں کا حکم دیا۔ [5]

احکام فقہیّہ

مسئلہ ۱ مسلمان، عاقل، بالغ، ناطق، غیر مضطر [6] بلا اکراہ شرعی [7] خمر [8] کا ایک قطرہ بھی پیے تو اوس پر حد قائم کی جائے گی جبکہ اوسے اس کا حرام ہونا معلوم ہو۔ کافر یا مجنون یا نابالغ یا گونگے نے پی تو حد نہیں۔ یوہیں اگر پیاس سے مرا جاتا تھا اور پانی نہ تھا کہ پی کر جان بچاتا اور اتنی پی کہ جان بچ جائے تو حد نہیں اور اگر ضرورت سے زیادہ پی تو حد ہے۔ یوہیں اگر کسی نے شراب پینے پر مجبور کیا یعنی اکراہ شرعی پایا گیا تو حد نہیں۔ شراب کی حرمت کو جانتا ہو اس کی دو۲ صورتیں ہیں ایک یہ کہ واقع میں اوسے معلوم ہو کہ یہ حرام ہے دوسرے یہ کہ دارالاسلام میں رہتا ہو تو اگرچہ نہ جانتا ہو حکم یہی دیا جائیگا کہ اسے معلوم ہے کیونکہ

---

1 ......"جامع الترمذي"، كتاب الحدود، باب ماجاء من شرب الخمر فاجلدوه... إلخ، الحديث:١٤٤٩، ج٣، ص١٢٨.

2 ......"صحيح البخاري"، كتاب الحدود، باب ماجاء في ضرب شارب الخمر، الحديث:٦٧٧٣، ج٤، ص٣٢٨.

3 ......"صحيح البخاري"، كتاب الحدود، باب الضرب بالجريد والنعال، الحديث:٦٧٧٩، ج٤، ص٣٢٩.

4 ......یعنی شراب کی سزا۔

5 ......"الموطأ"، للإمام مالك، كتاب الأشربة، باب الحد في الخمر، الحديث:١٦١٥، ج٢، ص٣٥١.

6 ......یعنی انتہائی مجبور نہ ہو۔ 7 ......اکراہ شرعی کے بغیر۔ 8 ......شراب۔

دارالاسلام میں جہل[1] عذر نہیں لہٰذا اگر کوئی حربی دارالحرب سے آکر مشرف باسلام ہوا[2] اور شراب پی اور کہتا ہے مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ حرام ہے تو حد نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲ شراب پی اور کہتا ہے میں نے دودھ یا شربت اسے تصور کیا تھا یا کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ شراب ہے تو حد ہے اور اگر کہتا ہے میں نے اسے نبیذ سمجھا تھا تو حد نہیں۔[4] (بحر)

مسئلہ ۳ انگور کا کچا پانی جب خود جوش کھانے لگے اور اوس میں جھاگ پیدا ہو جائے اُسے خمر کہتے ہیں۔ اسکے ساتھ پانی ملا دیا ہو اور پانی کم ہو جب بھی خالص کے حکم میں ہے کہ ایک قطرہ پینے پر بھی حد قائم ہوگی اور پانی زیادہ ہے تو جب تک نشہ نہ ہو حد نہیں اور اگر انگور کا پانی پکا لیا گیا تو جب تک اسکے پینے سے نشہ نہ ہو حد نہیں۔ اور اگر خمر کا عرق کھینچا[5] تو اس عرق کا بھی وہی حکم ہے کہ ایک قطرہ پر بھی حد ہے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴ خمر کے علاوہ اور شرابیں پینے سے حد اوس وقت ہے کہ نشہ آجائے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۵ شراب پی کر حرم میں داخل ہوا تو حد ہے مگر جبکہ حرم میں پناہ لی تو حد نہیں اور حرم میں پی تو حد ہے دارالحرب میں پینے سے بھی حد نہیں۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶ نشہ کی حالت میں حد قائم نہ کریں بلکہ نشہ جاتے رہنے کے بعد قائم کریں اور نشہ کی حالت میں قائم کر دی تو نشہ جانے کے بعد پھر اعادہ کریں۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۷ شراب خوار پکڑا گیا اور اس کے مونھ میں ہنوز[10] بُو موجود ہے، اگرچہ افاقہ ہو گیا ہو[11] یا نشہ کی حالت میں لایا گیا اور گواہوں سے شراب پینا ثابت ہو گیا تو حد ہے اور اگر جس وقت اونھوں نے پکڑا تھا اوس وقت نشہ تھا اور بُو تھی،

---

1 ...... یعنی لاعلمی۔ 2 ......اسلام لایا، اسلام سے سرفراز ہوا۔

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب حدالشّرب المحرّم، ج٦، ص٥٨۔٦١.

4 ......"البحرالرائق"، کتاب الحدود، باب حد الشّرب، ج٥، ص٤٣.

5 ......رس نکالا، رس چوسا۔

6 ......"ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب حد الشّرب المحرّم، ج٦، ص٥٩.

7 ......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب حدالشّرب المحرّم، ج٦، ص٦٠.

8 ......"ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب حدالشّرب المحرّم، مطلب: فی نجاسة العرق...إلخ، ج٦، ص٦٢.

9 ......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب حدالشّرب المحرّم، ج٦، ص٥٨و٦٢.

10 ......ابھی تک۔ 11 ......ہوش میں آ گیا ہو۔

مگر عدالت دور ہے وہاں تک لاتے لاتے نشہ اور بو جاتی رہی تو حد ہے، جبکہ گواہ بیان کریں کہ ہم نے جب پکڑا تھا اوس وقت نشہ تھا اور بُوتھی۔ [1] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: نشہ والا اگر ہوش آنے کے بعد شراب پینے کا خود اقرار کرے اور ہنوز [2] بُو موجود ہے تو حد ہے اور بو جاتی رہنے کے بعد اقرار کیا تو حد نہیں۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: نشہ یہ ہے کہ بات چیت صاف نہ کر سکے اور کلام کا اکثر حصہ ہذیان [4] ہو اگرچہ کچھ باتیں ٹھیک بھی ہوں [5] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۰: شراب پینے کا ثبوت فقط مونھ میں شراب کی سی بدبو آنے بلکہ قے میں شراب نکلنے سے بھی نہ ہوگا یعنی فقط اتنی بات سے کہ بُو پائی گئی یا شراب کی قے کی حد قائم نہ کرینگے کہ ہوسکتا ہے حالت اِضطرار [6] یا اکراہ میں پی ہو مگر بو یا نشہ کی صورت میں تعزیر کرینگے جبکہ ثبوت نہ ہوا اور اس کا ثبوت دو مردوں کی گواہی سے ہوگا۔ اور ایک مرد اور دو عورتوں نے شہادت دی تو حد قائم کرنے کے لیے یہ ثبوت نہ ہوا۔ [7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: قاضی کے سامنے جب گواہوں نے کسی شخص کے شراب پینے کی شہادت دی تو قاضی اون سے چند سوال کرے گا۔ خمر کس کو کہتے ہیں۔ اس نے کس طرح پی، اپنی خواہش سے یا اِکراہ [8] کی حالت میں، کب پی، اور کہاں پی، کیونکہ تمادی [9] کی صورت میں یا دارالحرب میں پینے سے حد نہیں۔ جب گواہ ان امور کے جواب دے لیں تو وہ شخص جس کے اوپر یہ شہادت گزری روک لیا جائے اور گواہوں کی عدالت کے متعلق سوال کرے اگر ان کا عادل ہونا ثابت ہو جائے تو حد کا حکم دیا جائے۔ گواہوں کا بظاہر عادل ہونا کافی نہیں جب تک اس کی تحقیق نہ ہولے۔ [10] (درمختار)

---

1 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الحدود، الباب السادس فی حد الشرب، ج۲، ص۱۵۹.

2 ...... اب بھی۔

3 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الحدود، الباب السادس فی حد الشرب، ج۲، ص۱۵۹.

4 ...... بے ہودہ باتیں کرنا، بکواس۔

5 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الحدود، الباب السادس فی حد الشرب، ج۲، ص۱۵۹.
و "الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب حدالشّرب المحرّم، ج٦، ص٦٥.

6 ...... ایسی حالت جس میں نہ کھائے نہ پیے تو مر جانے کا غالب گمان ہو۔

7 ...... "الدرالمختار وردالمحتار"، کتاب الحدود، باب حدالشّرب المحرّم، مطلب: فی نجاسة العرق... إلخ، ج٦، ص٦٣.

8 ...... یعنی اِکراہ شرعی۔

9 ...... وہ میعاد جس کے گزرنے کے بعد حد وغیرہ نافذ نہیں ہوتی۔

10 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب حدالشّرب المحرّم، ج٦، ص٦٣.

مسئلہ ۱۲ گواہوں نے جب بیان کیا، اس نے شراب پی اور کسی نے مجبور نہ کیا تھا تو اس کا یہ کہنا کہ مجھے مجبور کیا گیا، سُنا نہ جائیگا۔ [1] (بحر)

مسئلہ ۱۳ گواہوں میں اگر باہم اختلاف ہوا ایک صبح کا وقت بتاتا ہے دوسرا شام کا یا ایک نے کہا شراب پی دوسرا کہتا ہے شراب کی قے کی یا ایک پینے کی گواہی دیتا ہے اور دوسرا اس کی کہ میرے سامنے اقرار کیا ہے تو ثبوت نہ ہوا اور حد قائم نہ ہوگی۔ [2] (درمختار) مگران سب صورتوں میں سزا دینگے۔

مسئلہ ۱۴ اگر خود اقرار کرتا ہو تو ایک بار اقرار کافی ہے حد قائم کردیں گے جبکہ اقرار ہوش میں کرتا ہو اور نشہ میں اقرار کیا تو کافی نہیں۔ [3] (درمختار)

مسئلہ ۱۵ کسی فاسق کے گھر میں شراب پائی گئی یا چند شخص اکٹھے ہیں اور وہاں شراب بھی رکھی ہے اور اون کی مجلس اوس قسم کی ہے جیسے شراب پینے والے شراب پینے بیٹھا کرتے ہیں اگرچہ اُنھیں پیتے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا تو ان پر حد نہیں مگر سب کو سزا دیجائے۔ [4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶ اس کی حد میں اَسّی ۸۰ کوڑے مارے جائیں گے اور غلام کو چالیس ۴۰ اور بدن کے متفرق [5] حصوں میں ماریں گے، جس طرح حد زنا میں بیان ہوا۔ [6] (درمختار)

مسئلہ ۱۷ نشہ کی حالت میں تمام وہ احکام جاری ہوں گے جو ہوش میں ہوتے ہیں، مثلاً اپنی زوجہ کو طلاق دیدی تو طلاق ہوگئی یا اپنا کوئی مال بیچ ڈالا تو بیع ہوگئی۔ صرف چند باتوں میں اس کے احکام علیحدہ ہیں۔ ① اگر کوئی کلمۂ کفر بکا تو اوسے مرتد کا حکم نہ دیں گے یعنی اوس کی عورت بائن نہ ہوگی رہا یہ کہ عنداللہ بھی کافر ہوگا یا نہیں اگر قصداً کفر بکا ہے تو عنداللہ کافر ہے، ورنہ نہیں۔ ② جو حدود خالص حق اللہ ہیں اون کا اقرار کیا تو اقرار صحیح نہیں اسی وجہ سے اگر شراب پینے کا نشہ کی حالت میں اقرار کیا تو حد نہیں۔ ③ اپنی شہادت پر دوسرے کو گواہ نہیں بنا سکتا۔ ④ اپنے چھوٹے بچہ کا مہر مثل سے زیادہ پر نکاح نہیں کرسکتا۔ ⑤ اپنی نابالغہ لڑکی کا مہر مثل سے کم پر نکاح نہیں کرسکتا۔ ⑥ کسی نے ہوش کے وقت اسے وکیل کیا تھا کہ یہ میرا سامان بیچ دے

---

1 ...... "البحرالرائق"، کتاب الحدود، باب حد الشّرب، ج٥، ص٤٣.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب حدالشرّب المحرّم، ج٦، ص٦٤.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب حدالشرّب المحرّم، مطلب: فی نجاسة العرق ...إلخ، ج٦، ص٦٤.

5 ...... مختلف۔

6 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب حدالشرّب المحرّم، مطلب: فی نجاسة العرق ...إلخ، ج٦، ص٦٤.

اورنشہ میں بیچا تو بیع نہ ہوئی۔ ⑦ کسی نے ہوش میں وکیل کیا تھا کہ تو میری عورت کو طلاق دیدے اورنشہ میں اوس کی عورت کو طلاق دی تو طلاق نہ ہوئی۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸ بھنگ اورافیون پینے سے نشہ ہوتو حد قائم نہ کرینگے مگر سزادی جائے اوران سے نشہ کی حالت میں طلاق دی تو ہوجائے گی جبکہ نشہ کے لیے استعمال کی ہواوراگر علاج کے طور پر استعمال کی ہوتو نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹ حد ماری جارہی تھی اور بھاگ گیا پھر پکڑ کر لایا گیا اگر تمادی آ گئی ہے تو چھوڑ دیں گے ورنہ بقیہ پوری کریں اوراگر دوبارہ پھر پی اور حد قائم کرنے کے بعد ہے تو دوسری مرتبہ پھر حد قائم کریں اوراگر پہلے بالکل نہیں ماری گئی یا کچھ کوڑے مارے تھے کچھ باقی تھے تو اب دوسری بار کے لیے حد ماریں پہلی اسی میں متداخل[3] ہوگئی۔[4]

(درمختار، ردالمحتار)

حد قذف کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ ﴾[5]

اور جولوگ مسلمان مرداورعورتوں کوناکردہ باتوں سے ایذادیتے ہیں اُنھوں نے بہتان اورکھلا ہوا گناہ اوٹھایا۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ﴾[6]

اور جولوگ پارساعورتوں کوتہمت لگاتے ہیں پھر چار گواہ نہ لائیں اون کواَسّی ۸۰ کوڑے مارواوراون کی گواہی کبھی قبول نہ کرو اوروہ لوگ فاسق ہیں مگروہ کہ اس کے بعدتوبہ کریں اوراپنی حالت درست کرلیں تو بیشک اللہ (عزوجل) بخشنے والامہربان ہے۔

---

1 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"،کتاب الحدود،باب حدالشرب المحرم،مطلب:فی نجاسة العرق...إلخ،ج٦،ص٦٥.

2 ......"ردالمحتار"،کتاب الحدود،باب حدالشرب المحرم،مطلب:فی البنج...إلخ،ج٦،ص٦٦.

3 ......یعنی اب دوسری بارحد مارنے سے پہلی بھی اداہوجائے گی،علیحدہ سے پہلی کو پورانہیں کیاجائے گا۔

4 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"،کتاب الحدود،باب حدالشرب المحرم،مطلب:فی البنج...إلخ،ج٦،ص٦٧.

5 ......پ٢٢،الاحزاب:٥٨.　6 ......پ١٨،النور:٤،٥.

احادیث

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے مملوک پر زنا کی تہمت لگائے، قیامت کے دن اوس پر حد لگائی جائے گی مگر جبکہ واقع میں وہ غلام ویسا ہی ہے، جیسا اوس نے کہا۔''[1]

حدیث ۲: عبدالرزاق عکرمہ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں ایک عورت نے اپنی باندی کوزانیہ کہا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: تو نے زنا کرتے دیکھا ہے؟ اوس نے کہا، نہیں۔ فرمایا: قسم ہے اوس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! قیامت کے دن اس کی وجہ سے لو ہے کے اَسّی ۸۰ کوڑے تجھے مارے جائیں گے۔[2]

مسائلِ فقہیّہ

مسئلہ ۱: کسی کو زنا کی تہمت لگانے کو قذف کہتے ہیں اور یہ کبیرہ گناہ ہے۔ یوہیں لواطت کی تہمت بھی کبیرہ گناہ ہے مگر لواطت کی تہمت لگائی تو حد نہیں بلکہ تعزیر ہے اور زنا کی تہمت لگانے والے پر حد ہے۔ حد قذف آزاد پر اَسّی ۸۰ کوڑے ہے اور غلام پر چالیس۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: زنا کے علاوہ اور کسی گناہ کے اتہام[4] کو قذف نہ کہیں گے نہ اس پر حد ہے البتہ بعض صورتوں میں تعزیر ہے[5] جس کا بیان ان شاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ (بحر)

مسئلہ ۳: قذف کا ثبوت دو ۲ مردوں کی گواہی سے ہوگا یا اوس تہمت لگانے والے کے اقرار سے۔ اور اس جگہ عورتوں کی گواہی یا شہادۃ علی الشہادۃ[6] کافی نہیں بلکہ ایک قاضی نے اگر دوسرے قاضی کے پاس لکھ بھیجا کہ میرے نزدیک قذف کا ثبوت ہو چکا ہے اور کتاب القاضی کے شرائط بھی پائے جائیں جب بھی یہ دوسرا قاضی حد قذف قائم نہیں کرسکتا۔ یوہیں

---

1 ......''صحیح مسلم''،کتاب الأیمان،باب التغلیظ علی من قذف... إلخ،الحدیث:۳۷۔(۱۶۶۰)،ص۹۰۵.

2 ......''المصنّف''،لعبدالرزاق،کتاب العقول،[باب قذف الرجل مملوکه]،الحدیث:۱۸۲۹۱،ج۹،ص۳۲۰.

3 ...... ''الدرالمختار''و''ردالمحتار''،کتاب الحدود،باب حد القذف،ج٦،ص٦٩.

4 ......تہمت لگانا۔

5 ......''البحرالرائق''،کتاب الحدود،باب حد القذف،ج۵،ص۴۹.

6 ......اصل گواہ قاضی کے پاس حاضر نہ ہو سکے وہ کسی دوسرے سے کہے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں تم میری طرف سے قاضی کے دربار میں یہ گواہی دے دینا۔

اگر قاذف[1] نے قذف سے انکار کیا اور گواہوں سے ثبوت نہ ہوا تو اوس سے حلف نہ لیں گے اور اگر اوس پر حلف رکھا گیا اور اوس نے قسم کھانے سے انکار کر دیا تو حد قائم نہ کرینگے اور اگر گواہوں میں باہم اختلاف ہوا، ایک گواہ قذف کا کچھ وقت بتا تا ہے اور دوسرا گواہ دوسرا وقت کہتا ہے تو یہ اختلاف معتبر نہیں یعنی حد جاری کرینگے۔ اور اگر ایک نے قذف کی شہادت دی اور دوسرے نے اقرار کی یا ایک کہتا ہے مثلاً فارسی زبان میں تہمت لگائی اور دوسرا یہ بیان کرتا ہے کہ اُردو میں تو حد نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴ جب اس قسم کا دعویٰ قاضی کے یہاں ہو اور گواہ ابھی نہیں لایا ہے تو تین دن تک قاذف کو محبوس[3] رکھیں گے اور اوس شخص سے گواہوں کا مطالبہ ہوگا اگر تین دن کے اندر گواہ لا یا فبہا[4] ورنہ اوسے رہا کر دینگے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۵ تہمت لگانے والے پر حد واجب ہونے کے لیے چند شرطیں ہیں۔ جس پر تہمت لگائی وہ ① مسلمان، ② عاقل، ③ بالغ، ④ آزاد، ⑤ پارسا ہو اور ⑥ تہمت لگانے والے کا نہ وہ لڑکا ہو، نہ پوتا اور ⑦ نہ گونگا ہو، ⑧ نہ خصی، ⑨ نہ اوس کا عضو تناسل جڑ سے کٹا ہو، ⑩ نہ اوس نے نکاح فاسد کے ساتھ وطی کی اور ⑪ اگر عورت کو تہمت لگائی تو وہ ایسی نہ ہو جس سے وطی نہ کی جا سکے اور ⑫ وقتِ حد تک وہ شخص محصن ہو، لہٰذا معاذ اللہ قذف کے بعد مرتد ہو گیا یا مجنون یا بوہرا ہو گیا یا وطی حرام کی یا گونگا ہو گیا تو حد نہیں۔[6] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۶ جس عورت کو اس نے تین طلاقیں یا طلاق بائن دی اور زمانہ عدت میں اوس سے وطی کی یا کسی لونڈی سے وطی کی پھر اوس کے خریدنے یا اوس سے نکاح کرنے کا دعویٰ کیا یا مشترک لونڈی تھی اوس سے وطی کی یا کسی عورت سے جبراً[7] زنا کیا یا غلطی سے زوجہ کے بدلے دوسری عورت اس کے یہاں رخصت کر دی گئی اور اس نے اوس سے وطی کی یا زمانۂ کفر میں زنا کیا تھا پھر مسلمان ہوا۔ یا حالتِ جنون میں زنا کیا۔ یا جو باندی اس پر ہمیشہ کے لیے حرام تھی اوس سے وطی کی۔ یا جو باندی اس کے

---

1. ......زنا کی تہمت لگانے والا۔
2. ......"ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج۶، ص۷۰.
3. ......قید۔
4. ......تو بہتر۔
5. ......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج۶، ص۷۱.
6. ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج۶، ص۷۱ .
   و"الفتاوی الهندية"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حدالقذف والتعزیر، ج۵، ص۱۶۰، ۱۶۱.
7. ......یعنی زبردستی۔

باپ کی موطوءہ تھی اوسے اس نے خریدا اور وطی کی۔ یا اوس کی ماں سے اس نے خود وطی کی تھی اب اس لڑکی کو خریدا اور وطی کی۔ ان سب صورتوں میں اگر کسی نے اس شخص پر زنا کی تہمت لگائی تو اوس پر حد نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ حرہ[2] اس کے نکاح میں ہے اسکے ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کیا۔ یا ایسی دو عورتوں کو نکاح میں جمع کیا جن کا جمع کرنا حرام تھا جیسے دو بہنیں یا پھوپی بھتیجی اور وطی کی۔ یا اس کے نکاح میں چار عورتیں موجود ہیں اور پانچویں سے نکاح کر کے جماع کیا۔ یا کسی عورت سے نکاح کر کے وطی کی بعد کو معلوم ہوا کہ یہ عورت مصاہرت کی وجہ سے اس پر حرام تھی۔ پھر کسی نے زنا کی تہمت لگائی تو تہمت لگانے والے پر حد نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ کسی عورت سے بغیر گواہوں کے نکاح کیا۔ یا شوہر والی عورت سے جان بوجھ کر نکاح کیا۔ یا جان بوجھ کر عدّت کے اندر یا اوس عورت سے نکاح کیا جس سے نکاح حرام ہے اور ان سب صورتوں میں وطی بھی کی تو تہمت لگانے والے پر حد نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ جس عورت پر حدِ زنا قائم ہو چکی ہے اوس کو کسی نے تہمت لگائی۔ یا ایسی عورت پر تہمت لگائی جس میں زنا کی علامت موجود ہے مثلاً میاں بی بی میں قاضی نے لعان کرایا اور بچہ کا نسب باپ سے منقطع کر کے عورت کی طرف منسوب کر دیا۔ یا عورت کے بچہ ہے جس کا باپ معلوم نہیں تو ان سب صورتوں میں تہمت لگانے والے پر حد نہیں۔ اور اگر لعان بغیر بچہ کے ہوا۔ یا بچہ موجود تھا مگر اوس کا نسب باپ سے منقطع نہ کیا یا نسب بھی منقطع کر دیا مگر بعد میں شوہر نے اپنا جھوٹا ہونا بیان کیا اور بچہ باپ کی طرف منسوب کر دیا گیا تو ان صورتوں میں عورت پر تہمت لگانے سے حد ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ جس عورت کو اس نے شہوت کے ساتھ چھوا یا شرمگاہ کی طرف شہوت کے ساتھ نظر کی اب اوس کی ماں یا بیٹی کو خرید کر یا نکاح کر کے وطی کی۔ یا جس عورت کو اس کے باپ یا بیٹے نے اوسی طرح چھوا یا نظر کی تھی اوس کو اس نے خرید کر یا نکاح کر کے وطی کی اور کسی نے زنا کی تہمت لگائی تو اوس پر حد ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ اپنی عورت سے حیض میں جماع کیا۔ یا عورت سے ظہار کیا تھا اور بغیر کفارہ دیے جماع کیا یا عورت روزہ

---

1 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حدالقذف والتعزیر، ج۲، ص۱۶۱.

2 ...... آزاد عورت جو باندی نہ ہو۔

3 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حدالقذف والتعزیر، ج۲، ص۱۶۱.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... المرجع السابق.

دار تھی اور شوہر کو معلوم بھی تھا اور جماع کیا تو ان صورتوں میں تہمت لگانے والے پر حد ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ زنا کی تہمت لگائی اور حد قائم ہونے سے پہلے اوس شخص نے زنا کیا جس پر تہمت لگائی۔ یا کسی ایسی عورت سے وطی کی جس سے وطی حرام تھی۔ یا معاذ اللہ مرتد ہوگیا اگر چہ پھر مسلمان ہوگیا تو ان سب صورتوں میں حد ساقط ہوگئی[2]۔[3] (بحر)

مسئلہ ۱۳ حدِ قذف اوس وقت قائم ہوگی جب صریح لفظ زنا سے تہمت لگائی مثلاً تُو زانی ہے یا تُو نے زنا کیا یا تُو زنا کار ہے اور اگر صریح لفظ نہ ہو مثلاً یہ کہ تُو نے وطی حرام کی یا تُو نے حرام طور پر جماع کیا تو حد نہیں اور اگر یہ کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ تُو زانی ہے یا مجھے فلاں نے اپنی شہادت پر گواہ بنایا ہے کہ تُو زانی ہے یا کہا تُو فلاں کے پاس جا کر اوس سے کہہ کہ تُو زانی ہے اور قاصد نے یوہیں جا کر کہہ دیا تو حد نہیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴ اگر کہا کہ تو اپنے باپ کا نہیں یا اوس کے باپ کا نام لے کر کہا کہ تو فلاں کا بیٹا نہیں حالانکہ اوس کی ماں پاک دامن عورت ہے اگر چہ یہ شخص جس کو کہا گیا کیسا ہی ہو تو حد ہے جبکہ یہ الفاظ غصہ میں کہے ہوں اور اگر رضا مندی میں کہے تو حد نہیں کیونکہ اس کے یہ معنے بن سکتے ہیں کہ تو اپنے باپ سے مشابہ نہیں[5] مگر پہلی صورت میں شرط یہ ہے کہ جس پر تہمت لگائی وہ حد کا طالب ہو اگر چہ تہمت لگانے کے وقت وہاں موجود نہ تھا۔ اور اگر کہا کہ تو اپنے باپ ماں کا نہیں یا تو اپنی ماں کا نہیں تو حد نہیں۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۵ اگر دادا یا چچا یا ماموں یا مربی[7] کا نام لیکر کہا کہ تو اوس کا بیٹا ہے تو حد نہیں کیونکہ ان لوگوں کو بھی مجازاً باپ کہہ دیا کرتے ہیں۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۱۶ کسی شخص کو اوس کی قوم کے سوا دوسری قوم کی طرف نسبت کرنا یا کہنا کہ تو اوس قوم کا نہیں ہے سبب حد

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود، الباب السابع فی حدالقذف والتعزير، ج۲، ص۱۶۱.

2 ...... یعنی اب حد قائم نہ ہوگی۔

3 ...... "البحرالرائق"، كتاب الحدود، باب حد القذف، ج۵، ص۵۲.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحدود، باب حد القذف، ج۶، ص۷۳.

5 ...... یعنی اپنے باپ جیسا نہیں۔

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب حد القذف، ج۶، ص۷۵.

7 ...... پرورش کرنے والا۔

8 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب حد القذف، ج۶، ص۷۸.

نہیں۔ پھر اگر کسی ذلیل قوم کی طرف نسبت کیا تو مستحقِ تعزیر ہے جبکہ حالت غصہ میں کہا ہو کہ یہ گالی ہے اور گالی میں سزا ہے۔ [1] (درمختار، ردالمحتار) اگر کسی شخص نے بہادری کا کام کیا اوس پر کہا کہ یہ پٹھان ہے تو اس میں کچھ نہیں کہ یہ نہ تہمت ہے، نہ گالی۔

مسئلہ ۱۷ کسی عفیفہ [2] عورت کو رنڈی [3] یا کسبی [4] کہا تو یہ قذف ہے اور حد کا مستحق ہے کہ یہ لفظ اُنھیں کے لیے ہے جنھوں نے زنا کو پیشہ کرلیا ہے۔

مسئلہ ۱۸ ولدالزنا [5] یا زنا کا بچہ کہا یا عورت کو زانی کہا تو حد ہے اور اگر کسی کو حرام زادہ کہا تو حد نہیں کیونکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ وطی حرام سے پیدا ہوا اور وطی حرام کے لیے زنا ہونا ضرور نہیں اس لیے کہ حیض میں وطی حرام ہے اور جب اپنی عورت سے ہے تو زنا نہیں۔ [6] (درمختار وغیرہ) اور حرام زادہ میں حد نہ ہونے کی یہ وجہ بھی ہے کہ عرف میں بعض لوگ شریر کے لیے یہ لفظ استعمال کرتے ہیں۔ یوہیں حرامی یا حیضی بچہ [7] یا ولدالحرام [8] کہنے پر بھی حد نہیں۔

مسئلہ ۱۹ عورت کو اگر جانور بیل۔ گھوڑے۔ گدھے سے فعل کرانے کی گالی دی تو اس میں سزا دی جائے گی۔ [9]

مسئلہ ۲۰ جس کو تہمت لگائی وہ اگر مطالبہ کرے تو حد قائم ہوگی ورنہ نہیں یعنی اوس کی زندگی میں دوسرے کو مطالبہ کا حق نہیں اگرچہ وہ موجود نہ ہو کہیں چلا گیا ہو یا تہمت کے بعد مر گیا بلکہ مطالبہ کے بعد بلکہ چند کوڑے مارنے کے بعد انتقال ہوا تو باقی ساقط ہے۔ ہاں اگر اوس کا انتقال ہوگیا اور اوس کے ورثہ میں وہ شخص مطالبہ کرے جس کے نسب پر اوس تہمت کی وجہ سے

---

1 ...... "الدرالمختار و ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص٧٩.

2 ...... پاکدامن۔

3 ...... یعنی بدکار عورت۔

4 ...... فاحشہ، بازاری عورت۔

5 ...... زنا سے پیدا ہونے والا۔

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص٧٩ و ٨٨، وغیرہ.

7 ...... حالت حیض میں جماع کرنے سے پیدا ہونے والا بچہ۔ حیض کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص حیض والی عورت سے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے یا کاہن کے پاس جائے اس نے اس چیز کا کفر کیا جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل کی گئی''۔ (جامع الترمذی، الحدیث: ١٣٥، ج١، ص١٨٥) اگر کوئی ایسا کرے تو کفارہ دے، اور استغفار واجب ہے، سنن ابوداود شریف میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب کوئی شخص اپنی بیوی سے حیض میں جماع کرے تو نصف دینار صدقہ کرے''۔ (الحدیث: ٢٦٦، ج١، ص١٢٤) نیز جامع الترمذی شریف میں ہے ''جب سرخ خون ہو تو ایک دینار اور زرد ہو تو نصف دینار صدقہ کرے''۔ (الحدیث: ١٣٧، ج١، ص١٨٧) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ ج۴ ص۳۵۶ پر فرماتے ہیں: اگر ابتدائے حیض میں ہے تو ایک دینار اور ختم پر ہے تو نصف دینار، اور دینار دس درم کا ہوتا ہے اور دس درم دو روپے تیرہ آنے کچھ کوڑیاں کم۔ حیض کے تفصیلی احکام بہار شریعت ج اوّل حصہ ۲ میں ملاحظہ فرمائیں۔ ... عِلْمِیه

8 ...... حرام وطی سے پیدا ہونے والا۔

9 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص٧٩.

حرف آتا ہے[1] تو اوس کے مطالبہ پر بھی حد قائم کردی جائے گی مثلاً اس کے دادا یا دادی یا باپ یا ماں یا بیٹا یا بیٹی پر تہمت لگائی اور جسے تہمت لگائی مرچکا ہے تو اس کو مطالبہ کا حق ہے۔ وارث سے مراد وہی نہیں جسے ترکہ پہنچتا ہے بلکہ مجحوب[2] یا محروم[3] بھی مطالبہ کرسکتا ہے مثلاً میت کا بیٹا اگر مطالبہ نہ کرے تو پوتا مطالبہ کرسکتا ہے اگرچہ مجحوب ہے یا اس وارث نے اپنی مورث[4] کو مارڈالا ہے یا غلام یا کافر ہے تو ان کو مطالبہ کا استحقاق ہے[5] اگرچہ محروم ہیں۔ یوہیں نواسہ اور نواسی کو بھی مطالبہ کا حق ہے۔[6] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ قریبی رشتہ دار نے مطالبہ نہ کیا یا معاف کردیا تو دور کے رشتہ والے کا حق ساقط نہ ہوگا بلکہ یہ مطالبہ کرسکتا ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۲۲ کسی کے باپ اور ماں دونوں پر تہمت لگائی اور دونوں مرچکے ہیں تو اس کے مطالبہ پر حد قائم ہوگی مگر ایک ہی حد ہوگی دو نہیں۔ یوہیں اگر وہ دونوں زندہ ہیں جب بھی دونوں کے مطالبہ پر ایک ہی حد ہوگی کہ جب چند حدیں جمع ہوں تو ایک ہی قائم کی جائے گی۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳ کسی پر ایک نے تہمت لگائی اور حد قائم ہوئی پھر دوسرے نے تہمت لگائی تو دوسرے پر بھی حد قائم کریں گے۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ اگر چند حدیں مختلف قسم کی جمع ہوں مثلاً اوس نے تہمت بھی لگائی ہے اور شراب بھی پی اور چوری بھی کی اور زنا بھی کیا تو سب حدیں قائم کی جائیں گی مگر ایک ساتھ سب قائم نہ کریں کہ اس میں ہلاک ہوجانے کا خوف ہے بلکہ ایک قائم کرنے کے بعد اتنے دنوں اوسے قید میں رکھیں کہ اچھا ہوجائے پھر دوسری قائم کریں اور سب سے پہلے حدِقذف جاری کریں

1 ...... یعنی عیب لگتا ہے۔
2 ...... وہ فرد جس کا حصہ کسی دوسرے وارث کی وجہ سے کم یا بالکل ختم ہوجائے۔
3 ...... وہ فرد ہے جو کسی سبب سے مورث کے ترکہ سے کچھ نہ پائے۔
4 ...... جس کا یہ وارث ہے۔
5 ...... یعنی حق حاصل ہے۔
6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود، الباب السابع فی حدالقذف والتعزير، ج۲، ص۱٦٥.
و"الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص۸۰.
7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص۸۰.
8 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الحدود، باب حد القذف، مطلب: فی الشرف من الأم، ج٦، ص۸۱.
9 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود، الباب السابع فی حدالقذف والتعزير، ج۲، ص۱٦٥.

اس کے بعد امام کو اختیار ہے کہ پہلے زنا کی حد قائم کرے یا چوری کی بنا پر ہاتھ پہلے کاٹے یعنی ان دونوں میں تقدیم و تاخیر کا اختیار ہے[1] پھر سب کے بعد شراب پینے کی حد ماریں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۵ اگر اوس نے کسی کی آنکھ بھی پھوڑی ہے اور وہ چاروں چیزیں بھی کی ہیں تو پہلے آنکھ پھوڑنے کی سزا دی جائے یعنی اس کی بھی آنکھ پھوڑ دی جائے پھر حد قذف قائم کی جائے اس کے بعد رجم کر دیا جائے اگر محصن ہو اور باقی حدیں ساقط اور محصن نہ ہو تو اوسی طرح عمل کریں۔ اور اگر ایک ہی قسم کی چند حدیں ہوں مثلاً چند شخصوں پر تہمت لگائی یا ایک شخص پر چند بار تو ایک حد ہے ہاں اگر پوری حد قائم کرنے کے بعد پھر دوسرے شخص پر تہمت لگائی تو اب دوبارہ حد قائم ہوگی اور اگر اوسی پر دوبارہ تہمت ہو تو نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۶ باپ نے بیٹے پر زنا کی تہمت لگائی یا مولیٰ نے غلام پر تو لڑکے یا غلام کو مطالبہ کا حق نہیں۔ یوہیں ماں یا دادا یا دادی نے تہمت لگائی یعنی اپنی اصل سے مطالبہ نہیں کرسکتا۔ یوہیں اگر مری زوجہ پر تہمت لگائی تو بیٹا مطالبہ نہیں کرسکتا ہاں اگر اوس عورت کا دوسرے خاوند سے لڑکا ہے تو یہ لڑکا یا عورت کا باپ ہے تو یہ مطالبہ کرسکتا ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷ تہمت لگانے والے نے پہلے اقرار کیا کہ ہاں تہمت لگائی ہے پھر اپنے اقرار سے رجوع کر گیا یعنی اب انکار کرتا ہے تو اب رجوع معتبر نہیں یعنی مطالبہ ہو تو حد قائم کریں گے۔ یوہیں اگر باہم صلح کرلیں اور کچھ معاوضہ لیکر معاف کردے یا بلا معاوضہ معاف کردے تو حد معاف نہ ہوگی یعنی اگر پھر مطالبہ کرے تو کرسکتا ہے اور مطالبہ پر حد قائم ہوگی۔[5] (فتح القدیر وغیرہ)

مسئلہ ۲۸ ایک شخص نے دوسرے سے کہا تو زانی ہے اوس نے جواب میں کہا کہ نہیں بلکہ تو ہے تو دونوں پر حد ہے کہ ہر ایک نے دوسرے پر تہمت لگائی اور اگر ایک نے دوسرے کو خبیث کہا دوسرے نے کہا نہیں بلکہ تو ہے تو کسی پر سزا نہیں کہ اس میں دونوں برابر ہوگئے اور تہمت میں چونکہ حق اللہ غالب ہے لہٰذا حد ساقط نہ ہوگی کہ وہ اپنے حق کو ساقط کرسکتے ہیں حق اللہ کو ساقط

---

1 ......یعنی ان دو حدوں میں سے جو بھی حد پہلے لگائے اُس کا اُسے اختیار ہے۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص٨٢.

3 ......المرجع السابق.

4 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزير، ج٢، ص١٦٥.

5 ......"فتح القدير"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج٥، ص٩٧، وغيره.

کرنا ان کے اختیار میں نہیں۔[1] (بحروغیرہ)

مسئلہ ۲۹ شوہر نے عورت کو زانیہ کہا، عورت نے جواب میں کہا کہ نہیں بلکہ تو، تو عورت پر حد ہے مرد پر نہیں اور لعان بھی نہ ہوگا کہ حدِقذف کے بعد عورت لعان کے قابل نہ رہی۔ اور اگر عورت نے جواب میں کہا کہ میں نے تیرے ساتھ زنا کیا ہے تو حد و لعان کچھ نہیں کہ اس کلام کے دو احتمال ہیں ایک یہ کہ نکاح کے پہلے تیرے ساتھ زنا کیا دوسرا یہ کہ نکاح کے بعد تیرے ساتھ ہم بستری ہوئی اور اس کو زنا سے تعبیر کیا تو جب کلام محتمل ہے تو حد ساقط۔ ہاں اگر جواب میں عورت نے تصریح[2] کر دی کہ نکاح سے پہلے میں نے تیرے ساتھ زنا کیا تو عورت پر حد ہے اور اگر اجنبی عورت سے مرد نے یہ بات کہی اور اس عورت نے یہی جواب دیا تو عورت پر حد ہے کہ وہ زنا کا اقرار کرتی ہے اور مرد پر کچھ نہیں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰ زنا کی تہمت لگائی اور چار گواہ زنا کے پیش کر دیے یا مقذوف نے[4] زنا کا چار بار اقرار کر لیا تو جس پر تہمت لگائی ہے اوس پر زنا کی حد قائم کی جائے گی اور تہمت لگانے والا بری ہے۔ اور اگر فی الحال گواہ لانے سے عاجز ہے اور مہلت مانگتا ہے کہ وقت دیا جائے تو شہر سے گواہ تلاش کر لاؤں تو اوسے کچہری کے وقت تک مہلت دی جائے گی اور خود اوسے جانے نہ دینگے بلکہ کہا جائیگا کہ کسی کو بھیج کر گواہوں کو بُلا لے۔ اور اگر چار فاسق گواہ پیش کر دیے تو سب سے حد ساقط ہے نہ قاذف پر[5] حد ہے نہ مقذوف پر نہ گواہوں پر۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۳۱ کسی نے دعویٰ کیا کہ مجھ پر فلاں نے زنا کی تہمت لگائی اور ثبوت میں دو۲ گواہ پیش کیے مگر گواہوں کے مختلف بیان ہوئے ایک کہتا ہے فلاں جگہ تہمت لگائی دوسرا دوسری جگہ کا نام لیتا ہے تو حدقذف قائم کریں گے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲ حدِقذف میں سوا پوستین اور روئی بھرے ہوئے کپڑے کے کچھ نہ اوتاریں۔[8] (بحر)

مسئلہ ۳۳ جس شخص پر حد قذف قائم کی گئی اوس کی گواہی کسی معاملہ میں مقبول نہیں ہاں عبادات میں قبول

---

1 ......"البحرالرائق"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج۵، ص۶۲، وغیرہ.

2 ......وضاحت۔

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، مطلب: هل للقاضی العفو ... إلخ، ج۶، ص۸۶.

4 ......جس پر زنا کی تہمت لگائی اس نے۔

5 ......زنا کی تہمت لگانے والے پر۔

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج۶، ص۹۰.

7 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف و التعزير، ج۲، ص۱۶۴.

8 ......"البحرالرائق"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج۵، ص۴۸.

کرلیں گے۔ یوہیں اگر کافر پر حدقذف جاری ہوئی تو کافروں کے خلاف بھی اس کی گواہی مقبول نہیں۔ ہاں اگر اسلام لائے تو اس کی گواہی مقبول ہے اور اگر کفر کے زمانہ میں تہمت لگائی اور مسلمان ہونے کے بعد حد قائم ہوئی تو اسکی گواہی بھی کبھی کسی معاملہ میں مقبول نہیں۔ یوہیں غلام پر حدِقذف جاری ہوئی پھر آزاد ہوگیا تو گواہی مقبول نہیں۔ اور اگر کسی پر حد قائم کی جارہی تھی اور درمیان میں بھاگ گیا تو اگر بعد میں باقی حد پوری کرلی گئی تو اب گواہی مقبول نہیں اور پوری نہیں کی گئی تو مقبول ہے۔ حد قائم ہونے کے بعد اپنی سچائی پر چار گواہ پیش کیے جنھوں نے زنا کی شہادت دی تو اب اس تہمت لگانے والے کی گواہی آئندہ مقبول ہوگی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: بہتر یہ ہے کہ جس پر تہمت لگائی گئی مطالبہ نہ کرے اور اگر دعویٰ کردیا تو قاضی کے لیے مستحب یہ ہے کہ جب تک ثبوت نہ پیش ہو مدعی کو درگزر کرنے کی طرف توجہ دلائے۔[2] (عالمگیری)

تعزیر کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴾[3]

اے ایمان والو! نہ مرد مرد سے مسخرہ پن کریں، عجب نہیں وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے، دور نہیں کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ دو اور بُرے لقبوں سے نہ پکارو کہ ایمان کے بعد فاسق کہلانا برا نام ہے اور جو توبہ نہ کرے، وہی ظالم ہے۔

احادیث

حدیث ۱: ترمذی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب ایک شخص دوسرے کو یہودی کہہ کر پکارے تو اوسے بیس۲۰ کوڑے مارو اور مخنث کہہ کر پکارے تو بیس۲۰ مارو اور اگر کوئی اپنے

1 ......''الفتاوی الهندية''، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، ج۲، ص۱٦٦.

2 ......''الفتاوی الهندية''، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، ج۲، ص۱٦٧.

3 ......پ۲٦، الحجرات:۱۱.

محارم سے زنا کرے تو اوسے قتل کر ڈالو۔''[1]

حدیث ۲: بیہقی نے روایت کی، کہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ اگر ایک شخص دوسرے کو کہے اے کافر، اے خبیث، اے فاسق، اے گدھے تو اس میں کوئی حد مقرر نہیں، حاکم کو اختیار ہے جو مناسب سمجھے سزا دے۔[2]

حدیث ۳: بیہقی نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص غیر حد کو حد تک پہنچا دے (یعنی وہ سزا دے جو حد میں ہے) وہ حد سے گزرنے والوں میں ہے۔''[3]

مسئلہ ۱: کسی گناہ پر بغرض تادیب جو سزا دی جاتی ہے اوس کو تعزیر کہتے ہیں شارع نے اس کے لیے کوئی مقدار معین نہیں کی ہے بلکہ اس کو قاضی کی رائے پر چھوڑا ہے جیسا موقع ہو اوس کے مطابق عمل کرے۔ تعزیر کا اختیار صرف بادشاہ اسلام ہی کو نہیں بلکہ شوہر بی بی کو آقا غلام کو ماں باپ اپنی اولاد کو اُستاذ شاگرد کو تعزیر کرسکتا ہے۔[4] (ردالمحتار وغیرہ)

اس زمانہ میں کہ ہندوستان میں اسلامی حکومت نہیں اور لوگ بے دھڑک بلاخوف وخطر معاصی[5] کرتے اور اون پر اصرار کرتے ہیں اور کوئی منع کرے تو باز نہیں آتے۔ اگر مسلمان متفق ہو کر ایسی سزائیں تجویز کریں جن سے عبرت ہو اور یہ بیباکی اور جرأت[6] کا سلسلہ بند ہوجائے تو نہایت مناسب واَنسب[7] ہوگا۔ بعض قوموں میں بعض معاصی پر ایسی سزائیں دی جاتی ہیں مثلاً حقہ پانی[8] اوس کا بند کردیتے اور نہ اوس کے یہاں کھاتے نہ اپنے یہاں اوس کو کھلاتے ہیں جب تک توبہ نہ کرلے اور اس کی وجہ سے اون لوگوں میں ایسی باتیں کم پائی جاتی ہیں جن پر اون کے یہاں سزا ہوا کرتی ہے مگر کاش وہ تمام معاصی کے انسداد[9] میں ایسی ہی کوشش کرتے اور اپنے پنچائتی قانون[10] کو چھوڑ کر شرع مطہر[11] کے موافق فیصلے دیتے اور احکام سناتے تو بہت بہتر ہوتا۔ نیز دوسری قوموں میں بھی اگر ان لوگوں سے سبق حاصل کریں اور یہ بھی اپنے اپنے مواقع اقتدار میں ایسا ہی کریں تو بہت ممکن ہے کہ مسلمانوں کی حالت درست ہوجائے بلکہ ایک یہی کیا اگر اپنے دیگر معاملات ومنازعات[12] میں بھی

1......"جامع الترمذي"، كتاب الحدود، باب ماجاء فيمن يقول لآخر يا مخنّث، الحديث:١٤٦٧، ج٣، ص١٤١.

2......"السنن الكبرٰى" للبيهقي، كتاب الحدود، باب من حد فى التعريض، الحديث ١٧١٤٩، ١٧١٥٠، ج٨، ص٤٤٠.

3......"السنن الكبرى"، للبيهقي، كتاب الأشربة، باب ماجاء فى التعزير ... إلخ، الحديث ١٧٥٨٤، ج٨، ص٥٦٧.

4......"ردالمحتار"، كتاب الحدود، باب التعزير، ج٦، ص٩٥، وغيره.

5......گناہ۔

6......یعنی سرعام گناہ کرنے اور ان پر دلیر ہونے۔

7......بہت زیادہ مناسب۔

8......یعنی بول چال، لین دین، ملنا جلنا۔

9......روک تھام۔

10......کسی قوم یا گاؤں کی انتظامی مجلس کے قوانین۔

11......یعنی اسلامی قانون۔

12......لڑائی جھگڑے وغیرہ۔

شرع مطہر کا دامن پکڑیں اور روزمرہ کی تباہ کن مقدمہ بازیوں سے دست برداری کریں تو دینی فائدہ کے علاوہ ان کی دُنیوی حالت بھی سنبھل جائے اور بڑے بڑے فوائد حاصل کریں۔ مقدمہ بازی کے مصارف سے زیر بار بھی نہ ہوں [1] اور اس سلسلہ کے دراز ہونے سے بغض وعداوت جو دلوں میں گھر کر جاتی ہے [2] اوس سے بھی محفوظ رہیں۔

مسئلہ ۲ گناہوں کی مختلف حالتیں ہیں کوئی بڑا کوئی چھوٹا اور آدمی بھی مختلف قسم کے ہیں کوئی حیادار باعزت اور غیرت والا ہوتا ہے بعض بیباک دلیر [3] ہوتے ہیں لہٰذا قاضی جس موقع پر جو تعزیر مناسب سمجھے وہ عمل میں لائے کہ تھوڑے سے جب کام نکلے تو زیادہ کی کیا حاجت [4] (ردالمحتار، بحر)

مسئلہ ۳ سادات وعلما اگر وجاہت [5] وعزت والے ہوں کہ کبیرہ تو کبیرہ صغیرہ بھی نادراً [6] یا بطور لغزش [7] اون سے صادر ہو تو ان کی تعزیر ادنیٰ درجہ [8] کی ہوگی کہ قاضی ان سے اگر اتنا ہی کہدے کہ آپ نے ایسا کیا ایسوں کے لیے اتنا کہہ دینا ہی باز آنے کے لیے کافی ہے۔ اور اگر یہ لوگ اس صفت پر نہ ہوں بلکہ ان کے اطوار خراب ہوگئے ہوں مثلاً کسی کو اس قدر مارا کہ خونا خون ہوگیا یا چند بار جُرم کا ارتکاب کیا یا شراب خواری کے جلسہ [9] میں بیٹھتا ہے یا لواطت [10] میں مبتلا ہے تو اب جرم کے لائق سزا دی جائے گی ایسی صورتوں میں دُرے لگائے جائیں یا قید کیا جائے۔ اُون علما وسادات کے بعد دوسرا مرتبہ زمیندار وتجار اور مالداروں کا ہے کہ ان پر دعویٰ کیا جائے گا اور دربار قاضی میں طلب کیے جائیں گے پھر قاضی انھیں متنبہ [11] کرے گا کہ کیا تم نے ایسا کیا ہے ایسا نہ کرو۔ تیسرا درجہ متوسط لوگوں کا ہے یعنی بازاری لوگ کہ ایسے لوگوں کے لیے قید ہے۔ چوتھا درجہ ذلیلوں اور کمینوں [12] کا ہے کہ اونھیں مارا بھی جائے مگر جرم جب اس قابل ہو جب ہی یہ سزا ہے۔ [13] (ردالمحتار)

---

1 ...... مقدمہ بازی کے اخراجات بھی نہ اٹھانے پڑیں۔ 2 ...... یعنی دلوں میں بس جاتی ہے۔

3 ...... بے پرواہ یعنی ایسے بے حیا جو سرعام گناہ کرنے سے نہیں ڈرتے۔

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج٦، ص٩٦.

و"البحرالرائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج٥، ص٦٨.

5 ...... صاحب مرتبہ، بلند مقام والے۔ 6 ...... کبھی کبھار۔

7 ...... بھول چُوک۔ 8 ...... سب سے ہلکی، بہت کم۔

9 ...... شراب پینے والوں کی مجلس۔ 10 ...... لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کرنا۔

11 ...... خبردار، تنبیہ۔ 12 ...... کمینہ کی جمع ہے انتہائی گھٹیا قسم کے لوگ۔

13 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج٦، ص٩٧.

مسئلہ ۴ تعزیر کی بعض صورتیں یہ ہیں۔ قید کرنا، کوڑے مارنا، گوشمالی کرنا[1]، ڈانٹنا، ترش روئی سے[2] اوس کی طرف غصہ کی نظر کرنا۔[3] (زیلعی)

مسئلہ ۵ اگر تعزیر ضرب[4] سے ہو تو کم از کم تین کوڑے اور زیادہ سے زیادہ اونتالیس کوڑے لگائے جائیں، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں یعنی قاضی کی رائے میں اگر دس کوڑوں کی ضرورت معلوم ہو تو دس، بیس کی ہو تو بیس، تیس کی ہو تو تیس لگائے یعنی جتنے کی ضرورت محسوس کرتا ہو اوس سے کمی نہ کرے۔ ہاں اگر چالیس یا زیادہ کی ضرورت معلوم ہوتی ہے تو اونتالیس سے زیادہ نہ مارے باقی کے بدلے دوسری سزا کرے مثلاً قید کردے۔ کم از کم تین کوڑے یہ بعض متون کا قول ہے اور امام ابن ہمام وغیرہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک کوڑا مارنے سے کام چلے تو تین کی کچھ حاجت نہیں اور یہی قرین قیاس[5] بھی ہے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶ اگر چند کوڑے مارے جائیں تو بدن پر ایک ہی جگہ ماریں اور بہت سے مارنے ہوں تو متفرق جگہ مارے جائیں کہ عضو بے کار نہ ہو جائے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۷ تعزیر بالمال یعنی جرمانہ لینا جائز نہیں ہاں اگر دیکھے کہ بغیر لیے باز نہ آئیگا تو وصول کرلے پھر جب اوس کام سے توبہ کرلے واپس دیدے[8] (بحروغیرہ) پنچایت[9] میں بھی بعض قوموں میں بعض جگہ جرمانہ لیتی ہیں اونھیں اس سے باز آنا چاہیے۔

مسئلہ ۸ جس مسلمان نے شراب بیچی اوس کو سزا دی جائے۔ یوہیں گویّا اور ناچنے والے اور مخنث اور نوحہ کرنے والی بھی مستحق تعزیر ہے۔ مقیم بلا عذر شرعی رمضان کا روزہ نہ رکھے تو مستحق تعزیر ہے اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ اب بھی نہیں رکھے گا تو قید کیا جائے۔[10] (عالمگیری)

---

1 ......بطور سزا کان مروڑنا، تنبیہ کرنا۔
2 ......سخت اور نفرت کے انداز سے۔
3 ......"تبيين الحقائق"، كتاب الحدود، فصل في التعزير، ج۳، ص۶۳۳.
4 ......مارنا۔
5 ......سمجھ میں آنے والی بات۔
6 ......"ردالمحتار"، كتاب الحدود، باب التعزير، ج٦، ص٩٦.
7 ......"الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب التعزير، ج٦، ص٩٧.
8 ......"البحرالرائق"، كتاب الحدود، فصل في التعزير، ج٥، ص٦٨، وغيره.
9 ......کسی قوم یا گاؤں کی انتظامی کمیٹی، جرگہ۔
10 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الحدود، الباب السابع في حد القذف والتعزير، فصل في التعزير، ج٢، ص١٦٩.

مسئلہ ۹ کوئی شخص کسی کی عورت یا چھوٹی لڑکی کو بھگا لے گیا اور اوس کا کسی سے نکاح کر دیا تو اوس پر تعزیر ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ قید کیا جائے، یہاں تک کہ مرجائے یا اوسے واپس کرے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ ایک شخص نے کسی مرد کو اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں دیکھا اگرچہ فعل قبیح میں مبتلا نہ دیکھا تو چاہیے کہ شور کرے یا مار پیٹ کرنے سے بھاگ جائے تو یہی کرے اور اگر ان باتوں کا اوس پر اثر نہ پڑے تو اگر قتل کر سکے تو قتل کر ڈالے اور عورت اوس کے ساتھ راضی ہے تو عورت کو بھی مار ڈالے یعنی اوس کے مار ڈالنے پر قصاص نہیں۔ یوہیں اگر عورت کو کسی نے زبردستی پکڑا اور کسی طرح اوسے نہیں چھوڑتا اور آبرو جانے کا[2] گمان ہے تو عورت سے اگر ہو سکے، اسے مار ڈالے۔[3] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۱۱ چور کو چوری کرتے دیکھا اور چلانے یا شور کرنے یا مار پیٹ کرنے پر بھی باز نہیں آتا تو قتل کرنے کا اختیار ہے یہی حکم ڈاکو اور عشّار[4] اور ہر ظالم اور کبیرہ گناہ کرنے والے کا ہے۔ اور جس گھر میں ناچ رنگ شراب خواری کی مجلس ہو اوس کا محاصرہ کرکے[5] گھر میں گھس پڑیں[6] اور خم[7] توڑ ڈالیں اور اونھیں نکال باہر کردیں اور مکان ڈھادیں۔[8] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۱۲ یہ احکام جو بیان کیے گئے ان پر اوس وقت عمل کر سکتا ہے جب ان گناہوں میں مبتلا دیکھے اور بعد گناہ کر لینے کے اب اسے سزا دینے کا اختیار نہیں بلکہ بادشاہِ اسلام چاہے تو قتل کر سکتا ہے۔[9] (درمختار)

قتل وغیرہ کے متعلق جو کچھ بیان ہوا یہ اسلامی احکام ہیں جو اسلامی حکومت میں ہو سکتے ہیں مگر اب کہ ہندوستان میں اسلامی سلطنت باقی نہیں اگر کسی کو قتل کرے تو خود قتل کیا جائے، لہٰذا حالت موجودہ میں ان پر کیسے عمل ہو سکے اس وقت جو کچھ ہم

---

1 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، فصل فی التعزیر، ج۲، ص۱۷۰.

2 ......عصمت برباد ہونے کا، عزت لوٹنے کا۔

3 ......"البحر الرائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج۵، ص۶۹.

و"الدر المختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج۶، ص۹۹.

4 ......زبردستی، ناجائز ٹیکس وصول کرنے والے۔

5 ......چاروں طرف سے گھیرا ڈال کر۔

6 ......اجازت کے بغیر، زبردستی داخل ہو جائیں۔

7 ......شراب کے مٹکے۔

8 ......"الدر المختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج۶، ص۱۰۲.

و"البحر الرائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج۵، ص۷۰.

9 ......"الدر المختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج۶، ص۱۰۴.

کرسکتے ہیں وہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے مُقاطَعہ [1] کیا جائے اوران سے میل جول نشست وبرخاست [2] وغیرہ ترک کریں۔

مسئلہ ۱۳ اگر جرم ایسا ہے جس میں حد واجب ہوتی مگر کسی وجہ سے ساقط ہوگئی تو سخت درجہ کی تعزیر ہوگی، مثلاً دوسرے کی لونڈی کو زانیہ کہا تو یہ صورت حدِ قذف کی تھی مگر چونکہ محصنہ نہیں ہے لہٰذا سخت قسم کی تعزیر ہوگی اور اگر اوس میں حد واجب نہیں مثلاً کسی کو خبیث کہا تو اس میں تعزیر کی مقدار رائے قاضی پر ہے۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ دوشخصوں نے باہم مار پیٹ کی تو دونوں مستحق تعزیر ہیں اور پہلے اوسے سزا دیں گے جس نے ابتدا کی۔ [4] (درمختار)

مسئلہ ۱۵ چوپایہ کے ساتھ برا کام کیا یا کسی مسلمان کو تھپڑ مارا یا بازار میں اوس کے سر سے پگڑی اوتار لی تو مستحق تعزیر ہے۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ تعزیر کے دُرّے سختی سے مارے جائیں اور زنا کی حد میں اس سے نرم اور شراب کی حد میں اور نرم اور حد قذف میں سب سے نرم۔ [6] (درمختار)

مسئلہ ۱۷ جوشخص مسلمان کو کسی فعل یا قول سے ایذا پہنچائے اگرچہ آنکھ یا ہاتھ کے اشارے سے وہ مستحق تعزیر ہے۔ [7] (درمختار)

مسئلہ ۱۸ کسی مسلمان کو فاسق، فاجر، خبیث، لوطی [8]، سودخوار، شراب خوار، خائن [9]، دیوث، مخنث [10]، بھڑوا چور، حرام زادہ، ولدالحرام [11]، پلید، سفلہ [12]، کمین [13]، جواری کہنے پر تعزیر کی جائے یعنی جبکہ وہ شخص ایسا نہ ہو جیسا اس نے

---

1 ...... بائیکاٹ، قطع تعلق۔
2 ...... اٹھنا بیٹھنا۔
3 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، فصل فی التعزیر، ج۲، ص۱۶۷.
4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج۶، ص۱۰۵.
5 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، فصل فی التعزیر، ج۲، ص۱۶۹.
6 ......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج۶، ص۱۰۶.
7 ...... المرجع السابق.
8 ......یعنی لواطت کرنے والا۔
9 ......خیانت کرنے والا۔
10 ......ہیجڑا۔
11 ......وطیِ حرام سے پیدا ہونے والا۔
12 ......گھٹیا نالائق۔
13 ......کمینہ، نیچی ذات، گھٹیا۔

کہا اور اگر واقع میں یہ عیوب[1] اس میں پائے جاتے ہیں اور کسی نے کہا تو تعزیر نہیں کہ اس نے خود اپنے کو عیبی بنا رکھا ہے، اس کے کہنے سے اسے کیا عیب لگا۔[2] (بحر وغیرہ)

مسئلہ ۱۹ کسی مسلمان کو فاسق کہا اور قاضی کے یہاں جب دعویٰ ہوا اوس نے جواب دیا کہ میں نے اسے فاسق کہا ہے کیونکہ یہ فاسق ہے تو اوس کا فاسق ہونا گواہوں سے ثابت کرنا ہوگا اور قاضی اوس سے دریافت کرے کہ اس میں فِسق کی کیا بات ہے اگر کسی خاص بات کا ثبوت دے اور گواہوں نے بھی گواہی میں اوس خاص فِسق کو بیان کیا تو تعزیر ہے اور اگر خاص فِسق نہ بیان کریں صرف یہ کہیں کہ فاسق ہے تو قول معتبر نہیں۔ اور اگر گواہوں نے بیان کیا کہ یہ فرائض کو ترک کرتا ہے تو قاضی اوس شخص سے فرائض اسلام دریافت کرے گا اگر نہ بتا سکا تو فاسق ہے یعنی وہ فرائض جن کا سیکھنا اس پر فرض تھا اور سیکھا نہیں تو فاسق ہونے کے لیے یہی بس ہے۔ اور اگر ایسے مسلمان کو فاسق کہا جو علانیہ فِسق کرتا ہے مثلاً ناجائز نوکری کرتا ہے یا علانیہ سود لیتا ہے وغیرہ وغیرہ تو کہنے والے پر کچھ الزام نہیں۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۰ کسی مسلمان کو کافر کہا تو تعزیر ہے رہا یہ کہ وہ قائل خود کافر ہوگا یا نہیں اس میں دو صورتیں ہیں اگر اوسے مسلمان جانتا ہے تو کافر نہ ہوا۔ اور اگر اوسے کافر اعتقاد کرتا ہے تو خود کافر ہے کہ مسلمان کو کافر جاننا دین اسلام کو کفر جاننا ہے اور دین اسلام کو کفر جاننا کفر ہے۔ ہاں اگر اوس شخص میں کوئی ایسی بات پائی جاتی ہے جس کی بنا پر تکفیر ہو سکے[4] اور اوس نے اسے کافر کہا اور کافر جانا تو کافر نہ ہوگا۔[5] (درمختار، ردالمحتار) یہ اوس صورت میں ہے کہ وہ وجہ جس کی بنا پر اوس نے کافر کہا ظنی ہو یعنی تاویل ہو سکے تو وہ مسلمان ہی کہا جائیگا مگر جس نے اوسے کافر کہا وہ بھی کافر نہ ہوا۔ اور اگر اوس میں قطعی کفر پایا جاتا ہے جو کسی طرح تاویل کی گنجائش نہیں رکھتا[6] تو وہ مسلمان ہی نہیں اور بیشک وہ کافر ہے اور اس کو کافر کہنا مسلمان کو کافر کہنا نہیں بلکہ کافر کو کافر کہنا ہے بلکہ ایسے کو مسلمان جاننا یا اس کے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے۔

مسئلہ ۲۱ کسی شخص پر حاکم کے یہاں دعویٰ کیا کہ اس نے چوری کی یا اس نے کفر کیا اور ثبوت نہ دے سکا تو مستحق

---

1 ...... برائیاں۔

2 ......"البحرالرائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج٥، ص٦٩، وغیرہ.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج٦، ص١٠٨، وغیرہ.

4 ...... کافر ہونے کا حکم لگ سکتا ہو۔

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، مطلب: فی الجرح المجرد، ج٦، ص١١١.

6 ...... یعنی کسی بھی طرح کفر کے سوا اور بات مراد نہ لی جاسکتی ہو۔

تعزیر نہیں یعنی جبکہ اس کا مقصود گالی دینا یا توہین کرنا نہ ہو۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲ رافضی، بد مذہب، منافق، زندیق[2]، یہودی، نصرانی، نصرانی بچہ، کافر بچہ کہنے پر بھی تعزیر ہے۔[3] (درمختار، بحر) یعنی جبکہ سنی کو رافضی یا بد مذہب یا بدعتی کہا اور رافضی کو کہا تو کچھ نہیں کہ اوس کو تو رافضی کہیں گے ہی۔ یوہیں سُنّی کو وہابی یا خارجی کہنا بھی موجب تعزیر ہے۔

مسئلہ ۲۳ حرامی کا لفظ بھی بہت سخت گالی ہے اور حرام زادہ کے معنی میں ہے اس کا بھی حکم تعزیر ہونا چاہیے، کسی کو بے ایمان کہا تو تعزیر ہوگی اگرچہ عرف عام[4] میں یہ لفظ کافر کے معنے میں نہیں بلکہ خائن کے معنی میں ہے اور لفظ خائن میں تعزیر ہے۔

مسئلہ ۲۴ سوئر، کتا، گدھا، بکرا، بیل، بندر، اُلّو کہنے پر بھی تعزیر ہے جبکہ ایسے الفاظ علما و سادات یا اچھے لوگوں کی شان میں استعمال کیے۔[5] (ہدایہ وغیرہ) یہ چند الفاظ جن کے کہنے پر تعزیر ہوتی ہے بیان کر دیے باقی ہندوستان میں خصوصاً عوام میں آج کل بکثرت نہایت کریہ وفحش[6] الفاظ گالی میں بولے جاتے یا بعض بیباک[7] مذاق اور دل لگی میں کہا کرتے ہیں ایسے الفاظ بالقصد[8] نہیں لکھے اور اون کا حکم ظاہر ہے کہ عزت دار کو کہے جس کی اون الفاظ سے ہتک حرمت[9] ہوتی ہے تو تعزیر ہے یا اون الفاظ سے ہر شخص کی بے آبروئی[10] ہے جب بھی تعزیر ہے۔

مسئلہ ۲۵ جس کو گالی دی یا اور کوئی ایسا لفظ کہا جس میں تعزیر ہے اور اوس نے معاف کر دیا تو تعزیر ساقط ہو جائے گی۔ اور اوس کی شان میں چند الفاظ کہے تو ہر ایک پر تعزیر ہے یہ نہ ہوگا کہ ایک کی تعزیر سب کے قائم مقام ہو۔ یوہیں اگر چند شخصوں کی نسبت کہا مثلاً تم سب فاسق ہو تو ہر ایک شخص کی طرف سے الگ الگ تعزیر ہوگی۔[11] (ردالمحتار)

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، مطلب: فی الجرح المجرد، ج٦، ص١١٣.

2 ...... وہ شخص جس کا کوئی دِین نہ ہو۔ (ردالمحتار، ج٦، ص١١٢)

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج٦، ص١١٢.

و"البحرالرائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج٥، ص٦٩.

4 ...... عام بول چال۔

5 ...... "الهداية"، کتاب الحدود، باب حد القذف، فصل فی التعزیر، ج١، ص٣٦٠، وغیرہ.

6 ...... بہت برے اور بے ہودہ۔ 7 ...... آوارہ، بے حیا، اوباش۔ 8 ...... ارادۃً۔

9 ...... ذلت ورسوائی۔ 10 ...... بے عزتی، توہین۔

11 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، مطلب: فیمالو شتم... إلخ، ج٦، ص١١٨.

مسئلہ ۲۶ جس کو گالی دی اگر وہ ثبوت نہ پیش کرسکا تو گالی دینے والے سے حلف لیں گے اگر قسم کھانے سے انکار کرے تو تعزیر ہوگی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۷ جہاں تعزیر میں کسی بندہ کا حق متعلق نہ ہو مثلاً ایک شخص فاسقوں کے مجمع میں بیٹھتا ہے یا اوس نے کسی عورت کا بوسہ لیا اور کسی دیکھنے والے نے قاضی کے پاس اس کی اطلاع کی تو یہ شخص اگرچہ بظاہر مدعی کی صورت میں ہے مگر گواہ بن سکتا ہے لہٰذا اگر اس کے ساتھ ایک اور شخص شہادت دے تو تعزیر کا حکم ہوگا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۸ شوہر اپنی عورت کو ان امور پر مار سکتا ہے۔ ① عورت اگر باوجود قدرت بناؤ سنگار نہ کرے یعنی جو زینت شرعاً جائز ہے اوس کے نہ کرنے پر مار سکتا ہے اور اگر شوہر مردانہ لباس پہننے کو یا گودنا گودانے[3] کو کہتا ہے اور نہیں کرتی تو مارنے کا حق نہیں۔ یوہیں اگر عورت بیمار ہے یا احرام باندھے ہوئے ہے یا جس قسم کی زینت کو کہتا ہے وہ اوس کے پاس نہیں ہے تو نہیں مار سکتا۔ ② غسل جنابت نہیں کرتی۔ ③ بغیر اجازت گھر سے چلی گئی جس موقع پر اوسے اجازت لینے کی ضرورت تھی۔ ④ اپنے پاس بلایا اور نہیں آئی جبکہ حیض و نفاس سے پاک تھی اور فرض روزہ بھی رکھے ہوئے نہ تھی۔ ⑤ چھوٹے ناسمجھ بچہ کے مارنے پر۔ ⑥ شوہر کو گالی دی، گدھا وغیرہ کہا۔ ⑦ یا اوس کے کپڑے پھاڑ دیے۔ ⑧ غیر محرم کے سامنے چہرہ کھول دیا۔ ⑨ اجنبی مرد سے کلام کیا۔ ⑩ شوہر سے بات کی یا جھگڑا کیا اس غرض سے کہ اجنبی شخص اس کی آواز سنے یا شوہر کی کوئی چیز بغیر اجازت کسی کو دے دی اور وہ ایسی چیز ہو کہ عادۃً بغیر اجازت عورتیں ایسی چیز نہ دیا کرتی ہوں اور اگر ایسی چیز دی جس کے دینے پر عادت جاری ہے تو نہیں مار سکتا۔[4] (بحر)

مسئلہ ۲۹ عورت اگر نماز نہیں پڑھتی ہے تو اکثر فقہاء کے نزدیک شوہر کو مارنے کا اختیار ہے اور ماں باپ اگر نماز نہ پڑھیں یا اور کوئی معصیت[5] کریں تو اولاد کو چاہیے کہ اونھیں سمجھائے اگر مان لیں فبہا[6] ورنہ سکوت کرے[7] اور اون کے لیے دعا و استغفار کرے اور کسی کی ماں اگر کہیں شادی وغیرہ میں جانا چاہتی ہے تو اولاد کو منع کرنے کا حق نہیں۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج٦، ص١١٩.

2 ......المرجع السابق، ص١٢٠.

3 ......بدن کے کسی حصہ پر سوئی سے نقش و نگار وغیرہ کرکے اس میں سرمہ یا نیل بھرنا۔

4 ......"البحرالرائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج٥، ص٨٢.

5 ......گناہ۔　6 ......توضیح۔　7 ......خاموش رہے۔

8 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، مطلب: فی تعزیر المتهم، ج٦، ص١٢٥.

مسئلہ ۳۰: چھوٹے بچہ کو بھی تعزیر کر سکتے ہیں اور اوس کو سزا اس کا باپ یا دادا یا ان کا وصی یا معلم دے گا اور ماں کو بھی سزا دینے کا اختیار ہے۔ قرآن پڑھنے اور ادب حاصل کرنے اور علم سیکھنے کے لیے بچہ کو اوس کے باپ، ماں مجبور کر سکتے ہیں۔ یتیم بچہ جو اس کی پرورش میں ہے اسے بھی اون باتوں پر مار سکتا ہے جن پر اپنے لڑکے کو مارتا۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: عورت کو اتنا نہیں مار سکتا کہ ہڈی ٹوٹ جائے یا کھال پھٹ جائے یا نیلا داغ پڑ جائے اور اگر اتنا مارا اور عورت نے دعوٰی کر دیا اور گواہوں سے ثابت کر دیا تو شوہر پر اس مارنے کی تعزیر ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳۲: عورت نے اس غرض سے کفر کیا کہ شوہر سے جدائی ہو جائے تو اوسے سزا دی جائے اور اسلام لانے اور اوسی شوہر سے نکاح کرنے پر مجبور کی جائے دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی۔[3] (درمختار)

چوری کی حد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَیْدِیَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝۳۸ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۳۹ ﴾[4]

چورانے والا مرد اور چورانے والی عورت ان دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ سزا ہے اون کے فعل کی اللہ (عزوجل) کی طرف سے سرزنش ہے اور اللہ (عزوجل) غالب حکمت والا ہے اور اگر ظلم کے بعد توبہ کرے اور اپنی حالت درست کر لے تو بیشک اللہ (عزوجل) اوس کی توبہ قبول کرے گا، بیشک اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے۔

حدیث ۱: امام بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''چور پر اللہ (عزوجل) کی لعنت کہ بیضہ (خود)[5] چوراتا ہے، جس پر اوس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رسی چوراتا ہے، اس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔''[6]

---

1 ...... ''الدرالمختار'' و''ردالمحتار''، کتاب الحدود، باب التعزیر، مطلب: فی تعزیر المتهم، ج٦، ص١٢٥.

2 ...... ''الدرالمختار''، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ٦، ص١٢٦.

3 ...... المرجع السابق، ص١٢٨.

4 ...... پ٦، المائدہ:٣٨، ٣٩.

5 ...... لوہے کی بنی ہوئی ایک خاص ٹوپی جو جنگ کے دوران پہنتے ہیں۔

6 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب الحدود، باب لعن السارق...إلخ، الحدیث:٦٧٨٣، ج٤، ص٣٣٠.

حدیث ۲ ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا اوس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے حکم فرمایا: ''وہ کٹا ہوا ہاتھ اوس کی گردن میں لٹکا دیا جائے۔''[1]

حدیث ۳ ابن ماجہ صفوان بن امیہ سے اور دارمی ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی، کہ صفوان بن امیہ مدینہ میں آئے اور اپنی چادر کا تکیہ لگا کر مسجد میں سوگئے چور آیا اور اون کی چادر لے بھاگا، اونھوں نے اوسے پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر لائے، حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ صفوان نے عرض کی، میرا یہ مطلب نہ تھا، یہ چادر اوس پر صدقہ ہے۔ ارشاد فرمایا: ''میرے پاس حاضر کرنے سے پہلے تم نے ایسا کیوں نہ کیا۔''[2]

حدیث ۴ امام مالک نے عبداللہ بن عمرو[3] رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ ایک شخص اپنے غلام کو حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں حاضر لایا اور کہا اس کا ہاتھ کاٹیے کہ اس نے میری بی بی کا آئینہ چورایا ہے۔ امیر المومنین نے فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا کہ یہ تمھارا خادم ہے، جس نے تمھارا مال لیا ہے۔[4]

حدیث ۵ ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''خائن اور لوٹنے والے اور اُچک لے[5] جانے والے کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔''[6]

حدیث ۶ امام مالک و ترمذی و ابوداود و نسائی و ابن ماجہ و دارمی رافع بن خدیج رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھل اور گابھے[7] کے چورانے میں ہاتھ کاٹنا نہیں۔'' یعنی جبکہ پیڑ[8] میں لگے

---

1 ......''جامع الترمذي''، کتاب الحدود باب ماجاء فی تعلیق یدالسارق، الحدیث:۱۴۵۲، ج۳، ص۱۳۱.

2 ......''سنن الدارمي''، کتاب الحدود، باب السارق یوھب... إلخ، الحدیث:۲۲۹۹، ج۲، ص۲۲۶.

و''سنن ابن ماجه''، کتاب الحدود، من سرق من الحرز، الحدیث:۲۵۹۵، ج۳، ص۲۴۶.

3 ......بہارِ شریعت کے نسخوں میں اس مقام پر ''عبداللہ بن عمر'' رضی اللہ تعالٰی عنہما لکھا ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ یہ حدیث پاک ''موطا امام مالک'' میں حضرت سیدنا ''عبداللہ بن عمرو'' رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے، لہٰذا اسی وجہ سے ہم نے درست کر دیا ہے... عِلْمِیه

4 ......''الموطأ''، لإمام مالك، کتاب الحدود، باب مالا قطع فیه، الحدیث:۱۶۱۱، ج۲، ص۳۴۹.

5 ......چھین کر، جھپٹ کر۔

6 ......''جامع الترمذي''، کتاب الحدود، باب ماجاء في الخائن... إلخ، الحدیث:۱۴۵۳، ج۳، ص۱۳۲.

7 ......کھجور کا خوشہ جو پہلے پہل نکلتا ہے، نیز کھجور کے درخت سے نکلنے والا سفید گوند جو چربی کی طرح کا ہوتا ہے۔ 8 ......درخت۔

ہوں اور کوئی چورائے۔[1]

حدیث ۷: امام مالک نے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''درختوں پر جو پھل لگے ہوں، اون میں قطع نہیں اور نہ اون بکریوں کے چورانے میں جو پہاڑ پر ہوں، ہاں جب مکان میں آجائیں اور پھل خرمن[2] میں جمع کر لیے جائیں اور سپر[3] کی قیمت کو پہنچیں تو قطع ہے۔''[4]

حدیث ۸: عبداللہ بن عمر، و دیگر صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم سے مروی، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سپر کی قیمت میں ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا ہے۔ سپر کی قیمت میں روایات بہت مختلف ہیں، بعض میں تین درہم، بعض میں ربع دینار، بعض میں دس درہم۔ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے احتیاطاً دس درہم والی روایت پر عمل فرمایا۔[5]

احکام فقہیّہ

چوری یہ ہے کہ دوسرے کا مال چھپا کر ناحق لے لیا جائے اور اس کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے مگر ہاتھ کاٹنے کے لیے چند شرطیں ہیں۔

① چورانے والا مکلّف ہو یعنی بچہ یا مجنون نہ ہو اب خواہ وہ مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام مسلمان ہو یا کافر اور اگر چوری کرتے وقت مجنون نہ تھا پھر مجنون ہو گیا تو ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

② گونگا نہ ہو ③ انکھیارا[6] ہو اور اگر گونگا ہے تو ہاتھ کاٹنا نہیں کہ ہوسکتا ہے اپنا مال سمجھ کر لیا ہو۔ یوہیں اندھے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے کہ شاید اس نے اپنا مال جان کر لیا۔

④ دس درم چورائے یا اس قیمت کا سونا یا اور کوئی چیز چورائے اس سے کم میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اور

⑤ دس درم کی قیمت چورانے کے وقت بھی ہو اور ہاتھ کاٹنے کے وقت بھی۔

⑥ اور اتنی قیمت اوس جگہ ہو جہاں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ لہٰذا اگر چورانے کے وقت وہ چیز دس درم قیمت کی تھی مگر ہاتھ

---

1 ......"جامع الترمذي"، كتاب الحدود، باب ماجاء لاقطع في ثمر ولا كثر، الحديث: ١٤٥٤، ج٣، ص١٣٢.

2 ......وہ جگہ جہاں پھل یا غلہ وغیرہ جمع کر کے صاف کیے جاتے ہیں۔ 3 ......ڈھال۔

4 ......"الموطأ"، لإمام مالك، كتاب الحدود، باب ما يجب فيه القطع، الحديث: ١٥٩٩، ج٢، ص٣٤١.

5 ......"فتح القدير"، كتاب السرقة، ج٥، ص١٢٢-١٢٤.

6 ......درست آنکھوں والا، بینا۔

کاٹنے کے وقت اس سے کم کی ہوگئی یا جہاں چورایا ہے وہاں تو اب بھی دس درم قیمت کی ہے مگر جہاں ہاتھ کاٹا جائے گا وہاں کم کی ہے تو ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ ہاں اگر کسی عیب کی وجہ سے قیمت کم ہوگئی یا اوس میں سے کچھ ضائع ہوگئی کہ دس درم کی نہ رہی تو دونوں صورتوں میں ہاتھ کاٹے جائیں گے۔

⑦ اور چورانے میں خود اس شے کا چورانا مقصود ہو لہٰذا اگر اچکن [1] وغیرہ کوئی کپڑا چورایا اور کپڑے کی قیمت دس درم سے کم ہے مگر اوس میں دینار نکلا تو جس کو بالقصد چورایا وہ دس درم کا نہیں لہٰذا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ ہاں اگر وہ کپڑا ان درموں کے لیے ظرف ہو تو قطع ہے کہ مقصود کپڑا چورانا نہیں بلکہ اوس شے کا چورانا ہے یا کپڑا چورایا اور جانتا تھا کہ اس میں روپے بھی ہیں تو دونوں کو قصداً چورانا قرار دیا جائیگا اگرچہ کہتا ہو کہ میرا مقصود صرف کپڑا چورانا تھا۔ یوہیں اگر روپے کی تھیلی چورائی تو اگرچہ کہے مجھے معلوم نہ تھا کہ اس میں روپے ہیں اور نہ میں نے روپے کے قصد سے چورائی بلکہ میرا مقصود صرف تھیلی کا چورانا تھا تو ہاتھ کاٹا جائیگا اور اوس کے قول کا اعتبار نہ کیا جائیگا۔

⑧ اوس مال کو اس طرح لے گیا ہو کہ اُس کا نکالنا ظاہر ہو لہٰذا اگر مکان کے اندر جہاں سے لیا وہاں اشرفی نگل لی تو قطع نہیں بلکہ تاوان لازم ہے۔

⑨ خفیۃً [2] لیا ہو یعنی اگر دن میں چوری کی تو مکان میں جانا اور وہاں سے مال لینا دونوں چھپ کر ہوں اور اگر گیا چھپ کر مگر مال کا لینا علانیہ [3] ہو جیسا ڈاکو کرتے ہیں تو اس میں ہاتھ کاٹنا نہیں۔ مغرب وعشا کے درمیان کا وقت دن کے حکم میں ہے۔ اور اگر رات میں چوری کی اور جانا خفیۃً ہوا اگرچہ مال لینا علانیۃً یا لڑ جھگڑ کر ہو ہاتھ کاٹا جائے۔

⑩ جس کے یہاں سے چوری کی اوس کا قبضہ صحیح ہو خواہ وہ مال کا مالک ہو یا امین [4] اور اگر چور کے یہاں سے چورالیا [5] تو قطع نہیں یعنی جبکہ پہلے چور کا ہاتھ کاٹا جاچکا ہو، ورنہ اس کا کاٹا جائے۔

⑪ ایسی چیز نہ چورائی ہو جو جلد خراب ہوجاتی ہے جیسے گوشت اور ترکاریاں۔

⑫ وہ چوری دارالحرب میں نہ ہو۔

⑬ مال محفوظ ہو اور حفاظت کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ وہ مال ایسی جگہ ہو جو حفاظت کے لیے بنائی گئی ہو جیسے مکان، دوکان، خیمہ، خزانہ، صندوق۔ دوسری یہ کہ وہ جگہ ایسی نہیں مگر وہاں کوئی نگہبان مقرر ہو جیسے مسجد، راستہ، میدان۔

---

1 ...... ایک قسم کا لباس جو کوٹ کی طرح ہوتا ہے۔
2 ...... چھپا کر۔
3 ...... ظاہراً، سب کے سامنے۔
4 ...... یعنی اس کے پاس مال بطور امانت ہو۔
5 ...... یعنی چور جو مال چوری کر کے لایا تھا اسے چرایا۔

⑭ بقدردس درم کے ایک بار مکان سے باہر لے گیا ہو اور اگر چند بار لے گیا کہ سب کا مجموعہ دس درم یا زیادہ ہے، مگر ہر بار دسؔ سے کم کم لے گیا تو قطع نہیں کہ یہ ایک سرقہ [1] نہیں بلکہ متعدد [2] ہیں، اب اگر دس درم ایک بار لے گیا اور وہ سب ایک ہی شخص کے ہوں یا کئی شخصوں کے مثلاً ایک مکان میں چند شخص رہتے ہیں اور کچھ کچھ ہر ایک کا چورایا جن کا مجموعہ دس درم یا زیادہ ہے اگر چہ ہر ایک کا اس سے کم ہے دونوں صورتوں میں قطع ہے [3]۔

⑮ شبہہ یا تاویل کی گنجائش نہ ہو، لہٰذا اگر باپ کا مال چورایا یا قرآن مجید کی چوری کی تو قطع نہیں کہ پہلے میں شبہہ ہے اور دوسرے میں یہ تاویل ہے کہ پڑھنے کے لیے لیا ہے۔[4] (درمختار، بحر، عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ ۱: چند شخصوں نے ملکر چوری کی اگر ہر ایک کو بقدردس درم کے حصہ ملا تو سب کے ہاتھ کاٹے جائیں خواہ سب نے مال لیا ہو یا بعضوں نے لیا اور بعض نگہبانی کرتے رہے۔[5] (عالمگیری، بحر)

مسئلہ ۲: چوری کے ثبوت کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ چور خود اقرار کرے اور اس میں چند بار کی حاجت نہیں صرف ایک بار کافی ہے دوسرا یہ کہ دو مرد گواہی دیں اور اگر ایک مرد اور دو عورتوں نے گواہی دی تو قطع نہیں مگر مال کا تاوان دلایا جائے اور گواہوں نے یہ گواہی دی کہ ہمارے سامنے اقرار کیا ہے تو یہ گواہی قابل اعتبار نہیں گواہ کا آزاد ہونا شرط نہیں۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۳: قاضی گواہوں سے چند باتوں کا سوال کرے کس طرح چوری کی، اور کہاں کی، اور کتنے کی کی، اور کس کی چیز چورائی، جب گواہ ان امور کا جواب دیں اور ہاتھ کاٹنے کے تمام شرائط پائے جاہیں تو قطع کا حکم ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۴: پہلے اقرار کیا پھر اقرار سے پھر گیا یا چند شخصوں نے چوری کا اقرار کیا تھا ان میں سے ایک اپنے اقرار سے پھر گیا یا گواہوں نے اسکی شہادت دی کہ ہمارے سامنے اقرار کیا ہے اور چور انکار کرتا ہے کہتا ہے میں نے اقرار نہیں کیا ہے یا کچھ

1 ......ایک بار چوری کرنا۔ 2 ......زیادہ۔ 3 ......یعنی ہاتھ کاٹا جائے گا۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب السرقة، ج٦، ص١٣٢۔١٣٨.
و"البحرالرائق"، کتاب السرقة، ج٦، ص٨٤۔٨٦.
و"الفتاوی الهندیة"، کتاب السرقة، الباب الأول في بیان السرقة ...إلخ، ج٢، ص١٧٠، وغیرها.

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب السرقة، الباب الأول في بیان السرقة...إلخ، ج٢، ص١٧٠.
و"البحرالرائق"، کتاب السرقة، ج٥، ص٨٩.

6 ......"الدرالمختار"، کتاب السرقة، ج٦، ص١٣٨.

7 ......المرجع السابق، ص١٣٨.

جواب نہیں دیتا تو ان سب صورتوں میں قطع نہیں مگر اقرار سے رجوع کی تو تاوان لازم ہے۔ [1] (درمختار)

مسئلہ ۵ اقرار کر کے بھاگ گیا تو قطع نہیں کہ بھاگنا بمنزلہ رجوع کے ہے ہاں تاوان لازم ہے۔ اور گواہوں سے ثابت ہو تو قطع ہے اگرچہ بھاگ جائے اگرچہ حکم سنانے سے پہلے بھاگا ہو البتہ اگر بہت دنوں میں گرفتار ہوا تو تمادی عارض ہوگئی مگر تاوان لازم ہے۔ [2] (درمختار)

مسئلہ ٦ مدعی گواہ نہ پیش کر سکا چور پر حلف [3] رکھا اوس نے حلف لینے سے انکار کیا تو تاوان دلایا جائے مگر قطع نہیں۔ [4] (درمختار)

مسئلہ ۷ چور کو مار پیٹ کر اقرار کرانا جائز ہے کہ یہ صورت نہ ہو تو گواہوں سے چوری کا ثبوت بہت مشکل ہے۔ [5] (درمختار)

مسئلہ ۸ ہاتھ کاٹنے کا قاضی نے حکم دیدیا اب وہ مدعی کہتا ہے کہ یہ مال اوسی کا ہے یا میں نے اوس کے پاس امانۃً رکھا تھا یا کہتا ہے کہ گواہوں نے جھوٹی گواہی دی یا اوس نے غلط اقرار کیا تو اب ہاتھ نہیں کاٹا جاسکتا۔ [6] (درمختار)

مسئلہ ۹ گواہوں کے بیان میں اختلاف ہوا ایک کہتا ہے کہ فلاں قسم کا کپڑا تھا دوسرا کہتا ہے فلاں قسم کا تھا تو قطع نہیں۔ [7] (بحر) اقرار و شہادت کے جزئیات کثیر ہیں چونکہ یہاں حدود جاری نہیں ہیں لہٰذا بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۱۰ ہاتھ کاٹنے کے وقت مدعی اور گواہوں کا حاضر ہونا ضرور نہیں [8] بلکہ اگر غائب ہوں یا مر گئے ہوں جب بھی ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ [9] (درمختار)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب السرقة، ج٦، ص١٣٩.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب السرقة، ج٦، ص١٤٠.

3 ......قسم اٹھانا۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب السرقة، ج٦، ص١٤٠.

5 ......المرجع السابق، ص١٤١.

6 ......المرجع السابق، ص١٤٣.

7 ......"البحرالرائق"، کتاب السرقة، ج٥، ص٨٨.

8 ...... بہارِ شریعت کے تمام نسخوں میں یہاں عبارت ایسے ہی مذکور ہے، غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے کیونکہ ''درمختار'' میں ہے کہ ہاتھ کاٹنے کے وقت مدعی کا حاضر ہونا شرط ہے گواہوں کا حاضر ہونا شرط نہیں۔... عِلْمِیه

9 ......"الدرالمختار"، کتاب السرقة، باب کیفیة القطع و إثباته، ج٦، ص١٦٩.

کن چیزوں میں ھاتھ کاٹا جائے گا اور کس میں نہیں

مسئلہ ۱ ساکھو[1]، آبنوس[2]، اگر کی لکڑی[3]، صندل، نیزہ، مشک، زعفران، عنبر اور ہر قسم کے تیل، زمرد، یاقوت، زبرجد، فیروزہ، موتی اور ہر قسم کے جواہر۔ لکڑی کی ہر قسم کی قیمتی چیزیں جیسے کرسی، میز، تخت، دروازہ جو ابھی نصب نہ کیا گیا ہو[4]، لکڑی کے برتن۔ یوہیں تانبے، پیتل، لوہے، چمڑے وغیرہ کے برتن، چھری، چاقو، قینچی اور ہر قسم کے غلے گیہوں، جَو، چاول اور ستو، آٹا، شکر، گھی، سرکہ، شہد، کھجور، چھوہارے، منقّٰی، روئی، اُون، کتان[5]، پہننے کے کپڑے، بچھونا اور ہر قسم کے عمدہ اور نفیس مال میں ہاتھ کاٹا جائیگا۔

مسئلہ ۲ حقیر چیزیں جو عادۃً محفوظ نہ رکھی جاتی ہوں اور باعتبار اصل کے مباح ہوں اور ہنوز[6] ان میں کوئی ایسی صنعت[7] بھی نہ ہوئی ہو جس کی وجہ سے قیمتی ہو جائیں ان میں ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا جیسے معمولی لکڑی، گھاس، نرکل[8]، مچھلی، پرند، گیرو[9]، چونا، کوئلے، نمک، مٹی کے برتن، پکی اینٹیں۔ یوہیں شیشہ اگرچہ قیمتی ہو کہ جلد ٹوٹ جاتا ہے اور ٹوٹنے پر قیمتی نہیں رہتا۔ یوہیں وہ چیزیں جو جلد خراب ہو جاتی ہیں جیسے دودھ، گوشت، تربوز، خربزہ، ککڑی، کھیرا، ساگ، ترکاریاں اور تیار کھانے جیسے روٹی بلکہ قحط کے زمانہ میں غلہ گیہوں، چاول، جَو وغیرہ بھی اور تر میوے جیسے انگور، سیب، ناشپاتی، بہی[10]، انار اور خشک میوے میں ہاتھ کاٹا جائیگا جیسے اخروٹ، بادام وغیرہ جبکہ محفوظ ہوں۔ اگر درخت پر سے پھل توڑے یا کھیت کاٹ لے گیا تو قطع نہیں، اگرچہ درخت مکان کے اندر ہو یا کھیت کی حفاظت ہوتی ہو اور پھل توڑ کر یا کھیت کاٹ کر حفاظت میں رکھا اب چورائے گا تو قطع ہے۔

مسئلہ ۳ شراب چورائی تو قطع نہیں ہاں اگر شراب قیمتی برتن میں تھی کہ اوس برتن کی قیمت دس درم ہے اور صرف شراب نہیں بلکہ برتن چورانا بھی مقصود تھا، مثلاً بظاہر دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ برتن بیش قیمت[11] ہے تو قطع ہے۔[12] (ردالمحتار)

---

1 ...... ایک درخت کا نام جس کی لکڑی مضبوط اور پائیدار ہوتی ہے۔

2 ...... جنوب مشرقی ایشیا کے ایک درخت کا نام جس کی لکڑی سخت، وزنی اور سیاہ ہوتی ہے۔

3 ...... ایک خوشبودار درخت کی لکڑی جسے جلانے سے خوشبو ہوتی ہے۔

4 ...... لگایا نہ گیا ہو۔

5 ...... ایک قسم کا باریک کپڑا جس کی نسبت مشہور ہے کہ چاندنی رات میں ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

6 ...... ابھی تک۔

7 ...... دستکاری۔

8 ...... سرکنڈا۔

9 ...... ایک قسم کی لال مٹی۔

10 ...... ایک پھل کا نام جو ناشپاتی کے مشابہ ہوتا ہے۔

11 ...... زیادہ قیمت والا۔

12 ...... "ردالمحتار"، کتاب السرقة، مطلب: فی ضمان الساعی، ج٦، ص١٤٧، ١٤٨.

مسئلہ ۴ لہوولعب کی چیزیں جیسے ڈھول، طبلہ[1]، سارنگی[2] وغیرہ ہر قسم کے باجے اگرچہ طبل جنگ[3] چورایا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا۔ یوہیں سونے چاندی کی صلیب[4] یابت اور شطرنج نرد[5] چورانے میں قطع نہیں اور روپے اشرفی پر تصویر ہو جیسے آج کل ہندوستان کے روپے اشرفیاں تو قطع ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵ گھاس اور نرکل کی بیش قیمت چٹائیاں کہ صنعت کی وجہ سے بیش قیمت ہوگئیں۔ جیسے آج کل بمبئی کلکتہ سے آیا کرتی ہیں ان میں قطع[7] ہے۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶ مکان کا بیرونی دروازہ اور مسجد کا دروازہ بلکہ مسجد کے دیگر اسباب جھاڑ فانوس[9]۔ ہانڈیاں۔ قمقمے۔ گھڑی، جانماز وغیرہ اور نمازیوں کے جوتے چورانے میں قطع نہیں مگر جواس قسم کی چوری کرتا ہو اوسے پوری سزا دی جائے اور قید کریں یہاں تک کہ سچی توبہ کرلے بلکہ ہر ایسے چور کو جس میں کسی شبہہ کی بنا پر قطع نہ ہو تعزیر کی جائے۔[10] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷ ہاتھی دانت یا اس کی بنی ہوئی چیز چورانے میں قطع نہیں اگرچہ صنعت کی وجہ سے بیش قیمت قرار پاتی ہو اور اونٹ کی ہڈی کی بیش قیمت چیز بنی ہو تو قطع ہے۔[11] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ شیر، چیتا وغیرہ درندہ کو ذبح کرکے ان کی کھال کو بچھونا یا جانماز بنالیا ہے تو قطع ہے ورنہ نہیں اور باز، شکرا، کتا، چیتا وغیرہ جانوروں کو چورایا تو قطع نہیں۔[12] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ مصحف شریف چورایا تو قطع نہیں اگرچہ سونے چاندی کا اوس پر کام ہو۔ یوہیں کتب تفسیر وحدیث وفقہ ونحو

---

1 ......ایک قسم کا خاص ڈھول جس میں بائیں کا منہ دائیں سے نسبتاً چوڑا ہوتا ہے، یہ انگلیوں کی ضرب اور ہتھیلی کی تھاپ سے بجایا جاتا ہے۔

2 ......ایک ساز جس میں تار لگے ہوتے ہیں اور اسے گز (چھوٹی کمان) سے بجایا جاتا ہے۔

3 ......اعلان جنگ کے لیے بجائے جانے والا نقارہ، بڑا ڈھول۔

4 ......عیسائیوں کا ایک مقدس نشان۔

5 ......شطرنج کا مُہرہ۔

6 ......"الدرالمختار وردالمحتار"، کتاب السرقة، مطلب: فی ضمان الساعی، ج٦، ص١٤٨.

7 ......ہاتھ کاٹنا۔

8 ......"ردالمحتار"، کتاب السرقة، مطلب: فی ضمان الساعی، ج٦، ص١٤٦.

9 ......ایک قسم کا فانوس جو گھروں میں روشنی اور خوبصورتی (Decoration) کیلئے لگاتے ہیں۔

10 ......"ردالمحتار"، کتاب السرقة، مطلب: فی ضمان الساعی، ج٦، ص١٤٨.

11 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب السرقة، الباب الثانی فی مایقطع فيه ومالا ...إلخ، الفصل الأول، ج٢، ص١٧٦.

12 ......المرجع السابق.

ولغت واشعار میں بھی قطع نہیں۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ حساب کی بہیاں[2] اگر بیکار ہوچکی ہیں اور وہ کاغذات دس درم کی قیمت کے ہیں تو قطع ہے، ورنہ نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۱ آزاد بچہ کو چورایا اگرچہ زیور پہنے ہوئے ہے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ یوہیں اگر بڑے غلام کو جو اپنے کو بتا سکتا ہے چورایا تو قطع نہیں، اگرچہ سونے یا بیہوشی یا جنون کی حالت میں اسے چورایا ہو اور اگر ناسمجھ غلام کو چُرایا تو قطع ہے۔[4] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۲ ایک شخص کے دوسرے پر دس درم آتے تھے قرض خواہ نے قرضدار کے یہاں سے روپے یا اشرفیاں چورا لیں تو قطع نہیں اور اگر اسباب[5] چورایا اور کہتا ہے کہ میں نے اپنے روپے کے معاوضہ میں لیا یا بطور رہن اپنے پاس رکھنے کے لیے لایا تو قطع نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ امانت میں خیانت کی یا مال لوٹ لیا یا اُوچک لیا[7] تو قطع نہیں۔ یوہیں قبر سے کفن چورانے میں قطع نہیں اگرچہ قبر مقفل مکان[8] میں ہو بلکہ جس مکان میں قبر ہے اُس میں سے اگر علاوہ کفن کے کوئی اور کپڑا وغیرہ چورایا جب بھی قطع نہیں بلکہ جس گھر میں میت ہو وہاں سے کوئی چیز چورائی تو قطع نہیں، ہاں اگر اس فعل کا عادی ہو تو بطور سیاست[9] ہاتھ کاٹ دیں گے۔[10] (درمختار)

مسئلہ ۱۴ ذی رحم محرم[11] کے یہاں سے چورایا تو قطع نہیں اگرچہ وہ مال کسی اور کا ہو اور ذی رحم محرم کا مال دوسرے

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب السرقة، الباب الثاني في مايقطع فيه ومالا ...إلخ، الفصل الأول، ج٢، ص١٧٧
و"ردالمحتار"، كتاب السرقة، مطلب: في ضمان الساعي، ج٦، ص١٤٩.

2 ......بہی کی جمع، وہ رجسٹر جس میں حساب وغیرہ لکھتے ہیں۔

3 ......"الدرالمختار"، كتاب السرقة، ج٦، ص١٥٠.

4 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب السرقة، الباب الثاني في مايقطع فيه ومالا ...إلخ، الفصل الأول، ج٢، ص١٧٧، وغيره.

5 ......گھریلو ساز وسامان۔

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب السرقة، الباب الثاني في مايقطع فيه ومالاً ...إلخ، الفصل الأول، ج٢، ص١٧٧.

7 ......جھپٹ کر چھین لیا۔

8 ......تالا لگے ہوئے مکان۔

9 ......یعنی حکمت عملی کے تحت تاکہ چوری سے باز آجائے۔

10 ......"الدرالمختار"، كتاب السرقة، ج٦، ص١٥٠، ١٥١.

11 ......ایسا قریبی رشتہ دار جس سے نکاح کرنا ہمیشہ کے لیے حرام ہو۔

کے یہاں تھا وہاں سے چورایا تو قطع ہے۔ شوہر نے عورت کے یہاں سے یا عورت نے شوہر کے یہاں سے یا غلام نے اپنے مولیٰ یا مولیٰ کی زوجہ کے یہاں سے یا عورت کے غلام نے اوس کے شوہر کے یہاں چوری کی تو قطع نہیں۔ یوہیں تاجروں کی دوکانوں سے چورانے میں بھی قطع نہیں ہے جبکہ ایسے وقت چوری کی کہ اوس وقت لوگوں کو وہاں جانے کی اجازت ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۵ مکان جب محفوظ ہے تو اب اس کی ضرورت نہیں کہ وہاں کوئی محافظ مقرر ہو اور مکان محفوظ نہ ہو تو محافظ کے بغیر حفاظت نہیں مثلاً مسجد سے کسی کی کوئی چیز چورائی تو قطع نہیں مگر جبکہ اوس کا مالک وہاں موجود ہو اگرچہ سورہا ہو یعنی مالک ایسی جگہ ہو کہ مال کو وہاں سے دیکھ سکے۔ یوہیں میدان یا راستہ میں اگر مال ہے اور محافظ وہاں پاس میں ہے تو قطع ہے ورنہ نہیں۔[2] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ جو جگہ ایک شے کی حفاظت کے لیے ہے وہ دوسری چیز کی حفاظت کے لیے بھی قرار پائے گی مثلاً اصطبل سے اگر روپے چوری کئے تو قطع ہے اگرچہ اصطبل روپے کی حفاظت کی جگہ نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ اگر چند بار کسی نے چوری کی تو بادشاہ اسلام اُسے سیاسۃً قتل کرسکتا ہے۔[4] (درمختار)

ہاتھ کاٹنے کا بیان

مسئلہ ۱ چور کا دہنا ہاتھ گٹے[5] سے کاٹ کر کھولتے تیل میں داغ دینگے[6] اور اگر موسم سخت گرمی یا سخت سردی کا ہو تو ابھی نہ کاٹیں بلکہ اُسے قید میں رکھیں۔ گرمی یا سردی کی شدت جانے پر کاٹیں۔ تیل کی قیمت اور کاٹنے والے اور داغنے والے کی اجرت اور تیل کھولانے کے مصارف[7] سب چور کے ذمہ ہیں اور اس کے بعد اگر پھر چوری کرے تو اب بایاں پاؤں گٹے سے کاٹ دیں گے اس کے بعد پھر اگر چوری کرے تو اب نہیں کاٹیں گے بلکہ بطور تعزیر ماریں گے اور قید میں رکھیں گے یہاں تک کہ توبہ کرلے یعنی اُس کے بُشرہ[8] سے یہ ظاہر ہونے لگے کہ سچے دل سے توبہ کی اور نیکی کے آثار نمایاں ہوں۔[9] (درمختار وغیرہ)

1 ......"الدرالمختار"، کتاب السرقة، ج ٦، ص ١٥٣ تا ١٥٦.

2 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب السرقة، الباب الثانی فی مایقطع ومالا ...إلخ، الفصل الأول، ج ٢، ص ١٧٩.
و"الدرالمختار"، کتاب السرقة، ج ٦، ص ١٥٨.

3 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب السرقة، الباب الثانی فی مایقطع ومالا ...إلخ، الفصل الأول، ج ٢، ص ١٧٩.

4 ......"الدرالمختار"، کتاب السرقة، ج ٦، ص ١٦٥.

5 ......کلائی۔ 6 ......ہاتھ کے کٹے ہوئے حصے کو کھولتے تیل سے جلادیں گے۔ 7 ......اخراجات۔ 8 ......چہرہ۔

9 ......"الدرالمختار"، کتاب السرقة، باب کیفیة القطع...إلخ، ج ٦ ص ١٦٦، ١٦٧، وغیره.

مسئلہ ۲ اگر دہنا ہاتھ اُس کا شل[1] ہوگیا ہے یا اس میں کا انگوٹھا یا اونگلیاں کٹی ہوں جب بھی کاٹ دیں گے اور اگر بایاں ہاتھ شل ہو یا اس کا انگوٹھا یا دو اونگلیاں کٹی ہوں تو اب دہنا نہیں کاٹیں گے۔ یوہیں اگر دہنا پاؤں بیکار ہو یا کٹا ہو تو بایاں پاؤں نہیں کاٹیں گے، بلکہ قید کریں گے۔[2] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳ ہاتھ کاٹنے کی شرط یہ ہے کہ جس کا مال چوری گیا ہے وہ اپنے مال کا مطالبہ کرے، خواہ گواہوں سے چوری کا ثبوت ہو یا چور نے خود اقرار کیا ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ جب گواہ گواہی دیں اُس وقت وہ حاضر ہو اور جس وقت ہاتھ کاٹا جائے اُس وقت بھی موجود ہو لہٰذا اگر چور چوری کا اقرار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے فلاں شخص جو غائب ہے اُس کی چوری کی ہے یا کہتا ہے کہ یہ روپے میں نے چورائے ہیں مگر معلوم نہیں کس کے ہیں یا میں یہ نہیں بتاؤں گا کہ کس کے ہیں تو قطع نہیں[3] اور پہلی صورت میں جبکہ غائب حاضر ہوکر مطالبہ کرے تو اس وقت قطع کریں گے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۴ جس شخص کا مال پر قبضہ ہے وہ مطالبہ کرسکتا ہے جیسے امین[5] وغاصب[6] ومرتہن[7] ومتولی[8] اور باپ اور وصی اور سودخوار جس نے سودی مال پر قبضہ کرلیا ہے۔ اور سود دینے والا جس نے سود کے روپے ادا کردیے اور یہ روپے چوری گئے تو اس کے مطالبہ پر قطع نہیں۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۵ وہ چیز جس کے چورانے پر ہاتھ کاٹا گیا ہے اگر چور کے پاس موجود ہے تو مالک کو واپس دلائیں گے اور جاتی رہی تو تاوان نہیں اگرچہ اس نے خود ضائع کردی ہو۔ اور اگر بیچ ڈالی یا ہبہ کردی اور خریدار یا موہوب لہ نے[10] ضائع کردی تو یہ تاوان دیں اور خریدار چور سے ثمن[11] واپس لے۔ اور اگر ہاتھ کاٹا نہ گیا ہو تو چور سے ضمان لے گا۔[12] (درمختار)

---

1 ......بے کار۔

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب السرقة، الباب الثاني في مايقطع ومالا...إلخ، الفصل الثالث، ج ٢، ص ١٨٢.

و"الدرالمختار"، كتاب السرقة، باب كيفية القطع ...إلخ، ج ٦، ص ١٦٨، ١٦٧.

3 ......یعنی ہاتھ کاٹنا نہیں۔

4 ......"الدرالمختار"، كتاب السرقة، باب كيفية القطع ...إلخ، ج ٦، ص ١٦٩، ١٧٠.

5 ......امانت دار۔

6 ......غصب کرنے والا۔

7 ......جس کے پاس مال گروی رکھا ہے۔

8 ......مالِ وقف کا نگران۔

9 ......"الدرالمختار"، كتاب السرقة، باب كيفية القطع ...إلخ، ج ٦، ص ١٧٠.

10 ......جس کو چیز ہبہ کردی ہے اس نے۔

11 ......مقررہ قیمت۔

12 ......"الدرالمختار"، كتاب السرقة، باب كيفية القطع ...إلخ، ج ٦، ص ١٧٥.

مسئلہ ٦: کپڑا چورایا اور پھاڑ کر دو ٹکڑے کر دیے، اگر ان ٹکڑوں کی قیمت دس درم ہے تو قطع ہے اور اگر ٹکڑے کرنے کی وجہ سے قیمت گھٹ کر آدھی ہوگئی تو پوری قیمت کا ضمان لازم ہے اور قطع نہیں۔[1]

راھزنی کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْۤا اَوْ یُصَلَّبُوْۤا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۳۳﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۴﴾ ﴾[2]

جو لوگ اللہ (عزوجل) و رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ قتل کر ڈالے جائیں یا انھیں سولی دی جائے یا اُن کے ہاتھ پاؤں مقابل کے کاٹ دیے جائیں یا جلاوطن کر دیے جائیں۔ یہ اُن کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے، مگر وہ کہ تمھارے قابو پانے سے قبل توبہ کرلیں تو جان لو کہ اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے۔

ابو داود ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مرد مسلمان اس امر کی شہادت دے کہ اللہ (عزوجل) ایک ہے اور محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللہ (عزوجل) کے رسول ہیں، اس کا خون حلال نہیں مگر تین وجہ سے، محصن ہو کر زنا کرے تو وہ رجم کیا جائے گا اور جو شخص اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) (یعنی مسلمانوں) سے لڑنے کو نکلا تو وہ قتل کیا جائے گا یا اوسے سولی دی جائے گی یا جلاوطن کر دیا جائے گا اور جو شخص کسی کو قتل کرے گا تو اس کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔''[3] حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانہ میں قبیلہ عُکل و عرینہ کے کچھ لوگوں نے ایسا ہی کیا تھا، حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا کر سنگستان میں ڈلوا دیا، وہیں تڑپ تڑپ کر مر گئے۔[4]

مسئلہ ١: راہزن[5] جس کے لیے شریعت کی جانب سے سزا مقرر ہے، اُس میں چند شرطیں ہیں۔ (١) ان میں اتنی

---

1 ......''الدرالمختار''، کتاب السرقة، باب کیفیة القطع ....إلخ، ج ٦، ص ١٧٦.

2 ......پ٦، المائدة: ٣٣، ٣٤.

3 ...... ''سنن أبي داود''، کتاب الحدود، باب الحکم فیمن ارتد ... إلخ، الحدیث: ٤٣٥٣، ج ٤، ص ١٦٩.

4 ......''صحیح البخاری''، کتاب الوضوء، باب أبوال الابل ...إلخ، الحدیث ٢٣٣، ج ١، ص ١٠٠، والحدیث ٥٧٢٧، ج ٤، ص ٢٨.

5 ......یعنی ڈاکو۔

طاقت ہو کہ راہ گیر اُن کا مقابلہ نہ کر سکیں اب چاہے ہتھیار کے ساتھ ڈاکا ڈالا یا لاٹھی لے کر یا پتھر وغیرہ سے۔(۲) بیرون شہر راہزنی کی ہو[1] یا شہر میں رات کے وقت ہتھیار سے ڈاکا ڈالا۔(۳) دارالاسلام میں ہو۔(۴) چوری کے سب شرائط پائے جائیں۔(۵) توبہ کرنے اور مال واپس کرنے سے پہلے بادشاہ اسلام نے اُن کو گرفتار کرلیا ہو۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ ڈاکہ پڑا مگر جان و مال تلف[3] نہ ہوا اور ڈاکو گرفتار ہو گیا تو تعزیراً اسے زدوکوب[4] کرنے کے بعد قید کریں یہاں تک کہ توبہ کرلے اور اُس کی حالت قابل اطمینان ہو جائے اب چھوڑ دیں اور فقط زبانی توبہ کافی نہیں، جب تک حالت درست نہ ہو نہ چھوڑیں اور اگر حالت درست نہ ہو تو قید میں رکھیں یہاں تک کہ مرجائے اور اگر مال لے لیا ہو تو اُس کا داہنا ہاتھ اور بایاں پیر کاٹیں۔ یوہیں اگر چند شخص ہوں اور مال اتنا ہے کہ ہر ایک کے حصہ میں دس درم یا اس قیمت کی چیز آئے تو سب کے ایک ایک ہاتھ اور ایک ایک پاؤں کاٹ دیے جائیں اور اگر ڈاکوؤں نے مسلمان یا ذمی کو قتل کیا اور مال نہ لیا ہو تو قتل کیے جائیں اور اگر مال بھی لیا اور قتل بھی کیا ہو تو بادشاہ اسلام کو اختیار ہے کہ (۱) ہاتھ پاؤں کاٹ کر قتل کر ڈالے یا (۲) سولی دیدے یا (۳) ہاتھ پاؤں کاٹ کر قتل کرے پھر اس کی لاش کو سولی پر چڑھا دے یا (۴) صرف قتل کر دے یا (۵) قتل کر کے سولی پر چڑھا دے یا (۶) فقط سولی دیدے۔ یہ چھ طریقے ہیں جو چاہے کرے اور اگر صرف سولی دینا چاہے تو اسے زندہ سولی پر چڑھا کر پیٹ میں نیزہ بھونک دیں[5] پھر جب مرجائے تو مرنے کے بعد تین دن تک اُس کا لاشہ سولی پر رہنے دیں پھر چھوڑ دیں کہ اُس کے ورثہ دفن کر دیں اور یہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ ڈاکو کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔[6] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳ ڈاکوؤں کے پاس اگر وہ مال موجود ہے تو بہر حال واپس دیا جائے اور نہیں ہے اور ہاتھ پاؤں کاٹ دیے گئے یا قتل کر دیے گئے تو اب تاوان نہیں۔ یوہیں جو اُنھوں نے راہگیروں کو زخمی کیا یا مار ڈالا ہے اسکا بھی کچھ معاوضہ نہیں دلایا جائے گا۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ......یعنی شہر سے باہر ڈکیتی کی ہو۔

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب السرقة، الباب الرابع فی قطاع الطريق، ج۲، ص۱۸٦.

3 ......ضائع۔ 4 ......مار پیٹ۔ 5 ......یعنی نیزہ ماریں۔

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب السرقة، الباب الرابع فی قطاع الطريق، ج۲، ص۱۸٦.

و"الدرالمختار"، كتاب السرقة، باب قطع الطريق، ج٦، ص۱۸۱، ۱۸۲.

7 ......"الدرالمختار و ردالمحتار"، كتاب السرقة، باب قطع الطريق، ج٦، ص۱۸۳.

مسئلہ ۴ ڈاکوؤں میں سے صرف ایک نے قتل کیا یا مال لیا یا ڈرایا یا سب کچھ کیا تو اس صورت میں جو سزا ہوگی وہ صرف اوسی ایک کی نہ ہوگی، بلکہ سب کو پوری سزا دی جائے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ ڈاکوؤں نے قتل نہ کیا مگر مال لیا اور زخمی کیا تو ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں اور زخم کا معاوضہ کچھ نہیں اور اگر فقط زخمی کیا مگر نہ مال لیا نہ قتل کیا یا قتل کیا اور مال لیا مگر گرفتاری سے پہلے توبہ کرلی اور مال واپس دیدیا یا اون میں کوئی غیر مکلّف[2] یا گونگا ہو یا کسی راہگیر کا قریبی رشتہ دار ہو تو ان صورتوں میں حد نہیں۔ اور ولیِ مقتول اور قتل نہ کیا ہو تو خود وہ شخص جسے زخمی کیا یا جس کا مال لیا قصاص یا دیت یا تاوان لے سکتا ہے یا معاف کردے۔[3] (درمختار)

کتاب السیر

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْاؕ-وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرُۙ۟(۳۹) الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُؕ-وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَ بِیَعٌ وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ یُذْكَرُ فِیْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِیْرًاؕ-وَ لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗؕ-اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ(۴۰) ﴾[4]

اون لوگوں کو جہاد کی اجازت دی گئی جن سے لوگ لڑتے ہیں اس وجہ سے کہ اون پر ظلم کیا گیا اور بیشک اللہ (عزوجل) اون کی مدد کرنے پر قادر ہے وہ جن کو ناحق اون کے گھروں سے نکالا گیا محض اس وجہ سے کہ کہتے تھے ہمارا رب اللہ (عزوجل) ہے اور اگر اللہ (عزوجل) لوگوں کو ایک دوسرے سے دفع نہ کیا کرتا تو خانقاہیں اور مدرسے اور عبادت خانے اور مسجدیں ڈھادی جاتیں جن میں اللہ (عزوجل) کے نام کی کثرت سے یاد ہوتی ہے اور ضرور اللہ (عزوجل) اوس کی مدد کرے گا جو اوس کے دین کی مدد کرتا ہے، بیشک اللہ (عزوجل) قوی غالب ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْاؕ-اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ(۱۹۰) وَ اقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب السرقة، الباب الرابع فی قطاع الطريق، ج۲، ص۱۸۷ .

2 ...... یعنی عاقل بالغ نہ ہو۔

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب السرقة، باب قطع الطريق، ج۶، ص۱۸۳ .

4 ...... پ ۱۷، الحج: ۳۹، ۴۰ .

ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَ اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَ الْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَ لَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى یُقٰتِلُوْكُمْ فِیْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَ قٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ یَكُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۹۳﴾ [1]

اور اللہ (عزّوجل) کی راہ میں اون سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرو بیشک اللہ (عزّوجل) زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور ایسوں کو جہاں پاؤ مارو اور جہاں سے انھوں نے تمھیں نکالا تم بھی نکال دو اور فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے اور اون سے مسجد حرام کے پاس نہ لڑو جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں۔ اگر وہ تم سے لڑیں تو اونھیں قتل کرو۔ کافروں کی یہی سزا ہے اور اگر وہ باز آجائیں تو بیشک اللہ (عزّوجل) بخشنے والا مہربان ہے اور اون سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور دین اللہ (عزّوجل) کے لیے ہو جائے اور اگر وہ باز آجائیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر۔

احادیث

حدیث ۱ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''اللہ (عزّوجل) کی راہ میں صبح کو جانا یا شام کو جانا دنیا و مافیہا [2] سے بہتر ہے۔'' [3]

حدیث ۲ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''سب سے بہتر اوس کی زندگی ہے جو اللہ (عزّوجل) کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ [4] پکڑے ہوئے ہے، جب کوئی خوفناک آواز سنتا ہے یا خوف میں اوسے کوئی بلاتا ہے تو اوڑ کر پہنچ جاتا ہے (یعنی نہایت جلد) قتل و موت کو اوس کی جگہوں میں تلاش کرتا ہے (یعنی مرنے کی جگہ سے ڈرتا نہیں ہے) یا اوس کی زندگی بہتر ہے جو چند بکریاں لیکر پہاڑ کی چوٹی پر یا کسی وادی میں رہتا ہے، وہاں نماز پڑھتا ہے اور زکاۃ دیتا ہے اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت کرتا ہے۔'' [5]

حدیث ۳ ابوداود و نسائی و دارمی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مشرکین سے جہاد کرو، اپنے مال اور جان اور زبان سے یعنی دینِ حق کی اشاعت میں ہر قسم کی قربانی کے لیے طیار ہو جاؤ۔'' [6]

---

1 ...... پ ۲، البقرۃ: ۱۹۰، ۱۹۳۔

2 ...... دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے۔

3 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب الجهاد، باب الغدوة والروحة فی سبیل اللّٰه... إلخ، الحدیث: ۲۷۹۲، ج ۲، ص ۲۵۱.

4 ...... لگام۔

5 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الامارة، باب فضل الجهاد و الرباط، الحدیث: ۱۲۵۔(۱۸۸۹)، ص ۱۰۴۸.

6 ...... ''سنن أبي داود''، کتاب الجهاد، باب کراهیة ترك الغزو، الحدیث: ۲۵۰۴، ج ۳، ص ۱۶.

حدیث ۴ ترمذی وابوداود فضالہ بن عبید سے اور دارمی عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو مرتا ہے اوس کے عمل پر مہر لگادی جاتی ہے یعنی عمل ختم ہوجاتے ہیں، مگر وہ جو سرحد پر گھوڑا باندھے ہوئے ہے اگر مرجائے تو اوس کا عمل قیامت تک بڑھایا جاتا ہے اور فتنۂ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔''[1]

حدیث ۵ صحیح بخاری و مسلم میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''اللہ (عزوجل) کی راہ میں ایک دن سرحد پر گھوڑا باندھنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔''[2]

حدیث ۶ و ۷ صحیح مسلم شریف میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''ایک دن اور رات اللہ (عزوجل) کی راہ میں سرحد پر گھوڑا باندھنا ایک مہینہ کے روزے اور قیام سے بہتر ہے اور مرجائے تو جو عمل کرتا تھا، جاری رہے گا اور اُس کا رزق برابر جاری رہے گا اور فتنۂ قبر سے محفوظ رہے گا۔''[3]

ترمذی و نسائی کی روایت عثمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''ایک دن سرحد پر گھوڑا باندھنا دوسری جگہ کے ہزار دنوں سے بہتر ہے۔''[4]

مسائلِ فقہیّہ

مسئلہ ۱ مسلمانوں پر ضرور ہے کہ کافروں کو دین اسلام کی طرف بلائیں اگر دین حق کو قبول کرلیں زہے نصیب حدیث میں فرمایا ''اگر تیری وجہ سے اللہ تعالیٰ ایک شخص کو ہدایت فرمادے تو یہ اوس سے بہتر ہے جس پر آفتاب نے طلوع کیا ''یعنی جہاں سے جہاں تک آفتاب طلوع کرتا ہے یہ سب تمھیں مل جائے اس سے بہتر یہ ہے کہ تمھاری وجہ سے کسی کو ہدایت ہوجائے اور اگر کافروں نے دین حق کو قبول نہ کیا تو بادشاہ اسلام اون پر جزیہ مقرر کردے کہ وہ ادا کرتے رہیں اور ایسے کافر کو ذمی کہتے ہیں اور جو اس سے بھی انکار کریں تو جہاد کا حکم ہے۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲ مجاہد صرف وہی نہیں جو قتال کرے[6] بلکہ وہ بھی ہے جو اس راہ میں اپنا مال صرف کرے[7] یا نیک مشورہ

---

1 ...... ''جامع الترمذي''، كتاب فضائل الجهاد، باب ماجاء في فضل من مات مرابطا، الحديث: ١٦٢٧، ج٣، ص٢٣٢.

2 ...... ''صحيح البخاري''، كتاب الجهاد، باب فضل رباط يوم... إلخ، الحديث: ٢٨٩٢، ج ٢، ص٢٧٩.

3 ...... ''صحيح مسلم''، كتاب الامارة، باب فضل الرباط في سبيل اللّٰه عزوجل، الحديث: ١٦٣ـ(١٩١٣)، ص١٠٥٩.

4 ...... ''جامع الترمذي''، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء في فضل المرابط، الحديث: ١٦٧٣، ج٣، ص ٢٥٢.

5 ...... ''الدرالمختار''، كتاب الجهاد، ج٦، ص١٩٣، وغيره.

6 ...... جہاد کرے، کفار سے جنگ کرے۔

7 ...... خرچ کرے۔

سے شرکت دے یا خود شریک ہوکر مسلمانوں کی تعداد بڑھائے یا زخمیوں کا علاج کرے یا کھانے پینے کا انتظام کرے۔ اور اسی کے توابع [1] سے رباط ہے یعنی بلادِ اسلامیہ [2] کی حفاظت کی غرض سے سرحد پر گھوڑا باندھنا یعنی وہاں مقیم رہنا اور اس کا بہت بڑا ثواب ہے کہ اس کی نماز پانسو نماز کی برابر ہے اور اس کا ایک درم خرچ کرنا سات سو درم سے بڑھ کر ہے اور مرجائے گا تو روزمرہ رباط کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں درج ہوگا اور رزق بدستور ملتا رہے گا اور فتنۂ قبر سے محفوظ رہے گا اور قیامت کے دن شہید اوٹھایا جائے گا اور فزعِ اکبر سے مامون [3] رہے گا۔ [4] (درمختار)

مسئلہ ۳: جہاد ابتداءً فرض کفایہ ہے کہ ایک جماعت نے کرلیا تو سب بری الذمہ ہیں اور سب نے چھوڑ دیا تو سب گنہگار ہیں اور اگر کفار کسی شہر پر ہجوم کریں [5] تو وہاں والے مقابلہ کریں اور اون میں اتنی طاقت نہ ہو تو وہاں سے قریب والے مسلمان اعانت کریں [6] اور ان کی طاقت سے بھی باہر ہو تو جو ان سے قریب ہیں وہ بھی شریک ہوجائیں وعلٰی ہذا القیاس۔ [7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: بچوں اور عورتوں پر اور غلام پر فرض نہیں۔ یوہیں بالغ کے ماں باپ اجازت نہ دیں تو نہ جائے۔ یوہیں اندھے اور اپاہج اور لنگڑے اور جس کے ہاتھ کٹے ہوں ان پر فرض نہیں اور مدیون کے پاس مال ہو تو دین ادا کرے اور جائے ورنہ بغیر قرض خواہ بلکہ بغیر کفیل کی اجازت کے نہیں جاسکتا۔ اور اگر دین میعادی [8] ہو اور جانتا ہے کہ میعاد پوری ہونے سے پہلے واپس آجائے گا تو جانا جائز ہے۔ اور شہر میں جو سب سے بڑا عالم ہو وہ بھی نہ جائے۔ یوہیں اگر اوس کے پاس لوگوں کی امانتیں ہیں اور وہ لوگ موجود نہیں ہیں تو کسی دوسرے شخص سے کہدے کہ جن کی جن کی امانت ہے دیدینا تو اب جاسکتا ہے۔ [9] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۵: اگر کفار ہجوم کرآئیں تو اس وقت فرض عین ہے یہاں تک کہ عورت اور غلام پر بھی فرض ہے اور اس کی کچھ ضرورت نہیں کہ عورت اپنے شوہر سے اور غلام اپنے مولٰی سے اجازت لے بلکہ اجازت نہ دینے کی صورت میں بھی جائیں اور شوہر ومولٰی [10] پر منع کرنے کا گناہ ہوا۔ یوہیں ماں باپ سے بھی اجازت لینے کی اور مدیون کو دائن سے [11] اجازت کی حاجت

---

1 ...... متعلقات، اقسام۔ 2 ...... اسلامی ممالک۔ 3 ...... محفوظ۔

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجهاد، ج٦، ص١٩٣۔١٩٥۔

5 ...... اچانک حملہ کردیں۔ 6 ...... مدد کریں۔

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجهاد، ج٦، ص١٩٦۔١٩٨۔

8 ...... ایسا قرض جس کی ادائیگی کا وقت مقرر ہو۔

9 ...... "البحرالرائق"، کتاب السیر، ج٥، ص١٢١۔

و "الدرالمختار"، کتاب الجهاد، ج٦، ص٢٠١۔

10 ...... آقا، مالک۔ 11 ...... یعنی مقروض کو اپنے قرض خواہ سے۔

نہیں بلکہ مریض بھی جائے ہاں پورا نا مریض کہ جانے پر قادر نہ ہو اوسے معافی ہے۔[1] (بحر)

مسئلہ ۶ جہاد واجب ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ اسلحہ اور لڑنے پر قدرت ہو اور کھانے پینے کے سامان اور سواری کا مالک ہو نیز اس کا غالب گمان ہو کہ مسلمانوں کی شوکت بڑھے گی۔ اور اگر اس کی امید نہ ہو تو جائز نہیں کہ اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔[2] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۷ بیت المال[3] میں مال موجود ہو تو لوگوں پر سامان جہاد گھوڑے اور اسلحہ کے لیے مال مقرر کرنا مکروہ تحریمی ہے اور بیت المال میں مال نہ ہو تو حرج نہیں اور اگر کوئی شخص بطیب خاطر[4] کچھ دینا چاہتا ہے تو اصلاً مکروہ نہیں بلکہ بہتر ہے خواہ بیت المال میں ہو یا نہ ہو۔ اور جس کے پاس مال ہو مگر خود نہ جا سکتا ہو تو مال دے کر کسی اور کو بھیج دے مگر غازی سے یہ نہ کہے کہ مال لے اور میری طرف سے جہاد کر کہ یہ تو نوکری اور مزدوری ہوگئی اور یوں کہا تو غازی کو لینا بھی جائز نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۸ جن لوگوں کو دعوت اسلام نہیں پہنچی ہے اونھیں پہلے دعوت اسلام دی جائے بغیر دعوت اون سے لڑنا جائز نہیں اور اس زمانہ میں ہر جگہ دعوت پہنچ چکی ہے ایسی حالت میں دعوت ضروری نہیں مگر پھر بھی اگر ضرر کا اندیشہ نہ ہو تو دعوت حق کر دینا مستحب ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۹ کفار سے جب مقابلہ کی نوبت آئے تو اون کے گھروں کو آگ لگا دینا اور اموال اور درختوں اور کھیتوں کو جلا دینا اور تباہ کر دینا سب کچھ جائز ہے یعنی جب یہ معلوم ہو کہ ایسا نہ کرینگے تو فتح کرنے میں بہت مشقت اوٹھانی پڑے گی اور اگر فتح کا غالب گمان ہو تو اموال وغیرہ تلف[7] نہ کریں کہ عنقریب مسلمانوں کو ملیں گے۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۱۰ بندوق، توپ اور بم کے گولے مارنا سب کچھ جائز ہے۔

---

1 ......"البحرالرائق"کتاب السیر، ج۵، ص۱۲۲.

2 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب السير، الباب الأول في تفسيره ...إلخ، ج۲، ص۱۸۸.
و"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، ج ٦، ص۲۰۳.

3 ......اسلامی حکومت کا خزانہ۔

4 ......خوشدلی سے۔

5 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الجهاد، ج٦، ص۲۰۳.
و"الفتاوی الهندية"، کتاب السير، الباب الأول في تفسيره ...إلخ، ج ۲، ص ۱۹۱.

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، ج٦، ص۲۰۵، ۲۰٦.

7 ......ضائع۔

8 ......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، ج٦، ص۲۰٦.

مسئلہ ۱۱ اگر کافروں نے چند مسلمانوں کو اپنے آگے کرلیا کہ گولی وغیرہ ان پر پڑے ہم ان کے پیچھے محفوظ رہیں گے جب بھی ہمیں باز رہنا جائز نہیں گولی چلائیں اور قصد کافروں کے مارنے کا کریں اگر کوئی مسلمان مسلمانوں کی گولی سے مرجائے جب بھی کفارہ وغیرہ لازم نہیں جبکہ گولی چلانے والے نے کافر پر گولی چلانے کا ارادہ کیا ہو۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ کسی شہر کو بادشاہ اسلام نے فتح کیا اور اوس شہر میں کوئی مسلمان یا ذمی ہے تو اہل شہر کو قتل کرنا جائز نہیں ہاں اگر اہلِ شہر میں سے کوئی نکل گیا تو اب باقیوں کو قتل کرنا جائز ہے کہ ہوسکتا ہے کہ وہ جانے والا مسلمان یا ذمی ہو۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۳ جو چیزیں واجب التعظیم ہیں[3] اون کو جہاد میں لے کر جانا جائز نہیں جیسے قرآن مجید، کتب فقہ وحدیث شریف کہ بے حرمتی کا اندیشہ ہے۔ یوہیں عورتوں کو بھی نہ لے جانا چاہیے اگرچہ علاج وخدمت کی غرض سے ہو۔ ہاں اگر لشکر بڑا ہو کہ خوف نہ ہو تو عورتوں کو لے جانے میں حرج نہیں اور اس صورت میں بوڑھیوں اور باندیوں کو لے جانا اولٰی ہے اور اگر مسلمان کافروں کے ملک میں امان لے کر گیا ہے تو قرآن مجید لے جانے میں حرج نہیں۔[4] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۱۴ عہد توڑنا مثلاً یہ معاہدہ کیا کہ اتنے دنوں تک جنگ نہ ہوگی پھر اسی زمانۂ عہد میں[5] جنگ کی یہ ناجائز ہے اور اگر معاہدہ نہ ہو اور بغیر اطلاع کیے جنگ شروع کردی تو حرج نہیں۔[6] (مجمع الانہر)

مسئلہ ۱۵ مُثلہ یعنی ناک کان یا ہاتھ پاؤں کاٹنا یا مونھ کالا کردینا منع ہے یعنی فتح ہونے کے بعد مُثلہ کی اجازت نہیں اور اثنائے جنگ میں اگر ایسا ہو مثلاً تلوار ماری اور ناک کٹ گئی یا کان کٹ گئے یا آنکھ پھوڑ دی یا ہاتھ پاؤں کاٹ دیے تو حرج نہیں۔[7] (فتح)

مسئلہ ۱۶ عورت اور بچہ اور پاگل اور بہت بوڑھے اور اندھے اور لُنجھے[8] اور اپاہج[9] اور راہب[10] اور پوجاری[11] جو لوگوں سے ملتے جلتے نہ ہوں یا جس کا دہنا ہاتھ کٹا ہو یا خشک ہوگیا ہو ان سب کو قتل کرنا منع ہے یعنی جبکہ لڑائی میں کسی قسم کی

1. ......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، ج٦، ص٢٠٦.
2. ......المرجع السابق، ص٢٠٧.
3. ......جن چیزوں کی تعظیم واجب ہے۔
4. ......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، ج٦، ص٢٠٧.
و"البحرالرائق"، كتاب السير، ج٥، ص١٣٠.
5. ......معاہدہ کی مدت کے دوران۔
6. ......"مجمع الانهر"، كتاب السيروالجهاد، ج٢، ص٤١٤.
7. ......"فتح القدير"، كتاب السير، باب كيفية القتال، ج٥، ص٢٠١.
8. ......ہاتھ پاؤں سے معذور۔ 9......چلنے پھرنے سے معذور۔ 10......پادری، عیسائیوں کا پیشوا۔ 11......مندر کا مجاور۔

مدد نہ دیتے ہوں۔ اور اگر ان میں سے کوئی خود لڑتا ہو یا اپنے مال یا مشورہ سے مدد پہنچاتا ہو یا بادشاہ ہو تو اُسے قتل کر دیں گے۔ اور اگر مجنون کو کبھی جنون رہتا ہے اور کبھی ہوش تو اسے بھی قتل کر دیں۔ اور بچہ اور مجنون کو اثنائے جنگ میں [1] قتل کریں گے جبکہ لڑتے ہوں اور باقیوں کو قید کرنے کے بعد بھی قتل کر دیں گے۔ اور جنھیں قتل کرنا منع ہے اونھیں یہاں نہ چھوڑیں گے بلکہ قید کر کے دارالاسلام میں لائیں گے۔ [2] (درمختار، مجمع الانہر)

مسئلہ ۱۷ کافروں کے سر کاٹ کر لائیں یا اون کی قبریں کھود ڈالیں اس میں حرج نہیں۔ [3] (درمختار)

مسئلہ ۱۸ اپنے باپ دادا کو اپنے ہاتھ سے قتل کرنا ناجائز ہے مگر اوسے چھوڑے بھی نہیں بلکہ اوس سے لڑنے میں مشغول رہے کہ کوئی اور شخص آ کر اوسے مار ڈالے۔ ہاں اگر باپ یا دادا خود اس کے قتل کا درپے ہو اور اسے بغیر قتل کیے چارہ نہ ہو تو مار ڈالے اور دیگر رشتہ داروں کے قتل میں کوئی حرج نہیں۔ [4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹ اگر صلح مسلمانوں کے حق میں بہتر ہو تو صلح کرنا جائز ہے اگرچہ کچھ مال لے کر یا دے کر صلح کی جائے اور صلح کے بعد اگر مصلحت صلح توڑنے میں ہو تو توڑ دیں مگر یہ ضرور ہے کہ پہلے اونھیں اس کی اطلاع کر دیں اور اطلاع کے بعد فوراً جنگ شروع نہ کریں بلکہ اتنی مہلت دیں کہ کافر بادشاہ اپنے تمام ممالک میں اس خبر کو پہنچا سکے۔ یہ اوس صورت میں ہے کہ صلح میں کوئی میعاد نہ ہو اور اگر میعاد ہو تو میعاد پوری ہونے پر اطلاع کی کچھ حاجت نہیں۔ [5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰ صلح کے بعد اگر کسی کافر نے لڑنا شروع کیا اور یہ اونکے بادشاہ کی اجازت سے ہے تو اب صلح نہ رہی اور اگر بادشاہ کی اجازت سے نہ ہو بلکہ شخص خاص یا کوئی جماعت بغیر اجازتِ بادشاہ برسرِ پیکار ہے [6] تو صرف انھیں قتل کیا جائے ان کے حق میں صلح نہ رہی باقیوں کے حق میں باقی ہے۔ [7] (مجمع الانہر)

مسئلہ ۲۱ کافروں کے ہاتھ ہتھیار اور گھوڑے اور غلام اور لوہا وغیرہ جس سے ہتھیار بنتے ہیں بیچنا حرام ہے اگرچہ صلح کے زمانہ میں ہو۔ یوہیں تاجروں پر حرام ہے کہ یہ چیزیں اون کے ملک میں تجارت کے لیے لے جائیں بلکہ اگر مسلمانوں

---

1 ...... جنگ کے دوران۔

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الجهاد، ج٦، ص٢١٠، ٢١١.
و"مجمع الانهر"، كتاب السير والجهاد، ج٢، ص٤١٤.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الجهاد، ج٦، ص٢١١.

4 ...... "الدرالمختار وردالمحتار"، كتاب الجهاد، مطلب: في بيان نسخ المثلة، ج٦، ص٢١١، ٢١٢.

5 ...... المرجع السابق، ص٢١٢.

6 ...... یعنی جنگ لڑ رہی ہے۔

7 ...... "مجمع الأنهر"، كتاب السير والجهاد، ج٢، ص٤١٨.

کو حاجت ہو تو غلہ اور کپڑا بھی ان کے ہاتھ نہ بیچا جائے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۲ مسلمان آزاد مرد یا عورت نے کافروں میں کسی ایک کو یا جماعت یا ایک شہر کے رہنے والوں کو پناہ دیدی تو امان[2] صحیح ہے اب قتل جائز نہیں اگرچہ امان دینے والا فاسق یا اندھا یا بہت بوڑھا ہو۔ اور بچّہ یا غلام کی امان صحیح ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ اونھیں قتال[3] کی اجازت مل چکی ہو ورنہ صحیح نہیں۔ امان صحیح ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ کفار نے لفظ امان سنا ہو اگرچہ کسی زبان میں ہو اگرچہ اس لفظ کے معنی وہ نہ سمجھتے ہوں اور اگر اتنی دور پر ہوں کہ سن نہ سکیں تو امان صحیح نہیں۔[4] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ امان میں ضرر کا اندیشہ ہو تو بادشاہِ اسلام اس کو توڑ دے مگر توڑنے کی اطلاع کر دے اور امان دینے والا اگر جانتا تھا کہ اس حالت میں امان دینا منع تھا اور پھر دیدی تو اوسے سزا دی جائے۔[5] (مجمع الانہر)

مسئلہ ۲۴ ذمی اور تاجر اور قیدی اور مجنون اور جو شخص دارالحرب میں مسلمان ہوا اور ابھی ہجرت نہ کی ہو اور وہ بچہ اور غلام جنھیں قتال کی اجازت نہ ہو یہ لوگ امان نہیں دے سکتے۔[6] (درمختار)

غنیمت کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِؕ-قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِۚ-فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِكُمْ۪-وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ(۱) ﴾[7]

نفل کے بارے میں تم سے سوال کرتے ہیں تم فرمادو نفل اللہ (عزوجل) ورسول کے لیے ہیں، اللہ (عزوجل) سے ڈرو اور آپس میں صلح کرو اور اللہ (عزوجل) ورسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو، اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ

---

1 ......"الدرالمختار وردالمحتار"، كتاب الجهاد ، مطلب: في بيان نسخ المثلة ، ج٦، ص٢١٣.

2 ......یعنی حفاظت کی ضمانت دینا، پناہ دینا۔ 3 ......جہاد، جنگ۔

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، ج٦، ص٢١٤.

و"الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب الثالث في الموادعة والامان....إلخ، ج ٢، ص ١٩٨، ١٩٩.

5 ......"مجمع الانهر"، كتاب السير والجهاد، ج٢، ص٤١٩، ٤٢٠.

6 ......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، ج٦، ص٢١٧، ٢١٨.

7 ......پ ٩، الانفال: ١.

وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ۙ (1)

اور جان لو کہ جو کچھ تم نے غنیمت حاصل کی ہے اوس میں سے پانچواں حصہ اﷲ (عزوجل) ورسول (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) کے لیے ہے اور قرابت والے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے لیے۔

احادیث

حدیث ۱: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم سے پہلے کسی کے لیے غنیمت حلال نہیں ہوئی، اللہ تعالیٰ نے ہمارا ضعف و عجز دیکھ کر اسے ہمارے لیے حلال کر دیا۔'' (2)

حدیث ۲: سنن ترمذی میں ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ (عزوجل) نے مجھے تمام انبیا سے افضل کیا۔'' یا فرمایا: ''میری امت کو تمام امتوں سے افضل کیا اور ہمارے لیے غنیمت حلال کی۔'' (3)

حدیث ۳: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''ایک نبی (یوشع بن نون علیہ السلام) غزوہ کے لیے تشریف لے گئے اور اپنی قوم سے فرمایا: کہ ایسا شخص میرے ساتھ نہ چلے، جس نے نکاح کیا ہے اور ابھی زفاف نہیں کیا ہے (4) اور کرنا چاہتا ہے اور نہ وہ شخص جس نے مکان بنایا ہے اور اوس کی چھتیں ابھی تیار نہیں ہوئی ہیں اور نہ وہ شخص جس نے گابھن جانور (5) خریدے ہیں اور بچہ جننے کا منتظر ہے (یعنی جن کے دل کسی کام میں مشغول ہوں وہ نہ چلیں صرف وہ لوگ چلیں جن کو ادھر کا خیال نہ ہو) جب اپنے لشکر کو لے کر قریہ (بیت المقدس) کے قریب پہنچے، وقت عصر آ گیا (وہ جمعہ کا دن تھا اور اب ہفتہ کی رات آنے والی ہے، جس میں قتال بنی اسرائیل پر حرام تھا) اونھوں نے آفتاب کو مخاطب کر کے فرمایا: تو مامور ہے اور میں مامور ہوں۔ اے اللہ! (عزوجل) آفتاب کو روک دے، آفتاب رک گیا اور اللہ (عزوجل) نے فتح دی اب غنیمتیں جمع کی گئیں اوسے کھانے کے لیے آگ آئی، مگر اوس نے نہیں کھایا (یعنی پہلے زمانہ میں حکم یہ تھا کہ غنیمت جمع کی جائے پھر آسمان سے آگ اوترتی اور سب کو جلا دیتی اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ سمجھا جاتا کہ کسی نے کوئی خیانت کی ہے اور یہاں بھی یہی ہوا) نبی نے فرمایا: کہ تم نے خیانت کی ہے، لہٰذا ہر قبیلہ میں سے ایک شخص بیعت کرے بیعت ہوئی ایک شخص کا ہاتھ اون کے ہاتھ سے چپک گیا،

---

1 ...... پ ۱۰، الانفال: ٤١.

2 ......"صحيح مسلم"، كتاب الجهاد، باب تحليل الغنائم... إلخ، الحديث: ٣٢-١٧٤٧، ص ٩٥٩.

3 ......"جامع الترمذي"، كتاب السير باب ماجاء في الغنيمة، الحديث: ١٥٥٨، ج ٣، ص ١٩٦.

4 ......یعنی بیوی سے ہمبستری نہیں کی ہے۔

5 ......وہ جانور جن کے پیٹوں میں بچے ہوں۔

فرمایا: تمھارے قبیلہ میں کسی نے خیانت کی ہے اس کے بعد وہ لوگ سونے کا ایک سر لائے جو گائے کے سر برابر تھا، اوس کو اس غنیمت میں شامل کردیا پھر حسب دستور آگ آئی اور کھا گئی۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: کہ ہم سے قبل کسی کے لیے غنیمت حلال نہیں تھی اللہ (عزوجل) نے ہمارے ضعف وعجز کی وجہ سے اسے حلال کردیا۔"[1]

حدیث ۴ ابوداود نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں ہم حبشہ سے واپس ہوئے اوس وقت پہنچے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابھی خیبر کو فتح کیا تھا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ہمارے لیے حصہ مقرر فرمایا اور ہمیں بھی عطا فرمایا، جو لوگ فتح خیبر میں موجود نہ تھے اون میں ہمارے سوا کسی کو حصہ نہ دیا، صرف ہماری کشتی والے جتنے تھے حضرت جعفر اور اون کے رفقا[2] انھیں کو حصہ دیا۔[3]

حدیث ۵ صحیح مسلم میں یزید بن ہرمز سے مروی کہ نجدۂ حروری نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس لکھ کر دریافت کیا کہ غلام وعورت غنیمت میں حاضر ہوں تو آیا ان کو حصہ ملے گا؟ یزید سے فرمایا "کہ لکھدو کہ ان کے لیے سہم (حصہ) نہیں ہے، مگر کچھ دیدیا جائے"۔[4]

حدیث ۶ صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر لشکر میں سے کچھ لوگوں کو لڑنے کے لیے کہیں بھیجتے تو انھیں علاوہ حصہ کے کچھ نفل (انعام) عطا فرماتے۔[5]

حدیث ۷ نیز صحیحین میں اونھیں سے مروی، کہتے ہیں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ہمیں حصہ کے علاوہ خمس[6] میں سے نفل دیا تھا، مجھے ایک بڑا اُونٹ ملا تھا۔[7]

حدیث ۸ ابن ماجہ وترمذی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

---

1 ......"صحیح مسلم"، کتاب الجھاد، باب تحلیل الغنائم... إلخ، الحدیث:۳۲۔(۱۷۴۷)، ص۹۵۹.
و"صحیح البخاري"، کتاب فرض الخمس، باب قول النبي صلی اللہ علیه وسلم احلت لکم... إلخ، الحدیث:۳۱۲۴، ج۲، ص۳۴۹.

2 ......ساتھی، ہمسفر، ہمراہی۔

3 ......"سنن أبي داود"، کتاب الجھاد، باب فیمن جاء بعد الغنیمة... إلخ، الحدیث:۲۷۲۵، ج ۳، ص۹۸.

4 ......"صحیح مسلم"، کتاب الجھاد، باب النساء الغازیات... إلخ، الحدیث:۱۳۹۔(۱۸۱۲)، ص۱۰۰۷.

5 ......"صحیح مسلم"، کتاب الجھاد، باب الانفال، الحدیث:۴۰۔(۱۷۵۰)، ص۹۶۱.

6 ......مال غنیمت کا پانچواں حصہ۔

7 ......"صحیح مسلم"، کتاب الجھاد، باب الانفال، الحدیث:۳۸۔(۱۷۵۰)، ص ۹۶۱.

تلوار ذوالفقار بدر کے دن نفل میں ملی تھی۔[1]

حدیث ۹ امام بخاری خولہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ''کچھ لوگ اللہ (عزوجل) کے مال میں ناحق گھس پڑتے ہیں، اون کے لیے قیامت کے دن آگ ہے۔''[2]

حدیث ۱۰ ابوداود بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک شتر[3] کے پاس تشریف لائے اوس کے کوہان سے ایک بال لیکر فرمایا: ''اے لوگو! اس غنیمت میں سے میرے لیے کچھ نہیں ہے (بال کی طرف اشارہ کرکے) اور یہ بھی نہیں سوا خمس کے (کہ یہ میں لونگا) وہ بھی تمھارے ہی اوپر رد ہوجائیگا، لہٰذا سوئی اور تاگا جو کچھ تم نے لیا ہے حاضر کرو۔'' ایک شخص اپنے ہاتھ میں بالوں کا گچھا لے کر کھڑا ہوا اور عرض کی، میں نے پالان درست کرنے کے لیے یہ بال لیے تھے۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''اسمیں میرا اور بنی عبدالمطلب کا جو کچھ حصہ ہے وہ تمھیں دیا۔'' اوس شخص نے کہا، جب اس کا معاملہ اتنا بڑا ہے تو مجھے ضرورت نہیں یہ کہہ کر واپس کر دیا۔[4]

حدیث ۱۱ ترمذی نے ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے قبل تقسیم غنیمت کو خریدنے سے منع فرمایا۔[5]

مسائل فقہیّہ

غنیمت اوس کو کہتے ہیں جو لڑائی میں کافروں سے بطور قہر وغلبہ کے لیا جائے۔ اور لڑائی کے بعد جو اون سے لیا جائے جیسے خراج اور جزیہ اس کو فئے کہتے ہیں۔ غنیمت میں خمس (پانچواں حصہ) نکال کر باقی چار حصے مجاہدین پر تقسیم کر دیے جائیں اور فئے کل بیت المال میں رکھا جائے۔[6] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱ دارالحرب میں کسی شہر کے لوگ خود بخود مسلمان ہوگئے وہاں مسلمانوں کا تسلط[7] نہ ہوا تھا تو صرف اون پر عُشر مقرر ہوگا یعنی جو زراعت پیدا ہو اوس کا دسواں حصہ بیت المال کو ادا کریں اور اگر خود بخود ذمہ میں داخل ہوئے تو اون

1 ......"جامع الترمذي"، كتاب السير، باب في النفل، الحديث: ١٥٦٧، ج ٣، ص ٢٠٢.

2 ......"صحيح البخاري"، كتاب فرض الخمس، باب قوله تعالى ﴿فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ﴾ يعني... إلخ، الحديث: ٣١١٨، ج ٢، ص ٣٤٨.

3 ......اونٹ۔

4 ......"سنن أبي داود"، كتاب الجهاد، باب في فداء الاسير بالمال، الحديث: ٢٦٩٤، ج ٣، ص ٨٤.

5 ......"جامع الترمذي"، كتاب السير، باب في كراهية بيع المغانم... إلخ، الحديث: ١٥٦٩، ج ٣، ص ٢٠٣.

6 ......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، باب المغنم وقسمته، ج ٦، ص ٢١٨، وغيره.

7 ......مسلمانوں کا غلبہ۔

کی زمینوں پر خراج مقرر ہوگا اور اون پر جزیہ اور اگر غالب آنے کے بعد مسلمان ہوئے تو بادشاہ کو اختیار ہے اون پر احسان کرے اور زمینوں کی پیداوار کا عُشر لے یا خراج مقرر کرے یا اون کو اور اون کے اموال کو خمس لینے کے بعد مجاہدین پر تقسیم کردے۔ فتح کرنے کے بعد اگر وہ مسلمان نہ ہوئے تو اختیار ہے اگر چاہے اونھیں لونڈی غلام بنائے اور خمس کے بعد اونھیں اور اون کے اموال مجاہدین پر تقسیم کردے اور زمینوں پر عُشر مقرر کردے اور اگر چاہے تو مردوں کو قتل کر ڈالے اور عورتوں بچّوں اور اموال کو بعدِ خمس تقسیم کردے اور اگر چاہے تو سب کو چھوڑ دے اور ان پر جزیہ اور زمینوں پر خراج مقرر کردے اور چاہے تو انھیں وہاں سے نکالدے اور دوسروں کو وہاں بسائے اور چاہے تو اون کو چھوڑ دے اور زمین اونھیں واپس دے اور عورتوں، بچوں اور دیگر اموال کو تقسیم کردے مگر اس صورت میں بقدرِ زراعت اونھیں کچھ مال بھی دیدے ورنہ مکروہ ہے اور چاہے تو صرف اموال تقسیم کردے اور اونھیں اور عورتوں، بچوں اور زمینوں کو چھوڑ دے مگر تھوڑا مال بقدر زراعت دیدے[1] ورنہ مکروہ ہے اور اگر تمام اموال اور زمینیں تقسیم کردیں اور اون کو چھوڑ دیا تو یہ ناجائز ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ اگر کسی شہر کو بطور صلح فتح کیا ہو تو جن شرائط پر صلح ہوئی اُن پر باقی رکھیں اُس کے خلاف کرنے کی نہ اُنھیں اجازت ہے نہ بعد والوں کو اور وہاں کی زمین اُنھیں لوگوں کی مِلک[3] رہے گی۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳ دارالحرب کے جانور قبضہ میں کیے اور اُن کو دارالاسلام تک نہیں لاسکتا تو ذبح کرکے جلا ڈالے۔ یوہیں اور سامان جن کو نہیں لاسکتا ہے جلا دے اور برتنوں کو توڑ ڈالے روغن وغیرہ بہادے اور ہتھیار وغیرہ لوہے کی چیزیں جو جلنے کے قابل نہیں اُنھیں پوشیدہ جگہ دفن کردے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۴ دارالحرب میں بغیر ضرورت غنیمت تقسیم نہ کریں اور اگر باربرداری کے جانور نہ ہوں تو تھوڑی تھوڑی مجاہدین کے حوالہ کردی جائے کہ دارالاسلام میں آکر واپس دیں اور یہاں تقسیم کی جائے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۵ مال غنیمت کو دارالحرب میں مجاہدین اپنی ضرورت میں قبلِ تقسیم صرف کرسکتے ہیں مثلاً جانوروں کا چارہ اپنے کھانے کی چیزیں کھانا پکانے کے لیے ایندھن، گھی، تیل، شکر، میوے خشک وتر اور تیل لگانے کی ضرورت ہو تو کھانے کا تیل

---

1. ......یعنی اتنا مال جس سے کھیتی باڑی کرسکیں۔
2. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب السير، الباب الرابع في الغنائم، الفصل الاول، ج۲، ص۲۰۵ .
3. ......ملکیت میں۔
4. ......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، باب المغنم وقسمته، ج٦، ص٢١٨ .
5. ......المرجع السابق، ص٢٢٣ .
6. ......المرجع السابق، ص٢٢٤ .

لگا سکتا ہے اور خوشبودار تیل مثلاً روغنِ گُل [1] وغیرہ اُس وقت استعمال کرسکتا ہے جب کسی مرض میں اس کے استعمال کی حاجت ہو اور گوشت کھانے کے جانور ذبح کرسکتے ہیں مگر چمڑا مالِ غنیمت میں واپس کریں۔ اور مجاہدین اپنی باندی، غلام اور عورتوں بچوں کو بھی مالِ غنیمت سے کھلا سکتے ہیں۔ اور جو شخص تجارت کے لیے گیا ہے لڑنے کے لیے نہیں گیا وہ اور مجاہدین کے نوکر مالِ غنیمت کو صرف [2] نہیں کرسکتے ہاں پکا ہوا کھانا یہ بھی کھا سکتے ہیں۔ اور پہلے سے اشیاء اپنے پاس رکھ لینا کہ ضرورت کے وقت صرف کرینگے ناجائز ہے۔ یوہیں جو چیز کام کے لیے لی تھی اور بچ گئی اوسے بیچنا بھی ناجائز ہے اور بیچ ڈالی تو دام [3] واپس کرے۔ [4] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶ مالِ غنیمت کو بیچنا جائز نہیں اور بیچا تو چیز واپس لی جائے اور وہ چیز نہ ہو تو قیمت مالِ غنیمت میں داخل کرے۔ [5] (درمختار)

مسئلہ ۷ دارالحرب سے نکلنے کے بعد اب تصرف جائز نہیں، ہاں اگر سب مجاہدین کی رضا سے ہو تو حرج نہیں اور جو چیزیں دارالحرب میں لی تھیں اون میں سے کچھ بچا ہے اور اب دارالاسلام میں آ گیا تو بقیہ واپس کردے اور واپسی سے پہلے غنیمت تقسیم ہوچکی تو فقرا پر تصدق کردے [6] اور خود فقیر ہو تو اپنے کام میں لائے اور اگر دارالاسلام میں پہنچنے کے بعد بقیہ کو صرف کر ڈالا ہے تو قیمت واپس کرے اور غنیمت تقسیم ہوچکی ہے تو قیمت تصدق کردے اور خود فقیر ہو تو کچھ حاجت نہیں۔ [7] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۸ مالِ غنیمت میں قبلِ تقسیم خیانت کرنا منع ہے۔ [8] (درمختار)

مسئلہ ۹ جو شخص دارالحرب میں مسلمان ہوگیا وہ خود اور اوس کے چھوٹے بچے اور جو کچھ اوس کے پاس مال و متاع [9] ہے سب محفوظ ہیں یہ جبکہ اسلام لانا گرفتار کرنے سے پہلے ہو اور اسکے بعد کہ سپاہیوں نے اوسے گرفتار کیا اگر مسلمان ہوا تو وہ

---

1 ...... پھولوں کا تیل۔ 2 ...... خرچ۔ 3 ...... قیمت۔

4 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"،کتاب الجهاد،باب المغنم وقسمته، مطلب: فی ان معلوم المستحق...إلخ،ج٦،ص٢٢٩.
و"الفتاوی الهندية"،کتاب السير،الباب الرابع فی الغنائم ،الفصل الاول ،ج٢،ص٢٠٩.

5 ......"الدرالمختار"،کتاب الجهاد،باب المغنم وقسمته،ج٦،ص٢٢٥۔٢٢٦.

6 ...... فقیروں پر صدقہ کردے۔

7 ......"الفتاوی الهندية"،کتاب السير،الباب الرابع فی الغنائم ،الفصل الاول ،ج٢،ص٢١٢.
و"الدرالمختار"،کتاب الجهاد،باب المغنم وقسمته،ج٦،ص٢٣٠.

8 ......"الدرالمختار"،کتاب الجهاد،ج٦،ص٢٠٨.

9 ...... ساز و سامان وغیرہ۔

غلام ہے۔ اور اگر مسلمان ہونے سے پہلے اُس کے بچے اور اموال پر قبضہ ہوگیا اور وہ گرفتاری سے پہلے مسلمان ہوگیا تو صرف وہ آزاد ہے اور اگر حربی امن لیکر دارالاسلام میں آیا تھا اور یہاں مسلمان ہوگیا پھر مسلمان اُس کے شہر پر غالب آئے تو بال بچے اور اموال سب فئے ہیں۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ جو شخص دارالحرب میں مسلمان ہوا اور اُس نے پیشتر[2] سے کچھ مال کسی مسلمان یا ذمی کے پاس امانت رکھ دیا تھا تو یہ مال بھی اُس کو ملے گا اور حربی کے پاس تھا تو فئے ہے اور اگر دارالحرب میں مسلمان ہوکر دارالاسلام میں چلا آیا پھر مسلمانوں کا اُس شہر پر تسلط[3] ہوا تو اُس کے چھوٹے بچے محفوظ رہیں گے اور جو اموال اُس نے مسلمان یا ذمی کے پاس امانت رکھے ہیں وہ بھی اُسی کے ہیں باقی سب فئے ہے۔[4] (درمختار، فتح القدیر)

مسئلہ ۱۱ جو شخص دارالحرب میں مسلمان ہوا تو اوسکی بالغ اولاد اور زوجہ اور زوجہ کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ اور جائداد غیر منقولہ[5] اور اوس کے باندی غلام لڑنے والے اور اس باندی کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ، یہ سب غنیمت ہیں۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ جو حربی دارالاسلام میں بغیر امان لیے آگیا اور اسے کسی نے پکڑ لیا تو وہ اور اُس کے ساتھ جو کچھ مال ہے سب فئے ہے۔[7] (درمختار)

غنیمت کی تقسیم

مسئلہ ۱ غنیمت کے پانچ حصے کیے جائیں ایک حصہ نکال کر باقی چار حصے مجاہدین پر تقسیم کر دیے جائیں اور سوار بہ نسبت پیدل کے دونا[8] پائے گا یعنی ایک اوس کا حصہ اور ایک گھوڑے کا اور گھوڑا عربی ہو یا اور قسم کا سب کا ایک حکم ہے۔ سردارِ لشکر اور سپاہی دونوں برابر ہیں یعنی جتنا سپاہی کو ملے گا اوتنا ہی سردار کو بھی ملے گا۔ اونٹ اور گدھے اور خچر کسی کے پاس ہوں تو اون کی وجہ سے کچھ زیادہ نہ ملے گا یعنی اسے بھی پیدل والے کے برابر ملے گا اور اگر کسی کے پاس چند گھوڑے ہوں جب بھی اوتنا ہی

---

1 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الجهاد، باب المغنم وقسمته،مطلب:فی ان معلوم المستحق...إلخ،ج٦،ص٢٣١.

2 ......پہلے۔ 3 ......قبضہ،غلبہ۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد،باب المغنم وقسمته،ج٦،ص٢٣١.

و"فتح القدیر"، کتاب السیر،باب الغنائم وقسمتها،ج٥،ص٢٣٠.

5 ......یعنی وہ جائداد جو دوسری جگہ نہیں لے جاسکتا مثلاً مکان، زمین وغیرہ۔

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد،باب المغنم وقسمته،ج٦،ص٢٣١.

7 ......المرجع السابق،ص٢٣١.

8 ......دگنا۔

ملے گا جتنا ایک گھوڑے کے لیے ملتا تھا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ سوار دو چند غنیمت کا اس وقت مستحق ہوگا جب دارالاسلام سے جدا ہونے کے وقت اوس کے پاس گھوڑا ہو لہٰذا جو شخص دارالحرب میں بغیر گھوڑے کے آیا اور وہاں گھوڑا خریدلیا تو پیدل کا حصہ پائے گا اور اگر گھوڑا تھا مگر وہاں پہنچ کر مر گیا تو سوار کا حصہ پائے گا اور سوار کے دو چند[2] حصہ پانے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ اوس کا گھوڑا مریض نہ ہو اور بڑا ہو یعنی لڑائی کے قابل ہو اور اگر گھوڑا بیمار تھا اور غنیمت سے قبل اچھا ہوگیا تو سوار کا حصہ پائے گا ورنہ نہیں اور اگر بچھیرا[3] تھا اور غنیمت کے قبل جوان ہوگیا تو نہیں اور اگر گھوڑا لیکر چلا مگر سرحد پر پہنچنے سے پہلے کسی نے غصب کرلیا یا کوئی دوسرا شخص اوس پر سواری لینے لگا یا گھوڑا بھاگ گیا اور یہ شخص دارالحرب میں پیدل داخل ہوا تو اگر ان صورتوں میں لڑائی سے پہلے اوسے وہ گھوڑا مل گیا تو سوار کا حصہ پائے گا ورنہ پیدل کا اور اگر لڑائی سے پہلے یا جنگ کے وقت گھوڑا بیچ ڈالا تو پیدل کا حصہ پائے گا۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳ سوار کے لیے یہ ضرور نہیں کہ گھوڑا اوس کی ملک ہو بلکہ کرایہ یا عاریت سے لیا ہو[5] بلکہ اگر غصب کر کے[6] لے گیا جب بھی سوار کا حصہ پائیگا اور غصب کا گناہ اوس پر ہے اور اگر دو شخصوں کی شرکت میں گھوڑا ہے تو ان میں کوئی سوار کا حصہ نہیں پائیگا مگر جبکہ داخل ہونے سے پہلے ایک نے دوسرے سے اوس کا حصہ کرایہ پر لے لیا۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴ غلام اور بچہ اور عورت اور مجنون کے لیے حصہ نہیں ہاں خمس نکالنے سے پہلے پوری غنیمت میں سے انھیں کچھ دیدیا جائے جو حصہ کے برابر نہ ہو مگر اوس وقت کہ انھوں نے قتال کیا ہو یا عورت نے مجاہدین کا کام کیا ہو مثلاً کھانا پکانا بیماروں اور زخمیوں کی تیمارداری کرنا اون کو پانی پلانا وغیرہ۔[8] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۵ غنیمت کا پانچواں حصہ جو نکالا گیا ہے اوس کے تین حصے کیے جائیں ایک حصہ یتیموں کے لیے اور ایک مسکینوں اور ایک مسافروں کے لیے اور اگر یہ تینوں حصے ایک ہی قسم مثلاً یتامیٰ[9] یا مساکین پر صرف کردیے[10] جب بھی جائز ہے اور مجاہدین کو حاجت ہو تو ان پر صرف کرنا بھی جائز ہے۔[11] (درمختار)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب السير،الباب الرابع، الفصل الثانی فی كيفية القسمة،ج٢،ص٢١٢.

2 ......یعنی دگنا۔

3 ......گھوڑی کا بچہ۔

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"،كتاب الجهاد، فصل فی كيفية القسمة،ج٦،ص٢٣٢-٢٣٤.

5 ......یعنی جنگ کے لیے مانگ کر لایا ہو۔

6 ......چھین کر۔

7 ......"ردالمحتار"،كتاب الجهاد،فصل فی كيفية القسمة،مطلب: مخالفة الاميرحرام،ج٦،ص٢٣٣.

8 ......"الدرالمختار"،كتاب الجهاد،ج٦،ص٢٣٥.

و"الفتاوی الهندية"،كتاب السير،الباب الرابع فی الغنائم و قسمتها،الفصل الثانی،ج ٢،ص ٢١٤.

9 ......یتیموں۔

10 ......خرچ کردیے۔

11 ......"الدرالمختار"،كتاب الجهاد،فصل فی كيفية القسمة،ج٦،ص٢٣٧.

مسئلہ ۶ بنی ہاشم و بنی مطلب کے یتامیٰ اور مساکین اور مسافر اگر فقیر ہوں تو یہ لوگ بہ نسبت دوسروں کے خمس کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ اور فقرا تو زکاۃ بھی لے سکتے ہیں اور یہ نہیں لے سکتے اور یہ لوگ غنی ہوں تو خمس میں ان کا کچھ حق نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۷ جو فوج یا جو شخص لڑنے کے ارادہ سے دارالحرب میں پہنچا اور جس وقت پہنچا لڑائی ختم ہو چکی ہے تو یہ بھی غنیمت میں حصہ دار ہے۔ یوہیں جو شخص گیا مگر بیماری وغیرہ سے لڑائی میں شریک نہ ہوسکا تو غنیمت پائیگا اور اگر کوئی تجارت کے لیے گیا ہے تو جب تک لڑنے میں شریک نہ ہو غنیمت کا مستحق نہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸ جو شخص دارالحرب میں مر گیا اور غنیمت نہ ابھی تقسیم ہوئی ہے نہ دارالاسلام میں لائی گئی ہے نہ بادشاہ نے غنیمت کو بیچا ہے تو اوس کا حصہ نہیں یعنی اوس کا حصہ اوس کے وارثوں کو نہیں دیا جائیگا اور اگر تقسیم ہو چکی ہے یا دارالاسلام میں لائی جا چکی ہے یا بادشاہ نے بیچ ڈالی ہے تو اوس کا حصہ وارثوں کو ملے گا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۹ تقسیم کے بعد ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ میں بھی جنگ میں شریک تھا اور گواہوں سے اس امر[4] کو ثابت بھی کر دیا تو تقسیم باطل نہ کی جائے بلکہ اس شخص کو اس کے حصہ کی قدر بیت المال سے دیا جائے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ غنیمت میں کتابیں ملیں اور معلوم نہیں کہ اون میں کیا لکھا ہے تو نہ تقسیم کریں نہ کافروں کے ہاتھ بیچیں بلکہ موضع احتیاط میں دفن کر دیں کہ کافروں کو نہ مل سکیں اور اگر بادشاہِ اسلام مسلمان کے ہاتھ بیچنا چاہے تو ایسے مسلمان کے ہاتھ نہ بیچے جو کافروں کے ہاتھ بیچ ڈالے اور قابلِ اعتماد شخص ہے کہ کافروں کے ہاتھ نہ بیچے گا تو اوس کے ہاتھ بیچ سکتے ہیں۔ اگر سونے یا چاندی کے ہار ملے جن میں صلیب[6] یا تصویریں بنی ہیں تو تقسیم سے پہلے انھیں توڑ ڈالے اور ایسے مسلمان کے ہاتھ نہ بیچے جو کافروں کے ہاتھ بیچ ڈالے گا اور اگر روپے اشرفیوں میں تصویریں ہیں تو بغیر توڑنے کے تقسیم و بیع کر سکتے ہیں۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ شکاری کتے اور باز اور شکرے[8] غنیمت میں ملے تو یہ بھی تقسیم کیے جائیں اور تقسیم سے قبل ان سے شکار

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، فصل فی کیفیة القسمة، ج٦، ص٢٣٧، ٢٣٨.

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الجهاد، باب المغنم وقسمته، مطلب: فی ان معلوم المستحق...إلخ، ج٦، ص٢٢٦.

3 ......"الدرالمختار"، باب المغنم وقسمته، کتاب الجهاد، ج٦، ص٢٢٦.

4 ......دعویٰ، بات۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب السیر، الباب الرابع، الفصل الثانی فی کیفیة القسمة، ج٢، ص٢١٤-٢١٥.

6 ......عیسائیوں کا ایک مقدس نشان۔

7 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب السیر، الباب الرابع، الفصل الثانی فی کیفیة القسمة، ج٢، ص٢١٥.

8 ......باز کی قسم کا ایک چھوٹا سا شکاری پرندہ۔

مکروہ ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ جو جماعت بادشاہ سے اجازت لیکر دارالحرب میں گئی یا باقوت جماعت بغیر اجازت گئی اور شب خون مار کر[2] وہاں سے مال لائی تو یہ غنیمت ہے خمس لیکر باقی تقسیم ہوگا اور اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں یعنی نہ اجازت لی نہ باقوت جماعت ہے تو جو کچھ حاصل کیا سب انھیں کا ہے خمس نہ لیا جائے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۳ اگر کچھ لوگ اجازت سے گئے تھے اور کچھ بغیر اجازت اور یہ لوگ باقوت بھی نہ تھے تو اجازت والے جو کچھ مال پائیں گے اوس میں سے خمس لیکر باقی ان پر تقسیم ہوجائیگا اور دوسرے فریق نے جو کچھ حاصل کیا ہے اوس میں نہ خمس ہے نہ تقسیم بلکہ جس نے جتنا پایا وہ اوسی کا ہے اوس کا ساتھ والا بھی اوس میں شریک نہیں۔ اور اگر اجازت والے اور بے اجازت دونوں مل گئے اور ان کے اجتماع سے قوت پیدا ہوگئی تو اب خمس لیکر غنیمت کی مثل تقسیم ہوگی یعنی ایک نے بھی جو کچھ پایا ہے وہ سب پر تقسیم ہوجائیگا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ غنیمت کی تقسیم ہوئی اور تھوڑی سی چیز باقی رہ گئی جو قابل تقسیم نہیں کہ لشکر بڑا ہے اور چیز تھوڑی تو بادشاہ کو اختیار ہے کہ فقرا پر تصدق کردے یا بیت المال میں جمع کردے کہ ضرورت کے وقت کام آئے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ اجازت لیکر ایک جماعت دارالحرب کو گئی اور اوس سے بادشاہ نے کہہ دیا کہ تم جو کچھ پاؤ گے وہ سب تمھارا ہے اوس میں خمس نہیں لونگا تو اگر وہ جماعت باقوت ہے تو اوس کا یہ کہنا جائز نہیں یعنی خمس لیا جائیگا اور باقوت نہ ہو تو کہنا جائز ہے اور خمس نہیں۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۶ بادشاہ یا سپہ سالار[7] اگر لڑائی کے پہلے یا جنگ کے وقت کچھ سپاہیوں سے یہ کہدے کہ تم جو کچھ پاؤ گے وہ تمھارا ہے یا یوں کہ تم میں جو جس کافر کو قتل کرے اوس کا سامان اوس کے لیے ہے تو یہ جائز بلکہ بہتر ہے کہ اس کی وجہ سے اون سپاہیوں کو ترغیب ہوگی۔ اور اس کو نفل کہتے ہیں اور اس میں نہ خمس ہے نہ تقسیم بلکہ وہ سب اوسی پانے والے کا ہے۔ اگر یہ لفظ کہے

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب السير،الباب الرابع فی الغنائم وقسمتها،الفصل الثانی،ج٢،ص٢١٥.

2 ......رات کے وقت بے خبری میں دشمن پر حملہ کر کے۔

3 ......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد،فصل فی كيفية القسمة،ج٦،ص٢٤١.

4 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب السير،الباب الرابع فی الغنائم وقسمتها،الفصل الثانی،ج٢،ص٢١٦.

5 ...... المرجع السابق.

6 ......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، فصل فی كيفية القسمة ،ج٦،ص٢٤١.

7 ......لشکر کا سربراہ۔

تھے کہ جو جس کافر کو قتل کریگا اوس مقتول کا سامان وہ لے اور خود بادشاہ یا سپہ سالار نے کسی کافر کو قتل کیا تو یہ سامان لے سکتا ہے اور یہ کہنا بھی جائز ہے کہ یہ سو روپے لو اور فلاں کافر کو مار ڈالو یا یوں کہ اگر تم نے فلاں کافر کو مار ڈالا تو تمھیں ہزار روپے دونگا۔ لڑائی ختم ہونے اور غنیمت جمع کرنے کے بعد نفل دینا جائز نہیں ہاں اگر مناسب سمجھے تو خمس میں سے دے سکتا ہے۔[1] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷ جن لوگوں کو نفل (انعام) دینا کہا ہے اونھوں نے نہیں سنا اوروں نے سن لیا جب بھی اوس انعام کے مستحق ہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۸ دارالحرب میں لشکر ہے اس میں سے کچھ لوگ کہیں بھیجے گئے اور اون سے یہ کہدیا کہ جو کچھ تم پاؤ گے وہ سب تمھارا ہے تو جائز ہے اور اگر دارالاسلام سے یہ کہہ کر بھیجا تو ناجائز۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ ایسے کو قتل کیا جس کا قتل جائز نہ تھا مثلاً بچہ یا مجنون یا عورت کو تو مستحق انعام نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۰ نفل کا یہ مطلب ہے کہ دوسرے لوگ اوس میں شریک نہ ہوں گے نہ یہ کہ یہ شخص ابھی سے مالک ہو گیا بلکہ مالک اوس وقت ہوگا جب دارالاسلام میں لائے، لہٰذا اگر لونڈی ملی تو جب تک دارالاسلام میں لانے کے بعد استبرا نہ کرے[5]، وطی نہیں کرسکتا، نہ اوسے فروخت کرسکتا ہے۔[6] (عامۂ کتب)

استیلائے کفار کا بیان

مسئلہ ۱ دارالحرب میں ایک کافر نے دوسرے کافر کو قید کرلیا یعنی جنگ میں پکڑ لیا وہ اوس کا مالک ہو گیا لہٰذا اگر ہم اون سے خرید لیں یا ان قید کرنیوالوں پر مسلمانوں نے چڑھائی کی اور اوس کافر کو اون سے لے لیا تو مسلمان مالک ہو گئے یہی حکم اموال کا بھی ہے۔[7] (درمختار وغیرہ)

---

1 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الجهاد، فصل فی کیفیة القسمة، مطلب: فی االتنفیل، ج٦، ص٢٤١۔٢٤٥.
و"الفتاوی الهندیة"، کتاب السیر، الباب الرابع فی الغنائم وقسمتها، الفصل الثالث، ج ٢، ص ٢١٦.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، فصل فی کیفیة القسمة، ج٦، ص٢٤٥.

3 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب السیر، الباب الرابع فی الغنائم وقسمتها، الفصل الثالث، ج٢، ص٢١٧.

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، فصل فی کیفیة القسمة، ج٦، ص٢٤٥.

5 ......یعنی جماع سے باز رہے تا کہ رحم کا نطفہ سے خالی ہونا واضح ہو جائے۔

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، فصل فی کیفیة القسمة، ج٦، ص٢٥٠.

7 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الجهاد، باب استیلاء الکفار... الخ، ج٦، ص ٢٥٣، ٢٥٤، وغیرہ.

مسئلہ ۲ اگر حربی کافر ذِمی کو دارالاسلام سے پکڑ لے گئے تو اس کے مالک نہ ہوں گے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳ حربی کافر اگر مسلمان کے اموال پر قبضہ کر کے دارالحرب میں لے گئے تو مالک ہو جائیں گے مگر جب تک دارالحرب کو پہنچ نہ جائیں مسلمانوں پر فرض ہے کہ اون کا پیچھا کریں اور اون سے چھین لیں۔ پھر جب کہ دارالحرب میں لے جانے کے بعد اگر وہ حربی جن کے پاس وہ اموال ہیں مسلمان ہو گئے تو اب بالکل ان کی مِلک ثابت ہوگئی کہ اب اون سے نہیں لیں گے اور اگر مسلمان اُن حربیوں پر دارالحرب میں پہنچنے سے قبل غالب آ گئے تو جس کی چیز ہے اوسے دیدیں گے اور کچھ معاوضہ نہ لیں گے اور دارالحرب میں پہنچنے کے بعد غلبہ ہوا اور غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے مالک نے آ کر کہا کہ یہ چیز میری ہے تو اوسے بلامعاوضہ دیدینگے اور غنیمت تقسیم ہونے کے بعد کہا تو اب بقیمت دینگے اور جس دن غنیمت میں وہ چیز ملی اوس دن جو قیمت تھی وہ لی جائیگی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴ کافر امان لیکر دارالاسلام میں آیا اور کسی مسلمان کی چیز چورا کر دارالحرب میں لے گیا اور وہاں سے کوئی مسلمان وہ چیز خرید کر لایا تو وہ چیز مالک کو مفت دلا دی جائے گی۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵ اگر مسلمان غلام بھاگ کر دارالحرب کو چلا گیا اور حربیوں نے اوسے پکڑ لیا تو مالک نہ ہونگے، لہٰذا اگر مسلمانوں کا غلبہ ہوا اور وہ غلام غنیمت میں ملا تو مالک کو بلامعاوضہ دیا جائے اگرچہ غنیمت تقسیم ہوچکی ہو ہاں تقسیم کے بعد اگر دلایا گیا تو جس کے حصہ میں غلام پڑا تھا اوسے بیت المال سے قیمت دیں۔[4] (فتح)

مسئلہ ۶ مسلمان غلام بھاگ کر گیا اور اوس کے ساتھ گھوڑا اور مال واسباب بھی تھا اور سب پر کافروں نے قبضہ کر لیا پھر اون سے سب چیزیں اور غلام کوئی شخص خرید لایا تو غلام بلامعاوضہ مالک کو دلایا جائے اور باقی چیزیں بقیمت اور اگر غلام مرتد ہو کر دارالحرب کو بھاگ گیا تو حربی پکڑنے کے بعد مالک ہو گئے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۷ جو کافر امان لیکر دارالاسلام میں آیا اوس کے ہاتھ مسلمان غلام نہ بیچا جائے اور بیچ دیا تو واپس لینا واجب ہے اور اگر واپس بھی نہ لیا یہاں تک کہ غلام کو لے کر دارالحرب کو چلا گیا تو اب وہ آزاد ہے یعنی وہ غلام اگر وہاں سے بھاگ کر آیا

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الجھاد،باب استیلاء الکفار...إلخ،ج٦،ص٢٥٤.

2 ...... المرجع السابق ،ص٢٥٤،٢٥٧.

3 ......"ردالمحتار"، کتاب الجھاد،باب استیلاء الکفار ...إلخ،مطلب: فی ان الأصل فی الاشیاء الإباحة،ج٦،ص٢٥٧.

4 ......"فتح القدیر"، کتاب السیر،باب استیلاء الکفار،ج٥،ص٢٦٢.

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الجھاد،باب استیلاء الکفار...إلخ،ج٦،ص٢٦٠.

یا مسلمانوں کا غلبہ ہوا اور اُس غلام کو وہاں سے حاصل کیا تو نہ کسی کو دیا جائے نہ غنیمت کی طرح تقسیم ہو بلکہ وہ آزاد ہے۔
یوہیں اگر حربی غلام مسلمان ہوگیا اور وہاں سے بھاگ کر دارالاسلام میں آ گیا یا ہمارا لشکر دارالحرب میں تھا اُس لشکر میں آ گیا یا اُس کو کسی مسلمان یا ذمی یا حربی نے دارالحرب میں خرید لیا یا اُس کے مالک نے بیچنا چاہا یا مسلمانوں کا ان پر غلبہ ہوا بہر حال آزاد ہوگیا۔[1] (درمختار)

مستامن کا بیان

مستامن وہ شخص ہے جو دوسرے ملک میں امان لیکر گیا۔ دوسرے ملک سے مراد وہ ملک ہے جس میں غیر قوم کی سلطنت ہو یعنی حربی دارالاسلام میں یا مسلمان دارالکفر میں امان لیکر گیا تو مستامن ہے۔[2]

مسئلہ ۱: دارالحرب میں مسلمان امان لیکر گیا تو وہاں والوں کی جان و مال سے تعرض کرنا[3] اس پر حرام ہے کہ جب امان لی تو اُس کا پورا کرنا واجب ہے۔ یوہیں اُن کافروں کی عورتیں بھی اس پر حرام ہیں اور اگر مسلمان قید ہوکر گیا ہے تو کافروں کی جان و مال اس پر حرام نہیں اگرچہ کافروں نے خود ہی اُسے چھوڑ دیا ہو یعنی یہ اگر وہاں سے کوئی چیز لے آیا یا کسی کو مار ڈالا تو گنہگار نہیں کہ اس نے اُن کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں کیا ہے جس کا خلاف کرنا جائز نہ ہو۔[4] (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۲: مسلمان امان لے کر گیا اور وہاں سے کوئی چیز لے کر دارالاسلام میں چلا آیا تو اس شے کا اب مالک ہوگیا مگر یہ مِلکِ حرام وخبیث ہے کہ اس کو ایسا کرنا جائز نہ تھا لہٰذا حکم ہے کہ فقرا پر تصدق کردے اور اگر تصدق نہ کیا اور اس شے کو بیچ ڈالا تو بیع صحیح ہے اور اگر اس نے وہاں نکاح کیا تھا اور عورت کو جبراً لایا تو دارالاسلام میں پہنچ کر نکاح جاتا رہا اور عورت کنیز ہوگئی۔[5] (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: مسلمان امان لے کر دارالحرب کو گیا اور وہاں کے بادشاہ نے بدعہدی کی مثلاً اس کا مال لے لیا یا قید کرلیا یا دوسرے نے اس قسم کا کوئی معاملہ کیا اور بادشاہ کو اس کا علم ہوا اور تدارک[6] نہ کیا تو اب ان کے جان و مال سے تعرض کرے تو گنہگار نہیں کہ بدعہدی اُن کی جانب سے ہے اِسکی جانب سے نہیں اور اِس صورت میں جو مال وغیرہ وہاں

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، باب استيلاء الكفار... إلخ، ج٦، ص٢٦١.
2 ......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، باب المستأمن، ج٦، ص٢٦٢.
3 ......بے جا دخلت۔
4 ......"الجوهرة النيرة"، کتاب السير، الجزء الثاني، ص٣٤٥.
و"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، باب المستأمن، ج٦، ص٢٦٢.
5 ......"الجوهرة النيرة"، کتاب السير، الجزء الثاني، ص٣٤٥.
و"ردالمحتار"، کتاب الجهاد، باب المستأمن، ج٦، ص٢٦٣.
6 ......تلافی، پوچھ گچھ، ازالہ۔

سے لائے گا حلال ہے۔[1] (شرح ملتقی)

مسئلہ ۴ مسلمان نے دارالحرب میں کافر حربی کی رضامندی سے کوئی مال حاصل کیا تو اس میں کوئی حرج نہیں مثلاً ایک روپیہ دو روپے کے بدلے میں بیچا۔ یوہیں اگر اُس کو قرض دیا اور یہ ٹھہرالیا کہ مہینہ بھر میں سو کے سوا سو[2] لوں گا یہ جائز ہے کہ کافر حربی کا مال جس طرح ملے لے سکتا ہے مگر معاہدہ کے خلاف کرنا حرام ہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵ مسلمان دارالحرب میں امان[4] لیکر گیا ہے اس نے کسی حربی کو قرض دیا یا کوئی چیز اس کے ہاتھ اُدھار بیچی یا حربی نے اس مسلمان کو قرض دیا یا اس کے ہاتھ کوئی چیز اُدھار بیچی یا ایک نے دوسرے کی کوئی چیز غصب کی پھر یہ دونوں دارالاسلام میں آئے تو قاضی شرع[5] ان میں باہم کوئی فیصلہ نہ کریگا ہاں اب یہاں آنے کے بعد اگر اس قسم کی بات ہوگی تو فیصلہ کیا جائیگا۔ یوہیں اگر دو حربی امان لیکر آئے اور دارالحرب میں ان کے درمیان اس قسم کا معاملہ ہوا تھا تو ان میں بھی فیصلہ نہ کیا جائے گا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۶ مسلمان تاجر کو یہ اجازت نہیں کہ لونڈی غلام بیچنے کے لیے دارالحرب جائے ہاں اگر خدمت کے لیے لے جانا چاہتا ہو تو اجازت ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ حربی امان لیکر دارالاسلام میں آیا تو پورے سال بھر یہاں رہنے نہ دینگے اور اُس سے کہہ دیا جائیگا کہ اگر تو یہاں سال بھر رہیگا تو جزیہ مقرر ہوگا اب اگر سال بھر رہ گیا تو جزیہ لیا جائیگا اور وہ ذمی ہو جائیگا اور اب دارالحرب جانے نہ دینگے، اگرچہ تجارت یا کسی اور کام کے لیے جانا چاہتا ہو اور چلا گیا تو بدستور حربی ہوگیا اس کا خون مباح ہے۔[8] (جوہرہ)

مسئلہ ۸ سال سے کم جتنی چاہے بادشاہِ اسلام اس کے لیے مدت مقرر کردے اور یہ کہہ دے کہ اگر تو اس مدت سے زیادہ ٹھہرا تو تجھ سے جزیہ لیا جائے گا اور اُس وقت وہ ذمی ہو جائیگا۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ حربی امان لے کر آیا اور یہاں خراجی یا عُشری زمین خریدی اور خراج اُس پر مقرر ہوگیا تو اب ذمی ہوگیا اور

---

1 ..."مجمع الانھر فی شرح ملتقی الأبحر"، کتاب السیر والجھاد، باب المستأمن، ج۲، ص٤٤٩.

2 ...سوا سو یعنی ۱۲۵۔

3 ..."ردالمحتار"، کتاب الجھاد، باب المستأمن، ج٦، ص٢٦٢.

4 ...یعنی جان ومال وغیرہ کی حفاظت کا معاہدہ، پناہ۔ 5 ...اسلامی قانون کے مطابق فیصلے کرنے والا قاضی۔

6 ..."الدرالمختار"، کتاب الجھاد، باب المستأمن، ج٦، ص٢٦٤.

7 ..."الفتاوی الھندیة"، کتاب السیر، الباب السادس فی المستأمن، الفصل الاول، ج۲، ص۲۳۳.

8 ..."الجوھرة النیرة"، کتاب السیر، الجزء الثانی، ص٣٤٦.

9 ..."الفتاوی الھندیة"، کتاب السیر، الباب السادس فی المستأمن، الفصل الثانی، ج۲، ص۲۳٤.

جس وقت خراج مقرر ہوا اُسی وقت سالِ آئندہ کا جزیہ بھی وصول کیا جائے گا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ کتابیہ عورت امان لیکر دارالاسلام میں آئی اور اس سے کسی مسلمان یا ذمی نے نکاح کرلیا تو اب ذمیہ ہوگئی اب دارالحرب کو نہیں جاسکتی۔ یوہیں اگر میاں بی بی دونوں آئے اور شوہر یہاں مسلمان ہوگیا تو عورت اب نہیں جاسکتی اور اگر مرد حربی نے کسی ذمی عورت سے نکاح کیا تو اس کی وجہ سے ذمی نہ ہوا ہوسکتا ہے کہ طلاق دیکر چلا جائے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۱ حربی نے اپنے غلام کو تجارت کے لیے دارالاسلام میں بھیجا غلام یہاں آ کر مسلمان ہوگیا تو غلام بیچ ڈالا جائے گا اور اس کا ثمن حربی کے لیے محفوظ رکھا جائے گا یہ نہیں ہوسکتا کہ غلام واپس دیا جائے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ مستامن جب دارالحرب کو چلا گیا تو اب پھر حربی ہوگیا اور اگر اس نے کسی مسلمان یا ذمی کے پاس کچھ مال رکھا تھا یا اُن پر اُس کا دَین تھا اور اُس کافر کو کسی نے قید کرلیا یا اُس ملک کو مسلمانوں نے فتح کرلیا اور اُس کو مار ڈالا تو دَین ساقط ہوگیا اور وہ امانت فے ہے اور اگر بغیر غلبہ وہ مارا گیا یا مرگیا تو دَین اور امانت اُس کے وارثوں کے لیے ہے۔[4] (ملتقی)

مسئلہ ۱۳ حربی یا مرتد یا وہ شخص جس پر قصاص لازم آیا بھاگ کر حرم شریف میں چلا جائے تو وہاں قتل نہ کریں گے بلکہ اُسے وہاں کھانا پانی کچھ نہ دیں کہ نکلنے پر مجبور ہو اور وہاں سے نکلنے کے بعد قتل کر ڈالیں اور اگر حرم میں کسی نے خون کیا تو اُسے وہیں قتل کرسکتے ہیں اس کی ضرورت نہیں کہ نکلے تو قتل کریں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴ جو جگہ دارالحرب ہے اب وہ دارالاسلام اُس وقت ہوگی کہ مسلمانوں کے قبضہ میں آجائے اور وہاں احکام اسلام جاری ہو جائیں اور دارالاسلام اُس وقت دارالحرب ہوگا، جبکہ یہ تین باتیں پائی جائیں۔ (۱) کفر کے احکام جاری ہوجائیں اور اسلامی احکام بالکل روک دیے جائیں اور اگر اسلام کے احکام بھی جاری ہیں اور کفر کے بھی تو دارالحرب نہ ہوا۔ (۲) دارالحرب سے متصل ہو کہ اس کے اور دارالحرب کے درمیان میں کوئی اسلامی شہر نہ ہو۔ (۳) اس میں کوئی مسلمان یا ذمی امان اول پر باقی نہ ہو۔[6] (درمختار، ردالمحتار) اس سے معلوم ہوا کہ ہندوستان بحمدہ تعالیٰ اب تک دارالاسلام ہے بعضوں نے

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب السير،الباب السادس فى المستأمن،الفصل الثانى،ج ۲،ص ۲۳۵ .

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، فصل فى استئمان الكافر،ج ٦،ص ٢٧١ .

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب السير،الباب السادس فى المستأمن،الفصل الثانى،ج ۲،ص ۲۳۵ .

4 ......"ملتقى الابحرمع مجمع الانهر"، كتاب السير والجهاد،باب المستأمن،فصل لايمكن مستامن...إلخ،ج ۲،ص ٤٥٣ .

5 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الجهاد،فصل فى استئمان الكافر،مطلب:مهم الصبى...إلخ،ج ٦،ص ٢٧٦ .

6 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الجهاد،فصل فى استئمان الكافر،مطلب:فى ما تصيربه دارالإسلام ...إلخ،ج ٦،ص ٢٧٦، ٢٧٧ .

خواہ مخواہ اسے دارالحرب خیال کر رکھا ہے یہاں کے مسلمانوں پر لازم ہے کہ باہم رضا مندی سے کوئی قاضی مقرر کریں کہ کم از کم اسلامی معاملات جن کے لیے مسلمان حاکم ہونا شرط ہے اُس سے فیصلہ کرائیں اور یہ مسلمانوں کی بدنصیبی ہے کہ باوجود اس کے کہ انگریز اُنھیں اُس سے نہیں روکتے پھر بھی اُنھیں احکام شرعیہ کے اجرا[1] کی بالکل پرواہ نہیں۔

عشر و خراج کا بیان

زمین عرب اور بصرہ اور وہ زمین جہاں کے لوگ خود بخود مسلمان ہو گئے اور جو شہر قہراً فتح کیا گیا اور وہاں کی زمین مجاہدین پر تقسیم کر دی گئی یہ سب عشری[2] ہیں اور بھی عشری ہونے کی بعض صورتیں ہیں، جن کو ہم کتاب الزکاۃ[3] میں بیان کر آئے اور جو شہر بطور صلح فتح ہو یا جولڑ کر فتح کیا گیا مگر مجاہدین پر تقسیم نہ ہوا بلکہ وہاں کے لوگ برقرار رکھے گئے یا دوسری جگہ کے کافر وہاں بسا دیے گئے، یہ سب خراجی[4] ہیں۔ بنجر زمین کو مسلمان نے کھیت کیا، اگر اُس کے آس پاس کی زمین عشری ہے تو یہ بھی عشری اور خراجی ہے تو خراجی۔

مسئلہ: زمین وقف کر دی تو اگر پہلے عشری تھی تو اب بھی عشری ہے اور خراجی تھی تو اب بھی خراجی اور اگر بیت المال سے خرید کر وقف کی تو اب خراج نہیں اور عشری تھی تو عُشر ہے۔[5] (ردالمحتار)

عشر وخراج کے مسائل بقدر ضرورت کتاب الزکاۃ میں بیان کر دیے گئے وہاں سے معلوم کریں اُن سے زائد جزئیات[6] کی حاجت نہیں معلوم ہوتی لہٰذا اُنھیں پر اکتفا کریں۔

تنبیہ: اس زمانہ کے مسلمانوں نے عشر وخراج کو عموماً چھوڑ رکھا ہے بلکہ جہاں تک میرا خیال ہے بہتیرے[7] وہ مسلمان ہیں جن کے کان بھی ان لفظوں سے آشنا نہیں، جانتے ہی نہیں کہ کھیت کی پیداوار میں بھی شرع[8] نے کچھ دوسروں کا حق رکھا ہے حالانکہ قرآن مجید میں مولیٰ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ اَنۡفِقُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبۡتُمۡ وَ مِمَّاۤ اَخۡرَجۡنَا لَکُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ ۪﴾[9]

خرچ کرو اپنی پاک کمائیوں سے اور اُس سے کہ ہم نے تمھارے لیے زمین سے نکالا۔

---

1 ...... جاری کرنے۔
2 ...... وہ زمین جس کی پیداوار سے عشر ادا کرنا لازم ہو۔
3 ...... بہارِ شریعت جلد 1 حصہ 5 ملاحظہ فرمائیں۔
4 ...... وہ زمین جس کی پیداوار سے خراج ادا کرنا لازم ہو۔
5 ...... "ردالمحتار"، کتاب الجهاد، باب العشر والخراج، مطلب: اراضی المملكة... إلخ، ج٦، ص ٢٨١.
6 ...... یعنی مسائل۔
7 ...... بہت سے۔
8 ...... شریعت اسلامیہ۔
9 ...... پ ٣، البقرة: ٢٦٧.

اگر مسلمان ان باتوں سے واقف ہو جائیں تو اب بھی بہتیرے خدا(عزوجل) کے بندے وہ ہیں جو اتباع شریعت[1] کی کوشش کرتے ہیں جس طرح زکاۃ دیتے ہیں انھیں بھی ادا کریں گے، واللہ ھو الموفق۔

جزیہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَمَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ عَلَیْهِ مِنْ خَیْلٍ وَّ لَا رِكَابٍ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ یُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰی فَلِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ۙ كَیْ لَا یَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ ﴾[2]

اللہ (عزوجل) نے کافروں سے جو کچھ اپنے رسول کو دلایا، اُس پر نہ تم نے گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ، ولیکن اللہ (عزوجل) اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے مسلّط فرما دیتا ہے اور اللہ (عزوجل) ہر شے پر قادر ہے جو کچھ اللہ (عزوجل) نے اپنے رسول کو بستیوں والوں سے دلایا وہ اللہ (عزوجل) و رسول کے لیے ہے اور قرابت والے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے لیے (یہ اس لیے بیان کیا گیا کہ) تم میں کے مالدار لوگ لینے دینے نہ لگیں اور جو کچھ رسول تم کو دیں، اسے لو اور جس چیز سے منع کریں، اُس سے باز رہو اور اللہ (عزوجل) سے ڈرو، بیشک اللہ (عزوجل) سخت عذاب والا ہے۔

احادیث

حدیث ۱: ابوداود معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب ان کو یمن (کا حاکم بنا کر) بھیجا تو یہ فرمادیا کہ ''ہر بالغ سے ایک دینار وصول کریں یا اس قیمت کا معافری۔'' یہ ایک کپڑا ہے جو یمن میں ہوتا ہے۔[3]

حدیث ۲: امام احمد و ترمذی و ابوداود نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک زمین میں دو قبلے درست نہیں اور مسلمان پر جزیہ نہیں''۔[4]

1 ......اسلامی احکام پر عمل کرنے، شریعت کی پیروی۔

2 ......پ ۲۸، الحشر: ۶، ۷.

3 ......"سنن أبي داود"، كتاب الخراج... إلخ، باب في اخذ الجزية، الحديث: ۳۰۳۸، ج۳، ص ۲۲۵.

4 ......"المسند"، للإمام أحمد، مسند عبدالله بن العباس، الحديث: ۱۹۴۹، ج۱، ص ۴۷۹.

حدیث ۳ ترمذی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں میں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم کافروں کے ملک میں جاتے ہیں، وہ نہ ہماری مہمانی کرتے ہیں، نہ ہمارے حقوق ادا کرتے ہیں اور ہم خود جبراً[1] لینا اچھا نہیں سمجھتے (اور اس کی وجہ سے ہم کو بہت ضرر ہوتا ہے۔) ارشاد فرمایا کہ ''اگر تمھارے حقوق خوشی سے نہ دیں، تو جبراً وصول کرو۔''[2]

حدیث ۴ امام مالک اسلم سے راوی، کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ جزیہ مقرر کیا، سونے والوں پر چار دینار اور چاندی والوں پر چالیس درہم اور اس کے علاوہ مسلمانوں کی خوراک اور تین دن کی مہمانی اُن کے ذمہ تھی۔[3]

مسائل فقہیّہ

سلطنت اسلامیہ کی جانب سے ذمی کفار پر جو مقرر کیا جاتا ہے اسے جزیہ کہتے ہیں۔ جزیہ کی دو قسمیں ہیں ایک وہ کہ ان سے کسی مقدار معین پر صلح ہوئی کہ سالانہ وہ ہمیں اتنا دیں گے اس میں کمی بیشی کچھ نہیں ہوسکتی نہ شرع نے اس کی کوئی خاص مقدار مقرر کی بلکہ جتنے پر صلح ہو جائے وہ ہے۔ دوسری یہ کہ مُلک کو فتح کیا اور کافروں کے املاک[4] بدستور چھوڑ دیے گئے ان پر سلطنت[5] کی جانب سے حسب حال کچھ مقرر کیا جائیگا اس میں اُن کی خوشی یا ناخوشی کا اعتبار نہیں اس کی مقدار یہ ہے کہ مالداروں پر اڑتالیس ۴۸ درہم سالانہ ہر مہینے میں چار درہم۔ متوسط شخص پر چوبیس درہم سالانہ ہر مہینے میں دو درہم۔ فقیر کمانے والے پر بارہ درہم سالانہ ہر ماہ میں ایک درہم۔ اب اختیار ہے کہ شروع سال میں سال بھر کا لے لیں یا ماہ بماہ وصول کریں دوسری صورت میں آسانی ہے۔ مالدار اور فقیر اور متوسط کس کو کہتے ہیں یہ وہاں کے عرف اور بادشاہ کی رائے پر ہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جو شخص نادار ہو یا دو سو درہم سے کم کا مالک ہو فقیر ہے اور دو سو سے دس۱۰ ہزار سے کم تک کا مالک ہو تو متوسط ہے اور دس ہزار یا زیادہ کا مالک ہو تو مالدار ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱ فقیر کمانے والے سے مراد وہ ہے کہ کمانے پر قادر ہو یعنی اعضا سالم ہوں[7] نصف سال یا اکثر میں بیمار نہ

---

1 ...... زبردستی۔

2 ......"جامع الترمذي"، كتاب السير،باب ماجاء ما يحل من اموال اهل الذمة،الحديث:١٥٩٥،ج٣،ص٢١٦.

3 ......"الموطأ"،لإمام مالك، كتاب الزكاة، باب جزية أهل الكتاب والمجوس، الحديث:٦٢٩،ج١،ص٢٥٧.

4 ...... جائیداد، مکانات وغیرہ۔

5 ...... یعنی اسلامی حکومت۔

6 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"،كتاب الجهاد، فصل في الجزية،ج٦،ص٣٠٥،٣٠٦.

و"الفتاوى الهندية"،كتاب السير،الباب الثامن في الجزية،ج٢،ص٢٤٤.

7 ...... یعنی درست ہو۔

رہتا ہو ایسا بھی نہ ہو کہ اُسے کوئی کام کرنا آتا نہ ہو نہ اتنا بیوقوف ہو کہ کچھ کام نہ کر سکے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲: سال کے اکثر حصہ میں مالدار ہے تو مالداروں کا جزیہ لیا جائے گا اور فقیر ہے تو فقیروں کا اور چھ مہینے میں مالدار رہا اور چھ مہینے میں فقیر تو متوسط۔ ابتدائے سال میں جب مقرر کیا جائیگا اُس وقت کی حالت دیکھ کر مقرر کریں گے اور اگر اُس وقت کوئی عذر ہو تو اس کا لحاظ کیا جائے گا پھر اگر وہ عذر اثنائے سال[2] میں جاتا رہا اور سال کا اکثر حصہ باقی ہے تو مقرر کر دیں گے۔[3] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: مرتد سے جزیہ نہ لیا جائے اسلام لائے فبہا[4] ورنہ قتل کر دیا جائے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۴: بچہ اور عورت اور غلام و مکاتب و مدبر، پاگل، بوہرے، لنجھے[6]، بیدست و پا[7]، اپاہج[8]، فالج کی بیماری والے، بوڑھے عاجز، اندھے، فقیر ناکارہ، پوجاری[9] جو لوگوں سے ملتا جلتا نہیں اور کام پر قادر نہ ہو ان سب سے جزیہ نہیں لیا جائے گا اگرچہ اپاہج وغیرہ مالدار ہوں۔[10] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۵: جو کچھ کماتا ہے سب صرف ہو جاتا ہے بچتا نہیں تو اس سے جزیہ نہ لیں گے۔[11] (عالمگیری)

مسئلہ ۶: شروع سال میں جزیہ مقرر کرنے سے پہلے بالغ ہو گیا تو اس پر بھی جزیہ مقرر کیا جائے گا اور اگر اس وقت نابالغ تھا، مقرر ہو جانے کے بعد بالغ ہوا تو نہیں۔[12] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: اثنائے سال میں یا سالِ تمام کے بعد مسلمان ہو گیا تو جزیہ نہیں لیا جائے گا اگرچہ کئی برس کا اس کے ذمہ باقی ہو اور اگر دو۲ برس کا پیشگی لے لیا ہو تو سال آئندہ کا جو لیا ہے واپس کریں اور اگر جزیہ نہ لیا اور دوسرا سال شروع ہو گیا تو سال گذشتہ کا ساقط ہو گیا۔ یوہیں مرجانے، اندھے ہونے، اپاہج ہو جانے، فقیر ہو جانے، لنجھے ہو جانے سے کہ کام پر قادر نہ ہوں

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الجهاد، فصل فی الجزية، ج٦، ص٣٠٦.

2 ...... سال کے دوران۔

3 ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب السير، الباب الثامن فی الجزية، ج ٢، ص٢٤٦.

و "ردالمحتار"، کتاب الجهاد، فصل فی الجزية، ج ٦، ص٣٠٧، ٣٠٨.

4 ...... توصیح، ٹھیک۔

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الجهاد، فصل فی الجزية، ج٦، ص٣٠٩.

6 ...... ہاتھ پاؤں سے معذور۔

7 ...... جس کے ہاتھ پاؤں نہ ہو۔

8 ...... چلنے پھرنے سے معذور۔

9 ...... مندر کا مجاور۔

10 ...... "الدرالمختار"، کتاب الجهاد، فصل فی الجزية، ج٦، ص٣١٠.

و "الفتاوى الهندية"، کتاب السير، الباب الثامن فی الجزية، ج ٢، ص ٢٤٥.

11 ...... المرجع السابق.

12 ...... المرجع السابق. ص٢٤٥، ٢٤٦.

جزیہ ساقط ہوجاتا ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۸ نوکر یا غلام یا کسی اور کے ہاتھ جزیہ بھیج نہیں سکتا بلکہ خود لے کر حاضر ہو اور کھڑا ہو کر ادب کے ساتھ پیش کرے یعنی دونوں ہاتھ میں رکھ کر جیسے نذریں دیا کرتے ہیں اور لینے والا اس کے ہاتھ سے وہ رقم اٹھالے یہ نہیں ہوگا کہ یہ خود اوس کے ہاتھ میں دیدے جیسے فقیر کو دیا کرتے ہیں۔[2] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۹ جزیہ وخراج مصالح عامۂ مسلمین میں صرف کیے جائیں[3] مثلاً سرحد پر جو فوج رہتی ہے اوس پر خرچ ہوں اور پل اور مسجد وحوض وسرا[4] بنانے میں خرچ ہوں اور مساجد کے امام ومؤذن پر خرچ کریں اور علما وطلبہ اور قاضیوں اور اون کے ماتحت کام کرنے والوں کو دیں اور مجاہدین اور ان سب کے بال بچوں کے کھانے کے لیے دیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ دارالاسلام ہونے کے بعد ذمی اب نئے گرجے[6] اور بت خانے اور آتش کدہ[7] نہیں بناسکتے اور پہلے کے جو ہیں وہ باقی رکھے جائیں گے۔ اگر لڑکر شہر کو فتح کیا ہے تو وہ رہنے کے مکان ہوں گے اور صلح کے ساتھ فتح ہوا تو بدستور عبادت خانے رہیں گے۔ اگر ان کے عبادت خانے منہدم[8] ہوگئے اور پھر بنانا چاہیں تو جیسے تھے ویسے ہی اوسی جگہ بناسکتے ہیں نہ بڑھا سکتے ہیں نہ دوسری جگہ اون کے بدلے میں بناسکتے نہ پہلے سے زیادہ مستحکم بناسکتے مثلاً پہلے کچا تھا تو اب بھی کچا ہی بناسکیں گے اینٹ کا تھا تو پتھر کا نہیں بناسکتے اور بادشاہ اسلام یا مسلمانوں نے منہدم کردیا ہے تو اسے دوبارہ نہیں بناسکتے اور خود منہدم کیا ہو تو بناسکتے ہیں اور پیشتر سے اب کچھ زیادہ کردیا ہو تو ڈھادینگے۔[9] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ ذمی کافر مسلمانوں سے وضع قطع[10] لباس وغیرہ ہر بات میں ممتاز[11] رکھا جائیگا جس قسم کا لباس مسلمانوں کا ہو گا وہ ذمی نہ پہنے۔ اوس کی زین بھی اور طرح کی ہوگی۔ ہتھیار بنانے کی اوسے اجازت نہیں بلکہ اوسے ہتھیار رکھنے بھی نہ دینگے۔ زنار[12] وغیرہ جو اوس کی خاص علامت کی چیزیں ہیں انھیں ظاہر رکھے کہ مسلمان کو دھوکا نہ ہو۔ عمامہ نہ باندھے۔ ریشم کی زنار نہ باندھے۔

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، فصل فی الجزیة، ج٦، ص٣١٢.

2 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب السیر، الباب الثامن فی الجزیة، ج ٢، ص ٣٤٦. وغیرہ

3 ......عام مسلمانوں کی فلاح وبہبود کے لئے خرچ کئے جائیں۔

4 ......مسافر خانہ۔

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الجهاد، فصل فی الجزیة، مطلب: فی مصارف بیت المال، ج٦، ص٣٣٦، ٣٣٧.

6 ......عیسائیوں کے عبادت خانہ۔

7 ......مجوسیوں کا عبادت خانہ۔

8 ......گر گئے۔

9 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الجهاد، فصل فی الجزیة، مطلب: فی أحکام الکنائس...إلخ، ص٣١٤ـ٣٢٠.

10 ......شکل وصورت، چال ڈھال۔

11 ......جداگانہ، منفرد۔

12 ......وہ دھاگہ یا ڈوری جو ہندو گلے سے بغل کے نیچے تک ڈالتے ہیں جبکہ عیسائی، مجوسی اور یہودی کمر میں باندھتے ہیں۔

لباس فاخرہ[1] جو علما وغیرہ اہل شرف کے ساتھ مخصوص ہے نہ پہنے۔ مسلمان کھڑا ہو تو وہ اُس وقت نہ بیٹھے۔ اُن کی عورتیں بھی مسلمان عورتوں کی طرح کپڑے وغیرہ نہ پہنیں۔ ذمیوں کے مکانوں پر بھی کوئی علامت ایسی ہو جس سے پہچانے جائیں کہ کہیں سائل دروازوں پر کھڑا ہو کر مغفرت کی دعا نہ دے غرض اُس کی ہر بات مسلمانوں سے جدا ہو۔[2] (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

اب چونکہ ہندوستان میں اسلامی سلطنت نہیں لہٰذا مسلمانوں کو یہ اختیار نہ رہا کہ کفار کو کسی وضع وغیرہ کا پابند کریں البتہ مسلمانوں کے اختیار میں یہ ضرور ہے کہ خود اون کی وضع اختیار نہ کریں مگر بہت افسوس ہوتا ہے جبکہ کسی مسلمان کو کافروں کی صورت میں دیکھا جاتا ہے لباس و وضع قطع میں کفار سے امتیاز نہیں رکھتے بلکہ بعض مرتبہ ایسا اتفاق ہوا ہے کہ نام دریافت کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ مسلمان ہے۔ مسلمانوں کا ایک خاص امتیاز ڈاڑھی رکھنا تھا اس کو آج کل لوگوں نے بالکل فضول سمجھ رکھا ہے نصاریٰ کی تقلید[3] میں ڈاڑھی کا صفایا اور سر پر بالوں کا گپھا[4] مونچھیں بڑی بڑی یا بیچ میں ذراسی جو دیکھنے سے مصنوعی معلوم ہوتی ہیں۔ اگر رکھیں تو نصاریٰ کی سی کم کریں تو نصاریٰ کی طرح۔ اسلامی بات سب ناپسند، کپڑے جوتے ہوں تو نصرانیوں کے سے، کھانا کھائیں تو اون کی طرح اور اب کچھ دنوں سے جو نصاریٰ کی طرف سے منحرف ہوئے[5] تو گھر لوٹ کر نہ آئے بلکہ مشرکوں ہندوؤں کی تقلید اختیار کی ٹوپی ہندو کے نام کی، ہندو جو کہیں اوس پر دل و جان سے حاضر اگرچہ اسلام کے احکام پس پشت ہوں[6] اگر وہ کہے اور جب وہ کہے روزہ رکھنے کو طیار مگر رمضان میں پان کھا کر نکلنا نہ شرم نہ عار، وہ کہے تو دن بھر بازار بند خرید و فروخت حرام اور خدا فرماتا ہے کہ جب جمعہ کی اذان ہو تو خرید و فروخت چھوڑ دو[7] اس کی طرف اصلاً التفات نہیں[8] غرض مسلمانوں کی جو ابتر حالت[9] ہے، اس کا کہاں تک رونا رویا جائے یہ حالت نہ ہوتی تو یہ دن کیوں دیکھنے پڑتے اور جب ان کی قوت منفعلہ[10] اتنی قوی ہے اور قوت فاعلہ[11] زائل ہوچکی تو اب کیا امید ہوسکتی ہے کہ یہ مسلمان کبھی ترقی کا زینہ طے کرینگے غلام بن کر اب بھی ہیں اور جب بھی رہیں گے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

---

1 ......عمدہ لباس۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الجھاد، فصل فی الجزیۃ، ج ٦، ص ٣٢٠-٣٢٤

و" الفتاوی الھندیۃ"، کتاب السیر، الباب الثامن فی الجزیۃ، فصل، ج ٢، ص ٣٥٠.

3 ......عیسائیوں کے پیچھے چلنے یعنی اُن کے طریقوں کو اپنانے۔ 4 ......گُچھا۔

5 ......برگشتہ ہوئے، اُکتائے۔ 6 ......چھوڑ دیے ہوں۔

7 ......اذانِ جمعہ کے شروع سے ختمِ نماز تک بیع مکروہ تحریمی ہے اور اذان سے مراد پہلی اذان ہے کہ اُسی وقت سعی واجب ہوجاتی ہے مگر وہ لوگ جن پر جمعہ واجب نہیں مثلاً عورتیں یا مریض اُن کی بیع میں کراہت نہیں۔ (بہارشریعت، ج ۲ حصہ ۱۱، ص ۷۲۳)

8 ......توجہ نہیں۔ 9 ......بہت بری حالت۔

10 ......کسی بات سے متاثر ہونے کی صلاحیت۔ 11 ......کسی بات میں اثر ڈالنے کی قوت۔

مسئلہ ۱۲: نصرانی نے مسلمان سے گرجے کا راستہ پوچھا یا ہندو نے مندر کا تو نہ بتائے کہ گناہ پر اعانت کرنا ہے۔ اگر کسی مسلمان کا باپ یا ماں کافر ہے اور کہے کہ تو مجھے بت خانہ پہنچادے تو نہ لیجائے اور اگر وہاں سے آنا چاہتے ہیں تو لاسکتا ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: کافر کو سلام نہ کرے مگر بضرورت اور وہ آتا ہو تو اُس کے لیے راستہ وسیع نہ کرے بلکہ اُس کے لیے تنگ راستہ چھوڑے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: کافر سنکھ[3] یا ناقوس[4] بجانا چاہیں تو مسلمان نہ بجانے دیں اگرچہ اپنے گھروں میں بجائیں۔ یوہیں اگر اپنے معبودوں کے جلوس وغیرہ نکالیں تو روک دیں اور کفر و شرک کی بات علانیہ بکنے سے بھی روکے جائیں یہاں تک کہ یہود و نصاریٰ اگر یہ گڑھی ہوئی توارات و انجیل بلند آواز سے پڑھیں اور اس میں کوئی کفر کی بات ہو تو روک دیے جائیں اور بازاروں میں پڑھنا چاہیں تو مطلقاً روکے جائیں اگرچہ کفر نہ بکیں۔[5] (عالمگیری) جب توارات و انجیل کے لیے یہ احکام ہیں تو رامائن[6]، وید[7] وغیرہا خرافاتِ ہنود[8] کہ مجموعہ شرک ہیں ان کے لیے اشد حکم ہوگا مگر یہ احکام تو اسلامی تھے جو سلطنت کے ساتھ متعلق تھے اور جب سلطنت نہ رہی تو ظاہر ہے کہ روکنے کی بھی طاقت نہ رہی مگر اب مسلمان اتنا تو کر سکتے ہیں کہ ایسی جگہوں سے دور بھاگیں نہ یہ کہ عیسائیوں اور آریوں[9] کے لکچروں اور جلسوں میں شریک ہوں اور وہاں اپنی آنکھوں سے احکام اسلام کی بیحرمتی دیکھیں اور کانوں سے خدا و رسول کی شان میں گستاخیاں سنیں اور جانا نہ چھوڑیں مگر نہ علم رکھتے ہیں کہ جواب دیں نہ حیا رکھتے ہیں کہ باز آئیں۔

مسئلہ ۱۵: شہر میں شراب لانے سے منع کیا جائیگا اگر کوئی مسلمان شراب لایا اور گرفتار ہوا اور عذر یہ کرتا ہے کہ میری نہیں کسی اور کی ہے اور نام بھی نہیں بتاتا کہ کس کی ہے یا کہتا ہے سرکہ بنانے کے لیے لایا ہوں تو اگر وہ شخص دیندار ہے چھوڑ دینگے ورنہ شراب بہا دینگے اور اُسے سزا دینگے اور قید کرینگے تاوقتیکہ توبہ نہ کرے اور اگر کافر لایا ہو اور گرفتار ہوا اور یہ نہ جانتا ہو کہ لانا نہیں چاہیے تو اسے شہر سے نکالدیں اور کہہ دیا جائے کہ اگر پھر لایا تو سزا دی جائے گی۔[10] (عالمگیری)

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب السير، الباب الثامن في الجزية، فصل، ج ۲، ص ۲۵۰.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... ایک قسم کا باجا جو قدیم زمانے سے مندروں میں پوجا پاٹ کے وقت یا اس کے اعلان کے لئے بجایا جاتا ہے۔

4 ...... سنکھ جو ہندو پوجا کے وقت بجاتے ہیں۔

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب السير، الباب الثامن في الجزية، فصل، ج ۲، ص ۲۵۰.

6 ...... ایک رزمیہ نظم جس میں رام چندر کے حالاتِ زندگی بیان کئے گئے ہیں۔

7 ...... ہندوؤں کی مقدس کتاب کا نام۔

8 ...... ہندوؤں کی بکواسات، من گھڑت کتابیں۔

9 ...... آریا مذہب کے اعتقاد و طریقے پر چلنے والی ہندو جماعت۔

10 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب السير، الباب الثامن في الجزية، فصل، ج ۲، ص ۲۵۱.

مرتد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَ مَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَیَمُتْ وَ هُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓىٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِۚ وَ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ۝۲۱۷ ﴾[1]

تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے اور کفر کی حالت میں مرے اسکے تمام اعمال دنیا اور آخرت میں رائیگاں ہیں اور وہ لوگ جہنمی ہیں، اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗۤۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ٘ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآىٕمٍؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ۝۵۴ ﴾[2]

''اے ایمان والو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے تو عنقریب اللہ (عزوجل) ایک ایسی قوم لائیگا جو اللہ (عزوجل) کو محبوب ہوگی اور وہ اللہ (عزوجل) کو محبوب رکھے گی مسلمانوں کے سامنے ذلیل اور کافروں پر سخت ہوگی وہ لوگ اللہ (عزوجل) کی راہ میں جہاد کرینگے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے یہ اللہ (عزوجل) کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ (عزوجل) وسعت والا، علم والا ہے۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَ اٰیٰتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ۝۶۵ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْؕ ﴾[3]

''تم فرمادو! کیا اللہ (عزوجل) اور اس کی آیتوں اور اُس کے رسول (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) کے ساتھ تم مسخرہ پن کرتے تھے، بہانے نہ بناؤ، تم ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے''۔

---

1 ......پ ۲، البقرہ: ۲۱۷.

2 ......پ ٦، المائدہ: ٥٤.

3 ......پ ۱۰، التوبۃ: ٦٥، ٦٦.

احادیث

حدیث ۱ امام بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ کبھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اوراس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا (یعنی اپنے نزدیک ایک معمولی بات کہتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسکے بہت درجے بلند کرتا ہے اور کبھی اللہ (عزوجل) کی ناراضی کی بات کرتا ہے اوراس کا خیال بھی نہیں کرتا اس کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے۔'' اور ایک روایت میں ہے، کہ ''مشرق ومغرب کے درمیان میں جو فاصلہ ہے، اس سے بھی فاصلہ پر جہنم میں گرتا ہے۔''[1]

حدیث ۲ و ۳ صحیح بخاری ومسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان اللہ (عزوجل) کی وحدانیت اور میری رسالت کی شہادت دیتا ہے اس کا خون حلال نہیں، مگر تین وجہ سے وہ کسی کو قتل کرے اور ثیب زانی اور دین سے نکل جانے والا جو جماعت مسلمین کو چھوڑ دیتا ہے۔'' اور ترمذی ونسائی وابن ماجہ نے اسی کی مثل حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔[2]

حدیث ۴ صحیح بخاری شریف میں عکرمہ سے مروی، کہتے ہیں کہ حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں زندیق[3] پیش کیے گئے انھوں نے ان کو جلا دیا۔ جب یہ خبر عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو پہنچی تو یہ فرمایا کہ میں ہوتا تو نہیں جلاتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا، فرمایا کہ ''اللہ (عزوجل) کے عذاب کے ساتھ تم عذاب مت دو۔'' اور میں انھیں قتل کرتا، اس لیے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص اپنے دین کو بدل دے، اُسے قتل کر ڈالو۔''[4]

مسئلہ ۱ کفروشرک سے بدتر کوئی گناہ نہیں اور وہ بھی ارتداد کہ یہ کفر اصلی سے بھی باعتبار احکام سخت تر ہے جیسا کہ اس کے احکام سے معلوم ہوگا۔ مسلمان کو چاہیے کہ اس سے پناہ مانگتا رہے کہ شیطان ہر وقت ایمان کی گھات[5] میں ہے اور حدیث میں فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح تیرتا ہے[6]۔ آدمی کو کبھی اپنے اوپر یا اپنی طاعت واعمال پر بھروسا نہ

---

1 ...... "الصحیح البخاری"، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، الحدیث ٦٤٧٧، ٦٤٧٨، ج٤، ص٢٤١.
و"صحیح مسلم"، کتاب الزھد... إلخ، باب التکلم بالکلمة یھوی... إلخ، الحدیث: ٤٩، ٥٠۔٢٩٨٨، ص١٥٩٥.

2 ...... "صحیح البخاري"، کتاب الدیات، باب قول اللّٰہ تعالیٰ ﴿أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ﴾... إلخ، الحدیث: ٦٨٧٨، ج ٤، ص٣٦١.

3 ...... وہ شخص جو اللہ عزوجل کی وحدانیت کا قائل نہ ہو۔

4 ...... "صحیح البخاري"، کتاب استتابة المرتدین... إلخ، الحدیث: ٦٩٢٢، ج ٤، ص٣٧٨.

5 ...... تاک، داؤں۔

6 ...... "سنن الترمذی"، کتاب الرضاع، باب ماجاء کراھیة.. الخ، الحدیث ١١٧٥، ج٢، ص٣٩١.

چاہیے ہر وقت خدا پر اعتماد کرے اور اسی سے بقائے ایمان کی دعا چاہے کہ اسی کے ہاتھ میں قلب ہے اور قلب کو قلب اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ لَوٹ پَوٹ ہوتا رہتا ہے[1] ایمان پر ثابت رہنا اسی کی توفیق سے ہے جس کے دستِ قدرت میں قلب ہے اور حدیث میں فرمایا کہ شرک سے بچو کہ وہ چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے[2] اور اس سے بچنے کی حدیث میں ایک دعا ارشاد فرمائی اسے ہر روز تین مرتبہ پڑھ لیا کرو، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ شرک سے محفوظ رہو گے، وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ اَنۡ اُشۡرِکَ بِکَ شَیۡئًا وَّاَنَا اَعۡلَمُ وَاَسۡتَغۡفِرُکَ لِمَا لَا اَعۡلَمُ اِنَّکَ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ.[3]

مرتد وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے جو ضروریاتِ دین سے ہو یعنی زبان سے کلمۂ کفر بکے جس میں تاویلِ صحیح کی گنجائش نہ ہو۔ یوہیں بعض افعال بھی ایسے ہیں جن سے کافر ہوجاتا ہے مثلاً بت کو سجدہ کرنا۔ مصحف شریف کو نجاست کی جگہ پھینک دینا۔[4]

مسئلہ ۲: جو بطور تمسخر اور ٹھٹے[5] کے کفر کریگا وہ بھی مرتد ہے اگرچہ کہتا ہے کہ ایسا اعتقاد نہیں رکھتا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۳: کسی کلام میں چند معنے بنتے ہیں بعض کفر کی طرف جاتے ہیں بعض اسلام کی طرف تو اس شخص کی تکفیر نہیں کی جائے گی[7]۔ ہاں اگر معلوم ہو کہ قائل نے معنی کفر کا ارادہ کیا مثلاً وہ خود کہتا ہے کہ میری مراد یہی ہے تو کلام کا محتمل ہونا نفع نہ دیگا۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ کلمہ کے کفر ہونے سے قائل کا کافر ہونا ضرور نہیں۔[8] (ردالمحتار وغیرہ) آج کل بعض لوگوں نے یہ خیال کرلیا ہے کہ کسی شخص میں ایک بات بھی اسلام کی ہو تو اسے کافر نہ کہیں گے یہ بالکل غلط ہے کیا یہود و نصارٰی میں اسلام کی کوئی بات نہیں پائی جاتی حالانکہ قرآن عظیم میں انھیں کافر فرمایا گیا بلکہ بات یہ ہے کہ علما نے فرمایا یہ تھا کہ اگر کسی مسلمان نے ایسی بات کہی جس کے بعض معنی اسلام کے مطابق ہیں تو کافر نہ کہیں گے اس کو ان لوگوں نے یہ بنا لیا۔ ایک یہ وبا بھی پھیلی ہوئی ہے کہتے ہیں کہ ''ہم تو کافر کو بھی کافر نہ کہیں گے کہ ہمیں کیا معلوم کہ اس کا خاتمہ کفر پر ہوگا'' یہ بھی غلط ہے قرآنِ عظیم نے کافر کو کافر کہا

1......یعنی بدلتا رہتا ہے۔

2......"المسند"، للامام احمد بن حنبل، مسند الکوفیین، حدیث أبی موسی الأشعری، الحدیث ۱۹۶۲۵، ج۷، ص۱۴۶.

3......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب: فی حکم من شتم ...الخ، ج۶، ص۳۵۴.
ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ جان بوجھ کر تیرے ساتھ کسی کو شریک بناؤں اور تجھ سے بخشش مانگتا ہوں (اس شرک سے) جسے میں نہیں جانتا بے شک تو دانائے غیوب ہے۔

4......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، باب المرتد، ج۶، ص۳۴۴.

5......ہنسی مذاق کے طور پر۔

6......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، باب المرتد، ج۶، ص۳۴۳.

7......یعنی اس کو کافر قرار نہیں دیا جائے گا۔

8......"ردالمحتار"، کتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب: فی حکم من شتم دین مسلم، ج۶، ص۳۵۴. وغیرہ.

اور کافر کہنے کا حکم دیا۔ ﴿ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴾ اور اگر ایسا ہے تو مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہو تمھیں کیا معلوم کہ اسلام پر مرے گا خاتمہ کا حال تو خدا جانے مگر شریعت نے کافر و مسلم میں امتیاز رکھا ہے اگر کافر کو کافر نہ جانا جائے تو کیا اس کے ساتھ وہی معاملات کرو گے جو مسلم کے ساتھ ہوتے ہیں حالانکہ بہت سے امور ایسے ہیں جن میں کفار کے احکام مسلمانوں سے بالکل جدا ہیں مثلاً ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا، ان کے لیے استغفار نہ کرنا، ان کو مسلمانوں کی طرح دفن نہ کرنا، ان کو اپنی لڑکیاں نہ دینا، ان پر جہاد کرنا، ان سے جزیہ لینا اس سے انکار کریں تو قتل کرنا وغیرہ وغیرہ۔ بعض جاہل یہ کہتے ہیں کہ ''ہم کسی کو کافر نہیں کہتے، عالم لوگ جانیں وہ کافر کہیں'' مگر کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ عوام کے تو وہی عقائد ہونگے جو قرآن و حدیث وغیرہما سے علما نے انھیں بتائے یا عوام کے لیے کوئی شریعت جداگانہ ہے جب ایسا نہیں تو پھر عالمِ دین کے بتائے پر کیوں نہیں چلتے نیز یہ کہ ضروریات کا انکار کوئی ایسا امر نہیں جو علما ہی جانیں عوام جو علما کی صحبت سے مشرف ہوتے رہتے ہیں وہ بھی ان سے بے خبر نہیں ہوتے پھر ایسے معاملہ میں پہلو تہی [1] اور اعراض [2] کے کیا معنی۔

مسئلہ ۴ کہنا کچھ چاہتا تھا اور زبان سے کفر کی بات نکل گئی تو کافر نہ ہوا یعنی جبکہ اس امر سے اظہارِ نفرت کرے کہ سننے والوں کو بھی معلوم ہو جائے کہ غلطی سے یہ لفظ نکلا ہے اور اگر بات کی پچ کی [3] تو اب کافر ہو گیا کہ کفر کی تائید کرتا ہے۔ [4]

مسئلہ ۵ کفری بات کا دل میں خیال پیدا ہوا اور زبان سے بولنا برا جانتا ہے تو یہ کفر نہیں بلکہ خاص ایمان کی علامت ہے کہ دل میں ایمان نہ ہوتا تو اسے برا کیوں جانتا۔ [5]

مسئلہ ۶ مرتد ہونے کی چند شرطیں ہیں: ① عقل۔ نا سمجھ بچہ اور پاگل سے ایسی بات نکلی تو حکم کفر نہیں۔ ② ہوش۔ اگر نشہ میں بکا تو کافر نہ ہوا۔ ③ اختیار مجبوری اور اکراہ [6] کی صورت میں حکم کفر نہیں۔ مجبوری کے یہ معنے ہیں کہ جان جانے یا عضو کٹنے یا ضرب شدید [7] کا صحیح اندیشہ ہو اس صورت میں صرف زبان سے اس کلمہ کے کہنے کی اجازت ہے بشرطیکہ دل میں وہی اطمینان ایمانی ہو ﴿ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَىٕنٌّۢ بِالْاِیْمَانِ ﴾۔ [8]

مسئلہ ۷ جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو گیا تو مستحب ہے کہ حاکم اسلام اس پر اسلام پیش کرے اور اگر وہ کچھ شبہہ بیان

---

1 ...... کنارہ کشی۔　2 ...... روگردانی۔　3 ...... کی ہوئی بات پر اڑا رہا۔

4 ...... ''ردالمحتار''، کتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب: الأسلام يكون بالفصل... إلخ، ج٦، ص٣٥٣.

5 ...... ''الفتاوى الهندية''، كتاب السير، الباب التاسع فى احكام المرتدين، ج٢، ص٢٨٣.

6 ...... یعنی اکراہِ شرعی ہے۔　7 ...... بہت سخت مارنا۔

8 ...... ''الفتاوى الهندية''، كتاب السير، الباب التاسع فى احكام المرتدين، ج٢، ص٢٥٣-٢٧٦.

کرے تو اس کا جواب دے اور اگر مہلت مانگے تو تین دن قید میں رکھے اور ہر روز اسلام کی تلقین کرے۔[1] یوہیں اگر اس نے مہلت نہ مانگی مگر امید ہے کہ اسلام قبول کرلے گا جب بھی تین دن قید میں رکھا جائے پھر اگر مسلمان ہو جائے فبہا ورنہ قتل کر دیا جائے بغیر اسلام پیش کیے اسے قتل کر ڈالنا مکروہ ہے۔[2] (درمختار) مرتد کو قید کرنا اور اسلام نہ قبول کرنے پر قتل کر ڈالنا بادشاہ اسلام کا کام ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ ایسا شخص اگر زندہ رہا اور اس سے تعرض نہ کیا گیا[3] تو ملک میں طرح طرح کے فساد پیدا ہونگے اور فتنہ کا سلسلہ روز بروز ترقی پذیر ہوگا جس کی وجہ سے امن عامہ میں خلل پڑیگا لہٰذا ایسے شخص کو ختم کر دینا ہی مقتضائے حکمت[4] تھا۔ اب چونکہ حکومت اسلام ہندوستان میں باقی نہیں کوئی روک تھام کرنے والا باقی نہ رہا ہر شخص جو چاہتا ہے بکتا ہے اور آئے دن مسلمانوں میں فساد پیدا ہوتا ہے نئے نئے مذہب پیدا ہوتے رہتے ہیں ایک خاندان بلکہ بعض جگہ ایک گھر میں کئی مذہب ہیں اور بات بات پر جھگڑے لڑائی ہیں ان تمام خرابیوں کا باعث یہی نیا مذہب ہے ایسی صورت میں سب سے بہتر ترکیب وہ ہے جو ایسے وقت کے لیے قرآن وحدیث میں ارشاد ہوئی اگر مسلمان اس پر عمل کریں تمام قصوں سے نجات پائیں دنیا و آخرت کی بھلائی ہاتھ آئے۔ وہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے بالکل میل جول چھوڑ دیں، سلام کلام ترک کر دیں، ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا، ان کے ساتھ کھانا پینا، ان کے یہاں شادی بیاہ کرنا، غرض ہر قسم کے تعلقات ان سے قطع[5] کر دیں گویا سمجھیں کہ وہ اب رہا ہی نہیں، واللہ الموفق۔

مسئلہ ۸ کسی دینِ باطل کو اختیار کیا مثلاً یہودی یا نصرانی ہو گیا ایسا شخص مسلمان اس وقت ہوگا کہ اس دینِ باطل سے بیزاری ونفرت ظاہر کرے اور دین اسلام قبول کرے۔ اور اگر ضروریات دین میں سے کسی بات کا انکار کیا ہو تو جب تک اُس کا اقرار نہ کرے جس سے انکار کیا ہے محض کلمۂ شہادت پڑھنے پر اس کے اسلام کا حکم نہ دیا جائے گا کہ کلمۂ شہادت کا اس نے بظاہر انکار نہ کیا تھا مثلاً نماز یا روزہ کی فرضیت سے انکار کرے یا شراب اور سوئر کی حرمت نہ مانے تو اس کے اسلام کے لیے یہ شرط ہے کہ جب تک خاص اس امر کا اقرار نہ کرے اس کا اسلام قبول نہیں یا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں گستاخی کرنے سے کافر ہوا تو جب تک اس سے توبہ نہ کرے مسلمان نہیں ہوسکتا۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹ عورت یا نابالغ سمجھ وال بچہ مرتد ہو جائے تو قتل نہ کرینگے بلکہ قید کرینگے یہاں تک کہ توبہ کرے اور

---

1 ...... اسلام پیش کرے، اسلام کی رغبت دلائے۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، باب المرتد، ج ٦، ص ٣٤٦، ٣٤٨.

3 ...... مزاحمت نہ کی گئی۔ 4 ...... دانشمندی کا تقاضا۔ 5 ...... ختم۔

6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب: فی ان الکفار خمسة اصناف...إلخ، ج ٦، ص ٣٤٩.

مسلمان ہوجائے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ مرتد اگر ارتداد[2] سے توبہ کرے تو اس کی توبہ مقبول ہے مگر بعض مرتدین مثلاً کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا کہ اُس کی توبہ مقبول نہیں۔ توبہ قبول کرنے سے مراد یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد بادشاہِ اسلام اسے قتل نہ کرے گا۔[3]

مسئلہ ۱۱ مرتد اگر اپنے ارتداد سے انکار کرے تو یہ انکار بمنزلہ توبہ ہے اگرچہ گواہانِ عادل سے اسکا ارتداد ثابت ہو یعنی اس صورت میں یہ قرار دیا جائے گا کہ ارتداد تو کیا مگر اب توبہ کرلی لہٰذا قتل نہ کیا جائیگا اور ارتداد کے باقی احکام جاری ہونگے مثلاً اس کی عورت نکاح سے نکل جائے گی، جو کچھ اعمال کیے تھے سب اکارت[4] ہوجائیں گے، حج کی استطاعت رکھتا ہے تو اب پھر حج فرض ہے کہ پہلا حج جو کرچکا تھا بیکار ہوگیا۔[5] (درمختار، بحرالرائق) اگر اس قول سے انکار نہیں کرتا مگر لایعنی[6] تقریروں سے اس امر کو صحیح بتاتا ہے جیسا زمانۂ حال کے مرتدین کا شیوہ ہے تو یہ نہ انکار ہے نہ توبہ مثلاً قادیانی کہ نبوّت کا دعویٰ کرتا ہے اور خاتم النبیین کے غلط معنے بیان کرکے اپنی نبوّت کو برقرار رکھنا چاہتا ہے یا حضرتِ سیدنا مسیح عیسیٰ علیہ افضل الصلوۃ والثنا کی شانِ پاک میں سخت سخت حملے کرتا ہے پھر حیلے گڑھتا ہے یا بعض عمائد وہابیہ[7] کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ رفیع میں کلماتِ دشنام[8] استعمال کرتے اور تاویلِ غیر مقبول[9] کرکے اپنے اوپر سے کفر اٹھانا چاہتے ہیں ایسی باتوں سے کفر نہیں ہٹ سکتا کفر اٹھانے کا جو نہایت آسان طریقہ ہے کاش! اسے برتتے تو ان زحمتوں میں نہ پڑتے اور عذابِ آخرت سے بھی ان شاء اللہ رہائی کی صورت نکلتی وہ صرف توبہ ہے کہ کفر و شرک سب کو مٹا دیتی ہے، مگر اس میں وہ اپنی ذلت سمجھتے ہیں حالانکہ یہ خدا کو محبوب، اُس کے محبوبوں کو پسند، تمام عقلا کے نزدیک اس میں عزت۔

مسئلہ ۱۲ زمانۂ اسلام میں کچھ عبادات قضا ہوگئیں اور ادا کرنے سے پہلے مرتد ہوگیا پھر مسلمان ہوا تو ان عبادات کی قضا کرے اور جو ادا کرچکا تھا اگرچہ ارتداد سے باطل ہوگئی مگر اس کی قضا نہیں البتہ اگر صاحبِ استطاعت ہو تو حج دوبارہ فرض ہوگا۔[10] (درمختار)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع في احكام المرتدين، ج٢، ص٢٥٤.

2 ......مرتد ہونے سے۔

3 ......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، باب المرتد، ج٦، ص٣٥٦.

4 ......ضائع۔

5 ......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، باب المرتد، ج٦، ص٣٧٦.
و"بحرالرائق"، كتاب السير، باب احكام المرتدين، ج٦، ص٢١٣.

6 ......فضول جس کا کوئی مقصد نہ ہو۔

7 ......وہابیوں کے پیشوایان۔

8 ......نازیبا کلمات۔

9 ......ایسی تاویل جو نا قابل قبول ہو۔

10 ......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، باب المرتد، ج٦، ص٣٨٣-٣٨٥.

مسئلہ ۱۳ اگر کفر قطعی[1] ہو تو عورت نکاح سے نکل جائے گی پھر اسلام لانے کے بعد اگر عورت راضی ہو تو دوبارہ اس سے نکاح ہوسکتا ہے ورنہ جہاں پسند کرے نکاح کرسکتی ہے اس کا کوئی حق نہیں کہ عورت کو دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے سے روک دے اور اگر اسلام لانے کے بعد عورت کو بدستور رکھ لیا دوبارہ نکاح نہ کیا تو قربت[2] زنا ہوگی اور بچے ولد الزنا اور اگر کفر قطعی نہ ہو یعنی بعض علما کافر بتاتے ہوں اور بعض نہیں یعنی فقہا کے نزدیک کافر ہو اور متکلمین[3] کے نزدیک نہیں تو اس صورت میں بھی تجدید اسلام و تجدید نکاح کا حکم دیا جائیگا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۴ عورت کو خبر ملی کہ اس کا شوہر مرتد ہوگیا تو عدت گزار کر نکاح کرسکتی ہے خبر دینے والے دو مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں بلکہ ایک عادل کی خبر کافی ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵ عورت مرتد ہوگئی پھر اسلام لائی تو شوہرِ اول سے نکاح کرنے پر مجبور کی جائے گی یہ نہیں ہوسکتا ہے کہ دوسرے سے نکاح کرے اسی پر فتوی ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۶ مرتد کا نکاح بالاتفاق باطل ہے وہ کسی عورت سے نکاح نہیں کرسکتا نہ مسلمہ سے نہ کافرہ سے نہ مرتدہ سے نہ حرہ[7] سے نہ کنیز[8] سے۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ مرتد کا ذبیحہ مردار ہے اگرچہ بِسْمِ اللّٰہ کرکے ذبح کرے۔ یوہیں کتے یا باز یا تیر سے جو شکار کیا ہے وہ بھی مردار ہے، اگرچہ چھوڑنے کے وقت بِسْمِ اللّٰہ کہہ لی ہو۔[10] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ مرتد کسی معاملہ میں گواہی نہیں دے سکتا اور کسی کا وارث نہیں ہوسکتا اور زمانۂ ارتداد میں جو کچھ کمایا ہے اس میں مرتد کا کوئی وارث نہیں۔[11] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ......یقینی۔ 2 ......یعنی ہمبستری، مجامعت۔ 3 ......علمِ کلام کے ماہرین۔

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، باب المرتد، ج٦، ص٣٧٧.

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب: لوتاب المرتد ...إلخ، ج٦، ص٣٨٦.

6 ......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، باب المرتد، ج٦، ص٣٨٧.

7 ......آزاد عورت جو لونڈی نہ ہو۔ 8 ......لونڈی۔

9 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع فى أحكام المرتدين، ج٢، ص٢٥٥.

10 ......المرجع السابق، ص٢٥٥.

11 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب: جملة من لايقتل...إلخ، ج٦، ص٣٨١.

مسئلہ ۱۹ ارتداد سے مِلک جاتی رہتی ہے یعنی جو کچھ اس کے املاک واموال[1] تھے سب اس کی ملک سے خارج ہو گئے مگر جبکہ پھر اسلام لائے اور کفر سے توبہ کرے تو بدستور مالک ہو جائیگا اور اگر کفر ہی پر مر گیا یا دارالحرب کو چلا گیا تو زمانۂ اسلام کے جو کچھ اموال ہیں ان سے اولاً ان دیون[2] کو ادا کرینگے جو زمانۂ اسلام میں اس کے ذمہ تھے اس سے جو بچے وہ مسلمان ورثہ کو ملے گا اور زمانہ ارتداد میں جو کچھ کمایا ہے اس سے زمانۂ ارتداد کے دیون ادا کرینگے اس کے بعد جو بچے وہ فئے ہے۔[3] (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۲۰ عورت کو طلاق دی تھی وہ ابھی عدت ہی میں تھی کہ شوہر مرتد ہو کر دارالحرب کو چلا گیا یا حالت ارتداد میں قتل کیا گیا تو وہ عورت وارث ہوگی۔[4] (تبیین)

مسئلہ ۲۱ مرتد دارالحرب کو چلا گیا یا قاضی نے لحاق یعنی دارالحرب میں چلے جانے کا حکم دیدیا تو اس کے مدبر اور ام ولد آزاد ہو گئے اور جتنے دیون میعادی[5] تھے ان کی میعاد پوری ہوگئی یعنی اگرچہ ابھی میعاد پوری ہونے میں کچھ زمانہ باقی ہو مگر اسی وقت وہ دَین واجب الادا ہو گئے اور زمانۂ اسلام میں جو کچھ وصیّت کی تھی وہ سب باطل ہے۔[6] (فتح القدیر)

مسئلہ ۲۲ مرتد ہبہ قبول کرسکتا ہے۔ کنیز[7] کو ام ولد کرسکتا ہے، یعنی اس کی لونڈی کو حمل تھا اور زمانۂ ارتداد میں بچہ پیدا ہوا تو اس بچہ کے نسب کا دعویٰ کرسکتا ہے، کہہ سکتا ہے کہ یہ میرا بچہ ہے، لہٰذا یہ بچہ اس کا وارث ہوگا اور اس کی ماں ام ولد ہو جائیگی۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ مرتد دارالحرب کو چلا گیا پھر مسلمان ہو کر واپس آیا تو اگر قاضی نے ابھی تک دارالحرب جانے کا حکم نہیں دیا تھا تو تمام اموال اس کو ملیں گے اور اگر قاضی حکم دے چکا تھا تو جو کچھ ورثہ[9] کے پاس موجود ہے وہ ملے گا اور ورثہ جو کچھ خرچ کر چکے یا بیع وغیرہ کر کے اِنتقالِ مِلک کر چکے[10] اس میں سے کچھ نہیں ملے گا۔[11] (عالمگیری)

---

1 ......مال وجائداد۔　2 ......قرضے۔

3 ......"الهداية"، كتاب السير، باب احكام المرتدين، الجزء الثاني، ص۴۰۷، وغيرها.

4 ......"تبيين الحقائق"، كتاب السير، باب المرتدين، ج۴، ص۱۷۷.

5 ......وہ قرضے جن کی ادئیگی کا وقت مقرر ہو۔

6 ......"فتح القدير"، كتاب السير، باب احكام المرتدين، ج۵، ص۳۱۶.

7 ......لونڈی۔

8 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع في احكام المرتدين، ج۲، ص۲۵۵.

9 ......میت کے وارثین۔　10 ......یعنی دوسروں کی ملکیت میں دے چکے۔

11 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع في احكام المرتدين، ج۲، ص۲۵۵.

تنبیہ: زمانہ حال میں جو لوگ باوجود ادّعائے اسلام[1] کلماتِ کفر بکتے ہیں یا کفری عقائد رکھتے ہیں ان کے اقوال وافعال کا بیان حصّہ اول میں گزرا۔ یہاں چند دیگر کلماتِ کفر جو لوگوں سے صادر ہوتے ہیں[2] بیان کیے جاتے ہیں تاکہ ان کا بھی علم حاصل ہو اور ایسی باتوں سے توبہ کی جائے اور اسلامی حدود کی محافظت کی جائے۔

مسئلہ ۲۴: جس شخص کو اپنے ایمان میں شک ہو یعنی کہتا ہے کہ مجھے اپنے مومن ہونے کا یقین نہیں یا کہتا ہے معلوم نہیں میں مومن ہوں یا کافر وہ کافر ہے۔ ہاں اگر اُس کا مطلب یہ ہو کہ معلوم نہیں میرا خاتمہ ایمان پر ہوگا یا نہیں تو کافر نہیں۔ جو شخص ایمان وکفر کو ایک سمجھے یعنی کہتا ہے کہ سب ٹھیک ہے خدا کو سب پسند ہے وہ کافر ہے۔ یوہیں جو شخص ایمان پر راضی نہیں یا کفر پر راضی ہے وہ بھی کافر ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: ایک شخص گناہ کرتا ہے لوگوں نے اسے منع کیا تو کہنے لگا اسلام کا کام اسی طرح کرنا چاہیے یعنی جو گناہ و معصیت[4] کو اسلام کہتا ہے وہ کافر ہے۔ یوہیں کسی نے دوسرے سے کہا میں مسلمان ہوں اس نے جواب میں کہا تجھ پر بھی لعنت اور تیرے اسلام پر بھی لعنت، ایسا کہنے والا کافر ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: اگر یہ کہا خدا مجھے اس کام کے لیے حکم دیتا جب بھی نہ کرتا تو کافر ہے۔ یوہیں ایک نے دوسرے سے کہا میں اور تم خدا کے حکم کے موافق کام کریں دوسرے نے کہا میں خدا کا حکم نہیں جانتا یا کہا یہاں کسی کا حکم نہیں چلتا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: کوئی شخص بیمار نہیں ہوتا یا بہت بوڑھا ہے مرتا نہیں اس کے لیے یہ کہنا کہ اسے اللہ میاں بھول گئے ہیں یا کسی زبان دراز آدمی[7] سے یہ کہنا کہ خدا تمھاری زبان کا مقابلہ کرہی نہیں سکتا میں کس طرح کروں یہ کفر ہے۔[8] (خلاصۃ الفتاویٰ)۔ یوہیں ایک نے دوسرے سے کہا اپنی عورت کو قابو میں نہیں رکھتا، اس نے کہا عورتوں پر خدا کو تو قدرت ہے نہیں، مجھ کو کہاں سے ہوگی۔

---

1 ......اسلام کا دعویٰ کرنے والے، یعنی مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود۔ 2 ......یعنی بولتے ہیں۔

3 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج۲، ص۲۵۷.

4 ......نافرمانی۔

5 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج۲، ص۲۵۷.

6 ......المرجع السابق، ص۲۵۸.

7 ......گستاخ، بہت زیادہ بکواس کرنے والا۔

8 ......"خلاصۃ الفتاوی"، کتاب الفاظ الکفر، ج٤، ص۳۸٤.

مسئلہ ۲۸ خدا کے لیے مکان ثابت کرنا کفر ہے کہ وہ مکان سے پاک ہے یہ کہنا کہ اوپر خدا ہے نیچے تم یہ کلمۂ کفر ہے۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۲۹ کسی سے کہا گناہ نہ کر، ورنہ خدا تجھے جہنم میں ڈالے گا اس نے کہا میں جہنم سے نہیں ڈرتا یا کہا خدا کے عذاب کی کچھ پروا نہیں۔ یا ایک نے دوسرے سے کہا تو خدا سے نہیں ڈرتا اُس نے غصہ میں کہا نہیں یا کہا خدا کیا کرسکتا ہے اس کے سوا کیا کرسکتا ہے کہ دوزخ میں ڈالدے۔ یا کہا خدا سے ڈر اس نے کہا خدا کہاں ہے یہ سب کفر کے کلمات ہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰ کسی سے کہا ان شاء اللہ تم اس کام کو کرو گے اس نے کہا میں بغیر ان شاء اللہ کرونگا یا ایک نے دوسرے پر ظلم کیا مظلوم نے کہا خدا نے یہی مقدر کیا تھا ظالم نے کہا میں بغیر اللہ (عزوجل) کے مقدر کیے کرتا ہوں، یہ کفر ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱ کسی مسکین نے اپنی محتاجی کو دیکھ کر یہ کہا اے خدا! فلاں بھی تیرا بندہ ہے اس کو تو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قدر رنج و تکلیف دیتا ہے آخر یہ کیا انصاف ہے ایسا کہنا کفر ہے۔[4] (عالمگیری)

حدیث میں ایسے ہی کے لیے فرمایا: ''کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا ''[5] محتاجی کفر کے قریب ہے کہ جب محتاجی کے سبب ایسے نا ملائم کلمات صادر ہوں جو کفر ہیں تو گویا خود محتاجی قریب بکفر ہے۔

مسئلہ ۳۲ اللہ عزوجل کے نام کی تصغیر کرنا[6] کفر ہے، جیسے کسی کا نام عبداللہ یا عبدالخالق یا عبدالرحمٰن ہو اسے پکارنے میں آخر میں الف وغیرہ ایسے حروف ملادیں جس سے تصغیر سمجھی جاتی ہے۔[7] (بحرالرائق)

مسئلہ ۳۳ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اسکا لڑکا باپ کو تلاش کررہا تھا اور روتا تھا کسی نے کہا چپ رہ تیرا باپ اللہ اللہ کرتا ہے یہ کہنا کفر نہیں کیونکہ اسکے معنی یہ ہیں کہ خدا کی یاد کرتا ہے۔[8] (عالمگیری) اور بعض جاہل یہ کہتے ہیں، کہ لَآ اِلٰـــہَ

---

1 ......''الفتاوی الخانیة''، کتاب السیر، باب مایکون کفرا...إلخ، ج۲، ص۴۷۰.

2 ......''الفتاوی الھندیة''، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج۲، ص۲۶۰، ۲۶۲.

3 ......المرجع السابق، ص۲۶۱. 4 ......المرجع السابق، ص۲۶۲.

5 ......''شعب الایمان''، باب فی الحث علی ترك الغل والحسد، الحدیث۶۶۱۲، ج۵، ص۲۶۷.

6 ......یعنی بگاڑنا۔

7 ......''البحرالرائق''، کتاب السیر، باب أحکام المرتدین، ج۵، ص۲۰۳.

8 ......''الفتاوی الھندیة''، کتاب السیر، الباب التاسع فی أحکام المرتدین، ج۲، ص۲۶۳.

پڑھتا ہے یہ بہت قبیح[1] ہے کہ یہ نفی محض ہے، جس کا مطلب یہ ہوا کہ کوئی خدا نہیں اور یہ معنی کفر ہیں۔

مسئلہ ۳۴ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی توہین کرنا، ان کی جناب میں گستاخی کرنا یا ان کو فواحش[2] و بے حیائی کی طرف منسوب کرنا کفر ہے، مثلاً معاذ اللہ یوسف علیہ السلام کو زنا کی طرف نسبت کرنا۔[3]

مسئلہ ۳۵ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو تمام انبیا میں آخر نبی نہ جانے یا حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی کسی چیز کی توہین کرے یا عیب لگائے، آپ کے موئے مبارک[4] کو تحقیر[5] سے یاد کرے، آپ کے لباس مبارک کو گندہ اور میلا بتائے، حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے ناخن بڑے بڑے کہے یہ سب کفر ہے، بلکہ اگر کسی کے اس کہنے پر کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کو کدو پسند تھا کوئی یہ کہے مجھے پسند نہیں تو بعض علما کے نزدیک کافر ہے اور حقیقت یہ کہ اگر اس حیثیت سے اُسے ناپسند ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کو پسند تھا تو کافر ہے۔ یوہیں کسی نے یہ کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کھانا تناول فرمانے کے بعد تین بار انگشت ہائے مبارک چاٹ لیا کرتے تھے، اس پر کسی نے کہا یہ ادب کے خلاف ہے یا کسی سنت کی تحقیر کرے، مثلاً داڑھی بڑھانا، مونچھیں کم کرنا، عمامہ باندھنا یا شملہ لٹکانا، ان کی اہانت[6] کفر ہے جبکہ سنت کی توہین مقصود ہو۔[7]

مسئلہ ۳۶ اب جو اپنے کو کہے میں پیغمبر ہوں اور اسکا مطلب یہ بتائے کہ میں پیغام پہنچاتا ہوں وہ کافر ہے یعنی یہ تاویل مسموع نہیں کہ عرف[8] میں یہ لفظ رسول و نبی کے معنے میں ہے۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷ حضرات شیخین رضی اللہ تعالٰی عنہما[10] کی شان پاک میں سب و شتم کرنا[11]، تبرا کہنا[12] یا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صحبت یا امامت و خلافت سے انکار کرنا کفر ہے۔[13] (عالمگیری وغیرہ) حضرت امّ المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی شان پاک میں قذف جیسی ناپاک تہمت لگانا یقیناً قطعاً کفر ہے۔

1......بُرا۔　2......شرمناک باتیں، ایسی باتیں جو بے حیائی پر مبنی ہو۔

3......"الفتاوی الھندیة"، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲٦۳.

4......مقدّس بال۔　5......بے ادبی، توہین، حقارت۔　6......توہین کرنا۔

7......"الفتاوی الھندیة"، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲٦۳.

8......یعنی عام بول چال۔

9......"الفتاوی الھندیة"، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲٦۳.

10......یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

11......لعن طعن کرنا۔　12......یعنی اظہار بیزاری کرنا۔

13......"الفتاوی الھندیة"، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲٦٤، وغیرہ.

مسئلہ ۳۸ دشمن ومبغوض[1] کو دیکھ کر یہ کہنا ملک الموت[2] آ گئے یا کہا اسے ویسا ہی دشمن جانتا ہوں جیسا ملک الموت کو، اس میں اگر ملک الموت کو برا کہنا ہے تو کفر ہے اور موت کی ناپسندیدگی کی بنا پر ہے تو کفر نہیں۔ یوہیں جبرئیل یا میکائیل یا کسی فرشتہ کو جو شخص عیب لگائے یا توہین کرے کافر ہے۔[3]

مسئلہ ۳۹ قرآن کی کسی آیت کو عیب لگانا یا اس کی توہین کرنا یا اس کے ساتھ مسخرہ پن[4] کرنا کفر ہے مثلاً داڑھی مونڈانے سے منع کرنے پر اکثر داڑھی منڈے کہہ دیتے ہیں ﴿كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴾ جس کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ کلا صاف کرو یہ قرآن مجید کی تحریف وتبدیل[5] بھی ہے اور اس کے ساتھ مذاق اور دل لگی بھی اور یہ دونوں باتیں کفر، اسی طرح اکثر باتوں میں قرآن مجید کی آیتیں بے موقع پڑھ دیا کرتے ہیں اور مقصود[6] ہنسی کرنا ہوتا ہے جیسے کسی کو نماز جماعت کے لیے بلایا، وہ کہنے لگا میں جماعت سے نہیں بلکہ تنہا پڑھونگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى﴾[7]

مسئلہ ۴۰ مزامیر[8] کے ساتھ قرآن پڑھنا کفر ہے۔ گراموفون میں قرآن سننا منع ہے اگرچہ یہ باجا نہیں بلکہ رکاڈ میں جس قسم کی آواز بھری ہوتی ہے وہی اس سے نکلتی ہے اگر باجے کی آواز بھری جائے تو باجے کی آواز سننے میں آئیگی اور نہیں تو نہیں مگر گراموفون عموماً لہو ولعب[9] کی مجالس میں بجایا جاتا ہے اور ایسی جگہ قرآن مجید پڑھنا سخت ممنوع ہے۔[10]

مسئلہ ۴۱ کسی سے نماز پڑھنے کو کہا اس نے جواب دیا نماز پڑھتا تو ہوں مگر اس کا کچھ نتیجہ نہیں یا کہا تم نے نماز پڑھی کیا فائدہ ہوا یا کہا نماز پڑھ کے کیا کروں کس کے لیے پڑھوں ماں باپ تو مر گئے یا کہا بہت پڑھ لی اب دل گھبرا گیا یا کہا پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہے غرض اسی قسم کی بات کرنا جس سے فرضیت کا انکار سمجھا جاتا ہو یا نماز کی تحقیر ہوتی ہو یہ سب کفر ہے۔[11]

مسئلہ ۴۲ کوئی شخص صرف رمضان میں نماز پڑھتا ہے بعد میں نہیں پڑھتا اور کہتا یہ ہے کہ یہی بہت ہے یا جتنی پڑھی یہی زیادہ ہے کیونکہ رمضان میں ایک نماز ستر نماز کے برابر ہے ایسا کہنا کفر ہے اس لیے کہ اس سے نماز کی فرضیت کا

---

1 ...... ناپسندیدہ شخص، جس سے بغض ہو۔ 2 ...... موت کا فرشتہ، عزرائیل علیہ السلام۔

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع في احكام المرتدين، ج ٢، ص ٢٦٦ .

4 ...... ہنسی مذاق۔ 5 ...... اصل لفظ یا معنی میں جان بوجھ کر تبدیلی کرنا۔ 6 ...... قصد وارادہ۔

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع في احكام المرتدين، ج ٢، ص ٢٦٦ .

8 ...... گانے باجے کا ہر ساز، باجا، بانسری وغیرہ۔

9 ...... عیش ونشاط، کھیل کود وغیرہ

10 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع في احكام المرتدين، ج ٢، ص ٢٦٧ .

11 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع في احكام المرتدين، ج ٢، ص ٢٦٨ .

انکار معلوم ہوتا ہے۔[1]

مسئلہ ۴۳ اذان کی آواز سن کر یہ کہنا کیا شور مچا رکھا ہے اگر یہ قول بروجہ انکار ہو کفر ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴ روزۂ رمضان نہیں رکھتا اور کہتا یہ ہے کہ روزہ وہ رکھے جسے کھانا نہ ملے یا کہتا ہے جب خدا نے کھانے کو دیا ہے تو بھوکے کیوں مریں یا اسی قسم کی اور باتیں جن سے روزہ کی ہتک وتحقیر[3] ہو کہنا کفر ہے۔

مسئلہ ۴۵ علم دین اور علما کی توہین بے سبب یعنی محض اس وجہ سے کہ عالمِ علمِ دِین ہے کفر ہے۔ یو ہیں عالمِ دین کی نقل کرنا مثلاً کسی کو منبر وغیرہ کسی اونچی جگہ پر بٹھائیں اور اس سے مسائل بطور استہزاء دریافت کریں[4] پھر اسے تکیہ وغیرہ سے ماریں اور مذاق بنائیں یہ کفر ہے۔[5] (عالمگیری) یو ہیں شرع کی توہین کرنا مثلاً کہے میں شرع ورع نہیں جانتا یا عالمِ دِین محتاط کا فتویٰ پیش کیا گیا اس نے کہا میں فتویٰ نہیں مانتا یا فتویٰ کو زمین پر پٹک دیا۔

مسئلہ ۴۶ کسی شخص کو شریعت کا حکم بتایا کہ اس معاملہ میں یہ حکم ہے اس نے کہا ہم شریعت پر عمل نہیں کرینگے ہم تو رسم کی پابندی کرینگے ایسا کہنا بعض مشائخ کے نزدیک کفر ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷ شراب پیتے وقت یا زنا کرتے وقت یا جوا کھیلتے وقت یا چوری کرتے وقت ''بِسْمِ اللّٰه'' کہنا کفر ہے۔ دو شخص جھگڑ رہے تھے ایک نے کہا ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه'' دوسرے نے کہا لاحَوْل کا کیا کام ہے یا لاحَوْل کو میں کیا کروں یا لاحَوْل روٹی کی جگہ کام نہ دیگا۔ یو ہیں سُبْحَانَ اللّٰه اور لااِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کے متعلق اسی قسم کے الفاظ کہنا کفر ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۸ بیماری میں گھبرا کر کہنے لگا تجھے اختیار ہے چاہے کافر مار یا مسلمان مار، یہ کفر ہے۔ یو ہیں مصائب[8] میں مبتلا ہو کر کہنے لگا تو نے میرا مال لیا اور اولاد لے لی اور یہ لیا وہ لیا اب کیا کریگا اور کیا باقی ہے جو تو نے نہ کیا اسطرح بکنا کفر ہے۔[9]

مسئلہ ۴۹ مسلمان کو کلماتِ کفر کی تعلیم وتلقین کرنا کفر ہے اگرچہ کھیل اور مذاق میں ایسا کرے۔ یو ہیں کسی کی عورت کو

1 ...... ''الفتاوی الهندية''، کتاب السير، الباب التاسع فی احکام المرتدين، ج ۲، ص ۲۶۸.

2 ...... المرجع السابق، ص ۲۶۹.

3 ...... بے حرمتی۔

4 ...... ہنسی مذاق کے طور پر مسائل پوچھیں۔

5 ...... ''الفتاوی الهندية''، کتاب السير، الباب التاسع فی احکام المرتدين، ج ۲، ص ۲۷۰.

6 ...... المرجع السابق، ص ۲۷۲.

7 ...... المرجع السابق، ص ۲۷۳.

8 ...... مصیبتیں، پریشانیاں۔

9 ...... ''الفتاوی الهندية''، کتاب السير، الباب التاسع فی احکام المرتدين، ج ۲، ص ۲۷۵.

کفر کی تعلیم کی اور یہ کہا تو کافر ہوجا، تاکہ شوہر سے پیچھا چھوٹے تو عورت کفر کرے یا نہ کرے، یہ کہنے والا کافر ہوگیا۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۵۰: ہولی[2] اور دیوالی[3] پوجنا کفر ہے کہ یہ عبادت غیر اللہ ہے۔ کفار کے میلوں تہواروں میں شریک ہوکر ان کے میلے اور جلوس مذہبی کی شان و شوکت بڑھانا کفر ہے جیسے رام لیلا[4] اور جنم اشٹمی[5] اور رام نومی[6] وغیرہ کے میلوں میں شریک ہونا۔ یوہیں ان کے تہواروں کے دن محض اس وجہ سے چیزیں خریدنا کہ کفار کا تہوار ہے یہ بھی کفر ہے جیسے دیوالی میں کھلونے اور مٹھائیاں خریدی جاتی ہیں کہ آج خریدنا دیوالی منانے کے سوا کچھ نہیں۔ یوہیں کوئی چیز خرید کر اس روز مشرکین کے پاس ہدیہ کرنا جبکہ مقصود اُس دن کی تعظیم ہو تو کفر ہے۔[7] (بحرالرائق)

مسلمانوں پر اپنے دین و مذہب کا تحفظ لازم ہے، دینی حمیت[8] اور دینی غیرت سے کام لینا چاہیے، کافروں کے کفری کاموں سے الگ رہیں، مگر افسوس کہ مشرکین تو مسلمانوں سے اجتناب کریں اور مسلمان ہیں کہ ان سے اختلاط[9] رکھتے ہیں، اس میں سراسر مسلمانوں کا نقصان ہے۔ اسلام خدا کی بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو اور جس بات میں ایمان کا نقصان ہے، اس سے دور بھاگو! ورنہ شیطان گمراہ کردیگا اور یہ دولت تمھارے ہاتھ سے جاتی رہے گی پھر کف افسوس ملنے[10] کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئیگا۔

اے اللہ! (عزوجل) تُو ہمیں صراط مستقیم پر قائم رکھ اور اپنی ناراضی کے کاموں سے بچا اور جس بات میں تُو راضی ہے، اس کی توفیق دے، تُو ہر دشواری کو دور کرنے والا ہے اور ہر سختی کو آسان کرنے والا۔

وَصَلَّے اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

فقیر ابوالعلا محمد امجد علی اعظمی عفی عنہ

۱۲۔ ماہ مبارک رمضان الخیر ۱۳۴۸ھ

---

1 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب السیر، باب مایکون کفرا...إلخ، ج۲، ص٤٦٦.

2 ......ہندوؤں کا ایک تہوار جو موسم بہار میں منایا جاتا ہے۔

3 ......ہندوؤں کے تہوار جس میں وہ لکشمی (ایک بت کا نام) کی پوجا کرتے اور خوب روشنی کرتے ہیں۔

4 ......ہندوؤں کا ایک میلہ جو رام چندر کے راون (بت کا نام) پر فتح پانے کی یاد میں منایا جاتا ہے۔

5 ......ہندوؤں کا ایک تہوار جس میں کرشن کے جنم کی خوشی منائی جاتی ہے۔ کرشن ہندوؤں کے تین سب سے بڑے دیوتاؤں میں سے تیسرا دیوتا ہے جسے مہادیو بھی کہتے ہیں۔ ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق اس کا کام مخلوق کو موت کے گھاٹ اتارنا ہے۔

6 ......ہندوؤں کا وہ تہوار جو رام چندر کے جنم کے دن خوشی کے طور پر مناتے ہیں۔

7 ......"البحرالرائق"، کتاب السیر، باب أحکام المرتدین، ج٥، ص۲۰۸.

8 ......دینی جوش و جذبہ۔ 9 ......میل جول۔ 10 ......یعنی افسوس کرنے۔